

قلب الرشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر عظیمی

۱۳۸۲ھ
۱۹۶۲ء

مکاتیب شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ ۱۳۰۲ھ
۱۹۸۲ء

جامعہ اعلیٰ الخلیل صاحب پادشاہ حضرت اقدس قادری



ترتیب دوم
سید تقی علی الحسینی

بزمِ باقِ
قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر اہلوی
م ۱۳۸۲ھ
۱۹۶۲ء

مراتب شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دینی تقویٰ شرف ۱۳۰۲ھ
۱۹۸۲ء

بنام مولانا عبدالجلیل صاحب برادرزادہ صاحب دینی تقویٰ



ترتیب تدوین

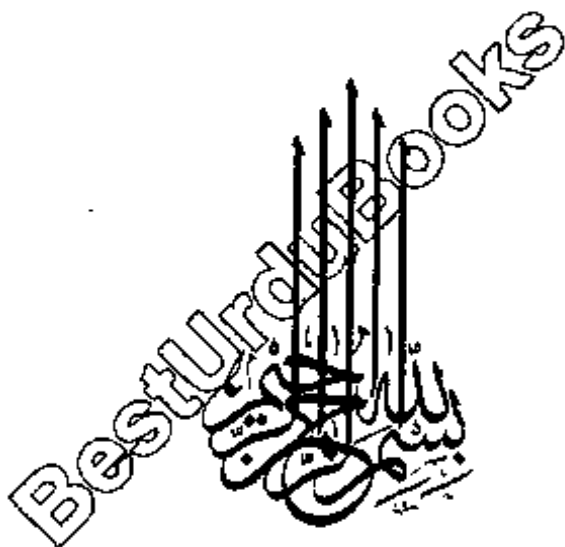
سید نفیس الحسینی

مستطاب منظر : —

مکتبۃ الحرمین

۱۹۹۰ء جلک ۳ - نزدیکی مسجد فیروز آباد - راوی روڈ لاہور - پاکستان

۱۳۸۲ھ - ۱۹۶۲ء



BestUrduBooks

۶
الہیاتیہ

قلب ارشاد حضرت شاہ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ

روح پروردگار کے نام

چو سایہ در قدیم سرور سرفراز

مرید سبیلہ گیسوئے دراز تو ام

بچہ بھیس

BestUrduBooks

فہرست مضامین و کتابیں

مضمون

نمبر شمار

۶۶	حضرت اھلس رشتہ داری رسمہ قدر کا دورہ بہ صاحب، حاکمہ مراد علیہ و غیرہ	۱
۶۷	بعض کے حقوق کو ادا نہ کرنے اور اس طرف سے ہمارے فرائض کے	۲
۶۷	آزادی ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے، حقوق کی حقیقت	۳
۷۰	مجموعہ بیعت میں ذکر بطریق اعراف کا اثبات	۴
۷۷	حضرت محمد ﷺ کا انتقال	۵
۷۸	حضرت محمد ﷺ کا حکم مقدار کا تحقیق: پہلے نہیں توسلہ پابندی	۶
۸۱	حزب اللہ کے تقصیر، پناہ گاہ کے لئے نہ پڑھنا	۷
۸۳	شاہ مسعود کی تاریخ کا تذکرہ	۸
۸۵	حضرت مولانا محمد علی صاحب دہلوی کی کتاب میں گستاخی کا قصہ	۹
۸۶	حضرت قدس رشتہ داری کی گستاخی میں مراد علی، گلو، دکانہ علی کا سفر	۱۰
۸۷	حضرت اھلس رشتہ داری کا سفر اور پھر رشتہ داری کا سفر	۱۱
۸۸	حضرت مولانا شبلی احمد سہارنپوری کی کتاب کا تذکرہ	۱۲
۸۸	مفتی محمد علی صاحب دہلوی کا انتقال	۱۳
۹۷	مولانا عبد الباقی دہلوی اور دہلوی صاحب کا انتقال	۱۴
۹۸	راہِ حق صبر	۱۵
۹۹	مولانا عبد الباقی صاحب کی پالیہ کا انتقال	۱۶
۱۰۰	حضرت اھلس رشتہ داری کا سفر راسخورد، بریلی اور گھنٹہ	۱۷
۱۰۲	حاکمہ محمد یعقوب گلو کی کتاب کا تذکرہ	۱۸
۱۰۶	حوادثِ ہور فکرِ نیت کا طبع: کثرتِ ذکر، بھروسہ کی	۱۹
۱۱۶	سوجن کا دفاع سے مستحکم گو (حدیث نبوی ﷺ)	۲۰
۱۲۳	شیخہ کا دعویٰ از اسلام بنانا ان کے عقائد پر موقوف ہے،	۲۱
۱۲۵	شیخہ کے حوالہ جوہر میں کے لاسن اور ان کے علماء کا طریقہ (حضرت گیسویؒ)	۲۲
۱۲۷	حدیث کی مشہور دعا، لکھنؤ میں اشیاء کے بارے میں	۲۳
۱۲۷	آپیتِ شہداء کا عمل	۲۴

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۲۸	دیوبند میں قیادات	۲۳
۱۳۲	حضرت اقدس کا سفر وصال، بریلی، لکھنؤ، راجستھان	۲۴
۱۳۹	حضرت اقدس کا سفر حج	۲۵
۱۳۹	شانِ نبوت کے منافی مگر تعلیم کے لئے ضروری افعال کا صحابہ کرام سے صدور	۲۶
۱۴۲	حضرت اقدس راہپوری کا سفر گرامی	۲۷
۱۴۶	حضرت اقدس کا دورہ ہند	۲۸
۱۴۶	حضرت اقدس کی وفات اور مدفن، مولانا اقدس کی طبعیت	۲۹
۱۴۷	موت کوئی حیرت کو، رجوع کی توفیق عطا فرمائے	
۱۴۸	حضرت مدنی کا سفر جنوب ہایت، سلسلہ مودودی، مولانا شافعی کا انتقال	۳۰
۱۴۹	حضرت مدنی، حضرت ابوالحسن، حضرات مظاہر علوم کی راہپور شریعت بری	۳۱
۱۵۶	حضرت گنگوہی کی سلسلہ حجاز، مسلمان از مولانا حسین علی صاحب	۳۲
۱۶۳	دیوبند میں مولوی محمود حسن صاحب کا انتقال، مختصر انگریزی کی خبر مسرت اثر	۳۳
۱۶۳	حاجی عبد الہی صاحب کا گرامی میں انتقال	۳۴
۱۶۷	حضرت مدنی کی ملاقات، بلالہ کا اثر	۳۵
۱۷۸	حضرت مدنی کی شادی کو دروہا	۳۶
۱۹۱	حضرت اقدس راہپوری کا واپس برست دیوبند سفر، حضرت مدنی کی وفات	۳۷
۲۰۴	مجموعہ احسنی - حضرت اقدس راہپوری اور حضرت مدنی کی ملاقات	۳۸
۲۰۷	حضرت اقدس راہپوری کی لکھنؤ واپسی	۳۹
۲۱۵	حضرت شافعی کے برادر محض مقبرہ اقدس کا انتقال	۴۰
۲۲۵	مولانا راہپوری کو تپ نہیں تھکتے کہ مشرق مغرب ایک گروہ (مولانا مدنی)	۴۱
۲۲۶	حضرت مدنی کا سفر آسام	۴۲
۲۲۷	"حضرت اقدس کی شفقت سے محمدؐ نہ کرنا" اپنے ایک خادم کو نصیحت	۴۳
۲۲۹	مولوی انیس کی آمد سوویت کے سلسلے میں دست ملید ہوئی	۴۴
۲۳۰	ایڈیٹر "مذبح راہ" کی آمد کا حال معلوم ہوا	۴۵
۲۳۲	مفتی ضیاء محمد گنگوہی پر لڑائی کا دورہ	۴۶
۲۳۳	حکیم عبد الرشید بریلوی کی غرض اس کا انتقال	۴۷

نمبر نمبر	مضمون	صفحہ
۴۸	راج اندر دہری کا نیکو شفیق محمد شفیق صاحب کرمی کے نام	۲۳۶
۴۹	مولانا ضیاء الحق دیوبندی صدر مدرس مدرسہ مینیا کا انتقال	۲۳۱
۵۰	وندہ جوہری شریعت صاحب کا انتقال	۲۳۵
۵۱	جنتی اُنّا (امور دہری) کو جمہاری تحریکات سے ہمیں کتنی ہے جس سے زیادہ	
۵۲	بکے اس جماعت سے ہمیں آئی ہے	۲۳۷
۵۳	حضرت ابراہیم کا قیام محمد اکمل (مری)	۲۵۲
۵۴	حضرت ابراہیم کے ایک خواب کی تعبیر	۲۵۷
۵۵	مولانا صاحب صاحب کی مرضی مولوی کا بہنوئی حضرت ابراہیم کی ہند	۲۵۹
۵۶	حضرت مولانا صاحب کی مرضی مولوی کا بہنوئی حضرت ابراہیم کی ہند	۲۶۰
۵۷	اندھ لعل بکین کے فیصلہ پر حکومت سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ شیعہ صحابہ کے	۲۶۲
۵۸	مولانا عبد الوہید صاحب کا انتقال	۲۷۲
۵۹	ناظم صاحب سجاد برہم کا انتقال	۲۷۷
۶۰	شیخ الادب دارعلوم دیوبند مولانا غلام علی صاحب	۲۸۳
۶۱	حضرت مولانا کے ہیں ختم جمہاری شریعت	۲۹۹
۶۲	حضرت مولانا کا رجحان میں نظام حکومت	۳۰۲
۶۳	حضرت مولانا کی کارستانی میں شیعہ مولانا مری کی قیام	۳۰۳
۶۴	سیرت میں حضرت مولانا کو مولانا بوسنت کا قرن الہدی	۳۱۰
۶۵	حضرت مولانا کے ہیں مولانا بوسنت کا قرن الہدی	۳۱۵
۶۶	یہ نوکر بنگالی کی کا خزانہ ہے جو ان مولانا بوسنت کے اخراجات کا تحفہ فرمائیے	۳۲۱
۶۷	مصر کے مسئلے میں حکومت نازک دور جمہاری شریعت کا ختم	۳۳۱
۶۸	مولوی عبد الرحیم کا انتقال	۳۳۵
۶۹	مولوی عبد الحق صاحب کا انتقال	۳۸۶
۷۰	مقیم مولانا (سیرت حسن صاحب) کا انتقال	۳۹۱
۷۱	حضرت مولانا کا قیام کدھی میں وصال - مسلمانوں کا صحیح مصلحت میں ڈیڑھ ہزار	۳۹۲
۷۲	مولوی سعید احمد کا انتقال	۳۹۷

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۹۸	حضرت مدنی کی حیات میں شدت	۷۳
۴۰۱	حضرت مدنی کا وصال، پھر وہ انوار است کی کثرت، موصوفی تبسم، مجمع لطیفی دلی	۷۴
۴۰۳	حضرت مدنی کے جوہر سے تعزیت والوں کا اسی تھوڑا جہم تھا کہ وہ نہیں	۷۵
	حضرت مدنی کے وصال کے بعد جوہر: الحف: ہی	۷۶
۴۰۴	(حضرت قدس را پندری) ایک سایہ رو گیا ہے	
	حضرت اقدس مدنی کے بعد سے حضرت سے جوہر حضرت کے لئے	۷۷
۴۰۵	حضرت اقدس را پندری کی برسی ضرورت موصوفی بود ہی ہے	
۴۰۸	حضرت مدنی کے بعد ہی ایک مایہ اپنے لوہہ رو گیا خدا نہ کرے یہ بھی نہ بیا تو کیا ہو گا۔	۷۸
	حضرت مدنی کے وصال کے بعد سے مولانا جعفر صاحب کی تقریروں	۷۹
۴۱۰	جس جوش سے کلمہ پڑھتا ہے	
۴۱۲	سلطان افکار کے لئے حضرت اقدس را پندری سے دریافت	۸۰
۴۱۳	مولانا اشفاق الرحمن کا مدنی کا حادثہ: شکار	۸۱
۴۱۵	ملاحظہ محمد حسین جبرو موصوفی حضرت موصوفی کا: شکار	۸۲
۴۰۵	موصوفی امین الحسن موصوفی کا: شکار	۸۳
۴۱۷	حضرت مدنی کے بعد دیوبند میں پہلے شہر میں حضرت کی درخواست	۸۴
	مولانا ضیاء میں: دیوبند میں حضرت کی تصنیف: کوہ: سے جوہر حضرت	۸۵
۴۰۸	بر کوئی تصنیف: آپس میں اندک سے غریب: کوہ: سے جوہر حضرت	
۴۲۰	کتاب: مولانا اسد مدنی جوہر حضرت اقدس را پندری	۸۶
۴۲۳	اب: جوہر ہاک دو غزل: جگر حضرت حضرت ہی کا: جوہر رو گیا	۸۷
۴۲۶	مولانا ابوالکرم گمراہ کی ولادت	۸۸
۴۲۶	حضرت اقدس را پندری کا ارشاد کہ شیخ الحدیث مولانا اسد مہار کو: ہازت دی	۸۹
۴۳۷	حضرت کی خدمت میں حاضر کی کے ہر سنت کو ہزاروں برس سے کیسی سمجھیں	۹۰
	حضرت اقدس کی خدمت میں اشتیاق: نکات کو کہیں نہیں لکھتا سہا: یہ	۹۱
	حیات و ضیعت میں ستر کا موجب نہ ہی جائے کہ اپنے سے کوئی	
۴۳۹	راحت تو کہیں کہیں نہیں نکلیت تو نہ کہیں	

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۵۰	حضرت کو حضرت اقدس کی متعلق شفاء کا انتہائی چاہیے	۹۲
۳۵۰	"افریقا" کے مضمون پر "ترجمان" کی تنقید، مضمون مدنی کے	۹۳
۳۵۰	جواب میں "آج" میں حضرت اقدس کی رات پوری کو پوسٹ دیا	۹۴
۳۶۰	ہب جونیہ السعدی ایک مہر کا مایہ مجے	۹۴
۳۶۳	آیت شفاء کے ساتھ قل یا ناز کوئی بردا وصلاہما کا استعمال	۹۵
۳۶۷	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال	۹۶
۳۷۷	حضرت اقدس کا استعمال	۹۷
۳۸۵	حضرت اقدس کا استعمال جو انوشیخ اللہ کے قلم سے لکھا گیا ترک کر دیا	۹۸
۳۸۶	انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ کبریا میں زندہ رہیں، لفظ اکابر کا حقیقہ	۹۹
۳۸۶	حضرت سید محمد علی کی درخواست پر "الحدیث" لکھی	۱۰۰
۳۸۶	حضرت نانوتوی کی اس عبارت کے تو مطالبہ کی بہت نہیں	۱۰۱
۳۹۰	حضرت اقدس نے "الحدیث" میں لکھا ہے	۱۰۲
۵۰۱	"ولا تقول الا ما یوحی" کا استعمال	۱۰۳
۵۰۱	روایت "الحدیث" کی قیامت	۱۰۴
۵۰۲	کتب مدنی در مسئلہ حلالہ الہی فی حدیث اس دور میں کوئی دور	۱۰۵
۵۰۲	بیک حق نہیں سمجھا جاتا جب تک کہ سنت صالحہ سے قطع نہ کی گئی	۱۰۶
۵۰۲	ایک دن کہے چکا کہ لکھنا ان اکابر کے متعلق وہی عقیدہ ہو گا	۱۰۷
۵۰۲	جو حضرت عمر بن عبد العزیز کے صاحب کرام کے ہمارے میں لکھا گیا	۱۰۸
۵۰۲	"عید منہ بنو دانی" کی خواہش کی خدمت علی یہاں کے سپرد	۱۰۹
۵۰۲	مولانا مبین علی صاحب کا حضور علی	۱۱۰
۵۰۲	حضرت مولانا محمد مقبر نانوتوی کا سال ولادت ۱۳۰۲ھ	۱۱۱
۵۰۲	کلمی صاحب کا استعمال	۱۱۲
۵۰۲	مفتی سعید احمد کانپوری مدرس مولانا کا استعمال	۱۱۳
۵۰۲	محمود عباس کی کتاب "مظاہر یزید اس قابل خیر" کو مجمع میں بتائی جائے	۱۱۴
۵۰۲	حضرت عمر بن عبد العزیز کے بڑے کو امیر المومنین لکھنے والے کو کرے گوائے	۱۱۵
۵۰۲	مولانا عبد الرحمن کمال پوری نے حضرت شیخ کا مضمون "حیات النبی ﷺ" لکھا	۱۱۶

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۵۱	کتاب "خلافت معاویہ و یزید" میں بددعا سے کام لیا گیا	۱۱۲
۵۶۲	حضرت اقدسؒ کے کھانے کے وقت کوئی نہ ہوا کرے،	۱۱۳
۵۶۳	جیسے اسی حق (ظہر) کا خصوصی نمبر ہے	
۵۶۴	"لائع قدراری" کا جہ حضرت اقدسؒ کی خدمت میں	۱۱۴
۵۶۶	کتاب الدنیا ملوا و اسفلوا	۱۱۵
۵۶۸	دینا بطلب کا قبول کرنا مستحسن ہے	۱۱۶
۵۷۲	ظہر کے لئے تو کم ہیں بدیہی کے انتظار میں رہتے ہیں	۱۱۷
۵۷۷	ظہر کے لئے تو کم ہیں بدیہی کے انتظار میں رہتے ہیں	۱۱۸
۵۷۷	ایک دعا کا وقت ہے کہ کیفیت	۱۱۹
۵۸۰	عظیم نود اللہ کی دعا کی ہے جس پر مملوک بھی حاصل کیا اس کے بعد یہ حشر	۱۲۰
۶۰۵	بار بار کی اور خود سے جس وقت دل سے کوئی گھٹا اٹھیر	۱۲۱
	اس ناپاک کیلئے نکل جائے تو جگہ بار ہے	
	حضرت اقدسؒ کے ایک خواجہ کی تصویر اس خوب میں بشارت	۱۲۲
	پور تیلی ہے کہ حضرت اقدسؒ کے اپنے کے بعد اس کے اعزاء و انکوت میں سے	
۶۱۰	کوئی شخص رش و بدایت کے منصب پر فائز ہو گا جو بھی جو عیب بھی ہو۔	۱۲۳
۶۱۱	تمام خدام حضرت اقدسؒ کی مٹا کے ساتھ نماز کا ساتھ ساتھ چلیں	۱۲۴
۶۳۰	حضرت اقدسؒ راہبہری نور حضرت مدنی کی حوروں میں چھوڑے	۱۲۵
۶۳۳	قرباتی بھی مشکل میں گئی ہے۔ اپنے ہی احوال کا شرہ ہے	۱۲۶
۶۳۶	عظیم متین ارجمی کا انتقال	۱۲۷
۶۶۷	مولوی محمد نبی مظفر نگری کا انتقال	۱۲۸
۶۶۹	مکتوبہ نام حضرت اقدسؒ راہبہری	۱۲۹
۶۷۵	مولانا حفص الرحمن سیو بارودی کی خلافت	۱۳۰
۶۷۹	حضرت راہبہری کے حادثہ (وصال) کے متعلق کچھ لکھنا ہے محل ہے	۱۳۱
۶۸۰	حضرت اقدسؒ راہبہری کی اپنے سینے کے پاس وطن جوں کی ترقیب	۱۳۲
۶۸۳	سہادگی یا جانثیری کا وہمہ بھی نہ آئے سونا	۱۳۳
۶۸۳	حضرت نور اللہ مرشد کے وصال پر ساری دنیا کا تہہ پہن ہو جائے	۱۳۴

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۸۷	حضرت امیر المومنین و امیر المومنین کے فضیلت و تاریخ وفات	۱۳۳
۶۹۶	راؤ بانو خدیجی کا انتقال	۱۳۵
۷۰۱	راؤ حسین علی خاں صاحب کا انتقال	۱۳۶
۷۰۱	روح القدس پر صلیوہ و معلوم حضرت نور احمد مرحومہ	۱۳۷
۷۰۱	کے آخر کے نام سے پیش کرتا ہوں	۱۳۸
۷۰۱	حضرت خیر محمد سرور کی انجمن صوفیہ نہیں ہاں	۱۳۹
۷۰۶	مولانا محمد علی صاحب کا انتقال اور نکل منیت کی تفصیل	۱۴۰
۷۱۲	والدہ مولانا محمد علی صاحب کا انتقال	۱۴۱
۷۱۹	آر و صاحب کے برادر زعمی کا انتقال	۱۴۲
۷۱۹	مولانا محمد علی صاحب کی وفات	۱۴۳
۷۲۱	حضرت نور احمد مرحومہ کی صاحبزادی کا انتقال	۱۴۴
۷۲۱	صرف میری والدہ اری میں ہوئی تھی۔	۱۴۵
۷۲۱	پہنچا بہت کچھ ہے بہت احسان سے کام لیا ہے	۱۴۶
۷۲۱	کی بھانے مقام کی طرف رخ ہو جائے	۱۴۷
۷۲۷	علی میاں امیر خدیجہ نصیبت سنا لے آئے	۱۴۸
۷۳۰	کا دل میں مولانا منظور احمد کی شہید دولت اور انتقال	۱۴۹
۷۳۰	میر سے محفل صیغہ ابو بکر کا انتقال	۱۵۰
۷۳۱	عالمی علی محمد کا حادثہ انتقال	۱۵۱
۷۳۱	مولانا علی میاں کی والدہ صاحبہ کا انتقال	۱۵۲
۷۳۶	ڈاکٹر محمد امیر صاحب کا انتقال	۱۵۳
۷۳۶	مفتی عبد العزیز کے والد مولوی محمد بشیر کا انتقال	۱۵۴
۷۳۹	مولانا محمد صاحب کی اہلیہ کا انتقال	۱۵۵
۷۳۹	گر خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہو تو حضور ﷺ ہی کی زیارت ہے	۱۵۶
۷۳۹	اس کے باوجود مولانا کا اس پر اجماع ہے کہ حاضر قبر بیت کے حکمت	۱۵۷
۷۳۹	کوئی ارشاد ہے تو اس پر عمل جائز نہیں بلکہ اس کی تعبیر ضروری ہے	۱۵۸
۷۳۹	"دعا لا یتقبل" تمام سے اپنے محتاج میں سنا جائیگا	۱۵۹
۷۶۶	مولانا علی خدیجہ	۱۶۰

مکاتیب شیخ الحدیث

عبدالحیہ شین زبہ اللہ ریا غز اللہ اہل

مکاتیب شیخ الحدیث زکریا کاندھلوی صاحب مدنی قدس سرہ

شیخ الحدیث مظهر علوم سہیل پور ہند



- ۱ مولانا نور الحسن راشد مدظلہ العالی مفتی سہیل پور ہند صاحب مدنی (مکاتیب)
- ۲ اوارہ تالیفات شریفہ کا ہر جلد مکاتیب
- ۳ مظهر لطیف صاحب آثار ۶۸ احادیث کا مکمل مجموعہ
- ۴ دفتر ختم نبوت پرانی نمائش انجمن اے جناح روڈ قراچی
- ۵ مکتبہ سید احمد شہید ۱۰۱ لکھنؤ روڈ کراچی
- ۶ مکتبہ مدنیہ ۱۰۱ روڈ بازار لاہور
- ۷ مکتبہ قاسمیہ ۱۰۱ روڈ بازار لاہور

نمبر شمار	عنوان	نمبر کتاب	نمبر
۲۰	_____	۱۹۵۳-۵۱/۵۱۳۷۴	۲۷۸
۲۱	_____	۱۹۵۵-۵۱/۵۱۳۷۵	۲۱۲
۲۲	_____	۱۹۵۹-۵۱/۵۱۳۷۶	۲۲۱
۲۳	_____	۱۹۵۷-۵۸/۵۱۳۷۷	۲۹۹
۲۴	_____	۱۹۵۸-۵۹/۵۱۳۷۸	۲۷۰
۲۵	_____	۱۹۵۹-۶۰/۵۱۳۷۹	۵۱۲
۲۶	_____	۱۹۶۰/۵۱۳۸۰	۶۴۱
۲۷	_____	۱۹۶۱-۶۲/۵۱۳۸۱	۶۶۳
۲۸	_____	۱۹۶۲-۶۳/۵۱۳۸۲	۶۶۸
۲۹	_____	۱۹۶۳-۶۴/۵۱۳۸۳	۶۹۵
۳۰	_____	۱۹۶۴-۶۵/۵۱۳۸۴	۷۰۸
۳۱	_____	۱۹۶۵-۶۶/۵۱۳۸۵	۷۱۲
۳۲	_____	۱۹۶۶-۶۷/۵۱۳۸۶	۷۱۳
۳۳	_____	۱۹۶۷-۶۸/۵۱۳۸۷	۷۱۶
۳۴	_____	۱۹۶۸-۶۹/۵۱۳۸۸	۷۲۰
۳۵	_____	۱۹۶۹-۷۰/۵۱۳۸۹	۷۳۹
۳۶	_____	۱۹۷۱-۷۲/۵۱۳۹۰	۷۴۰
۳۷	_____	۱۹۷۵/۵۱۳۹۵	۷۵۷
۳۸	_____	۱۹۷۷/۵۱۳۹۸	۷۵۹
۳۹	شیخ الحدیث کے مندرجہ ذیل مضامین	_____	۷۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکاتیبِ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ پر ایک نظر

الحمد للہ، الحمد للہ کہ اس ذات وادوارِ صفات نے جس اپنے فضل و کرم اور سبے پایاں عنایات سے اپنے اسی **مکتبِ جمعیت** بندہ کو نواز کر قلب اور شاہِ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغفور دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں **مکتبہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رحمہ اللہ** کے چہ سوچا جس سے زائد مکتوبات کی ترتیب و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔

زیرِ نظر مکتوبات ۳۶۰ (۱۹۳۱ء) سے ۱۳۹۸ (۱۹۷۸ء) کے ۳۸ برس کے نانہ پر محیط ہیں اور ان کی تعداد ۶۵۱ ہے۔ یہ خطوط حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغفور دہلوی رحمہ اللہ کے وصال کے بعد حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب کو تحریر فرمائے گئے ہیں۔ مولانا عبدالجلیل صاحب حضرت اقدس دہلوی رحمہ اللہ کے چھوٹے بیٹے حافظ محمد ظلیل صاحب کے ذریعہ اکبر ہیں، حضرت شیخ کے شاگرد رشید، مظاہر العلوم سادون پور کے لائسنس اور حضرت دہلوی رحمہ اللہ کے محاذِ فریضت ہیں۔ اللہ پاک ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ قرآنِ تمام خطوط حضرت اقدس دہلوی کی خدمت میں موصول ہوئے اور ان کے جوابات لکھے گئے ہیں۔ البتہ ان کے کچھ مکتوبات برزخِ راست حضرت مولانا شاہ عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں نہایت جلد پہنچ گئے اور ان پر حضرت اقدس دہلوی رحمہ اللہ نے جواب لکھے۔ اگر پاکستانی ہیں اپنے وطن یا بیرونِ مملکت (موجودہ فیصل آباد) میں قیام پزیر ہوتے اور اپنے متعلقین اور عقیدت مندوں کی رد والی تربیت و راہنمائی فرماتے تھے۔ ہر سال یہ قیام کالی وطن جاتا تھا کہہ کہ حضرت کے متعلقین کی کثیر تعداد ہجرت کر کے پاکستان میں ان کی عیالوں میں آباد ہو گئی تھی۔

انکس ، جو انہیں حضرت اقدس راہپوریؒ سے تادم سفر رہی ، یہ خطوط دراصل اس کی سنہ یوسفی تصویر ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؒ کے پاکستان میں قیام کے دوران ، جبکہ حضرت اقدس راہپوریؒ سے ظاہری ملاقات ممکن نہ تھی ، حضرت شیعہ ائمہؒ تقریباً ہر دو برسوں کے فاصلے پر ملحق ہو کر "منظر" بلکہ حضرت اقدسؒ کی مجلس میں معنوی طور پر "حاضر" رہنا چاہتے ہیں اور فی الحقیقت حضرتؒ شیخؒ اپنے اسی مقصد میں کامیاب رہے اور جس وقت حضرت اقدسؒ کی توجہ میں رہے اور خوب رہے۔

حضرتؒ کے قلب اور شان حضرت راہپوریؒ کی ائمہ صوفیہ سے ملاقات پر غلطی کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ہاتھ سے ہانپنے نہیں دیتے تھے۔ ہاتھ والوں میں کسی شخص کے بارے میں اگر معلوم ہوا کہ وہ پاکستان کی طرف چاہتا ہے تو وقت کی تنگی کے باوجود دستی رخصت ، مختصر سی سی ، فوراً لکھ کر حضرتؒ کی خدمت میں پہنچانے کی تاکید کے ساتھ اس کے حوالے کر دیتے تھے۔ بعض دفعوں بلکہ خطوں کے ساتھ ساتھ تو اس قدر رسمی ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص محبوب سے لذت کا طبع و بیگونی کے حامل ہے۔ شیعہ ائمہؒ کے ساتھ اس کے سوا کچھ نہ تھا۔

خط لکھیں گے کہ چاہتے ہیں جو

ہم تو عاشق ہیں خدا سے نام کے



حرف تشکر

مرتبہ دہائیوں پہلے ان تمام احباب اور دینی بھائیوں کی سنی و فادات کا ادلی اعتراض کرنا ہے جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب و شاعت میں ہر ممکن تعاون فرمایا۔ سب سے اولیٰ ہم مہدوم مکرم حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمہ اللہ پر اور زوایا حضرت اقدس راہپوری قدس سرہ کے سپاسی گزرتے ہیں کہ حضرت کے علم و فضل نے انہوں نے کمالِ حفاظت سے جمع کر رکھے تھے، حفاظت و طباعت کے لئے راہنہ نامہیر نے بھی کوشش کی اور محنت فرمائی، مہتمم اقدس ایجاز۔

ماتیب کی ترتیب کے سلسلے میں ہمیں بہت سی باتیں تھیں جناب سید انوار احمد گیلانی کے مسنونہ احسان میں انہوں نے بہت سی مرض شناسی کی ہے۔ کتاب کا ترتیب کو زونہی نا آخر پر حواہ وقت فکر سے کتابت کی تصحیح فرمائی کتابت کے سلسلے میں بھی بہت سی محنت و مشورہ فرمایا۔ مرحوم و منور کے بہت ہی شکر گذار ہیں اور ان کے سنے دیکھنے سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ انہوں نے برقی محبت و انکس سے ماتیب کی کتابت فرمائی۔ حضرت شیخ کے صاحبزادے مولیٰ خاندانی بڑا مشکل کام تھا جس کو انہوں نے بھی و خوبی نسیا۔ مکتوب کی تصحیح کا بہت ہی بڑا کام تھا۔ صاحب بھی شریک رہے نیز سید دلاور حسین شاہ مزیدی نے بھی معاونت فرمائی مولوی عبدالمطلب متین بھی تصحیح میں شامل رہے۔ جاتی منیر احمد صاحب کا بھرپور تعاون بھی ہمیں حاصل رہا۔ کچھ دنوں کی حقیقی جناب سید حسین شاہ طاہر مزیدی نے برقی مہارت سے انجام دی۔ حضرت شیخ کے اصل مخطوط کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں جناب انوار احمد صاحب مکتبہ ہنیہ لاہور کی نگرانی میں تیار ہوئیں۔ مولانا عزیز منیب مجلس بانی عبدالحسین، حافظ محمد یوسف عثمانی اور ایمان احمد گیلانی خوشنویس کو بھر خوالہ کمال تعاون اور کمال دلچسپی بھی اس کتاب کی تیاری میں مدد و معاونت ثابت

ہوئی۔ مولوی عبداللہ و مولوی عبدالغنی بھی ابتدائی ترتیب میں شامل تھے۔ محمد افضل صاحب نے بھی چند صفحات کی کتابت کی۔

بعد سے حضرت امجدی رانچھری ٹانگے خواہر زادہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب (اسی وفات ۱۹۹۷ء) اللہ تعالیٰ ان کے درجات سے جہ فرمائے) کی طبع معمولی دلچسپی بھی صبر کاکام کرتی رہی، آج اگر وہ زندہ ہوتے تو اس کتاب کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ مخلص دوست جناب اشفاق الرحمن خان صاحب ایک مکتبہ سید احمد شہید لاہور بھی ٹکریے کے سستی میں کہ ان کی طبع معمولی دلچسپی اس سے بڑھ کر کتابت ہوئی۔ بعد از کوہ باک سب حضرات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں۔

مرتب ہلڑ میں۔ تاکہ اس کی اصلاح جہان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ و علی میں خزانہ محدود بنا۔ پیش کرتا ہے کہ اسی ذمہ پاک ہی نے اس کتاب کی ترتیب، تکمیل اور اخراج کی توثیق عطا فرمائی۔ اللہ پاک سے انتہا، ہے کہ وہ اسی مجموعہ سے، جس کو میں نے دو مجاہدین کے لئے جمع کیا ہے، ان میں سے ایک، افضل صاحب، مرتبہ ناصر اور لکھنوی کو طبع (نیو گارڈینز) میں شائع فرمائے۔ اللہ پاک ہر شے پر غالب و کار ہے اور اس سلی دکاوش کی کیفیت کی اسی کی بارگاہ میں دعا گو ہے۔

نقیس الحسینی

نقیس منزل، دکن، ممبئی

۳۰ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۲۰۹۸ء



یہ سید کا۔ مصفا میں ماضی خدمت ہو، مگر اندھنہ سے ہیں کئی وفد سمجھا کہ حضرت کا سہارا بننا یہ ضا
 کہ میں حضرت کے ساتھ مصفا گئے اور انہوں نے حضرت مسیحی، حضرت راہپوری عثمائی نے تو
 اپنی زندگی کے آخری سالوں میں نہ صرف ارشاد بلکہ ہمراہ بھی فرمایا کہ یہ سید کا راہ سہارا کہ حضرت
 کی خدمت میں گئے تو کہے۔ لیکن حضرت نور اللہ مرقدہ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے وصال تک میں سید کا۔
 پر "اعظم" و "المحب" الاکبر کا وہ دور تھا کہ علیٰ حق بہت ہی شاق تھا۔ شاید آپ جتنی میں کسی جگہ لکھا
 بھی چکا ہوں کہ حضرت مصفا کے بھی حضرت نور اللہ مرقدہ کی آنکھیں نہایت ہی شقیں تھیں اور قدر بڑی
 تھی نہیں کہ ان کے لیے مدنی بہت شاق تھی۔ یہ ناکارہ ایک آدھ دن قیام کے بعد بخاری
 شریف کے سین کے طرف لے گئے کہ وہاں کی مہانت ہاں تا کہ حضرت نے کئی وفد ارشاد فرمایا
 جو آپ یاد آکر رہتا ہے کہ بخاری کے لیے پھر پڑھا ہو گئے مگر ہم کہاں بول گئے۔ حضرت
 کے ان ہی شکتی آمیز مروتات اور ان کے لیے جگہ شوال ۴۷ء میں مرضی کی شدت دور و کثر
 کی کہ وہ وقت کی سولت کی وجہ سے حضرت کے لیے کٹھن میں کا گھڑوں والی کوٹھی پر قیام تھا
 عرصہ تک یہ معمول رہا کہ شام کے دو سرے چھٹا چلے گئے اور حضرت کا سینہ پڑھا کر وہ رات
 سے سید کا سوٹوٹا، پر سوٹوٹا جاتا۔ اگر سوٹوٹا ہلکے تیار ہوتے تو سوٹوٹا ہلکے ہوتے اور اگر سوٹوٹا
 کچھ تاخیر ہوتی تو سوٹوٹا کی مسجد میں عصر پڑھ کر سوٹوٹا جی سوٹوٹا ہلکے ہوتے اور سید کا
 روزانہ کی وجہ سے وہ وقت ہو گئے تھے۔ اسلئے وہ بھی دو چار منٹ میرا سوٹوٹا ہلکے ہوتے اور اگر
 نماز پڑھ کر کا گھڑوں والی کوٹھی میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اللہ کے فضل سے
 سوٹوٹے جی عرصہ بعد اللہ نے سوٹوٹوں کے دلوں میں شفقت ڈالی کہ وہ بہت کے کھجے ہا کر
 سوٹوٹا کو ایسا نیز چلانے کہ جیسے سید کے کا گھڑوں کی کوٹھی پر آئے کہ وہاں سے واپس آکر بہت کے آڈو
 پر سوٹوٹوں کو لانا۔ تھے وہاں میں سلیم اور غیر سلیم سوٹوٹا نہ ہو۔ بھی ہوتے تھے۔ اور سوٹوٹاں شو۔ بھی
 کھائی نہیں کہ میں "بہت" آرتا نہ تھیں بہت آرتا ہے۔ میں وقت کو ڈرا نیور کو پاس تھی نہیں
 تھے۔ جیسے تدر کر ان سے کہتے کہ تمہارا وہ منٹ میں کیا حزن ہو گیا ان نولانا صاحب کو بہت سے
 ڈیڑھ میں پانچ تیار پڑنا۔ رمت حضرت اللہ کرہ کی خدمت میں گئے اور کئی اعلیٰ القہار ہائے سے جلدی

قدح جو گرہ پٹی لہری سے سہارنپور واپس ہو جاتا تھا یہ نور پوری لمبی واسطائیں ہیں جو صوبہ یادگار و گواہی ہیں۔ اسی وقت نور مہتان کا ذکر پہلی بار تھا۔ اس ناکارہ کے دو نیم رمضان پہلو ۸۷ھ کا جبکہ حضرت قدس سرہ نے یہ رمضان سہارنپور میں بیٹھ باؤسی میں کیا۔ ذکر کیا بعد عصر لہنا سوچا دوست کر بیٹھ باؤسی میں حاضر ہوا اور حضرت قدس سرہ کے ساتھ ترویج پرشہ کر واپس آتا۔ اور بھائی الطاف کو خدایت ہی جڑائے خیر دے اس نے سکنجبین کی طرح سے سیرے بیٹھنے کی جگہ پر دوسے روز سے لہر کھینچے تھے اور صبح کے وہاں بروقت بھائی کی برکت سے لگے رہنے تھے جس کیلئے سے نہ کر اپنے بسترہ کے قریب کھڑے اور انھوں کو اپنے بسترہ پر بیٹھ پاتا۔ عصر کی نماز کے وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی حاضری کی اکثر خبر بھی نہیں سوتی تھی۔ ایک دن میں حسب معمول پہنچا تو جیسے کہ ان کے چہرے کوئی دوا نوش فرما رہے تھے۔ دو دن غلام اور دوسرے کھرٹے ہوئے تھے۔ اسی وقت مجدد بھی تھک رہے تھے اور میسنہ برسی بہا تھا کہ مجھ جیسے بے حیرت کو بھی یہ محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ سے ہیں آج بھی عقل کا کچھ ہے۔ میں درجہ یک عصر کی نماز تک یہی سوچتا رہا، بعضوں کے اظہار میں بھی اتنی برکات کا تصور ہے کہ انھوں کے روزے میں ان کا کوئی حصہ نصیب نہیں ہوتا۔ وہ کیفیت نہ اس سے پہلے کسی کو بھی نہ اس کے بعد اب تک بھی۔ جب وہ سفر یا د آتا تو اسے تو طلب آتا ہے۔ اور حضرت کا تو ہم کو کچھ بھی حاضری پر بطور ہو جایا کرے لیکن میں نے وہ مسئلہ کو یہ کہ کر مسخ کر دیا تھا کہ حضرت کی فکر صرف خدا کے بارے میں تھی۔ اُس سال حضرت قدس سرہ کی غایت شفقت نے شاہ مسعود کو قرآن سناتے کا حکم دیا اور انھوں بہت ہی بستر پر عرصہ سے بہت ہی ذوق و شوق سے سنایا۔ اور ۲۵ شب رمضان تک یہ حکم کیا۔ چار دن مشرق و ماہجہ نے سنایا۔ چنانچہ حضرت قدس سرہ کے یہاں نوافل اول وقت شروع ہو جاتی اور دوسرے قدیم میں قاری مقرر صاحب نوافل پڑھاتے تھے اس لئے یہ ناکارہ بیٹھ باؤسی سے واپس ہی پر قاری صاحب کے پیچھے دو چار غلطیوں میں فرمکتے بھی کر لیتا تھا۔ اس زمانہ میں اس ناکارہ کے یہاں ترویج کے بعد کی جانے کا بہت اہتمام اور ذور تھا۔ پہنکیاں تو بہتر م سے گھر میں ہوتی تھیں اور جو کچھ ارادہ کرنا کرتے تھے وہ مزید برآں۔ جناب مولانا الحاج ابو الحسن علی میاں نے بھی

واکثر رمضان کا حصہ بیٹھ ہوا میں گزارا تھا۔ اور مولوی عبد الحمید صاحب جو مولانا سرور عظیم انصاری صاحب کے بھتیجے تھے انھوں نے بھی انور بھی۔ حضرت قدس سرہ کے مجلس خدام کا یہ مولوی تھا کہ حضرت کے یہاں سے ترویج سے لراقت سے حد ایسا ناکارہ کی بھلی چائے میں شرکت کے واسطے تشریف لے گئے اور قریباً دو گھنٹے میں واپسی ہوئی۔ اسی سیر کا رکاز دو صراف رمضان جو حضرت قدس سرہ کی حیات کا آخری رمضان سنہ ۱۳۸۱ء کا بیٹے اس میں چند ماہ سے حضرت کے شہید احمد زہرہ اور ان کے چھ بچے پر گذر رہے اور بخاری نوہ دونوں دینی گئے مگر ہم کہاں رہیں گے ناکارہ کا یہ معنی ہو گیا صاحب کے مکان کی طرف کے بعد فوراً بغیر کھانا کھائے رانچور روانہ ہو گیا تھا۔ میں تب یہی میں کسی جگہ لکھا چکا ہوں کہ ان کے تین اور واپس کی ماضی میں ان دونوں کا برکتے میرے بھگولے پر تنہائی خوشی کی وجہ سے انہیں گدے کے لیے ہلے سے ایک دن پہلے کھانا چھوڑنا تھا اور جہد۔ کہ بعد جا کر وہ دن قیام۔ کہ جو میرے لیے کھانے کو ملی تھا پہلے دن وقت حضرت قدس سرہ کے ساتھ تہہ پڑھ کر رہ چائے پی کر سارے دن میں کھانا کھا۔ یاد سہارک کے مشعل پلے جو کہ آٹھ سہار پور گھر پر اور آٹھ رانچور اس نے ۵ رمضان کو آکر انہار کی رواگی ملے خلی گھر ملانا یوسف صاحب کی خبر آئی کہ وہ ۱ رمضان کو آ رہے ہیں۔ ان کے انتظار میں ہوائے ۱۵ کے ۱ کو جانا ہوا۔ اسی دن وہ دہلی سے تشریف لائے اور فوراً ان کے مکان میں پہنچ کر ماضی ہو گئی۔ جو انظار حضرت نور اللہ مرقدہ کی مجلس میں ہوا۔ سو دن یوسف صاحب کے مکان سے دہلی واپس تشریف لے آئے اور یہ ناکارہ حضرت قدس سرہ کے ساتھ خانقاہ شریف میں کھانا کھا کر اور صاحب کی خدمت میں پڑھ کر سہار پور واپس آیا۔۔۔۔۔ اس رمضان میں باغ کی مجلس میں تو مولوی فضل الرحمن بی مولوی عبد اللہ انان دہلی نے قرآن پاک سنایا اور حضرت کے حجرہ شریف کے برابر کے حجرہ میں مولوی عبد اللہ صاحب گورنمنٹ لے پڑھا، جن کی خدمت میں اس ناکارہ نے بھی آخر رمضان کی ترویج پڑھی اور پڑھا قرآن اپنے مکان میں ترویج میں ختم کر چکا تھا۔ اسی سال حضرت رانچور می نور اللہ مرقدہ کے مکان کھر کے بعد کی حکومت کا بہت اہتمام تھا۔ ایک آٹھ خادم کے ساتھ اسی ضرورت سے کہ نہ معلوم کب اہمیت یا پڑنا سب کی ضرورت ہو جائے ماضی کی

[illegible]

بتائیں گے مگر غلط نہ کیجئے۔ میں نے کہا اس وقت تک کوئی وعدہ نہیں جب تک بات معلوم نہ ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے حافظ عبدالعزیز صاحب کو حضرتؒ کے بعد مسئلہ یہاں قیام پر راضی کر لیا ہے۔ مگر حضرت نے خیر سے شورو پر موکوت رکھا ہے۔ میں نے کہا خیر، سو وقت کوہل گامیری نو عین تھا ہے۔ طو، حضرت نے ہر اس سرزد کے یہاں سے طہی ہوئی۔ یہ ناکارہ اور حضرت ہر اس سرزد اور، تو حق، انہی میں تھی تھی کسی دیر تک اسی پر گفتگو رہی وہ تو بڑی طویل ہے اور چونکہ جسٹس حضرت کو اس گفتگو کی تصدیق میں بھی اکتاہٹ ہے اور مجھے بھی اس پر اصرار نہیں کہ میں خواہ حراۃ میں کتنا ہی جہد کرے کہ اس کا اظہار کروں۔ تو وہی دیر بعد حضرت حافظ صاحب اوپر سے بڑھنے گئے۔ میں نے اس وقت حافظ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت کا یہ ارشاد ہے اور میری نو عین تھا ہے۔ مگر آپ کے ساتھ میرا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں کا چھوٹا بھائی اور شوہر ہے۔ حضرت حافظ صاحب پر اس وقت بہت ہی اوجھل تھا کہ حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم دونوں کے حکم کے بعد مجھے کیا انکار ہو سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ حضرت حافظ صاحب سے موافق ہو جانے کے بعد ان کے دروازہ پر جس کے ہاتھ میں ہے حضرت نے حضرت نور اللہ مرحوم سے استہدایا کیا کہ کھانے پر اس کا اعلان کروں، حضرت نے منہ پر ہاتھ رکھا اور دسترخوان بچہ چکا خائیں لے باہر آکر دسترخوان پر بیٹھنے کے بعد سب سے پہلے حضرت صاحبؒ کو بیٹھنے کو جمع کیا جو کھانے کے انتظام میں لگ رہے تھے اور ان کو مبارک باد دی کہ حضرت حافظ صاحب نے مسئلہ یہاں قیام کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو مبارک کرے اور حضرت حافظ صاحبؒ کی خاندان کی برکات سے الالان فرمائے اس کے بعد کھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا کہ حضرت حافظ مرحوم قعدہ کا کھانا کھاتے کھاتے شہر سے شہر تھا۔ اس لئے زکریا کو باہر واپس دھاری کی نوبت آتی تھی اگلے ۱۱ سوال کی شام کو وہ باہر واپس دھاری ہوئی۔

 فقہ نو اکابر کے رمضان کا شہادت پر بات یاد آتی چلی جاتی ہے۔ علی میاں حضرت رنجوہری نور اللہ مرحوم کی سوانح میں بعنوان نے پورکار رمضان تحریر فرماتے ہیں کہ

 رمضان المبارک میں خاص بیمار ہوئی لوگ بہت پیٹے سے اس کے منتظر ہوتے

[سوانح حضرت عبدالقادر اویسیؒ]

علی میاں بھی اس رمضان میں ۱۶ رمضان شعبہ کو لکھنؤ سے آکر میدان سے منسوب ہو کر شریعت کے لئے آئے اور میدان کے بعد شریعت لائے۔ علی میاں دوسری جگہ حضرت راہپوری نورانیہ مرحومہ کے آخری رمضان کا خاکہ کرو اس طرح فرماتے ہیں۔

"آخری رمضان اور آخری سفر پاکستان"

۳۸۱ھ۔ درودی ۱۹۶۲ء۔ روئے بدر میں ہوا۔ اس سے پہلے حضرت کے شہداء امراء برائے کمال حاصل ہو چکا تھا کہ جس کی نماز پڑھ کر اسے پور شریعت لیجائے اور دو شہرہ کو رہی جوتی۔ برائے کمال ہو کر برائے کمال جانا مشکل تھا اس لئے یہ قرار پایا کہ نصف رمضان یہاں جا اور نصف رمضان کو برائے کمال آئے۔ ۱۶ رمضان ۱۳۸۱ھ کو حضرت شیخ محمد ریث راہپور شریعت لے آئے۔ حضرت کو مولوی عبدالغنی صاحب دہلوی کے درند مولوی مالک فضل دہلوی نے ستایا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب دہلوی بھی رمضان سے پہلے شریعت لے آئے تھے۔ شاید کسی کو اس کا احساس ہو گیا۔ حضرت کو رمضان میں توبہ نہ صرف راہپور سے بلکہ اس نامہ لانی سے کوٹھ کے دن توبہ آگئے ہیں۔ حضرت نے توبہ کے بعد شریعت سے کچھ بیشتر تک کتاب پڑھنے کا سلسلہ جاری تھا۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے کلمہ پڑھنے اور ان کے بارے میں نئے مہمانوں کا بیوم خاصہ صبح برابر پڑھ رہا تھا۔ عید کی نماز حضرت نے کلمہ پڑھ کر صاحب کی اجازت میں دواغرائی۔ نماز کے بعد حضرت کو کرسی پر بٹ کر شیخ کے عزائم پر سنا کر توبہ کی وجہ سے منع فرمایا۔ مالک محمد دہلوی نے "تتم نامت و نسی حکم طاعت و ایمان" لکھا۔ "اللہ بکرمی مقول"۔

حضرت کو ہمیشہ سے یہ فکر تھی کہ ناخدا اور دروس کا سلسلہ میرے بعد کسی ہادی رہے اس کے لئے کسی بار مشورہ بھی ہوئے۔ در مختلف تجویزی مختلف اوقات میں سامنے بھی آئیں۔ لیکن کوئی تجویز اچھوتان بخش طریقہ پر نہیں چلی سکی اس سلسلہ میں آخری رمضان سے بیشتر مولانا حافظہ عبدالعزیز صاحب کو پاکستان سے بلایا گیا مولانا اوپر کی سہرا میں شریعت رکھتے تھے۔ اور

مضبب معمول رمضان کے اشتغال میں مالی بھٹی سے مشغول تھے۔ رائیپور کی اس خانقاہ کو آباد رکھنے کیلئے کسی سوزوں شخصیت کے انتظام و تحریک کی ضرورت تھی۔ مولانا عبدالحق صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب مدس سرور کے حقیقی خواہ اور اسی خاندان والا شالان کے چہرہ اچھا ہیں۔ عالمہ اعلیٰ و شریعہ اور ذاکر شافعی ہیں۔ حضرت جی سے بیعت و اہدیت ہے اور حضرت جی کے اسی مہلت میں تربیت پائی ہے۔ حضرت مالک صاحب کی ۱۹۰۵ء میں ولادت ہوئی اور اعلیٰ حضرت میں تعلیم کی مہلت میں کچھ دنوں تک حفظ کر لیا اور کراچی میں رائیپور میں سنائی تھی۔ اول سے کٹر نیک و عابد و عارف تھے۔ ۱۳۳۳ھ میں لاہور و جدت میں شریک ہوئے۔ ۱۹۴۰ء کے پر آشوب زمانہ میں برصغیر و ہندوستان کے ساتھ مشرقی بنگالاب میں مہلت کا مطالبہ کیا اور سلطانوں کی حکومت کا ذریعہ بنے اور صاحب اس علاقہ کا سرکاری طور پر اعلیٰ مولانا تو اپنے قائد کے ساتھ عزت و بخت کے ساتھ پاکستان آئے۔ اور شہر سرگودھا میں مہلت اختیار کی اطلال ہند بھاڑے۔۔۔ اہل رائیپور اور قرب و جوار کے مسلمانوں کے خوب واقف اور انوس بھی ہیں۔ اور وہ اپنے قائد کی تلقین قرابت و قرب و جوار سے اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور رکھنے ہیں۔ حضرت نے ان کو رائیپور میں قیام کے لئے تجویز فرمایا اور رمضان کے بعد شوال ۱۳۸۱ھ کا پہلا ہفتہ تھا حضرت کے ارشاد سے حضرت شیخ الحدیث نے یہاں تک رکھنے تھے ہاتھیں خانقاہ کے ایکہ مجمع میں ملان فرمایا کہ حضرت نے مالک صاحب کو یہاں تک رکھنے تجویز فرمایا ہے۔ اور مالک صاحب نے اسکو کھول ہی فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مہارگ فرمائے۔۔۔ میں کو رائیپور بھاڑے۔ کہ یہاں یہ سلسلہ فہم سو بواہا ہے گا۔ اللہ کا شکر ہے اور امید ہے کہ یہ جگہ آباد ہو۔ یہ سلسلہ قائم رہے گا۔

(سوانح حضرت رائیپور)

”یہی سبب وہ مصری بند لکھتے ہیں :-

----- پاکستان کے زمانہ قیام میں رمضان بھی پڑھاتے پاکستان کے مذہب

و فلسفین کی کوشش و تشابہاتی کو رمضان میں گزرے تاکہ رمضان کی دو حق و برکت دو بالا ہو۔

رمضان گرمیوں میں پڑ رہے تھے۔ ۱۳۷۱ھ میں کوہ مری صوفی مجدد المہدیؒ کی کوٹھی پر رمضان ہوا۔ ۱۳۷۳ھ جناب محمد شفیق قریشی صاحب مدد ملک محمد دینی صاحب کی مخلصانہ دعوت و درخواست پر گھوڑا گلی (کوہ مری) میں رمضان ہوا۔ سو سے اوپر معانی تھے دونوں صاحبوں نے بڑے ذوق و شوق اور استہام کے ساتھ رمضان کے مساعلوں کی ضیافت و میزبانی کے فرائض انجام دیے۔ اگلے سال ۱۳۷۴ھ میں پھر یہی (گھوڑا گلی) میں رمضان ہوا۔ دوسرے سال ۱۳۷۵ھ لاکھ پور میں رمضان ہوا۔ مساعلوں کا مجمع دو سو تک پہنچ جاتا تھا۔ ۱۳۷۶ھ میں کابوہ میں رمضان ہوا۔ پھر بری صاحب صاحب (مکمل صاحب) مرحوم (مکمل بحالیات) نے ضیافت و میزبانی میں خاص حصہ لیا۔ ۱۳۷۸ھ میں پھر (کابوہ) میں رمضان ہوا۔ اسی کے بعد پھر پاکستان میں رمضان شریف گذارنے کی نوبت نہیں آئی۔ (کابوہ) کے دونوں آخری رمضان ۸۱-۱۳۸۰ھ و رانیپور میں گذرے۔ (سوانح حضرت رانیپوریؒ)

۱) اکابر کارمضان "مفتی حضرت احمد علی صاحب مدد" نے فرمایا کہ: "میں نے رمضان میں کبھی کبھار صومہ کیا ہے۔" (مفتی صاحب مدد)

”میرے حضرت، میرے مرنے، میرے“

..... میرے حضرت، میرے مرنے، میرے مرنے میں حضرت سیدنا محمدؐ کا صاحب رانیپوریؒ کا ارشاد فقہیہ چار برس سے اس (مکمل صاحب) کی تالیف کا جرمہ تھا مگر اپنے مشاغل کے جرم کی وجہ سے تعمیل کا وقت نہ ملا۔ اس بیماری کے زمانے کو قیمت سید کر تعمیل فرمادیں بڑے بڑے کچھ لکھتا رہا اور ۱۳ شوال ۱۳۷۵ھ کو پوری ہو گئی۔“

(آپ بقی نمبر ۴ یا ایام نمبر ۱ باب دوم صفحہ ۱۳۰-۱۷۸)

ناشر۔ سید الخلیل الاسلامی سجاد آباد کراچی

حضرت راسپوریؒ کے احسانات

----- سیر سے حضرت راسپوریؒ کے احسانات کا نہ شمار نہ احسان۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی شانِ شانِ ان کا بدو مرحمت فرمائے۔

(آپ یعنی نمبر ۳۲ یا دایام نمبر ۳ صفحہ ۲۱۹-۵۹۰)

”حضرت اقدس راسپوریؒ کا وجود غنیمت ہے“

----- ”میرے لطف رکھنے والوں کو سیری طرف سے حکم پہ پیام پہنچاؤں کہ حضرت کے وجود کو بہت زیادہ محبت کرو۔ ان کے گھر کو زیادہ سے زیادہ دعوت و احسان کھانے کا فود انتظام کر کے حضرت قدس کی خدمت میں لائیں۔ ان کے بارہ میں معمولی امداد کو انتظام سے دور کریں۔ میں خود بھی وہاب کو کھڑا ہوں“

(مکتوب مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ)

”حضرت مدنیؒ کے وصال کے بعد میں صراحت ایک ہی وجود رہ گیا“

----- ”حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت کے فیضان سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مستفیج فرمائے ایک انار بعد بیارہب تو جتہ و پاک دونوں جہ صرف حضرت کے ہاتھ سے نکلا۔ انہی نے شاہِ تاج ویراں مبارک مایہ کو قائم رکھے۔“

(مکتوب مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۷۷ھ)

حضرتؒ کے حجرہ میں انوار مثل کتاب

----- ”اس رمضان کے وقائع نور برکات تو بہت ہی ہیں ایک دن کا واقعہ ہمیشہ ہی نیکوں میں رہے گا۔ ایک دن میں حسب معمول پہنچا تو حجرہ کے اندر حضرتؒ کوئی دو انوش (مار رہے تھے۔ دو تھیں) خادم بوجھ لے کر گھر سے گئے تھے۔ اس وقت حجرہ میں انوار کا اس قدر جوش برپا

خدا نہ بھگتیے سبے بصیرت کو بھی یہ سوسا سو باغداد۔ حمزہ میں انکسب کل رہا ہے۔
 (۱) کاکر کھانا "مصدقہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد داگر پانی پتی مدظلہ
 : شریعتیہ، تاریخ ۳۹ ۳۰ ۳۱ بدوہاد کرہی صفحہ ۵۱)

حضرت اقدس کا حادثہ وصال، ہسپتال، تربیت، حادثہ

... میرے گھر دو اللہ مراد اللہ جم کے سوا اس میں میرے سہ بھائی تھے۔
 تربیت و تہذیب میرے گھر میں تھی۔ یہ اللہ مراد صاحب اقدس نے کاکر پانی پتی میں ہے۔
 آپ اپنی تہذیب ۳ صفحہ ۱۱۰

حضرت رائے پور کی سیاحت کے باعث حج کا نوا

"... میرا دو بہن تھیں۔ ایک املا، صیب الرحمن و عیسیٰ کے۔ وہ مجھے
 سے مائی جہ سے چلا دیں۔ لیکن مشورت اقدس حضرت اقدس رائے پور کی سیاحت کی
 صیحت اس قدر نامزد ہوئی کہ ایک ماہ قریب باہر کی سیاحت میں گئے۔ حضرت اقدس نے ایک
 شب کیلئے نظام میں مائے کی اجازت دے دی کہ وہ ایک ماہ قریب باہر کی سیاحت میں گئے۔ یہ کہہ کر
 اجازت نہ دی کہ تھری حالت نوبہ ہو رہی ہے۔ میں رستہ کو لے کر گیا۔ حضرت اقدس نے کی نماز میں
 صبح پڑھا کئے تھا۔ حضرت اقدس میرے اس فقر و پرہیز صرف نظام امداد کا ہوا۔ میرے لیے کیا جسے مجھ
 کے سہ کا ذکر دیا۔ پھر اچھی حضرت اقدس میرے گھر کی گرافی کا جب سمجھا۔"

آپ اپنی ۳ صفحہ ۱۱۰

غایت درجہ عقیدت و عشق

... صاحب شہداء نے سے رہا ہیں کہ انہوں نے میں نے بعض لوگوں کو حضرت اقدس کی
 خدمت میں حاضر کی کو کھانا کایا۔ وہم آئے کہ ہم حاضر ہونے کے خیراں خدا ام ایوب نے پلٹا
 رہا۔ میں سہ کار سے اگر کسی کو تعلق ہے تو وہ صرف صورت ہی ہے۔ حضرت اقدس کے حکم کی تعمیل

ہیں اس کو بھٹ رہا ہوں ورنہ ایک گویا پاس نہ پہنچنے دیتا۔ حضرت سے عرض کرادیں کہ دستگیری آپ پر ہے۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔“

(مکتوب مورخہ ۷ شعبان ۱۳۷۹ھ)

..... حضرتؑ کے قہر و کاہل کا جواب حضرت کی خدمت میں توہرگز پیش کرنا نہیں ہے۔ بے ادبی ہے، مگر حضرتؑ کے قہر و کاہل کا جواب نہیں ضرور لکھ دیتا ہوں۔

جب وقت میں یوں ہے طہر کی بار بار آئی
 میں نے کو ہا ہا مگر بے اختیار آئی
 بعض ماہوں ایسی موفی ہیں کہ وہ سارے
 ہے بھی نہیں جراتی نہیں۔“

(مکتوب مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۸۰ھ)

”بقیۃ السلف، حضرتؑ ہی کی دعا“

راوی (رفوہ طاعت الرحمن) تعجب ہے کہ تم حضرتؑ کی دعا میں حاضر ہو کر کسی دوسرے سے دعا کو کہو۔ میں توہر شخص کے خط میں اس کی طرف سے نہیں پہنچاؤں۔ اس سے کہنے لگے دعا کو بار بار لکھنا بہن جوں کہ شاید بار بار کی درخواست سے کسی وقت دعا کوئی کلمۃ الخیر اس ناپاک سے کہنے نکل جائے تو میرا سہ ہے کہ اس بقیۃ السلف حضرتؑ ہی کی دعا سے کلمۃ الخیر کے بعد دعا کی درخواست نم بھی اس ناکارہ کے لئے کر دے۔“

(مکتوب مورخہ یکم شوال ۱۳۷۹ھ)

..... اس کے بعد تھریاؤں پر حضرتؑ کی دعا کی محاسن کے ذکر تک رسد ملتا رہا۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ غلط بھی کیا کہ حضرتؑ کی دعا کے بار بار لکھ سلام دینے کو کلمۃ الخیر شفقت نور کرم کا کلمہ زبان سے نکلے گا۔ کاش یہ ناپاک اس قابل ہوتا۔“

(مکتوب مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ)

..... میرا تو واقعی یہ دل چاہتا ہے کہ اب سبہ خدام ایک قلبِ واسان ہو کر باطل حضرت اقدسؑ کی منشا، مبارک کے ساتھ نہایت انقلاب کے ساتھ چلیں، انشاء اللہ ان شاء اللہ حضرت کے قرب کی برکات اپنے بہت کے خوف انقلاب میں علی وجہِ انعام حاصل ہوں گے۔“
(مکتوب مورخہ ۱۶ شوال ۱۳۷۹ھ)

حضرت اقدسؑ کے ہارسے میں خدام کو نصیحت

..... تمام خدام جو کہ بہت ہی سچ، قلق، عہدِ حیرت ہوئے، اس پر نہیں کہ حضرت اقدسؑ کے ہارسے میں تو میری نصیحت تو میری نصیحت نہیں ہوئی اس میں تو حقیقی غیر جانبِ دلوں سے اگر کوئی ہے تو صرف ہی ناگوار ہے۔ ۱۹۳۰ء سے ہی رہا ہے کہ خدام کو حضرت اقدسؑ کی حقیقی منشا کا اتباع چاہیے اور اس کے تاج کرنا چاہیے نہ یہ کہ حضرت کو جذبات پر کانا چاہیے۔ قلق اس پر ہے کہ جو عہدِ حیرت میں رہتے ہیں تو یہ ہیں سلوم نہیں یہ نیازِ مندی کی حدود میں آتی ہیں یا ایدہ رسائی کی۔ عہدِ وہیں کہ جس شخصِ راحت نہ پہنچا کے تو کم از کم اپنی حدِ استطاعت تک تکلیف پہنچانے کے لیے عہدِ حیرت میں سے بے خوف نہ ہونا چاہیے۔“

(مکتوب مورخہ ۲۲ ذی القعدہ ۱۳۷۷ھ)

..... میرے نزدیک تو اپنے جذبات حضرت کی خدام کے ہارسے میں قرباں ہونا اشد ضروری ہیں۔“

(مکتوب مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ)

حضرت رائے پوریؒ سے شیوخ و اکابر کا سائلقی

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی حضرت مولانا عبدالحق نور محمدؒ کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنیؒ کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی تصنیف ”سوانح حضرت مولانا عبدالحق نور محمدؒ“ میں تحریر فرماتے ہیں:-

مکان اور اس طرح لائی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ نو عمری کا زمانہ تھا اور طبیعت میں شوخی تھی عرض کیا کہ حضرت اس سے اور اجازت کا خوشی کرنا اور مختلف پنڈاریوں کے گئے ہیں سے دونوں کا استیسا کرنا تو بڑا مشکل ہے انہیں یہ نہ پالو کہ یہ تو بڑا ہے۔ یہ مسئلہ کیا کہ اسے چار کی خبر سے کر رہے۔

حضرت کے حالات واقعات کا جاننے والی شیخ سے زیادہ مشکل سے کوئی ملے گا۔ حضرت سے ہر کیا چیز معلوم ہو سکتی ہے اور دوست میں مدد دینا میں، حلو ط کا بھی ایک بڑا ذخیرہ محفوظ ہے، چنانچہ اس کتاب کی ترتیب سے بڑی مدد رہی۔ سنائی شیخ ہی سے ماسل موئی بلکہ یوں کہنا جائے کہ اس کا ذخیرہ شیخ جو کہ اس سے ملتا ہوئی مسلمات اور سنائی کی جوئی ضرورت سے رہا ہے۔ جی سادہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ رہا۔ مگر شیخ کی رہنمائی و سرپرستی رہ ہوئی تو ان دونوں چیزوں کا مناسب استعمال ہو کر محال نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ اہل حق جنت و جہنم

(مسودہ ۴۱۳ - شیدہ پلا بوراکتوبر ۱۹۷۷ء)

اس وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد رجب صاحب رحمہ اللہ کی طبیعت میں مدد و حضرت واسطہ تھی۔ کہ... میں شیخ کے تاقوت و طاقت پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے لئے لکھ رہا ہوں۔
 "..... شیخ کو گھٹیاں جا کر حضرت راجہ جی کی قبر پر لاکھ پڑھے ہوئے کتب و کتبیں گزرتے کا بڑا شوق تھا۔ اور جیسے کہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کے پاس کتب و کتبیں کا سہارا تھا اس شوق میں کیا کیا تھا۔ مگر گورہا ہوئے تو سستہ کر دی تھی۔ دونوں طرف رفت کی سبب دیکھی جائیں۔ اور شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان کے دھندلے کا بڑا گورہا دیتی کرتے کی مار مار دھوست کی کہ وہ ایک چھوٹا سا گورہا ہے۔ ایسا بھی ہے۔ رفت کا نظام ہو مٹا ہے، لیکن شیخ نے بھی حرا میں کو مسئلہ نہیں کیا۔ خدائی قدرت کہ وہ یہ پوچھتے ہی موصوفہ بنا تبدیل ہو کہ بھی چیز کی ضرورت پیش۔ اتنی بددلت کو نہیں پوچھنے کی ضرورت پڑ گئی۔ جسے ہم خیر رہا یا جی خشک و خوشگوار ہو

اپنے اہل تعلق کو شیخ وقت حضرت راہپوری کی طرف توجہ دہانی

مولانا علی میراں مذکورہ بالاتاہیت ہی میں رقم طراز ہیں:-

”..... شیخ باوجود اپنے بلند روحانی مقام، اور صحیح تعلق جوئے کے اپنے اہل تعلق کو اپنے وقت کے لیے کوشش، بالمسوس شیخ وقت حضرت مولانا عبد القادر راہپوری کی طرف امر و تاکید سے متوجہ رہے رہتے تھے، پھر اس سے ان کی تعلیم، سب نفسی امور علوم کا پورا اندازہ ہے۔ میرے نام کی کتاب پر تحریر فرماتے ہیں:-

”..... رائے پور کے متعلق میراں صاحب سے عرض کروں گا کہ متاع کی مزاحمت کے باوجود کسی کسی گنجائش قابل پر کریں، جو ان کی تحریکات کے ہی گئے، مولانا کا وجود بھی چراغِ عمری ہے۔ متاعِ فوقی کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم، اس سے کب خلاص ہو سکتی ہے۔ (۲)“

ایک دوسرے کتب میں تحریر فرماتے ہیں:-

”..... رائے پور کے جناب کے سفر کی حقیقی اہمیت بندہ کے خیال میں ہے۔ اس کو بار بار کیا عرض کر رہا ہوں۔ بندہ تو بہت ہی ضروری خیال کرتا ہے کہ اہل حضرت راہپوری صاحب بھی سوغات مل سکے چند روز کیسوی کے ساتھ ضرور تحریک لائیں۔ (۳)“

”..... اس بار بار کے تاکید کی وجہ یہ تھی کہ شیخ تمام دینی، وطنی و اصلاحی کاموں اور دُرد و محنت کے سبب انھیں و تلمیذ، حیاتِ قلبی، اور حرارتِ باطنی کو ضروری سمجھتے تھے، مولانا کے نزدیک بجز ان اسٹیم کے تھی، جس کے بغیر دین کی کوئی گاڑی چلتی نہیں۔ اپنے ایک مکتوب (مورخہ ۶ مئی ۱۹۴۰ء) میں تحریر فرماتے ہیں:-

”..... انجی میں ملک کی ضرورت ہوتی ہے، اور تھی انھیں دوروں سے ملتی ہے۔“

[رسالہ حضرت قدس راہ پوری نور اللہ رحمہ اللہ کے صفحہ پندرہ، ایب حضرت مولانا محمد
محبوب الدینی قادری اساتذہ اہل بدر مذہب ۱۶۶۱ ہجری قمری ۱۳۸۲ء ص ۱۵ پر پبل ۱۹۶۳ء
منو۔ پرنس لائل پور]

ایک شخص کو مجاز کرنے کا حکم

----- منسوب اللہ بن دوسرے جمع کے بن رشاد سے کہ کوہ ایوب زرخا ایوب پر حضرت
جلی نقاشی دوسرے کار میں کاتب مولانا سے یہ کار حضرت اللہ بن بہار پوری خاوند مرقدہ کے رشاد
پر عشاء کے بعد گئی تھی، اس کار کے بارے میں حضرت اللہ بن خدیج کوہ ایوب زرخا ایوب پر حضرت
قبیلہ انکب واندراں، ابو توبہ بن ابی قحیل سقا سقا قحیل علیہ السلام کوہ ایوب زرخا ایوب پر حضرت
سے اس کے جو کیا کہوں۔ حضرت اللہ بن کفایت میں یہ سلام سیدنا اپنے سے قابل نہ
کہ دیں "فقہ و اسلام"

(مکتوب مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۷۷ھ)

----- سن کی چوک سے تیار لایا۔ کالی بو دوسرے کار مولانا سے شواہد بانٹنا بھی ہیں
حضرت اللہ بن امام محمد محمد کا محبت سے لبر و محبت بشتا، بخت، ہمنام گئے تو یہ نہیں کہ میں نے
حضرت اللہ بن کفایت میں اس کے سعلق محمد فکا کا گئے تو ہوں باور دے کے کہ صبر، نے یہ لیا
تھا حضرت اللہ بن کفایت میں اس کے سوا کیا گھنوں کہ انکب اپنے فصل و کرم سے اسے ابار کا
تسلی علی بن دوسرے کے، سے میں تھا کڑو سے تہ و دہستے جہنہ دلوں کی بے نیج دیا کرتا ہے
۔ وہ انکب علی اللہ عز و جل حضرت اللہ بن کفایت میں سلام کے سوا کہ وہ نہ دہستے جہنہ دلوں کی بے نیج دیا کرتا ہے
کی بات بھی کہیں نہ

(مکتوب مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۷۷ھ)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصّ الارشاد حضرت مولانا شاہ عبید القادر راسپوری رحمہ اللہ

شخصیت کا اجمالی خاکہ

اسے تاریخ مرقع زہرا - پتھر
دن سحر و احاط شد و قاف زہرا
یہاں دنیاں و دلش کے غیر اند
ترا کہ مہر شہ خیرش بازید

حضرت شاہ عبید القادر راسپوری (۱۸۳۳ء - ۱۹۶۲ء) کی شخصیت پر مستشرق پاک و نندہ ہیں اور اسلام سے متعلق رکھنے والوں میں اسی عارف کی مہمان میر - آپ - جو کہ صدی عیسوی کے ایک صاحب ارشاد و ربانی شیخ، مجدد حاضر کے مشہور و متقی و روحانی داعی، عارف، پند، مناسب مانتاد و درویش، مہم و اصل بخت اور نابغہ روزگار، شخصیت، تہ - سب کے تعلیمی وراثت، ملی، سیرت و شخصیت، نمایاں صفت اور مستحقہ ہیں کے لئے آپ کے طریق و انداز سیرت، تواضع و جاسست، تعلق باطن، خلوص و محبت، فیض و تاثیر اور صفت و سلوک نے جہاں افروز اور ملی تو پڑا کرے کے لئے نورانہ سلام کے شہسوار، شکر و راز، ادب و سونچ جو حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ العالی کی تخلیقی اور اخلاقی ورید کی بیسویں کتاب سوانح حضرت مولانا عبدالحق درویش پوریؒ کی کافی ہے۔ چونکہ اس مختصر مضمون میں حضرت کی شخصیت کا مطالعہ کرنا ممکن ہی نہیں اس لئے ذہن میں ہی کوکب کے اعتبارات پر مبنی جائے، ایک اجمالی خاکہ انہیں تحریر کرنے پر مجبور کیا ہے جنہیں مد کوہ باد کوکب یا بکرتا کرے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت اقدس سے ملنے کی زندگی میں زیارت کا موقع نصیب ہوا۔

حضرت کی سوانح مد کوہ کے بیجاچ میں مولانا محمد منظور نعمانی صاحب حضرت قدس کے اجمالی تذکرہ کے طے میں تحریر فرماتے ہیں۔

..... ۱۹۳۲ء کی اس ماضی کے بعد قریباً بیس سال تک حضرت کی خدمت

پیرا۔ صبرِ نیریز ہے ۔

صلحائے وقت سے تعلق و محبت

ہمارے یہ نفس کش و سحاب کہتے ہیں کہ مومنوں کے دورانی میں مجلس میں اللہ کے نام کا ذکر آیا۔ آپ کے گریہ پا کر ہی مقامِ رفیع اللہ برت اور مولانا مفت صاحب میں اگر صاحب کے سوا کسی کے یہ بات نہ سنی۔ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا کہ حضرتؑ کے ساتھ ملا کر بیٹھ کر آواز سے سناؤ، دیا جائے۔ آپ کے تزار صاحب سے فرمایا کہ سنو اور جب حضرت شیخ الحدیث کا نام آیا تو آپ پر رقت جاری ہو گئی۔

----- ایک روز ظام کے وقت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی تشریف لائے۔ زمرہ غریب کے بعد حضرت کوٹھ روٹ گیا مولانا پاس بیٹھ گئے اور کچھ واقعات اپنے مشفقانہ لہجے سے بیان کیے۔ حضرت پر رقت جاری ہو گئی، پھر مجمع حرکت میں آجائے۔-----

رقت و شوق کا غلبہ

’رقت و شوق کا بہت عرصہ تھا۔ بزرگانِ دین کے وقت، مجلس وقت ان کا نام آئے، قرآن میرے ہتھ، کئی شوقیہ و غلبہ شری کے زب سے ہوتے، کئی غصہ میں مایوس کے لہجے پر بے اعتبار کر دے غالب آجاتا۔‘

خالدین کی گھرائی اور پرداخت

----- میں ضعف و علامت کے زمانہ میں جب کئی دن غصہ کی بیماری رہی، اطمینان کی گھرائی سے مائل نہیں تھے۔ وقتاً فوقتاً زہرِ کربہ خدایم دُعا میں طوطب فرماتے، ان کے اشارے و نصیحت کو درپست نہ کرتے۔ جن حضرات سے طردِ اُمر و اُمراء کہ ”میں تم سے لڑ گیا ہوں۔“ اپنی علمی قدر تالیف میں مولانا سید علی ندوی نے حضرت اقدسؒ کی وندنا شخصیت اور سیرت کا نقشہ جس الفاظ میں کھینچا ہے اس کے لئے تو کتبِ ہی کا مطالعہ ضروری ہے البتہ اسی خیریت کی خوش بینی کرنے سے ہونے والا نہیں کے لئے چند اقتباسات ماحر ہیں۔

باطنی کیفیت اور نمایاں صفات محبت و شوق

..... حضرت اگے صبرِ جہنم سے محبت و عشق کی جگہ بھی تھی اور یہ کہ
فطری ذوق اور جانِ ناز۔ میں نے پہلے ہی فرمایا کہ میں کسی حد تک یہ غصہ نہیں کر سکتا کہ غائب
فرد آج نہ آئے۔ اس سے غصہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کا یہ صوبہ انجیل سلاطین مثالی محبت
خواہ تمام انجیلوں سے خوش و کسانوں نہ داران کے حالات سے خاص محبت اور تینہنی تھی
اور کسی حد تک کے حالات سے بھی نہیں ہوتی تھی۔

اسی محبت و شوق اور دائمی نسبت و عشق کا ثبوت یہ کہ میں سے بڑی تہذیب و تعجب اور
زیادتی کی شدید سے شدید لذت کے ساتھ یہ بھی حرفِ شہادت رہی کہ یہ دل میں بھی نہیں آئے
پاناہ میں اس محبت و شوق کے غیر ناممکن سے ایک کے حالات کے نگار کا ہے۔ اور اس میں
میں اس مسئلہ کی تشریح اور اس کے حرم پر غلبہ رہا تھا۔

قرآن مجید سے محبت اور محبت کا نہ ہا

”محبت کو اپنے شیخ کی طرح قرآن مجید سے عشق اور ایک پر مسرور و مسرور سرور شوق
و ذوق تھا۔ خود دیکھئے۔ محبت اور عشق کے نئے مسرور قرآن مجید ہی سے عشق و شوق رہتا۔“

محبت رسول

”میں نے فرمایا کہ میں عشق و محبت کو اندازہ جو کتاب رسول اور عشق و محبت کی بات کر رہی ہے وہی
کو حاصل ہے صبرِ جہنم کو صبرِ جہنم سے رکھے اور کچھ دن صبرِ جہنم میں رہے نہیں جو ملے۔ اور سے
دیکھئے کہ تو ان کو زبرد شک اور مسرور مند ہے اور محبت سے مسرور سمجھتے ہیں۔ تو ان کو
میں دیکھتا ہے کہ وہ بھی نہ کی پوری نے پوری انبیاء کے ساتھ جہاں کو ہے۔“

صبا یہ جانے کے کو کچھ دیر سے سلام کے بعد

کہ میرے نام کی رٹ۔ برفہام کہ نام۔ کہ بعد

کی محبت اور جوار کی حبیبیں بھی تیرا پہلو ہوتا ہے اپنی مٹی کا۔

انہی تیرے محبت سے سکھ گئی ہیں خبروں پر گھٹنے بٹھے۔ اس عالم سے غریب کپڑا
مٹھاتے ہیں سب سے بڑے لوگوں کے ہوش و سر پر ہر شے تیرے گردی ہو گئی۔ کاش چاہے
کافی۔ سکھ رہی جلی رانی راجوئی۔ صفا سے جیسا کہ ایک صفت کسی مال میں ہے تو ان آگیا
فرمایا۔ اخلاص اور پیر۔ درمید و درمید اور دہا میں پہل گئیں عموں اور بڑے ارہنے سے حبیب
سے صدقہ میں تو ہے مجھے شرم کی پانی اور "مالی" جو تیرے حصر سے اس حد تعلیمات سے جسے
دو گئے ہیں۔

صحابہ کرامؓ سے تعلیم و محبت

تو ہے میں اس کا تیرا گھر تھی۔ در سچا ہے کہ حضرت پیرانہ سے شعور سے مدد پر ارم کی
حبیب و عظمت کا شہر تھا اور حضرت لاری کے لاریات اور تیرا کہ ہے بڑی دنیا میں اور شہر
خدا۔ اکثر اعلیٰ کا تیرا گھر اور معارف اور دین کے لیے تھے۔ اس کی فلاح و ترقی کی کیا مالا سے
سہری نہیں مونی تھی۔ فتوح و فتوح و ترقی سے جس نعمت تھی۔ تیرے ارشد ہی تھے اور ملاحہ صہبی
مانندہ مدد جو تیرے ساتھ بڑی۔ انہی اور اہلک سے تیرے گھر اور اس داستان کو اور ادا مستورہ و عموں
وہ پندہ کرتے تھے۔

میرے ہی توں کھنڈ تیرے جہانے را

میں انکوئی حضور ہی طول و ادا تاتے را

پنے شیخ و اکا بر سے نصیحت

حضرت و علما سے اور کریم اعلیٰ انہی میں سے کوئی حمت پاتا ہے ہادی عمر میں کا
اس کی دنیا سے اور اس کے دل کا تیرے۔ پھر میں شخص کو کئی شیخ کا اور مقرب اور کار کی
تیرے میں طواری محبت اور خصوصیت اس ماسلہ پر مودہ اس سے شب و روز ہمہ وقت و خلوت میں
سند و تیرا کئی زمانہ کی ہر گز تیرا جو تیرے حمت و تیرا ہر شخص کو کے ہوں۔ اس کا وہی کس سر
اس کی محبت و عقیدت سے تیرا اور سبکی زبان اس طرح کی کے محبت و انصافی یہی کہ تیرے

مفسرین :-

صلوات : اے شیخ و ربی حضرت مولانا احمد رضا صاحب قدس سرہ کی رحمت و نصرت سے نصیر بنے۔ اور یہ آپ کا ایک اور حوالہ اور دلیلی بھی کہ ہے جس وقت آپ کو فائدہ دے گئے تھے اس زمانہ میں ذرا بعد و تاریکی میں مسکراہٹوں سے ہے

ایسا چار خداوندی کن و نام آتا

کہ صبر شکر کے ہوتے ہی اس کا ست

حضرت : کہ خواص و غلیظ حضرت اکی نے نصی و فائزیت حضرت کے جہاد و

صبر پر آپ نے یہ دعویٰ کیا : خدا ایک مرتبہ فرما

میں اپنے مسرت کی تربیت میں لئے صبر کرنا کہ اس میں بھی امن کی عوید ہے اور نہ ہمارے مسرت شوق کے دم تھے۔ اور ناپہنچوں نہیں گناہتہ انا جاننا میں کہ میں جودہ والی حضرت کی خدمت میں رہا، میں حوصلہ بہا میں کہیں ایک فکر میں مسرت کی اس مبارک سے نہیں بنا جس میں میں نے ایک ہی جوش کی تھی۔ یہ سب وہ ایک ایسی چیز ہے جو سب سے آخر میں آیا، اللہ سے خدمت سے تعلق ہے۔ جب رکعت سے تعلق ہے تو ہم ایک صبر سے غلبہ کر سے پہنچا بیٹھتا ہے۔ یہ بات میں ہے۔ نہ یہ ہم حضرت میں غلبہ و بھی غلبہ ہے، بلکہ جب ہمارا کاروں سے تعلق ہوتا ہے۔

حضرت کو یہ شیخ و شیخ سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے نہ اس درجہ تھی کہ

دے گئے تھے کہ ہمیں خود سے پورا گناہ بھی ہمارے

بے تھی و فائزیت

حضرت نے اپنے ہر شے و فی ثبات سے ہوا تھا : میرے ریم صاحب رحمہ اللہ میرے کہ فرما سب غنی کے مطلق ارادوں مثلاً وہ تاجر جو کچھ بیچا دیا، ہمسرے کے یہاں سے دوسرے کا حصہ میں بیٹا حضرت کی ذات سے متعلق ہے کہ کسی ایک لڑکی ایسا نہیں بنا جس میں وہی نہ رہے کی، ابھی اتنی نہ۔ یہ شکستہ کی باتیں یا مستحکم جہات یا ملوک و مدانت کی

تخصیص یہاں رہنے کا ضرورت لے یہاں رہنا ہی تھا۔ مگر میں اس سے بوجھ کر نفرت کرتی رہتی رہتی چھوڑ دیتی۔ جس وقت بیچ کوڑھٹ ہو گئی وہ میرا سب سے زیادہ محبوب بن گیا۔ سب سے خوش کی طرف میں توجہ دیتی رہتی رہتی کہ میرا کیا حال ہے۔ اسے خبر نہ تھی کہ وہ میرا سب سے زیادہ محبوب بن گیا تھا۔ اس کی بات دہرائی۔ یہی بات اسے کہہ کر رہنے میں اسے توبہ کی طرف توجہ دینا چاہیے کہ وہ

ایک مرتبہ اندام و مہاجرت لے دو مہاجرت میں ایک کشتی نکلا۔ لائنیں بارگاہی کے میں نکل کر رہی رہی۔ اس کے لئے کونوں کے لہجہ کے اسباب اس کے لئے تفریق کے لئے اور قرآن کی حد و غیرہ و وجہی کے لئے قرآن کو لئے تھے۔ اس کے لئے ایک اور سب سے وقت نکلوں کہ وہاں کے ماسی ماسی اس شخص کو لایا اور لایا۔ اس نے دیکھا کہ میں ایک عرب کا بیٹا ہوں۔ اس سے کچھ میں اس غارت تھی کہ میں اس کا طالب علم بن گیا۔ اس نے میری والدہ کو لکھ کر کہ میں وہاں کی کا خدمت میں رہتا ہوں۔ میں بھی ہوں۔ وہ تو میرا یاد رکھ رہی ہیں۔ میرا جو کچھ رہتا تھا وہ میرا لایا تھا۔ تم مجھے کھینچے ہو کہ وہاں کی رہ کر میرے ہمارا ہانا سے وہاں کو میرا کھینچیں اس کی برکت سے کہ کچھ روز بعد گانا لیا۔ تم خود اس سے رہ کر وہاں کا نام لیا۔ اس نے نہیں بھینچا کہ خود مطلوب بن گیا۔ اب تم پر کچھ ناشی ملائی وہ تم سے رہ کر رہتی کہ تم سے تم سے اس شخص جس سے آگئے۔

..... یہ وہ اصل حضرت کا حال تھا جس میں میں نے تصنیف یا تصنیف میں کار عمل میں تھا۔ وہ میرا وہاں کی طور پر اپنی کمر سے میری کھینچے تھے وہاں لکھنے کے ایک ہاتھ میں ہزار کہانوں و مہاجرت سے رہ کر رہے۔

مہاجرت و مہاجرت

وہی سے صنعت، موٹریں، امریکی و دوسرا ہستی۔ اس کے میں دور میں سب کی ذات اور طرف دنیا رہ کر رہ کر اور کھینچیں، صنعت میں کو ایسے رہ کر رہ کر سے مسلمانوں کے عہد عربی اور دوسری و جدا کھینچنے کے دور نہ تو کی ایک علی سی جملک نظر آتی تھی۔ آپ کہیں ہوں گا کہ میں یا شریکین سندھو

نیازی اس کو مسلمانوں سے پیدا اور بے فکر میں بنائی، بلکہ اور زیادہ اسلام اور مسلمانوں کے درمیان
میں مسرت و بے فکر بنائی ہے اور اس گروہ کا ہر فرد زبان حال سے کہتا ہے کہ

مرا د دوست بعد دل چون کہ ہم زبان سود

مگر ہم دور کھنجر ترسم کہ سبب استخساں سود

یہی دو قسمی زبان پر اگر کو دفعوں میں تبدیل ہو جائے، یہی مسئلہ عرب کی کوتاہیوں اور
ناکامیوں پر درد و غم کے نگار اور علامت و نشانیہ پیدا کرتا، کسی تہذیبی میں اگر وہی میں تبدیل و
تخلیل ہو جائے، لیکن وہ ہم کے ساتھ تھا اور اس سے کسی وقت برابر نہ تھا۔

خاصوش و رسمی مذہبات

تحریکوں کی سرپرستی و رہنمائی اور کارکنوں کی تربیت، عذرائی

مغربی مروجہ مذہب اور صاحب رحمہ اللہ علیہ کے مذہب پر اپنے شیخ کی نیابت وراثت اور
اپنے شیخ پر سند ہی کی تفسیر و تبلیغ میں اپنے لئے ایک گوشہ عزت کا انتخاب کیا تھا اور موجودہ
صرف سونے و تانبے سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن انھوں نے اس گوشہ گھاسی میں دشت گر چہ
اسلاف کو ہم کی عزت و سند دینی تحریکوں اور مذہبوں اور اخلاقیات اسلام کے مختلف ائمہ کا
کی سرپرستی اور رہنمائی دینی نہیں تھی تاہم وہ مذہب کا بڑا حصہ سب کے ساتھ ملتا تھا، انھوں
کی بے توجہی سے اس وقت تک بددعا میں سے اور مست مضبوط اور تلاش و تحقیق سے اس کی کچھ
کڑیاں و ستارے سونستی میں ستر تحریک تھیں۔

تحریک خلافت کی ترویج اور اس کا تعاید

تہذیب اس تحریک کے حقیقی مقاصد اور نکتہ نہرونی عبارت سے بخوبی آگاہ تھے اور انھوں
کی یہ کئی اور غائب کار بھی سمجھتے تھے۔ جن میں سب سے پہلی اس سے غرض و محنت کا
تعلق تھا۔ آپ کے غرض اصل اور اہم پہل ہونے پر جو احمد و جلیس تہذیب کی تہذیب و ملت کے
مردم کی کوتاہی و غرضی کا رقیب و حریف سمجھتے تھے اور اس سے تہذیب کو ایسی ہی تھانے اور
غیرت ملی تھی جسے ایک مہربان و عاشق اور بہادری و عزم کو تھی یہاں تک تھی۔

بعض منظر، محنت، کام، غم، تنہائی، شہ، جنگ، اور طوفانی آواز بہت گہرا کر کے ہمارے دماغ پر چھڑکتے ہیں۔
 جس سے اپنے دل میں اور دماغ میں ہر وقت کہیں نہیں دیکھا، کوئی کھلیت کوئی شمس
 یوں آتے، صحت، انداز، لے لے۔ صدمہ، تاہم، گہرا کر صحت، اس وقت، تھکلی طور پر
 کے لئے سوئے ہیں۔

ایک دوسرے موقع پر دیا۔ نسبت ایک دیکھی ہوئی صورت پر
 سے ہر ایک سے نسبت میں ڈر و دشمن کے مدد پر ہوتی ہے۔ اس سے یاد میں دوسرے ایہا سے
 دیا کر صحت میں آکر یہ کیفیت بھی بہت کے نقل مانی۔ اور اس کی دوسری رو بہا سے ہیما نہ
 پلے تھا۔

بہت سی دوسرے خط کے خوب میں فراموش ہیں۔ جناب والا سے کوئی تجربہ و ریاست
 اس کے سامنے ہیں یہ عرض کے کہ جب ایک اپنے آپ کو اپنے اور سب سے کھ اور مقیم اور اپنی
 تمام مری تو یہ مکتوب میں کے نسبت ہی تک محاذ قحطیت سے کا ورازا، انداز، ترقی موقی
 دے کی ہو، جب زمانہ یہ سمجھتے تھے جانے کہ اس اب میں سے خود سوجہ تو سمجھتے کہ کوئی کیا
 ان کی سے کہ یاد، نگہ میں جس آواز
 ایک اور مکتوب میں اور دیا فراموش ہیں۔

اب سے وہ دیکھنے کو جب تک اس کی اپنے کو نقل مانی اور دیکھا، صحت، اس سے نسبت
 تک ہی اس کی توفیق صحت و ہر دماغ، بہت سے ورنہ یہ، ترقی کرنے سے کہ ہاں سے۔
 دویم ذکر و موقی مسلسل

صحت کے نزدیک صحت کی کوئی نہ نہیں تھی، یہ سلسلہ ہیں، تاہم، کہ نہ ہے۔ و
 ذکر و صحت کی تکرار کے لئے۔

صحت، جس کاموں کی صحت و حکومت کا دیا
 اس سے ورنہ کہ نہ صحت کی مادہ نمائندگی و امرانی کی ورنہ سے صحت و صحت کے
 بہت علم، اس کے لئے میں غلطی اور ہمدانی ورنہ سے صحت و صحت، یہ ہی جو صحت و

دعائیں آپ کو معاملہ ہوئیں۔ اسی طرح تمام حاضرین شیخ سٹو اپنے پچاس لاکھ الپاس و بلوئی، سوہنا مہر، تھارو، سانسب، رانچہ کی رحمہ اللہ اور سوان، حسین احمد، بدائی و غیرہ جن سے موت کرتے رہے اور ان کو ترجیح دینے ہے۔

۴۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو تشو، و فیکر اور کوفی کے غلاموں سے غلاما فرمایا اور اپنے اوپر اعتماد، توکل اور بلند ہمتی عطا فرمائی۔ لہذا آپ انھیں ٹو اسب کی نسبت سے بڑھاسلے رہے نہ کوئی دیکھتا، جیتے اور نہ تشوہ کا مطالبہ کرتے۔

۵۔ اپنے سلوک کی تبارع اور ان کی مہارت میں شدت عطا فرمائی۔ ان کے طریقے کے ساتھ تفتیک بنا اور یہ حالت سے نشتر بنا۔

۵۔ عبادت اور مستان کی راتوں میں شب بیداری اور روزانہ ایک قرآن کی تلاوت، لوگوں کی عکسائی، مہمان نوازی اور معاش پر انکی دیکرنا اور ان کا وجود امان، اور لڑائی و حقوق کی توفیق بدرگاہ الہی سے حضرت شیخ الحدیث ملی۔

دینی حمیت اور مسلک صحیح کی حفاظت کا اہتمام

اللہ تعالیٰ نے کچھ تو فطری طور پر ہر کچھ عطا فرمائی۔ ثبات سے حضرت شیخ کی طبیعت میں دینی کی حمیت اور اپنے اسلاف اور علمائے حق کے احوال پر دینی اور ولی اللہی مسئلہ سے مستقل و مستقل طور پر وابستہ رہے۔ جو میں اس مسئلہ سے وابستگی دہاں کے بارے میں غیرت و حکومت میں ضروری سے درایت فرمائی تھی، جب بھی مسئلہ میں دہاں کے جہاد، بدو، اور مسئلہ نول کی جد کاز ملی و اسلامی شخصیت کے لئے کوئی خطرہ پیش آیا، نوال کی طبیعت بے چین ہو، ان کا دل درد مند ہوا اور انھوں نے اس قدم سے کاسلہ کر سنے کے لئے خود سنی، اور اہل اثر کو متوجہ کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

۷۔ حضرت شیخ الحدیث اس مسئلہ کو حید و انجیر سنت، و رد بہ مات کے شدت سے مای و مہافد تھے، جو ان کو در تنا و تعلیمات و تربیتا، پس اس وقت دہاں و دہاں شیخ سے لاکھ، صد و ستائ کی آزادی و تفسیر خلف کے بعد کچھ سیاسی و انتظامی مسئلے کی بنا، پر بعض ایسے مسائل کی طرف سے جو بدوستان

سے ناٹ گئے بیٹوں نظر سدا علی۔ یہ ایک بندہ جمع ہوئے، اور ایک میں رہنے کے قصور سے
مرسلہ: مقدم کچھ تھے، مصنفہ بعض ایسے شروعات کی نہ صرف بابت دینی گئی، بلکہ اس میں
دور خود غم یک ہی ہوئے، اس طبع میں بعض مضامین سے برکان دیکھنے والے غرضوں کو دیکھ
ہم اسے کو غم سہمی میں میں ملنے بڑی بعد تو میں غم یک ہو گئے تھے، اور آپس میں سر سے
شعبہ، مشیر کے حدود بند ہو گئے تھے، یا بہت پرچہ پڑھتے تھے، شیخ کو سب اس طرح کی
طومات طبعی نواں کے دیں کہ میری موت گئی، اپنے ایک کتب میں تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ لعل جن، و نظرات دار، اور اپنے احوال بد کے شائبہ و بدیہی جماعت موسیٰ۔ یہ
نہ لڑنے کی سبب سامعی رہی، اب وہ عہدوں کو فروغ دیتے، وہ لڑنے کے لئے جس شخص
تھے، حضرت دواہ نظام تعمیر کے۔ اس کے زمانہ میں اپنی بھی جھوٹا کرتے تھے، ان کا
ماضی پر سوچتا ہے کہ اس موقع پر نمایاں تھے، تاکہ کہ کس نے اسے اسے اسے اسے
موسیٰ کے زمانہ سے ہمارے مل جاتی تھیں، لافان ہو جائے۔

۱۰۔ اسی طرح ایک مرتبہ شیخ نے ایک نئی احزاب و بدیہی دار ہر گز کے متعلق جاندار
۱۲۔ راجع الاول کے ایک ایسی بار میں شرکت، اسے دانت ہیں، شیخ کے میں یہی تاخیر کر
تھے۔

دواہی حمد و روز جو تھے، پہلے میں ۲۔ راجع الاول کے مہدوی عہد میں۔۔۔ کی شرکت کا وعدہ
پڑھا، اس سے سوچ میں ہوا کہ میں جیسے کارہے جیتے اسے نہج تھے وہ ہی ان کوئی کہ خدا
جسٹ نوٹوں، اس کے پروپیگنڈہ کے لئے وقف ہو گیا، ۱۱۔ راجع الاول ۱۳۰۷ھ ۱۳۰۸ھ

وفات

حضرت شیخ اچھے رشتہ کی وفات ۲۵ مئی ۱۹۸۷ء ۱۳۰۷ھ ۱۳۰۸ھ کو مدینہ منورہ میں
ہوئی اور دفن شہر میں حضرت سید سید علی کی غیر شریف کے قبرستان میں ہوئے۔



[illegible]

عزیزم از ارادت علی که همه ساله از سریت و محبت ما
 دیگر بجز به دست این که خداوند خود را به خود
 در حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن
 اینست که در روز دگر خود را بنویسد و از آن
 تا به حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن
 به حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن
 به حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن
 به حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن
 به حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن
 به حدیث خود از خودی خود بنویسد و از آن

पोस्ट कार्ड

कलकत्ता



कलकत्ता

कलकत्ता

(कलकत्ता)

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۶۰ھ - ۱۹۴۱ء

عن زعم سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام سفلون سیت نامہ چنی مرزا، وہ فیست سے مسرت و ایشیا سوا چکے، بالکل
عین کرتے۔ کوئی قطع نہ آیا جو جس کا جواب نہ لکھا، وہ اپنے مسئلہ نہیں لکھا، بلکہ بروی سید زعمی
صاحب کے خط میں مشترک ہوا، جس کو تم نے لایا، مجھ نے اس میں ایک فصل مطلقہ دون
مسترت کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔ وہ سرانگہ و بھی مسترت نہ تھا۔

ابن تمیم، مگر سرانگہ نہ لے، نہیں ہے کہ بعد ایشیا و امقرین و وہ نہ سید زعمی کو لب
اور بروی سید زعمی گھر پر نصیب ایشیا و لغت غیر مترقبہ اگر نیت جائے، بروی عبد الرحمن کے
خود سے خود ان کے آئینہ کا ہی کچھ تہذیب کا حال معلوم ہو، نساہی و طبیعت بالکل صاف ہے
اور کہاں ہے تو نصیب غیر مترقبہ کے الفاظ لکھ دیئے۔ سے پیار سے کوئی چیز نہ لکھیں ہوتی
ایضاً: بعد و لغت نہ لکھا۔ گھر میں بھر دے چکے ہو گرا، باب مسامتہ کریں، گھر کے لوگ
بغوشی ہاتھوں کو نسیب سے ایازت دے دیں، تو رمضان المبارک فرور، مذکورہ گزرا اور۔ اسی سے کہ
سال شروع ہوا سوجائے کے بعد چھ روز نصیب، سب سے ہو گیا اور وہ وقت دہرور نامری کے لیے
بسنزد ہو گا اور وقت مقابلہ صرف و ثابتہ نفس و طبیعت و اکرام ہے۔ اس کو پیشہ انظر
کے مقابلہ میں مزاج فرور دینا چاہیے پھر ویسے ہی، بھان کا میلہ ایک بروی غیر درگاہ کا نام نہ لکھے
و حین کے خلاف دوسرے ماہ کے فرقہ کے برابر اور، زعمی کو تعویذ می تو جہ دوسرے ماہ کی نہ، و قریب سے
نکاسب

یہ میرے سکا نہیں یاد رہیں گے، تاہم کسی کی لادہ مست پر نہ آیا تو پہنچا دل نہ لگا۔ دعائے ہفت روزہ
و سفلون کے یہ کہ بکری ہے۔ جیس بھی ہوں، بہر حال دعائے ہفت روزہ نہیں۔

میرے یہاں آج بھی حضور اسد وصال تھا۔ اسی لیے کہ جسے رنگی تحریر میں جو کچھ بولی تو درست کر
دینا۔ فائدہ

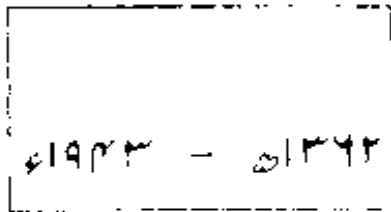
بخدمت مولوی عبد الرحمن صاحب مضمون واحد

ذکر باطنی

مکتبہ دارالعلوم

۵: شعبان ۱۴۱۶ھ

بخدمت مولانا عبد الوہید صاحب۔ ڈیڑھ لکھ تھیں شاہ پور۔



عزیز شکر تھی۔

بعد از مصلحت رہ گئی کہ جس سے مجھ کو کمال ملے۔ مگر تھیں جدید و قدیم۔
کن۔ خدمت مولوی عبد الرحمن صاحب کمال تہذیب معلوم ہو گئی تھی کہ کھڑکے جہاد کی آواز
سے مصرت، برپا۔ اس سے جس حد مصرت ہوئی کہ مشاغل سے باوجود مشکوٰۃ شریف کا سہولت اور
سہولت پر سے ہو، جس پر علی نقی شاذلی ترقیات دہلی سے لوائیں۔ تمہارے لیے انکار پیر
پہن فرمایا ہے۔ اس میں بالکل بین کہ تم میرے یہ بیان سے فرہم کرو۔ خدمت کا دورہ پنجاب ہو گیا
ہے۔ مناسبہ کہ فوج باندھ کر کے یہ بات میں گشت ہے۔ دیر غزوات مدینہ کا تجربہ ہے۔ اقلہ
کافیک بھی علی کمال ہے۔ اس پر ملا لگائی گئی سمجھ میں نہیں آئی۔ کھل کر نہ کہتے ہیں۔ مگر میرے
یہ کہنے کا وسیع ہوئی۔ اگر کوئی خوش قسمت کو کوئی بات پسند آتی ہے، اسی بقول پوچھنے کے میں
تو یقیناً اس کے کثرت میں یہی مطالبہ ہے۔ ان ادویات کا بنیاد دوسرے کہ مصلحتیں نہ کہیں
اپنے متعلق میں نہایت سے۔ یہی مطلب ہے۔ ان عاریت کا بنیاد دوسرے کہ ہمیں لوگوں کے حقوق
حقوق جہاد ہوں گے جن کو نہ جلی شاذلی لڑنے سے درست فرما دیں گے، بلکہ یہ بات خود لکھی

ہم ہے کہ کرکڑی شکل اس پر کہ ذات کے یہاں قبول کے قابل ہو سکے، ورنہ ہم جلیسوں کے اعلان قبولیت
پس کم و بجا بے قبول ہونے کے مشورہ پر مار دیتے ہیں اور یہی بڑا کام ہو کہ ان کو ٹھیک طرح سے ادا
کرنے پر گروہ منت نہ ہو۔

اسی طرح دوسرے مفکر کہ آدمی جیسے شرک پر بے بس ہے بھی کہتا ہے کہ حقیقی موثر صرف اس پر کہ
ذات کو سمجھیں، کسی آدمی کو کسی شے کو قائل پذیر ہے۔ نفع ہوا، پیسے ہو، فائدہ ہو، فائدہ دلالت
یہ نقصان ہوا وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں کہ ایمان سے قریب ہو کہ قرار دے دیا جاتا ہے کہ اسے میں ایمان
جیسے تو یہ دانتہ کر کے کہیں بھی نصیب ہو جائے اور کوئی قائل قبول نہ ہو سکے، پس والدہ متحاب
بچا صاحب، سلاوی علیہ الرحمہ، دلدہ اور پیرا ہر وہ کہ نہایت عالیہ ہیں سزاوارتہ مصلحت۔

دقت میں گنجائش نکال کر اسباب مساحت کریں تو رائے پر حاضر کیا جائے ہم دقت ہو تو

عبد و جید سے ہی خصوصی درخواست یہی ہے۔ فقط ڈگریا سمار نیو۔

عزیز ام مولوی عبدالجبار صاحب مدظلہ العالی، ڈاکخانہ محمد دین، موضع سرگودھا،
مقام ڈبروئی، ڈاکخانہ محمد دین، موضع سرگودھا۔



عزیز ام مولوی محمد عیسیٰ صاحب مدظلہ العالی، سلمہ شہر قندل

بعد مسلم سلون، انہما ایک کارڈ پہلے چٹا تھا نہیں نے اسے دلا اس کا جواب کچھ تھا۔
حضرت اقدس، اس وقت تشریف نہیں لاتے تھے، ادھیان تشریف فرمائے تھے، کراہتا دوسرا
کارڈ ملا، جس پر تشریف لانا پسینے کی شکایت کی، قائل ہوا کہ اس سے بڑا بارادور، بد وقت کہ تمہیں
خود کھدوں گا، اگر تم نے اس کا جواب دینا چاہتا پتہ نہیں کھا۔ اور مجھے تعذیب پتہ، مجھ تک یا انہیں برا نہیں
تھا کہ کارڈ لکھ کر پتہ پور بھیج دوں، تاکہ مولوی عبدالرحمن صاحب اس پر پتہ نہ کہہ کر روانہ کریں، مگر
الفاظ سے آج مولوی صاحب خود ہی تشریف لے آئے اور انہوں نے تمہاری آمد کا تشریف دے دیا
اب ذرا بالائی عرش مروج ہوگی۔ خواب میں دیکھتے تھے مولوی حضرت اور تعلق کی علامت ہے، جی تو
شدہ اسی کو فرعون کے لیے موجب ترقی دین بنائیں۔

خلفہ واسمہ
ذکرینا

سیرتِ گرامی قدرِ سلیم اللہ تعالیٰ

بعدِ صلحِ صفین، تمام ائمہ و اس وقت پہنچا۔ مشرورہ بکھر سی سے طبعان ہوا یہ خبریں سن کر کہ تم بعدِ الجہاد جگہ ترک نہ پڑھتے جا سہے ہو، فکر تھا کہ اس جرم میں مستورات کو بار بار دہل پر سوار کرانا آنا مادہ قاتل ہے۔ مگر قہرِ ہمت کے لوگ موم خفا کو تو ہر چیز مشکاف ہے و لدہ طور کو کچھ لاف تو ہے۔ دعا فرما دیں کہ حق تعالیٰ مست و مومست کا مدد اجل عطا فرمادیں۔

حضرتِ اقدس کے مکان پہنچنے کا اطلاع مرقوم کریں، نیز یہ سہ قیام کا ارادہ کیا ہے۔ اپنے رند و اجداد، مناسب درویش و سلبین اور الہی کی خدمت میں صلحِ صفین، مولود عبدالوہید امجدی، ملک شیر آست، نہ بظاہر رہیں کہ آئندہ سے ان کا کورڈ کی روشنی سے آیا تھا اس میں کیا تھا کہ درائینہ میں صبح کو نہ آگاہک سلم، ترمذی، بخاری، ابوداؤد کو سماعت کرتے ہوں لیکن

مخلت نہیں۔ علاج دیر طلب ہے۔ غرور و غیور	تقدیر و السلام
مزمور کی قدر مرقوم ہے طبع صاحب	ذکر سعادات پر
مظاہر و بڑی باکبار و جواد و دانا، ضعیف مرقوم دانا	۲ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ



فقد و گم ہوا کی حضرتِ اقدس دام نہ غفلت بکاتم

برسِ سلام صفین و ہستی گزشتہ معرفت مولوی عبدالرحمن صاحب چٹوڑی کو موجب منت ہوا مولوی صاحب کا کچھ دن سے بر وقت حضرت کی خیریت و احوال و اخبار کے اشتیاق پیدا تھا تھا۔ غرض کہ یہ تحقیقات ہم کو کچھ مدت سے حب پرچہ کے کوہِ نوح صاحب کو بھی ناکارہ سیدھے ہو چکے ہیں۔ سواروں کے نہ ہونے کے کوجہ سے لے کر نوبت نہیں آتی۔ اس لیے مصلحتاً جاہلوت کے منت کا اشتیاق و درجہ ہیں۔ روایہ و لائبر سے خیریت مزاج و احوال معلوم ہو کر جسے نہ سوت سوتا۔ مگر وہاں اشتیاق کو حضرت کے سفرِ مکان پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کچھ بھائی و مولود صاحب کو نام نہیں دیکر بیباقتاً اس سے عشق و محبت سفری مقام، مگر اندرونی کے گھر کا سفر اقدس کے گھر کے سفر سے کچھ کم نہیں۔ آئینہ کا جوڑی بھاتے رہے۔ دیکھیں و غرض ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یہ اپنا چرہ و دروہ میں کہ دو کہ ہر امت مست و قمر ہے۔ اشتیاق مقرر ہے۔ اب جو بھی غالب آجائے۔

گھر کے لوگ سب سنہ گئے ہیں سب بھائیوں کے سلسلہ بخار و آنکھیں گئے فی خبری و نگار

سستی ہمارے ہی ہیں۔ یہی جان کو چنے سے ب بھی رہا تھا کہ مجھے ان کی بار بار فریادیں کرنا ہا بیٹے قی۔ آج میرا
 ہے کہ تو میری وہ ان کو نہیں سب میں عید کو سال آنا چاہیے۔ اسی لیے بہت مہینہ بیمار کے بعد
 کل دیکھا کہ اور ذکر لیا تھا۔ لیکن چاروں گنگ ہی جاتے گئے۔ اسی لیے کہ مانتے ہیں میری کا بھی قصہ ہے
 مولانا مرحوم کا امی کے بھی مراد بہت عرصہ سے مرو ہے ہیں اور میری عزت بہت کہ سفر کے نام
 سے و حتمت ہے۔

بہا ان آج تک، ذی الحجہ، مگر صبح ایک دم، رانی، لچکی گئی۔ شروع سے چکروں کی
 اطلاعات کی مشورہ کہ دوست کی پہنچ رہی تھیں اس کے علاوہ شکر منصوص کی دیکھ کر بھی اطلاعات
 قیوم، سکر کی صحت اور سستی صاحب بیرون ہی کرتے رہے۔ لیکن انشاء، شریہ صبح کو
 طاری توڑا نہ ہی آتی ہے۔ آخر کا شام میں مشورہ ہوا کہ امی کو لڑ کر لے کی بھی گئی۔ رشتہ میں ری۔
 اس لیے آج میں بالآخر یہ قرار لگایا کہ یکشنبہ کو رویت قبول کیا جاتی ہے اور عید چار شنبہ کو برگ۔
 مناسبہ کہ وہ پورے میں طاری نظر افزین نے بھلا کی شنبہ کو دیکھ لے، گھر یہ حال یہ روایت شرعہ حجت سے
 نہیں پتلی، وہی صاحب کے اور کو ان کے پاس نہ تھا میں کو کھلا دیتے۔ مولوی اکرام الحسین خاں کو لاہور
 وکھ دیا تھا۔ وہ بھی سنیوں کے بدستور سے دعا کرتے ہیں۔ تو شام کو میرے کرنے کے اندر سے ملانی
 جاری ہے۔

بعض مولوی جلیل سلا بعد سلام سنی پر چڑھتا، غیریت سے سریت برقی۔ بسا اوقات دوست
 سوں کو اشارہ بھی حکم عقائد کی عبارت پر اے ہوئی پچھن کی یاد ہے۔ میرا حال بھی میرا خود چھا
 رہا ہے کو آؤں۔ اچھا، پور سے وہاں تک پہنچنے کی غرض سے تریں نکلو۔ دہ۔ یہاں سے ماہور تک کے مقام
 تو سب معلوم ہیں کہ مشورہ ہیں۔ آگے بنگوں کے نام بھی یاد میں۔ نعم، ہاں کہ اور بھائی، کہ مجھ کے دیوان
 یہ قرار پایا تھا کہ مولوی عبدالرحمن، انہی میں آئیں گے تو ان سے مشعل گفتگو ہوگی۔ آج معلوم ہو کر وہ چلے بھی گئے۔
 جہاں کو مولوی عبدالرحمن کے یہاں قیام غالب علی کے نہ نکلیا، وہاں سے دو سب کو شاپرہ سے کو لا رہا
 سنی ہے۔ ہم لوگ اس کا انکار کر رہے ہیں کہ اب تک یہاں میں نہیں پڑا۔ اپنے والد صاحب مولوی وحید
 سے مدد سنوں۔

فقط

ذکر

بمحضت اقدس مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۰ مئی ۱۴۳۵ھ

مقام ڈیرہ ڈی ڈی، جہاد پال ضلع سرگودھا

خود ملی مطالب حضرت: قدس اوام اللہ تعالیٰ پر کرا کر!

بعد پیر سلام۔ نیاز آکر کراچی تمامہ کارڈ موجب عزت ہوا۔ پیر حضرت کے رد کرنے کے باوجود بہت ہی طبیعت عاجزی کو چاہتی تھی مگر اپنی کابلیت سے نہت، بالکل نہیں پڑتی۔ وہ بے خبر ہی لگا تا ویسی ہی بننے میں آتی ہیں کہ اس صاحب کار ستر پل صراط کا نمونہ ہے۔ روئے بعد تمہید صاحب بھی پہنچ گئے ہیں مگر راستہ میں جگہ نہ ملنے کی داستان سن گئے۔ سروی کر پوچش صاحب کا ہودی کا اشکال اپنا اشکال نہیں ہے وہ ابن قیم کی مبالغہات کا جیسے مطالعہ کرتے ہیں اور ابن قیم شہدہ ہیں، ان کا منقل ایک رسالہ اس بارے میں ہے جس میں انہوں نے اپنی عادت کے موافق شدہ حد ستاس پر رد کیا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کی مجلس میں کیا مضمون تھا اور حضرت نے کیا فرمایا، مروی اسعد اللہ صاحب کراچی طرح تو محفوظ نہیں ہے لیکن جو سید وہ خود فکریں گئے جو طریقہ کے ساتھ ارسال ہو گا مگر یہ کہتے ہیں کہ حضرت رحمہ اللہ کے یہاں بارہ فیصل کا محمول چیشہ رہا اور حدیث لوگوں کو بتاتے رہے۔ نیز یہ مسئلہ آج کا نہیں ہے۔ یہ اقدیم سے زیر بحث رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے شفا و اعیان میں بھی یہ لکھا ہے کہ قداسے نقش بند یہ کہے ہاں یہ چیز نہیں تھی، کافہ نام ممکن عند المتقدمین وانما استفادہ خواجہ محمد باقی او من یقرب منہ فی الزمان۔ اس کے بعد مولانا کے مترجم نے نقل کیا ہے کہ اشبات مجر و شریعت میں کہیں ثابت نہیں ہے، اس واسطے کہ ذات بحث کا تصور عدم کو ممکن نہیں بلکہ شرح میں اسم ذات بعض صناعات یا بعض مادی کے ساتھ یا بعض اوجہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آگے کہتے ہیں کہ سمعت سیدی العوالد المنفی والاشبات اذین للسلوک والاشبات المجر و اذین للعباد۔ اہ خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفا تراویح میں اس پر مفسرین ہمیشہ کی ہے اور بن لوگوں کا تو اہل نقل کر کے جو اس کو یہ امت ناجائزہ دہیرو کہتے ہیں اس کا جواب دیا ہے، اور حضرت تھانوی نے یوارہ جو آپ کے پاس بھی موجود ہے حضرت

کے وصال کے بعد حضرت کی وصیت سے بندہ نے بھجوائی تھی اس میں مذمت
 کا ایک اس بحث کو غصیل ذکر کیا ہے۔ اس تحریر سے مولانا کی رائے انکار کی
 نہیں ملتی ہے بلکہ اس کی توجہات فرمائی ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ دلیل شریعت
 کی اگر نقل جڑنی نہیں ہے اور حدیث وہ تھوڑی شائع ہوتی ہے مثالی فی اقرض
 اقلہ اقلہ کو نقل جڑنی نہ آنا چاہئے تو نقل کلی یا استنباط کے دعویٰ کی ضرورت کیا
 ہے کی نقل عن کثیر من اہل کاہر اور اس دعویٰ میں اختلاف ضرر نہیں ہے کثرت
 سائر الاقتہاریات اور استنباط بھی غیرتہ بامتنص کی ایک ذریعہ اور گواہ صورت
 میں اس طریق ذکر کو طریق منقول صحیح و صحیح سے منقول کہا جائے گا لیکن علامہ
 نفع خاص کے سبب کردہ دفع و ساوس اور جمع خواطر ہے جو کہ شاید بعض
 کے لیے اس کو بے اثر ترجیح دی جا سکتی ہے بلکہ اس سے حضرت تھانوی کا نہ
 صرف قبول کرنا بلکہ بعض وجوہ سے منسوخ پر ترجیح دینا صاف ظاہر ہے۔ رضی
 کا یہ کہنا کہ ثواب غلط ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کہاں لکھا ہے اگر جگہ معلوم ہو تو اس
 جگہ کو دیکھا جا سکتا ہے لیکن بخوبی قواعد سے غلط کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ مبتد
 محذوف الخبر ساری دنیا میں شائع اور مستعمل ہے اور وہ فیہ کے یہاں خود اس کی
 طرف اشارہ ہوا ہے۔ چنانچہ ذکر کے دوران میں اللہ عزوجل نے ناظرین کو
 وغیرہ الفاظ سے وہ اس طرف اشارہ کر دیتے ہیں کہ یہ لفظ مستند ہے جس کی غیر
 تعداد ہے۔ حضرت تھانوی کی کتاب بواور میں مذکور یہی اس کی تحقیق ہے۔
 اس کے چنانچہ یہ ہیں قول محقق اس بات میں بعد از تکلف یہ ہے کہ جس طرح
 قرآن شریف کے پڑھنے میں کبھی تو تلاوت مقصود ہوتی ہے اور اس وقت اس
 طریق کا منقول ہونا شرط ہے اور کہیں محض ذہن اور حافظہ میں اس کا مستعمل
 اور راسخ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس میں اتنا ہی منقول کا لازم نہیں ہے۔ مثلاً
 ایک شخص ایک ایک فقرہ کا شمار کر کے یاد کرتا ہے۔ ایک شخص ایک ایک بند ایک شخص ایک
 ایک آیت کا یہ سب جائز ہے۔ اس کاوش کی ضرورت نہیں ہے کہ اس میں سلف کا کیا طریق

تھا۔ اسی طرح ذکر میں کسی کو مفروضہ ذکر نہ ملے۔

اس میں اس حیثیت کا منقول ہونا شرط ہے اور کسی ذہن میں کسی خاص مطلوب کا استحضار اور رسوخ ہونا ہے۔ اس میں حیثیت کا منقول ہونا شرط نہیں ہے۔ پس اللہ اور اسم جلالہ کے تکرار متواتر سے مقصود بالذات ذکر نہیں ہے، بلکہ ایک خاص مطلوب کا استحضار مقصود ہے اور یہ خاص مطلوب فنا کے علمی غیر اللہ اور توہد الی اللہ میں تدرب یا ترقی کرنا ہے۔ یہ مضمون اخیر تک کتبے کے بعد لکھا ہے۔
تجلیہ تہائی اس تقریر سے سب اشکالات رفع ہو گئے ہیں اور اس کے بدعت ہونے کا حکم قلمت تدبیر سے ناسخ ہونا ثابت ہو گیا۔ واللہ وہ عظمیٰ والقی وانہم ابصر
یہ سوال رہ گیا ہے کہ جواب ملے گا یا نہیں تو ہم جو چھتے ہیں کہ شخص قرآن شریف یاد کرنے کے لیے ایک ایک آیت کو تکرار کرتا ہے اس کو جواب ملے گا جو جواب اس کا ہے وہی اس کا الخ۔

اور بھی متعدد جگہ حضرت کی تحریرات میں اس کا جواب اس کی ترجیح وغیرہ موجود ہے۔ ان سب تحریرات کے مقابلے میں زبانی روایت مولوی کریم بخش صاحب کی جس کی پوری کیفیت معلوم نہیں ناقابل اعتقات ہے۔ ابن حجر کی کافی جواہر محمدین اور فتاویٰ شافعیہ میں شمار میں اپنے قیام میں لکھتے ہیں

”وَذَكَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ الْجَلَالَةِ مِثْلًا هَذَا
بِلِسَانِ أَهْلِ الظَّاهِرِ فَمَا عِنْدَ أَهْلِ الْبَاطِنِ فَمَا لِحَالِ
يُخْتَلَفُ بِأَحْتِلَافِ أَحْوَالِ السَّائِكِ فَمَنْ كَانَ فِي ابْتِدَاءِ
(سر) يَتَّجِجُ إِلَى إِحْصَاءِ الْإِثْمَاتِ بَعْدَ التَّغْيِ حَتَّى يَسْتَوِيَ عَلَيْهِ
سُلْطَانُ الذِّكْرِ وَجَوَابِ الْحَقِّ الْمَرْتَبَةِ عَلَى ذَلِكَ فَاثْمَاتُ
عَلَيْهِ تِلْكَ الْجَوَابُ فَالْأَسْبَحُ بِحَالِهِ الْأَعْلَى عَمَّا يَذْكُرُهُ
بِالْإِغْيَا دِيَا لِحَالِ“

اسی طرح امام غزالی کلمۃ التجرید میں لکھتے ہیں :-

”مَدَحَاتُ مَلُوحَا جَا لِنَظَرِ إِلَى مَا سِوَاهُ فَلَا يَذْكُرُكَ مَنْ لَفَى

والله فاذر عبيته عن الكل ثم اذرت جميعا بآكل من ثمر
من فؤادى وجلت بآفات الاكل الاثمة ذهبة في ثمة صوب
فأجبتون من تحاص من ذكر مانع بكر وفتنة لي بذكر اس
لم يزل تشا لله يا لله تسريح عساوى امته
وہ کتاب میں آگے جا کر رکعت میں

اَسْأَلُكَ لِقَاءَ طَلْحَةَ بْنِ قُتَيْبَةَ الْوَلِيِّ عَالِمِ الْغَنَاءِ الدِّينِ عَالِمِ الْإِيمَانِ
اَسْأَلُكَ عَالِمِ الضَّمَنِ فَاِنَا كُنْتُ فِي عَالِمِ الْغَنَاءِ نَوَاطِلُ عَلَى
خَيْرِ لَدَائِمِ اَللّٰهُ اِنَّا كُنْتُ فِي عَالِمِ الْغَنَاءِ خِيَاظُ عَلَى
قَوْلِ اَللّٰهُ اِنَّا كُنْتُ فِي عَالِمِ الْغَنَاءِ اَسْأَلُكَ عَلَى قَوْلِ
هُوَ هُوَ وَلَا اَلِهَ اِلَّا اَنْتَ قُدْرَتِ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُ اِنَّا كُنْتُ اَللّٰهُ اِنَّا كُنْتُ
وہیودہ کے نام سے ہے۔

امام غزالی محدث بھی ہیں نقیب بھی۔ اس کے علاوہ حیدر آباد میں کچھ اور
ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ من حصا عا دحل ابعثہ من حد ظلمها
دخل البستان کے منظر کرنے کے لیے بھی مکر اور زور بار کثرت سے پڑھنا
نماز ہو گیا ہے۔ ان ناموں میں سے پہلا نام پاک لفظ اللہ ہی ہے۔ اس
وجہ سے شیخ ابو الخیر بصرہ میں رہا یہ غیر معروف ہیں اہل کیا۔ یہ نام
کوئی دل لیب ان کے پاس آ تو وہ اس کو ایک سو چلے کر لے کر مکر فرما تھے
اس کے بعد اس کو اپنے ساتھ جلتے کر لے کر آئے کے ۹۹ نام اس طرح پڑھتے کہ
اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ملائے رہتے۔ اگر ان ۹۹ ناموں میں سے کسی کو
نام پڑا۔ کہ چہرہ پر کوئی تخی رہا اور تو وہ پاک نام اس کو تعین فرما کر کہتے
کہ تیری کٹاؤں میں اسی نام میں ہے۔
اور اگر کسی نام پر تعریف ہوتا تو اس کو تو دہا دیتے کہ تجھ میں جذب کے طریقہ رسوخ
کی مستعدی میں ہے۔ یہی برابر طریقہ اختیار کرنا چاہیے اور زبردست قوی

و غیر کس مناسب حال کام میں لگ جا اور اوراد مندوبہ تبیخ تملیل و غیر میں لگ جا۔
 جزا ہر ملوک ۱۳۵۵ میں لکھا ہے کہ اسمزنت کا ذکر کرنا طریقہ یہ ہے کہ مدشہ
 کے ساتھ دل پر ضرب لگائے جوئے اللہ کا ذکر کرے اور یہ نیت کرے کہ غیر اللہ
 تعالیٰ مقصود و محبوب و مطلوبہ نیست تا آنکہ دل خود را از محبت اسوی اللہ
 خالی بنید۔ اس صورت میں یہ مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے اور مستند غلط الفجر
 کا استعمال قواعد نحو یہ کے باکھن موافق ہے۔ جگہ اس ناپاک کے نزدیک ارفق
 بالفاظ القرآن کر حق تعالیٰ شانہ نے قل اللہ ثم ادرہ فی محضہم یا یعون
 میں ایدہ میں استعمال فرمایا ہے کہ وہاں بھی لفظ اللہ معتدا ہے اور خبر اس کی
 محذوف ہے یعنی اللہ لہا۔ بعض مشائخ سے علامات قیامت میں ایک صحیح حدیث
 وارد ہوئی ہے۔ لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الاذان اللہ اللہ سے
 مستعمل کیا ہے۔ اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ نہیں بلکہ عام ہے
 کہ کسی طرح بھی اللہ کا نام لیا جائے یہ صحیح ہے اور اللہ اللہ کن اسی عام میں داخل
 ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ اس میں داخل نہیں ہے۔ ہر حال حضرت
 تھانوی کا انکار غلط ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔ حضرت کی تحریرات کثرت سے
 اس کا انکار کرتی ہیں تفسیر اتفاق میں سرسری نظر میں نہیں ملا۔ اس کا
 حوالہ اگر سلوم ہو یا دریافت فرما کر مطلع فرمادیں تو اس کو دیکھ لیا جائے
 مشائخ ملوک میں یہ چیز کسی نہ ص ملوک میں نہیں ہے۔ سب ہی ملوک میں
 تفاوت طریقہ کے ساتھ رائج ہے۔ ان سب کے اجماعی مسئلہ کو نہ تو ابن طیم
 کے رد سے غلط کہا جاسکتا ہے نہ سید علی کے کہنے سے۔ رضی وغیرہ کا تو ذکر
 ہی کیا ہے۔ جامع الاصول میں لکھا ہے۔

اعلم ان اول صیغہ الذکر مطلق اللہ عند التثبیت
 مع ملاحظۃ المعنی و قول لا الہ الا اللہ عند التثانیۃ
 و فی الصلوۃ و الاستغفار عند سائر الطرق بمحض نام

و معنی لفظہ اللہ ای اللہ مقصود ہی اور خدا ہی اور محض ہی اور اللہ
انت مقصود ہی اور اللہ لا مشرک لہ اور اللہ مقصود ہی اور
موجود اور معبود اور انت اللہ لا غیر لہ والا لہ من عندنا نقول
لا ترکیب لہ بل یقول اللہ و یلا حفظ بحت الذات بلا ترکیب۔ ۱۰۔

اس میں صاف فرمایا ہے کہ حضرات نقشبندیہ کے یہاں بھی وہ قول ہیں۔ باری
یہ ہے کہ یہ لفظ مفرد ہے لیکن ان پر کوئی اشکال وارد نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ وہ
تکلم ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ قصور عرض کرتے ہیں اور بقیہ حضرات کے یہاں یہ لفظ
ترکیب ہے اور مختلف ترکیب نہ گور ہو سکتی ہیں جن میں نحوی قواعد سے کوئی اشکال
نہیں ہے۔ ہر جہاز ایک صورت کے کیا اللہ میں یا کما حدیث خود انوں نے مشروع قرار
دیا ہے۔ لیکن ہے کہ بعض سے جو مودی صاحب نقل کرتے ہیں اس کی بھی یہی صورت
جو کہ اس نے حدیث عربیہ نہ کرنا جائز کہا ہو گا جبکہ اور خود اسے بھی کہتے ہیں۔
اس صورت میں شاہی ہوا ہے کہ اس کو شادی جہد حرف نہ کرنا قواعد کے
لحاظ سے غلط ہو گا اور شادی نہ بنایا جاسکتے بلکہ بندہ کی توجہ کے موافق مستند
حدیث الخیر ہے جیسا کہ جامع الاصول کے کلام سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔
اور ذکر کے دوران میں اللہ حاضری اللہ ناظر فی ذہب و الفاظ سے بھی اس کی طرف
اشارہ ہوتا ہے اور دوسری صورت وہ ہے جو حضرت حقانوی اور اللہ مرتدہ کے
کلام میں مذکور ہے کہ اس کو کلمہ طیبہ کے ایک جز کا حکم دار لا تقضی فی اللہ
کہا جاسکتے۔ ان دونوں صورتوں میں نہ تو قواعد کے خلاف ہے نہ جواز میں کوئی
اشکال۔ جیسا کہ بندہ نے پہلے بھی لکھا ہے اتفاق میں اس کی مانگت اور بعض
میں نحوی قواعد سے اتنے اصل جہاز میں نہ دیکھ لی جاتیں ان کے متعلق کوئی رائے
ظاہر کرنا مشکل ہے لیکن جہاں تک ذکر کا تعلق ہے کوئی وجہ یہ کہ نہ عدم
جواز ہے نہ قواعد کے خلاف۔ یہ بات کہ غیر القرون میں اس کا رواج نہ تھا یہ
اپنی جگہ پر علم ہے اس میں تصوف کے سارے ہی اشغال اور مجاہدات

داخل میں کران حضرت کو شکوۂ نبوت کی توجہات سے ان مجاہدات کی ضرورت نہ تھی۔ متاخرین نے حسب ضرورت و تقدیر ان علایحات کو تجویز فرمایا ہے اور جیسے جیسے ضرورت اور تجربات اکابر کی سمجھ میں آتے گئے وہ تجویز فرماتے گئے۔ ابتدا میں خیال نہ تھا کہ یہ عریضہ آشائیل ہو جائے گا۔ آگے مضمون خط کا ہے رخص - فقط والسلام۔

نکریا ساہیوڑ، شنبہ ۲۹، ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

۱۳۶۳ھ - ۱۹۴۴ء

حضرت اقدس اوانم اللہ ظلالہ برکاتکم

بعد ہر سلام مسنون آنکے گشتہ ہفتہ میں ایک دجستری عریضہ سالانہ خدمت کیا تھا جو غالباً نظر اقدس سے گزرا ہو گا۔ اس وقت اسی عریضہ کا مقصد یہ ہے کہ ڈاک سے دو خط ایک نظام قدیم سے مولوی یوسف کا دوسرے دلی سے حضرت عاتقہ فخر الدین صاحب کا ہر دو ایک مضمون پہنچے کہ چچا جان کی طبیعت فریادہ نامساں ہے۔ سلسلہ علالت کا تو بدست و در سے شروع ہے اور وہ بچر و غیرہ کا شکایت ہیں۔ سگاب صنعت کا زیادہ کی وجہ سے اس میں اضافہ بھی ہے۔ جو کوک بانگ نہیں ہے۔ دماغی صحت کا رد خواست ہے۔

عزیز الی مولوی عبد الجلیل و مولوی عبد الوحید بعد سلام مسنون عقد کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے شریک نہ ہونے کا افسوس ہے۔ کمال صبح دلی کا ارادہ کر رہا ہوں کہ چچا جان کی حیات گر آؤں۔

حضرت اقدس صالاح مولانا میر تقی میر

فقط تہجہ دعا

نکریا

اوانم اللہ ظلالہ برکاتکم

مقام انڈیالہ، ڈاک خانہ جہاد میں ضلع سرگودھا

مہمانہ پور - ۱ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ

مخدومی سلطان حضرت اقدس اودام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 پیدہ مسلم سنوں ! آنکھ کی مرہی نے زمانہ خدمت کر چکا ہوں۔ نہ معلوم تغیر انداز سے کون
 یا نہیں۔ دو ہفتے سے ناتہ ہوئے کہ ایک وجہ شرعی غاڑا رسائی کیا تھا۔ گزشتہ ہفتے میں پنجشنبہ کے روز
 ایک کار واجس میں چچا جان کی ملازمت کی اطلاع تھی ارمان کیا تھا۔ پنجشنبہ کو ڈاک سے کئی خطوط و بی
 اود نظام الدین کے پیچھے ہیں چچا جان کی خدمت عدالت کی اطلاع تھی۔ اسی لیے بندہ جو کچھ اور نظام
 گیا کل دو تھپہ کر دیا ہے۔ اب چچا جان کو کدھر شہر مست ادا ہے۔ چچا جان کو شکیاست کچھ عرصہ
 سے ہو رہی ہیں۔ گزشتہ منگل کو اس کے ساتھ اسمان گرامت ہو کر ایسی صورت ہو گئی تھی جس سے
 سب مشکوک ہو گئے مگر اب وہ اسمان گرامت ہو گیا کہ عدم ہے۔ پینٹل میں بھی تحفہ ہے۔
 صنعت طبع میں اس معنی سے۔ بھو اعلا ہو گیا۔ مزید بات سن فاست میں تعادیر کا زور صنعت میں لڑتا ہے۔
 یہاں سوا ہے۔

ایک حادثہ یہ بھی پیش آیا کہ ات گیا۔ ایک کے قریب حکیم عظیم قد صاحب جو اسٹار انور
 سے چل دیتے۔ ناٹھو ڈاکا لیراجون۔ اسی وقت تجزیہ تکفین سے فراغت ہوئی۔ حتیٰ تعالیٰ
 مرحوم کی نظر مت فرمائی۔

مولوی حبیب صاحب، مولوی عبد المجید صاحب، بھائی عید اعزیز صاحب، بھائی فیل، بھائی نظام
 دودو کو کھانا، مجلس کے قعدہ میں مسلم سنوں۔ نقد و اسلام
 بھارت اقدس مولانا الخ و عید اقدس و عید عظیم
 تمام ڈھوڈیاں، دیکھ خانہ بھواریاں
 منع مروجہ۔
 ۴ محرم سنہ ۱۳۶۲ھ
 سر شنبہ



عزیز و محکم اقدس

بندہ مسلم سنوں ۶ محرم کو کھانا اسی وقت دیا محرم کو ملا، جس میں آپ نے کھانا
 نہ فرمایا کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا، ملائکہ عید کے بعد سے میرا یہ پانچواں خط ہے۔ آپ نے نہ کوئی
 نام میرے خطوں کی اپنا نام ابیت سے رسائی کی۔ ہر تو یہ بات فرین قیاس ہے۔ نہ پا کر تحریرات کا

یا کہ جو لوگ ایک دہشتناک قریبی تیس سہے۔ ان میں ۴۰ ذی الحجہ کا عطا ام تھا جو دہشتی انسان کیا گیا تھا۔
جو کہ وہ، ممکن کا دن تھا اس میں قاتلہ اندھ قتل کر جس کا نام آپ کو لیا گیا ہو گا۔ مگر تعجب ہے کہ وہ
۸۔ محمد حرمک دہشتا۔

آپ نے چنے اس کا دل میں اپنا ہمشیر کے رشتہ کو ذکر کیا، وہ لاکھ ہم ہو، حرم کو بھر میں چکے
تھے کہ نکاح بھی بریبا۔ مگر اب اس کے سوا اور عمری توجہ مجھ میں نہیں آتی کہ آپ کے اس کا دل میں رشتہ
بعین نکاح ہے۔ ہمارے یہاں کے طرف میں رشتہ ممکن اور خطبہ کا نام ہے اللہ یہ توجہ اس میں ہے کہ
پڑی کہ نکاح کا بھرجم نے اتنی مطلق سستی ملی کہ اس کو تاہر کی سنا مشکل ہے چکر مرادو بجا کے چھوڑا
کے سرخند کے تقسیم۔ یہ سب چیزیں ایسی تھیں کہ ان میں تاویل کا قضا لکل نہیں، تو آپ کے اس کا دل میں
تاویل کرنا سبب جو، موزوں وید صواب کا بانی کے ہر سے کوئی خط نہیں ملے۔ وہ طوطی میں مگن ہوں گے
ان کو فکر کے لیے کیمرہ لرزتے تھے، سرفراہی طرف سے مہارک باد پیش کر دیں۔ اس وقت میں خط
کا ارادہ اور کہ کو اور ان کو دونوں کو بیاہ کہ کا قصد تھا۔ مگر وہ ایک روز تو خط کا اشتکار تھا۔ پیر
خیال تھا کہ میرے دہشتی خط کا سبب بھی ایک دو دن میں آجائے گی۔ اس کے بعد دہشتی دہشتی کا
سفر دہشتی ہو گیا۔ جس کا اظہار چلے دو خطوں میں کر چلا ہوں یہ جو خیال تھا کہ میرے متعلق ایک
طبعی فقر میں لکھ دوں کہ حضور والے مگر میرا اس وقت کو کا تھا جبکہ روپ میں چاندی کا سبب
نہی اور چاندی کا سبب منفرد ہونے کی وجہ سے عشرہ ماہم کے برابر ہو سکتے تھے۔ اب وہ تو کہ راج نہیں
ہوا۔ حکومت امر کو کہ جو لے سے نکال چکا اور موجودہ روپہ مالاب الخشی ہیں اس میں یہ پوچھا
کے حکم میں نہیں آیا۔ اب کہ انکم مقدار میرا تھا ہرنا ضروری ہے جس میں ڈھائی ٹونے چاندی آجائے
اور یہ مقدار بھی مشہور لال کے موافق ہے۔ حضرت خدا تو لال کی تحقیق تو یہ ہے کہ کم از کم مقدار
پونے تین ٹونے چاندی ہے۔ اور بدھنی علی ہر سو بھرن کو سننے بھانجے ہیں۔ ہر دو ہم کہ مقدار وزن سے
استدھت کہ بتا یہ ہے۔ ہر موافق نکال کر ہو ہی گیا۔ اس میں تو کو کہ تردید نہیں۔ یہ فقط اس لیے کہ
وہ کہ آپ حضرت تیرے ہو کر یہ دیکھیں کہ حضرت نے ایسا کیا تھا۔ اب میرا کہ مقدار احتیاج سواتی
تو چاندی یا اس کی قیمت جو بزاری ہو وہ واجب ہوئی۔

یہ خط اٹھا کہ دینے کے بعد حضرت نے تقدیر کا لالہ صدف ۱۲ مرحوم بھی پہنچ گیا جس سے اپنا

عزیزانِ موقر، تحلیل مولود و حید و عزیزانِ بھائی حبیب العزیز بھائی غیبی الطافِ مسلم سنیوں۔

ذکرِ باریہ سارینور

۲۱ محرم ۱۳۲۵ھ

بھارتِ قدس الحج سولانا، عیدالاقادریہ مبارک فیضِ شہداء

مقدم ڈھڈیال، توکنیہ جھادیال

شیخ مسرکودھا۔



مجھ سے پہلے پنے دلِ مضطرب سے پرچم

نما آہیں اڑھری ۱ بے اڑھری

عزیزِ سقز بدو عراشِ مسلم سنیوں

سزیا بوشش و محبت کو بھلائی نہ پہچانیں میں آپ نے میرے تعلق کو مقدار دریافت کی
اور میں پروردگارِ کریم فرما کر کیا اجود میرے شدید احکامات کے حاضر ہیں ہو سکا۔ سو سے اندازہ
ہو گیا کہ تیرے تعلق کا اندازہ صرف اتفاق ہے۔ کئی دن سوچتا رہا کہ اس کا جواب کی نگہوں، تو بانی کئے تر
سنا۔ اب مجھ اعتراضِ حرم کے کیا کروں، درم سے زیادہ مست تو حضرت قدس سے ہے کہ
اگر حضرت کو بھی جی وادہ گر سے تو کیسی نہایت کی بات ہے۔

اندازہ تو یہ بات حق ہے، درم سے ہی پہنچے، مگر اس پہنچنے کا اندازہ اس لیے نہیں کیا تھا کہ اگر غریب
سفر میں نہ جاسکا تو سب کو اشتیاد رہ چکا۔ مگر کچھ عرصہ ایسے پیش آئے، رہے کہ حاضر ہو سکا۔
اگر حضرت قدس تشریف فرما ہوں تو عرض نہیں کریں، ورنہ اپنے خط کے ساتھ حضرت کے پاس
ار سال کریں۔ مجھے معلوم نہیں کہ اندامِ مشرق ہو، لہذا تمہیں کچھ معلوم ہوسکے تو اطلاع کریں۔

حافظِ افق و غیرہ سے معلوم ہوا تھا کہ وہ دہشتی پھر چھوڑ دی ہیں، مگر آج کے حضرت
کے بارہ ہیں، کہ الیک کر دینے کا حضرت نے انکسوس کا کیا میں سے پھر یہ شب ہو گیا کہ وہ پہنچا یا نہیں
اور حضرت نے اس وقتوں کی کہ تو فرمایا، نہیں، اطلاع کریں۔

مولوی عید صاحب، اپنے والد صاحب، آدیا صاحب، عید صاحب سے سلام سنیوں کو دیں۔

نقد و اسلم
بجریہ سارینور حکمران

عزیزم سلگم شہ قادی

[illegible]

فرد کے تصور کے وقت اس کے بجائے عامی کا تصور ہونا چاہیے کہ کوئی شخص تھا نہیں، بلکہ خدا دانتہ
نہید ہے۔ اس پر وہ کہہ کر وہی کا تصور اور استغناء غلیر میں۔ ورنہ اس سے عبادت اللہ معلوم ہوتا ہے۔
اس کے بعد اس پر غصہ اور انگ اٹھانے کے۔ اس نے بہت رک پر میں رکھنا تو بالکل غلط ہے۔ حجاب الحرام کو تو
جسکے حجاب کی اجازت سے ہے، تو خداوند ہنرمند ہے، مگر خداوند ایک نصیحت کرتا ہوں کہ میں مجھ
کر کہی، خواہ وہی تعین نہ ہو، کسی کو نقصان پہنچانے کے واسطے نہ دینا۔ اچھی تو تو خود جو وہ خود
شخص اور جو شخص ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا تصور رکھنا اس سے کہہ تو کمزور ہوتا ہے، مگر اپنی ترقیات
میں ایک بہت دست و پاؤں ہوتا ہے، جو اعتقادات تو نے لکھے ہیں یہ کوئی اہم نہیں ہیں، تلویدہ دیکھ کر
سے سناج کے حیرات میں حیرت میں۔ اہم مرتبہ کے باب میں بندہ عمل نہیں سے سنا۔ یہ ذرا طبیعت
اور اہم نہیں ہے۔ اس کو براہ راست حضرت جو سے مل گئے۔ مگر یہ نہیں۔ رمضان میں رہتے کہ سنے
دانتہ پر میں سناں دار، پھر اور کسی مناسب وقت ہوا میں ان کا وہ اپنے حالات کے ذکر کے بعد وہ اپنی
کر لیں۔ اپنی ذات کے متعلق بلا تعیش گستاخوں کہ ابھی اس کو یہ کہہ کر بھی نہیں گئی تو کیا انکے کہہ کر کہ نہیں
کردی۔

نہ اسے نظام المذہب سے، نہ مسرت ہونا صحیح تفاوت و تفریق سے تو انہیں یہ بولنا کہ نہ
ایک دوسرے صاحب کا تھا، جس میں سارا اختلاف چکا اور نہ اختلاف شروع کیا تو یہ کہ پتہ کھن ابوالہ
بڑا ظن ہوا۔ حضرت کے وائے نامے ملنے رہتے ہیں۔ مگر کامیوں، مضامین، پتہ نہیں لکھتے۔ جو جواب
لکھوں، وہ مانوس سے جواب دے رہے ہیں جو اعزاز ہو اگر آپ میں حضرت نے یہ کیا ہوتا ہے۔

مولوی حمید صاحب اچھے والد صاحب اور نیک صاحب سے سلام سنوں کہ دیں۔

فقط سلام لکھنا صحیح ہے

۲۸ ستمبر ۱۳۳۵

ترجمہ: دکن کی گزشتہ اتر کے ذکر کے مضمون کے تعلق حضرت اہل حق کے پسندیدہ باشندہ اہل حق کا قبول ہے کہ یہ یا نہیں۔ اس سے مزور مطلع کرنا۔

مولوی محمد جلیل صاحب علی

مقام ڈھڑیاں ٹاٹکاء بھادریاں

ضلع سرگودھا۔



عزیزم سلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اچھا والد صاحب سے ایک سال قبل مل تھا۔ اسی روز حضرت تشریف لائے تھے۔ ان کے نام کا قطعی نقطہ جواب حضرت کا قدم سے دیا پیش کر دیا تھا حضرت نے اس کو حافظ محمد اعظم صاحب کے حوالے فرما دیا کہ اس وقت تو مجرم ہے دوسرے وقت دیکھوں گا۔ پھر جلسہ کے مجرم میں مجھے بھی درالصف کرنا پڑا۔ (۱۳ سال) اس قدر زیادہ مجرم تھا کہ مجھے اپنی یاد میں انکا جرم جلسہ زیادہ میں۔ چاہے مسجد کا سارا صحن پرورہ داند کہ بالکل پُر تھا۔ (۱۳ سال) جلسہ میں ناؤ اسپیکر کا جو نظم اپنی طبیعت کے لحاظ کر چلا۔ کچھ حال میں کا مسئلہ نظر آیا ۱۵۔ ۲۰ روز ۲۰۔ ۲۵ چاروں دیکھو حضرت سے کچھ جاننا کی ملاقات کا مسئلہ بھی چل رہا ہے۔ جلسہ میں بھی تشریف نہیں لائے۔ مسئلہ ذکر پر کوئی آواز نہ تھی حضرت سے نہیں ہوئی نہ سوجھ بوجھ اپنے حضرت ان خط کو یہ فرما کر دیا کہ اسے مجھے کوئی پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔

ملاقات اپنی جگہ کے تعلق تم نے اتنا کمال سوانہ کیا کہ میں حوالہ دے سکا۔ نہیں اسی وقت کی کیفیت انشاء اللہ نافع اہل سید ہوگا۔ اس وقت کی کیفی زندگی۔ حق تعالیٰ فرمیں کہ اس سے متعلق جتنے پرانی بات تھی کہ حضرت کے پرچہ کا جواب بھی حضرت سے پوچھ کر لکھوں گا۔ آگاہی میں اپنا پرچہ بھی رکھ دینا گا۔ مگر اس وقت حضرت نے سے کہہ دیا۔

جنت کا ذکر لکھنے کے بعد بھی خلاص کی تحریر لکھتے ہو۔ اہل حق کا مطلب یہ ہے کہ کام میں

اٹھ گئے سزا و سرت کے طرف سے بھی نہیں لگاؤ جو چاہیو جو چاہو۔ تمہارے دعا کرتے رہتے رہے۔
سرسے چہ۔ ہند بھی کٹر دھارتے ہیں انہیں تم کو مار گتے۔ تمہارا جادو وہاں والہ پتے میں لے لے کر پہنچیں
دیکھا اس لیے ڈیوڑھی میں اس کی گردا گردا۔

بھڑکے ہوئے عہد اس کے لئے۔ یہ وہ پہنچا۔ ستر میں حضرت کے جو غصہ طاعت سے ان میں جو حضرت
کا سلام ہوتا تھا جواب میں دعا آلوں میں اس کی کوکھ میں کرتا تھا کہ ان کے منہ کا جواب کہہ دوں۔ اس
وقت کو کہہ دیا میں کہنا کہ سلام ہوتا تھا جواب سے سو سے وہ جانا تھا ایک خط میں صرف یہ دیکھ کر کہنا
کہ ہر۔ حضرت سے خط کے یہ آنا تھا کہ ہر خط میں ساتھ پہنچا تھا اس کے خط سے سلام برا۔ برا
پتہ دے لی تھا کہ جس اہل تک کوئی ذکر تھا اس سے ہر نے کا نہیں کیا۔ وہ وہاں پہنچے ہی تھے۔ اس دن میں
ان حضرت واپس تشریف لے گئے۔ تم جبکہ حضرت کے عزیز ہر تو میرے ہی عزیزوں سے بڑھ کر جو ایسی صورت
ہو اگر تمہارا خط میں سلام دے بھی جاسے تو اس میں وہ لکھتے کہ کیا پتہ ہے تمہارے یا تمہارے پتے میں دیکھا
اس کی اس خط میں دے بھی یا نہیں دے کر کل کیا کتاب ہو رہی ہے۔

خط و اسلام

ذکر و سہارا پتہ

۳۳۔ ہر خط اس کی اس خط

جو اہل دین سے عزیز ہو کر میرے پتے پہنچا

مقام ڈیوڑھی۔ ڈاک کی دیکھو اس

نئی سرگرمی۔



۱۳۶۲ھ - ۱۹۴۵ء

عزیز مہکم اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون!

کارڈ پسپا۔ اتفاقاً حضرت جی بی بیان تشریف لے گئے تھے۔ شاہ مسعود کے تشریب فکر کے سلسلہ میں حضور
تشریف لے گئے تھے۔ ۲۰ روز قیام کے بعد کل جی واپسی ہوئی کھنور۔ کین تو پچھو عدالت کے سلسلہ میں جائے
مکا۔ تمہارے مدد قیام کا مجھے جو حلقہ دیا۔ اذنا تو میری بیماری پھر حضرت کا قیام۔ اسی لیے تھرا دا غبار کا لعم
بن سارا۔ بندہ نہ کارہ و نہ کار تمہارے لیے دعا کرتا ہے۔ تم بھی اس نہ سبب کو اپنی دعوات میں یاد رکھا کرو
لوگوں کو۔ حضرت کا قصد اکثر برونظام اندین کا ہے۔ ۱۰۔ کو سال تشریف آوری کی تجویز ہے۔ چار ماہ
روز نوکم از کم و ماں کا قیام ہے۔ اس کے بعد کا نظام معلوم نہیں۔ عجیب نہیں کہیں اور کا بھی مستقر ہو جسے کہہ اہل
لرحیانہ بھی کہہ دوں گا رہے ہیں۔ اور بھی۔

مولوی عبدالوہید صاحب اور لپٹے وندہ صاحب اور بابا صاحب سے سلام مسنون عرض کریں۔

نقطہ واسطی

مولوی یوسف کی چھوٹی بی بی بوجہ عسر سے بیمار تھی۔ کل صبح بی بی دی۔ تشریف دانا البیہ راجھوئی!

نقطہ ثالثہ نہ کرنا منظر العظم

آپ کے مکان کا پتہ ابھی تک یاد نہیں ہوا۔ کئی کئی بار میں خط لکھنے کی نوبت آتی ہے۔ اسی لیے اپنا
پتہ ضرور لکھ دیا کریں۔ آپ کا پتہ کئی دی ہو چکے ہیں قیام خانہ یاد نہ آیا۔ آج حضرت تشریف لے گئے
توینہ سے رہا انصاف کر کے کہنا۔ اگر سارا پور سے نہ ڈال سکا تو نہ کام بلوچین سے اسی کو ڈالوں گا۔ اس

وقت شب کو ٹھہرا ہوا، اعلیٰ الصبح تکام و لیری نہ لگے رہے
 شب پیمشبد ۴ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ
 عزت گزائی، قدر سوزی بعد ایلل، ماعب سوز
 سحر ڈھیراں ڈاک غار، جہ و دیال
 غلیہ سرگردا۔

۱۳۶۵ھ - ۱۹۴۶ء

عزیز گزائی، قدر و سلیم اللہ تعالیٰ
 بعد سلبہ مسنون!

تھارا استی پرچہ پچھا تھا، اس دور، جو حزب اقدس قتلیت لائے ہوئے تھے، اندر کھارڈ
 پہنچا۔ آج بھی حضرت تشریف فرما تھے، مگر افسوس کہ ڈاک سے چند منٹ قبل قتلیت، ہمارے
 باپ چکے تھے۔ دست پرچہ کا جواب لکھنے کا ارادہ ہی کرنا رہا، مگر کچھ ایسے تشقت سے، اوقات گزر رہے
 ہیں کہ دیرینہ کرن کلام ہو چکے، کوئی دوسرا عام۔ ایک شخص کے مخصوص نئے اوقات ہی پریشان کر دیے۔ ہر چیز
 چاہتے ہیں کہ اس جھگڑے سے بچو رہیں، مگر دنیا کی چین نہیں ہے اور چونکہ دونوں سے اکٹھے پہنچا پچھے ہیں
 اس لیے دونوں سے جھگڑنا پڑا، تاہم۔ کچھ عذر مافیہ دست مجھ پر کے، مگر خصوصیت تعاقبات نے اجبار سے
 دیکھتے پرے بڑا کر دیا، کہ ہر وقت یہ خیال نگار چلتا ہے، نہ معلوم کہاں ان کی شاعری کی آگستہ آگستہ آگستہ ہو کر
 بہا کرتا وہ انھوں سے میوڑ ہو، نیلوت جھو، اندر کیسوی، سے فام میں گئے رہے، حضرت تھے تعارضی، عورت
 کا تذکرہ فرمایا تھا، جلیل نے کہا ہے کہ میں یہ تمھیں نہیں ہیں، بل تشریف لے آویں۔
 تمہارے ولایت پر فیہ آت ہے، تو دیکھتے ہو کہ کچھ بھی خفاست، سوچ جانتا ہے اور ہمارا ہر وقت

فطرت پر رہتی ہے۔ مگر بہت تعلق قدیم نہیں وہ میں یاد کر رہا کروں گا۔ کئی احسان ہو گا۔ اپنا حالت
تو دنی بدن ظرب ہے جو کچھ ہے۔ گھنڈا کی آواز کی طرف، دشمنیات کی سرکوبی ہے۔ پہلے کار
ہی کا طرفہ لڑے گا کہ وہ اس سے بڑے سرسٹ سے کہ تم غریب ہیں میں ناپاک کو بھی دیکھتے ہو۔ جو غمناکی جنت
کو چلے ہے۔ کیا امید ہے کہ تم کو کجاست سے کہ اپنا کام چل جائے۔ جیت دین سے بچنے کا، ہتمام
مزدور ہے۔ نہ منی مشائخ کے ہیں اس کی محبت سے پاتا کہ دے۔

آپ کے والد صاحب سے سنتے کی طرف سے ہیں ان۔ میرا دوران راستہ پر رہا نہیں ہوا۔
پہلے کہ حضرت۔ مہین کی خودی لکھنا ہے کہ کوئی بار چکا۔ حضرت سے فیریت معلوم ہو گیا تھا۔ پھر
مولوی رحیم صاحب سے معلوم ہو گیا کہ وہی۔ فقط والسلام۔ زکریا علیہ السلام، ذہن محرم مشہور
بندہ کے لکھنا ہے کہ کجاست سے کہ اپنا کام چل جائے۔ ہر گز تار کا۔ اہتمام سے لکھا کریں۔

بھائی عزیز مولوی عبدالغنی صاحب سلم
مقام ڈھکہ ڈاکہ، جہاد پور، ضلع سرگودھا۔



عزیز گرامر کا تہہ شکم اللہ تعالیٰ بعد مسلم سنو ۱

لا، ڈھکھا۔ حضرت اقدس کی ہر گز میں کچھ مراد گاہ کا مقرر ہوا۔ جس کا حضرت نے عرض سے
وعدہ فرما رکھا تھا۔ سو کہ بعد چھ حضرت کا وعدہ کہ نہ ہو گا بھی عرصہ سے ٹل رہا تھا اس پر پہلے سے
وایسی سے ایک ہفتہ بعد فکر اور کا وعدہ کہ ستر ہی صورت کا ہو گا میں ہی ہے۔ اب حضرت کا وعدہ ۱۰ فروری
تک ہو گا ہے۔ اور وہاں سے لکھنا کہ کا وعدہ ہے۔ آٹھ تا م نہیں۔ بندہ نامہ تم بدستور کے لیے دعا گو
ہے۔ کہ نہ ہو گا کہ وعدہ سے تم سے ہو گا وہ دعا کا وعدہ ہے۔ کوئی خاص بات تم سے وعدہ میں جواب
طلب نہ تھی۔ صرف تم سے رنج (شک) کے بعد کارڈ لکھا۔

گھر میں سے سلام النبی کی گجرت ہے۔ مرزا رحیم علی اپنے تایا صاحب اور اہلکے کے خدمت
میں سلام سنو ۱۔ فقط والسلام۔ ایک بار شرف بر العزم ۲۰۰۰ مرزا۔ ذیل مشہور۔

عزیز گرامر کا تہہ شکم مولوی عبدالغنی صاحب سلم
مقام ڈھکھا، ڈاکہ، جہاد پور، ضلع سرگودھا۔

کھنڈ تیس ان کا بھی رسالہ ہو گیا، انا کہہ دینا، لیبرر جیسوفا حق تعالیٰ پروردگار کی حضرت
نور اکبر رفع درجات فرمادیں۔ حضرت سے دعا کی درخواست ہے۔

دو گرامی نامے ساتھ ہی پہنچے ایک حضرت آدم کا جو حیوانوں سے کھتا ہے۔ اس میں
ارشاد ہے کہ تو ۹، عزم ہو غلبہ و جہاد پران بھیر میں پورنچا۔ کھنڈ فاشا باران مکان کا
ازادو۔ ۱۰۔ دو راہرونی فیصل صاحب ۹، مجرم کہ جس میں کون ہے راجہ حج حضرت
آدم سے خیریت و صوفیاں پڑھتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد و مال میں بھی چارہ بیہوش
رہا۔ یا رسول اللہ! یہ ماحجب کو تاریخ علم معلوم ہو ذات۔ فعدہ بلا اطلع گھر کا ستورات
بجھرتے۔ مہا پورچہ جو گنگیں۔ بجائی اگر ام ہر وی انی ہم بھی ساتھ تھے۔ مودی و غلام کی
طریقہ سے پتہ دیکھی ہی پھر رہی ہے

حضرت دعا در توجہ سے مدد فرمادیں۔ ان کو یہی خیال ہے کہ یہ وطن جہانی نہیں،

کوئی روحانی مریض ہے

بھی بہت مولوی جلیل صاحب۔ جد نام مسنون ورمی نامہ پونچا۔ حضرت کدوران
قیامت ضرور علی جلدی تکلیف دہا کر خط کھینچے کہ اگر میں ۱۲ حجاب کو بھی اناظار
اور اسٹندہ رہتا ہے۔ پندرہ ست مولوی عبد المنان صاحب بھی یوں رہتا ہے
سے۔ کوئی تاریخ درست کھا کس یاد میں بھی لکھ دیا کریں۔ گروانی نہ بہت مولوی حبیب الرحمن صاحب
بجائی لطافت، بھائی محمد عیسیٰ، دیگر واقفین مولوی دچہ صاحب و غیرہ صاحب مسنون۔

بجھرت آدم میں مولانا اعجاز علی صاحب القادری صاحب نامہ جمع
ستارہ صوفیوں۔ ۱۰۔ گرامی جہاد و مال۔ ضلع سرگودھ
نکریہ، مخطا ہر موم
۱۰۔ موم ۱۰۔ موم



خاندانی مقامی حضرت آدم سے دارالانظاریہ ۱۳۰۲ھ

بعد سر م مسنون و اسٹندہ فی توجہ و دعا یہاں بجھرت خیریت ہے حضرت وادائی
نہایت اور جلا کے۔ انہی رہتا ہے۔ راجہ و سہ تو مسنون لگا اور خدای حضرت کی بھی کویت

سے تادمہ اجنت، پہنچی تھی اس لیے اکثر خیریت معلوم ہو جاتی تھی مگر اب تو بخیر درازا۔ اس کے
 ”کوئی زبردست خیریت کے معلوم ہونے کا نہیں ہے۔ یہ بھی، نمازہ نہیں مگر یوں کہ یام
 سکا اور کبہ تک کا ہے۔ پہلے مزاج میں اتنی عمدہ سبیل سے حسب کے درشتہ انتقال کی اطلاع
 کچھ چکا ہوں۔ میاں انوار الحسن ایک بخت سے سہارا پوری مقیم ہیں۔ سلسلہ ملائت چل
 ہی رہا ہے۔ ان کو یہ خیال بھی ہے کہ یہ سماں میں کوئی روحانی مرض ہے جس سے حضرت دعا
 اور توجہ رشتہ داری فرماویں۔ موری عبد الرحمن صاحب شاپور کی کل شبیں یہاں
 نماز لیت لائے تھے۔ آج صبح واپس گئے ہیں۔ خیریت میں۔“

برائے خدمات مولانا جلیل صاحب امروہا، حبیب الرحمن صاحب مری، حبیب الرحمن صاحب
 مری، عبد اللہ صاحب، بھائی لطافت، بھائی فطین صاحب سلام سنون، انھوں نے السلام
 حضرت اقدس مولانا حاج عبد اللہ صاحب راز محمد عمر
 متاخر ہو گئے ہیں۔ ٹراکنی نہ جھارہ ہیں۔ ضلع سرگودھا
 ۱۲ محرم ۱۳۶۰ھ



بہشت اقدس اور ام اللہ لطائف پرکاش

بعد سر در سنون، واست، عانی، علوات و توجہات عالیہ گزشتہ، علیٰ موجہ مہموم آج
 ۱۲ محرم کو پونچھ کر موجب عزت و مسرت، ہوا حضرت کے والا نامہ جات کا اب سختی سے اس
 لیے غلط اور تباہ ہے کہ اب خطوط کے سوا خیریت کے معلوم ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں
 اس کا ہی خیال لگا رہا کہ سفر کے تعب سے کوئی مزاج پر تو اثر نہیں ہوا، بعد ناکہ داریوں
 سلسلہ انتقال صاحب رازی صاحب اور واپسی پر فوراً کانہہ ہدایہ تہذیب کیا۔ واپسی پر
 کئی دن سفر کے اثرات کو محسوس کیا۔ اب اس کا فکر ہے، طبیعت ابھی ہے۔

بخدمت مولوی عبد اللہ صاحب، بعد سلام سنون آپ کا لکھنا، مہموم کا لکھا
 ہوا، ۱۲ کو ملا۔ میں تو کئی عرصہ سے اور ان میں کچھ چکا ہوں۔ آپ خط نہ پہنچنے کی
 شکایت کچھ رہے ہیں۔ پانچ یوم میں تو آپ کا کارڈ میں پہنچا ہے۔ آپ کہتے ہیں
 کہ ایک ہفتہ خط کو گئے ہوئے ہوگی، اب تک جواب نہیں پہنچا۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب، مولوی جلیل صاحب، مولوی وحید صاحب، اجماعی
اطاعت، بھائی جلیل، دیگر حضرات کی خدمات میں بشرط مصلحت مسلمان مسلمان۔

محضر اقدس مولانا عبدالغفار صاحب نواز محمد ہر
نظام و سرکاریان - ڈاکخانہ جناوریان - شیعہ سرگودھا
۱۹ نومبر ۱۳۶۶ء



بشر اقدس و ام اللہ نکال کر آئے

بعد بدیر سلام میں ان کے اجماعی اہمیت و نفوذ و مجاہدہ کی وجہ سے درستی
ہوئے اور ساتھ ہی واپسی کی خبر کے مشورہ نے اور بھی فرحت بخشی، حضرت نے تحریر فرمایا
کہ مکتوب کا سفر میں نہ کر نوں گا اس سے جیسی ہذا میں اور اپنی اپناک حالت پر بلے حد
تعلق ہو کر اپنی اہمیت سے حضرت کو یہ کھنڈا پڑا۔ مجھے خود اپنی اس حالت پر افسوس ہوتا
ہے کہ حضرت ایسی وحشت و ہمتی جاری ہے کہ نہ نہیں۔ بندہ کی علامت کی خبر پر
نافذہ خراجین صاحب اور مولوی یوسف صاحب تشریف لائے تھے۔ مولوی یوسف
ایک شرب قیام کے بعد دہلی واپس چلے گئے۔ حافظ صاحب روش قیام کے بعد آج
مولوی انعام اور میاں کریم کو لے کر کامرہ گئے۔ حافظ صاحب کو خیال ہے کہ مولوی
انعام کے لیے یہاں کی آب و ہوا موافق نہیں، اس لیے باہر کا بندہ لے گئے۔ خود
لدا کیسے بلرواں قیام کر کے دہلی جائیں گے۔ مولوی انعام کی روز کا نہ شاید قیام
کریں۔ مولوی یوسف کو حضرت کو ان نامہ دکھایا۔ انہوں نے عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ
جماعت وقت مقررہ پر کھنڈا پہنچ جائے گی لیکن ان کا اصرار ہے کہ بندہ سرحد ہر کا ب
ہوا اور بندہ کا غور میں خیال ہے۔ یہ تو انسانی بلے ادبی اور گستاخی ہوگی کہ حضرت کے
وعدہ کے پھر بندہ حضرت کو مکتوب کا راستہ بنا کر خود مرے کرے۔ یہ اشکال مقرر ہے کہ
اس ناکام کی محبت سے حضرت اقدس کے سفر کے فوائد بملت اور جاک واپس فرات
کہاتے ہیں۔ بہر حال انشاء اللہ ہر کابی تو ہو ہی گی۔ آمینہ جو بھی ملے۔ موبائیل کے متعلق بندہ
آج ہی والا نامہ علی میاں کے پاس بھیج دیا کہ وہ وہاں کے سب آفرود می کی کوئی تاریخ

مقرر کر دیں۔ بلایت پر اشکال ضرور ہے کہ شہاب کے سفر میں جاتے ہوئے چونکہ عجلت سے سفر طے ہوا دایسی ہیں ان لوگوں کا اصرار ضرور ہوگا۔ تاہم سفر موبجائے کے بعد حضرت والا کو دل تنگی نہ ہو۔ حضرت مدنی نے بزرگ سالر لکھا تھا وہ بڑے ایسر جیٹری حضرت کی خدمت میں ارسال ہو رہا ہے۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب، مولوی عبدالمنان، مولوی جلیل، مولوی وحید، بھائی الطاف، بھائی جلیل، سلام مسنون۔

بخدمت مولوی جلیل صاحب۔ بعد سلام مسنون تمنا کا دلچسپ دیوچا۔ راستہ تو قہر نے بڑی سہولت کا کھسکا۔ دل بھی پاتا ہے کہ حاضر ہوں، مگر محبت سفر کی بڑی مشکل ہے لہذا کردحق تعالیٰ شانہ توفیق عطا فرمائیں حضرت کے ان الطاف کے بعد عدم حاضری بڑی بے محرومی ہے۔

بحضرت اقدس مولانا الحاج عبد اللہ اور صاحب مولوی محمد ع
مقام ٹھہروں۔ ٹھکانہ حجاز دیدیں، طبع سرگودھا

زکریا

۸۔ مئی ۱۹۱۳ء



بحضرت اقدس داماد غلام بکا تر

بعد سلام مسنون داماد حاجی و عابد خٹ بند کو اکسٹ عرفین و رسال نہایت کیا تھا، نظر قدس سے گزر رہا ہوگا۔ اس وقت والدہ نارسہ عالی مورخہ ۱۰ صفر آج ۱۱ صفر کو پہونچا۔ یہ تو بڑی جلدی تھی ورنہ۔ بارش کی ضرورت اور وقت کا سال معلوم ہو کر فکر و قلق پر احق تعالیٰ شانہ اپنے لطف و کرم سے رحمت کی بارش عطا فرمائیں۔ یہاں گدشتہ ہفتہ سو فی خوب رہی۔ سنگد قریب درجہ میں او لے پڑے مگر الحمد للہ سارا پور محفوظ رہا۔ جبکہ کی تمام سے یہاں بارش کا سلسلہ شروع ہوا تھا جو سلسلے نہایت مستدام رہتا رہے آج صبح تک یہی۔ کل شام ٹھوڑی دیر کے لیے آسمان کھلا تھا۔ یہ بارش اللہ کے فضل سے بہت اچھی ہوئی۔ نہ علی کوکب نہ زور نہ تو۔ آج صبح سے آسمان پر سمولی ابر تو ضرور ہے مگر بارش نہیں ہوئی۔ گنتہ میں کی ضرورت کے موافق ہو چکی۔ رات موقوفہ بعد از غروب صاحب تشریف لائے تھے معلوم ہوا کہ کل شب سے یہاں صاحب کئی سال تمام تھا۔ مکان سے کثرت لانا ہوا

تمام حج اہلکار مارا، فرما رہے تھے، ایک دور دور کے بعد پھر وہیں مگر حضرت کی خدمت
افس میں حاضر کی کارا اور فرار ہے میں خوش نصیب ہوگ ہیں جو حاضر ہو جائیں ناکارہ
لوگ بجز اپنے اوپر افسوس کے کیا کریں۔

حزیر گرامی قدر دہلوی جنیل صاحب بعد سلام سنوں تمہارا کارڈ بہ بعد کا مکینا
براہ کمل اور صفحہ کو پہونچا، شردہ خانیت سے سرت ہوئی، حق تعالیٰ شانہ جزائی غیر عطا
فرمائیں، حضرت اقدس کے تیار ہم تک تو آپ در جلد ہی جلد ہی خط کھٹ کی تکلیف گوارا
فرمائی ہیں، کراشتیاق و انتظار رہتا ہے، مولوی انوار مراد ندوہا جیکے ہیں جس کی اطلاع
پتھڑیہ میں کر چکے ہوں، مولوی عبدالحمن صاحب بھائی انشا اللہ، مولوی جید مولانا
حبیب الرحمن صاحب بھائی جنیل صاحب سلام سنوں، حفظہ الاسلام

بخدمت اقدس مولانا الحاج محمد تقار صاحب زاد محمدیم
تمام ٹھوڑیاں، ڈاکخانہ بھاریاں، ضلع سرگودھا
ڈکریا، مظاہر علوم
۱۲ دسمبر ۱۳۶۶ھ



بخدمت اقدس ادم اللہ تعالیٰ بکانتا

بعد سلام سنوں، کوئی روز سے کوئی والا نامہ شریف نہیں ہوا، اس سے قبل جو الا نامہ
صار، جو تھ جس میں حضرت والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ خیر و بری کی کوئی تاریخ لکھنؤ
کے سفر کی جو تاریخ سے حضرت والا کو اور لکھنؤ اطلاع کدوں، وہ خود نہ لے لے اپنے سفر لکھ
کے ساتھ لکھ نہیں لکھنؤ، صحیح رہا تھا اور بالکل آخر فروری کی تاریخ ۲۸ فروری کا جمعہ لکھ
دیا تھا جس کو علی بنیاں، قہر بہت پسند کیا، اس سے پہلے بھی آج اس کی اطلاع کر رہا
ہوں کہ اس سے قبل جمعہ کے لوگ وہاں پہنچے ہائیں، اور مولوی یوسف بھی اس تاریخ
کو کسی روز میری جگہ شوال بکریں وہاں کہ یہ لکھنؤ میں حضرت والا کی خدمت میں
بھی اطلاع عرض ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہے کہ حضرت والا فروری تک سہ ریور
نزد قشرفین لے آویں، اس سے کہ یہاں سے لکھنؤ ایک کا سفر میں مسلسل دشوار ہوگا۔
بہیں تو کبھی نقش کافی ہے مگر حضرت کے خیال مبارک میں اس میں کوئی تنگی ہوتا بھی اور نہ

میں نہ تو آپ کے خط کے لئے کوئی پتہ تحریر فرمایا تھا نہ واپس اس سفر کی مجھے اطلاع ملی۔
 تو میں غریب خط تھکا، دو کہاں کہنے۔ باقی اگر آپ کو اس امر پر۔ بیٹے میں مطلع آتا ہے
 تو اور بھی سیکڑوں جو فراماس، بکارہ کئے نکلیں گے۔ حضرت اقدس درخشاہ ۲۰ ربیع الثانی
 کو سنا۔ پھر پہنچ گئے تھے۔ حضرت کا ایسا تھا کہ ایک روز یہاں قیام کے بعد اپنی تشریف
 سے چلیں۔ مگر میں بھفر و بود سے کچھ مجبور سا ہو گیا تھا اور سنا بقہ قرار دے کے ۲۲ فروری
 کی اطلاع نذر امیرین میں رسد چکا تھا اور بعض دیگر حضرت کو اپنی پیشہ میں اس وقت
 تک ملنے کی اطلاع دے دے چکا تھا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ عوارض درپیش ہیں۔ اس لیے
 میں نے درخشاہ سے ملنے کی کوشش نہ کی تھی۔ بعد ازاں میں پہنچ گیا ہوں تھا۔
 اس کو حضرت نے منع فرمایا اور مشفقانہ طور پر تشہید لے گئے۔ خوار دار یہ ہے
 کہ وہی عہد کی شام کو بڑے رات پور سے واپس تشریف لائے ۲۰ ربیع الثانی کو بغداد
 تشریف لے گئے اور وہاں پہنچنے کے بعد کو سنا آٹھا مگر جو کچھ آٹھا پہلے سے لگان
 کے قیام پر ہی ہیں۔ ہو گیا تھا کہ ۲۰ فروری کو کھنڈ گزری گئی۔ اپنے والد صاحب اور مولوی
 وحید صاحب سے ساڑھے سونے لفظ والسلام

کر گیا۔ - اطلاع برصغیر

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

عبدالمجید صاحب دہلی صاحب دہلی

مقام المصروفین۔ شکاگو۔ جہاں وہ ہیں۔ ضلع مرقومہ



عزیز گرامی تمہارے مکالمہ مبارک!

بعد سلام سنوں۔ سابقہ تحریرات کی بنیاد پر آپ کا خوب انتظام کر گیا۔ محبت نامہ رسد
 مانع معلوم ہوا جو صحیح ہے۔ خدمات کی خبریں بھی صحیح ہیں۔ جن میں بہت خدمت بھی خوب
 سکون ہے۔ لیکن ابھی تک قابل اعتماد نہیں اور کامیابیوں کے قصوں کی جو بہر بھی صحیح
 ہیں۔ حالات پر سکون ابھی تک نہیں ہیں اور خطرات سے کسی جگہ بھی لینا نہیں آتا۔ اگرچہ
 اللہ کا شکر اور ادا مان ہے۔ ان اطراف میں ابھی تک بالکل امن ہے۔

راپور میں خیریت ہے۔ اپنے والد صاحب، مولوی وحید صاحب سے سلام مستنون عرض کر رہا ہوں۔

نہیں خیال ہے کہ حضرت کے قیام میں خوب خطوط لکھے۔ اب تو پتہ غریب ہو گیا۔ گزشتہ روز میں دوسرے صیغے سے وہ حضرت کا دایاں سر آتا تھا تھا، اس پر پتہ درج ہوتا تھا۔ اب توش منہ حضرت کا ایک دایاں سر دکھانا اور اس سے چرکھنہ لکھنا
 قدرت کو اسی قدر سرفراز و بزرگوار صاحب، بیٹو صاحب
 سہ ماہی میں، ڈاکخانہ بھارویں۔ ضلع سرگودھا
 کرنا۔ خط و کتابت
 ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء

۱۳۶۷ھ - ۱۹۴۸ء

عزیز الہی قدر و ناز و مولوی عبدالحق صاحب مظلوم و مظلوم

بعد سلام مستنون، عرض کے اختصار کے بعد صرف یہ کہ یہودی مجھے نورانی و ربیخیاں بیکار
 تم کو خط لکھوں، گھر میں نے وہی سے تم کو سکھانے کے پتہ پر رہنا لکھے، کہ کبھی جواب نہ آیا۔
 سہ ماہی پور پوچھ کر یہ راپور تھیں کہ یہ تو معلوم ہوا کہ تم یہ کہ حدیث کی کتابیں دیکھو اور
 گشت میں جو اس کے بعد راپور رہنے پر معلوم ہوا کہ وہ اس کے بعد راپور رہنے پر
 کے لئے ہوئے ہو اس وجہ سے لکھی کہ تم سے قیام کا صحیح علم نہ ہو سکا۔ بہت دیر قبل مجھ میں
 یہاں پہنچ گیا تھا۔ نفع الہی کے خطرات کے ماتحت چنی صاحب بھی ساتھ آئیں اور یہاں
 بھی بجز اہم سوئی نفع کے سب یہاں موجود ہیں اور اللہ کے فضل سے بخیریت ہیں البتہ
 سرفراز صاحب کی علالت کے سلسلہ میں جواب تکے سائل مل رہی ہے والدہ صاحبہ کا علاج میں

ہے۔ تم حضرت کا ہانا میری سمجھ میں نہ آیا تو ایسی کیا عظمت آپ سب حضرت کو جو پتی تھی بالخصوص تم ارا اور سونوی خیدار جن صاحب کا۔ چند روز جو کے سونوی عہدہ راجن صاحب کا بھی خدمت آیا تھا۔ اسی دن جو اب کہہ دیا تھا، نہ اکر سے پر و شگ کیا جو۔ ڈاک میں گڑا تو میت ہو رہی ہے۔

تم نے کھار کچھ پڑھنے کو دیا نہیں چاہتا یہ توفیق قیام ہے اور بہت سے سبب اس کے جمع ہو گئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود مجھ سے انتہا سے محبتات جو کر کے کی کوشش کریں۔ اس میں فوراً تساہل نہ ہو کر اس وقت پر پتہ لگایا جائے۔ نیز ان وقت تہن و بھی اہمیت پہلے حد زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کا اندر و خیال رکھیں کہ ماحول کو جس قدر آپ درست کریں گے سکون اور واقعی کامدب ہو گا۔ اس کی جتنی کوشش ممکن ہو کیجئے کہ کم از کم آپ کے چوکوں میں نہ کوئی بے نمازی بہت نہ محرومت علی الاعلان ہوں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے لوگ آپ کے اثر میں ہوں ان کو آیت کریمہ استغفار اور درود شریف، سورہ کل کی ترغیب دے کر کثرت سے اس کا پورا کر لیں تو اللہ پھر آپ کی ساری تمناؤں میں بھی کامیاب ہو گی اور اللہ کے دکر سے قضائیں کو زینت آتی ہے۔ اپنے والد صاحب اور سونوی وید صاحب سے بعد سلام مستنون و مہمور و امیر۔ لکھنا یہ غیر آپ مستحسن لہجہ کی کہ مولا اہم شائق صاحب را پوری کے چھوٹے بھائی اور فیاض کا مہموری کو انتہال ہو گیا تھا اور سنی دن ان کے جاتی مولوی عبدالمجید کو بخاندہ شروع ہوا اور ۱۰ یوم بعد وہ بھی چل دیے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

ڈاکٹر صاحب پاکستان بھیرینہ پہنچ گئے۔ سودی نو مہینہ بھی۔ نیلغی ضیہ ۲۰۲۰ دہرہ کراچی گئے تھے۔ ہم کو واپس پہنچ گئے۔ فقط اسلزام

ذکر

بہر منت مولوی عبدالمجید صاحب سلمہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ

مقام ڈیرہ بھائی، ڈاکخانہ جہاد بھائی، ضلع سرحد



عزیزِ مملکت اللہ تعالیٰ !

بندِ سلاطین و مصلحتوں۔ تہا را کار و نظام الدین میں جسے ملا حضرت اقدس نے بھی ملاحظہ فرمایا تھا اس کے والد صاحب ہم کو نہیں دیں۔

آپ کے مہر کی حالت قابلِ رشک سے اپنی نا اہلیت پر معذرت افسوس ہی ہوا کرتا ہے آپ تو دانش و انداز سے اپنے اربعہ نہ کرتے رہتے ہیں اور ان پر جو حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں ہم نا اہل کو بھی رشک دلاتے رہتے ہیں۔ اپنا مالی تو وہی سیلی کا سیل سالوں پہلے شام کو کھچ رہے ہیں۔ دن بھر قلم گھس گھس کر نہ کسی مرقعہ کا حال معلوم۔ نزاد قبہ شکر کا آئنا ضرور معلوم ہے نہ

اسے بڑا دل ہے نہایت دوست رکھے است۔ ہر چہ برے برے ہونے کا نیست

چلتے رہو۔ فیصلہ رہو۔ نہ اپنا متہم و چور نہ کیس ہو پوچھنا سمجھو نہ

عیب سے جسے بھر نہبت کے کنارے کی

نیماس میں ڈوب ہی جانا ہے دل پار ہو جانا

کبھی پاس کبھی امید عین مقصود ہے ایمان عارفین کے نزدیک ہم وہ جاکھ بیاں

ہیست۔ آپ نے تو کبھی بیداری نہ کی وہ دعوہ کو بھی بڑا نہ کی وہ نہ تو آپ کا ہمدرد ہو

کرنے کا سطرانہ ہے ہر نہایت تو حضرت اقدس ہی سے دریافت کیجئے اور خود علم است کرا

بہر ہی گئی۔ براؤں جبرید ہے کہ جو حالت بخواب اللہ پیش آئے اس کو عین احوال سے پہنچنے سے

کا واسطہ دے کر لطف و کرم ڈالتا رہے۔ لیکن اپنی برصحت کے خواہش تو وہ فعلاً پیدا شدہ

حالت سے دل و شکایت کا اظہار نہ ہونے دے۔ یہ اپنے خیال میں سب سے اس کا غلط بنا

صحیح ہونے سے قرب ہے۔ صحیح معلوم کرنا چاہو تو حضرت سے دریافت کرو۔ حضرت کا نظام

سفر اب تک مجھے معلوم نہیں، بلکہ میرے خیال میں ابھی تک متعین ہی نہیں۔ میں وہاں

تک سمجھتا ہوں موجودہ افسار کے تکرار سے حضرت کا خیال ہے کہ چند روز گین سفر ہی میں

گزار دیں۔ تا جب یہ منظر سامنے آتا ہے کہ سفر میں کیا نافع مقصود ہے تو یہ اس سے

طبیعت نہیں اچھڑتی۔ اس سے وہ خیال ہے۔ نہ ہو جانا ہے۔ اس سے ابھی کوئی قیود نہیں

اگر کوئی تعین ہر سبکی قواعد علاج رسول کا تعین میں نے بار بار لکھا کہ تم اپنا پتہ جواب کے لیے
کارڈ پر ضرور لکھو یا کر۔ اب خط لکھ کر رکھ دیا۔ حضرت سے کوڑا کھینچنے کے بعد پتہ دریافت کر
کے لکھو گی گا حضرت سے معلوم ہوا کہ تمہارے والد صاحب رواد ہر چکے۔ ان کی خدمت میں
سلام مسنون۔

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
تھام دعوتیں، لکھنا نہ بھاریاں۔ ضلع سرگودھا
۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ
محطاً قمر ۲۳



عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون، کل تمہارا پہلا کارڈ اور آج دوسرا کارڈ سورہ ۲۲ ربیع الثانی پہونچا۔
ہندو سرور کے حادثہ انتقال کی خبر سے بے حد تعلق ہوا۔ حق تعالیٰ شاذ مروجہ کی حضرت فرما کر
اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس مانگاں کو اجر جزیل اور صبر جمیل عطا فرمائے
اور آپ کو نعم ابدل عطا فرمائے۔ ابراہیم سلمہ کی طرف سے نکرتے چھوٹے بچے کی غیرتوں
کے پرورش مشکل ہو جاتی ہے۔ یہ اندھا فکر کچا ہو گا ہے۔ روکی کے لیے مشکلات زیادہ ہوتی ہیں
حق تعالیٰ شاذ اس کی راحت کے اسباب بھی مہیا فرمائیں۔

مردی یوسف ۲۶ ربیع الثانی سے ناہور جلسہ میں گئے ہوئے ہیں ابھی تکس واپسی
کی اطلاع نہیں ہے۔ حضرت اقدس بھی گزشتہ ہفتہ زمام الدین تشریف لے گئے تھے۔ جس
دن مردی یوسف کی روانگی ناہور کو ہوئی! اسی دن حضرت کی واپسی ہوئی۔ بعد بعض عوارض
کی وجہ سے ہر ایک دبسا سکا۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب مدعیانہ کی خواہش پر کراچی واپس
مقیم ہیں شاہ مسعود کی معیت میں ان کی کار پر آمدورفت ہوئی تھی۔ واقعی آپ حضرات کی
زیارت تو اب مشکلات سے ہو گئی۔ حق تعالیٰ شاذ اپنے نفس سے آمدورفت کے اسباب
دیر فرمائے تو اس کے کرم سے امید نہیں۔

حضرت اقدس بخیریت ہیں۔ والدین کی اور مولوی عبدالرحمن، مولوی عبدالوحید کی خدمات
میں سلام مسنون۔

مولوی عبدالرحمن صاحب سے گزشتہ بات جو یہ آپ خود کہیں تو یہ بھی تحریر فرما دی کہ
 آپ کا کارڈ موزوں، موزوں ہی برسوں ملا تھا، مگر آپ نے اپنا پتہ نہیں لکھا اور مجھے یاد نہیں
 اس لیے جواب نہ لکھ سکا اس میں کوئی جواب ملے۔ یہ سب بھی جزو دعا کے تھے، ہم پتہ پوتا
 تو لائے کہ کون سا تھا۔ فقط

بعد سے مولوی عبد الباقی صاحب سے ملے۔
 انہوں نے فرمایا: مگر کون سا تھا وہاں ضلع گڑگاؤں۔
 گڑگاؤں
 ۲۸ مئی ۱۹۷۷ء



کرم خرم نہ فیہ منعم

بعد تمام سبھوں جوں سے گرمی مار رہی تھی۔ درمیان میں چند روز کے مولوی
 عبد الباقی کا کارڈ پہنچا تھا، آج مولوی عبدالرحمن صاحب کا درکار کا پتہ لکھا۔ پوچھا
 آج کل معذور تھا۔ میں نے ان کے خطوں سے پتہ لگا کر پوچھا کہ میں تو
 شہر ہی لیتا ہوں اور اگر ایسا ہو تو مولوی عبد الباقی صاحب کی طرف سے پتہ لکھا جائے
 میں تقریباً ۱۵ روز سے یہی دیکھ رہا ہوں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب کے خط میں
 ان کا درکار مولوی عبد الباقی صاحب سے لکھا جاتا ہے اس لیے یہ کارڈ ان دنوں حالات
 کے خطوط کا جواب بنے اور آپ کے ارا تالیف کے لیے یہ کارڈ حضرت مولوی صاحب سے لکھا ہے۔

تو صاف نہ ہو۔ آپ ہی کارڈ کو اس کے مضمون کو ان کے پتہ پر دیں۔ ان حضرات کے خطوط
 سے جواب دہ کی خیریت بھی معلوم ہوئی، درمیان کے کارڈ سے باتیں کی گئیں اور دنیاوی و
 حال معلوم ہو کر توفیق ہوئی۔ اسی سال شہر اپنی طرف سے رقم کے مبادلہ میں
 کی سال کی خیریت بھی لکھی تھی۔ شہر میں تھی شہر میں تھی حضرت مولوی صاحب
 ۱۵ یوم ہوئے دیار میں وہاں کے حضرات کے ہر روز کی خبریں لکھی تھیں۔ ان کے ہر روز
 سے بریل و اس کے ارا صاف سے لکھے اور وہاں مولوی منظور صاحب نے لکھی تھی کہ اس سے کھٹو
 لے گئے۔ گزشتہ چند سالہ کو کھٹو لکھتے تھے۔ وہاں سے بھی کتب واپس نہیں جوتے۔ نہ
 اسی کوئی اطلاع واپس کی لی۔ مولوی عبد الباقی صاحب، جاننا ان کے ساتھ ہیں۔ مولوی عبدالرحمن

صاحب کا یہ کارڈ ۲۲ اپریل کا کٹھا ہوا آج ۲۶ اپریل کو مجھے ملا۔

آج کل جند و پاکستان کا محصول کارڈ ۲۲ ہفتہ ۳۲ ہے۔ آپ بھی اس کا خیال رکھیں اور ان حضرات اور دیگر احباب سے بھی اخراج کر دیں۔

بخدمت مولوی عبد الجلیل صاحب سندھ
مقام ڈھولیان، ڈاکٹر زجاوردیان، ضلع سرگودھا
ذکر یا، مظاہر صوم
دہ ہادی الثانی، ۱۳۸۲ھ



کرم خرم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سنون۔ عنایت نامہ اسی وقت پسونیا۔ اس پر تاریخ روانگی تو تم نے کبھی
فقی وہ مقدور سے خبریں انگبھی۔ مثلاً وہ خیریت سے سرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں بھی
بالکل خیریت ہے۔ کوئی کسی قسم کی بات اس وقت نہیں ہے۔ لیکن جو خبر تم نے آحسان
انجاریں پڑھی ہے وہ اسی سوار پور کی۔ ہے کسی دوسرے کی نہیں ہے۔ حق تعالیٰ شائد
اپنے لطف و کرم سے عافیت اور مستقل امن عطا فرمائے۔ تم نے اپنی آمد کے متعلق
حضرت سے تذکرہ کو کٹھا۔ غالب یہ ہے کہ اب تو طو قات ماہ مبارک کے قریب ہی ہوگ
۲۵-۶-۱۹۸۲ تک بندہ واپسور حاضر ہی کا ازادہ کر رہا ہے۔ اس سے قبل اگر حضرت ہی کی تشریف
آوری ہوگئی تو شاید ملاقات ہو سکے۔ کل پرسوں کو مولانا یوسف صاحب، مولوی منظور صاحب
اور علی میاں کے آٹھ کی خبر ہے۔ پہلے تو بندہ کارہی بنا اقرار پایا تھا مگر میں بعض انداز کی وجہ
سے نہ جاسکا تو اب یہ حضرات تشریف لائے ہیں اور ایک روز قیام رہے گا۔ پھر شاید یہ
حضرات واپسور ہی حاضر ہوں۔ بندہ کے رمضان کے متعلق ابھی تک کچھ طے نہیں ہوا۔
ان حضرات کی آمد ہی پر طے ہوگا۔ مولوی یوسف صاحب کا اصرار تو بدستور اور ضرورت
جاننے کی پہلے سے ہی زیادہ لیکن مستورات کا مسئلہ نفع بن رہا ہے کہ نہ تو ان کے لئے جانے
کی کوئی صورت نمایاں تھا چھوڑنا ممکن ہے۔ اگر سید مرحوم ہی زندہ ہوتا تو کسی وجہ میں
کافی تھا۔ اب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ میں ہی مسئلہ جلد ملتوی کروں۔ اپنے دائرہ صاحب

اور دیگر اعزاء کی خدمت میں سلام سنوں۔

اگر وہ مبارک میں ادھر آنے کا موقع نہ ملے تو کم از کم اس ناکارہ کا بدلہ فضا مل رمضان اپنی سجدہ کے نمازیوں کو سمجھا کر سناویں۔ سمجھا کر کا مطلب یہ ہے کہ محض عبارت سنانا نہ ہو بلکہ اس کی احادیث کو اور مطلب کو اطمینان سے اپنے الفاظ میں سنا دو۔ ہاں مبارک میں اس ناکارہ کے خط کا انتظام نہ کریں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ مولوی وحید کا بھی خط آیا تھا اور میں نے جواب بھی لکھا اور وجہ لکھنے کے بعد پتہ لکھنا شروع کیا تو اس پر پتہ نہ لکھا تھا۔ صوف کھیڑو نمک لکھا تھا ضلع نہیں لکھا۔ جراتلق جو کہ وقت بھی ضائع ہوا۔ آپ ان کو خط لکھیں تو کہہ دیں کہ آپ کے خط کا جواب کبھی لکھا ہے۔ جب پتہ معلوم ہو گا ارسال کر دیا جائے گا۔ پاکستان کے بہت سے خطوط ایسے آتے ہیں جن میں جواب کے لیے پتہ لکھا ہی نہیں ہے مگر پتہ نہیں ہوتا اس سے بڑی رقت ہوتی ہے۔ فقط والسلام

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب سسر
مقام محلہ جیلان۔ ڈاکخانہ جھادیاں ضلع مرگودا
ڈکریا۔ مظاہر علوی
۱۲۔ شعبان ۱۴۱۶ھ



مکرم، محترم مولوی عبدالوحید صاحب ملکہ بخت تعالیٰ!
بعد سلام سنوں۔ غایت نامہ مورخہ، جون پہنچا۔ تم سے انگریزی تاریخ لکھنا مستعد ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں ابھی عافیت ہے۔ دل تو بھی پامتہ ہے کہ تم غیوں کا اپنی تمہارا اور مولوی جلیل اور مولوی عبدالرحمن صاحب کا ہاں مبارک حضرت کی خدمت میں گزرتا لیکن صحیح ہے کہ بغیر حضرت کی غشا اور اجازت کے سفر مناسب نہیں ہے۔ سندھ کی طرف سے آمد و رفت لو بہ ستور جاری ہے۔ یہاں سارنچور کے آدمی آ جاتے ہیں۔ وقت اور خرچہ البتہ اس طرف کو زیادہ ہوتا ہے۔ دیکھیں یہاں راستہ کب تک ساری ہوتا ہے۔ اگر وہاں بارک میں اس طرف آنا نہ ہو تو پھر کم از کم اس ناکارہ کا بدلہ فضا مل رمضان اپنے احباب اور

مسجد کے نمازیوں کو سنا دیں تو بہتر ہے۔ اس طرح پر کہ اس کا مضمون پڑھ کر ان کو سمجھا دیں۔ بخیریت مولوی عبدالرحمن صاحب بعد سلام سنون مسنون واحد مولوی طیل صاحب کا بھی خط آیا تھا۔ آج ہی ان کو بھی جواب لکھا ہے۔ فقط والسلام۔ ذکر کیا۔ مظہر علوم۔

۱۳ شعبان ۱۳۰۶ھ



عزیز گرامی قدر سلم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سنون بہرست نامہ مورخہ ۷۔ رجب آج ۱۵ کو مل کر موجب مسرت ہوا۔ معلوم نہیں تم نے اس پر ۱۲ کانگٹ کیوں لگایا حالانکہ ۱۵ مئی سے حصول کم ہو کر پھر وہی مسئلہ تکرر باقی کا رہا۔ اور اضافہ ۱۲ کا ہو گیا۔ آپ خود ہی اس خبر کو اپنے کارڈ میں لکھ رہے ہیں اور پھر بھی مزید کانگٹ لٹکائے۔ یہ صحیح ہے کہ حیدر آباد کا راستہ طویل بھی بہت ہے اور اس طرف کو آنے میں صرف بھی زیادہ ہوتا ہے اور وقت بھی بہت خرچ ہوتا ہے مگر اس کے سوا تو اب نہ کوئی اور راستہ ہے زقرب میں ہونے کی کوئی خبر۔ لاہور سے سید سے دیکھ اگر جاری ہو بھی جائے تب بھی اٹار نہ نہیں ہے کہ وہ راستہ کب تک، سمن بن سکے گا۔ میری بھی خواہش یہی ہے کہ آپ دوستوں کا ہم سب کو اسی طرف گوروں تا تو اچھا تھا۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے اس کے سبب پیدا فرمائے۔ غیب کی خبر کسی کو نہ ہو لے گا جو مضمون ساری عمر پڑھا پڑایا وہ سب نربانی ہی رہا حقیقی معنی اب ہی سمجھ میں آئے اور ایک یہی کیا بہت سی احادیث کا مطلب نربان سے قلوبہ کے اندر بھی پونچھا۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے ہمارے سیادت سمد گز و فرما کر اپنے سچے بندوں کے فیصل نظر کرم فرمائے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی عبدالجبار صاحب سے بشرط اذات یا کاتبہ سلام سنون کہ وہ حضرت اقدس کا مزاج اللہ کے فضل سے بغیر ہے البتہ بعض شب کی شکایت جو عموماً سے کبھی کبھی ہو جاتی ہے، آجکل بھی ہے۔ بندہ بھی کل کو انشاء اللہ

عائشہؓ کا لہو بہ کر رہا ہے کہ عائشہؓ کو بہت دن ہو گئے۔ حضرت کی قدریت آوری تو
کئی مرتبہ ہوئی، مگر اپنی ناپسندیدہ سے خود عائشہؓ کو بہت دیر ہوئی تو طبیعت کی اندرونی
کی وجہ سے اب سفر کی دیر بھی محبت نہیں۔ اپنے والد ماجد کی خدمت میں سام منوں
فتنہ اور ادا نام

کہا اُمّی فخرتہ بنتہ رسولی جہا عقیل صاحب سلمہ
منام صاحبہ روضہ کو کچھ زحما دیں فیصلع سر سودا

○ بیابانِ مدائن کا غار ۵۵ جولائی ۱۹۲۹ء
(۲۴ شعبان ۱۳۴۸ھ)

کرمِ معزم عذیبہ ضامہ

ہو سلام مسند ان گزشتہ نامہ مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۴۸ھ کو جب یہ بیت ہوا اس سحر طری
خوشی ہوئی کہ آپ نے پورے سید کا اعتنا کیا۔ کاش میں آپ کا بھی کہیں نہ برابر اوقات
میں یاد ہو گیا ہو۔

میرا توبہ سے دل چاہتا تھا کہ تم حضرتؓ کے ماہِ ربیعِ ثانی میں گزرتا، مگر ان کی مشکلات
کی وجہ سے حضرتؓ اندس کی حالت میں ہمارے شہر میں گزرتے باقی میں واقعی واقف میں جائیں
نہیں ہیں تمام، بہ کثرت رہیں، کوئی دن خالی نہ جاتا تھا۔ عید کہے ہیں سے بھی سلسلہ جاری
ہے۔ ہر ایک اب ضرورت سے نہ جاتا ہے جگہ لیکن بہ ہمارے میں اس کی وجہ سے بہ ہمارے
بھی منصوبہ ہی بنارہا جس صاحب سے آپ کی تفصیلی تحریریت معلوم ہو گئی تھی۔ سن ہے کہ
اب توبہ نامہ متعلق شیعہ ہو گئے ہر۔ نہ مٹھائی نہ کوئی۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس گرامی نامہ
کی نقل میرے پاس بھی پہنچ رہی۔ شاید تمہارے بھتیجے عید سے دو مرتبہ دن حضرت
اس خیال سے خود ہی شریعت سے اسے تھے کہ برسات میں مجھے عائشہؓ میں دانت ہوئی
تھر مجھے اس سے بڑا چاہ ہے کہ ان کی ماہ سے یہی صورت ہو رہی ہے کہ جب یہی ارادہ کرتا
ہوں، حضرتؓ اندس خود ہی نکال فرماتے ہیں۔ میں یہ اس مرتبہ میں اس شریعت کو دیکھ
تو کا عدم کر کے میری تو میں خود ہی ہر کتاب چھو گیا تھا۔ ان دشمنوں کو دیکھو، جوئی عید

عبدالرحمن صاحب مولوی وحید صاحب نے بشرط ملاقات دیدار اسلام سنوں مانچے
دار صاحب سے بھی ضرور عرض کریں۔ فقط والسلام۔

ذکر: مظاہر علوم
۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

جگرمی خدمت مولوی عید الجلیل صاحب مدنیو ضمیمہ
مستدام و حوثیان۔ ڈاکخانہ جھانڈیانی ضلع مرگودا پاکستان



عزیز گرامی قدر سلیم اللہ تعالیٰ!

بدر سلام سنوں! اسی وقت حیات نامہ موجب مسرت ہوا معلوم نہیں کہ اس میں
آپ نے جواب کے لیے کارڈ کیوں رکھا۔ آپ کا کونسا خط ایسا آیا ہوگا جس کا میں نے کبھی جواب
نہ لکھا ہو۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ وہاں ہندی کارڈ کا خط دشوار ہو۔ اگر آپ کے پاس
کوئی کارڈ ہندی تھا تو اس کو رہنے دیتے کسی دوسری جگہ کام آجائے بخار کی خبر سے خلال
ہے۔ حق تعالیٰ شاد صحت کا مدد عطا فرمائے۔ حضرت کے منموں سے مسرت ہوئی حق تعالیٰ
شاد مبارک فرمائے۔ تم نے اپنے متعلق جتنے الفاظ لکھے تم کو اب اپنے کو ایسا ہی سمجھنا
چاہیے بلکہ ان سے بھی زائد اپنی ماعیت کا تصور اب زیادہ ضروری بن گیا اور یہی ترقی کا
راستہ ہے۔ وعدہ اگر ذرا بھی شائبہ اہلیت کا آگیا تو ترقی کا راستہ مسدود ہے اور تیز رو
آجانے میں تزلزل کا اندیشہ بعد ہی کے لیے اتنی مشکلات اس راستہ میں نہیں جتنی ختمی کے
یہ رسوخ سے قبل میں بحیثیت کالبشری تقاضا اور چیز ہے اور اس سے محبت اور چیز
ہے۔ خدا کرے کہ اس سے محبت ہو تمہیں تعمیر میں اشتیاق ہو۔ یہ لفظ کہ مجھے تو حضرت سے
کچھ نفع نہیں ہے بڑا سخت ہے۔ اس سے فی الفور توبہ کیجئے۔ دور کھٹ نفل پڑھ کر توبہ
کیجئے اور اپنے کو یہ سمجھائیں کہ حضرت کی ذات سے نفع تو بہت ہوا مگر میں گنہگار ہی رہتا
ہوں کہ باوجود وصولی کے محبت کو صاف کرنے کے بھی جتنا میل رو گیا وہ بہت ہے۔
اجابا ہوا کہ یہ لفظ آپ نے لکھا نہیں ورنہ پڑی بے ادبی تھی۔ آپ کی دعاؤں کا شکریہ ادا
کرتا ہوں حق تعالیٰ شاد بخیر فرمائے خیر دے۔ کاش تم و جناب ہی کی دعاؤں اس رویہ

پر کچھ ہنر کیا۔

مولوی وحید صاحب کی ویسے کچھ غورۃ اشغال سے ملال نہ ہوا، لیکن ان کا یہ معلوم نہیں کہ تقریریت کا خط کھینچنا، آپ ہندہ کی طرف سے خط لکھ دیں، حتیٰ تعالیٰ شانہ موجودہ کی مناصرت فرما کر رفع درجہات فرمائے اور اس نامہ گاہ کو میر جلیل و جبر جلیل رحمت فرما۔

والدین صاحب اور نیکو گرامی کی تہذیب میں سلا م سنون، مگر کسی اور صاحب کے متعلق اس قسم کے مضمون کی اطلاع میر تو اس سے یہی مطلع کریں، میں نے معاملہ عدلیہ کو تو کچھ متعلق بھی نہ سنا ہے، میں نے متعدد اصحاب سے یہ بات دریافت کی کہ اگر کیاں سے یہ کار کاغذ بنائے تو وہ بیکہ ہوتا ہے یا نہیں، اس کا جواب نہیں ملا، اگر معلوم ہو تو مطلع کریں، فقط و السلام

ذکر کیا، منظر العظم، ۲۸ ستمبر ۱۹۸۸ء

احقر عبد الجلیل کوٹے

مطابق مہر ڈاک خانہ سہ ماہی پورہ رشوالی ۱۳۸۷ھ

(بجائی کارڈ)

منام وعدہ دیار ڈاک خانہ جھانویں ضلع سرگودھا پاکستان

نیمانی نہر تہ مولوی عبد الجلیل صاحب ہفتویہ شکمہ

بعد سلام سنون، گرامی، مرحوم ۲۹ جولائی ۱۹۸۸ء آج، ذی الحجہ چہا، مولوی وحید صاحب کے نام تیار کارڈ شہباز سے لکھا ہوا میر سے پاس رکھا ہے، ان کا خط اس وقت آیا تھا، اس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا، کچھ لکھنے کے بعد دیکھا تو پتہ نہ تھا، مجھ پر کہ لیا تھا کہ جب پتہ معلوم ہو گا، رسالہ کروں گا، اب تک ان کا پتہ معلوم نہ ہو سکا، ترجیح آپ کے خط کا جواب اس کو دیا رہا، طائفے کے لیے اسی پر نکلتا ہوں، جگہ تہذیبیہ پر آویں توں کو اپنی تہذیب سے دکھا دیتے، اگرچہ اب وہ مضمون تو بعد از وقت ہو گیا، تہذیب کا راستہ اب نہیں رہا، تاہم ان کے خط کا جواب تو ہے ہی، آپ آپ کے خط کے متعلق عرض ہے کہ میں نے کو تو واقعی دل بہت چاہتا ہے مگر اب تو صفر میں بہت مشکلات ہیں، ہفتویہ سے تو ایک ہی پڑسلہ تھا اب تو وہ ہو گئے اس لیے بہت وقت ہے، مولوی انیس علی اجمال

سنا ہے کہ ایک ماہ سے لاہور پڑے ہیں مگر پڑے نہیں مل سکا۔ حالانکہ مولوی حبیب الرحمن بھی اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں اور ان کا حکومت میں اثر بھی ہے۔ اگرچہ وہ مستقل پرمٹ پاس ہیں۔ عارضی میں اتنی دقت تو نہیں ہے، مگر دقت ضرور ہے۔ حضرت کا قصہ ضرور ہے اور عرصہ سے ہے مگر یہی مشکلات اب تک اٹھ رہیں اب جب بھی اللہ کو منظور۔
والد صاحب احمد و دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون، فقط والسلام۔

مولوی حیدر الجلیل صاحب سلمہ
مقام ٹھوڑیاں۔ ٹاکنو نہ جھانڈی ضلع سرگودھا
۸۔ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ



۱۳۶۸ھ - ۱۹۴۹ء

کرم محترم رضی اللہ عنہ

بعد اسلام مسنون میرٹ نامہ پڑھنا۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں ہر طرح خیریت ہے۔ بقرعہ بھی خیریت کے ساتھ گزر گئی۔ البتہ قرآنی میں بڑی سخت مشکلات پیش آئیں۔ بکرا عمر کا مسئلہ سے لے کر مشدّد تک ملتا تھا۔ جو گزرائی کی وجہ سے عام لوگ نہ لے سکے۔ لگائے کی قرآنی نہ پونے دی۔ کھڑا نہیں ہوا کہیں نہیں ہوا۔ جہاں ہو سکا وہاں کچھ سہولت ہوئی۔ اس لیے کہ وہ لڑاں پڑ گیا۔ عموماً فتنہ سے کوئی جاتا تھا۔ جس میں سب سے پہلے میں حصہ لے گیا۔ حضرت کا قصہ تو کان کا ضرور ہے اور ملی اسی قاعدہ سے تشریف بھی لے گئے تھے لیکن ایک خشت وہاں قیام پر بھی کوئی قابل اطمینان داعیہ و صورت پیدا نہ ہو سکے کی وجہ سے بہر دست ملتوی فرمایا۔ یہاں دم پور کے حضرات اگر اصرار کر کے اپنے ہمراہ لے گئے اور وہاں سے لکھنؤ کا بھی قاعدہ ہے۔

غائب آنرز نو بزم کسک واپسی ہوگی۔ مولوی انیس سحابتی اہلدار اپنے بھائی محمد جمیل کے بھرتی
 پہنچ گئے۔ مگر تقریباً ایک ماہ لاہور میں ٹھہرے رہے حالانکہ یہاں سے مولانا سید لڑکانہ
 نے بھی حکومت کے اصل افراد کے ذریعہ سے کچھ سموات کے اسباب دیا کر لئے کی سعی کی تھی۔
 وہ مع اپنے اہل و عیال کے دہلی میں مقیم تھے۔ مگر اچکل حضرت کے ساتھ لکھنؤ کے سفر میں یہ
 بندہ ناگوارہ امراض ظاہر بہ سے بغاضت ہے، امراض باطنیہ میں گرفتار ہے۔ کیا بچد ہے
 کہ آپ ہی کی دستگیری سے اٹھ جائے۔ مولوی وحید صاحب کی والدہ کی علالت کی خبر سے
 قلق ہے۔ حق تعالیٰ شفاء صحت عطا فرمائے۔ ان سے نیز مولوی عبدالرحمن صاحب سے
 اپنے والد صاحب سے سلام بخون عرض کر دیں۔ حضرت کے ہمراہ مولوی حبیب الرحمن نو مسلم
 بھائی الطاف، مولوی عبدالنسان، مولوی انیس ہیں۔ فقط والسلام

ذکر یا۔ خطاب مرحوم
 ۲۔ محرم ۱۳۶۸ھ

گواہی قدمت مولوی عبدالجمیل صاحب مدنی و منہم
 مقام مولویاں، ڈاکھنہ جھارکھنڈ، ضلع سرگودھا



(عزیز مولوی نصیر الدین سلمہ: بعد سلام مستون۔ یہ پرچہ خود لکھ کر اور عزیز امین کی خدمت
 گھر پہنچا کر مولوی جمیل صاحب کے پاس بلکہ سچے دو۔ فقط۔)

عزیز مولوی عبدالجمیل سلمہ!

بعد سلام مستون۔ سوچا بیچہ ریل پر پہنچ کر ۴ بجے چل کر ۹ بجے پر دہلی، شیش پور پہنچے
 جگہ خوب واقف تھی۔ دونوں تہا نہیں جماعت سے اطمینان سے پڑھیں اور شیش پور مولوی
 یوسف صاحب مع شتر خدمت موجود تھے اور معلوم ہوا کہ وہ عشا کی نماز میں انتظار کر رہے تھے۔ ۱۰ بجے
 پر یہاں عشا کی نماز مسجد کی جماعت سے پڑھی۔ مگر مکان کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دو دن گذر
 جاتے پر بھی اب تک دماغ مطمئن نہ۔ کل تو ساڑھے دو بجے تھے۔ اس وقت ۴ بجے پر
 مولوی یوسف، مولوی عبداللہ صاحب، حاجی نسیم، حاجی عزیز الرحمن، سید میکرم شریف، ہاشم
 تھے اور عیسیٰ ملک۔ ۵ بجے۔ حاجی عبدالودود صاحب لے بھی یہاں آکر کئی بیچے کا دینا
 لیا اور عیسیٰ روادار ہو گئے۔ مولوی عزیز امین صاحب بھی یہاں موجود تھے۔ یہی تھے میں مولوی یوسف

صاحب کے کافی اصرار کے باوجود مولوی انعام صاحب بہت دیر تک اور نہ گئے ابھی تک اپنا بھی حال درست نہیں ہوا اور مولوی انعام کی وجہ سے بھی ایک دو روز قیام کرنا پڑے گا۔ خیال تو یہ ہے کہ ان کو کچھ دن کے لیے ساتھ ہی سہارا چورہینے آویں، مناسب ہے کہ آج سید محمود صاحب بھی پہنچ گئے۔ معلوم نہیں مدرسہ بھی کئے گئے، میرے زہرے کے حامل قرآن کو سن رہے کہ ہو گیا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد جانے والوں اور رہنے والوں کے لیے دعا کی درخواست۔ جتنا سہم لے گا تھا اتنا ہی واپسی کا۔ ابھی تک روٹی کا کوئی ٹکڑا اوشرا نہیں، سامن و غیرہ ضرور ایک دو مرتبہ کچھ کھایا۔

نوکیلا بوقت عصر چلا بیٹھ

۲۰۴۔ صفر۔ ۱۳۲۹ھ



عزیز مولوی فیصل الدین مسک!

بعد اہم سنوں۔ ایک تہہ کل شام پہنچا جی، مکران میں صاحب کی معرفت، یہاں کیا تھا۔ جس میں مولوی یوسف صاحب کی رانگی کے متعلق مخلص لکھا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنی رانگی کے متعلق لکھا تھا کہ کل سے بروقت ڈرنڈر ہے، آگے بھی تک پہنچیں ہوا کل صبح کے آخر میں چاند شنب کی پر میں میں چھٹی تھی۔ اس لیے مولوی ایماں صاحب کا نام بھی کچھ نہیں ہو سکا۔ ان کی فراغ تو اگر کوئی مانع نہ ہو تو اتوار کو ہے۔ اپنی آمد آج بھی زیر بحث ہے اور یہی بہت ہی کاہلی، حصال ہے۔ ایک کھڑو سید محمود صاحب کی آمد کا آج ہی لکھ دو کر گیا ہوا، میرے نہ جانے کی دان کو اطلاع ہو گئی تھی یا نہیں۔ رہے آگے یا نہیں حضرت کے پہاں کب سے کب تک رہے اور میرے خند سے واپسی کا کوئی حال معلوم ہو تو اس کی بھی اطلاع کریں۔ مولوی انعام صاحب بھی غالباً چار۔ پانچ آویں گئے۔ گھر میں بھی یہ خط عزیز اقدار سے مندرجہ دیا اور مولوی جلیس سے بھی کہہ دیا کہ اس وقت کے اس کو اگر صوفی بنی کی کوئی اطلاع ہو تو ایک کارڈ ضرور لکھ دیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ بے گاہ ہو جائے گا

لیکن دشمنوں نے تاخیر کا سہا، بقول بھائی اکرم، اپنی آواز کا فخر تو اتر نہیں۔
 ذریعہ جوت، بجے سچ
 ۲۰۔ مضمون ۱۲۶۹



عزیز مسکرم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سنوں، اسی وقت عنایت نامہ پہنچا مقررہ عافیت سے سمرت ہوئی۔
 حضرت اللہ سے بھی پرسوں سے تشریف فرما تھے۔ اس وقت تمہارے خط سے کچھ ہی پہلے
 واپس رات پور تشریف لے گئے۔ حضرت دہلی کے، بلکہ آگے ہی کے اردو سے تشریف لائے
 تھے مگر پھر بعض عارضوں کی وجہ سے اتوار پر، امرتسر کی محکلات کے علاوہ اور بھی کچھ دفتروں
 میں رقم قینوں سے ملنے کا حضرت کو خصوصیت سے خیال۔ یہ وجہ اتوار ہوتا۔ پتہ
 تو یہ خیال ہوتا ہے کہ تمہارے ہی بلانے کی کوئی سہ۔ یہ سوچا جائے اچھا پھر آج بھی
 ذکر ویر تک رہا کہ چند یوم کو تمہیں صاحبوں کو بلایا جائے۔ اپنی انعطاف کی ہوا ہر جگہ
 کیساں ہی ہے۔ حق تعالیٰ نے شانہ اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمائے۔ اس سے تعلق ہوا
 کہ جو حضرت عمر سے علمی مشائخ میں گئے ہوتے تھے وہ بھی اب تمہاری مسطور میں لگنے
 لگے۔ اپنی طرف سے ایسے حضرات کو سمجھانے کی سعی تو ضرور کرتے رہیں جن عالم کے
 لہجہ کا آپ نے ذکر کیا اس سے بھی رنج ہو، جنی تھا نے شادانیت عطا فرمائی۔ بارش
 یہاں بھی اچھوتی نہاں اس موسم میں نہیں ہوئی۔ وارہ صاحب امور مولوی عبد الرحمن صاحب
 مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام سنوں عرض کر دیں۔ مولوی انیس بھی آج کل
 راجپوتانہ میں حضرت کے ساتھ ہی آئے تھے ساتھ ہی انیس گئے۔ لفظ اسلام

ذکر۔ منظر برطانیہ

مذہب مولوی عبد الجلیل صاحب مسند

نیم پین الاٹل ۱۲۶۹

مقام صوبہ ہندوستان، ضلع مرگہ، پکھتوں



بگرامی خدمت و ربوبی مجدد العیسیٰ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ !

بعد سلام سنون بگرامی تارخ پیرنچا۔ سب سے اول تو تفریب سید پربرا کو بپیش کرکے ہوں۔ نہ مٹھائی نہ کٹھالی نہ چھوڑا نہ دایرہ حق تعالیٰ شانہ اس جدید کجکوش کو شربکات اور نعم امیدل بنا سکتے اور نعمات طیبات عطا فرماتے۔

اس کے بعد حضرت اقدس کے نظام سفر کا سختی سے انتظار رہتا ہے اور صاحب بھی خطوط کے ذریعہ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے آپ یا مولوی عبد المنان صاحب بعد ہاتھ و رتیر کی اطلاع فرماتے و نہیں۔ جب تک کہ ایک جگہ استقرار نہ ہو۔ میں نے مولوی عبد المنان صاحب کے نام دو خط کراچی، دولاٹ پور اور سرگودھہ کا یہ دے کر ہے۔ رسالہ کے ہیں معلوم نہیں ان میں سے کئے جو نیچے۔ مولوی عبد الشکور صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ شاہ صاحب صبت جلد واپس آئے والے ہیں اس لیے انکا انتظار ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دست بستہ سلام سنون۔ حضرت مدنی بھی جب قرعہ لیتے لائق ہیں و خیر خیر دریافت فرماتے ہیں۔

حافظ صاحب و مولوی عبد المنان صاحب دیگر حضرات کی خدمت میں سلام سنون۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب ریخت کے سلسلہ میں ایک ہفتہ سے راجپور میں اور مولوی طیف الرحمن صاحب اپنی لڑکی کے قہقہے پر درخشندہ کا دلہا لگے ہیں۔ ناخترین کا کئی دن سے خطرہ ج بھی آیا۔ ان کے والد کو یواسیہ کا سخت دودھ پڑا۔ راتوں کی

طرف سے حضرت کی خدمت میں سلام سنون کی درخواست کھلی ہے۔ یہاں ہی سلام اور دعا کی درخواست کا اصرار کرتی رہتی ہیں۔ مگر خط لکھنے کے وقت یا نہیں قریباً نقطہ سلام

میں خدمت ربوبی عبد العیسیٰ صاحب و مولوی عبد المنان صاحب سلمہ
نعمت طہرت مولوی عبد العیسیٰ صاحب سلمہ
یاد رکھو۔۔۔ فراموش نہ۔۔۔ سب کو۔۔۔ پاکستان

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

C

محضرہ اقدس امام ربیع الاول ۱۲۸۱ھ

جدید سلام مسنون وادعایا دعا۔ راستہ سے پہنچ کر سے حضرت والہ کی خیریت کی اطلاعات ملتی رہیں، جن سے مسرت اور انعمینان روزہ اب ان کا فکرت ہے کہ حضرت خیریت سے مکان پر وئے گئے۔ خدا کرے سر کے اعتقاد پر مکان کا اثر زیادہ نہ ہو اور یہ نظم بینی سے اپنی سفارش کے ساتھ راہ پر بھیجے گئے۔ یہ زیبا جوان کی دن سے نکلا تھا مگر سفر میں اس پر ارسال نہیں کی تھا مگر ہمارا اس نذر کے چوہے بچے۔ حضرت کی روانگی میں جب سے ہونے کے اس لیے اس وقت در سال خدمت ہے۔ یہاں امام ہاشم اور پیر پیش آیا کھل کر شریفہ ۲۔ بیٹے فیاض کی شہر میں جذبات فطرت محبت کے شکری کا دفتر انتقال ہو گیا۔ موند و تودہ عمر سے نئے ہی گوارس وقت کوئی خاص اسلاف میں کا نہ تھا۔ کل سے بار سوج میں جو مانی مال کی وجہ سے گنگوہ کی چٹھی بہت جم گئی۔ مگر عری۔ بہتہ بالکل ہیں۔ کل کو تمام دن بھی زیادہ ہی میں گذر گیا اور اتنی ہی بات کی سید نہیں۔ ممکن ہے حدیث مانی کی کا پر ہر حال ہونا پڑے۔ وہ جنرہ الزیادہ غیرہ کی طرف سے حجب کو شریفہ نے گئے ہیں۔ حجاب کو حضرت گنگوہ قشرباہ نے کہتے تھے مگر کوہاں سے واپسی پر اور باؤ شریفہ نے گئے۔ خان کیا۔ بہتہ میں باپسی ہوئی۔ یہاں حضرت کی نذر۔ یہ سلام مسنون کے بعد دعا کی وخطرات کئی ہیں۔ یہ ناکارہ بھی ہیں اس استانی نا حصول۔ دولت پر دعا کی خدمت ضرورت سمجھنا ہے اس زمانہ میں وحشت سے توبہ بھی گذرنا بہت ہی مشکل ہے۔ تقریباً دس یوم دوسے علی میں کا خط آیا تھا کہ تجھ سے ملنے کا نصیحت پر شہید تھا صاحب۔ میں اس کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے ان کو کہو دیا تھا کہ حدیث یہ بھی وجہ سے شریفہ علی تر مجھے شائق ہے۔ ہر آپ کا حق اور حق۔ مانتے ضائع ہو۔ حضرت راہ پوری کی مانی پر ارادہ فرمایا۔ جب صاحب سے بھی طوائف ہو جائے گی۔ کہ یہ باہر بہت آئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس وقت تو بارہا حاضر ہی ہو جاتے گی۔ میں چاہے وہ کبھی نہ ہو۔ پھر تھے نوجو بہ دفعہ کی صبح کو گنگوہا میں آئے۔ حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کھینچے کا اتمام کر کے کچھ مایوسی اور افسوس صاحب ابھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں

حضرت گرامی تدریس مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ: بعد سلام سنون کا، شیہ مسند پوچھا۔
 مختلف انواع دینی اور دنیوی مشاغل کہ جو ہم میں ہم بھیر و در افتادہ ہو گئیں کی طرف سے
 انتہائی مسرت ہوتی۔ تمہارے کارڈ میں حضرت اقدس کے مکان پر قیام کا پتہ لکھا ایک ماہ
 کھائیں خود حضرت کی طرف سے ایک کارڈ لایا اور کا ایک صاحب کے نام لکھا۔ اس میں
 موصوٹیاں کا قیام صرف ایک ہفتہ کھایا ہوا ہے۔ وہ کارڈ اس وقت میرے پاس ہے۔ ان
 دونوں میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ میرے خیال میں ایک ہفتہ سبقت قائم ہے تاہم
 تحقیق کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے سرگودھا کے قیام میں مولانا عبدالحلیم صاحب اور
 مولوی محمد اسلم کے نام ایک درخواست بھیجی تھی۔ مگر کسی صاحب کے خط میں یہ معلوم نہ ہو سکا
 کہ ان حضرات تک وہ میری بھیر رہیں۔ منظرہ می تولد کی بات تھی۔ اگر کثرت فرما ہوں تو
 سلام سنون کے بعد عرض کر دیں۔ سختی سے ختم بھلا جو حدیث دے جواب۔ والد صاحب
 بھائی اسی صاحب صاحب دیگر حضرات کی خدمت میں سلام سنون۔ اگر فقط عبدالحلیم صاحب
 تشریف فرما ہوں تو سلام سنون کے بعد عرض کر دیں کہ سرگودھا سے جناب کا کارڈ موصول
 ہوا تھا جس کا جواب سرگودھا ہی ارسال کر رہا ہوں۔ صاحب صاحب بخیر رہا البتہ
 چھوٹے خانہ صاحب کی موت کے بعد سے بڑے خانہ صاحب کی طبیعت کچھ ناسا ہی چل
 رہی ہے۔ فقط والسلام۔

دیکھئے: سلمہ: بعد سلام

کہہ دے: سلمہ: بعد سلام



مکرم خیر مولوی عبدالحلیم صاحب خیر مکرم

بعد سلام سنون! پرسوں سے برابر آپ کے خط کا انتظار ہے اور خود بھی خط لکھنے کا
 ارادہ کرتا رہا۔ مگر یہ اشکال رہا کہ اگر ارادہ کے موافق ۱۲۔۔۔ جہ کو حضرت کیا مکان سے روانگی ہو
 گئی تو غالباً آپ بھی ساتھ ہوں گے۔ اور آئندہ کو یہ معلوم نہیں۔۔۔ یہ نوٹ لکھیں جو لوگوں کو لکھیں
 چاروں جیسے تمام خطبات میں تم نے ۲۴ کو روانگی بھی تھی لیکن راولپنڈی کے ایک
 خدو میں ۹۔۔۔ جہ کو حضرت اقدس کے لئے راولپنڈی میں پہنچنے کی ہجویر لکھی ہے۔ یہ چوہاں! اب حضرت کا
 نئی رہنمائی معلوم ہوئے۔ ہاں رہنمائی۔ رہنمائی کا جائزہ تو دینی عید انسان صاحب حق تھانہ ہاں

ان کو جزا سنہ حیر سے، برہنہ سے اطلاعات فرماتے رہے۔ مگر یہ خطا آپ کو مل جائے اور حضرت
کا پتہ معلوم ہو تو انشاء اللہ حضرت اور سلام مسنون کے بعد درخواست دعا لکھ دیں نیز سرسوی
عبد صالح صاحب اگر ساتھ ہوں تو ان کو بھی خط لکھنا تھا شاہد دیں، شہداء، موجود صاحبین
دن بوسے ہمیشہ پہنچ گئے مگر بہت غلاطیات کی ابھی تک فوجتہ نہیں ہوئی۔ راہد صاحب، روزی
عبد رزاق صاحب، سرسوی، عبد الجلیل صاحب، وغیرہ

گوریہ، خطا و سلام

۱۲ جنوری، ۱۴۰۸ھ

بگڑائی خدمت سرسوی، عبد الجلیل صاحب، وغیرہ
مقام رکھو دیں۔ فوجتہ زچہ دیاں، ضلع سرگودھا



کرم چہرہ روزی عبد الجلیل صاحب، ابو شکم:

بعد سلام مسنون، تمنا رکازت روزیہ ۱۰۰۰، شہر کل ۱۰۰۰، دارچہ بنیاد کو چوٹیا، کل
سے سوچا، اگر جواب کماں نکسوں، اس لیے کرم نے برکت لکھا، بکھا، وہ نور لعل چور دلا، بڑے
درمیان میں دائرہ ہے، اس کے علاوہ فاکل پور سے ایک صاحب کا خط آیا، وہی ملا، حضرت
۲۰ جنوری، امداد کو لائی پور شریف، لے آئے اور ۱۰ کو تاج، اس شریف لے جائیں گے
ایسی حالت میں بھروسہ کہہ گا، اب رہی کے پتہ سے لکھو، وہی کہ، یہ میرے آپ کو مل ہی جائے
گا اور کون سمجھتے تھے میں نہیں آئی، کوئی صاحب نصرت نہ ہی میں ان کا پرچہ اس لیے
آپ کے پاس ارسال کرتا ہوں کہ اگر آپ ان سے واقف ہوں تو میں انکے پتہ پر آئی
انہوں نے خود ہی اور حضرت سے ملنے کے لیے آئے اور کچھ بد معرفت کی خدمت میں
سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست اور یہ وہی کی خیریت عرض کیا، اور یہی کہ
وقت میں خود پیش ہی کر دی، نہ ہوں، یہی ابیہ سے آج صبح گری ہو گیا اب یہی مل
پائے گا، کچھ وقت بعد، چہرہ بچا، تھوڑا کوشش دینی، حاضری کی کریں، اگر اس مقدمہ میں ان
بے کار ہوتا، بار بار کر اور مٹا، اس کے سوا کس مصروفہ کا نہیں، یہ چہرہ آؤ کی طرح سے
کھا، اور مٹانے سے سوا کوئی کام نہیں۔

تمنا سے شکوہ کام ہر گاہ سے انقطاع و نہایت مجھے بلکہ اکثر صاحب کرمین بہادر ملت

فلوک میں دوسری جگہ سے استفسارات بھی آتے رہتے ہیں۔ بجائی لاطان صاحب کے خط کا جواب اس سے پہلے کارڈ میں لکھ چکا ہوں۔ ان سے نیز مرموسی عبدالرحمن صاحب و مولوی حبیب صاحب، سوزنا جید اللہ صاحب، نادر فی ودیگر حضار کی خدمت میں سلام سنون عرض کر دیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے بالکل حافیت کو رعیت ہے۔ گزشتہ فلسفہ کوئی اثر اب نہیں ہے۔ حضرت مدنی بھی بخیریت ہیں۔ گزشتہ ہفتہ امیر الہی کے جلسہ میں شرکت آوری ہوئی تھی۔ حضرت کی رعیت بھی دریافت فرماتے تھے۔

میں نے پہلے عرض میں بھی لکھا تھا کہ حضرت راہپوری رحمہم کے اسفار میں حلیت سے برگزیدہ ہوئے چاہیں۔ آقبا در بنگان بعد میں محسوس ہوا کرتا ہے۔ حضرت اپنے ہی اصول پر اسفار عموماً کریں۔ یہ دو طرفہ حضرت مدنی ہی کے لیے رہنے دیں فقط و سلام

ذکر کیا۔ مظاہر عظم

حکیم عارفی خانی ۱۳۶۸ھ



عنایت فرمایا بہ شتاب نصر اللہ خالصا حب مقیم شاہ پور مدنیونکم !
 بعد سلام سنون۔ آنکہ آپ کا ایک بہت طویل خط پہونچا جس میں آپ نے ۲۶ فقر کے نام لکھے کہ ان حضرات کے لیے بندہ دعا کرتا رہا کر۔ سے۔ لیکن خط کے جواب کے لیے آپ نے اپنا پتہ بھی نہ لکھا۔ پاکستان سے بہت سے خطوط اس قسم کے آتے ہیں کہ وہ خط لکھتے ہیں اور اپنا پتہ نہیں لکھتے۔ پھر انتظار کرنے کے بعد وہ خط کی شکایت لکھتے ہیں کہ تم پاکستان والوں سے ایسے نساہو کہ ان کے خط کا جواب بھی نہیں لکھتے بلکہ اپنا پتہ پھر بھی نہیں لکھتے۔ میں تناسف رہتا ہوں کہ یہ تو وہ خطوہ ناراض ہیں لیکن میرے لیے جواب کی کوئی صورت نہیں ہوئی۔ اب بھی یہ خط حضرت کی حضرت اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ میں چار مرتبہ حضرت سے مل چکا ہوں اور اب پھر لاہور میں آؤں گا۔ آپ ہی کے خط کی وجہ سے نفاذ لکھنا پڑا۔ ورنہ میں حضرت کے نام کے اختتام کے نام کے خطوط عمدہ کارڈ لکھتا ہوں کہ وہ نفاذ کی یہ قسمت جلدی پہونچتا ہے۔ آپ کی پریشانی سے رنج و ملال ہے۔ حق تعالیٰ شاء آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر اپنا فضل و کرم فرما

آنہیں محبتاً سب ہی پریشان ہیں اور یہ پریشانی ہمارے اپنے دکا اعمال سے زیادہ محبوب ہے اور زیادہ تلقینی کی بات یہ ہے کہ ان حوادث پر بھی ہمیں حیرت اور تعجب نہیں جو رہا۔ بلکہ اپنے اعمال پر میں اضافہ ہی ہے۔ ایسی ہی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی ہم پر کرم کی نگاہ فرمائے تو ہم لوگوں کی حالت کچھ درست ہو سکتی ہے۔ ان حوادث اور مشکلات کا بہترین علاج اللہ کے پاک اسم کی کثرت ہے۔ کہ اللہ کا ذکر تقویٰ کے اہلین کا ذریعہ قرآن پاک میں وارد ہے اور حضور کا پاک اشارہ ہے کہ ہمارے کی وجوہ کا دعائے استقبال کو اس سے بے حد زیادہ سے زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے۔ اس کے بعد درود شریف، سوگند اور دعا کا انجام فرمادیں۔ ظاہری تدبیر کھنگی اگر باطنی تدبیر یعنی اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو کراؤ اس سے طلب الہیہ کے ساتھ ہو تو بعد از اللہ سہولت اور کامیابی غالب ہے۔ یہ پاک نور کا کارہ بھی دعا کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ آپ کو اور آپ کے حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی مشکل نہ ہو، اور حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ عورتوں کے آپ کے نام نیچے ہیں حق تعالیٰ بخاندان سے بے مشابہت کی مشکلات کو دور فرما کر داریں کی ترقیات سے نوازے۔ ان سبب حضرت کی خدمت میں بھی ہے۔ راقیہ جام جو پر آپ کی خدمت میں ذکر و دعا کے مشافعت تھی ہے، جو جس کی میں فقط والسلام

ذکر: خطا بر علم

یکون دان اقبال ۲۸ سہ



حزب مرہونان عبدالحی علی صاحب سلمہ

بعد سلام سنون، حضرت قاری کی طرف سے تمہارا نالہ پوچھا گیا، جو نسخہ شریف ۲ جلدی دانی کو مل گیا جس کا جواب اسی منسوب تحریر فرما رہے تھے کہ یہ نسخہ کلمہ ۱۰۱ ہے ایک دن آج بعد کے دن ایک خط فرما ہو گئے تھے کہ تمہاری خطا صحت نہیں ان میں سے کوئی نہ پوچھا نہیں تھا کہ میں کوئی چیز نہیں دے سکتا کہ خط کا جواب ہی تھا جبکہ کے دن سے آج تک بھی کوئی خط نہیں ملتا، اور اگر کوئی خط نہیں ملتا تو یہ خطا ہی کے بعد کو پڑے ہوئے خطا سے دور صاحب بار و کراچی دہلی روانہ ہو گئے۔ مجھ سے تو ان کی پاکستان سے آئندہ کے بعد سے تعلقات میں نہیں رہے۔

یہاں اللہ کا شکر ہے خیریت ہے حضار امت کی وجہ سے کفر و دُشمنی جو ہوا تھا وہ دس بارہ روز سے نہیں ہے۔ اب کوئی غرضتِ بظاہر نہیں ہے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب تین دن سے راجپور گئے ہوئے ہیں اور کوئی خاص بات قابلِ ذکر نہیں ہے۔ حضرت اقدس سلام نیاز کے بعد امتدعائی دعا بجا کر اطفال مولانا عبد اللہ صاحب مولوی عبد الرحمن، مولوی وحید و دیگر حضار مجلس سلام مسنون۔
یکم اپریل سے یہاں کا ڈاکٹر نہ کو لٹافہ مار کو ہو گیا۔

بجڑت مولوی عبدالجلیل صاحب بطریق مولوی عبداللہ صاحب نادقی مدظلہ
چنگر محلہ - انارکلی - لاہور - پاکستان
۵ جلدی سنائی ۱۳۶۸ھ



کرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدظلہ مکرم!
بعد سلام مسنون اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ یکم جمادی الثانی خلیل انتشار کے بعد پہنچا۔ اس ہفتہ میں بندہ دو کارڈ نووارتھ کے پتر سے اور ایک کارڈ ایک لفافہ لایور کے پتر سے لکھ چکا ہے۔ سفر کی روداد درکار میں حضرت اقدس کے سیر پارک پر چوٹ کی متوجہ خبر سے لکھ دیا تھا تھا۔ حضرت کے سفار کی یہ ہمہ ہی بڑی تشویش کا سبب بن رہی ہے۔ بندہ نے تو اجدا مسافر میں کراچی ہی عرض کیا تھا کہ چند عیادت مناسب تجویز کر کے وہاں کچھ ایام مستقل قیام ہو جائے اور قرب و جوار کے احباب و ہمیں اگر زیارت کریں۔ مگر حضرت اقدس کے یہاں دلہاری کا تدار و رلوگوں کی اپنے جذبات کے مقابلہ میں دوسرے کی راحت کی پروا نہ کرنا ان شدائد کا سبب بن رہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ خیر و عافیت کے ساتھ سفر کی تکمیل فرماتے حضرت ملکی طبیعت کچھ دن سے ناساز ہے۔ آجکل مہبل ہو رہے ہیں، مگر اسفار جاری ہیں۔ ۱۴۔ اپریل سے یکم مئی تک ایک مہل سفر گئے اور مسافروں کے ضعف کی وجہ سے آج کل مکان سے باہر اتنی دُشواری سے ہوتا ہے۔ کاش ان اکابر کے جاہد کا کر کے اس جلدی پر بھی پڑ جاتا جس سے اب سفر بالکل ہی سڑک ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد بندہ کی طرف سے اور بھیجی کی طرف سے

سہارنپور آئے ہوئے ہیں۔ ان کی لڑکی آئی ہوئی ہے، اس سے ملنے جو نہیں تھیں، ان کی طرف سے بھائی اکرام، بھائی محمود بھی آئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے بھی سلام سنوان۔
بہت محنت سے ملائے عبداللہ صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب، بھائی الطاف صاحب، دوپہر
حضرت علیہ السلام مسنون۔

زکریا
مظاہر جاوید

۱۱ جہان آبادی ۱۳۰۷ھ

نورانی و نہایت مولوی عبدالحیہ صاحب
بوساطت مولانا عبداللہ صاحب، مولانا محمد رفیع
چنگوڑی، نارنگی، لاہور۔



دارم محمد بن محمد بن محمد

دارم مسلم مسنون، اسی وقت بعین اخطار میں لاہور کا ۱۰۰ بجادی اثنی عشر لکھا ہوا
نہا چھوٹی اور بہت جلد میں تیسرے ہی دن مل گیا۔ حضرت اقدس کے اس طوفانی سفر سے
بروقت عکس سوار ہوا۔ اب تو غالباً سب جگہ سے قریب آکر لاہور پہنچ گئی ہوگی
۱۱ رات کو کھانے وغیرہ کی تیاریاں شروع ہو گئی ہوں گی، ایسے کہ اب تو پرستہ کی دینا
جی ترسب لکھم، جہ حضرت اقدس سے یہ بھی دریافت کر کے اطلاع فرمادیں کہ وہ کچھ
تیار کیا تھا۔ یہ یقیناً ۱۰۔ ۱۱ پر ملے گا۔ اب رات کو یہ قریب علی خاں صاحب بھی لاہور کا دار
کہہ رہے ہیں۔ یہ مسئلہ کثرت و فیضان نظر ہو گیا ہے۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب نے یہودی
بعض عوارض کی وجہ سے سفر کا ارادہ نہ کر سکتے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سامع نیاز
کے بعد دعا کی درخواست کریں۔ مولانا عبداللہ صاحب رائٹر حضرات کی خدمات میں
سجود مسنون۔ وہ وہ نہیں کہ مولوی عبدالرشید جو پوری کے نام کا جو پرہیزگار ہیں تھا وہ
ان تمام پوچھنے والے ہیں۔ اگر ان کا کوئی خط حضرت کی خدمت میں آئے تو اس میں رکھ
جیں۔ نقطہ اسلام

نورانی و نہایت مولوی عبدالحیہ صاحب، بوساطت مولانا عبداللہ صاحب، مولانا محمد رفیع
نارنگی، چنگوڑی، لاہور۔

۱۱ جہان آبادی ۱۳۰۷ھ



مکرم حضرت علامہ فیوضہم !

بعد سلام مسنون، تمہارا خفیہ کی صبح کا کھانا جو خطہ و دشمنہ کو اور شام کا کھانا ہوا آج
 مشغیہ کو پہنچا۔ اللہ کا کاکہ لاکھ شکر ہے کہ حضرت اقدس اپنی فداکار نوازی سے بغیر بیت نامہ
 ہو گئے۔ حق تعالیٰ شانہ ان کے فیوض و برکات کو، دیر جا رہے سرور پر قائم رکھے۔ غلابا اب
 روانگی کی طیارہ چوری ہو گئی اور لیکن ہے کہ اس خطہ کے پہنچنے تک وہ انکی ہی ہو جائے۔
 اس صورت میں غلابا آپ کی بھی لاہور سے روانگی ہو چکی ہو گی۔ اگر یہ خطہ آپ کے پاس
 پہنچ جائے تو مولانا عبداللہ صاحب سے براہ عرض کر جائیں کہ آپ کے روانہ ہونے کے
 بعد اگر کوئی خطہ پہنچے تو اس پر آپ کے مکان کا پتہ ملکہ کر روانہ کر دیں۔

راؤ ایضاً علی خاں صاحب کل صبح کو اورو چھوٹے پیر صاحب کل شام کو یہاں سے
 روانہ ہوں گے اور ۲۱ اپریل کو گیارہ بجے کے قریب دہلی سے ہوائی جہاز پر لاہور کے
 لئے سوار ہوں گے۔ اگر اس وقت تک حضرت کی روانگی نہ ہوئی تو ملاقات ہو سکتی ہے۔

آخر میں جناب کا بہت خصوصی شکریہ لیا کرتا ہوں کہ مکان سے روانگی کے بعد سے
 آپ نے ہر جگہ سے حضرت کی خیریت کی اطلاعات فرما کر بے حد مطمئن اور مسرور کیا ہے۔ حق تعالیٰ
 شانہ اپنے خدایان شان اس کی بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے نہ
 صرف اس ناپاک کو بلکہ بہت سے ملنظرین کو الہیمان بخشنا۔ حق تعالیٰ شانہ آپ کو بھی
 طمانیت قلب کے بعد اپنی رضا اور ترقیات سے نوازے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب دہلیا نوکی اور جمعیت کے سب حضرات آج کل
 مکھنوتے ہوئے ہیں۔ ۶ تا ۱۰ اپریل وہاں جمعیت کا سالانہ جلسہ ہے۔ مولوی یوسف
 قلی ام الدین سی مہجور ہیں۔ مولانا عبداللہ صاحب، بیانی، الطاف صاحب، مولوی وحید
 صاحب اور اگر مولوی عبدالرحمن مکان سے واپس آگئے ہوں تو ان سے نیز دیگر حضرات
 سلام مسنون۔

دکھیا۔ مظاہر علوم

۴ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ

بکراچی خدمت مولوی عبدالجلیل صاحبہ نہ فیوضہم

مولانا عبداللہ صاحب تارقی رومہ ہوتا

کر رہے تھے۔ یہ فیوضِ کعبہ

بعد از مدہم مسنون قمار کا کارڈ مورخہ ۲۵۔ ۶۰ ہائی وائی آج ۹ کو سپرنٹنڈنٹ کا کارڈ بہت
 ریز میں سپرنٹنڈنٹ کا کارڈ اب تیسرے دن سپرنٹنڈنٹ جاتے تھے انکار میں عدالت کی خبروں
 سے تعلق نہ تھا۔ تعلق تھا نہ صحت کا نہ عاقلہ بہ مشرقی فراسٹ ماس عدالت کے سامنے
 حضرت سے سفاقت مزید برآں ہو گئی تعلق تھا بھی جو ترسین قیاس ہے۔ میں تو حضرت
 اقدس کی ناز ستہ میں بار بار لکھتا ہی رہا کہ اسٹار میں اس نذر عبادت خفروں چاہتے
 واپس میں کانبری جوتے اور ای خیال سے لکھتا تھا کہ جب اس ذات کے شرف بڑی
 ہوئی ہے تو وہ حضرت کچھ انبیان سے ملاقات کریں۔ اب چپ حضرت کی مودہ ارمی
 ہے کہ اس جہان کو توفیق کر کے خود کو ہر طرف متوجہ کریں۔ اللہ کے ذکر کی اہمیت بتائیں کہ
 آج کل تعجب ایسے ہوئے ہیں کہ خود کو ہر طرف متوجہ نہیں ہوتی۔

حضرت اقدس ۲۵ کو لاٹو اپنے تحریریت دہلی پہنچ گئے ورنہ اسے کہ شام کو پہنچائی بھی
 مع اپنی بیوا کے تحریریت دہلی پہنچ گیا۔ شاہ مسعود صاحب کل پختونہ کی شام کو اپنی کمر
 میں حاضر کئے بعد سہارن پور پہنچے اور اسی ذات بیٹے گئے حضرت فاطمہ مہربوی
 حبیبہ ایچکن صاحبہ کے یہاں ہے۔ آج جس کے وقت نظام الدین جانے کی خبر
 ہے اور کل دہلی سے دہلی واپس آکر پیرسوں یکشنبہ کی خبر، بجے یہاں سے چل کر نیک ہے
 سرانچہ کی خبر ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ صبح دو شنبہ ہی حضرت کو واپس آکر شریف بری کا
 مشورہ دوں کہ وطن سفر کا مکان ہوگا۔ میں تمہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اس نسب میں
 نہ ہو۔ دہلی میں مذکورہ ہر کے نوہی نا املہ۔ جہنم کو تیار ہو رہے۔ مگر میں نے کل ہی رضی
 لکھا تھا کہ دہلی جانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ پھر بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت تیار ہو رہے ہیں۔ ان سب
 ہے۔ اب تو اسے بار بار کی طرف سے دہلی کو رہتے ہیں۔ ان کو جو گیا، ایک شہر ہے ماری
 سے لگتے ہیں جس کے ساتھ پیرس بھی جاتی ہے۔ اس میں مسلمان پاکستان آئے ہائے ہیں۔
 سند دہلی سے آ رہے ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ اس شریف میں مولوی محمود، حبیب کے اعزہ کی طرف سے کچھ ہو گئی

کا اظہار ہوتا ہے معلوم اب کیا حال ہے۔ والد صاحب، اہلباجہ، مولوی عبدالرحمن صاحب
مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات کا عائدہ میں سلام سنوں۔

مکرم محرم مولوی عبدالجلیل صاحب مد فیوضہم
مقام ٹھہرڈیاں۔ ڈاکخانہ جھارپور۔ ضلع سرگودھا
ڈکریا۔ منڈی بہاؤوالہ
۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ



مکرم محرم مد فیوضہم؛

بعد سلام سنوں گرامی نامہ مورخہ ۱۰ رجب ایسے وقت پہونچا کہ حضرت اقدس بھی
سہارنپور تشریف فرما تھے۔ حضرت نے بھی ملاحظہ فرمایا۔ حضرت یکشنبہ کی صبح کو گنگوہ قمریت
کے قصد سے تشریف لائے اور شاہ کو بہشت مسعود کار میں گنگوہ قمریت لے گئے اور وہ شہد
کی صبح کو دس بجے واپس تشریف لا کر شہ کو مکان میں آنا کہ اس وقت سیدھے بہشت مسعود کو پہونچ
تشریف لے گئے۔ گرامی کی شدت کی وجہ سے قیام ترک کرنا طبیعت مجبور تھا اچھی ہے۔

بخدمت مولوی عبدالرحمن صاحب! بعد سلام سنوں! آپ کا کارڈ بھی حضرت کی
خدمت میں پیش کر دیا تھا اور حضرت کے ارشاد سے صاحبزادہ کے حادثہ کا حال معلوم ہو کر
تعلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ اس معصوم و مروجہ کو والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنا کر نعم ابدل
نسب فرمائے۔ بندہ کی طرف سے اس کی والدہ سے بھی بعد سلام سنوں تشریف فرما ہیں۔ والد

صاحب اور مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات میں سلام سنوں۔ لکھنؤ و اسلام!

مجاہد خدمت مولوی عبدالجلیل صاحب مد فیوضہم
مقام ٹھہرڈیاں۔ ڈاکخانہ جھارپور۔ ضلع سرگودھا
ڈکریا۔ منڈی بہاؤوالہ
۱۰ رجب۔ ۱۴۰۶ھ



مکرم محرم مد فیوضہم؛

بعد سلام سنوں! اسی وقت گرامی نامہ پہونچا۔ ذمہ دہلی سے ۱۶ شعبان جمعہ کو واپس آگیا
تھا مگر دوسری دن صبح خنبہ کو دیوبند جانا پڑا کہ وہاں کے برائے کالجہ شور علی تھا اور گنگوہ قمریت
سے ان حضرات نے باوجود میرے شدید انکار کے میرا نام بھی دارالعلوم کے جہان میں شامل کر دیا

وہاں سے دوشنبہ کو واپس ہوئی۔ شیعہ کا فرقہ ان کے مخالف پر ہر وقت ہے۔ اگر قطعیت میں سے کسی چیز کا انکار کرے تو کعبہ سے وارد نہیں ہیں۔ لہذا ہے کہ حضرت گنگوہی قدس سرہ نے فرمایا کرتے تھے کہ ان کے عوام بوجہ جہاں کے فاسق ان کے مخالف قرار دئے گئے۔ ان کے علم ہر حال میں اور تو مخالف پر ہے۔ اگر مسجد سے کہیں میں کوئی مسجد نہ ہو تو مضافہ نہیں۔ وہ نہ سکونت کیا جاتے۔ یہ صرف میری رائے ہے۔ ملتی آج کل کوئی ماسی نہیں ہے۔ پانڈرائٹ مبارک۔ دونوں واپس آئیں گے۔ بندہ کوششیں سہارنپور میں: انشا اللہ اگر جسکے میں ملے۔ اس سے پہلے خط میں لکھا تھا کہ حضرت نے مولوی عبدالحق صاحب کے والد کے مناجات کے بیٹے کو روپ بہ واسطہ حاجی عبدالحق، حافظ عبدالحق، صاحبہ کے پاس بھیجے کہ فرمایا تھا کہ وہ مولانا کو بلا کر دے دیں۔ اس رقم کے لئے کوئی چیز نہ بچنے کی نہ مسجد تو ہے۔ جون کے خط میں لکھی تھی۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں ہوا۔ آپ نے بھی اس کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ اس سے پیش آپ ہی کے خط میں بندہ نے یہ بات لکھی تھی۔ مولوی عبدالحق صاحب: مولوی عبدالحق صاحب والدہ صاحبہ کی نعمت میں سلام سنوں۔ فقط والسلام۔

گزشتہ خدمت مولوی عبدالحق صاحب واپس ملے
 سہ ماہیہ پانڈرائٹ مبارک: جہادریاں ضلع سرگودھا

ذکر کیا

۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء



محرم الحرام مولوی عبدالحق صاحب عازم السلام!

بعد سلام سنوں۔ بندہ عید سے تیسرے دن شنبہ کو پاپور گیا تھا۔ آج سہ شنبہ کو واپس آیا۔ وہاں مولوی عبدالحق صاحب کے پاس آپ کا وہ آدھی خط جس میں آپ نے اپنی بات کے متعلق تفصیلی حال لکھا، نظر سے گزرا جس سے بڑی خوشی اور فخر ہوئی۔ یہ اثر تو ظاہر ہے کہ جن بات میں لکھا ہے اور اس کا طبعی عامل کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو اتنی دور سے دیکھ رہا ہے۔ اس لیے کہ وقتی تقابلات کا علم اس کے لیے ضروری ہے اور یہاں سے اگر کسی عامل سے اس کے لیے تعویذات ارسال کرانے جائیں تو ان کے اثرات کی امداد اور جواب کے لیے نہایت چاہیے۔ اس لیے اگر طبعی ہو تو کسی ایسے عامل کا جو جو احوال پر جلد بہت مصلح ہو

سکتے ہو، البتہ انہ کے پناہ گاہ میں جو برکات ہیں وہ بے خطر ہیں، پڑھنے کا جو معمول آپ نے شروع کر رکھا ہے اس کو بدستور جاری رکھیں۔ افسوس کہ اللہ وہ خود بھی بہت کافی ہے اور جلد کے اعلا و سب سے بہت زیادہ شکر میں کہ ان فراموشیوں اور غلطیوں کے عروج میں بھی ہرگز نہ بہتر ہے کہ آپ کی اہلیہ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت سورہ فاتحہ، آیہ الکرسی، حوذین چند روز استقامت سے پڑھ کر خود اپنے آپ کو ہر دم کی یاد کریں اور جب اشرفی و حشمت کی تہذیب اور اس وقت خصوصیت سے ان کو پڑھ لیا کریں۔

ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ چھادریاں میں کوئی بزرگ عبدالقادر صاحب ہیں، ان سے اگر ملاقات ہو تو بعد سلام سنو، عرض کریں کہ آپ کا گرامی نامہ آخر ماہ مبارک میں ملا مگر چونکہ اس پر تہہ نہ تھا اس لیے جواب سے محذور رہا۔ آپ کی ماہ مبارک کی دعاؤں کا احسان مند ہوں، حق تعالیٰ شہداء اس احسان کی جزائے خیر عطا فرمائے اور جو دعائیں آپ نے اس ناپاک کے لیے کی ہوں حق تعالیٰ شہداء اس کا مثل آپ کو بھی عطا فرمائے۔ فقط یہ پیام ابن کعب پہنچا دیں۔ والد صاحب کی خدمت میں نیز مولوی و مجدد صاحب سے سلام سنو۔ فقط

ذریعہ: ۱۰ شوال ۱۳۰۰ھ

بگازی خدمت مولوی عبدالغنی صاحب مدظلہم! بعد سلام سنو۔ رپورٹ جاتے ہی پر آپ کے دوکارڈ جو دیکھے بعد دیگرے دو دن چوبیسے تھے، دیکھے تھے، آج اس وقت اپنی پر اسی مضمون کا کارڈ لڑاکا میں رکھا ہوا بندہ کے نام کا بھی ملا۔ آپ کے والد امجد کی شہادت حوالہ کی یہ حالت سخت تشویشناک ہے، مجربوں کے کیا چارے ہیں، اللہ تعالیٰ شہداء ہی اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے کہ اس کو اس حالت میں بھی صحت بخشنے کی طاقت ہے۔ حضرت اقدس پر بھی آپ کے خطوط کا نام اس اثر تھا۔ خط کے بعد مولوی در سکوت ہی رہنا تھا آپ کا یہ خط تو غائب ہے، کونسی ہوا ہے جس میں کثرت استعمال کی عین شکایت ہے۔ اس کے بعد کا خدا مائپور میں دیکھا تھا جس میں چار پائی کے کاٹنے کا ذکر بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی بیشہ افضل سے ہم فرمائیں، خط کا بندہ انتظار رہے گا، فقط والسلام۔

مجاہد بندہ سروی و داروغہ صاحب الموحی جید ہیں۔ صاحب منہوشم
تہ مرثیہ عربی۔ شاکھانہ ہمدانی۔ شاعر مرگودہ۔ ۹۔ انوار ۱۰۰۰۔



کوہِ خرم و قیوم شکوہ

بعد سلام ستونِ گزلی امیر پوچھا آپ کی وجہ اجودہ کے قیوم سے بڑی کمزورت
اور ناتوانی ہے۔ حق تعالیٰ شاکھانہ سے کہہ دیں دے۔ انوار ۱۰۰۰۔
اس کو چھکے میں فہم ہیں۔ اصل علاج کسی عامل ہی کے نزدیک نہ کہ کسی
تو علاج کچ کرے۔ اندر کے نام پر پڑھ کر لے ہیں کوئی مسلمان نہیں۔ سید علی کو فقیہ
مقررہ پر حکومت میں بھی کوئی حرج مصدوم نہیں۔ انوار ۱۰۰۰۔
انہ سے کہنے پہلے آپ اور انہوں نے صبر کیا کہ اللہ جبار السبعان
وینیب السبعان صابر قننہ انوار ۱۰۰۰۔ ان کے بعد انزال کے قریب دل
ہی دل میں پڑیں۔

حضرت کے صغر کا نور شہرِ نوریت ہی ہے اور چند سے نہ وہ پختہ نہیں
کہ ان کے ساتھ انہوں کے خطوط و مقالیہ کے اور ان میں گریبان بھی کہہ کوئی
پختہ بات نہیں ہے۔ شاہ سعد اور رفیقہ صاحبہ کا وصف ہے۔ ان میں سے شاہ
صعود صلی ہے۔ ان کے امیر پر حضرت صفیہ خدیجہ کا ہوا کی جہاں سے پڑی
کراچی تشریف لے جائیں گے۔ پانچویں نے آپ حضرت سے جہاں بات ہو جائے گی
ہوئی جہاں کا راستہ کراچی ہی سے ہے۔ پانچویں سے کوئی سرور نہیں ہے۔ لیکن شاہ صاحب
کوئی بعض حواشی اپنی جو یاد و فکر کے ناموں میں درج ہیں جو بھی کتاب مل نہیں
پڑتے اور اس کا کوئی علم نہیں ہے کہ وہ کب تک سے جو نکلیں گے۔ اگر وقت نہ پڑے
وہ طے ہوئے تو صاحب یہ ہے کہ پانچویں کوئی ورنہ صاحب یہ ہے کہ رسالہ سفر ہو سکے گا۔
اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ انہوں نے جو اپنی کار کا پڑا اس پتہ پر آپ لکھ دیں۔
عاقبت عدا جبار میں جی اینڈ جی فضل الہی کراچی پوسٹ کس وقت اور اس میں یہ

نکدہ میں کہ اس کا ہر لڑکہ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ جب حضرت کی روائی کا صحیح علم ہو جائے تو آپ کو بھی اطلاع کریں۔ اگرچہ بندہ کا یہ الزام ہے کہ تاریخ کے بعد آپ کو اطلاع کرنے میں تاخیر ہوئی۔ لیکن یہ سچ ہے کہ یہاں سے خط جانے میں دیر ہو جاتی ہے۔ آپ نے اپنے خد کا جواب دیا اور اس کے پتے سے واپس آیا۔ مگر آپ کا خط بہت دیر میں پہونچا ہے۔ اس لیے جواب کافی کے پتے پر لکھتے ہوں۔ اس لیے کہ خدا کا جواب بھی اتنی ہی دیر میں نہ پہونچے گا۔ وادعا صاحب اور انہیں تیرے بزرگ محمدی عبد الرحمن صاحب سے سلام سنوائیں گے۔ حفظ و اسلام۔

ذریعہ: مظاہر علوم

۲۵ شوال ۱۳۷۷ھ



مکرم محمد مملوئی عبد الباقی صاحب مدنیہ منکم:

بہ سلام۔ سنوں! آپ کے پیش خط مورخہ ۱۷ شوال کا جواب ۱۷ شوال کو ملے گا۔ کے پتے تک چکا ہوں۔ کل آپ کا دورہ خط مورخہ ۲۸ شوال پہونچا۔ غلام مصطفیٰ صاحب نے نہ معلوم کس بنا پر حضرت کی روانگی کی تاریخ بھی خود ہی تخیل کر کے آپ سے بتا دی۔ حضرت کی روانگی کی وجہ یہ بھی کوئی تفسیر نہیں۔ کل ہی میں اس سلسلہ میں ایک صحابی نے کہا میں نے آپ کو زندہ کی معرفت حضرت کے لیے پہونچا تھا اور اتنی ہی سے اسی وقت مولوی عبد العزیز کسی نہایت سے ساہیوڑا آئے۔ غصے وان کو۔۔۔ اور یہ تھا۔ آج ۱۷ شوال کو ہی پہونچا ہے۔ پہونچا کہ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر دے۔ یہ سب یہودیوں کی بڑی دھرم اور کڑکوتہ کی تھی تو کم از کم کو میں بر ضرور کہنے چاہتے تھا۔ اب آپ کے خط سے ان کا زکوہ کا ہونا معلوم ہوا۔ کو میں پر حضرت کے لیے کا خط لکھا تھا۔ اگر حضرت نے اس اصلاح کے پہونچنے تک ان کو صرف فرمایا ہو گا تو زکوہ کے دیا کرنے کی کیا سوت ہوگی۔ ”اچھا بندہ انشاء اللہ اطلاع کریں دے گا۔ آج حضرت مدنی کے تشریف لے جانے کی خبر بھی اور اس لیے میں نے آپ کا یہ فیصلہ تھا مولوی عبد العزیز سے منکایا تھا تاکہ حضرت سے فیصلہ حالات عرض کر سکوں۔ مگر اس وقت معلوم ہوا کہ حضرت کا سفر اس وقت کا کوئی بڑا خطرہ نہ ہو گا۔ اور آئندہ ہفتہ وہ اپنے صاحبزادہ مولوی اسد صاحب

صاحب مولوی عبد الباقی صاحب سے سلام مسنون لکھتے و سلام
 ہندوستان مولوی عبد الحی علی صاحب سلمہ
 مولانا محمد رفیع، مولانا محمد دربان، جناب سرگودھا
 مولانا ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ



کریم الرحمن مدظلہ العالی

ہندوستان مسنون جناب مولانا ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ وقت کو پہنچا دو جوابی خط
 جگر کسٹھوڑی، پوچھا اس کے ہمارے معلوم ہو کہ آپ نے اس میں دوسرا کسٹھوڑی
 جس کی وجہ سے وہ یہ لکھ کر دیا گیا اس طرف سلام ہو اکاڑا ہو لکھ کر دیا گیا اس کے
 بعد غالباً راست میں کسی نے وقف کا جوابی دیا تھا بھی گیا۔ اس سے وہ یہاں کسٹھوڑی میں پوچھا
 اُنکے میں کہ۔ اُس نے کہیں آپ کے خط کا جواب لکھنا یا نہیں ہے حضرت مٹی نے علامت
 تو بھی بھی ہو جاتی ہے۔ مگر تھوڑے سے وقت میں اس قدر جو ہم حضرت کے ساتھ رہا ہے
 کرباں کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور یہ کام کیسوی اور اطمینان کو ہے۔ انشاء اللہ کسی موقع
 پر اطمینان سے بات کر کے نکھول لگے۔ بہتر یہ ہے کہ ایک خط حضرت مدنی کے نام اول
 سے آخر تک آپ مختصر حالات کا لکھ کر میرے پاس بھیج دیں۔ ہندوستان سے اس لفظ
 میں آپ کے پتہ کا لکھ کر دیو ہندوستان کروں گے اور اپنی طرف سے بھی اس پر کچھ
 لکھ کر دیو موضع لکھ دے گا۔ اس صورت میں انشاء اللہ جواب جلد مل جائے گا۔ آج
 کل دیو ہند میں فسادات وغیرہ کی وجہ سے گڑبڑ ہے۔ رام لکھنؤ کے موقع پر وہاں فساد ہو گیا
 تھا۔ اب دنا ہے کہ فی الحال امن ہے۔ عید کے بعد حضرت اقدس راہپوری کی آمد
 آمد کی خبریں سنیں جا رہی ہیں۔ ممکن ہے ایک دو روز میں تشریف آوری ہو جائے۔ ہند
 کا بھی خیال عید کے بعد حاضر رہی کا تھا۔ مگر اس خبر پر اب تردد ہے۔ معلوم نہیں کہ اب
 ہندہ کی حاضر رہی ہوگی یا حضرت کی تشریف آوری ہوگی۔ والد صاحب مولوی عبد الرحمن

صاحب، مولوی عبد الوہید صاحب، المیہ صاحبہ کی خدمات میں سلام سنوں بقعد اسلام
 مکرم، محترم مولانا عبد الجلیل صاحب مدنیہ منہ
 نظام، مولانا قلی محمد زویں، مسیح سرور، پاکستانی۔
 "مذاہب العربیہ" ۱۹۵۰ء

۱۳۶۹ھ - ۱۹۵۰ء

مکرم، محترم، مفتی رشید شکم!
 بعد سلام سنوں، عرضہ کے بعد گرامی نامہ سونڈ ۲۴ محرم آج ۲۴ صفر کو پہنچا۔ اس
 سے پہلے مولانا عبد میں آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ بندہ نے خود آپ کے آخری خط کے
 بعد سے جس کو نظر کیا وہ ۱۰ ہوسے وہ خط ارسال کئے، مکتوم نہیں کہ کوئی پہنچا یا نہیں۔
 حضرت! قدس کا قصد ہم شہرت سے آپ حضرات سے ملاقات کا ہے اور دوا سے اسکی سوج و فکر
 اور نامہ پر مہربانی ہے، مگر دستوں کی مشکلات اور بھی زیادہ ہو گئیں۔ اس مسئلہ میں کل کو پھر بیان
 قشریہ دہی کی خبر ہے اور یہ کہ بددین کا قصد ہے۔ اگر صاحب مہیا ہو گئے تو پھر گئے کا بھی
 ارادہ ہے، اللہ پھر حضرت عارفہ فراموش صاحبہ کی ملاقات کے بعد واپس آلا ۱۱ ہے۔ حافظہ
 نمسال کی طرح گئے تھے ہر سال دینی واپس قشریہ نائے ہیں۔

والد صاحب، مولوی عبد الرحمن صاحب، مولوی عبد الوہید صاحب، اور عبد الوہید
 کی خدمات میں سلام سنوں
 چتر آپ نے نہ لکھا، مجھے خدا کیلئے کے لیے پرانے خطوط سے تلاش کرنا پڑتا ہے

کرم محمد بن مہدی بن سکیم!

بعد سلام سفون۔ اسی وقت کارڈ پورنچا۔ آپ کی علامت کی سرسری خبر مولوی عبدالمنان صاحب سے بنی تھی اس وقت سے رابطہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ تعلیمیل مرض آپ نے بھی نہیں لکھی۔ لیکن الحمد للہ کہ آپ کے خط سے شرد عافیت سے معلوم ہو کر اطمینان و مسرت ہوئی۔

حضرت اقدس کا اور دو اد سے سسل بہ اور اسی ارادہ سے دہلی شریف ہوتی تھی، بلکہ وہ تیرہ جولائی۔ مگر ایسے عوارض پیش آئے جارہے ہیں کہ متوقع ہی ہوتی جاتی ہے۔ دو سو تری مرتبہ جب دہلی شریف لے جانا ہوا تو معلوم ہوا کہ بعض وجوہ سے اس بندہ دن کی تاخیر ضروری ہے۔ وہاں بریلی کے حضرات جو اور دہلی ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے اس پر مقرر ہو گئے۔ یہ دن تخصیص میں بریلی وغیرہ کا سفر ان ایام میں ہو چکا ہے۔ اس وقت کھنڈ کا بھی کچھ خیالی تھا۔ مگر بریلی جا کر اس میں تبدیلی ہو اور اسی حالت میں واپس پورہ واپسی ہو گئی اور وہاں مولوی منظور صاحب نعمانی لینے کے لیے آ گئے جس پر پھر کھنڈ کا سفر طے ہوا مگر دوران بعد صبر متوی ہو گیا۔ جس میں زیادہ دخل حضرت کے اپنے مہو سفر کے ارادہ کو تھا اور اسی حالت میں سہارنپور واپسی ہو گئی۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ جنوری میں اسباب نظر انکلی حیا نہیں ہو سکتے تر حضرت بہت تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر کہ بریلیاں ہوا کہ ان دریاں میں کھنڈ کا وند بھی پورا کر دیا جائے اس لئے وہاں سے دیر سے ایشین پر رتہ بیت لے گئے اور سید سے کھنڈ بندہ ناکام و کبھی روانگی کے بعد سلام و پیام پہنچا مگر غری ارادہ ہو گیا تھا اس نے ملاقات نہ ہو سکی۔ اچھا تب وہاں سے واپسی نہیں ہوئی۔ ۳۰ فروری جو کہ واپسی کی خبر ہے۔ اس کے بعد پھر کھنڈ کی سبب کی سی ہو گئی نہیں سفر کے لیے کیا نہیں اس کا صحیح حال تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ارادہ بھی تب تک بدستور ہے۔ آج بھی جو خط لکھتا ہوں اس میں بھی سابقہ ارادہ کا عارہ ضرور رکھتا ہے شہادہ خود بھی لکھتا ہوں۔ وہ تو مٹا ہے گرا پس آگئے۔ ملاقات نہیں ہوئی۔ مولوی عبدالمنان نعمانی ملاقات ساتھ ہیں۔ وادہ صاحب اور دیگر واقفین کی فحاشت میں سلام سفون۔

مولوی عبد الرحمن صاحب اگر وہ ان تشریف فرما ہوں تو خصوصاً میری سلام سنوں عین
کر دیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ اب کہاں قیام ہے۔ فقط والسلام۔

گواہی خدمت مولوی عبد الحلیل صاحب دینیہ ضلع بوراغت جالب تاملی لکریا۔ مظاہر علوم
عبد القادیر صاحب دینیہ ضلع جھاریاں۔ لکریا کا زخمی ضلع سرگودھا ۱۶ رجب ۱۳۷۹ھ



مکرم و مہرم دینیہ ضلع!

بعد سلام سنوں۔ آپ کا مصلحتی خط پہنچا۔ اتفاق سے حضرت بھی اس دن تشریف
لے آئے۔ حضرت نے خود بھی خط لکھا۔

چونکہ کے واقعات سے قلعہ پور رنج ہوا۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ آپ اپنی باتیں برگز
نہ لکھائیں۔ حسب ارشاد بندہ نے لکھا کہ ایک صاحب کو خط لکھا ہے کہ خط خطا ہے
صاحب مختلفوں کے نام سے ہے۔ دو مہینہ اسال کر دیں اور عافیت صاحب کو خط لکھ دیا کہ یہ رقم
آپ کو ملے کہ حوالہ کر دیں۔ حضرت کا یہی ارشاد تھا کہ آپ خود عیا کرنا خط صاحب سے لے
لیں۔ لوگ وغیرہ کے ذریعہ سے آپ کے پاس اسال نہ ہو ورنہ کہہ چکی سے براہ راست آپ
کے پاس آسکتے تھے۔ اس وقت ماہ مبارک سر پر ہے۔ کام زیادہ وقت کم۔ خدا بہ بعد
و رمضان۔ سب سے سلام۔

حضرت دہلی تشریف لے گئے۔ ماہ مبارک و بین اسال حضرت کا انشاء اللہ گذرے
لگا اور بندہ کا سہارنپور۔ فقط والسلام۔

گواہی خدمت مولوی عبد الحلیل صاحب دینیہ ضلع جالب تاملی لکریا۔ مظاہر علوم
مقام۔ جھاریاں۔ لکریا کا زخمی۔ ضلع سرگودھا (پاکستان) ۱۶ رجب ۱۳۷۹ھ



عزیز گرامی قدر

بعد سلام سنوں۔ آج صبح کی پاسے میں عزیز مسعود سلمہ کی معرفت دوستی پر چھوٹا
کرم وجہ مہر ہوا۔ حضرت اندس کی خیریت سے اور بھی زیادہ سہرت ہے۔ حضرت کو نا

فضل احمد صاحب کی عطیہ نگاری پر سچ گئی تھی اور میں اس کی رسیہ شکر یہ درخشاں میں ایک آپ کے اور ایک دوسرے کے مائل پرور ہی کے زمانہ قیام میں مکہ چکا ہوں تہنیت ہے کہ نہیں پہنچے۔ حضرت مولانا کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد بہت بہت شکریہ اور کہیں حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اپنے شایان شان جزائے خیر و دنوں جہان میں عطا فرمائے۔ شیخ احمد نوکھانی کے ہاں اس کے سنی آرڈر و عیال کا حال معلوم ہوا۔ دراصل میں زمانہ میں قلم سے پتہ لوگوں کو لکھے گئے تھے اسی زمانہ میں سوئی نیکیا بیان ہے کہ ان کو بھی لکھا تھا۔ پھر بعد میں اس کی ضرورت نہ رہی۔ گراموں نے سابقہ تصویر پر بھیج دیے۔ مرگاہے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ دیکھا جائے گا۔ راہ عبد السلام صاحب کے دستی پرچہ کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا۔ کل بھی وہ بازار میں کسی صاحب کو ملے تھے۔ اس کے مظاہر پر انہوں نے کہا کہ وہ تو کہیں کھریا گئی۔ واللہ وانا لہدرا وجود حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست بجائی اظہار کی خدمت میں بعد سلام سنوں۔ کل کی ٹراک سے اس نے ایک قلم کا صندوق سووی خلیل کے کارڈ میں لکھا تھا۔ کل سے بہت فکر تھا۔ مگر حبيب صبح عزیز مسعود سے ملاقات ہوئی اور معلوم ہو کہ وہ حاجی نجم الدین صاحب کے اور ایک اور شخص راہپوری کے ساتھ آیا ہے تو انہیں جان بڑا۔ وہ چائے کے بعد راہپور پلا گیا۔ بجائی اسماعیل کی سلاطین بھی پہنچی۔ ان کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد بہت بہت شکریہ۔ حق تعالیٰ شانہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ نقد وادام۔

شکریہ۔ مظاہر بنیم

۲۔ قیدہ جمعہ ۲۹/۵/۱۴۰۹ھ

مظاہر بنیم سووی عدا صمد بن سید
کوٹلی پورہ۔ ایف۔ بی۔ ڈی۔ لاہور۔ راجہ پاکستان،



مکرم مجرم بدوینہ مکرم!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت گرامی آمد ہوئے ۲ ذی قعدہ ۱۴۰۹ھ۔ اس قبل ۲ اشوال
والا لغز بھی مل گیا تھا جس میں آپ نے ایک پرچہ بھی جو حبيب میں سے نکلا تھا بھیجا

تھا۔ اس کا جواب اس وقت لائے پرور کے پتہ سے ارسال کر دیا تھا معلوم نہیں آپ کے پاس خطوط کیوں نہیں پہنچتے اس کا کوئی حل بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ میں آپ کے ہر خط کا جواب بلا تاخیر لکھتا ہوں۔ سمیرا اقدس کی نذرت میں بھی آپ کے اس خط کا مضامین مرض کر دیا تھا۔ شاگرد جوہر کے انتقال کے بعد سے راضیہ اس مرض زدہ میں مبتلا ہے۔ خا بر میں تو اس انکارہ پر کوئی پریشانی کا اثر نہیں۔ بلکہ ایک رسوائی سے جو گئی ہے۔ ممکن ہے غیر عیسوی اثر ہو جو آپ کو خواب میں محسوس ہوا۔ حضرت اقدس کی روانگی ابھی تک نہیں ہوئی سووی حکومت کی طرف سے ہوائی سہارے سفر کرنے والوں کے لیے ٹیکہ دھرم کی پابندیاں اور بھی زیادہ سخت ہیں جو بحری بہار سے سفر کرنے والوں سے بھی زیادہ ہیں لیکن ان کے باوجود ابھی تک سخت کا ادھ تشریف بری پختہ اور ۱۲ مئی کے ہوائی جہاز سے بمبئی سے روانگی طے ہے۔ اس سے چند یورپل برسات روانگی ہے۔ آج رات جوہر سے تو رخصت ہو کر روانہ ہو چکے ہیں اور ہیٹ تشریف اور بھی ہو گئی ہے۔ سنا ہے کہ پانچ سائے یوم ہیٹ قیام رہے گا۔ اس کے بعد ۶۰۵ یوم دہلی قیام رہے گا۔ اس کے بعد ۶۰۵ یوم تاریخ سے قبل بمبئی قیام رہے گا۔

بگڑا فی خدمت مولوی عبدالرحمن صاحب مدنیہ منکم۔ بعد سلام سنون آپ کا تشرفی کا رٹاہ سبک میں پہنچا تھا۔ سوال کے شروع میں ۵۔ سوال اس کا جواب ازالہ شدت کر دیا تھا معلوم نہیں پہنچا یا نہیں۔ سووی انعام صاحب کا قیام ابھی تک انعام الدین ہی ہے۔ والد صاحب مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام سنون فقط و سلام

مکرم ختم مولوی عبدالرحمن صاحب مدنیہ منکم! بعد سلام سنون۔ خط لکھنے کے بعد مولوی ارموہ ۱۴ سوال پہنچ کر جو جب سرت ہوا۔ حضرت کے سفر کے متعلق اور کچھ چٹکا ہوں راضیہ کی طبیعت ابھی تک نامناسب ہے۔ وہ فراموش یہاں بھی بارش کا سلسلہ ۴۔ صفتان سے شروع ہوا تھا جواب تک مسلسل چل رہا ہے۔ عام طور سے اس کو اب مضر رہتا جا رہا ہے۔ مگر زرد شور باہر مستور ہیں۔ شاید کوئی دان ۲۰ اطفال کے بعد سے بارش سے خالی نہیں گیا اور گامام اور نکال میں ترسیلاب کی سخت ترس

نہری اور بے حد نقصانات پہنچے بارہتے ہیں، یہاں تک کہ خفا کھینے کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کل جہد کے دن بہت سے لوگوں پر یوں دہلی لادو ان سے دو ایک دن کے بعد بھیجی رو نہ پوجائیں گے۔ فقط

بقدمت موریہ علیہ السلام بلکہ برائے تمام جہانوں صاحب مدیونہم
مقام جہادریاں، ٹٹو خانہ حاس۔ ضلع سرگودھا (پاکستان) ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ



مکرم مختصر مدنیہ شکم!

بعد سلام سنون، اسی وقت گرامی امرسونہ داؤد قعدہ پونپنا مشرود عافیت سے سرسرت ہوئی، لذت اندس داؤد قعدہ کی شرب میں دہلی سے جوائی جہاد پر مبنی تشریف لے گئے۔ آگے بھی جوائی جہاد سے درادھنما، مگر ابھی تک جوائی سرسب کاظم قابل اعتبار نہ ہو سکا۔ وقت تنگ ہونا چاہتا تھا، اس لیے ہرگز کو سبائی جہاد سے شام کے ۵ بجے جہتی سے روڑا ہو گئے۔ سرخوئی عبدالمنان بھی نہراہ گئے ہیں۔ علی میاں کھنڈوی بدلی محمود الحسنی کا مدخلی بھی ساتھ چلے گیا، کل محمد یوسف تیار کاٹا، جہ سے ایک تار حضرت کی روٹنگ کی تحقیق میں آیا تھا۔ کل ہی اس کا جواب مارے دیے گیا ہے۔ واہ صاحب، مولوی جہاد ایمن صاحب، مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمات ہیں سلام صفوں، فقط والسلام۔

کہ حضرت سرخوئی جہاد علی صاحب مدیونہم صرف علی بنی پتا ہی جہاد خانی کرکے، متا ہر روز
۵۵۰۰ زاد جہاد، مقام دہلی خانہ جہادریاں، ضلع سرگودھا (پاکستان) ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ



مکرم مختصر مدنیہ شکم!

بعد سلام سنون، آج سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا، معلوم نہیں کہ مشاغل علی نے کھینے کی مسامتہ دی یا فواک دانوں کے شلف دیکر مے اس نہ کارہ کوس قابل ذمہ دار کو انہوں کے خط بلان تک پہنچ سکے۔ یہ حال اس وقت اس عہدہ کا

تصدیق صحت یہ ہے کہ شدید اشتہار کے بعد حضرت اقدس کا والا نام بروز ۱۶ مئی ۱۹۶۷ کو پونچا۔ جس میں لکھا ہے کہ چنانچہ میں ابتدائے کچھ طبع مبارک، اسانہ و گنگنی تھی جس کی تفصیل پہلے کامران کے خط میں آچکی تھی۔ لیکن کامران کہہ جاتے تھے کہ طبیعت بالکل اچھی ہے اور حج سے خیریت سے فراغت ہوگئی۔ یہیہ طبیعت لادریوں کا کراہیہ داخل کر دیا گیا اب جب بھی گھر آئے۔ دو مہرے خطوط سے یہ اندازہ ہوا کہ خادیا مدینہ طیبہ روانگی ہو چکی ہوگی اور چند روز قیام کے بعد واپسی کی تیجوز میں شروع ہو جائیں گی۔ حضرت کے خط کا زیادہ اشتہار اس لیے ہوا کہ بعض حجاج کے تدار سے سرفات کے میدان میں اس سال اور باری کی شدت سنی تھی جس سے تشویش پیدا ہوگئی تھی۔ خطوں سے اس نہر کی تصدیق ہوتی بکڑ بہت ہی شدت معلوم ہوئی ہوا ہے جسی اعمال پر کاثر ہے۔ ائمہ ہی حفاظت فرمائے۔ لیکن حضرت اقدس میں مع رفتا بسبب بجز میں بخیریت و امان صاحب، مولانا عبد الرحمن صاحب، مولوی عبد الوحید صاحب

سلام مسنون کے بعد مسنون واحد فقط و اسلام۔

دکریا، صفحہ ۱۰۰

مکرم محمد علی عبداللہ صاحب ملو سوات علی باب حکیم

۱۰ مئی ۱۹۶۷ء

جس میں مسنون مقام ہوا۔ سائنس مکتوبہ دار سوات، پاکستان

۱۳۷۰ھ - ۱۹۵۱ء

مکرم محمد علی عبداللہ صاحب ملو سوات علی باب حکیم
بعد سلام مسنون گزشتہ نامہ پونچا۔ خردہ عافیت سے سرست ہوئی حضرت اقدس کی

جہاز ۱۰ نومبر جمعہ کو دہر کے قریب پہنچی ہوئی گئی تھی۔ حضرت کو تو وہاں کے حضرات کی وقت نامہ لائے۔ بقیہ رخصتہ سامان وغیرہ کی رستگاری کے بعد مغرب تک جاتے تھیں۔ پونچھے۔ وہاں سے گشتہ کے مدد میں میل سے راز مسجد نماں اور افضل الرحمن اور عہد الحمید خاں بخیریت آج رات ایک بجے سہاؤ پور پہنچ گئے اور آج شام تک پور کا اردو سب۔ حضرت اقدس نے اہل بیسی کے اصرار پر ایک ہفتہ کے لیے بیسی کا قیام منظور فرمایا۔ اس دوران میں سنا ہے کہ بیسی سے سورت وغیرہ بھی تشریف بری ہو گئی حضرت کے ہمراہ ہر دو مولوی عبدالمنان پنجابی اور دہلوی نیز حکیم جدار شیعہ جبریلوی ہیں اپنے والد صاحب زاد محمد بی بی مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی عبدالوہید صاحب کی خدمات میں سلام سنوں۔ تحفظ والسلام۔

مکرانم مولوی عبدالجلیل صاحب دفرغتم بوسالت جناب تاحی
جدار شیعہ صاحب زاد فرغتم شام جمعہ وہاں پہنچے سرگودہ۔ کوئی بات نہ ہو
دکریا۔ مظاہر عام
سبب ۲۰ صفر ۱۴۲۰ھ



کہاں عزراں بندہ مولوی عبدالرحمن صاحب دہلوی عبدالجلیل صاحب دفرغتم! بعد سلام سنوں۔ ہر دو عزرائیں کے گرامی نامہ مولوی عبدالرحمن صاحب کا مورخہ ۱۵ اور مولوی ذیل صاحب کا مورخہ ۱۵ صفر پہنچ گیا کہ موجب مسرت ہوئے اور حضرت اقدس کی دہلی سے واپسی پر حضرت کی نظر سے بھی گذر گئے۔ حضرت کا قصد تو بہت پختہ اور اہلیت کے ساتھ ہے مگر دلداری کا قدیم عہد اکثر اولوں میں سد راہ ہو کر رہا ہے اس وقت یہی بعض تقریبات حائل ہیں اور ان کی وجہ سے اندیشاتی وقف میں حل میاں کے اصرار پر حضرت نے نکتوں کا بھی وعدہ فرما رکھا ہے۔ آج بھی قصہ تھا مگر چند وجوہ سے آج کا التوا ہو گیا۔ اس لیے آج ہی حضرت برسے واپس تشریف لے گئے۔ دو تین دن وہاں قیام کے بعد اوائل دسمبر میں نکتوں کا قصد ہے۔ وسط دسمبر تک وہاں سے واپسی ہوگی اس لیے کہرتے ہی بھی اسپر وغیرہ اترا لایا گیا ہے۔

حضرت سورہ رضی اللہ عنہما کے طلاق کے سلسلے میں آپ نے کوئی اشکال تحریر نہیں

قربان کیا جاوے گا۔ اب اس کی جہتی۔ یہ کہ کچھ نیل میں کرکے اپنا شغل ہے اس قسم میں نہیں ہے۔
 یہ کہ غور و اندیشہ سے اس عید و عمر کی حیا عند فیہ کہ مستحق ہوگا، اور کیفیت کچھ جتنی میں پہلے
 بعد وہ کچھ خیال بار بار تکرار سے ساز کرکے وہ یہ ہے کہ غور و اندیشہ میں بیٹھ کر کچھ فیہ کی
 وجہ سے جب تک کہ اس وقت کے بہت کم فیہ میں غور و اندیشہ وہ اپنے میں سے اس کا جواز بنا
 کر غور و اندیشہ کی جاتی ہے اس لیے یہ نہیں کہ نشان ہو کہ اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس
 خط و راقہ میں سے اس کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 نماز میں سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 لا مفسر و فائدہ اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 انوار الیقین یا انوار الیقین سے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 سے یہ کہ کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ

خط و راقہ میں سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 اور جب سے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 اس میں کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 نبوت اور کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ

کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ
 کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ کرکے فیہ کی جاتی ہے اس لیے اس سے کچھ



مکرمہ مروتی عبدالمیل صاحب مدظلہ العالی

بعد سلام سنوں۔ کل تاریخ اداں کو بیگ بندہ خدمت اقدس کی ہم رکابی میں
شاد صاحب کے ساتھ ان کی کار میں مہرٹ کے لیے سوار ہو رہا تھا آپ کا کارڈ ملا اور
اسی وقت کار میں حضرت کو ناویا اور مہرٹ پہنچنے کے بعد مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ العالی پہلے
سے موجود تھے گو دیکھا کہ مہرٹ کیا کر تھا میں ماہ سے کیوں نہیں کھتا۔ حجاز سے نہ لکھتے تو
انہوں نے غدر بارے حصول کی ذی کا کیا میں نے بارہ اس لیے کھتا کہ انہوں نے بارہ
میں سے وہاں کے قیام میں سات خط پہنچنے کے بھی مجھے دو ہی خط لکھے۔ حالانکہ اور
خبریات کے کثرت سے خطوط آئے اور وہ ان میں جی پر ہر رکہ لکھتے تھے لیکن جی اور
مہرٹ سے وہ ایک ایک خط لکھتے کہ فرما رہے ہیں۔ ان کا مہرٹ کا خط تو ملن نہ کہ
آپ کا خط بھیجنے کے بعد میں بھی گیا سو بیگین بھیسی کا خط تو اس سے بہت پہلے پہنچا چاہیے
تھا۔ جو حال حضرت اقدس بجاہت ہیں اور حجاز سے واپسی پر وہی پہنچتے ہی انہوں
نے مولوی حبیب الرحمن صاحب کو ہی سے پریش ہو جانے کا اور شریعت فرما دیا تھا اب
وہ حرج بھی کیا ہو جائے۔ اندر وہ یہ ہے کہ مکرمہ مروتی کو تھا مہرٹ رو لگی ہو سکے گی۔
کیا میں آپ کی اس میں مروتی کی شکایت کر سکتا ہوں کہ حضرت اقدس کی روانگی جاز
نے قبل تو آپ پر خود ہی لینے کر لیا ہوں آپ سے کی ورنہ است رہے وہی۔ خدایا لایع
کو روانگی کا زور رکھا رہے تھے اور حضرت کی واپسی پر آپ نے خدمت کے بالائے کا
زور نہ دیا ہے کہ ہم جیسے بیگین کا دل کا سات ہو جائے۔ یہ منہ تقویٰ پر سلیج آجائے
کیا کرواں اس کی شکایت کیا کرواں اس کا کڈ

مکرمہ مروتی عبدالمیل صاحب مدظلہ العالی

واپس صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی عبد الوجیہ صاحب کی خدمت میں
مکرمہ مروتی۔ فتوہ واسطہ۔

مکرمہ مروتی عبد الوجیہ صاحب مدظلہ العالی۔ بعد سلام سنوں۔ آج صبح جب حضرت
اقدس مدظلہ العالی کو شریف لے گئے مہرٹ میں مولوی عبدالمیل صاحب کے خط کا جواب لکھا

را پوچھ رہی اور مولوی عبدالمنان صاحب آج رات کو ریل سے براہ راست ہوا ہو چکے ہیں گے۔
حضرت کا ارادہ کراچی آکر ایک دن ہی قیام کا ہے اس کے بعد جلد آپ ہی حضرت کے پاس
آنے کا ہے! اطلاع تو اس خط سے قبل آپ کو پہنچ گئی ہوگی۔ احتیاط میں نے بھی لکھ دیا۔
اب درود ایک آپ کے خطوط کا شدت سے انتظار رہے گا۔ اب بھی اگر آپ اپنی تدبیر و مروت
کے موافق ایک دو دو میں خط لکھیں گے اور میرے خط کو بھی لکھتے رہیں گے کہ پوچھا نہیں یا
قائد کی خطی ہے ایک حشوہ بعد میں پوچھا تو شاید انتظار میں مبتلا رکھیں گے۔ براہ کرم جلد جلد سزا
کی تفصیل اور علامات کی توضیح سے مسرور فرماتے رہیں۔ باری خدا تہ مووی عبد الرحمن صاحب
مولوی عبدالحمید صاحب لیسلم مسنونہ مضمون واحد۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنونہ کے بعد دعا کی درخواست۔ والد صاحب
کی خدمت میں سلام مسنونہ لکھ دیں اور خیرہ جہاد سے بھی۔

جہاد شدت سروری جہاد بیاض صاحب ذی قہر موت باب نامہ محمدی قرآنہ و قہر نامہ لکھ دیا۔
مقام جہادیاں، ملک انارک، ضلع سرگودھا۔ ۱۰ فروری پاکستان، شہرہ و بیچ انارک ۱۲۰۰



بھضرت اقدس سیدی و سیدی اراحم اللہ علیہا برکاتہ

بعد سلام مسنونہ۔ اسی وقت گرائی نامہ مؤرخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء سے چلا ہوا یہاں
۱۴ کو پوچھا، مؤرخہ عافیت سے صعب عظام کو بے حد سرت ہوئی۔ ہر طرف کے بعد سے
دوسری طرف کا اشتقاق اور انتظار رہتا ہے۔ یہ ناکارہ ۱۸۔ ربیع الثانی کے بعد سے
تقریباً روزانہ عریضہ لکھتا رہا ہے۔ در بعض دن ایک ہی تاریخ میں لاکھ ہر دو دن ہر گز
جہادیاں سب جگہ اس نے خطوط لکھے کہ کوئی تو پوچھے ہی گا۔ مگر تعجب ہے کہ نہ تو
حضرت اقدس کے کسی گرامی نامہ میں اس ناکارہ کے کسی عریضہ کے پوچھنے کا ذکر تھا اور
نہ مولوی میلعل صاحب کے کثیر خطوط میں سے ایک کے علاوہ کسی خط میں ذکر تھا، جنوم
نہیں اس ناکارہ کا کوئی عریضہ کسی جگہ ملایا نہیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے، خیریت ہے
ابنہ ایک حادہ غلیظہ پوچھ رہیں یہ پیش آیا کہ مولوی واجد صاحب کے مکان میں شب

کو چوری ہو گئی اور لذت و فرح کا کثیر نقصان ہوا۔ وہ خود بیات میں قشر لیں لے گئے تھے۔ گھر کے آدمی کسی دوسرے گھر میں گئے ہوئے تھے۔ خدا کرے کہ سامانِ مسروقہ ملی جائے۔

بگڑی خدمت مولانا حبیب الرحمن صاحب۔ بعد سلام مسنون۔ مشورہ عافیت سے مسرت ہوئی، جہاں اکرام صاحب کو گرامی نامہ لکھا دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ گولیوں کے متعلق وہ خود ہی عرضہ تحریر فرمادیں گے۔ دو بھی کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں تو پرچہ نام و غیرہ کا ٹکڑہ کرپٹ کر دیا تھا۔ ہر حال وہ اب کہ نہ عرضہ میں تفصیلی لکھیں گے۔ خدمت بجائی محمد خلیل صاحب، مولانا جلیل صاحب، مولوی عبد الرحمن صاحب، مولوی وحید صاحب سلام مسنون۔ خدا والہام

مولوی جلیل صاحب کے بیک وقت ۲ کارڈ موصولہ کا جواب کل ہی قاضی عبدالغنی صاحب بجاواریاں کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ آپ نے حکیم صاحب کا پتہ لکھا۔ اس لیے یہ اس پتہ سے ارسال ہے۔

خدمت اقدس بدی و سنی حضرت دایہ مولوی دام محمد پر مصلحت جاب حکیم نوریا۔ منظر ہجوم
قیس بخش صاحب بذریعہ تمام راکٹرز جادو پھر شائع سرگودھا و فیضانِ کتب ۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ



چیڑ دیکھو کہ خط تو لکھا ہے۔

میرے خط کی مگر وسیع نہیں

کرم بخیز مولوی عبد الخلیل صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت آپ کا گرامی نامہ موصولہ۔ خود ہی پہونچ کر لیے۔ مسرت کا سبب ہوا۔ خدمت اقدس دام محمد ہم کی بخیر سی سفار کی تحریر اور بھی مسرت ہوئی۔ کہ انکم و ان کے قیام میں ضرور راحت کا امتیاز رکھیں۔ یہ ایک ماہ دوروں تو شدید مجاہدے میں تھے حضرات نے گد و اہن د لیے۔

آپ نے اپنے اسی گرامی نامہ میں اس ناکارہ کے حضرت اقدس کے نام چند غلطیوں پہونچنے کی تو اطلاع دی مگر اپنے نام ایک خط پہونچنے کو بھی نہیں لکھا۔ گویا آپ کی

خدمت میں اس نام کا کوئی ٹراپیڈ ہو چکی ہی نہیں۔ کیا واقعی آپ کے نام کا ایک ہی خط نہیں چوڑھا گیا؟ آپ نے ان کو ناقابل اکتفا نہ کیا فرمایا۔ آپ کے دو بڑے حضرت مانتے ہیں حضرت صاحب کی بھی چند سطور یا آخر پیرچہ ہی گنیں۔ خاکہ مذکور اخیر لکھنا مبارکباد ہے۔ کس قلم سے حضرت دوست کا شمار اور کدیں معلوم نہیں۔ کلمہ فطرت صاحب ۱۱ راقی عبدالحق صاحب میں سے کون سے صاحب کا واسطہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں میں دیکھتا ہوں کہ آپ پتہ پر راقی صاحب کا واسطہ اب کھینچ لیں۔ پہلے حکیم صاحب کا کھانا لے لیتے تھے صاحب نہیں صاحب سے حکیم صاحب کا کھانا ہے اور کھانا آپ کے پاس ہو چکے کی کیا صورت ہے۔ کوئی آدمی آپ کے یہاں سے اتنا سب یا جھوٹاں سے کوئی شخص خط لے کر رہتا ہے۔

مجدد مسند اقدس میدی و مدنی اور مسند النہالی برکات۔ بعد سلام مایوں، سلام دعا والہ صاحب، مولوی عبدالحق صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام حضور

SODIUM SALT OF PIRAZIN-4-OLIC ACID

مجدد مسند اقدس صاحب الرحمن صاحب! بعد سلام حضور! اہل کے طریقہ میں بندہ نے کچھا تھا کہ جانی اور صاحب سے کارڈ دکھا کر قضا کر دیا۔ دو دو کا حال کچھ دیر آج یہ خیال ہوا کہ شاید ان کے کھنے میں دیر لگے۔ اس سے بچا کا نام تو اس کے سرور میں بندہ نے ان سے کھدائی لیا اور کوئی بات دیر وقت طلب۔ یہ تو عمر بھر ایسی یہاں بیٹ کی روایت ہے۔ شاعر صاحب کے آخر فراموش میں دیکھیں پھر چھٹی کی پھر گرامت بہ معلوم نہیں کیا اسکی بات ہے فقط والہ سلام

اکبر - مظلہ - غلام

کرم خرم مولوی عبدالحق صاحب سلام برسات جناب کا بھی بہ راقی صاحب دیکھو۔ مقام دکن، جھڑیاں، ضلع سکندر، اتر پردیش

۲۲ فروری ۱۹۵۱ء



کرم خرم مولوی عبدالحق صاحب دیکھو شکوہ
بعد، وصف مسند گزشتہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء میں پیرچہ کے ساتھ حضرت صاحب

ہوا حق تعالیٰ شانہ آپ کو بدیں ضیاء افشانی تا دیر سلامت رکھے اور دارین کی ترقیاًست سے نوازا کر آپ کے فیوض و برکات سے لوگوں کو مستفیج بنائے۔ مگر اسی نام میں حضرت اقدس کی جلد واپسی کی نوید سے تم خود ہی کھمو کہ بے ارادہ تو مسرت ہونا ہی چاہیے۔ چاہتے آپ حضرت کی خاطر سے اوپر کے دل سے جتنا بھی یہ لکھا جائے کہ نہیں نہیں۔ حضرت اور قیام ہی فراموش اور واپسی کی محبت نہ فرمادیں۔ لیکن یہ سب عقلی مصالح کا تقاضا ہو گا طبعی مسرت اپنی جگہ ہے۔ حضرت مدنی کے ہمارے دورہ سے ۱۶۔ جمادی الاول کو دہلی کی خبر بھی گورنا ہے کہ ایک مہنتہ اور مؤخر ہو گیا۔ بندہ نے آپ کی اہلیہ کے وہاں قیام کا مشورہ علاج کے ذیل میں نہیں دیا تھا۔ یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ حضرت اس قسم کا علاج وغیرہ نہیں فرماتے، بلکہ برکت کی عرض سے لکھا تھا جو سینکڑوں علاجوں سے بالترتیب حضرت کی واپسی کے بعد وہ اپنے مکان پر جتنا دل چاہے رہتی۔ مملوہ نہیں کلوڑ کوٹ کا سفر کب کو شروع ہے۔ اور مکان پر باہر سے مہمانوں کی آمد کا کیا انداز ہے۔ یہ بھی تحریر فرمادیں کہ واپسی پر کہاں کہاں کے دھمے جو چکے ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب کے بندہ کے پاس کل عین کارڈر ہو چکے۔ بندہ تینوں کا جواب لکھ چکا ہے۔ خط کا جواب نہ دینے کا تو اس ناگاہ پر الزام مشکل ہے پوچھنے کا ضرر نہیں۔

حضرت اقدس مسیحی و ہندی اراکم اللہ تعالیٰ برکاتہم و استعاضہ دعا۔ مولانا الحاج حافظ عبدالعزیز، مولوی حبیب الرحمن صاحب، والد صاحب، مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی وحید صاحب، و دیگر حضار مجلس کی خدمات میں سلام سفون بھائی اکرام جو کہ گون کا نمبر لگئے ہیں۔ صوفی انعام اللہ کے بھائی کا تار غور اعلیٰ کا چشتیہ دار جمادی الاول کو آیا تھا وہ اسی دن سے مراد آباد گئے ہوئے ہیں۔ مولوی مسعود الہی ابھی تک خوب بچے ہوئے ہیں مذکر میں دن بھر مشغول رہتے ہیں۔ ایک ہنستہ سے راکہ حسین علی خان صاحب بھی یہاں مقیم ہیں۔ غامبا مولوی مسعود الہی کے ذیل میں طویل قیام ہے۔ ان سے قدر آہستہ آہستہ ہیں۔ مگر سے مولانا محمد اسحق صاحب نے اپنی بھی گھر لے لائے ہوئے ہیں۔ سلام سفون حضرت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ فقط و سلام

مکرمہ: مستنوی جلیل صاحب کرم برسات جابجا منی
 مدینہ منی میں فیض منعم منعم، ان کی منہ جہ ویران جلیں مگر کعبہ و نزل پکن،
 ۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ
 دو سہ شنبہ



مکرمہ: مستنوی جلیل صاحب کرم برسات جابجا منی
 بعد سلام مستنون۔ آپ دونوں حضرات کے درکار و مولوی جلیل صاحب کا مورخہ
 ۱۴ شوال اور مولوی جلیل صاحب کا مورخہ ۱۳ شوال۔ مجھے تقریباً ایک چھ ماہ ہو مرصون
 جو بچے تھے مولوی جلیل کا خط میں دن آیا اس دن تو حضرت اقدس راہنوی بھی ساتھ خود
 تشریف فرما تھے۔ مگر مجھے حضرت مدنی زاد محمد ہم کی تعمیل مکرم میں سب سے مشورہ دیا ہی دربارہ
 امور دینی۔ ورنہ درہم دلی جانا پڑا کہ وہاں ایک مشورہ ملی قزاقیہ چکر کے عرصے تک امام الدین
 بیاناں ہو سکا تھا تب ایسے دلی سے وہاں ہی جانا پڑا اور چار پانچ دن وہاں قیام کے بعد
 تقریباً ایک ہفتہ میں کل واپس آیا ہوں۔ مولانا قدوسی کی عیسیٰ کی کاو تھی بہت رنج ہے
 مگر ان کے قیام کی صورت میں طلبہ کو اس سے روکنے مشکل تھا اور طلبہ کے لیے یہ صورت
 ناقابلِ برداشت تھی۔ اس لیے بہت رنج اور طویل سکوت کے بعد اس کو اختیار کرنا پڑا۔
 وہاں کریں کہ حق تعالیٰ شاء موصوف کو رجوع کی توفیق عطا فرمائیں کہ موصوف کی بدائی مجھے
 بھی شاق ہے۔ آپ حضرات پرمانی ہم گوئی کے حج کی خبریں سننے سے جی میں مگر قدرت
 کہاں پائے دیتے ہیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ کس کو دل نہیں چاہتا ہوگا اور اللہ کے
 لطف و کرم سے مادی اسباب بھی مانع نہیں مگر یہاں کے لوگوں کے انتظامات پر سال مانع
 بن جاتے ہیں۔ بسال حضرت مدنی کے لیے جی مرکب یہی ہے کہ ان کے ایک ہی بھائی باقی
 رہ گئے اور وہ بھی جلیل ہیں۔ زیادہ بڑا رہیں۔ حضرت کو ان سے ملاقات کا شدید تقاضا بھی
 ہے یہ بھی دل چاہتا ہے کہ کم از کم حضرت ضرور تشریف لے جائیں۔ مگر اس سب کے باوجود نہ
 میری محبت یہ مشورہ دینے کو چاہتی ہے کہ تشریف لے جائیں۔ حضرت نے بارہویں تہا جلیں
 کے اب کھسا نہ فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف سے بہترین احوال پیدا فرمائیں تو کس کو شک
 ہے۔ حجاز سے جو غلطوآتے ہے میں ان میں پاکستانی حجاج کی روایت سے حضرت راہنوی

کا ارادہ بھی سنا جا رہا ہے مگر یہ بھی صحیح نہیں۔ یہاں اللہ کا شکر ہے۔ ہر طرح سے نفرت ہے۔ احمد
حضرت راہپوری کو پرسوں بنجار کی حرارت چوکی تھی مگر آج کی اطلاع یہ ہے کہ اب تقریباً
طبیعت ابھی ہے۔ معمولی اثر باقی ہے۔

والد صاحب مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام سنوں۔ چند روز پہلے حضرت
علی کا مکتوبہ خط مسمیٰ بکے مکتوبہ ہدایت مملو دی مسئلہ میں مفصل خط ارسال کیا تھا۔ غالباً
پہنچ گیا ہوگا۔ فقط والسلام

کرمی انصاری مولوی عبدالرشید صاحب مولوی عبدالحلیم صاحب مدظلہم
برسات کی جانب غامضی بعد افاقہ صاحب مقام جہاد دہلی۔ ٹولہ
خاص۔ ضلع سرگودھا۔ (وہابی پاکستان)



مکرم محترم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہم:

بدر سلام سنوں۔ اسی وقت کا رڈ پہنچا۔ مولانا اشفاق صاحب کے حادثہ کا غالباً
علم پہنچا ہوگا۔ ۲۹۔ زلیقہہ چشتیہ کی شب میں ۱۲ بجے۔ مہ منتظ پر وہ اس دارالحق کو
خیر باد کہتے۔ بڑی غمت تکلیف اور بیماری کی شدت برداشت فرائیں۔ حق تعالیٰ شانہ منکر
فرما کر رفع درجات فرمائے حضرت اقدس قدس سرہ کے پاؤں کی جانب اسی اعلاطین زمین
پہنچی۔ یہ ناکارہ منہ علامت کی خبر پر حافظ غفر اللہ عنہ صاحب کی حسیّت میں سرشتہ کی
صبح کو اذان کے وقت یہاں سے چل کر سات بجے کے قریب راہپور حاضر ہو گیا تھا۔ اس
وقت میں موصوف کو خدمت کے اظہار تھے۔ تاہم انہوں نے خبر سن کر مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا
دیے تھے۔ زبان اسی وقت بکرا اس سے بہت پہلے بند ہو چکی تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے،
بار بار اشارہ کرتے تھے مگر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اسی کی سب وجہ یہ تھی کہ وہ دن
گزرے اور چشتیہ کی صبح کو۔ اچھے تدفین سے فراغت ہوئی۔ بندہ اس دن واپس کا ارادہ
کر رہا تھا مگر حضرت اقدس کے حکم سے دو روز اور قیام کر کے شنبہ کی صبح کو سہارا پور واپس
آ گیا۔ محل قواعد بھی شہر نے کو چاہتا تھا۔ مگر میں خود بھی عرصہ سے علیل ہی چلا جا رہا ہوں۔
اسی وجہ سے جانے میں بھی تاخیر ہوئی۔ درمیانہ لامل عزم کی علامت کی خبر سننے سے بھی سن رہا تھا۔

غروب شمس اور ہمارے عجرات اس سے کم۔ کل جمعہ کو کچھ گرمی رہی اور آج اس سے بھی زیادہ۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حافظ مقبول حق صوب
بھی آتے ہوئے ہیں۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں اور دعائیہ والدین کی دعا کے لیے
آتے ہوئے ہیں۔ وہ بھی مسلم عرض کرتے ہیں۔ اخبارات سے کل جمعہ و آج کو پہلا جلد برقی چھپنے
کی خبر ہے۔ حق تعالیٰ شانہ جلد حجاج کو بزمیت نائے۔ عامل رقم ہذا کے ہاتھ کھڑا نامو جو رہے اس
لیے چاہئے و تمباکو پان ارسال ہیں۔

اس وقت عصر کے بعد تمہارا کل جمعہ نیلے کا نکھاسوا کاڑ ملا۔ سب کہتے ہیں کہ بہت
جلد ملا۔ ضابطہ تنقید پر سوں دو خفیہ کو ملے۔ مگر تمہاری کراہت ہے کہ چودھج گیا۔ باندھا صاحب
سے مل کر غنہ کی تحقیقات کر ڈن گا۔ وہ عشا کے بعد آئے ہیں۔ وقت سب سے نہیں
صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر سوجاتے ہیں اور بد گئے کے بعد چلے جاتے ہیں تاہم تحقیق
کی جائے گی انشاء اللہ۔ یہاں اکرام سے تقاضا کر دیا کہ صبح کو غنہ کی کراہت کو برقی نقطہ اسلام
کر دیا۔ بخلاہرم

۲۰۔ ۱۰۔ ۱۳۵۲ھ

۱۳۷۱ھ - ۱۹۵۲ء

عزیز مسکرم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سفون۔ تمہارا دلی سے بھی مذاہع علی گئی ہوگی۔ بندہ بھی احتیاطی اطلاع
دیتا ہے کہ حضرت اقدس کے پرست و غیرہ کے سبب اجل سے ہو جانے کے بعد انہیں پوری

کے لیے ہوائی جہاز سے سیٹ بھی مناسب ہے کہ طے ہو گئی۔ مگر اسی خدمت مولانا عبد الرحمن صاحب، مولوی وحید صاحب اور جناب والہ صاحب سلام سنون۔ فقط والسلام
 عزیز گاہی قند سوری عبدالعزیز صاحب علیہ السلام طاعت جناب، تادمی عبدالعزیز
 صاحب علیہ السلام تمام لوگ آگاہ نہ جاویں۔ ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان، ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء



کرمانی محترم بنو مولوی عبدالرحمن صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب علیہ السلام رحمہ اللہ!
 بعد سلام سنون! آپ دونوں صاحبوں کے دو کارڈ کئی دن پہلے پہنچے تھے۔
 چونکہ حضرت کی مکنوسے واپسی کا روزانہ منتظر رہا اور حضرت راستہ کے بے ارادہ قیام
 کی وجہ سے جو بریلی، رام پور، ملتان آباد ہوا، کئی دن میں تشریف لائے، اس لیے جواب میں
 تاخیر ہوئی حضرت در شنبہ کو تشریف لائے تھے اور یہاں ہی ۴ یوم ٹھہر کر پٹ کے مقامات
 کی غیاری میں قیام رہا مگر وہ آج تک بھی لیا رہا۔ خیال یہ تھا کہ اگر وہ اس دن میں
 طیارہ موجا تے تو حضرت اوپر اور بھی دلی تشریف لے جاتیں۔ مگر معلوم ہوا کہ
 ابھی اس میں ۴ یوم کی مزید تاخیر ہوگی۔ اس لیے کل حضرت یہاں سے کارڈ بھیج دی
 تشریف لے گئے۔ اس لیے کہ بھائی الطاف کی بلیہ جڑی کی خستہ میری شکر کی شرکت پر اصرار
 تھا آج صبح کی نماز کے بعد وہاں سے کارڈ میں سیدھے راجپور تشریف لے گئے اس لیے
 کہ آج شام کو راجپور میں راؤ عبدالحمید کی لڑکی کی شادی ہے اس سے فراغت پر کل
 یا پرسوں پھر سہ ماہی پور کا ارادہ ہے۔ اس سے بعد جب بھی مراحل طے ہو جائیں دوسرے
 ہی دن روانگی ہے۔ حضرت کو خود بھی انتہائی محبت ہے۔ مگر پٹ کے مراحل قبضہ
 کے نہیں ہیں۔ آپ دونوں کے خطوط حضرت کو دکھا دیے۔

بھائی فضل الرحمن کی شادی ۵ جنوری کو ہے۔ ابھی تک تو حضرت کا ارادہ
 اس میں شرکت کا بھی نہیں ہے لیکن مگر پٹ اس وقت تک نہ ملتا ہے یہاں اس میں شرکت
 ہوگی۔ بھائی الطاف کی اہلیہ آج کینفری سے راجپور روانہ ہو گئیں۔ حضرت کا ارادہ وہی ہے
 براہ ہوائی جہاز لاہور کا ہے اگر اچھی کا ارادہ نہیں ہے۔ ناظم صاحب بخاری صاحب مدد

ابرجزیریل کا موصوبہ بنائے اور نعم البدل عطا فرمائے جس وقت کامل سے ضرور مطمئن فرماؤں۔
مجھے خود اس مرتبہ خطوط لکھنے میں یہ مشکل پیش آ رہی تھی کہ آپ حضرات کا آئندہ نظام سفر
معلوم نہیں کہ کہاں کی اجازت ملتی ہے اور کب تک مکان پہنچا ہوتا ہے، آپ کی تحریر کو اپنی
لائسنس پور سے مولوی عبداللہ صاحب کا بھی نفاذ آج ہی ملا ہے مگر انہوں نے اس میں اپنے
متعلق تردد لکھا ہے کہ وہاں قیام وجہ گایا مکان جائیس گئے۔ اس لیے اگر وہ تشریف دیکھتے
ہوں تو سلام سنوں گے بعد خط کی رسید اور شکریہ فرمادیں، مولوی اقبال صاحب کا کارڈ کل
پہنچ گیا تھا۔ اسی وقت ان کے خط کا جواب ڈاکٹر محمد مسلم کے پتے سے لکھ چکا ہوں۔

حضرت اقدس زاد جبرہم کی خدمت میں سلام سنوں گے بعد دعا کی درخواست ہے۔
مولوی محمد صاحب، مولوی انیس صاحب، مولوی محمد الرحمن صاحب، مولوی وحید صاحب
کی خدمات میں سلام سنوں۔

مولوی انیس صاحب کی خدمت میں عرضہ ہوا مولوی محمد صاحب کی معرفت خط لکھا تھا
معلوم نہیں کہ پہنچا یا نہیں، مولوی اکرام صاحب، اعلیٰ میاں شبنم کی شب میں وہلی سے آئے
تھے۔ کیشنیک صبح کو علی میاں رام پور جا چکے ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم عزم مولوی عبدالحلیم صاحب بلکہ برسات مولانا محمد صاحب زاد جبرہم
درتہ تعلیم اوسوم مجلس منت پورہ۔ تاکل پورہ مغرب پاکستان، ۱۵ ربیع ثانی ۱۴۱۱ھ



عزیز گرامی قدر مولوی عبدالحلیم صاحب مدظلہ تعالیٰ!

بعد سلام سنوں، اس وقت ایک کارڈ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی آپ کا پہنچا۔ احوال
دور حضرت اقدس کی خیریت سے سرت ہوئی، اس سے قبل ایک کارڈ آپ کا آیا تھا، اس کا
جواب اسی وقت لائل پور کے پتے سے ارسال کر چکا ہوں، مولوی عبداللہ صاحب کی
معرفت ایک بدیہی خدمت میں ارسال کیا تھا معلوم نہیں خدمت میں پہنچا یا نہیں کسی
گرامی نام میں کوئی غلط رسید کا بھی نہیں ماس مرتبہ چونکہ ابھی تک کوئی نظام یا پتہ وہی وجہ
معلوم نہیں، اس لیے بغیر آپ کے خط کے کوئی خط لکھنا بھی مشکل ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ کسی

کی طرف سے بھی سلام سنون کے بعد دعا کی خرید و احتیاج کا اظہار کرتے ہوئے درجہ است
کردیں مولوی عبد الباقی صاحب دہلوی بھی خیریت سے ہیں کئی دن سہانہ و مسعد
انکشتن قیام کے بعد کل بجلا پر دہلوی تشریف لے گئے ہیں۔ قاری صاحب مولوی کلام صاحب
کی طرف سے سلام سنون۔ حافظ عبد العزیز صاحب مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی وحید
صاحب اور دیگر حضار کی خدمت میں سلام سنون۔

خط کھیلنے کے بعد حافظ اصلی صاحب بھی تشریف لائے۔ سلام سنون عرض کرتے
ہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم حمزہ مولوی عبد الباقی صاحب دہلوی جو سادہ و سخیف صاحب ذکر ہے۔ خطا برصوم
خود خطی۔ سرگودہ (سرگودہ پاکستان) ستمبر ۴۔ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ



عزیز گرامی قدر و منزلت معکم اللہ تعالیٰ؟

بعد سلام سنون ماسی وقت شمار اکہم قرنی کا لکھا ہوا خط آج کو پہنچا مژدہ عافیت
اور حضرت اقدس دام محمدیم کی خیریت کی خبر سے مسرت ہوئی۔ تم نے لکھا کہ جمعہ مسجد میں
مفتی شفیع صاحب سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے تھے یہ معلوم نہیں ہوا کہ مفتی شفیع
صاحب کا وہاں مستقل قیام ہے یا عارضی آئے ہوئے تھے یا یہ بزرگ مفتی محمد شفیع صاحب
دیوبندی کے حلقہ کوئی اور بزرگ ہیں۔

کل یہاں یہ حادہ پیش آیا کہ مولوی نصیر کے گھر میں گزشتہ ہفتہ میں روکی پیدا ہوئی
تھی جو ساتویں دن کا انتقال کر گئی۔ تم نے یہ لکھا کہ تیرا صرف ایک خط لائےل میں ملا
اس سے حیرت ہوئی۔ میں جہن خط لایکھوں اور دوسرے کو دیکھ چکا ہوں۔ پرسوں کو اسے اللہ
صاحب دوسری آنکھ بونا نے میت پور تشریف لے گئے ہیں۔

حاجی نسیم صاحب دہلوی کا خط آیا۔ بخدی نے اپنا ایک نمونہ لکھا کہ وہ خواب میں مولوی انعام
سے دریافت کر رہے ہیں کہ حضرت اقدس دہلوی دام محمدیم آجکل کہاں ہیں۔ مولوی انعام نے جواب
دیا کہ کانپور تشریف لے گئے ہیں۔ پھر انھوں نے دریافت کیا کہ حضرت دہلوی آجکل کہاں ہیں۔

علی محمد سائو خان منسل شد و یہ تمام پیدیں بحال شان ضلع سیالکوٹی کے بطور ایک
 فنو کسی آئے جانے والے خرید کر کر بیعت کے پاس تہذیب و تہذیب اور سال کر دیں اور اس کی قیمت
 محصول وغیرہ چرچہ ہو مونا محمد سائو صاحب لا کپوری سے وصول کریں۔ ان کے پاس بیعت کی کچھ رقم
 انہی مقاصد کے لیے جمع ہے اگر انہیں اس میں دشواری ہو تو ان کی اس غرض آئے دلا کر پوتو
 مجھے بولیں اطلاع کریں تاکہ میں کسی دوسرے زریعہ کو اختیار کروں لیکن وہ پوتو کے پاس بھی ارسال کریں
 اور بھی بیاہئے۔ وہاں سے چند روپیہ انہیں آسکتا اس لیے یہ صورت اختیار کر لی پٹری حضرت اندک
 کی خدمت میں سلام بخون کے بعد دعا کی درخواست۔ سرکاری طبیعت الرحمن صاحب پروردگار سے
 ہر ملاقات آتے ہوئے میں سلام سنوں عرض کرتے ہیں۔ حافظہ ہدایت شہید اور حافظہ ملی محمد
 بے حد درستی سے رہتے ہیں۔ ہر دو سلام سنوں کے لئے کو کہہ دیجئے۔

والی صاحب۔ سرکاری جہاز میں سوار ہو کر جہاز میں سوار ہو کر اور دیگر دستار مجلس کی
 خدمات میں سہ ماہ سنوں میں سال بارش کی وجہ سے رویت نہیں ہوئی تھی اس لیے مدد میں تو
 آج ۱۲ جہازوں کے ذریعہ سے فقط والسلام۔

محمد محمد علی و خلیل صاحب بنو مسلم کو ماحولیت بنامہ لکھنی جی تو صاحب بنو مسلم
 محمد محمد علی و خلیل صاحب بنو مسلم کو ماحولیت بنامہ لکھنی جی تو صاحب بنو مسلم



عزیز گرامی تقدیر مسکرات تعالیٰ!

ایضاً موصوفین۔ تمہارے دو کارڈز آئیے۔ ۱۵ جہازوں کے ذریعہ سے
 آج ۲۶ کو بیک وقت چوسکے اس سے مسرت ہو کر حضرت اقدس زاد محمد بن علی کی خدمت
 باکھل اچھی ہے اور جو شکایات چند قبضہ وغیرہ کی تھیں وہ بھی نہیں ہیں۔ نہ عمل شاذ نہ صحت
 بقوت کے ساتھ آدیر ہم انکاروں کے۔ وہاں پر قائم رکھے۔ آج سرکاری یوسف، مولوی انعام
 مولوی محمد علی وغیرہ آئے ہیں۔ سب حضرت اقدس کی تہمت میں سلام سنوں کے بعد دعا

کی درخواست کر رہے ہیں ان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے تعیل ارشاد میں آج مولوی عبدالمنان دہلوی بھی لاہور روانہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ حضرت سے پہنچ گئے ہوں گے۔ غالباً عزیز مولوی صدیق کے نکاح سے فراغت ہو گئی ہوگی۔ اللہ بیل شاخ زوجین میں محبت و علائقہ کا صانع و مقرر ہے۔ علائقہ فرمائے اور اس تعلق کو راز میں کی ترقیات کا سبب بنائے۔ آج مالک و محقق اہل خانہ کی ہوگی کی بھی رخصتی ہے۔ عطا کار اربعین و خیر و حضرت زکریاؑ میں آئے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست کریں۔ والدہ صاحبہ مولوی عبدالغنی صاحبہ مولوی رحیمہ صاحبہ مولانا عبدالعزیز صاحبہ اگر تشریف فرما ہوں اور دیگر حضار بھائی کی خدمات میں سلام سنوں۔ نقطہ و اسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بلوچ برسات حافی بناب تاض بلوچ خان نکر یا۔ منظر معلوم صاحب دینیہ منظم مقام جھاریاں۔ لکھنؤ خاص ضلع سرگودھا (پاکستان) ۲۷ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ



عزیز گرامی قدر زاد محمد کم!

بعد سلام سنوں۔ گرامی نامہ مورخہ ۱۷ فروری آج ۲۳ کو پہنچ کر موجب حنت مسرت ہوا خیر عافیت اور احوالی سے مسرت ہوئی اس سے اور بھی نواہ خوشی ہوئی کہ حضرت اقدس کی طبیعت بھی بہت اچھی ہے اور دل بھی ٹک رہا ہے۔ حق تعالیٰ شاء حضرت کے فیوض و برکات سے آپ سب محنت کو زیادہ سے زیادہ شریع فرمائے۔ حضرت نظم و صاحب اپنی بعض ضرورتوں کی وجہ سے جن میں زیادہ تر ہزاروں سے علا بھی تھا جوڑا گیا ہے۔ خد جہ کو مشرقی پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ ۱۱ اپریل کو سکرم میں کوئی اجتماع ہے اس کے لیے مولوی یوسف صاحب پرنسپل اضلاع ہے۔ دیکھیں وہ جاکیں گے یا نہیں۔ لاہور عبدالحمید صاحب راجپوری کی ہزاروں کی رخصتی منگلی کو حضرت ہوگئی۔ مولوی عبدالسلام راجپوری تقریباً ایک عشرہ ہوا بھاری کا عذر کر کے زنجور گئے تھے اب ٹک نہیں آئے۔ حضرت سے عرض کر کے ایک کارڈ حضرت کی طرف سے ان کو جلد آنے کے تھانہ کا کٹھہ رو۔ حضرت اقدس اور دیگر حضار مجلس کی خدمت میں سلام سنوں

عرض کر دیں۔

حکیم محمد اوشید بریلوی کا خط آیا، لکھا۔ آپ کو حضرت کی خدمت میں مکان کے پتہ سے روخط لکھ چکا ہوں کسی کا بھی جواب نہیں دیا۔ عزیزم مولوی سعید احمد سہلہ گرجوں، تو بعد سلام سنوں کہ دینا کرتے ہو یا نہ؟۔ بنوری کا لکھا ہوا کارڈ جس میں تم نے حضرت قدس کے لاہور میں بیچنے کی اطلاع دی ہے۔ یہاں آج ۲۳ فروری کو پہنچا۔ تم اس کے جواب دانا و انتظار ہی کر رہے ہو۔ مگر اور اس میں ڈاک کی کچھ عرصہ بھی نہیں ماس لیے کوسہ گویا کی ضرورت ہی ۱۵ فروری کی ہے۔ سلام میں لکھتے کے بعد یہ کہاں احتیاط سے رکھا رہا یا کسی کو ڈاک سے کوئی گناہ کیا اور اس کی جیب میں رہا۔ فقط والسلام۔

کرم عزم مولوی عبد الجلیل صاحب سہلہ سہاغت مالینا بہ تاضی عبد الحق نگر بہ، مظاہر علوم صاحب مدینہ شمس، مہتمم جمعیۃ دیان ضلع سرگودھا، ۲۰ فروری پاکستان، ۲۰۰۱ جمادی الاول ۱۴۲۲ ۲۳ فروری ۱۹۵۲ء



کرم عزم مولوی عبد الجلیل صاحب مدینہ شمس!

بعد از ۲۵ سنوں، اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۵ جمادی الاول ۱۴۲۲ کو جواب دیتا ہوں۔ حضرت اقدس کی تیریت سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ کچھ دنوں سے وہاں کے مختلف خطوط میں حضرت اقدس کے نام مبارک و زین گزاریں گے تاکہ مختلف فتوانات سے آ رہے ہیں مگر تم نے اس سلسلہ میں اب تک کوئی حوث نہیں لکھا معلوم نہیں، یہ حضرت اقدس کے گویا سے آ رہے ہیں یا بالابھی بالا، اس سے پہلے خانہ عبد العزیز صاحب کے گرامی نامہ میں بھی اس کا ذکر تھا، جس کا جواب بندہ نے آپ ہی کی معرفت لکھا۔ آج ایک اور صاحب کی روایت سے یہ نیز پہنچا۔ پڑھوں یہاں کسوف آئیں گے۔ پتہ پتہ سے پانچ بج کر بارہ بج کے قریب کہ متعذر ہے، میں بہت استہمام سے نہایت غویل نمازیں کسوف کی ادا کروں۔ اللہ اللہ

ایک ضروری امر ہے کہ حکیم محمد اوشید صاحب بریلوی کا بھی آج خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس کے مکان کے چاروں طرف سے روخط لکھے کسی کا جواب نہیں دیا

کے بعد سے اب تک غائب رہا تھا اور یہی سبب تھا کہ میرے بھی گملا کر بیٹھے۔ بحیریت سب اور راجپوتوں میں بھی سب بحیریت سے ہیں۔ آپ بعض مہاتوں کا سلام لکھتے ہیں مگر مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ ایک ہفتہ خط کے آف میں لگتے ہیں، آٹھ بجے ملے ہیں۔ خط، پورے آٹھ بجے والے حضرات کہیں قیام کرتے ہوں گے میرے خط تک جو حضرات تشریف لکھتے ہوں سب کی خدمات میں سلام عرض کریں۔ یا انھیں داند صاحب، مولوی عبد الرحمن، مولوی وحید سے مولوی عبداللہ ان سے بعد سلام سنوں کہ وہیں کس کے کس جہ میں دکانا جود لگا رہا ہے جب بھی تشریف لائے ہفتہ بحیریت تھے۔ بھائی الطاف، قاری صاحب، دانا، اکرام، من صاحب مولوی نصیر الدین پیر کی طرف سے سلام سنوں حضرت آقا کی خدمت میں عرض کریں۔ اس نگار کی طرف سے سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست کریں۔

یہاں امریکہ شہر کے رہنے والے ہیں جو انسانی پیشہ کو بیوقوفی، برائی سے شفاق صاحب کا خط آیا۔ حضرت کی خدمت میں سب کی طرف سے سلام سنوں کہیں ہے۔ یہ خط آیا اور کوثر مومنی علیہ السلام صاحب ازبکستان تاج علیہ السلام صاحب دوسرا۔ یہ خط آیا اور صاحب دینا دیار۔ شاکر تاجی۔ شعیب رکورد (مغربی پاکستان)۔ جہاں شاکر، ۱۰۰۰



کا مومنی، ڈیڑھ

بعد سلام سنوں، علی آید، گرامی اس مورخہ ۵۔ مارچ پہنچا تھا۔ مگر چونکہ کمال بولی کی تعلیم تھی، لڑکے سویرے ہی نکل چکی تھی اس لیے عارضہ نہ کچھ سکھایا۔ دوسرا گرامی، مورخہ ۵۔ مارچ پہنچا کہ وہاں سب ہوئے۔ سب کی تلاش میں آپ کی سعی میں سب سے بہت ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے شایان نشان جزائے فی علیہ فرمایا ہے۔ مولود دین صاحب کے گھر میں تولد رختہ نیک، اختر، موجب سہیت ہے۔ اللہ جل شانہ اس ورثہ و بیعت کے ساتھ اپنے والدین کے نکل، طوفان میں عمر میں کو سپر نچا سنے۔ مہاتوں کی کثرت سے چونی مسرت ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت آقا کی سب سے بڑی برکات سے ان حضرات کو یاد دہانہ فرماتا ہے۔ اگر حضرت آقا کی کے پرست میں امان ہوگی، موت کو طاع فرمادیں۔

نکسا یا نہیں۔ نہ تو بار بار زبان پر تھکا کر چکا گمراہ نہیں ہو جا۔ شاید حضرت کے کھینچنے سے کچھ اثر ہو جائے۔

حافظ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کی چوبی کے حادثہ سے بچے مد قلی ہو سادہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے وفرا کے اور اصل یا نعم ابدال میں فرما سکے۔ حاضرین مجلس کی خدمت میں سلام سنوں، بیانی کرکرام صاحب، قاری صاحب اور سترارت کی طرف سے نیز اس پر کار کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں پیش کر دیں۔ مکرم خرم مولوی عبد العزیز صاحب سروساغت جناب قاضی عبد الحق صاحب کرکری، مظاہر علوم، رئیس مضمون، مقام جاحریہ، ملکانی زخاں ضلع سرگودم (مغربی پاکستان)، ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ



مکرم خرم مولوی عبد العزیز صاحب و فیوضکم!

بعد سلام سنوں، بخوانی نامہ مورخہ ۲۱۰۶ جمادی الثانی کیکہ بعد دیگرے پہنچ کر کرکریہ سنت و رسمت ہو سکے۔ قدر دانوں اور زائرین کی نذروں سے اور بھی زیادہ سرت ہوئی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مستحق فرما دے۔ حضرت اقدس کے وہاں ماہ مبارک گذارنے پر اپنی کچھ میں تو نہیں آتا کہ کیا کھوں، البتہ دوسرے مزارت جیسا کہ میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں یہ سوچ رہے ہیں کہ کڑا کڑا میرا جو صاحب سے زیادہ وسیع طویل بعض سفید و زرخیز حالات سے بہت سوچ کر ایک صاحب کرکریہ اقبال جیو پائی بھیج دیں کہے ہیں، آپ تواضع سے واقف نہیں مگر ہر دو مولوی عبد المنان واقف ہیں۔

مناجات کرکریہ پوسٹ صاحب ۵، پیریں کو سکھر کے اجتماع میں شرکت کے لیے روٹی کا ارادہ کر رہے ہیں، وہی سے ایک نویں مسلم فروٹ اینڈٹ صاحب نے لکھا کہ ایک پرہیزگار سال کیا تھا، اس کا روپیہ بھی اسی دن وصول ہو گیا تھا، آقا کرکریہ صاحب امداد مولوی حبیب الرحمن صاحب کو دے، ایک کہ، یہ بھی کل سے آئے ہوئے ہیں، بقیہ آقا بھی انشاء اللہ ہر دو کی خدمت میں حسب تحریر پہنچا دیے جائیں گے، قاری عبد الرحمن بھی راجپور سے آئے ہوئے ہیں، ان کی طرف سے نیز زور کرکرام مجلس اور مولوی کی عزت سے بھی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں، آئے ہیں

ہمالی درنہ سست ہے جسکے بعد از شید بریلی کو رو اسپونہ چنے کا اعلیٰ علی کارٹر بندہ نے کھیر دیا بجز
 کے خط سے معلوم ہوا کہ اگر شہر خود صاحب بھی آخر اس کا کب کبھی پہنچے رست میں بودی اسعد
 مدنی آئے تھے حضرت کے قدموں میں سوار کے بعد شخص دھماکی دیکھو اسٹ کے گز میں۔ ایسی
 سوانا یہ بھی نظر آیا ایک ماہ سے لڑی ہوئی ہیں یہاں ہر صفوں میں لڑی ہیں۔ نقطہ اسلام
 کو محترم مولوی عبدالحلیم صاحب نے جنہوں نے مسافت مذہب انصاف میں لکھا ہے۔ جب فوراً
 درجہ ہر مقام چندریں ہو گا ان کے پاس۔ ضلع سرگودھا و سرکاری پاکستان۔ ۱۹۵۵ جواؤ شانیہ احمد



محترم محترم مولوی عبدالحلیم صاحب قرآن مجید سلمہ سلمہ !

تھامے دو وار دو وار ۱۳۔ ۱۶ جولائی ۱۹۵۵ میں نے جد و جہد سے سوچتے۔ اس کا اندازہ لگانا کہ
 تھامے کے خط راستہ میں رہے اور میرے کئے و خواہیے جو پہنچ گئے وہ بھی بہت مستقیم ہیں اور اب
 لڑچکی سلمہ۔ خط شروع ہوتے والے اب اس لیے بندہ کے خطوط کا پستنا اور میں مشکلی ہو گا۔ رقم کی
 وصولی کی پہلے خط میں اطلاع دے چکا ہوں۔ اور اتفاق سے اس دن رانا صاحب اب اس صاحب بھی
 ماسٹر تھام کے پرچ کے سلمہ میں میا آئے ہوتے تھے اس لیے مدد سے کہ رقم تو اسی وقت ان کے ہاں
 کر دے تھام کے خط کو بھائی الہیہ کا اب تک میں نہیں۔ اس لیے آپ کے خط میں غلطی میں لکھا تھا اور
 ان دونوں کے بیان اسے کہ جہاں اسی دن سے سنس ڈا ہوا۔ اس لیے خیال ہو گا اسے بھی پر دیں گا حضرت
 اللہ میں مدنی درجہ ہر کہ حیرت جو رات کے دن سے غریب ہے۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب میاؤں
 ایک جگہ میں یہاں قریب تشریف لائے تھے۔ بے شک کہ بندہ کے پاس قیام کر کے چھ کے صبح کو رو بندہ گئے۔
 وہاں حضرت کے ملاقات کا کل براہ موصوف۔ نے حضرت اقدس اپنی کے نام جو کہ کو خدا کھلایا تھا
 غالبہ پر توجہ کیا ہو گا۔ اس لیے بے خیال ہو گا کہ حضرت کو تفصیل کا انتظار ہو گا۔ اس لیے دو مرتبے پر پے
 پر اپنے نیک اور خود کی غفلت میں ان کے سامنے سے کر کے اس عرصہ کے ساتھ رسال ہے۔ یہ خط بندہ نے
 اس شخص کی بیان و اکثر جہاں کو کھاتا ہے کہ یہاں اب ہر دروازوں میں اختلاف ہے۔ اس پرچ کو کثرت
 میں اپنے پاس عرصہ امن لیے رکھا کہ وہاں کسی حکم یا کسی ڈاکٹر کو کھانا ہو تو سارا خط دکھانے پر ہے
 مولیٰ العالم اللہ کن دن سے تھے ہوتے ہیں۔ اور حضرت اقدس کی خدمت اقدس میں سلام

بھی عرض کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے ہی دو عریضے لکھے، مگر جب خط لکھ کر، میں کو دوبارہ پڑھا تو اپنا خط خود ہی کو مصلیٰ مطہم پہنچنے لگا۔ اس سے پاک کر دیا۔ اب میں وہ کہنے میں کل سے ایک عریضہ لکھا کہ کما مکر حبیب، پڑھتا ہوں تو مصلیٰ مطہم پڑتا ہے۔ اگر انہوں نے دیا تو اس عریضہ کے ساتھ ارسال کو دیا گیا۔ بندہ ابھی شب کو حضرت عثمانؓ کی خدمت کو گیا تھا۔ مصلیٰ سے زیادہ الطاف و شفقت کا نہ رہا۔ یہ بھی دریافت فرمایا کہ سنا ہے کہ کونسا ہاتھ پوری رمضان بھی دیں گے اور اس کے۔ جب میں نے اہانت میں جواب دیا تو خود سے سے حکومت کے بعد فرمایا تیر۔ خط کہنے کے بعد آپ کا ۲۵ اپریل کا خط بھی لکھ دیا اور قی ہی کے ذاک سے بھائی محمود کا خط بھی سے پہنچا۔ ۲۹۱۰ اپریل کو ظہر کے وقت تکریست بھی پہنچ گئے۔

خطہ السلام

مکریا سہ۔ وجب سہ

اعریضہ کما مکر حبیب اگر آپ اس سالنا عبد اللہ بن ابی سہ نام ہے، مگر اس کے اصل مخاطب کہ وہی حضرت ذوالحجہ صاحب دہم محمد ہیں اس لیے کہ ذوالحجہ ان کو بہین انتظار ہو گا۔ ثانیاً میرا بھی ان کی رستے معلوم کرنے کو دل چاہتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ وہ ان حالات کے بعد اگر حضرت دینی کو کوئی مشورہ تحریر فرمادیں یا چاہے تو سہولت ہے۔ حضرت دینی تو کہہ رہے ہیں کہ وہ روز مظفر نگر کے حلق میں ایک گاؤں تشریف لے گئے۔ یہی حضرت کو اپنے حقوق کے مقابلہ میں دوسرے کی راحت کی کہیں پروا نہیں ہوتی۔ ایک صاحب سے اپنے کیسٹ پر برکت در کسی چیز کا قطع و کیرا کے ذیل میں زبانت کا جدید آرڈر میکر پر حضرت کو گشت کرایا۔ شاید اس میں ایک دو گھنٹے لگے۔ اس دوران میں بلشہ ہاتھ سے اس کی کسی چیز کو سنبھالنے سے بچنے سے بٹا رہا۔ بیشتر تھا کہ کوئی اور چیز۔ اس کی وجہ سے ہاتھ میں کچھ درد کا سا اثر محسوس ہوا اور چکا چکیا اور دوسرے دن بھی ہوا۔ پانچویں کی دوپہر کو جب سوسہ لکھے تو دہانہ انہماق نہ ہوئے۔ نہ تک باطلی یہ میں تھا۔ اس سے حرکت نہ ہو سکتی تھی۔ میں اس میں تھا کہ کہ لپٹے ہمارے سے چلنا بھی دشوار تھا۔ بڑی مشکل سے ریلوے دو بعض اعزہ نے اپنے کیسٹ پر چڑھا۔ جس میں شدید مشقت اٹھانا پڑی۔ جمعہ کی صبح کو آفتاب سے ٹوٹی صیحب الرحمن لکھنؤ کی لکھنؤ پہنچ گئے۔ انور لٹ ایک آریو بند کے پاس بھیجا اور اپنے ایک دوست حکیم صاحب کو بلایا اور دہلی ٹرین کے ذریعہ سے ڈاکٹر

مشکر داس کرلیا۔ حمید کی شام کو یہ دونوں جیلریند پہنچ گئے۔ اس حکم اور اکثر کی رسموں اختلاف سے چکر کا رائے تو یہ ہے کہ ٹریکٹر کی شدید گرفت سے ہاتھ میں استرخا، پیڑ جوا، دوسرے حکم کی دے ہے کہ کسی کی شدید گرفت سے چکر کا کوئی اثر ہاتھ میں آیا۔ ڈاکٹر کی رائے ہے کہ سونے کی کھیت میں خون نہ ہو جانتے سے جو شاید ہاتھ کے دہنے کی وجہ سے ہوا، فلنگ کا شدید حملہ تھا جو مولانہ کے بعد بیدار ہو جانے کی وجہ سے دیکھا گیا۔ اگر خدائے مسند آدھ گھنٹہ میں اور سونے رہتے تو پھر گنا کے پھٹ جانے سے خالی کاپرا اثر ہو کر مٹا دیے فیلو ہو جاتا اور اس اختلاف کی وجہ سے علقہ میں بھی اختلاف رائے ہے، مگر علاج ڈاکٹر ہی کا شروع ہوا۔ ڈاکٹر مشکر داس اپنی تجویز مشورہ دیگرہ مقامی ڈاکٹر کو بتا کر رست ہی کو واپس چلے گیا۔ اب دیوبند کے مقامی ڈاکٹر کا علاج ہے مالیت میں یہ شبہ اور جہ کی بہت فرق تھا اور بعد از شبہ میں اور میں یہ وہ نسیان مسرق تھا۔ مشنبہ کو باوجود بندہ کے باہر رخ کرانے کچا ہر بھی نشرینا سے تھے رہناش تھے۔ تقریبی گنگو ہوتی رہی۔ پھر تھوڑی دیر بعد بندہ کو اندر ہی بلا لیا۔ وہاں بھی بیٹھے رہے۔ باوجود اصرار کے یے نہیں نکلیتے کہ خرقہ تھکے کو کچھ نہیں ہوتا۔ ابھی ہاتھ دیتے کہ تو سہل سے اٹھ جاتا ہے اس سے اوپر تک مشکل سے جاتا ہے۔ حرکت اور ہوسے بچنے کی ڈاکٹر کی طرف سے مشنبہ پر تشدد ہے مگر عمل اس کے بالکل خلاف ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے۔ ”مجھے کڑبٹ کا۔ کی وجہ سے داغ پانی میں خون رہ گیا۔ فقط ۴۰ روپے ملا۔“



تذکرہ مجاہدین مدنیہ منکم

جدید سولہ سٹون، اسی وقت گری۔ سرچہ نچا، حضرت اہل حق کی اور آپ کی موت کے شہرہ سے کربت ہوئی، ایک نواز سولہ سے قبل مصلح حضرت عدائے نواز مجاہد کی عنایت کے بعد میں آئے تھے چاہوں۔ بعد از ان کہ اب طبیعت بہت اچھی ہے۔ مرض کانہ کے خفیف اثراتی ہے وہ بھی حضرت کی دعا کی برکت سے منشاء نہ جاتا رہے گا۔ پیڑوں شام سو فیاض صاحب

خیر و معافیت فرزندین صاحب آئے تھے۔ کل شام سب واپس چلے گئے۔

بھائی محمود ۲۹ کو مہینہ ہی وتر سے۔ دوسرے دن شام کو مہینے سے روزانہ ہو کر دو شنبہ کی صبح کو دہلی اہل سہ شنبہ کی شب میں مسافر پور پہنچ گئے۔ حضرت اندیس کی خدمت میں وہ بھی اور بھائی اکرام صاحب بھی سلام سنوں عرض کرتے ہیں۔ بھائی اہل شنبہ بھی کئی روز سے آیا ہوا ہے۔ اس کی امانت اس کو دے دی۔ حضرت اندیس کی خدمت میں سلام سنوں عرض کرتا ہے۔ سووی دست صاحب کی روانگی ۵ یا ۱۰ اپریل کو قرار ہے۔ مگر ابھی تک سوا ملے نہیں ہوئے۔ معلوم نہیں حضرت اندیس کا قیام ان تاریخوں میں کساں رہے گا۔ سووی عبداللہ صاحب تو سلم کا کاج دہلی میں ہو گیا۔

مختصر الطریق کا پورا نام سووی عبداللہ صاحب لکھا ہوا ہے۔ ان سے سلام سنوں کہیں۔ شاہ مسعود صاحب حضرت مدنی کی حیات کو اپنی کار میں لکھتے تھے۔ سواپسی پر شاہ کے قریب بندہ سے بھی کتابت ہوئی۔ ان کی ہم سالہ بھی بجا رہے۔ نقد و اسلام۔
کرم چرم چرمی عبد الباقی صاحب سلاطین خانبہا خانی صاحبہ خاتم زکریا۔ نظام علی علیہ السلام
مقدم جلد بیان۔ علی کائنات خاص۔ ضلع سرگودھ۔ درجہ ۱۰۱۳۷۱



کرم و محرم دیر ملک بدستہم سنوں :

لا دوسر کو کارڈ سرورہ۔ جب تعنی بر عتاب دشمنہ غلط و غضب پنجا۔ کن سے اب تک سہ بار اس کو پڑھا اور اجاب نے بھی بہت غصہ کیا، مگر یہ کبھی میں دنیا کو اسنا کاہہ پر اس قدر شدید عتاب کہ کرم میں ہے۔ بھائی اکرام صاحب کی تو رائے ہے کہ یہ کارڈ آپ کا بری نہیں ملتا، لیکن اعلیٰ کیا علاج کیا جائے کہ قلم آپ ہی کا ہے۔ آپ نے کھار کو موہ جیب الرحمن صاحب نے تیری طرف سے پاکستان قیام پر صدمہ اٹھاؤ گے گفتگو نہ رہے موقوف کا ضرر کما۔

ملا دیا ایسا بانی جب خود میرا تقریباً روزانہ میری خدمت اندیس میں حاضر ہوا ہے۔ پھر مجھے ورنہ سے گھولنے کی کادھرت پیش تھی۔ اس کے بعد کب نے شاہ مسعود کے خطا کو ذکر کیا کہ گھسا ہے کہ اگر آپا کہتے ہیں
کا حزب مخالف ہے قریب بار مانتے ہوئے ہیں۔ اور اگر کو ماکت ہے تو یوں نہ ہو کہ دوسرے نہ ہو کہ

ان کا مطلب یہ ہو کر رہا ہے جو شخص بھی حضرت اقدس کی عداوت کے متعلق گوئی اذکارِ قنویٰ
یہ قرینہ آور دے کہ تنازعہ کے گام و میری ہی دلشہ دوان ہو گئے۔ کسی دوسرے کو تو پاکستان سے باہر حضرت
اقدس سے نہ کوئی تعلق ہے۔ واسطے شاد مسعود سے حضرت کی دہائی کے بعد سے اب تک شاید
دفعہ مرثیہ پر کھڑے کھڑے سلام و دعا ہی ہو ہے اس میں شاید حضرت قدس کا کوئی ذکر بھی نہیں آیا۔
یہ ہے یہ ہی جو حکیم عبدالرشید بریلوی، پروفیسر مبداءِ تقدیر جیسے پورن اور محضاتِ دانشور

سے عداوت خیر باد میں بارہ فقرے کے شدید امر اور تحریر و تقریر اپنے ہی کہ میں حضرت اقدس کی خدمت
میں جلد ہی پہنچ کر دوں اور میں ہر شخص کو بھی لکھ چکا ہوں کہ میں اس جلد میں کچھ نہیں لکھوں گا۔ آپ
بڑا درست و چار پر کھیں۔ یہ اب ان میں سے کسی نے بھی کچھ لکھا وہ آپ حضرات کے نزدیک
نہایت اذکار و دلشہ دوان ہو گئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ جو مسرت میں کچھ از خود رفتہ سے جو بیا کر رہا
ہے کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ آپ سب کی ہوس ہے۔ مودہ نامییب زحر سے ایضہ دریافت کرنا ہوں گے
انہوں نے اس ناگوارانہ طرز سے یہ اعتراضات کیوں فرمائے۔ حضرت قدس مدنی لا د مجھ پر کی خلعت
کے متعلق ہر وجہ کو ایک متفقہ عرضہ خلاف کے ذریعہ سے جس میں ابتدائے خلافت کا مفصل بیان تھا کہ چاہا
ہو۔ تعجب نہ ہو کہ وہ اب تک نہیں پہنچا۔ اب بلایت حضرت کی بھڑکنا بالکل چھو ہے۔۔۔ باقی بھی
شروع کر دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ بھی عقائد ہے۔ یہ کہ احباب کے اصرار سے۔ اب تک کوئی سفر شروع
خیاں ہوا۔ تعجب نہ ہو کہ اس کا شکریہ۔

ان سے پہلے عربین میں طبعی قاعوں کی ڈاک کی کڑی کی دیر سے دوا۔ دیکھتے ہو کہ ہیکٹ مرید
مالی کن دن تو کس پہنچا۔ حق تو دانت۔ آپ کو سامعینِ باطن کا اپنا شایانِ شوق جو لکے خیر عارف کے۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون سکھ رہی رہا کہ دونوں احست۔

نقلہ السام

نمبر ۱۴، وجیب مکتوب



مکرم محمد مرید قنوی

عبد السلام مریدین، دہلی وقت کو الٹی نامہ روز ۱۰، وجیب پہنچ کر وجیب منت و مرث

ہوا تو یہی جواب اس نے لکھ دیا۔ ہوں کہ آئندہ تو خطوط لکھنے کا سلسلہ بندہ کی طرف سے
 شاید دیر تک مشکل ہو جائے۔ اس لیے کہ حضرت اس کے آقا و دروغ و فریب و بے وفائی کے
 اور خطوط کی آمد و رفت میں آخر بیادوں بارہ دن لگس جاتے ہیں۔ اتنا پہلے سے یہ اندازہ بھی
 مشکل کہ ۲۰ دن بعد کہاں قیام ہوگا۔ اسی لئے بندہ کئی خطوط میں یہ امر اہانت کر چکا ہے
 کہ آئندہ کے لیے اگر آپ کو کوئی ایسی جگہ تجویز کر دیں، جہاں سے آپ کو ٹراک مٹی رہے اور
 وہ آپ کے پاس جہاں آپ ہوں ٹراک درمال کر دیا کریں تو صورت بہت بہتر ہوگی۔ مگر اس کو
 آپ بھی اس سے پہلے خط میں دشوار رکھ چکے ہیں۔ اب بظاہر خطوط کا سلسلہ دشوار ہی نظر
 آ رہا ہے، اور یہ نصرت زیارت ہی عرصہ کے لیے عسری ہی ہوتی نظر آتی ہے۔ آپ نے تحریر
 فرمایا کہ بے نظافی کی وجہ سے اگر کچھ بے ادبی ہو جائے تو سناٹ کریں۔ البتہ یہی بات دوسری
 حالت سے بھی ملحوظ نظر فرمادیں۔ مجیب کا جواب تو سالی کے سوال پر رتبہ بڑا ہے باقی ناراضی
 کا آپ واسطہ بھی نہ کریں۔

تجھے میں بدنام دیتے کو نہ نام کس کا دل لاؤں
 بُرائی کو بڑا بڑا ہوں بھلا نہ تے لکھا ہے۔

آپ نے لکھا کہ میں تو برقیہ کے دن خط لکھتا ہوں۔ یہ اخطا مٹی وقت میں ہو چکا ہے
 اس دن دو وجہ ہوتی ہیں۔ اول تو ڈاک والوں کے گرم سے اکثر آپ کے دوہرے نہیں تین
 خط بھی وہ ایک ساتھ ہی میز پر پڑتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی کہ چاہے یہاں آقا کو کوڑا کے سلسلہ
 بالکل نہیں۔ نہ آمد نہ رفت۔ اس وجہ سے یہ اکثر دیر ہو جاتی ہے۔ آج بھی اس وجہ سے یہ
 عملت کی کوکل کوتاہی ہے۔

دونوں دوست سلام۔ اب اور نا خط لکھ رہا ہوں دعا دعا مقبول و عفو و رحمت۔ مشکل کو جو اتنی جہاز
 سے لا رہا ہے نہ کچھ گنتی۔ بعد میں نہیں حضرت سے کہیں ملاقات کا امکان ہے یا نہیں میری نوسنی
 ہو رہی ہے اس کی روٹی کی شدت حالت کا پیشہ کو سارے پہنچا یا اس پر آمد وقت جہاں کا کر
 صاحب قلم اندین سمجھتے تھے۔ اچھی بات کوئی صحیح اطلاع نہیں آئی۔ ایک سال کی بے وفائی
 کی خبر سنی ہے۔ حضرت سے دعا کی درخواست ہے۔ حضرت آمد کی خدمت میں سلام و تحیات

کے چند دعا کی درخواست، آپ کے سابقہ خط کی تباہی پر لاہور کے پتر سے لکھ کر دے دیں۔

نیکو یا بھلا ہندو

آفتاب اسلام۔

۱۰- جنوری ۱۳۴۱ھ

مکرم قمر کووی حد، قلعہ صاحب پور جو حالت مولانا محمد رحیم صاحب دینو مضم
مدد تعلیم اسلام، محلہ سندھ پورہ - لاہل پور، مغربی پاکستان۔



عزیز محترم گرامی، حد و منزلت مسلم ائمہ تھے!

بعد اسلام سنوں گزری نامور فرقہ ۳۱ اپریل پور پور کے وجہ سریت ہوا، تہہ دار سے خط لکھا
حضرت اقدس کا تفصیلی عنوان محالہ ہو کر اور بھی سریت ہوئی ہے۔

موجودی علیہ کے خط و برابر آئے دیتے ہیں، مگر حضرت کے سفر شروع ہو جائے گی جو
امید برست جاوے کہ وہ ان پہنچنا مشکل ہو گیا اور پھر وہ مبارک شروع ہو جائے تو مجھے بھی کھانا
مشکل ہوگا۔ موصوفی علیہ صاحب کی تحریر کے موافق ان کے خط و کے خوب میں ہم خط لکھنے کے پتر سے
لکھ چلا ہوں مضمون نہیں کہ ان تک کوئی نہیں پتھا یا نہیں۔

آپ نے لکھا کہ آپ کی معرفت خط لکھوں؟ اس لیے یہ ساری تفصیل آپ کو لکھ دی۔
کہ آپ ان کو جہاں وہ جوں تک ورس کہ آج و شبہاں تک ہم خط لکھ کر پورا رسالہ پہنچا دیں
آئندہ خط لکھوں گا تو آپ کی معرفت لکھ دیں کہ آپ نے اس سے پہلے خط میں ماہ مبارک
میں مبارک پور کے کا اٹھ لکھا تھا اس پر بھی بندہ نے اشارہ لکھ دیا تھا۔ اب مگر لکھنا
کہ حضرت اقدس کے وہاں قیام کو تیار ہے۔ تب کہ ماہ مبارک رسالہ کے علاوہ جتنا بھی ممکن ہو
حضرت کی خدمت میں وقت گزاریں۔

آپ کو تیارہ سن رہا ہوں کہ علیہ میاں بھی آج کل پتر کی فکر میں لگے رہے ہیں۔ ممکن
ہے کہ وہ مبارک وہیں گئے ہوں۔ مولانا عبد اللہ صاحب کی خدمت میں سلام سنوں، مولوی
یوسف جھکا ۲۰۰ رجب چھا، شبہ کو خط لکھ کے وقت خطا بن لکھیں پتر لکھ گئے تھے۔ آپ پر اچھا
کہ میں کہ خط پتر پتہ لکھ دیتے ہیں اس سے سہولت ہوئی ہے۔

ایک صدیقی اس پر ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں جہاں ہی حضرت تشریف فرما ہوں یہ نگہ دین کہ حضرت کے ماہ مبارک سے قبل یہاں تشریف لائے کی بناء کی طرف سے کوئی راہروستہ نہیں ہے جس کے لئے نقل کیا ملاحظہ نقل کیا فقط والسلام۔

عنایت فرام سوہی اقبال صاحب سلمہ جبارہ ڈاکٹر محمد مسلم صاحب نکر یاہ نامہ علوم دندان سائرہ ۲۲ ماہ روزگہ - لاہور - راجہ جی پاکستان ۵ شعبان ۱۳۸۵ھ



عنایت فرام سوہی اقبال صاحب سلمہ!

بعد سلام معلوم کئی دن ہوئے تو اور خط پہنچا تھا اس کا جواب تو اسی وقت ارسال کر دیا تھا پہنچ گیا ہوگا اس میں تم نے لکھا تھا کہ حضرت اقدس کے نام کا نسخہ میری معرفت ارسال کیا کر اس کے بعد مولوی جلیل صاحب کے بھی متن و قلم طے ایک خط میں ارسال فرمایا ہے کہ آپ کی معرفت جواب ارسال کروں اس میں یہ خنہ جو اصل مولوی جنیل صاحب کے نام ہے آپ کی معرفت ارسال ہے۔ اگر آج کل میں کوئی ان کے پاس جانے والا عقد ملے تو زیادہ دیر سے ورنہ اس پر متنبہ اپنا پتہ کاٹے کر ان کا پتہ کچھ کر ارسال کریں۔ اسی میں پتہ پر جگہ چھوڑ دی۔

کریم بخشہ مولوی جلیل صاحب مدنیہ شکمہ، اب سلام معلوم۔ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ آپ کے قین گرائی گئے مولود ۲۰ اپریل ۱۹۰۰ء پر ملی اور عیسے پر تاریخ ڈاکٹر محمد عظیم خاں کی پہنچ کر وجہ منت و مسرت ہوئے اس کا تعلق ہے کہ اب میرے عرائش کے پوچھنے کا ذریعہ بھی نکل جو گیا ہے۔ ایک ماہ عرائش لکھنے کا تھا ماہ مبارک میں تو خط لکھ کر میرے لیے بھی مشکل ہے۔ دل بھی چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنی کم جتن اور کامیابی سے لکھنے کی نوبت نہیں آتی۔ ہر گز گرائی نامیاست۔ سے تمام صلیب اس غار معلوم ہو کر کرامت ہوئی۔ ائمہ ان کے یہ کہ ماہ مبارک سے قبل و عید قبل سری مہر پر پہنچا جو جانے کا۔ وہاں کا پتہ اگر نیک سے معلوم ہو جائے تو ماہ مبارک پہنچ ایک دو عید تو وہاں کے پتہ سے بھی لکھتی دوں گا۔ آپ نے بندہ کے ناکل پور کے پتہ سے دو ہی عرائش کی و رسید کسی بندہ نے وہاں کے پتہ

کوہ ارشد جو آج پونچا وہ پہلے ہی خط کی تائید تھی یا بعد یہ رقم ہے۔ اس لیے آج تک کے علاج خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

۷۔ اس مسئلہ میں سب سے پہلی رقم تو قصہ کی دہلی کے ایک خوب سیر فرما رہے تھے بھرت سے ہماری اشناخت میں پہنچی تھی اس وقت مرزوی جلیل صاحب وغیرہ کے خطوط میں جو تحصیل خرچ لکھی تھی وہ حسب ذیل ہے۔ مدرسہ راجپور تھا۔ حاجی ظفر تھا۔ بجائی اشاعت تھا۔ یہ رقم دہلی تحصیل کے ساتھ اس وقت ان حضرات کو بلا واسطہ لاکر دی تھیں۔

۸۔ اس کے بعد حاجی نسیم صاحبہ کا دہلی سے خط آیا کہ مجھے محمد یوسف صاحب کراچی واپس ملے گا۔ دیکھیں۔ یہ رقم مدرسہ راجپور کی ہے۔ وہاں بھیج دیں۔ ۱۲۔ شعیبان کو یہ رقم مولانا حبیب الرحمن صاحب کے لاکر دی ہمیں نہیں یہ رقم حضرت کے واسطے تھی براہ راست۔

۹۔ اس کے بعد غینے کے احمد رضا کو کپلی کا ایک نئی طور میں ۲۰ روپے لائے گئے جسے متعلق یہ خط بھی آیا جو اس عرصہ کی پشت پر درج ہے۔ انھوں نے بندہ کو لکھا تھا کہ یہ رقم نوکڑا کی ہے۔ اگر حضرت راجپور کی تقریب رکھتے ہوں تو حضرت کی خدمت میں پیش کر دے۔ ورنہ جہاں تو مناسب سمجھے خرچ کر سکتے ہیں۔ ان کو لکھ دیا کہ حضرت کی خدمت میں اپنے خط لکھ دیا کہ وہاں جیسا ارشاد ہوا عمل کیا جائے گا۔ یہ رقم ابھی خرچ نہیں ہوئی اس کے متعلق جیسا ارشاد عمل کیا جائے۔ بندہ کا خیال تو یہی ہے کہ راجپور کے مدرسہ میں داخل کر دی جائے۔

۱۰۔ اس کے بعد مرزا شعیبان کو جبکہ بندہ دیوبند کے مدرسہ شریعی میں گیا ہوا تھا ایک خوب سیر جانا کہ وہاں پہنچے اور انھوں نے ایک بزرگ کی رقم بتا دی کہ گٹ کے ساتھ رسیہ لکھو اور دوسری رسیہ آپ کے پاس بھیجئے کے لیے حاجی صاحب کو کہہ دوں۔ اس رقم کے متعلق مرزوی محمد صاحب کا خط آیا کہ ایک ہزار کی رقم مدرسہ راجپور کی ہے۔ دیوبند جلیل وغیرہ کے پاس سے اس زمانہ میں جو خطوط آ رہے ہیں ان میں لکھا ہے کہ اگر کوئی رقم پہنچے تو تدارک مولوی حبیب الرحمن کو۔ سارا روپے مولوی لکھتے الرحمن کو۔ حاجی ظفر کو۔ حاجی الطاف کو دے دی جائے۔ باقی امانت رکھ جاتے۔ اس کے متعلق مرزوی صاحب نے فرمایا کہ آج آئے ہوئے ہیں اور ان کو اس سے پہلے کو لکھا بھی نہیں گیا تھا۔ سارا تو آج ان کو دے

دیئے۔ لیکن صاحب الغفر بھائی الطاف کے متعلق یہ امر کمال ضروری ہے کہ یہ سنو سنو دی ہیں جو پہلے
 لکھے تھے یا ان کے علاوہ۔ اس لیے درخواست ہے کہ والا ناموں میں اس کی تصریح ہو جائے کہ اس
 یہ رقم دی ہے جو پہلے بھی لکھی گئی یا اس کے علاوہ ہے۔ مولوی طویل صاحب نے لکھا کہ اس رقم
 کا اتمام نہ کیا جائے، لیکن جانشین خرد والی رقم قرضہ کو حضرت مولانا صاحب صاحب وغیرہ
 حضرت دیوبند اور مولوی خضر الرحمن صاحب وغیرہ حضرت بیٹے علی اور مولوی منظور نعمانی
 وغیرہ سب کی موجودگی میں پہنچی۔ یہ بندہ نے اس لیے لکھ دیا کہ کسی جگہ سے کوئی نہ کرے حضرت
 ملک پٹنچہ اور حضرت کو یہ خیال ہو کہ اس نامہ نے اتمام کیا۔

آخر میں اہمبارک کی دعاؤں کی انتہائی تمنا و درخواست ہے حضرت مولانا کی حاجات
 کو مکان نشر یعنی لے جانے کی اطلاع ہے۔ فقط والسلام۔
 زوریا بٹلہ دہلی
 سر شہباز ہوا



عزیز زلمی تہذیب مولوی عبد الباقی صاحب مدنی رحمکم!

بعد سلام سنون۔ آپ کے تین کارڈز مورخہ ۱۵/۱۱/۱۹۰۱ء شہباز کل لکڑ پر پوری پونچے
 آپ کا بہت محبت شکر یاد رکھتا ہوں کہ آپ نے محبت ہی عنایت سے کام لیا۔ اب ماہ
 مبارک شروع ہونے والا ہے۔ لایہ وین احد کو حق محبت اخلاص و مایجب نفسہ
 مگر آپ کو اس ماہ مبارک میں وقت بہت بھر گزر رہا ہے، باقی نہ رکھیں کبھی کسی لکھنا کافی ہے
 اگر مجھے تو خیال رہتا لیکن مجھ سے چونکہ خود خط نہیں لکھا جاتا اس لیے آپ کو بھی دل کرتا
 نہیں چاہتا۔ آپ کے خط میں دو سطر مولوی عبد اللہ ان کے پیغام کے بھی ہیں مگر یہ نہیں پتہ
 چلا کہ کون سے بزرگ ہیں جو تھے بھی ہوں ان سے بعد سلام سنون عرض کر دی کہ اس
 کثیر انش غل سے خط لکھ کا جواب بھی پورا ہو جائے تو غلیخت ہے از خود خط لکھ بہت
 ہی مشکل ہے اس کی تلب ضرور کوشش کرتا ہوں کہ ہر خط کا جواب اگر چاہی ہو تو حتماً
 روزہ بشرطیکہ اس میں کوئی جواب طلب بات بندہ کے نزدیک ہو تو ضرور لکھتا ہوں
 لیکن جو حضرات خود خط نہ لکھیں وہ اس نامہ کے خطوط کا کیوں انتظار کریں آپ

تقریباً چار مہینے پہلے ہے کہ وہ اس لیے پانچ سات دن کے بعد قبروار ایک صاحب کو کچھ دیکھ کر
تقریر فرمادی وہ گری۔

بعد ازاں فیصل صاحب بعد سب سے پہلے اس کی طبیعت اور اس کی صحت کا معائنہ فرمایا اور اس کی طبیعت
بہت اچانک آئے تھے اور وہ بار بار کے قریب کہ دو سے جلدی ہی وہاں پہنچے تھے۔ حکم کیا فرمایا کہ وہ
علی سیال بھی۔ در شعبان کو آئے تھے۔ ایک شب قیام کے بعد واپس گئے۔ اور ایک شب وہاں قیام کے بعد
وہاں توجہ وغیرہ۔ جس میں شرکت کے بعد کھٹو والیس ملے گئے۔ اسی وقت آپ کے یہاں آنے کا کوئی عمل
نہیں ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں کبھی وہاں کی درخواست ضرور کرتے رہیں۔ اپنی بہن وصال دار اقدس ہے۔

کان علی بن النبیب میر شریفی اذا انی قاتلہ بیکہ کفیر

حضرت مولانا ابوبکر بنجبوب کہ شب میں وہ بچے تشریف لے کر میری کمرہ کے کمرے سے چلتے مکان کا بند
میں ابھی وہاں دیکھ کر تشریف لے گئے۔ حصار کلب کی خدمت میں سب سے پہلے۔ میرا صاحب اپنی اہلیہ کو لے
کر چکر و تشریف لے گئے۔ سنا ہے کہ وہ مسعود کا اپنی اہلیہ کو لے جا رہے ہیں۔ غلطی سے اس
خود کہتے کہ بعد میں وہی چلے گا۔ کتب اس پر لکھ کر موجب غیبت ہو اور کچھ دوسرا کہ شروع ہو گیا
نکرا منظار العظم ساری پر ایک شب ۳۰ شعبان ۱۳۴۵ھ

مکرم بزم مولوی عبد اللہ صاحب۔ مولوی محمد اقبال صاحب مولانا۔

بوساطت مولانا شب سرفی عبد اللہ صاحب وزیر تعلیمات، باقاعدہ منتور کی دیو متعلیٰ پرست آفس
کوہ مری (مغربی پاکستان)



مکرم بزم مولوی عبد اللہ صاحب صاحب رفاہی ائمہ اعلیٰ المرتبہ (مغربی)

بعد ملازم سندھ۔ یہاں سے سارا کارڈ مورخہ ۳۰ شعبان اور آج مفصل قلم و قریب

۲۔ رمضان ۱۳۴۵ء جس میں حضرت اقدس فراموش ہو گئے کہ وہاں نام بھی تھا۔ سوچے کہ وہ جب سرت

ہوا۔ ہاں بعد میں اس تفصیل سے جو تم نے ۲۰۰۰ء میں کہے تھے وہی تحریر فرمادیں۔ فجر کو ائمہ قاتل

بھائی الشاف اور حاجی تقی کو کمر اور مولانا عبد اللہ صاحب (جن کی بیوی اہلیہ اور چھ صاحب کو

موجودہ بغداد پیش کر دی گئی۔

یاد بھی ۲۹۔ شنبہ کو رویت نہیں ہوئی کیونکہ ۳۰ کی شام کو رویت خاتم ہوئی اور
روشنی سے ۱۰ مبارک اپنی ساری برکات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ حق تعالیٰ شاد کار کو لاکھ
شکریہ احسان ہے کہ ۱۰ مبارک کی بڑا بڑا اتفاق اب تک تو بہترین گزرا ہے۔ ملک اپنے فضل
سے خیرات میں انصاف فرماتے

تبدلی تین دن لوگ کہتے ہیں کہ شنبہ گزرے۔ ہم بختیہ کی سب کو ابرو بارو برقی تو
بڑی شدت سے رہا۔ لیکن بادشہ مولیٰ ہی رہی۔ کل ۷۔ کو ظہر سے عصر تک اچھی خامی
فرحت نہ رہی کل ہمارا شہر بولی رہی۔ ابرقہ صبح سے بھر گھرا ہوا ہے۔ اُمید ہے کہ حضرت اقدس آئندہ
بجائے گرمی و بھدہ والوں کی طرف توجہ فرمائے رہیں گے۔ میر صاحب مزہ اپنے اہل گاہ مبارک سے قبل
چکاوٹ تشریف لے گئے تھے۔ سنا ہے خانصاحب بھی اداہ کر رہے ہیں۔ شاہ مسعود کی تعمیر بھی
پکار رہی ہوگی ہیں۔ مسٹر محمود صاحب کا قیام ہمارے پورے ہے۔ گھر ۴۔ رمضان سے بظاہر
وغیرہ میں مستراح ۴۔ روزہ رکھ لے کے بعد آج پھر روزہ رکھا ہے۔ دعاؤں کا ہم سب آپ
سب سے مدد ملی اور انتہائی حجاج ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں یاد دہانی کرتے رہیں
کریم ہوگا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب کی خدمت میں بعد سلام سنوں۔ آج آپ کا کارڈ موصول
۳۰۔ شبان سپر پچا۔ آپ نے خط بھی لکھا تو عین رمضان میں میں میں جواب دینا بھی بار ہے
ساجد تعالیٰ حکم سے انشاء اللہ روایع نہ ہوگا۔ مگر عدد روایات کو تو وہ سال آپ حضرات نے
اپنے ہی پاس روک رکھا ہے۔ پھر کیا ضرورت کسی سے کچھ کی باقی ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم خرم مولوی عبدالعزیز صاحب مدظلہ
سنتورک وید۔ نزد پوسٹ آفس۔ کوہ پری۔ بخاری نکتہ ۱۸

زکریا۔ مکان بریلو

۲۰۔ رمضان ۱۴۰۱ھ



مکرم خرم مولوی عبدالعزیز صاحب مدظلہ

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت آپ کا گزرا نامہ موصول۔ رمضان المبارک پہونچا۔ اس
سے قبل ۱۴۰۱ھ کے داتا حاجات بھی ایک ایک۔ دن کے فصل سے پہونچتے رہتے اور حضرت

قدس کی خیریت اور عازت معلوم ہونے پر رب فخر کما حقہ تعالیٰ۔

کل ۱۵۔ ماہ مبارک و شنبہ کی صبح کو آپ حضرات کی من حضرت اقدس زاد مجید خواب میں کم زیارت ہو ہی گئی۔ حق تعالیٰ شانہ بیداری میں نصیب فرماتے۔ جناب الحاج حافظ عبد العزیز صاحب نے خواب میں تو اتنی شغقت فرمائی کہ بیداری کی بجائے اتفاقاً کار و عمل کر رہا۔ یہاں بھی حضرت اقدس کی دعا اور توجہ کی برکت سے ماہ مبارک تو بہت بہتر گزر گیا۔ ۴۔ صبح کو معمولی بارش ہوئی۔ (وہاں ایکسٹیمایہ۔ رشتہ داروں کو بارش اور دلوں کا ایسا تیز شہد ہوا کہ ۹۔ ۱۰ کو تو لوگوں نے دن میں سوئیر اور شہد کو گھیل اور درزائیوں کا استعمال کیا۔ ۱۱۔ تک یہی سلسلہ بارش کا دوا چر گھنٹہ کے فاصل سے چھ رہا میر تو خیال نہ کر مری پر جب بارش جوتی ہوئی حضرت اقدس کو ہم دروازہ دلوں کا خیال آتا ہوا جس کے فطیل رحمت الہی بارش کے ساتھ متوجہ ہوتی رہی۔ ۱۲۔ کے بعد بارش کا سلسلہ توبند ہے مگر ابھی تک اس کے اثرات کافی ہیں جتنی کہ کل ۱۵۔ کو بھی اظہار میں برت کی طرف توجہات عاثر نہ تھی۔ ویسے تو بعض بیوقوف افسوس فرما ۹۔ ۱۰ کو کئی سحر میں برت چیتے رہے۔

مراوی جدید ہر جن صاحب را پڑھ می بین چار دن ہوئے قشرینہ لائے تھے۔ خیریت تھیں۔ بھیاں بھی سلام سنوں کے بعد اچانک اور خواست کرتی ہیں۔ حضرت اقدس سید کا سہی دے سلام سنوں دعا کی شدید اعتبار ہے۔ فقط و سلام۔

ہر جن محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
تذکرہ معظمہ معلوم
منوکر دلا۔ نوہری۔ ضلع دہلی۔ مغربی پاکستان۔
۱۶۔ رمضان ۱۴۰۱۔ ۴۔



مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب!

بعد سلام سنوں۔ آپ کا دعا پڑھ رہا۔ رمضان کل ۲۲۔ کو پہنچ گیا تھا۔ اس وقت سے برابر دل چاہتا رہا کہ کچھ لکھوں۔ مگر حضرت اقدس کی گرانی اور کمزوری کے سبب نہ لکھ سکا۔

حضرت اقدس زاد مجید کا خط یہ سزا لکھوں پر عیشہ ہی حضرت کے عطا اور اظہار کی بارش اس نیا کچھ پر سنیں۔ لیکن اس وقت اگر موجب تک۔ زمانہ عاثر ہو جو در خواست یہ ہے کہ ظہر کا

مدینہ منورہ والوں پر صرف نہ ہو۔ جہاں تک ریچوری حضرات کا تعلق ہے وہ تو ضرورت کا درجہ ہے اور ان پر خرچ تو حضرت اقدس پر خرچ ہے۔ لیکن جہاں تک اکثر سلاطین و شہزادوں کا تعلق ہے وہ ان تک خود ظہور کے حضرات اس کے زیادہ مستحق ہیں اس لیے میری باادب درخواست ہے کہ اس کو وہیں کے حضرات پر خرچ نہ کیا جائے۔ آئندہ حضرت کے خلاف رائے کی وجہ سے گرائی کا طالب معفو ہوں۔

لائل پر دیکر ایک بڑا دل کی رقم تو آخر شبان میں پہنچی تھی جس کی اطلاع بندہ نے دے دی تھی۔ دوسری خط آج ہی کی ٹوک سے ایک چیک دیک بڑا کا پہنچا ہے۔ اس کے وصول کرنے میں دس دن کی شاید دیر لگے اس لیے کہ میرا صاحب تو حضرت اقدس کے اتباع میں مسافر مبارک سے پیٹے سے پکڑ نہ گئے ہوتے ہیں۔ ابھی تک نہیں آئے۔ بتا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے بچے وغیرہ بھی گئے ہوتے ہیں۔ بہر حال وصولی پر انشاء اللہ دوبارہ اطلاع کروں گا۔ چیک آج ہی پہنچا ہے جو جان بھر سے آیا ہے۔ انشاء اللہ دلی رقم کے متعلق آپ کا خیال بالکل صحیح ہے۔ بس کے بھیجنے میں بالکل محنت نہ کریں۔ اس وقت تو رمضان ہے۔ دوسروں میں ہر طرف سے چٹو آتا ہی ہے اس لیے ریچوری کے دوسرے کو بھی اس وقت کوئی فوری ضرورت نہیں بلکہ پہلے لائل پر ذخیرہ کی جو رقم وہاں کی گئیں ان کے متعلق بھی یہ معلوم ہو کر وہ ریاض فضل الرحمن صاحب کے پاس امانت رکھی ہیں۔ ایسی حالت میں پشاور والی رقم کی محنت نہیں۔ آہستہ آہستہ پہنچ ہی جائے گی۔ فقط والسلام۔



مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدظلہ العالی

بعد سلام سنوں۔ ویسے تو آپ کے گرامی ناجات کا تامل پہلے کی طرح سے ۱۱ میلہ تک ہیں مگر اب اس کا سوا بقلب سے مسنون و مشکور رہوں اور نظری یا تحریری نقطہ نہیں بیکبول سے دھاکتا ہوں کہ حق تعالیٰ شائر تھیں اس کی جزا خیر اپنی شایان شان عطا فرمائے کہ انسانی دلت سے حضرت کی خیریت اور احوال کا معلوم ہونا روادار تھا اور انتظار لگا ہی رہتا اور آپ تکمیل احسان پر اپنی یا احسان فراموشی کہ جواب لکھتے ہیں بھی مہلکہ تھی جوتی رہی لیکن کل لٹاؤ کا

جواب ضروری تھا اور اس کا براہِ راست ہی کرنا رہا۔ لیکن ماہِ مبارکِ ثریٰ محفلت سے ختم ہو گیا ہے اس لیے شاید اس کے جواب میں ہی اس روز وقفہ واجب مانا گیا مگر اسی وقت آپ کا کارٹون میگزین ۱۸ رمضان المبارک ملا جس کو پڑھ کر ثریٰ کلفت ہوئی اور سب چیز چھوڑ کر پہلے یہ عرضینہ لکھنے لگیں۔ ان خاص خادموں کے حال پر اللہ رحم کرے یہ ہر جگہ رقی ہی کرتے ہیں۔ اب ایک یہ تو پتہ نہیں چڑا کر وہ خادم خاص کون بزرگ تھے جنہوں نے اس ناکارہ کی بیاری کا افسانہ بنا کر حضرت اقدس کو بھی پریشان کیا اور تم سب دوستوں کو بھی۔ اس کی تحقیق تو بعد کو ہوتی رہے گی۔ اس خیال سے کہ آج ہی کی ٹواک سے جواب چلا جائے یہ عرضینہ لکھنا شروع کر دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ نوافل کی توفیق سال بھر تو ہوتی نہیں۔ دل چاہتا ہے کہ ماہِ مبارک میں اس کی خلافی ہو جائے جس کا اثر کئی سال سے یہ ہے کہ ماہِ مبارک کے آخر میں کچھ دہم پاؤں پر آجایا کرتا تھا جو عید سے ایک دو دن بعد خود بخود ہی جاتا رہتا تھا اس کے لیے کسی علاج و دیکھ کو نوبت نہ آتی تھی۔ اس سال یہ بات پہلے ہی عشرہ میں پیدا ہو گئی اور اس شہد ہم پاؤں پر چھرنے لگا۔ اس کو وہ سرے پاؤں سے وہیں رگڑ دیا جس پر ایک پھنسی نمودار ہو کر اچھا خاصہ اظہار بن گئی۔ ۱۱-۱۲ رمضان سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اب تک سلسلہ تو چل رہا ہے مگر اس کے سوا کہ نوافل اس کے بعد سے بیٹھ کر پڑھتا پڑھتا کہ کوئی خاص تکلیف بجز ایک دوزن کے نہیں ہوتی اور اب تو انشاء اللہ کہتے ہیں کہ کچھ ہو گئی۔ اس میں تھوڑا سا قصور ہر جہی ہے کہ سب کی راستے کے خلاف ٹواک لکھی دیا ابھی تک اس بیٹے نہیں لگائی کہ اس میں بدبو ہوتی ہے اور آج کل مسجد کا حصہ میرے اوقات میں اچھا خاصا ہے۔ بودار و دوا کے بعد مسجد میں جانا بھی مشکل اور آج کل مسجد کو دوسرے ہی سلام کر لینا اور بھی زیادہ مشکل۔ اس لیے علاج ابھی تک جراثیم کا ہے اور مشورہ ڈاکٹر کا روزانہ رہتا ہے مگر اللہ کے فضل سے اس کی حالت ایسی ہے کہ بران جراثیم کا دوسرے دیکھنے دہوں کا یہ خیال جو تا ہے کہ میں اب تو اچھے ہو گئے آج دوا لگائی جائے کل کو ضرورت نہ رہے گی حضرت اقدس دایم بعد ہم کے رفیع الخطا کر کے خیال سے یہ داستان جو قابلِ اذیت تھی کھنٹی پڑی۔

اب یہ بتائیں کہ وہ مہرک کے بعد علیحدہ کسی پتہ پر لکھا جاتے۔ عید کے بعد مہر کی کا
قیام کتنا ہے اور اس کے بعد کا نظام سفر کیا ہے۔ اس شدید سروری کے بعد جو مہر کے
متعلق اپنے لکھی کسی سخت گرم حصہ میں تو عید منتقل نہ ہونا چاہیے کہ اس سے حضرت
کا اندیشہ ہے۔ آجبتہ آجبتہ منتقل ضروری ہے تاہم آئندہ کا پتہ ضرور تحریر فرمادیں۔

مولانا عبدالمنان صاحب دہلوی کی خدمت میں سلام مسنون کیا۔ عید ان کا شدید
فتاب نامہ پہنچا جس میں انہوں نے اس پر شدید تکبر اور خطاب فرمایا کہ میں نے ان کا
قلم کیوں نہیں پسپا؟۔ اگر ان کے والا نہجہات کے انصاف جو طریب پر پوتے رشتے تو
تو شاید یہ الزام بھی کچھ چسپائی ہو جائے اور جہاں برسوں کوئی عطل و کسبت نہ ہو وہاں خط کا
یا دیکھنا انہیں جیسے قرین آدمیوں کا کام ہے۔ ہر حال ان کے ایک عہد مستقل کا راز خفی
فرمانے کا بہت بہت شکریہ اور یہ ناکارہ تو سب ہی کے لیے دعا گو ہے اور دل سے دعا
اس لیے بھی کرتا ہے کہ مجھے خود ہر وقت یہ فکر رہتا ہے کہ میری گندگی ناپاکی ان غریبوں کے
کے رخسار حائل نہ ہو جائے۔ اسی وجہ سے شروع میں بہت لیت و وصل کرتا ہوں۔

جناب صوفی صاحب، عارفہ عذرا العزیز صاحبہ، مولانا عبدالرحمن صاحب، برادر مولانا
عبدالمنان صاحب، مولانا وحید صاحب اور اپنی والد صاحب اور دیگر حضرات مجلس کی خدمت
میں سلام مسنون۔ ۱۔ بنابر مولوی حبیب الرحمن صاحب برصیا نوبی آج راجپور سے آکر دہلی
کو روانہ ہو گئے۔

موسم کے متعلق اس سے پہلے علیحدہ میں لکھ چکا ہوں کہ ۹ سے جو اولہ بارش کا سلسلہ
چلا تھا اس کے ثمرات اثرات ۲۰ تک رہے۔ ۲۰ کے بعد سے پھر گرمی نے فراج پہی شروع
لڑی۔ لیکن ابھی وہاں تک نہیں پہنچی جہاں تک خیال تھا یا اس زمانہ میں پہنچنا چاہیے
تھا۔ سو مہر کی عید آئندہ کسوی معاہدے ختم کے حکیم ۱۰ مہر کا سے سمار پور دہلی میں سلام مسنون
و دعا کی درخواست ہے۔ مولوی اکرام، ناصر محمود صاحب کی طرف سے بھی اونہر چٹیاں بھی
بہت ہی مختصر مصیبت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ فقط دعا سلام۔ ذکر کیا۔ ملاحظہ
۲۰۔ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ



عزیز مولوی محمد جلیل صاحب محکم اڈنٹا لے !

بعد اسلام سنوں۔ تقریباً ایک ماہ سے روزانہ ہی تقریباً حاضری کے مشورے سے جو رہے ہیں اور اس وقت ۲۰- دسمبر کو بجائی گھور صاحب کی تعطیل ٹیٹے دن کی شروع ہے۔ ان کی ہم رکابی میں انہیں نے اپنے دل میں تو بالکل ہی پختہ کر رکھا تھا مگر افسوسناک طور پر اس وجہ سے نہیں کیا تھا کہ وہ معلوم وقت پر محبت ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ یہی پیش آیا کہ میں وقت پر بالکل ہی محبت نہیں ہونی نہ اب تک محبت و عشق۔ جو بھی خبر سنا ہے یہی سنا ہے کہ بالکل ہی جگہ نہیں ملتی۔ لاہور سے آگے کے متعلق ایک روایت بھی ایسی نہیں مل کر جگہ مل سکتی ہے۔ جہاں عید الفیضان بھی محبت کچھ متاثر ہو گئے کہ باوجود نظر کے ٹکٹ کے دو گھنٹوں ان کو چھوڑا جائے۔ بالکل ڈنڈہ دیکھتے ہیں کہ تو مسٹر لاہور کے بعد رجاست کی تقریق ہی کا عدم ہے۔ پاکستان کے زورداروں کی سوسے ہی کے ٹکٹ سے انٹر میکینڈنڈیہ میں بڑبڑا گئے ہیں اور پھر اوروں کو چرخے سے دھکے دینا شروع کر دیتے ہیں۔ تاہم اب تک بھی نسخہ نہیں کیا لیکن یہ پورا ہو چکا یا نہیں۔ اللہ ہی کو معلوم ہے۔ تم سے زیادہ بجائی گھور سے خدمت ہے کہ ان کو ایک عید سے لارے میں رکھا۔ میرا خیال ہے کہ کشش ہی کمزور ہے

عزیز عشق اگر سچ سے تو انشا اللہ
کچھ دھانگے میں چلے آئیں گے کھڑا بندھے

عزیز مولوی عبدالاحد مسٹر سے سلام سنوں کیس نے اپنے والد صاحب اور چچا صاحب سے بھی۔ فقط والسلام۔
تو کرا۔ سما۔ پور۔ ۲۳ رمضان ۱۴۱۴ھ



عزیز مولوی بیس احمد صاحب مسٹر !

بعد سلام سنوں۔ عید کے دن سے برابر طبیعت پر تقاضا ہے کہ لکھو لکھو لکھو، مگر میں نہ آیا کہ کہاں لکھوں۔ میں نے آخر زحمان کے خط میں دریافت بھی کیا تھا کہ اب خط کہاں لکھوں۔ مگر اس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ تمہارا آخری خط جو یہاں پہنچا ہے وہ ۲۶ دسمبر کا ہے۔ بالآخر یہ خیال کیا کہ مولوی اقبال کی معرفت لکھوں یہاں عید کی

کہ یہ مجھ پر دینی عہد اچھیل صاحب بنیو شکم!

بعد مہم سنان: آپ کے متعہ و آرامی نامے پہنچے چونکہ آپ نے حضرت اقدس کی روگنی کے بعد متعلقہ پتہ لاہور سے روانگی کھلی تھی اور یہ خطوط یکے بعد دیگرے ۱۶ مارچ کی کے بعد سے پہنچنے لگے۔ اس لیے آپ کہہ ان کے جواب کی غیبت نہیں آئی اور میرا خیال ہے کہ میرے بھی آخری دو خط جو ہر کے پترتہ جہدہ نے لکھے دو جہی آپ کو نہیں مل سکے اس لیے کہ وہ حضرت کی روانگی کے بعد ہی غائب ہو گئے ہوں گے۔ آپ کا آخری خط سورجہ ہوا فلولان سے وقت سپونیا کو حضرت اقدس بھی یہاں تشریف فرما تھے حضرت نے خود خط قرہ یا اور کور سے پڑا۔ آپ کے شاعرانہ زور سے کاشمیری، دوا، اب تو ماشا اللہ صہبت زور و خطوط لکھنے کی شہرت ہو گئی۔ اچھی حضرت! پس یہودیچے بھی نہیں اور آپ نے زور بانہ صے شروع کر دیے۔

عزیز میں زواہی کے اقدس سے ویرکات سے مجھے تو کبھی بھی نہکا جیسے ہوا اور سیدو سے حضرت کے اردو میں کبھی بھی مانع نہیں بنا سکیں، نتائج مختلف ہیں، اس سے ڈرا انکار نہیں کرنا کہ ان کی کثرت، تشبیہ کی وسعت، خیر ہا سو رہا ہے یہی کہ زور ان چیزوں سے عہد سے بالکل خالی ہے۔ لیکن موجودہ احوال اور کفایت کے واقعات دوسری جانب ہیں ایسے ہیں کہ نظر نہ نہیں کیا جاتے، اس لیے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں اسی تمام جس نافع کی وجہ سے رکھیں، اسے کا کوئی ہوش اسے کا مانع، عجیب بھی حضرت ارادہ فرماویں، شوق سے۔ حضرت اقدس ۶ جولائی کی تشبیہ کو بخیر مشورہی چہونکے بور ۴ چار تشبیہ کو، ماہ پور اور کل ۱۵

یکشنبہ کو یا عورتی شہرین شاہ کئے، ارادہ او شاہ مسعود سے وعدہ تو بندہ کا بھی تھا کہ حضرت کے بسٹ کے تیار میں بندہ بھی ہم رکاب ہو گا، مگر ترقی حضرت مدنی کے مکان سے واپس نسلی خیر ہے اس لیے بندہ ہم رکاب نہ بنا سکا۔ آپ کا پہلا بور بورنی تیرہ کی شب میں ۱۰ بجے چٹا بور سم کا رہا ہوا تھا اس کے بعد ہم کو دوسرا بور جو آپ نے دوسری اقبال کے زور چھوٹا کی پڑا۔ کو دس بجے کے قریب پڑ چھا، ان دنوں کا صمیم قلب سے شکر یہ چھوٹا ہوا اور ولطفیہ کہ بخیر دینے چکے، دو حافظہ جہدہ عزیز کے نام سے ۱۰ جولائی کی شب لا بجے پہنچا جب کہ حضرت بھی سماں تشریف فرما تھے۔ اس پر تعجب ہوا اس کا کیا رشتہ۔ خود کے بعد معلوم ہوا

کریہ ہوئی تا رہے جو آپ نے ۲۰ کو ارسال کیا تھا۔ ایک مرتبہ ۱۱ کی شب میں پہنچی گیا اور عینہ اس کی نقس چار والوں کے حق انتظام سے ۱۰ کی شب میں پہنچ گئی خوب یاد آیا ایک خدو کی پیام جس کو حضرت اقدس نے یہاں کے قیام میں دیکھیں مرتب فرمایا اور فرمایا کہ قلعہ میں سے آپ کو کھدوں نے غرض صراحتاً کہہ دے کہ چندوں کی فرست کی نقل آپ جلد درمبلہ ارسال کر دیں گارہ سہ ماہی کی رسیدیں چندہ دینے والوں کے نام ارسال کر دی جائیں فرمایا کہ مجھے کچھ یاد نہیں اور جو فرست ہے آپ نے حضرت کو دی تھی وہ بھی جیب میں سے نہیں نکلی۔ حضرت کو اس کا بہت خیال ہے فقط والسلام۔

کریم پور، روز جمعہ ۱۱ صبح ۱۰ بجے۔
دفعہ ششم۔ مقام جھارپور۔ صبح ۱۰ بجے۔ دفعہ ہفتم۔ پاکستان۔ دفعہ ۱۱۔ شوال ۱۴۲۰ھ



کریم محترم۔ فریاد!

بندہ ستام سنون۔ سو وقت آپ کا کوئی نامہ مورخہ ۲۰ شوال ۱۴۲۰ پہنچ کر موجب سرسٹ ہوا۔ بندہ اس سے قبل دوسرے جہ زریں کے پتہ سے کچھ بچکا ہے جن میں حضرت کا باخبرہ نہ تھا۔ لکھا تھا کہ مجھے چندہ بندہ کا نامہ رقم و تحیرہ کچھ یاد نہیں مورخہ پرتاپ نے چلے ہوئے دیکھا وہ بھی جیب میں سے نہیں نکلا۔ اذ اس کی تفصیل آپ جلد لکھ دیں تاکہ راجپور کے مدرسہ سے ان کے نام رسیدیں ارسال کرادی جائیں۔ آپ نے سرکارڈ میں کھاتہ کباب جو قسط پہنچے کی وہ آپ حضرت کی ذاتی ہوگی۔ اور سبکی نہیں ہوگی یہ تو یہ بھی مجھل ہے اس کی تفصیل کی بھی ضرورت ہے پیاب بندہ کو کھدوں نے حضرت اقدس کو ایک رقم ایک ہزار کی جائیداد حضرت ماہ مبارک میں وصول ہوئی تھی جس کی اطلاع کوہ میں کیونکہ میں گری تھی اس کے بعد ایک قسط ۲۰ شوال کو ایک ہزار کی وصول ہوئی۔ اس کا چیک تو حضرت کی موجودگی میں یہاں لکھا گیا تھا جس کی حضرت کو اطلاع بھی کر دی تھی تاکہ حضرت کے راجپور جانے کے بعد وصول ہوئی۔ حضرت اقدس نے بولائی کو دہلی پہنچنے کے بعد راجپور آئی تو سہ ماہی پور اور ۲۰ کو بھٹ دور واپس سے وہ بولائی کی مسجد کو

بھوکسی مدرسہ کا چندہ آپ نے کیا ہے، نہ تھا تو اس وقت بھی کسی مدرسہ کے ختم کے حوالہ پر
یہ کام فرما دیتے۔ مجلس ترغیب حضرت فرما دیتے اب یہ سب حساب درمیان میں چلے۔
اور تھامس کے متعلق ہر شخص کا علمی ظاہر کرتا ہے۔ اب آپ کو جو تھامس کی
وکیل کی نیز یہ کہ کشتی رقم حضرت کی اور کشتی مدرسہ کی جو یاد چوہہ حضرت اقدس کو دیا
بندہ کو تحریر فرمادیں، نیز اس خطا والی رقم کے متعلق اب کچھ تحریر فرمادیں۔ یہیں بندہ
حساب سے خارج کر دیتے۔

والد صاحب مولوی عبدالمجید، مولانا عبدالحسن صاحب کی خدمات میں سلام سنون
حضرت اقدس کا آج تو کیا ملاحظہ ہر سب سے کمال کو رہی ہوگی۔ فقط۔
مدرسہ محمدیہ مولوی عبدالحسن صاحب ملاحظہ ہو، اب تھامس کی بدلتی ہوگی۔
صاحب مدعو صم۔ تمام جہاں، جہاں کی خاص، نیو سرگودھا، مولوی پکتن، ۲۰۰۰، ۱۰، ۱۰، ۱۰

۱۹۵۲-۵۳ - ۱۳۷۲ھ

عنایت ذرا پرستگار! قضا!

بعد ۱۰ سالوں، اسی وقت عنایت نامہ پہنچا، عذرت عافیت سے مسرت ہوئی۔
حضرت نے پندرہ روز بعد ہم کل دہلی کے لیے روانہ ہو گئے اور ۱۰ دسمبر کے ہوائی جہانہ کے
محکمے بھی شریعت سے گئے۔

میں میاں بھی کوشش تو اسی کی کر رہے ہیں، حضرت کی ہجر کا بی بی میں سفر ہو گیا،
معلوم نہیں کہ اس وقت تک بلکہ ابھی ہجر سے ہو سکیں یا نہیں! ابھی تک تو جو نہیں
حضرت کے وطن قیام میں جہاں تک ہر کے حضرت کی خدمت میں وقت گزارنے کی

خود کو پیش کریں۔ مولانا عبدالحق صاحب کی خدمت میں سزائم سنوئی۔ ان کی مثل علامت سے تشویش و تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

پشت کا مضمون مولوی عبدالحق صاحب کو جو غالباً اس خط کے پہنچنے سے پہلے آپ کے یہاں پہنچے ہوں گے دکھادیں۔

مکرم محترم مولوی حلیل صاحب: بعد سلام سنوئی۔ آپ حضرات کے چکے تعلق اور زوردار کشش نے آخر حضرت کو کھینچ لیا۔ ہمہ پاکوں سے تو حضرت کو اب انقباض ہی جو رہا ہے۔ خدا کرے کہ آپ حضرت زیادہ تر بارہ حضرت کے وجود و جوار سے متعلق ہیں۔ کئی سال کے پتہ سے آپ کے خط اس لئے نہیں لکھا کہ میرے خیال میں آپ خدا کے پیچھے تھے۔ قبل حضرت کے استقبال کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ اب آئندہ آپ کو خط جواب ہی لکھ سکتا ہوں۔ جب آپ کا نظام مغربی مضمون ہو گے پریمی اندازہ نہیں کہ حضرت کا اجور قیام کتنا رہے گا۔ فقط والسلام۔

ہدایت فراہم سوچی ہو اقبال صاحب مسند
مکتبہ اصلاح شاہ ماہ روڈ لاہور مغربی پاکستان
۲۰۰۰ رجب الاول ۱۴۲۱ھ



مزید محترم مولوی عبدالحق صاحب! بعد سلام سنوئی۔ اس وقت آپ کا نئی خط نہیں پہنچا رہی میں چاہتا ہوں کہ اس سے اشارہ ہی لکھتا ہوں۔ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اطلاع ہوتی ہے کہ ان کا نون کا حال معلوم ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ میرے خط کا جواب نہیں آیا۔ راستے پر ہی دیکھنا صاحب کی معرفت ہو رہی ہے پر آپ آتا تھا اس کے بعد۔ صرف ایک کا روبرو اس سے پہلے کا لکھا ہوا تھا۔ میں نے بھی جہاں آپ حضرات کی طرف دلی توجہات کے ساتھ جو کچھ کہتا رہتا ہوں کوئی نئی بات نہیں۔ میں بچے لکھ چکے ہوں کہ بھائی محمود۔ نومبر کو میری پہنچنے سے اور حافظ عثمان کی وجہ سے کئی روزوں میں غیر ہوا ہے۔

حافظ عثمان کا جہاز چھوڑ کر اچھی گیا۔ ان کی روانگی کے بعد بھائی محمود جرج کی شام کو چل

گزشتہ کو ظلام الدین پہونچے۔ ابھی تک وہیں مقیم ہیں۔ جہاں ان کے منہ کے لیے جہنم کے دہن سے دہلی گئے ہوتے ہیں۔ شہید کو وہاں کی لوگوں گئے۔ جہاں محمود نے دو چار دن وہاں قیام کے بعد آنے کو کہا ہے۔ جہاں تین نے ڈاکر سے آخری خط میں لکھا تھا کہ لاہور پہونچ کر فصل خط لکھوں گا۔ ان کے فصل خط کا شدت سے انتظار ہے۔ ان سے بہت ملازم نہت آئے ہیں۔ یہاں نہیں اونٹ کس کر ڈٹ بیٹھا۔ یہ بھی تم نے بھی تک نہیں لکھا کہ لاہور پہونچا ہے یا نہیں کی راحت بھی تجویز ہو چکی۔ خدا کرے نہ ہوئی ہو۔ بدیت ہی ٹرونگ آج ہے۔ سرور کا موسم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے حفظ و امن میں رکھے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں امام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز حفظ صاحب مولیٰ صاحب اور دیگر حضرات میں سے۔ فقط والسلام۔

اسی وقت ریپورڈنگ نظر من کی پیشہ کا لکھنا کہ فراموش صاحب کی طبیعت بدیت خواب ہے۔ مثلاً کلا پریشن ہوا ہے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست ہے۔ فقط۔

ذریعہ حسب مورد میر تقی

۱۳۶۲ھ



مکرم محترم حضرت مخدوم:

بعد سلام ستون کھل گرائی اور مورخہ ۲۹ جمادی الاول اور پچھ سو ۲۰ ہجری قمری شریف پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوا۔ اگر اسی مہینہ میں تاخیر نہ ہو تو میں نے خود ہی درخواست کی تھی کہ یہ مسئلہ ایک ہی جگہ قیام ہے کوئی خاص بات ہی نہیں۔ یہ اپنی جلد ذات کی ضرورت تھیں۔ رہا انتظار و التماس یہ بھی اور پھر ہی جیتے ہیں قابل تھیں۔ اہ مبارک کے شعلہ کی روشنی شروع ہو جانے کا نعم ہوا۔ آپ آج کھور ہے۔ یہ ہم تو اس منتظر کو دیکھ رہے ہیں۔ جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے۔ آپ کو ہمیشہ اس کا گوارہ نہ ہو سکے۔ معلوم ہے کہ اپنی نگاہ میں تو حضرت اقدس کی رحمت اور خوشی پر اپنا جذبات قابل التفات ہے۔ اس کا اثر ہے کہ یہاں کے قیام میں بھی محبوب حضرت۔ قریا حضرت عرفی نے فرمایا کہ اس وقت جانے کا خیال ہے یا نہیں کہ کبھی اس کے خط لکھنے کی درخواست

ہی کیا ہو رہی تھی کہ جس مرتبہ میرا تہ اس کی توہم بن جاتی ہے کہ مجھے ان مبارک سبتوں کے قیام کی نوع نہیں کہیں کہ اس کے باوجود بھی اپنا طبعی ذوق میں رہا کہ پڑائی چھوڑائی کے تقاضے کو قائل اپنے بد باتوں کو نہ مانیں۔ اپنے جذبات کو اپنی خواہش کے تابع بنانا ہے۔ اگر طبعاً نہیں تو عقل اور عواطف کی سعی کرنی چاہیے۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ رب العالمین۔

یہ بات کہ صورتِ اقدس شریعت میں تشریف لائے اور تفریق میں وہ بد تشریف کے بارے میں موجبِ توبہ ہے۔ لیکن جسے ظہر کے بد وقتوں سے اس کو توبہ کر لیں، چنے تو پسند نہیں اپنا تکرارِ ذوق ہے۔

تعمیر چاہیے، اور جو توشہ روز و باور ہو
اپنی ناکہ برسے پہلی بات کی اشد شرم

تشریف ایک سبقت ہو، اور ناگزیر کسی حالت کے پاؤں میں سانپ کے کاٹ
یہ تھا کہ اللہ کو شکریہ ہے جو نہ سچ گئی۔ تا تو ہے۔ ایک خط میں بدہ سے حافظ عبد اللہ
وہم مسوئی کے خلاف کوٹہ جو کھا تھا۔ سلوک میں وہ یہ دیکھا ہے کہ میں نے بد تہا میں کی
خود میں بدہ کے خلاف سے نیز چھوٹ کی طرف سے۔ عام کے اب ان کی درخواست
وہی۔ اور صاحب و جہیز۔ یہ۔ احتیاط مجلس کی خدمات میں مبالغہ منوں۔

وہ کہ کسی خط میں اب اسے تو وہی سلیم الرحمن صاحب دیکھ دیکھ کا کہ ہے پاس
میں نے کافر نہیں لایا۔ وہ نہیں کہاں ہیں۔

اب۔ نے حضرت کے باور میں فریج میں خوشیوں سے کھڑکھا۔ مگر یہ نہیں کہہ کر اوائلی
فریج سے وہ کس کس پر تھکا، نہ جوت کیوں۔ فقط واسطہ

تعمیر کے بارے میں یہ افسوس ہے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ہی ہو، لیکن
۱۔ یہ وہ اس کے بارے میں افسوس ہے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ہی ہو، لیکن



مکرم بحرم مدینہ منورہ!

بعد سلام سنون۔ اسی وقت گرامی نامہ موصول۔ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ قریبی پہنچ کر حبشہ
سنت دسرت ہوا۔ اس میں حضرت اقدس کی مکان سے روانگی، اس کے قریب و جوار
میں تحریر کی گئی۔ اس بنا پر بھی خیال ہے کہ اس عمر لغتہ کا پیر پختہ بھی محفل ہے اور اس کے
بعد تو نظام پر چھیننا مشکل ہی ہے۔ اس سے قبل مستندہ طوطیوں دریا سنت کر چکا ہوں کہ اس
کے بعد خط کا پیشگیار ہے گا۔ حضرت اقدس کے شوق تشریف آوری سے سرت و تم خود گھر
طبعی اور فطری چیز ہے اور دوسری بات مجھے لکھنا بھی نہ پتا ہے پھر بھی محض حضرت اقدس
کی راحت کے پیش نظر لکھنا پڑتا ہے کہ اس طرح کی آمد و رفت بوجہ موجب تکلیف ہے
اگرچہ حضرت کی صحابہ کب اپنی نظر پہنچنا بھی دشوار ہے۔ آپ کی تشریف آوری کے مترہ
سے بھی سرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ با حسن و جود ملاقات جیسے فرمائے۔ بروای اقبال گردای
ہوں تو سلام سنون کے بعد کہہ دیں کہ علی میاں حکیم ہر حق کو لکھتوں۔ روانگی کا بدنتہ ارادہ کر
رہے ہیں۔ راستہ میں بریلی وغیرہ ٹھہرتے ہوئے ۴-۵ ایک دہلی پہنچیں گے۔ وہاں تک
بھی جہاز کی سہیت ہے۔ اگر سارا میں کچھ دیر چوٹی تو اس کے انتظار کے دوران میں سارا پیر
کے بھی ارادہ ہے۔ مولانا منظور صاحب ہم بکالی میں سترہ دہلی آج کل مولوی طاہر مظفر ٹکری
مستقل غور پر سارا پیر مقیم ہیں۔ مولانا انعام اللہ کا خط بھی لکھتے سے آیا ہے۔ کچھ ذاتی اور
کچھ خانگی پریشانیوں اور راز لکھی ہیں۔

والد صاحب، سیر و میلان اور حصار مجلس کی خدمات میں سلام سنون مولوی بدلتون
صاحب کو جزاؤں کا تذکرہ کسی خط میں نہیں چوٹا۔ بعد میں یہ وہ آپ حضرات کو پانچ
دے کر عثمان پر ہیں یا علیہ ماجدہ آپ تک پہنچنے نہیں دیتیں۔ حضرت اقدس کی خدمت
میں اس کا گاہہ اور جھپوں کی طرف سے سلام سنون کے بعد دعا کی درخواست کریں۔
فقط والسلام

مکرم بحرم مدینہ منورہ! صاحب مدینہ منورہ صاحب مدینہ منورہ! صاحب مدینہ منورہ! صاحب مدینہ منورہ!
نور محمد، خاں صاحب مدینہ منورہ! صاحب مدینہ منورہ! صاحب مدینہ منورہ! صاحب مدینہ منورہ!

محرم محرم ما فیہ حکم!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت آپ کے دو کارڈ ایک مورخ کیم ایڈیل، دوسرا پیریل
 تاسج و منسوج بیک وقت عین انتظار میں بیٹھے۔ یہاں کل سے برابر آپ کے اور دینی کے
 خطوط اور تار کا انتظار تھا اور آج تو تار کا پختہ تھا مگر حافلین کا زور پور رہا ہے حضرت
 حافظہ قرآن الدین صاحب کا زور آج کی کشش کا ہے اور حافظہ عبد العزیز کا زور دیکر جانے
 نہ دوں۔ جذبات سے خالی افسردہ دل مناکہ رنگان دیکھ رہے ہیں، حضرت اقدس مدنی
 پرسوں بھی یہاں تھے اور آج کی رات بھی یہاں گزار رہی اس سے قبل بھی اسی جہش میں ایک
 دو مرتبہ تشریف آوری ہوئی۔ ہر مرتبہ فکر کے ساتھ حضرت کی غیریت و ریاضت و فراق و رستہ
 یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ غیریت سے جلد ملے آئے۔ کل کو بھی پھر تشریف آوری ہوگی رات تو
 میں نے یہ عرض کر دیا تھا کہ کل کو تار کا غائب گمان ہے۔ پرسوں کی تشریف آوری پہلا علاج
 مل جائے گی۔

تیسارے خطوط کا جتنا بھی تشکر چاہی کروں کم ہے۔ حسب ارشاد لاکل پور کے پتہ
 سے تعویذ اور خط کا جواب ایک عشرہ ہوا لکھ چکا ہوں۔ قابل امل گیا ہوگا۔ کل سے برابر
 لاہور خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا۔ مگر انداز یہ تھا کہ حضرت کی روانگی کے بعد آپ کی زندگی
 سہجی جائے گی۔ ایسی حالت میں مصیبت لایا جاسکتا ہے۔ مگر آج کے خطوط سے بدحواسی کا اندازہ
 معلوم ہو کر حریفہ لکھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنا پتہ نہیں لکھا اس لیے مولوی اقبال کی معرفت
 خط ارسال ہے۔ اس وقت شاہ مسعود صاحب بھی اپنے کسی مسکن میں آئے تھے۔ ہر دو
 کارڈ ان کو دکھا دیا۔ گئے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست
 مولوی اقبال صاحب سلام سنوں یہ کارڈ جلد از جلد مولوی علیل صاحب کی خدمت میں
 پہنچا دیں فقط والسلام۔

کہ محرم مولوی عبد العزیز صاحب مولوی محمد اقبال صاحب مولوی نور علی صاحب مولوی
 ۳۶۔ مان رتھ، کتبہ اصلاح - لاہور - (مضرب پاکستان) ۱۸ رجب شیعہ ۱۴۰۰ بجے دہر



کرم محمد مہدی رضی اللہ عنہ !

بعد سلام سنوں۔ اس سے قبل لاہور کے بعد ایک اور ایضاً ناکل پور کے پتے لکھ چکا ہوں بسلام نہیں وہ آپ کو مل سکا یا نہیں اس لیے کہ آپ کے آخری خط سے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ لاہور کے بعد لاہور ہوتے ہوئے آپ مکان پر نہیں گئے۔ مگر یہ اندازہ آپ نے نہیں لکھا تھا کہ کب تک۔

حضرت اقدس مہاراجہ کو بخیریت دہلی پہنچ گئے تھے جس کی اطلاعات متعدد عرائض میں کر چکا ہوں۔ وہاں سے ۱۴: منگل کی صبح کو کار میں شاہ مسعود صاحب کے ہمراہ سارنچہ تشریف لے آئے تھے۔ راستہ میں ایک گھنٹہ ریو بند بھی قیام رہا۔ اس کی اطلاع لاہور کے کارڈ میں کر دی تھی۔ پڑوں شنبہ ۱۰ ایک سارنچہ قیام رہا۔ پڑوں صبح یہاں سے شاہ صاحب کی کار میں بہت تشریف لے گئے اور آج ۱۶: شنبہ کی صبح کو سبھت سے راجپور۔ ۱۷: بے صبح کو بخیریت پہنچ گئے۔

اب تک تو وہ سارنچہ پکڑو رہے ہی کا تجویز تھا۔ مگر شاہ مسعود صاحب پر مصدقہ کی ضرورت پڑان کی کوٹھ میں رمضان المبارک گزرے۔ اب یہ سارنچہ سارنچہ کے قریب ہی ملے ہوگا۔ میرا سب لے اپنا مکان اس سال کو کر یہ شخص اسی وجہ سے نہیں دیا تھا۔ ان کا اصرار بدستور ہے اور شاہ مسعود صاحب کا اب اصرار ان سے بڑھا ہوا ہے۔ آپ کے گھر میں کسی ولادت کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ یہاں روایت عام سے یکم شعبان پونیشہ کو ہوتی ہے۔ زاد صاحب اور میر و مولویاں صاحبان کی خدمات میں سلام سنوں۔ جب خط لکھیں تو قاضی عبدالقادر صاحب کا خیریت سے بھی ضرور اطلاع دیں اور ملاقات ہو تو ان سے سلام سنوں بھی کہہ دیں۔ فقط والسلام۔

کرم محمد مہدی رضی اللہ عنہ ! بے بیضہم بے سالت تاشی جہان فی حدیہ

مقام محمد دیوانہ۔ ضلع مرگواں۔ - (مذہب پاکستان) ۵ شعبان ۱۳۴۲ھ



مکہ پر محترم و زید شکم!

بعد سلام مسنون! سب سے اول تمہارے ان خطوط کا کہہ چکا کہ جو حضرت اقدس کے دوران قیام میں تم بکثرت لکھتے رہے۔ حق تعالیٰ شاذاً اپنے لطف و کرم سے اپنے خدایانِ شان ان کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت کے قیام لاہور کے زمانہ میں بندہ نے دو خط مولوی اقبال کی سرفت تھیں لکھے۔ ایک کا جواب تو تمہارا کل کا کارڈ مل گیا۔ ممکن ہے دوسرا تمہاری روانگی کے بعد پہنچا ہو۔ تم نے اسی میں لکھا کہ لائن پورہ ہونے پر تمہارے مکان کا ارادہ ہے مگر اہل پور قیام کا اندازہ نہ لکھا۔ اس لیے یہ خط مکان ہی کے پتہ سے ارسال ہے۔ حضرت اقدس یکم اپریل کو ایک بجے دوپہر پھر سیت اڑھ پر پہنچ گئے تھے اور یہ پورہ پہلے قیام کے بعد کل منگل، ۷ اپریل کو شاہ مسعود کی لادیں ایک گھنٹہ دوپہر حضرت مدنی کی خدمت میں قیام کے بعد گیارہ کے بعد سہارن پور پہنچ گئے تھے۔ پہلے سے لظفل پریسوں و رشہ کی منتی اس لئے ریل پر سبٹ بڑا جمع کیا تھا۔ مگر اسی دن شاہ صاحب کا رے کہ جلی پونچھ گئے۔ اس لیے بجائے پیر کے کل منگل کو شریعت آدری ہوئے۔ خیال دو ایک روز یہاں قیام کا تھا اور ہے مگر صبح چائے میں معلوم ہوا کہ شہ کو ٹھہروں نے اپنی انتہائی محبت کے اظہار میں قدم بوسی ہی پر قناعت نہیں کی بلکہ بدن بوسی خوب کی! اس لیے میں نے خود ہی یہ طے کر لیا کہ اسی صحت میں ہرگز یہاں قیام نہ کیا جائے۔ میرے مسکس میں تو ہمیشہ اپنے جذبات پر اکابر کی راحت کا مقدم ہونا مسلط رہا کرتا ہے۔ اس لیے میری باصرہ راستے ہی ہے کہ حضرت آج ہی راجپور کو شریعت لے جائیں۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ میری رائے اگر یہاں سے روانگی میں قبیل عمل ہو بھی گئی تب بھی ہیٹ کو پھلانگنا مشکل ہوگا۔ اہ مبارک کے متعلق پہلے سے تو چکھو تو گویا متین ہی تھا گا! اب شاہ مسعود صاحب کا اصرار اور خواہش منصوبہ کی ہے کہ مسعود کی کوٹھی واپس بہت وسیع ہے اور چکر دہ میں مکان کی نسبتاً تنگی ہے۔ بالخصوص اسی درجہ سے گڑھی کے رمضان میں پہاڑ پر حضرت اقدس کی برکات حاصل کرنے کا جذبہ غالباً بہت سے حضرات کو چربائے گا۔ لیکن ابھی تک میر صاحب چکر دہ ہی پر مصر ہیں اور حضرت کو

سبھی اسی کو ترجیح دیتے آج بھی ۸۔ کو تو فقط یہ قیام سہارنپور ہی ہے مگر میں جو بھر سیکھ
 رہا تھا۔ جانے کی کوشش کر رہی۔ وہاں۔ فقط واسطہ
 مکرم محمد بن عبد اللہ صاحب مدظلہ فرما دیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: (۸ شعبان ۱۳۱۲ھ)
 عبد الرحمن صاحب مدظلہ فرمایا: تمام لوگوں کی خدمت میں یہ خبر سہارنپور کی ہے۔ (۸ شعبان ۱۳۱۲ھ)



مکرم محمد بن عبد اللہ صاحب مدظلہ

بعد سلام سنوں ایسی دلت گوانی نامہ میری طرف۔ شعیان پہونچ کر موجب سرت ہوا۔ توجہ
 سے کو آپ نے اس ناگاہ کا حرف ایک خط لا جو پہونچ لکھا۔ لاہور کے سیدہ فرغوا کے
 علاوہ لاہور میں علیؓ کے کھانا اور چائے کی بھی غالباً یہ قیام ہے۔ مدینہ منورہ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ صاحب مدظلہ فرمایا: اورنا و مبارک کے تعلق رکھتی اور وہاں
 ہے۔ چکوتہ پہلے سے ملے۔ شدہ اور قرار دیا تھا میرا صاحب نے اسان اپنا مکان تھا اس کے لئے وہ
 پر نہ دیا تھا۔ خواب حضرت کی واپسی کے بعد سے شہر صاحب مدظلہ نے استقبال کو گئے تھے
 وہیں سے منصورہ پہونچ رہا تھا اسے اسے ہی ایسا بہ اس پر شدت سے صریح کیا۔ اب ایک جہت
 سے مشاہدہ۔ اس کے حضرت علیؓ کی مکھڑکی خوبش میں آج کی سبب اور حضرت واپس مکان
 خیر و سب کچھ تجویز کرنے کے بعد توجہ کل میں علیؓ میں آج ہزار صاحب مدظلہ نے ایسی اللہ سے
 آئیں گے اور حضرت سے امر کر رہی تھے کہ بہت سے دینی منافع واپس لے کر قیام میں رہیں۔
 ایک آواز سے یہاں۔ دیکھیں قریب ناں کہ حضرت علیؓ سے والد ماجد اور مولوی صاحبان کی
 خدمات میں سلام سنوں۔ فقط والسلام۔

مکرم محمد بن عبد اللہ صاحب مدظلہ فرمایا: تمام لوگوں کی خدمت میں یہ خبر سہارنپور کی ہے۔ (۸ شعبان ۱۳۱۲ھ)
 عبد الرحمن صاحب مدظلہ فرمایا: تمام لوگوں کی خدمت میں یہ خبر سہارنپور کی ہے۔ (۸ شعبان ۱۳۱۲ھ)



مکرم محمد بن عبد اللہ صاحب مدظلہ

بعد سلام سنوں۔ ایک علیؓ کی دلت ہے۔ بھجاب گرامی نامہ لکھ چکا جو۔ بالآخر

اچھا بارگاہ مسلمانوں کا تھا صاحب میرزا صاحب پر باری سدا گئے اور پھر تاج بھی پہن سدا
 ہو گیا علی میاں بھی واپس چلے گئے۔ اب تو اردو پر سب کر سدا۔ شجاع آباد کو حضرت قدس
 - دار جو آتش لہیہ لگا کر ۲۰۰۰ شیعہ کو منصور علی آتش لہیہ لے جائیں گئے اور وہ ہر گشت آتش
 دہی گذرے کہ تیر چھ کی گرمی و تیز بھی ہوئی تو سب سے سدا، تہ نہ بن کر، بارگاہ
 حضرت کے قیام کو کہی کہ اس سے حدیثت خوش کر رہی ہے۔ اب کے یہ چکا رہا چکا کہ ہے
 مسلمان پر قہر کیا یہ مل سکتی ہے۔ بعض، بیدار، افق پر گئے ہیں جن کو یہ دیکھ کر حسی کی جوت
 انہیں نہیں لگتی۔ یہ اپنی آنکھ کی قہر ہے اور حسن ظن کی سدا سے بڑھتی ہے جو حق رہی ۔

والد صاحب ابراہیم دو مرتبہ کی خدمت میں سلام سناؤں ۔ وہ مبارک ہیں تو وہ انہیں کی
 عورتوں ہی سے گئی کہیں اس سے پہلی کو کہہ دو تو حاضر ہو کر پائیں گے۔ فقہ و مہم
 کرنا تو اس کو ادا ہو جس سے وہ پھر جو سادہ سادہ مائیں ادا تو فرما سکیں۔ مگر یہ غلط ہے
 تو وہ صاحب ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ دعویٰ کرتے ہیں ۔ شیعہ ۔ یہ جو



نہم تو مہم دیکھو شکوہ

ابن سادہ سنوں حضرت اندر ۔ رتوال وہ شیعہ کو غیرینہ تصور کرتے ہیں ۔ پھر
 جو بچے : منصور کے تہمید میں لفظ اور آتش کی شہادت خوب ہے ۔ وہ حق ہے کہ یہ
 باطل ہے ۔ پہلی تہی یہاں پہنچنے کے بعد منگنی تمام کو بدلتے دیکھ حضرت اقدس جو نے
 پہلی تہمید ہے کہ کے دران انہیں شہادت سے لڑا ہے ۔ پھر تہمید محسوس : ہوئی
 تھی اس سے اس کو دلائل سمجھ گیا ۔ سب سے تہمید کہ جو بچوں جلدی میں مدد دے کہ
 یہ بحث نہیں ۔ بلکہ اڑو ہے ۔ اس تہمید سے تہمید کہ تہمید کی فضا ہے کہ تہمید : خوب
 کی تہمید حق ہے کہ تہمید سب سے تہمید پر تہمید تہمید اور حالت تہمید کی تہمید تہمید تہمید
 بہت دفعہ تہمید تہمید ہی تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید
 تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید
 تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید
 تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید تہمید

پلایا گیا۔ رو دن یہاں قیام کے بعد کل پختہ بند کی شام کو جمعہ عصر چارے سے فراغت پر
 بہت تفریح سے گئے۔ آج کا قیام تو بہت کا۔ چہ ہی جھٹل اس کے بعد کا میں ہے۔
 تقسیم کہ بند۔ سے بندہ میراث نہیں ہا۔ سکا مولوی دہشت صاحب کے بار بار بھیجا
 تیرہ سہیت و سہتی جدید بعد ان کی آمد پر ان کے خدیوہ صبر سے ۲۰ سوال کو نوح میں حبیب کی
 تجویز کے بعد اس میں شرکت کا بندہ نے وعدہ کر لیا۔ بہت بالکل نہیں۔ گئے ہوئے بھی
 حرم ہو گیا۔ اس نے بھی تک تاروہ ہے ہی۔ آئندہ جو عقد ہو۔ والد صاحب ۰ ہر دو
 مولویاں حضرت کی خدمات میں سلام سنوں۔ فقط والسلام۔

کریم محمد بن عبد الجلیل صاحب مدرسہ سلامت تاسیہ اعلیٰ صاحبہ بیخوش ترکہ۔ غلام غلام
 تمام جہادین۔ ضلع سرگودھا۔ (منزل پالتان) ۲۰ سوال ۲۰۲۲



کریم محمد بن عبد الجلیل!

بعد سلام سنوں۔ بندہ شنبہ کو دہلی زیورات بخیرہ گیا تھا۔ ساتویں دن آج حیدر کو
 واپس آیا۔ واپسی پر آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۰ سوال رکھا ہوا تھا۔ شریعہ عافیت اولیٰ مال
 سے سرت ہے۔ آج ہی کے آنے والوں سے یہ بھی معاہدہ ہوا کہ حضرت ائمہ کی طبیعت
 بعد ائد اب اچھی ہے۔ فقط والسلام۔ اب مستقل سی سورت اختیار کر چکا ہے۔

علامت کے سلسلہ میں جو شکایات پیدا ہوئی تھیں۔ وہ اب نہیں ہیں۔ والد صاحب
 اور مرد و برادران کی خدمات میں سلام سنوں۔ مولوی اقبال بھی مکہ سے رخصت ہو چکے ہیں۔
 وزیر کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ فقط والسلام۔

کریم محمد بن عبد الجلیل صاحب مدرسہ سلامت تاسیہ اعلیٰ صاحبہ بیخوش ترکہ۔ غلام غلام
 تمام جہادین۔ ضلع سرگودھا۔ (منزل پالتان) ۲۰ سوال ۲۰۲۲



کریم محمد بن عبد الجلیل!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۰ سوال پونڈی کر موجب سرت

ہوا۔ بندہ ۷۵۰ حجہ کو دہلی سے واپس آگیا تھا۔ میوات تو اکونٹ شہر گزری، لیکن واپسی پر تمام الدین میں کئی دن لگ گئے۔ ان حضرات کے کاموں نے واپسی کی جلدت ہی نہ دی۔ میوات اور دہلی میں گرمی سے سابقہ نہیں پڑا۔ دونوں جگہ دھواں تو تھا بارش دن رات میں ہوتی ہی رہی اور میان سہارنپور میں تو بارش کا مہلت ہی زور پور پڑا ہے۔ یکسی اس کے باوجود سفر کا حکمان اتنا شدید ہے کہ آج پانچواں واپسی کو ہے مگر مکان ایسا ہے جیسا ابھی سفر حج سے واپسی ہوئی ہو۔ یہاں پہونچنے کے بعد سے برابر حضرت اقدس کے لیکناؤ دھانوں کے ذریعہ پہونچ رہے ہیں کزبان سے تو ہم نہیں کہتے مگر دل سے برابر انتظار ہو رہا ہے۔ ان الفاظ پر راجپور حاضری کا شدت سے تلب پر تقاضا ہے۔ مگر دہلی کے سفر کی وجہ سے میں مدرسہ کا سبق شروع نہیں کر سکتا تھا۔ واپسی پر مدرسہ کی بعض ضروریات کی وجہ سے مددوں کی تاخیر ہو گئی۔ کل سے شروع کرنا ہے۔ اس لیے دو چار سبق چھانے کے بعد آئندہ وقت حاضری کا ارادہ ہے۔

تبدیلی بندہ کی وجہ آپ نے نہیں نکھی۔ برہمی شکل سے سابقہ پڑا دھواں تھا۔ آپ حضرات کے یہاں گرمی کی شدت سے اموات کی کثرت کا حال اخبارات سے معلوم ہو کر نگر تعلق ہے۔ امد جلی شائہ ہینا فضل فرمائے۔ رائے پور میں بارش کا زور سہارنپور سے زیادہ ہے۔ سنا ہے کہ بعض اوقات تو شب کو کچھ اور ٹھنڈا پڑتا ہے۔ مولانا یوسف ۱۸ جولائی کو براتی جہاز سے لاہور پہونچے ہیں اور اسی دن یا دوسرے دن وہاں سے کراچی جائیں گے چند مواقع اجتماع میں شرکت کے بعد واپسی میں لاہور و وایک دن قیام بھی شاید کریں مگر اس کا صحیح حال معلوم نہیں۔ وہاں کے حضرات کی تجویز پر ۱۸ کو وہاں قیام تعینی ہے والد صاحب دہلی و ان کی خدمات میں مسلم مسنون۔

کریم دھرم ہونی جد اجدیل دیو ختم مہرت ٹکٹر جد اعزیز صاحب دیو ختم

مستقر: حجاز و یہاں۔ ضلع سرگودھا۔ (دہلی پاکستان) ۲۔ فریقہ ۱۳۴۳



کوہ معظم سروری جید و جمیل صاحب سکرمہ شہ قادی:

بعد سزائے ستون۔ اسی وقت تھسا راجہ کا لڑکا مورخہ ۱۵ ذیقعدہ پہونچا جس سے شہید تشویش معلوم ہوئی جو بالکل بر محل ہے۔ مجھے خود اس کا اندازہ ہے اس سے قبل ۱۵ ذیقعدہ کو ایک مشترک خط آپ کے اور جانی باکرام کے نام لکھ چکا ہوں جس میں اس وقت تک کی کیفیت بھی لکھ چکا ہوں اور تار کی سرگزشت بھی لکھ چکا ہوں کہ تھسا راجہ پہونچنے کے دو سو ستر دن بار بار آدمی بڑا کھانڈا جاتا رہا لیکن معلوم ہوا کہ راجہ کی لاش خواب ہے۔ تار کے پہونچنے کی نزہہ درمی زامید۔ اگر پہونچا بھی تو ۴-۵-۶ دن میں پہونچے گا اور تھسا سے ان خطوط سے جو اس تار کے ایام میں پہونچے تھے ۲ جولائی کو تھسا راجہ کو راجہ کی جانی جہان میں روانگی کی خبریں معلوم ہوئی تھیں۔ اس لیے اس کو ملتوی کر کے منسل خط ۱۵ ذیقعدہ کو مکہ مکرمہ لکھا تھا جو غالباً ایک ہفتہ پہونچیں مل گیا ہو گا۔

الجمعیہ میں جو شہر چھپی تھی وہ تو پرانی تھی۔ منصوری والے دورہ کی خبر دیر سے چھپی اس کے بعد سے تو حضرت کو انار شروع ہو گیا تھا۔ ۲ جولائی میکسنبہ کو صوفی جی اپنی کاڑیاں حضرت کو شاہ صاحب وغیرہ کی رائے کے خلاف حضرت کے اس میں شائبہ کرکے کسی طرح یہاں سے لے چلے بہت لے آئے تھے اور نہر کی کوٹھی پر قیام ہے۔ طبعیت اس کے بعد سے دن بدن بہتر ہوتی جا رہی تھی بلکہ کچھ فکر نہ کرے بڑائی جہان سے سفر حجاز کے بھی ہونے رچتے تھے کہ ذرا قوت آجائے تو شمس و قمر کے ساتھ ہم بھی برائیں ہو کر بیکت علی کی رائے ایکسبرے کی تھی اور قرار پایا کہ ۱۰ جولائی میکسنبہ کی صبح کو ۷ بجے حضرت سہارنپور شریف لائیں گے جہاں خانہ میں چڑھنے اترنے کی توفیق ہوگی۔ ایک دو گھنٹہ کے گھر میں آرام فرما کر ۸ بجے ایکسبرے کے بعد سیدھے بہت شریفیت مل جائیگی۔ یہاں بھی چکر و غیرہ کے سب اشتیاق مکمل کر لے کر شب میں ۱۱ بجے شاہ صاحب کے کوٹہ کھلوائے۔ میں یہ سمجھا کہ شہید کے خیال سے جلد ہی شریفیت آوری ہوگی۔ اندر ہی سے میں نے کہا خوب آئے رعبت اچھے آئے۔ انھوں نے جلد کوٹہ کھلوائے کا اطمینان کیا میں سمجھا کہ حضرت کو کار پر یہ اتار لائے۔ اس لیے عجلت ہے۔ حالانکہ اس کے لیے

آرام کو کسی ذرا غلام کیا گیا تھا۔ جلد ہی سے کوڑے کھوئے تو شاہ صاحب نے کہا جلد ہی چل
 حذرت کی طبیعت ایک بجے سے سخت ناساز ہو رہی تھی۔ خطرہ کی صورت ہے، مافس کھڑ
 گیا ہے، بدن ٹھنڈا ہے، میں ڈاکٹر کو کد کر گیا ہوں کہ وہ تیار ہو جائے۔ اتنے میں تجھے
 لے کوں، اسی وقت انتہائی ٹانگے ساتھ روانہ ہوا۔ راستہ میں ڈاکٹر صاحب کو لے کر
 ۵ بجے سے قبل پہنچے تو معلوم ہوا کہ ابھی پندرہ منٹ قبل اس خدمت میں تحفیت
 شروع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر بھی پریشان تھے۔ انکشن توڑا گیا اور ڈاکٹر کے بعد جب دوسری
 مرتبہ ڈاکٹر صاحب آئے تو انھوں نے کچھ معمولی سا طبیعتانہ نظر کیا لیکن شہید خطرہ سے
 خالی نہ بنایا۔ اس کے بعد سے آج ۲۲۔ ترقی نہ ہو سکی کہ ابھی ابھی ہیٹ سے آ رہی ہوں۔
 طبیعت یوں خراب ہو رہی تھی کہ آج بھی ان سے گفتگو ہو رہی تھی۔ تو اور کو توجہ نہ دی کہ میں رات پہنچ
 صبح کو ۱ بجے کو عصر کے وقت واپس چلا گیا تھا اس دن سے یہ تحول ہے کہ صبح ۱
 بجے کے قریب کسی کار یا گاڑی سے آتا ہوتا ہے کہ ٹوک اور سبق کی مجبوری ہے۔ شام کو سبق
 کے بعد واپسی ہو جاتی ہے۔ کل شب میں حلقہ عبد العزیز صاحب بھی تشریف لاکر صبح صبح
 پہنچ گئے۔ تمام کام پر اس کی بھی کوشش کی کہ میں طبیعت کا سرفراز ہوں۔ وہ بھی مدد ملے۔
 آج کے نام میں لے کر نام طبیعت کی کوشش کی۔ آج کل کے بعد تو راستہ والے نے یہ کہا
 کہ وہ گھنٹہ میں رات کا کنکشن مل سکے گا اس سے پہلے نہیں اور وہ گھنٹہ کے بعد جب
 وہاں ملا تو وہاں سے کوئی بورڈ نہیں وقت اور وام سب ضائع ہوئے۔ پر حال اس
 وقت تو حذرت کی طبیعت بہت ہی اچھی ہے لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ جس کا رتو
 کسی کے پاس ملے ہے، اس مسئلہ کا شو۔ چلیا جاسکتا ہے کہ ہزاروں دوا میں خزانہ
 میں مشغول ہیں۔ ڈاکٹر بھی دیر نہ ہو، آج میں بینک کی بھی بدشاہ وزیر جہاں دونوں کی سہ
 ٹیپے سے علاقہ نہیں۔ سہرت سے عرض تو ہار گیا جاتا ہے مگر وقت کبھی کو اٹھاتا
 ہو نہیں سکتی کہ بڑے آجائے۔ سنا ہے کہ یہ آخری دور بھی ایک دوا کی کارکردگی تھا
 جس کو منع دیا۔ پر ڈاکٹر کو ملنے نہایت شدت سے منع کیا تھا مگر حضرت کے خیال پر ہر

میں نیند کم آرہی تھی اس لیے کھانی گئی۔ اب کل سے طبیعت بھر ان بہت اچھی ہے مگر شام چاکر معلوم ہوا کہ کل ایک دو بار بار بار ذکر تذکرہ ربا اس کے بعد یہ منہج نہیں ہو سکا کہ وہ دی گئی یا نہیں کوئی ان کتاب سے کوئی انکار کرتا ہے۔

خانہ سولہ جیب لارحمن قدسیا فری ہوٹل کے چکے ہوں گے۔ ان سے بھی بعد سلام سنوں یہ خط بھی دکھا دیں اور یہ بھی کہ جناب کا گرامی نام سلام کے جوابی اڑہ سے لکھا ہوا کوئی دن بعد کل پہونچا۔ حضرت اقدس کو بھی سنا دیا۔ اتوار کا وہ شدید رن جس کا حال اور پوچھا جاکچا حضرت بار بار شریفی بھی طاری رہتی تھی لیکن جیب بھی اٹھ نہ سکتا تھا آپ کا ذکر لکھتا جاتا تھا۔ ایک دفعہ فرمایا کہ یہ معلوم جہاز کب چھٹا ہوگا۔ ایک دفعہ فرمایا خبر نہیں میری کب تک پہونچے گا۔ ایک دفعہ فرمایا بار بار خیال آتا ہے۔ فٹ تھا۔ فی خیریت سے پہونچاؤ سے ہسی دن ایک بجے ٹی اکر سید محمود کار میں بہت پہونچے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ آپ کے سامنے لاد ہو چکے تھے یا نہیں۔ مگر وہ دہلی سے ۲ بجے صبح روانہ ہو چکے تھے۔ آپ کی بغیر دعا کی تو اسی دن آپ کے خادم نوکاؤں کے رہنے والے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ آپ کو سوار کرانے کے بعد میاں آئے تھے۔ ظہر کے وقت ان سے مفصل خبر معلوم ہو گئی تھی اور شام کو حضرت اقدس سے بھی عرض کر دی تھی۔ دعاؤں کی سب ہی سے درخواست ہے۔

خط لکھنے کے بعد سونوی میاں کا اتفاقاً مورخہ ۱۴ ذیقعدہ پہونچ گیا ابھی اچھی طرح پڑھنے کی نوبت نہیں آئی۔ سرسری نظر تو جلدی سے ڈال لی۔ فقط و اسلام

ذکر کیا۔ ملاحظہ معلوم

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ



کرم محترم بذریعہ تنکیم!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نام مورخہ ۱۳ ہجری پہونچ کر موجب مسرت ہوا اور تبدیل پیشہ کی وجہ سے معلوم ہوئی۔ ذہنی شکل سے آپ کا سب اڈال پتہ مسرت حکم فہم بخش

صاحب یاد ہوا تھا اس کے بعد وہ منسوخ ہو کر تاضی مجد الفلق صاحب یاد کرنا شروع کیا اور عکسہ انداز کہ جلدی یاد ہو گیا تھا اب وہ بھی منسوخ ہو کر ڈاکٹر صاحب آئے ہیں دیکھیں کب تک یاد ہو اور کب تک بقی رہے۔

اس سے پہلے خط میں یہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس مدنی نے ۱۱؎ والا جہوز پتور کے لیے تجویز فرمایا تھا۔ میں نے عرض بھی کیا کہ آپ کی طبیعت نامناسب ہے۔ سدا پور ٹکشن ہے یہاں تشریف لے آئیں۔ حضرت اقدس، راجپوری میں یہاں تشریف لے آئیں گے۔ مگر حضرت مدنی نے اس کو قبول نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ بڑا دینی ہے میں خود حاضر ہوں گا۔ بندہ نے حضرت راجپوری کو اس کی اطلاع کر دی۔ وہاں سے ہم روزہ حکم امتناعی بندہ کے نام صادر ہوا کہ آجکل یہاں کافر ہے۔ پٹنمی پر کار کی وجہ سے بدلتا نہیں اور راستوں میں سختی کی جارہی ہے۔ ریل گاڑی کا راستہ بھی نہیں، پانی بھر ہوا ہے۔ اس لیے اس وقت تم دونوں میں سے کوئی بھی بزرگ ارادہ نہ کرے۔ میں نے تجویز کیا کہ کچھ ہیٹ کر جمیع اشیاء بنائے جائے اور اس کے لیے شاہ صاحب کو میں نے خط لکھا کہ آپ مجھے جلد مل جائیں۔ خیال تھا کہ ان کی طرف سے دونوں سرکاروں میں استدعا کرادوں گا۔ مگر وہ دیکھیں میں، ان کو تو آنے کی فرصت دہلی لیکن ۱۲؎ کو ان کی کار میں حضرت اقدس راجپوری ایک دم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ دیوبند کے ارادہ سے آیا ہوں چنانچہ اس ناکارہ کو ہمراہ لے کر اسی وقت دیوبند تشریف لے گئے اور شام تک وہاں میام فرما کر عصر کے وقت واپس ہوئی اور دو مشابہ سدا پور قیام فرمائے کے بعد ۱۱؎ کو حضرت واپس آئے اور تشریف لے گئے۔

حضرت راجپوری و امجد تہم کی طبیعت بعد اللہ اچھی ہے اور بہت اچھی ہے۔ ضعف بھی آج کل معمولی ہے۔ لیکن حضرت مدنی کی طبیعت ماہ مبارک کے بعد سے مسلسل علیل ہے۔ کبھی کبھی جڑ جاتی ہے کبھی زیادتی، پرسوں سے بھی سنا ہے کہ بیمار ہیں کچھ زیادتی ہو گئی ہے، سبقت بھی بند ہے۔ اور نمازیں بھی اکثر گھر میں جوتی ہیں جن تعافی شاغریں دونوں، اکابر کو تا دیر جا رہے سرور پر تامل نہ کئے۔ ولدہ جدید اور بہو و مشائخ کی

خدمت میں سلام مسنون، فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی جدامعین صاحب پبلو برسات خبابہ لکھنؤ عہدہ ترقی یافتہ مدرسہ
نظام، جھارکھنڈ، ضلع سرگودھا، (مغربی پاکستان) ۱۱/۱۲/۷۷



مکرم محترم مدنیہ شکم:

بعد سلام مسنون۔ آج یوم النبیہ دیوم النبیہ میں تیسری عید کا منساخ آپ کے گرامی نام
نے کر دیا۔ مشرۃ عافیت سے مسرت ہوئی۔ ہر دو اکابر مدنی و راجپوری تیسریت ہیں اور اللہ
کے فضل سے ہر دو بالکل تیسریت سے ہیں، حضرت مدنی زاد محمد جمک اسفار ہیں آجکل گویا
بندہ میں کہ ہر طرف سے ان کے خلافت امرا رہے۔

حضرت اقدس رانی پوری رام محمد جمک کے متحدہ دوا سے پراس ناکا، یہ بھی ۱۴ ذی الحجہ
کو راجپور حاضری کا ادارہ کر رکھا ہے۔ ۱۶ کو واپسی کا خیال ہے۔ مولانا یوسف صاحب
بھی تیسریت نظام الدین اور پیراں سے سہارنپور راجپور حاضری کے بعد واپس
نظام الدین چلے گئے۔ وہاں کے سب حالات توقاضی صاحب کی سحرست آپ کے علم
میں آجی گئے ہوں گے۔ والد صاحب اور پردہ محمد بان سونیان کی خدمت میں سلام مسنون
فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی جدامعین صاحب مدنیہ شکم حضرت مولانا شہید اختر صاحب مدنیہ شکم
نظام، جھارکھنڈ، ضلع سرگودھا، (مغربی پاکستان) ۱۱/۱۲/۷۷



مکرم محترم مدنیہ شکم:

بعد سلام مسنون، گرامی نام موزنہ ۱۱/۱۲/۷۷ اسی وقت ۲۹ کو پہنچ کر موجب مسرت ہوا
بارش کا یہاں بھی گذشتہ ماہ تو بہت زور رہا مگر اس ماہ میں کمی رہی، البتہ بہار وغیرہ میں
سیلاب کی شدید شکایات ہیں، بہت نقصانات ہوئے، اللہ جل شانہ محفوظ فرمائے۔
بندہ ناکارہ ۱۲، کو راجپور حاضری جو اتنا ۱۶، کو وہاں سے واپسی ہوئی حضرت اقدس

بالکل مانعیت سے ہیں۔ لیکن بریلی دھیرہ کی طرف سے تشریف بری کے لیے روانہ نہیں شروع ہو گئی ہیں مگر ابھی اصل کو کا درجہ شروع نہیں ہوا۔ قاضی صاحب انجمن اعلیٰ میں جس میں تبلیغ کے سفر کے احوال تحریر فرمائے تھے، زندہ کی موجودگی میں پہنچاتا حضرت نے مجمع میں سنوایا تھا۔ بڑی مسرت ہوئی۔ ملاقات ہو تو سلام سنوں کے بعد اس جی مبارک پر مبارک باد پیش کر دیں۔ ولید صاحب اور ہر دو مورخین حضرت کی خدمت میں سلام سنوں فقط والسلام۔

کرم محترم مولیٰ عبد العزیز صاحب درخشم بواسطت مولانا محمد العزیز صاحب مولانا محمد العزیز صاحب
مقام حیدرآباد۔ مولانا محمد العزیز صاحب۔ ضلع گجرات (ضلع پاکستان) ۱۱/۱۲/۵۳

۱۳۷۳ھ - ۱۳۷۴ھ - ۱۹۵۳ء

کرم محترم مولیٰ عبد العزیز صاحب

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۵۔ زمی الحجہ پہنچا۔ تم بھی جواب بزرگ ہو۔ تم اس سے پہلے گرامی نامہ میں اپنا ۱۰۔ سب کو حتمی پہنچانا لکھ چکے ہو۔ تم نے اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مولانا عبد العزیز صاحب نے بھی اس تاریخ پر تشریف آرمی کا وعدہ فرمایا اور اگر وہ تشریف نہ لائے تو میں تو ۱۰۔ کو چھوڑ ہی جاؤں گا۔

حضرت اقدس رانیپوری دام عہد ہم پر سوں یہاں تشریف لاتے تھے اور میں نے یہ ساری تفصیل حضرت اقدس سے عرض کر دی، بلکہ میرا وعدہ صوفی صاحب مولانا صاحب کے شدید صحر پر یہ تھا کہ ان کے دوران قیام رانیپور میں ضرور دھنڑ ہو گا

ایمان کی تکمیل کے لیے حضرت کی ہر کہانی میں جاننا ملے کر دیا تھا، لیکن حضرت کی دہائی کے وقت یہ بھی کہہ کر غور کر دیا کہ اب ان دونوں حضرات کی آمد بھی قریب ہے۔ دوسری اتنی جلدی نہ تھی، مگر سب کے سب کی وجہ سے دشوار ہے۔ اب ان حضرات کی آمد پر ہر مذہبی برگی۔ آج کے دہائی میں آپ نے سب کو کا اہم کر کے رکھ دیا کہ ۱۰ ستمبر کے بعد کوئی تاریخ متقرر نہ جاسکے گی۔ اب میں بھروسہ کرتے کہ حضرت کی ہر کہانی میں نہ جانے پر غفلت کروں، اور جلدی نہ کر کے وعدہ کی تعمیل کی فکر کروں اور کیے ہو سکتے ہوں۔

فدا لب آئی فراموش اسس کی

وعدہ سے سب بپا کئے وفا کے یک

فدا لب آئی فراموش اسس کی - ان الہائی وار علامہ نقیض

کائنات موعیدہ عروج بہا مثلاً - و ما موعیدہ ہا الہا باطیل

فقط والسلام - گستاخی صاف۔

مکرم جزم خلفتہ قوم مولوی محمد جلیل صاحب سلمہ بواسطت قلمیہ نقیض
صاحبہ فیوض مقام جیلوریہ - ضلع سرگودھا، زون پاکستان (۱۰) - حریر محمد



مکرم جزم فیوض مقام جیلوریہ

بعد سلام سنو، اسی وقت زامی نامہ مؤثر ہوا، مگر ہم پہنچا جس میں آپ نے سابقہ خط کے عدم جواب کی اطلاع دی۔ آپ کا کوئی خط ایسا نہیں ملا جس کا میں فوری جواب نہ لکھوں چاہتے اس میں حرج ہی کرنا پڑے۔ اس لیے کہ آپ کے احسانیت خطوط میں دبا ہوا ہوں۔ اس کے بعد جواب آپ تک نہ پہنچا یا آپ کا کوئی خط ہی مجھ تک نہ پہنچا اسس کا علاج نہیں۔ ایک خط جو ہر صفحہ کو لکھ چکا ہوں جس میں حضرت اقدس کی روانگی کھنڈ کی اطلاع کر چکا ہوں۔ شہ کا دوبارہ عبادت سفر پانچور بھی اسی ذیل میں تھا کہ درجہ مکرم مجھے یہ اصلاح ملی تھی کہ ویزا لگایا اور اب روانگی کا بروقت امکان ہے اس لیے میں دوسرے

ہی دن دوبارہ چند روز قیام کے بعد چلا گیا تھا۔ تو ارکو جاکر پنجشنبہ کو واپس ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کارڈ میں بندہ لکھ چکا ہے۔ اب احتیاطی دوبارہ لکھتا ہے کہ حضرت قدس ۵۔ مظهر پنجشنبہ کی شام کو ہر دو مولوی عبدالحسان اور جہاں علی میاں وغیرہ کے ساتھ کھانا کھا لیتے تھے۔ اوائل نوبریکم وہیں قیام ہے اس کے بعد ۶۔ نومبر کو بلی حکیم عبدالرشید کی رزکی کی تقریب شادی میں شرکت کے بعد ۷۔ یا ۸۔ نومبر کو وہیں سے دہلی کا ارادہ ہے۔ دہلی میں ممکن ہے چماڑ کے انتظار میں دو ایک روز لگتے جائیں۔ اس مرتبہ سفر میں صرف سووی جہان رانی کی بھی کم تجویز ہے ممکن ہے وقت بڑھ کر کوئی دوسرا بھی ساتھ ہو جائے۔ یہ بھی مہینے لکھ چکا ہوں کہ یہ قریب علی صاحب یکم سفر کی مشق میں ماحور کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ کل اتوار کی صبح کی نماز کو مولوی انیس اربعین صاحب سے ملاقات ہوئی جو شب میں یہاں پہنچے تھے اور چند گھنٹہ یہاں قیام کے بعد دہلی کو گئے۔ والد صاحب اور ہر دو مولوی ان حضرات کی خدمت میں سلام سنوں۔ حافظہ عبدالاحد بڑے صاحب کی خدمت میں بھی اسی نئی مہینہ کی اطلاع کریں تو بہتر ہے۔ فقط والسلام۔

کوہ موہوی عبدالحق صاحب۔ خانہ دار و مالکین بہار کو عبدالحق صاحب۔ ڈیرہ
مقام تھانہ۔ علی سرگودھا۔ و مغل پاکستان۔ ۵ مئی ۱۹۷۲ء

کوہ موہوی عبدالحق صاحب

چند سلام سنوں۔ اسی وقت گرمی نامہ مودثر ۷۔ سفر بلی کو موہوی صاحب سے ہوا۔ کوئی جواب لب سیر اگرچہ نہ تھے لیکن اس خیال سے جواب لکھ رہا ہوں کہ حضرت کے سفر کی خبر کا انتظار آپ کو ہو رہا ہو گا کہ اس میں کوئی تغیر تو نہیں ہوا۔ لہذا اطلاع دینا بہتر ہے کہ کوئی تغیر نہیں۔ ابھی تک ہر نومبر کو دہلی پہنچنے کا ارادہ ہے لیکن دو یوم کی اس میں تاخیر کا احتمال ہے اس لیے کہ اس وقت میں رام پور داخل نہیں اور وہاں کے لوگ مصر ہیں۔ ابھی تک حضرت الحجاز کر رہے ہیں۔ مگر انداز کرنے والوں سے شدت انداز کا مل چکا کہ

کریم حضرت نوری عبد الجلیل صاحب سند: احداث جاب کوکڑا عبد العزیز صاحب فریضہ زکریا - مظاہر علوم
جہادیاں - ضلع مرگودہ - (ضلع پاکستان) جہاد ۳۴ ۱۲۰



کریم حضرت مہدی عظمیٰ!

بعد سلام سنو! اسی وقت گرامی نامہ ۹ ربیع الاول پہونک کر موجب مسرت ہوا
حضرت قدس کا ۱۵ ربیع الاول کو دہلی پہونک گئے اور اب تو پرانے کے علاوہ کوئی دوسرا
مرحلہ باقی نہیں۔ لیکن سنا ہے کہ ایک ہفتہ دہلی کا بھی قیام ہو کر رہ گیا۔

بندہ کا ارادہ اس وقت دہلی حاضری کا پختہ تھا۔ تمنا اب بھی ہے مگر قسمت کی
کامیابیاں کہاں جاسکتی ہیں۔ دو ہفتہ سے ٹانگ کی درد میں مبتلا ہوں۔ ایک
ہفتہ سے دو نمازیں عشا پنجہ بھی گھر پر پڑھ رہا ہوں۔ دارالطیبہ بھی نہیں جاسکتا نظر
کو درد و تدبیر کی مسجد میں جاتا ہوں۔ بعد ظہر میں سبق شروع کر دیتا ہوں تاکہ کل
ناظرین صاحب سفر گنگون میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کے سفر کی وجہ سے ایک ماہ سے
ان کا سبق بھی کیا ہوا ہے۔ اس لیے ظہر سے عصر تک دلوں سبق مسجد میں پڑھا کر عصر
کے بعد آتا ہوں۔ اگر حضرت کہہ دوں قیام دہلی میں اس وجہ سے چھٹی ملی گئی تو حاضری
کی حواش اب بھی ہے۔ فقط واسیہ۔

اکابر غلغلا کی خدمات میں سلام سنو۔

کریم حضرت نوری عبد الجلیل صاحب فریضہ حضرت کوکڑا عبد العزیز صاحب زادہ ہدم
جہادیاں - ضلع مرگودہ - (ضلع پاکستان) جہاد ۳۴ ۱۲۰



عزیز گرامی قدر عظمیٰ! اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سنو! آپ حضرات ہر وقت حضرت کی روانگی کے تار کے منتظر ہوں
گئے گویاں یہ جو رہا ہے کہ سید جمیل صاحب پٹنائی آج کل دہلی ہیں اور وہ حضرت اقدس سے
جہاد کے مغرب کے مشرق کے لیے معر میں اور حضرت اقدس کے یہاں اصرار کرنے والوں

کی تمناؤں کا بخون نہیں کیا جاتا۔ اس لیے کہ اسی وقت دہلی سے تین رستے پرچے ہو چکے تھے جن میں سے ایک میں ان کا اصرار دوسرے میں حضرت کی نیم رخنا اور تیسرے میں حتی و حد درج نئے رات بجاتی جلیل صاحب خود بھی ملاقات کے لیے دو ایک گھنٹوں کو آنے سے وہ بھی یہ غزوہ سنا گئے کہ حضرت نے یکدم صحیحہ کوڑھا کر کا حتی وعدہ فرمایا۔ وزیر اعلیٰ بن گیا اور یکدم کوڑھا کر لے روٹھی میں طے ہو گئی۔ دہلی سے ہوائی جہاز میں سید سے ٹھاکر لیکن ٹکڑے کے کچھ حضرات اس پرصر میں کہ سید سے ٹھاکر کے بجائے دہلی کے ٹکڑے اور دو بدزد ہاں قیام کے بعد وہاں سے ٹھاکر کر اس میں تقصیر سفر بھی ہے اور ان کی تمناؤں کا نہ ہو بھی ہے۔ اب دیکھیں کیا شے ہوتا ہے۔ وہی سے روٹھی کے بعد تو ان کے کل اطلاعات مولوی عبدالمنان صاحب بھی گے کرم پر ہیں۔ وہی سے اطلالت دینے والے تو بہت تھے۔ ان کا برقعہ سے سلام مسنون۔

کرم کرم ہوں عید جلیل صاحب بخود تمام رسالت و اکثر عید حضرت صاحب راویدیم نوکری
مقام جہاد دیاں۔ ضلع سرگودھا۔ پٹواری پکنان
۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ



مکرہ مجربہ فیہ شکم!

بعد سلام مسنون۔ یہ تو بندہ پہلے متعدد خطوط میں المذبح سے چکا ہے کہ حضرت اقدس نے بجائے صفائی کے مشرق کی طرف رخ فرمایا۔ کل پچھندہ ۲۔ بمبارک مسجح م سے ہوئی جانا سے حضرت اقدس اور مولوی عبدالمنان را پٹواری روانہ ہو گئے اور رات حاشا کے قریب ٹکڑے سے بخیر رسی کا نا رہی موصول ہو گیا۔ مغرب تک کوئی المذبح نہیں ملی تھی اس لیے مجھے تم بہت یاد آ رہے تھے کہ حضرت اقدس کی بخیر رسی کا نا رہا تمام سے ارسال کرتے رہتے ہو اور بعد مغرب احباب سے اس کا ذکر بھی آتا رہا کہ مولوی جلیل بہت سے تواتر یہ المذبح میں شگفتگی گزشتہ کے قریب پہونچ ہی گیا اور قدر رفع ہو۔ بخویر یہ ہے کہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ٹکڑے قیام سے۔ وہاں تڑا کچے خط ہو پہونچنے کا وقت نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہاں کا قیام ۱۰ سے آگے دیر لگی پابندی کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پھر سے روٹھی کی آخری

مکرم محترم مدنیہ و شکم!

بعد سلام مسنون، آج شنبہ ۴ ربیع الثانی کو دس بجے ٹھاکہ کے دروازے ہو
کل ۱۰ بجے کے دیے ہوئے تھے۔ دونوں میں حضرت کی بخیر رمی کی اطلاع تھی۔ پہلے
سے ۱۰ بجے کو کلکتہ سے روانگی کی اطلاع تھی مگر تاروں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید
پرسوں جانا نہیں ہو۔ کل روانگی یورپی۔ نقطہ والسلام۔

عزم عزم ہووی عبدالحلیم صاحب سلاطین و اکابر و اعز زمرہ صاحبہ فیض
شام جھادیان۔ ضلع سرگودھا۔ سفر پاکستان۔
۴ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ



مکرم محترم مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ میں دارم آپ کو خطوط لکھ رہا ہوں مگر یا تو وہ پوچھتے نہیں
یا پھر پہلے کی طرح آپ پندرہ بجے کا ایک ہی جواب لکھیں گے۔ جواب طلب بات تو
میرے خطوط میں نہیں جرتی۔ صرف حضرت کے نظم سفر کی اطلاعات جرتی ہیں۔ مگر
یہ خیال ضرور رہتا ہے کہ وہ معلوم ہو چکا یا نہیں۔ اس مرتبہ مولوی عبدالحلیم صاحب
میں آپ کے نقش قدم پر بڑا ناغہ ایک کارڈ روزانہ لکھ رہے ہیں جو میرے بیچرے
دن پہنچ رہے ہیں۔ یہ تو میں پہلے متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت انہیں ۱۰ نومبر
کی شام سہ بجے فکرتہ برائی جہاز سے چل کر ۴ بجے ٹھاکہ بخیریت پہنچ گئے۔ اس کے بعد
یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ وہیں پہنچ کر حضرت نے اپنی نماز پوری کر لی تھی۔ لیکن
بعد کی اطلاعات یہ ہیں کہ دل نہیں لگا۔ جلد واپسی کا خیال ہے۔ لیکن تینیں ابھی تک پرتہ
نہیں ہوئی یکم جنوری تو انہی اور جتنی ہے ہی، احتمال اس سے قبل کا بھی ہے نیز
یہ مسئلہ بھی زیر بحث ہے کہ ٹھاکہ سے یہ جہاز میں لاہور جانا چاہا وہاں سے کلکتہ اور
کلکتہ سے بعد سے لاہور کہ یہ جہاز بہت بہت بتایا جاتا ہے جو کلکتہ سے ۱۰ بجے میں لاہور
سیدھا پہنچ جاتا ہے اور تیسری تو یہ کہ ٹھاکہ سے دہلی اور دہلی دو ایک دن قیام
کے بعد لاہور۔ یہ تین صورتیں اس وقت زیر بحث ہیں۔ اگر حافظ عبدالحلیم صاحب سے

مکرر محترم مد فیوضکم!

بعد سلام سفون، ایکس کارڈ دہلی سے دوسرا سہارنپور پہنچ کر ۲۵ ربیع الثانی کو لاہور مولوی اقبال کی معرفت ارسال کر چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے ہیک وقت آپ کے میں کارڈ مورخہ ۲۹۔۳۰۔۳۱ دسمبر نظام الدین سے واپس ہو کر سہارنپور میں ملے۔ نظام الدین میں آپ کا کوئی خط نہ مل سکا۔ حالانکہ بندہ ۲ جنوری کو دہلی سے چلا اور آپ کے سارے خط ہوائی ڈاک کے تھے جو لاہور سے دہلی میں پہنچے ہیں اس لیے یہ تینوں مجھے وہیں ملنا چاہیں تھے۔ مگر مقدمہ سے ایکس بھی نہ ملا، ان خطوط کے اندازہ کے موافق اس علاقہ کے چوتھے نمبر آپ لاہور ہوں گے اس لیے یہ سرایتہ وہیں لکھ رہا ہوں۔

اس سے پہلے عرض میں بندہ لکھ چکا ہے کہ بندہ ۲۵ ربیع الثانی شنبہ کو سہارنپور پہنچ گیا۔ یہاں سردی بہت ندروں پر قرب و جوار میں میرٹھ، راولپنڈی، بارش کی شدت ہے۔ شاہ مسعود کل کی شہر میں کھنڈے کئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سفون اور دعا کی درخواست کے بعد یہ اطلاع بھی کر دیں کہ ۳۱ دسمبر پنجشنبہ کو حضرت مخدومی نور الدین مرقہ کے برابر خشی منظر صاحب کا انتقال تھا نہ صبر میں ہو گیا حق تعالیٰ شاء مغفرت فرمائے۔ حضرات مجلس کی خدمت میں سلام سفون۔

شہارنپور ہوائی ٹکٹ سے خدمت نکلیں کہ یہاں تو ہوائی کاٹھ بھی نہیں۔ دہلی جہاں ہوائی کاٹھ تھا وہاں ۲۹ دسمبر کا خط ۱ جنوری کو پانچویں دن پہنچا، جو آج ام کھڑاں سے رٹ کر بندہ کو ساتویں دن ملا مولوی عبد المنان صاحب کے پاس اس ناما کرہ کے چتر کے دس کارڈ پاکستانی ہیں جو ڈاک میں ان کی خدمت میں بھائی متین نے پیش کئے تھے۔ اب تو ان کی بجائے جامع آپ کی طرف منتقل ہو گیا اس لیے وہ ان سے لے لیں تاکہ کارڈ ہوجائیں۔

مکرر محترم مولوی عبد الجلیل صاحب، پورا خدمت مولانا محمد صاحب مد فیوضکم
 ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ

کرم محرم دانا، بعد حلیل مناسب ملکم اللہ تعالیٰ :

بعد سلام سنون۔ ہمارے دو گرائی نامہ روز ۳۰ جنوری آج بیک وقت ۱ کو پونچے۔ یہ حضرت اقدس کے سابقہ سفر میں بھی بار بار لکھ چکا ہے۔ اب بھی طبع ہے کہ تاپا پانا پنے اور پڑوائیں جس سے مجھے بہت مذمت ہوتی ہے اور چھڑا کر دے تو کوئی دن کے فصل و لے خطوط بھی ایک دن پہنچاتے ہیں۔ ان کے سعلق تو آپ نے خود بھی یہ اسے قائم کر لیا تھی کہ یہاں وقت پہنچیں گے۔ پتہ ایسا ہی ہوا پر سون چھٹا یہ کو کوئی جواب نامہ۔ دو غنہ کا لکھا۔ یہ خط حاجی بیٹے صاحب کی معرفت پہنچا تھا۔ اس سے مشکل کو لا پھر دے دیا۔ روز ۳۰ کو و ا قیام کے بعد جملہ چہ بچنے کی جتنی خبریں معلوم ہوئی تھی۔ اگرچہ حضرت اقدس کی شفقت کے زیر اثر کسی چیز کا جتنی بہا مشکل ہے کہ حضرت نور دانی ضروری اور لوگوں کو بے جا اندر و ضروری اور فتنہ میں بھی رہتے ہیں جو اندر کرتے رہیں۔ جو سرسید، اھلو کو لے لینی سمجھیں وہ گھائے دیں رہنا ہے۔ اب تو خانہ بامکان پر کچھ چھوٹا قیام ہو گا، جبکہ آپ حضرت نے پہنچتے ہی پر مل سکے کی توجیح کر ڈالی۔

یہاں ایک منبر سے سرائی کا نادر شور ہے۔ بارش وغیرہ کا سلسلہ بھی چا رہا ہے۔ حضرت اقدس کے نام کے پرچہ پر ایک سنون دے رہے۔ اپنی کی رقم کے معنی امتصار تھا ہے۔ اس کا جواب انتہام سے دیا۔ فٹ کر کے جملہ لکھ دیں۔ حضرات کی خدات میں سلام سنون۔ فقط والسلام۔

ذکر کیا۔ علی ہر عالم
جو جہاد اللہ علیہ



کرم محرم دنا، بعد ملکم !

بعد سلام سنون۔ اسی وقت گرائی نامہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۳۵۵ کو مل کر پہنچا۔ یہ دلالت ہے کہ اس خبر سے مدت ہی مدت ہوئی کہ احباب اکثر سے حضرت اقدس نے غرض سے متعلق ہو رہے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس زمانہ کی قدر کر

رہے ہیں۔ یہ فیصلہ یہ وہ ہے جس نے ہمیشہ کے قریب، الطاف سے بھی متوجہ نہ کیا۔
 مودی جو سب صاحب کی خیریت کا، ہر کل بیچ ڈھانڈا کر مل گیا تھا۔ آج ان کا کلمہ
 کا کارڈ ہی ملے۔ دعا کے لیے بہت ہی ضرورت تھی ہے۔

آج اتفاقاً، بدین سے ملا کیوں کہ اسی خط ملا ہے! انھوں نے لکھا ہے کہ بھائی یوسف
 چھپتے چھپتے رہا تھا مگر کچھ تھے کہ بڑی کچھ پاس میرے آئے تھیں۔ روز ایک خط لکھا کہ
 تعاضد کا کلمہ دینا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں اس فریق کو لائے گا تو کیا کرتا ہوں اس
 میں شک ہے نہیں، اب انھوں نے وہاں کہہ چکا کہ انھوں نے کی وجہ سے دعا کی بڑی سخت
 ضرورت ہے کہ ایسے جگہوں میں دین کی بات نہ مانا تو معمولی بات ہے۔ یہ شخص یہ
 پیدا کرتا ہے کہ دوسرے کے دہرے سے ناکام و ٹھانے رفق تعالیٰ شاء، یہ نکل دیرم
 سے ان حضرات سے تامل میں دین کا کام ہے۔ اس خرافات کا کوئی اثر نہیں کہ کام پر
 بیڑے سے رہا خط ہے مگر صاحب اور دیگر حضرات کی نجات میں سلامتی ہو۔

کریم محمد بن مولانا علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام
 صاحب دارالعلوم، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام

کریم محمد بن مولانا علی علیہ السلام

بعد از مرگ مولانا علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام، مولانا محمد علی علیہ السلام
 ایک وقت پہونچے، ایک برسوں پہونچے جا آکر پر سوں اور تھا، تو اور کوڑا کسے کا
 دستور نہیں رہا۔ میں اس وقت افسانوں و تہذیب ان نگار تھا، جو ابھی تک بے غار میں بیٹھ
 رہا تھا، اور میں میں گراں آتے بیٹھے اور شاہ صاحب کو بھی بیٹھ چورنگ کر لیں مٹا دیا۔

شاہ صاحب کی تعمیل حکم میں یہ ناکارہ بڑا کارکن تھا، جیسا کہ صاحب تھیں، تھیں یہ تھیں
 اب سب کل بیٹھ بیٹھ جا کر خیریت کے وقت واپس آ گئے تھے، ان کی کچی ناک کا اندازہ
 تو ان جتنوں میں جو صاحب، اگر تھیں وہ خط کا یاد کر رہی ہیں، تھیں یہ تھیں، تھیں یہ تھیں
 عبدالغنی اس صاحب کا تھیں، شاہ صاحب نے بچوں کو بچا جانے کے لیے تو خالص حضرت ان سے

کے سامنے ہی پرجھکا تھا۔ تھپا دو ہاتھ موصوف شاہ صاحب کے بچوں کو چھانے کے لیے ملازم ہیں۔ مجھے تو پہلے سے علم نہیں تھا ابھی ہوا ہے۔

اتوار کے دن مولوی لطیف الرحمن حافظ عیسیٰ اور شیخ صاحب تینوں برسہ گئے ہیں۔ مولوی لطیف توجہ جہاں تک رکھیں گے ہیں باقی دونوں متعدد تعاضلات کا دورہ کرنے کے بعد غائب ہو چکے ہیں وہیں ہوں گے۔ بھائی الطاف صاحب سے ملازم نون کہہ دیں کہ کل کی ٹراک سے تمہارا کارڈ بھی بھائی اکرم کے نام پر بھیج گیا۔ جواب تو اگر میں کی جواب کی بات ہوگی وہ خود کہیں گے۔ رفیع انشکاری کی وجہ سے رسید میں نے لکھ دی۔ مولوی انعام کا کارڈ بھی لکھا کہ سے آیا ہے۔ خیرت لکھی ہے اور یہ کہ انش کے فضل سے بہت ہی راحت سے سفر طے ہوا۔ ٹھکرت ٹھکرت سب دیں۔ سے گئے تھے ٹھکرت سے مولوی رفیع مولوی انعام حافظ مقبول ہوائی جہاز سے۔ بقیہ رفیع کا کارڈ تو پہلے سے گئے تھے حافظ خراجین صاحب دیرا وغیرہ مہادی کی تکمیل نہ ہو سکے کی وجہ سے وہی ہی سے روانہ نہ ہو سکے تھے۔ اس لیے کہ پہلے سے تو سب ہی کا جائزہ مذہب میں تھا۔ عین وقت پر حضرت کے اس مرثیہ پر کہ مجھے تو جانے میں کوئی اشکالی نہیں رہا پختہ ارادہ ہوا اس کے بعد اور دیں کے مہادی تو ہو گئے۔ حافظ صاحب کا نہ ہو سکا۔ دھاک کے لئے وہ حضرت بہت ہی اہم سے بار بار لکھے رہے ہیں۔ میں نے تو ان کو یہ کہہ دیا کہ قیام مختصر کر کے جلد واپس آجائیں انکشن کے اثر و نگاہ میں دین کی بات کون سنے گا۔ جانی میں نے خطوط بھی حضرت کی شفقتوں کے تذکرے سے لیرا اب تک آ رہے ہیں۔ حضور جنس کی خدمات میں سلامتیوں۔

قد لکھنے کے بعد آپ کا سرگودھا کا کارڈ بھی پہنچ گیا۔ فخر و کمال ہے کہ یگانہ تکمیل آپ کے خط میں میرے کسی خط کا ذکر نہیں۔ لائپز میں بھی دو خط اور سرگودھا میں بھی دو خط میرے لکھے ہوئے آپ کو ملنا چاہئیں تھے۔

محمد قمر ہرون عبد الجلیل صاحب برسات ڈاکٹر عبد العزیز صاحب مدنی مضمون

ڈاکٹر محمد علی شاہ پر معلوم

تمام مجاہدان۔ ضلع سرگودھا (مشرقی پاکستان)



گئے۔ حافظ عبدالرشید اور حافظ ولی محمد جن کا نام پہلے لاڈ میں بند نے غلطی سے حافظ بشیر لکھ دیا تھا پھر سے دوسرے دیہات کے دور پر پندرہ چندہ رواں ہو گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام۔
 مکرم محرم سووی بدیع اللیل صاحب بدیعہم برسات علی امجد العریض حبیب اللہ ذکریا۔
 تمام جاویدوں۔ ضلع سرگودھا (ضلع پاکستان) ۱۰ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ



مکرم محترم زراوت معالیکم!

بعد سلام سنون۔ اسی وقت آپ کے دو گرامی نامہ مورخہ ۲۲/۱۰/۲۰۱۳ پہنچے۔ جیسا کہ آپ نے خود ہی تحریر فرمایا کہ دونوں بیک وقت پہنچیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ اسی یس میں بار بار عرض کرتا ہوں کہ اتنی عملیت بالخصوص کیجائی قیام میں نہ فرمایا کریں کہ ڈاک بے پہنچانے میں کیجائی کر دیتے ہیں۔

اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ سووی یوسف صاحب بغیر میتہ جمعہ ۲۴ جنوری کو واپس نظام الدین پہنچ گئے۔ آجکل میں یہاں آنے کی خبریں بھی سن رہا ہوں۔ یہاں ایک مشرہ سے سردی انتہائی زوروں پر تھی۔ آج تو نسبت کم ہے۔ ۱۵۔ جنوری کی شب میں توادد بکثرت پڑا۔ بارش کا سلسلہ تو کئی دن چلتا رہا۔ ایک روایت سے یہ خبر سن کر کہ صوفی جی کوٹلیغون سے سرگودھا بلایا ہے۔ وہاں سے شنبہ کی روانگی تو ظاہر ہو رہی ہوگی۔ مولگ۔ اس سے تلق ہے کہ حضرت اقدس کی مہر کی تکلیف بدستور جاری ہے۔ جی تالی شاہ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ حضور مجلس کی خدمات میں سلام سنون۔

سووی اقبال سلمہ سے بعد سلام سنون کہہ دیں کہ تمسا دا لاڈ لاہور سے پہنچا چونکہ تم نے یہ لکھا تھا کہ میں کل یہاں سے روانہ ہو کر وہاں ایک جگہ رات میں ٹھہر کر ڈھوڑیاں حاضر ہوں گا۔ اس۔ یہاں اس کا جواب نہیں لکھا کہ کس کسوں معلوم نہیں تم کتنے قیام کی نیت سے حاضر ہوئے ہو۔ محبت کر کے کیسوفی کے ساتھ کچھ قیام کر لو تو بہتر ہے فقط

محمد مہترم بنوری عبدالجلیل صاحب دیوبند و ریاضت علیہ السلام صاحب دیوبند

۳۰۰۰ ہجری اولیٰ ۱۳۰۰

مقام جھاریاں - ضلع گڑگاہ (ضلعی پاکستان)



محمد مہترم بنوری صاحب دیوبند

ہجری ۱۳۰۰ سنوں - اس وقت محمد مہترم بنوری صاحب دیوبند و ریاضت علیہ السلام صاحب دیوبند
 ویسے وقت پہونچا تھا کہ میرا صاحب بھی کھانا میں اس وقت یہاں موجود تھے اور بڑا کرامت
 ملنا وہ کارڈوں کو دکھا دیا تھا اور میرا کرامت نے یہ کہہ کر مجھ سے لے لیا تھا کہ اس کارڈ
 کی تو مجھے ضرورت ہے - اس وقت بھی کھانے کا وقت قریب ہے اس میں بجائی کرامت
 سے دریافت کر کے اسی پر کچھ دوں گا کہ اس کا کیا ہوا - بہر حال پرسوں وہاں پیام دوںوں کہ
 یکساں وقت مل گیا -

پرسوں شام حضرت مدنی ایک نکاح کے سلسلہ میں شدید بارش میں تشریف
 لائے تھے - میرے لیے تو ناگھن کا عذر ہی عدم شرکت نکاح کے لیے کافی تھا مگر میں
 تہ اور ہی کوئی اس میں بارش کی وجہ سے شرکت نہیں ہوا - ۴ بجے کئی گھنٹے
 حضرت تشریف لائے - اچانک گھر میں سارے لڑکے کا نکاح تھا - مغرب تک اس
 کے مکان پر تشریف فرما ہے - اب مغرب بارش ہی میں یہاں تشریف لائے -
 بڑی ہی خاموشی ہوئی کہ یہ اکابر اس ضعف و پیری میں جوانوں کو مات دے رہے
 ہیں - میں نے جینیب مٹانے کے لئے اٹھا چور کو تو الگ کر ڈالنے حضرت پر جرح
 شروع کر دی کہ آخر اس شعیب بارش میں کچھ تو اپنے اپنے فرماتے - فرمایا کہ دیوبند
 تو سا چور سے قریب ہی ہے - مولانا راچوری کو آپ نہیں کہتے کہ مشرق مغرب
 ایک کر دیا - چاروں میل کا مسلسل سفر کرتے ہیں - یہ ایک حضرت کا تذکرہ رہا -
 مشرقی پاکستان کے تفصیلی سفر کی حضرت کو خبر نہیں تھی کہ یہ صورت پیش کی عشاء
 تک کچھ گھر میں قیام فرمایا - کھانا منگائے کا اصرار کیا - میں نے اصرار بھی کیا کہ
 دعوت والا بارش میں لائے تھا - بعد عشاء پر رکھیں - حضرت نے فرمایا کہ وہ صبح کو

کھائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ دریں لایا جس کو باسی گروہ کے صبح کی چند میں کھایا۔
اور تندرستہ کو اچانک بچے کیو بندہ دل میں تشویش سے لگے۔ شب کو وہ سر کے سہان خانہ
میں قیام فرمایا۔ نہ میں اپنی نا اہلیت کم سمجھتی تھی۔ نہ امان نمازیں بھی پڑھا سکا صبح
کی نماز کے بعد کچھ گھر میں تشریف لے گئے تھے۔ ناظم صاحب اب اس کا بھی رنگوں پر
رہا نہ تھیں۔ ہونیکے حضرت اقدس کے کہہ رہے ہیں۔ رو کی خبر سے بہت غم و غماں ہے۔ یہ کہ
آپ نے اس کو بہت جاننے کر کے نکھن چاہا مگر پھر بھی فکر سوار ہے۔ یہاں دو ایک
دن بڑی کم رہی۔ پر سوال پشیمانی سے پھر پڑی ہوگی بدشہنہ ہو کر۔ دلی زوروں پر ہے
ناظم صاحب نے رنگوں سے کھنکھاتے کہ یہاں بھلی کے چمکے اور بہت بقیہ کا دھنیں
جیتا۔ یہاں ۲۴ جنوری کی ہے۔ اللہ ہی شہانہ۔ جہاں حضرت اقدس کی خدمت میں
میں سلام لے کر بعد دعا کی درخواست جتنا بھننے کی خدمت میں سلام و مستزاد خط و کتابت
نزدیک ہر ہفت روزہ میں ہوتا ہے۔ یہاں سے خط و کتابت فرمادیں۔ یہاں سے خط و کتابت فرمادیں۔
مقام جاریہ۔ مطلع سرگودھا۔ آخری پکستہ۔ یہ کہ چاہی ان کی وہ اپنے



کراہت پر ہونیو شکم

اللہ انہم مستوفان۔ ان وقت گری۔ یہ سورہہ ۱۰۰ ہدی اول پہنچ کر موجب
سنت و جہت ہوا۔ حق تعالیٰ نے انہما سے خیر علیٰ قراۃ سے حضرت اقدس کی صحت کے
مادہ سے اس مزید سیرت ہدی اس سے پشیمانی شاد و شاد من صاحب ہی کے استحقاق
خواہی تھی۔ اس کی تصدیق میں ہو گئی۔ حق تعالیٰ شاخہ اندہت فرمائے۔ ہم لوگوں پر
بھی سرور کے ساتھ تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شایان نشان ان کو جزائے فی جنت فرمائے
ناظم صاحب۔ یہ کہ میں کہتے ہیں کہ ہوا کہ ہر روز سے رنگوں سے چاہا کہ ہر ہفت روزہ
تھے۔ یہاں وہاں۔ یہ کہ ہوں تھے۔ یہ کہ ہوں تھے۔ یہ کہ ہوں تھے۔ یہ کہ ہوں تھے۔
بعد ازاں صاحب تشریف لیتے رہا۔ انہوں نے ہر طرف سے جی سلام عرض کریں۔
اس سے تعلق ہوا کہ وہ ہر وقت فی ان کے ہوا ہوا کہ وہ ہوا کہ وہ ہوا کہ وہ

چومچ رہی تھیں مگر اب تو سنا ہے کہ مارچ کی تشریف آوری پختہ ہی ہوگئی اور خوب یاد آیا آپ نے بھی تو کوئی پاسپورٹ بنوا رکھا تھا۔ وہ کیا محض برکت ہی کے لیے بنوایا تھا۔ اگر حافظ عبدالعزیز صاحب تشریف فرما ہوں تو ان سے بھی سلام سنوں عرض کر دیں کہ ایک مرتبہ لاپرواہی کے درود یار کو تو دیکھنا ہی چاہیے تھا کبھی تو ان میں برکات کچھ نہ کچھ تھی ہیں جس سے مولانا عظیمی صاحب کا گرامی نامہ سرگودھا سے چوٹیا۔ اگر وہ تشریف رکھتے ہوں تو سلام سنوں کے بعد کہ دیں کہ آپ نے یہ نہ لکھا کہ گرامی نامہ کا جواب کہاں لکھوں۔ آج مکہ مکرمہ کے مقدمہ کے حکم سنائے کی تاریخ ہے۔ وہ حضرات پریشان ہیں اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

مولوی امین الہ آبادی صاحب اگر ہوں تو سلام سنوں کے بعد کہ دیں کہ چپ کا کارڈ لاہور کا لکھا ہوا پہنچا۔ آپ نے چپکے سے یہ شکایت تو لکھ دی کہ میرے خط کے جوابات تبعا ملتے ہیں اور ڈھٹیاں کھل کو جا کر دالانا مار کی زیارت ہوگی۔ مگر آپ تو مانا بنا کرتے پھر رہے ہیں۔ آپ کا ڈھٹیاں سے جو خط آتا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ لاہور جاؤ، عیوں، لاہور سے جوتا، جلس میں لکھتے ہیں کہ ڈھٹیاں جا رہی ہیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ میں مستقل عریضہ کہاں لکھوں۔ آج ہی کے خط میں آپ نے لکھا کہ کل جمعہ کو ڈھٹیاں جا رہی ہیں۔ تقریباً ایک ہفتہ میں یہ خط پہنچا۔ اتنا ہی وقت میرے اس خط کو بھی تقریباً لگ جائے گا اب میں یہ کیسے تجویز کر لوں کہ ۲۵-۲۴ فروری تک آپ کہاں ہوں گے؟

بھائی اللغات صاحب سے بعد سلام سنوں کہ دیں کہ آپ کی انگلی کا پتہ ابھی تک تو چلا نہیں۔ حضرت مدنی پر رسول آسام و حیدر کے طویل سفر میں تقریباً مایوس کے سفر کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی انتہائی حاجت اور حقیقہ سے درخواست۔ فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد مولوی انیس کا کارڈ ملا۔ انہوں نے ہر عمارتی کو اپنا ڈھٹیاں جانا لکھا مگر یہ نہیں لکھا کہ کتنا قیام ہو گا۔ ان کے سلسلہ سارے آج تک بھی نہیں پہنچے۔

محمد عظیم مولوی جلیل صاحب غیوثیہ جو سافت جناب ڈاکٹر حبیب الرحمن زکریا، منظر علوم
صاحب غیوثیہ، مقام جہادیاں، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان، ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ شنبہ



علیت قریم مولوی اقبال صاحب سلمہ!

بعد سلام سنوں، تیار و مشکل ۱۲، غوری کا خط آج ۲۳ مشکل کو ملا۔ تمہارے خطوط کے
جواب میں کچھ میں نہیں دیا کہ کدیں کھوں اس لیے کہ ایک خط لکھوایاں کا جوتا ہے تو دیکھ
لاہور کا اور خط سے یہ پتہ نہیں چل کر خط کی لدا لگی کی جگہ کن قیام ہے تاکہ اس کا اندازہ لگایا
جاسکے۔ ایک غوری اندام بات یہ ہے کہ حضرت اقدس کی شفقت سے گھٹنہ نہ کرنا اور
مغضوبی کو اس پر گزرنے نہ دینا کہ حضرت اقدس کا خود بھی یہ فضا ہے۔ ہم اچھے آدمی کا ہر
کی شفقتوں سے گستاخانہ گفتگو کر کے اپنے کو برباد کر لیتے ہیں اور دوسری اس سے بھی
زیادہ احم بات یہ ہے کہ کسی کی کاٹے کا واسطہ بھی دل میں کسی وقت نہ لانا۔ جو لوگ یہ سمجھ کر کہ
بہتری چلتی ہے اور شغوائی جوتی ہے دوسروں کی عیب جوتی میں لگ جاتے ہیں وہ حقیقت
اپنی کاٹے کرتے ہیں۔ اس سے سرت جوتی کر سیر کے وقت میں بھی تم ہم کتاب جوتے ہو۔
اس میں اب کا سینو ٹھوکر رہے۔ حضرت اقدس کی مجلس میں دوسروں سے باتوں میں بگڑ
مشغولی نہ ہونا۔ مولوی جلیل صاحب کو بھی میرا یہ عرض ہے: مقام سے دکھا دینا اگر چہ ان کے
تعلق میرا یہ جن نظمیں لکھنے کے ساتھ ہے کہ وہ انشا اللہ ان سب چیزوں سے بالاتر ہیں۔ پھر
بھو مقیاتی دکھا دینا۔ آج کی بڈاک میں ان کا کوئی گرامی نام نہیں تھا۔ بھائی، اللغات سے بند
سلام سنوں کہ دیں کہ تمہارا ایک مختصر پرچہ بھائی، کلام نے دیا ان کے نام کا خلد لیکن کی
توفیق نہیں آئی۔ میرے پرچہ میں بجز طلب دعا کوئی جواب طلب بات نہ تھی۔ دل سے دعاگو
ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس پاک کسے نے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتا
فقط والسلام۔

محمد عظیم مولوی اقبال جلیل صاحب غیوثیہ حضرت اقدس رضوی حضرت ڈاکٹر حبیب الرحمن زکریا، منظر علوم

۱۲ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

مقام جہادیاں، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان

کرم محترم مدنیو شکرم:

بعد سلام سنون۔ اس وقت گرامی نامہ روز ۱۳۔ چارٹی اٹائی پہنچ کر موجب منت و
مہرت ہوا۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری کے متعلق گذشتہ سبتہ توجہ تہنیت نقلی ایسی حتی
۱۵ مارچ سے قبل روزگاری کی پہنچ کر اس میں کسی تردد کا شائبہ نہ رہا تھا۔ گلاس سبتہ تو پھر
برطانت سے ڈھیل پیل خبریں پہنچنے لگیں۔ شاہ مسعود صاحب ماضی کا ارادہ تو سنا ہے
کہ ہفتہ کر رہے ہیں اور شاہ محمود صاحب کے مارٹر کے بعد تہہ اور بھی ہفتہ مقرر قطع نظر
مشاغل کے جوہر کے بہت سے بھی نہیں پڑ رہی۔ کل موافق یوسف صاحب مولوی لٹا صاحب
بھی آئے ہیں آج شام کو واپسی ہے۔ اس وقت یہاں تشریف رکھتے ہیں اور بہت سی ضرر
سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ بھوپال کے
اجتماع سے فارغ ہو کر آئے ہیں علی میاں اپنی شدید علامت کے ماتحت شرکت نہیں کر
سکے۔ مولوی مسعود نے شرکت کی تھی۔

بھائی اطاعت الرحمن صاحب سے بھی بعد سلام سنون کہہ دیں کہ اسی وقت تمہارا کاٹ
بھی پہنچا۔ تب تم راوی جو پھر کچھ غریب پر راوی ٹکے میں کیوں عتاب ہے۔ وہی
سے آئے والے تو کثرت آتے رہتے ہیں کچھ تو ان کے آنے کے بعد ہی آئے راوی کی
خبر پہنچتی ہے۔ گذشتہ سبتہ مولوی عبدالعزیز دعاؤں سے تھے۔ ان کے بعد بھی کئی آئی آئے کل
حضرت نظام الدین آئے۔ اس کی اچھی صورت تو یہ ہے کہ قرعہ وہی میں جہاں مسلمان ہے اس
کو کٹھ و کدہ کسی کے ہاتھ میں نہ بھرا دے یا نظام الدین بھیج دے۔ وہاں سے تو کافر تو آتے
ہی رہتے ہیں اور اب تو تسمانی واپسی کا وقت بھی قریب ہی آگیا۔ خود ہی اگر اپنا سامان لینا
اگر نہ جاتا تو کسے وہاں کھڑے نہ دیتے یہ بھائی بدالعین سے کہہ دیتے کہ وہ کچھ نہ بھرنے
وہ تو آتی جاتا۔ سب ہمارے فہرست میں سلام سنون حضرت اقدس سے سلام کے بعد
دعا کی درخواست۔ ناظم صاحب کی آج بات کو سنا رہا ہوں پوچھنے کی خبر ہے۔

کرم محترم مولوی عبدالعزیز صاحب سے بوسہ ہاتھ لگا کر دعا دعا صاحب مدنیو شکرم

ہوا۔ لیکن اس خبر سے کہ حضرت اقدس کے ضعف کی مدعیانِ محبت پروا نہیں کرتے بڑا تعلق جو ایسے مواقع پر تو حضرت تھانوی قدس سرہ اکثر یاد کرتے ہیں، اللہ جانے لوگوں نے محبت کس جانور کا نام رکھ رکھا ہے۔ ہم نے تو یوں متاقتا۔ خان المحب ابن عجب مطیع۔ لیکن جب یہی چیز کاسیالی کا ذریعہ بنے تو پھر بے چارہ زرد و دکھایا توادر کیا کریں۔

اس کے بعد ایک نہایت خلقت کی خبر آپ کو سننا چاہوں کر اپنی پورے دل و جی صلب غائبانہ جملہ تحفظ نام ہے اس وقت سے اور حضرت اقدس کی مفصل خبریت اور وہاں کے احوال جو جو جیسا کہ پہلی پوچھ سنا تھا سنا کیے تو انہوں نے ہر رنج وہ خبر سنائی کہ آپ نے کوئی گرامی نامہ ان کو اس ناکارہ کے لیے دیا تھا جس کو وہ سرحد پر احتیاط سے رکھ آئے ہیں۔ ایک دوسری خبر بھی رنج وہ یہ ہے کہ مفتی ضیاء احمد صاحب گنگوہی جو حضرت اقدس ہی کے زمانہ میں مدرسہ کے مفتی تھے اور اب عرصہ سے یدِ رواۃ باد چلے گئے تھے وہی سے بیمار ہو کر گنگوہہ آگئے ہیں۔ ان پر فالج کا دورہ پڑا تھا جس میں اب اللہ کے فضل سے نفاذ ہے۔ ان کا خط آج ہی آیا ہے جس میں انتہام سے حضرت اقدس کی خدمت میں دعائے صحت کی درخواست کی ہے۔

ایک سال یہاں کا موسم بھی متفاد بن رہا ہے۔ شب کو اجنبی خاصی سردی اور دن میں بھی خاصی گرمی۔ اسی وقت حافظ محمد شفیع پونچھ اور حضرت سے سلام کے بعد دعا کی درخواست اور ساتھ ہی دو صاحب و کور کے بھی آگئے۔ ان کی طرف سے بھی یہی درخواست ہے اور اس سیر کار کی طرف سے تو آپ خود بھی اللہ اور ائمہ احسان فرما کر عرضِ مروضی کرتے ہی رہتے ہوں گے مولوی وقیل کا تقریباً ایک ہفتہ سے کوئی خط نہیں آیا مگر جوں تو سلام سنوں کہ دیں۔ مولوی انیس نے بھی ہفتہ مشرہ میں ڈھونڈیاں جانے کو بہت دن ہوئے کھانا تھا۔ پھر چہ نہیں کہ وہ اب کہاں ہیں فقط و سلام۔

عزیزِ محرم گرامی تھو حضرت مولوی عبد الجلیل صاحب سکر بوساقت ڈاکٹر زکریا۔ مظاہر علوم عبد الحریز صاحب مدینہ منورہ۔ صلح سرگودہ۔ وغیرہ (پاکستان) ۹۔ رجب ۱۴۲۴ھ

مکر بہت کم ہو تو ہی عید الجلیل صاحب مہینہ شکر !

بعد سلام ملوں ! اسی وقت دو کارڈز آپ کے ایک مورخہ ۱۲ مارچ دوسرا ۱۴ مارچ
بیک وقت پہنچے۔ مجھے خود کوئی دن سے یہی خیال تھا کہ آپ کے گرامی نامہ راست
میں آرام سے رست ہوں گے۔ بیک وقت پہنچیں گے۔ یہ ہیں پہلے کچھ چٹا ہوں کر راز
عید الفیضان صاحب کی معرفت کا خط نہیں پڑنچا۔ وہ سرحد ہی پر اس کو چھوڑ آئے
اب سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی خدمت میں عرض کماں لکھے جائیں۔ یہ خط دینی اقبال
کی معرفت اس لیے لکھا۔ پاہوں کو وہاں سے وہ خود یا کوئی آپ کے پاس جانے
والا ملے تو اس کی معرفت ارسال کر دیں یا پتہ کارٹ لکھ دیں۔ آئندہ کچھ ایسے بھی
اگر یہی سورت آسانی ہو تو اس پر عمل کیا جائے یا پھر جو تک آپ ایسی کچھ نہیں
کے واسطے عرض کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری طریف کی والدہ کی حالت قریبہ خراب ہے۔ ڈاکٹر نے قریباً یہ
رہا ہے۔ ان تعالیٰ رحم فرما۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد یہ جان دیکھا سمجھتا ہے۔ یہ تو بڑی بڑی
ہی آپ کو عرض سو عرض کرتے رہتے چڑھتے تھے کہ کوئی عرض کے پوچھنے کا مرحلہ تو مشکل ہی
گیا۔ راؤ عبدالغنی صاحب نے یہاں کے سب حضرات کو بلاویں کے پیر یہ امید دلا دی کہ حضرت
جلد تشریف لارہے ہیں اور مجھ سے برتنیں اس کی تعمیل کرنا چاہتا ہے۔ مجھے ان کی
برایت کے علاوہ کوئی خبر آپ حضرات کے خطوط نے اس کی تائید میں نہیں ملی۔ منتظر
والسلام۔

عزیزم، دینی اقبال سلمہ ! تمہارا کوئی خط کوئی دن سے نہیں ملا۔ موانہ جلیل صاحب
کے ۱۴ مارچ والے کارڈ سے حضرت اقدس کی رہائی کا حال معلوم ہوا۔ مگر یہ معلوم نہ ہو
سکا کہ یہ فیض کن کن لکھوں یا اس لیے تمہیں واسطہ بنانا ہوں کہ بزرگوار کا یا کسی جاننے
والے کی معرفت۔ موانہ جلیل صاحب تک پہنچا دیں۔

ٹراک بھی بنائی گئی۔ نہ تھا رابطہ ملائذ جزیرہ جلیل کا دوسرے بعض احباب کے خطوط غیب
 ملے مگر حضرت کی علالت اور صحت کے متعلق قدم دونوں کے خطوط اہم ہیں۔ ان لوگوں
 نے جو علالت یا صحت نکھی میری نگاہ میں دونوں غیر اہم ہیں۔ جزیرہ جلیل کا خط جو دوشنبہ
 کو شب چار شنبہ کا کھابو ملا تھا اس میں انھوں نے جواب لاہوری منگایا تھا۔ اس
 لیے دوشنبہ کو بھی خط لاہوری لکھا تھا اور آج بدھ کو بھی لاہوری لکھ رہا ہوں۔ مولوی
 جلیل جہاں ہوں، ان کے پاس اس کو پہونچا دیجئے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی جلیل صاحب سید جو ساطعت مولوی محمد اقبال صاحب سلمہ لکریا۔ مندر معلوم
 کتبہ اصلاح ملکہ۔ شاہ روڈ۔ لاہور۔ (سفری پاکستان)۔ جب چار شنبہ
 (۱۲۷۳ھ)



مکرم محترم مدقیر حکم!

بعد سلام سنون۔ تمہارا شبہ سے لکھا ہوا کارڈ ۱۴۔ رجب کا پیرسوں کو ملا تھا
 پیرسوں مشغولی کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ کل اتوار ہو گیا۔ تم نے اس میں لکھا کہ ایک
 خط کل روانہ کر چکا ہوں وہ اب تک نہیں پہونچا۔ البتہ حضرت اقدس کی مامونہ بخیر
 واپسی شب جمعہ میں معلوم ہو کر اطمینان ہو گیا۔ لیکن اس کے بعد سے برابر انتظار
 ہے کہ آئندہ کا نظام سفر و قیام معلوم ہو۔ میں نے بہت سے حضرات کی نگاہ میں
 درخواست پیش کی ہے کہ حضرت کے گشتہ بند کرا دیے جائیں۔ لیکن یہ نہیں کر دیں
 شنوائی ہوئی ہوگی یا نہیں۔

یہ بات تو ہر شخص کے خود سوچنے کی تھی کرایے صنعت کی حالت میں مضر اپنے
 جذبات کے لیے مذہب کو کلیتہً دینا کہاں تک نیاز مندی یا محبت سے ممکن دکھتی ہے۔
 شاہ مسعود غریب اپنے تفکرات کے بد جو وزیر کی فکر میں لگ رہے ہیں پیرسوں شام وہ
 خود لکھنؤ سیلے گئے ہیں کل منگل تک وہیں۔ سیر واپسی کا اندازہ بتاؤ۔ قریبے ان
 کے سفر پر وائے مکان کا مسئلہ پھر از سر نو شروع ہو گیا۔ اس سے پریشان ہیں۔
 حضرت اقدس کی خدمت میں اس ناکارہ کا سلام اور دعا کی درخواست پیش کر

خط کشنے کے بعد تمہارے چار کارڈز درج ہوئے ۱۵ راتیں ۱۰۰ راتیں ۱۰۰ راتیں ۱۰۰ راتیں
 شہر اور ۱۰۰ راتیں ۲۵۱ راتیں ۱۰۰ راتیں ۱۰۰ راتیں ۱۰۰ راتیں
 حق کی لے شادی میں جڑا کے تیر عطا فرمائے اور حضرت اقدس کی قوت عطا فرمائے
 کہ حضرت کے صفت کی چیزیں اس کثرت سے آئے ہوں گے کہ غریبی اور غلطی کے
 ذریعے ہر شے پہنچیں گی کہ حد نہیں اس سے موت پہنچا رہا ہے اور اس پر جب کسی جگہ
 کا نظام سفر میں آتا ہے تو غلبہ سے پہنچتا ہے ہی نہ سچ کا اثر ہوتا ہے۔ مولوی
 اقبال سے بعد سلام مسنون۔ تمہارا کوئی بھائی کوئی بہن سے نہیں ملا۔ انتظار رہے جو
 مراد و شہید کو میں نے دیکھا ہے۔ فقط

مکرم محترم مولوی عبد جمیل صاحب مدظلہ عزت مولوی محمد قمر علی صاحب مدظلہ عزت
 مکتبہ اعلیٰ مدظلہ۔ دل برداشتہ۔ ان پورہ اسلامی پاکستان : ۱۲ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ
 (۲۰۱۲ء)



مکرم محترم مولانا صاحب مدظلہ عزت مولانا صاحب مدظلہ عزت
 بعد سلام مسنون۔ جناب کے دو لڑکیاں مائے یکے بعد دیگر سے پہنچے گی ان کی
 درخشاں امن تدوین کی تھی لہذا تو باوجود کوشش کے نہیں بڑھ سکا کہ یہ ہی نگاہ پر
 چن ۱۰۰ سے زیادہ اثر ہے۔ بھائی اکرام نے مشکل سے پڑھا ہے۔ جناب کی شریف آدمی
 لاہور سے پڑھی تربت ہوئی۔ قیام مکان ہو سکے حضرت اقدس کی خدمت میں وقت
 ضرور گزاریں۔ جیسا کہ ایک ماہ سے مسلسل ارادہ فرما رہے ہیں مگر وہ بھلائی نام
 میں یا دوسرے جس کی وجہ سے بار بار تسخیر کرنا پڑا اب معلوم ہوا کہ وہ پرسوں مسجد کی میں
 کر دیں دین سے مکے سے پہنچ گئے۔ اگر کھل گیا ہو گا تو وہ آج آخر ممکن ہے شرم کو ان
 حضرات کے ساتھ ہی پہنچ جائیں۔ ورنہ ایک دو روز میں تشریف لائے ورنہ نہیں
 سادی محمد ثانی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ ایک مسووم لائے لہذا وہی ارادے کر رہا ہوں۔ یہ
 مسووم ابھی کے دارالعلوم شریف لاہور میں جس کے مستقر مفتی محمد شفیع صاحب ہیں وہاں پہنچا۔

سند: آپ کے ساتھ جانے میں سہولت رستہ کی، براہ کرم تکلیف فرما کر ان کو پڑھنا پڑھنا کہ
فراموش کر سید، یاد رہا، سرت بندہ کے پاس ارسال فرماویں، فقط والسلام
ذکر کیا، ملاحظہ فرمائیں

۴۴ ربیع الثانی
(۱۳۳۳ھ)



بزرگوار، مولانا صاحب رحمہ اللہ

بعد ملازمتوں، تمنا سے تین کارڈ ایکس موروث، ۲۵ مارچ اور ۲۶ مارچ
بیک وقت پورے اچھے مفصل احوال سے بہت سرت مولانا، بالخصوص حضرت اقدس کی
مست کی خبر سے، تم نے لکھا کہ حضرت اقدس نے مولوی عبدالمجید کو بندہ کو لکھنے کو فرمایا
تھا کہ ان کا کوئی خط بندہ کے پاس نہیں پہونچا اور نہ ہی منہ منوں کسی اور کے ہاتھ میں پہونچا
اور نہ ہی بالائی پہونچا تھا کہ ان کی زبان یہ بات کچھ زیادہ اعلیٰ اور اعلیٰ میں جاتی۔

چونکہ یہی شریف صاحب کی ہمیشہ کی زبان یہاں حضرت اقدس کے دست مبارک
میں شدید چوٹ لگتی تھی، گشت کر رہی ہے جس کی بندہ بار بار دیدار و اجابہ سے گزارتا
ہے تاکہ ایک غصہ منوں تو بنے بھی اور مولوی حبیبی صاحب نے بھی لکھا ہے کہ حضرت اقدس کی
طرف سے حضرت مولانا کی خدمت میں سلام لکھنے والے میرے نزدیک یہ بڑا بڑا سبب
نہیں تھا، تم مولانا علیحدہ علیحدہ ہر روز ایک ایک کارڈ درمیں دان کے فعل
سے حضرت کی خدمت میں حضرت کی خدمت سے غیبت لکھا دیتے ہو گے، یہ لکھو وہ بندہ فوری
عرض کر دے گا کہ سچ ہی شام کو حضرت مولانا کی خدمت سے یہ لکھی گئی تھیں، کارڈ لکھا
نہیں تھا، ورنہ مولانا صاحب! لکھ لکھ لکھ لکھ!

بعد سلام سنوں، مولانا صاحب کو وہ ۲۶ مارچ اسی وقت پہونچا، تم نے منہ منوں بہت
ایڈاپٹ اور پڑھنے کی کیوں کوشش کیا کرتے ہو۔ یہ تو میں نہیں سمجھتا کہ تم اس قدر سبب
ہو، کلام کا کمال نہیں سمجھتے۔ نورا تو یاد دہانیت سے اپنی صفاتی مجھ سے لکھوانی چاہتے
ہو جو میں بڑی خوشی سے لکھنے کو ہر وقت تیار رہتا ہوں، لیکن یہ صفاتی خود تمہارے سبب
نہیں، اس لیے میری کیا اس کو گول مول ہی رہنے دیا کرو، کل اور ہر سول دیو بند

کی مجلس شوریٰ کا فیصلہ تھا اور میں اپنی کم سمجھی، نااہلیت سے، اٹھانگوں کے غدر کو قوی سمجھ کر نہ جا سکا۔ حضرت اقدس مدنی کے یہاں مجیدان کی ایک وقت کی دعوت ہو کر گئی تھی۔ جو کل شب میں تھی اور کل صبح مولانا اسعد صاحب نے منقل آدمی بھیج کر اس کا گاہک کا کھانا یہاں پہنچ دیا۔ اس سے اس قدر راحت ہو رہی تھی کہ وہ نہیں آئی۔ حضرت اقدس مدنی کا شام کو آمد شب شرم کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح ساتھی آئیں۔ ایک بات تم اور مولانا اقبال دونوں متفق یا دور کھو کر بھی تم دونوں کی کسی وجہ پر براہ راست تنبیہ کرنے میں کوئی مانع نہیں اس لیے زعمو اولیٰ تحریرات کو اپنے اوپر نہ ڈالو۔ چنانچہ اقدس کی خبر سے میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بوقت نماز عزیزاں مولوی محمد جلیل صاحب مولوی محمد اقبال صاحب علیہ السلام

دفعہ کتابت اصلاح: ۲۰۰ مال روٹ۔ لاہور و مغربی پاکستان
۲۰۰۰ رجب ۱۳۷۰ھ



عزیزاں مولوی محمد جلیل صاحب مولوی محمد اقبال صاحب علیہ السلام
بعد سلام منہوں۔ اسی وقت تم دونوں کے ضبط ہونے کا واقعہ مولوی جلیل صاحب کا ایک کارڈ اور مولانا اقبال صاحب کا ایک خط دو کارڈوں میں منقسم ہو کر پہنچے حضرت اقدس کے متعلق ڈاکٹروں کی تحقیق و تشخیص سے بہت اطمینان ہوا اور مدد ملنے کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یہ سبتر عشرہ کافی نگر و تشویش میں گزارا جی تو اپنے فضل و کرم سے مزید توت و صحت عطا فرمائے اور ان دونوں شمس و قمر کی مدد شفی سے تاویر ہم دونوں کو تندرست حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنی بد حالی سے انتہاج کی توقع تو بالکل نہیں لیکن آسیر تو ضرور ہے۔ لیکن تو پہلوں کی طرح سے آسرا بھی جاتا رہے گا۔ کل شام ۴ بجے حضرت اقدس مدنی زاد مجید تشریف لائے۔ میں تو رہو بند جلیبہ شوریٰ میں عدم شرکت کی وجہ سے بہت محروم اور خاکست تھا کہ بڑے میاں آتے ہی گڑ میں گئے مگر حضرت اقدس نے ملتے ہی ایک شہر پر چھانے

تعالیٰ کے انجی و ما یک علیہ
تریدین تعلی و قد تضرعت بذکاء

بعد سے تشویش اور انتظار خیریت برپا تھا۔ الحمد للہ گواہ اہل شام تھے۔

حضرات یاکووز اور شہ صاحب کا شدید تمیز ہے کہ لب و لہجہ حضرت اقدس کی قدرت میں باقاعدہ شریعت اور ہی پروردگار ہاں ملے۔ مگر میں نے غلط کر دیا ہوں تاہم مفت صاحب بھی پرسوں آئے تھے۔ اعلیٰ دایں گئے۔ وہ بھی رات کو نہیں ملے۔ کی شرکت کے لیے انشا اللہ شنبہ کو غائبانہ ملے۔ اور اسکا کئی بڑائی جہاں سے پہنچنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ کاندھل میں مولوی لطیف الرحمن کی روٹی یعنی صوفی تھا۔ کی اہلیہ بہت دن سے بیمار ہے۔ پرسوں سے مولوی لطیف الرحمن بھی اس کی بیماری کی خبر پر کاندھل گئے ہونگے۔ ہسٹے میں بھائی کرام بھی گذشتہ ستر تین دن کے لیے گئے تھے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ انہیں کر سلا۔ اس کی سخت نے بنے حضرت اقدس کی خدمت میں خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔ اس کا کہہ کی طرف سے بھی سلام کے بعد رات کی درخواست کر دیں۔ شاہ صاحب کے نام جو حضرت اقدس کا مفصل گزشتہ نامہ آیا وہ بھی کل دیکھا۔ وہ غریب تو حاضری کی جہت کو پیش کر رہے تھے۔ مگر میرا آج تک بھی نہیں ملا۔ بچوں کی طرف سے بھی سلام سنوں گے۔ بعد دعا کی درخواست ہے۔ حضرت مجلس کی خدمات میں بھی۔ فقط والسلام۔

یہاں درمیانہ غارت سے اور شہر کو کیم شعبان ہجری یعنی تھانے شان ماہ مبارک نور خیریت سے گزار رہے۔ درمیان میں تو ملائکوں کی تکلیف کو دل بالکل نہیں چاہتا۔

دکتر - مظاہر علوم

مکرم خیر مولوی عبد المجید صاحب مدظلہ العالی

۲ شعبان ۱۴۰۳ھ

کوٹلی ۲۰۲۱ - جیل روڈ - بورڈ خیریت پاکستان



قرآن مجید مولوی اقبال صاحب سموات اٹھائے۔

بعد سلام سنوں - قافلہ بدر - جمعرات یومین - آسمان سے دور عزیز مولوی جلیل کے خطبہ سے نکالی گئی۔ کوئی راج تو نہیں ہے اس لیے کہ جب حضرت اقدس کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ریتام بھی ایک بڑے پھر خط کی محبت میں علی احتیائی نگاہ دیا۔ مروتی جلیل صاحب کے نام مستقل خط اس لیے نہیں لکھ رہا کہ سابقہ قہر واد کے

ایں منافوں کے بھاننے کا اثر تھا اس لیے معتبر تھا ہوں اور انہوں نے کچھ نہیں
 میں نہایت لرز رہتا تھا۔ جو کہ ہے، یہاں ہم پہلے کے منافق بعد میں پہنچتے ہیں اور
 ہیں۔ کھانا پینا وغیرہ جاتے ہیں، میرے صاحب کے متعلق جو وہاں نے تحریر فرمایا
 ان سے بچنے کے لیے میں اس کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا۔ ہے، بھائی آرام صاحب کے
 پاس بھی آپ کو پہنچا دیا۔ اس کے متعلق وہ خود کہیں گے۔ رابع اشکبار کے
 خیال سے بندہ نے نہ دیا۔ اس سے قبل عبدالحمید صاحب کی معرفت اس کے نام
 کا کوئی خط نہیں پہنچا۔ بندہ کا تو بھائی آرام کا۔ اس لیے اس کے کسی ارشاد کی
 نیابت نہیں ہو سکتی۔ بندہ نے اس وقت بھی اس کی اطلاع کر دی تھی مجھے کچھ طلبہ
 جو کہ حضرت حافظ عبدالحمید صاحب نے بندہ کے خطوط کے متعلق یہ انتہائی قدر
 فرمائی۔ یہ خصوصاً علامہ مبارک پاشا نے، ان کے یہاں بھی ہے۔
 میری اطلاع میں تو اس کا وہاں بھی نہیں پہنچا تھا۔ میں تو انہی بارگاہ پاک میں کہ نہایت
 باخبر اور مشاہد صاحب و غیرہ تھے پر مشعبد اصرار سے بھی نہ انداز لگا کر چکے ہیں کہ تو
 خود حضرت احمد بن ابی خدیجہ سے میں تشریف آوری پر اصرار کر رہا ہوں اس لیے ان کے متعلق
 نہ تھا کہ وہ انہیں قسم کا اہتمام بندہ کی کسی ضرورت کہتے ہو سکتے ہیں۔ البتہ میری ضرورت
 ہے کہ میری قریبی رسول ہیں پر غور بھی عمل کی کہ تم نے یہاں نہیں دیا۔ البتہ وہ تو ان
 کے لیے ہیں اس کو پسند کرنا چاہیے۔ یہاں تو شائع ہے۔ یہاں زمرہ میں کا تھا تھا۔ یہاں رہتے ہدایت
 کو میں بھیجے گا۔ یہاں تو شائع دیا جائے گا۔ ان کی سہی کو جائے گا کہ یہاں سے ان کو
 پہلے ہدایت کا جمع دیا جاتا ہے۔

سنت قدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ذکر

محکم دہرہ مولوی عبدالحمید۔ حل صاحب۔ سلو

د. عبدالحمید
(۱۳۰۳ھ)

نوٹ: مولوی عبدالحمید، راجہ راجہ (رضی اللہ عنہ)



مکرم محمد بن مومنی جید الدین صاحب مدنیو شکر!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا کوئی خط کسی دن سے نہیں آیا۔ پرموں تنہی کی شام کو قبل عشاء مومنی اقبال سلا کا تمہارا مومنی برصفت صاحب المومنی انعام کی تحیر پس کا ملا اور آج مومنی انعام صاحب کا کارڈ پرموں کا نکلیہ براملا۔ مگر مجھے نہ تو رائے و نظر کا پتہ معلوم نہ حسب قرار و ان کے وہاں قیام تک خط پہونچنے کی امید اس لیے آپ کو لکھتا ہوں کہ اگر ان حضرات سے ملاقات ہر تو کارڈ کی رسید کی اطلاع کر دیں غائبانہ مافلا مقبول حسن صاحب بھی بخیریت پہونچ گئے ہوں گے۔ ان حضرات سے یہ بھی کہہ دیں کہ میں نے مومنی اقبال صاحب کو دور رسائی کی فرمائش بھی ہے۔ یہ حضرات تکلیف فرما کر ان سے تقاضا کر کے پیتے آئیں۔

معلوم نہیں کہ آپ تک بھی یہ خط پہونچ سکے گا یا نہیں۔ اس لیے کہ حسب قرار واد آپ بھی لاہور سے راولپنڈی کے لیے روانہ ہو گئے ہوں گے۔ جبکہ یہ برصفت صاحب کہ راولپنڈی کا ڈاکٹر قادیانی ہے وہاں کے علاج سے اور بھی طبیعت بھگ گئی۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ بچہ جان کا علاج جو شیخ صاحب مرحوم اور قریشی صاحب کے اصرار سے قادیانی کا کا ہوا تو اپنے کو قادیانی نہیں ہوا۔ اگر ڈاکٹر محمد امیر صاحب بھی اس زمانہ میں وہاں قائم کی تکلیف فرما کر روائوں کے متعلق غور فرماتے رہیں تو مصداقہ نہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دی۔ نیز حضرت ناظم صاحب کے لیے دعا تے صحت کی ضرورت دعا مست کر دیں کہ رنگون کے سفر کے بعد سے موصوف کی طبیعت خراب ہی پل رہی ہے اور انا ذی ابھی تک کوئی صورت نہیں مومنی جید الدین صاحب مدنی سے بعد سلام مسنون عرض کر دیں کہ میرے کسی خط میں کوئی فقرہ کبھی بھی اشارہ کنایہ تمہارے متعلق بالکل نہیں ہوتا اس لیے میرے کسی لفظ کو اپنے اوپر انطباق کا کہیں واسطہ بھی نہ کریں۔ تمہاری گرامی ذات کو میں تنقید سے بہت بالآخر سمجھتا ہوں۔ اس لیے مجھے اس کا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔ حاجی مظہر مسیح سے تشریف لائے ہوئے ہیں سلام مسنون عرض کر کے ہیں

نقطہ اسلام

ذکر: ملاحظہ حضور
۱۳ شعبان ۱۳۱۳ھ

کرمی محرمی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - فی صاحب مدنیہ ضمیمہ
کوٹھی ۲۰۱۱ جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)



مکرم محرم مدنیہ ضمیمہ!

بعد اسلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارا ایک خط پہنچا تھا جس کا جواب
کل ہی ارسال کر چکا ہوں۔ برات عشاء کے وقت تمہارا رسالہ، حضرت اقدس کی
بہنہ بی بی راویہ مدنیہ کی پہنچا۔ اوپر سے دلی سے تو میں بھی کون کا کاس کی حضرت
عہدہ دینے کا کافی تھا۔ مگر صبرِ قلب سے بہت بہت شکر یہ اس لیے کہ خطہ مسنون
نسب کا کہ یہ پہنچا اور چونکہ پہلے سے ۱۹۔ رد شنبہ کی اطلاع دوائی کی تھی، اس لیے
یہ خیال رہتا کہ رد شنبہ کو یا اس کے بھی بعد دوائی ہوگی۔ چنانچہ دوائی یوسف
صاحبہ کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہیں اور کیا نظام ہے۔ تمہاری سابقہ خطوط سے
ان کا بھی جماعت کو نظام الدین کا راہ معلوم ہوا تھا مگر آج ہی صوفی جی کے لارڈ
سے رد شنبہ تک لاہور کا قیام معلوم ہوا۔ اس پر تعجب بھی ہے کہ جب حضرت اقدس
جی جماعت کو تشریف لے گئے تو پھر ان کا رد شنبہ تک وہیں قیام کیوں ہے اس
سے اچھا تو یہ تھا کہ وہ بھی راویہ مدنیہ کے ساتھ ہی چلے جاتے۔ اگر صوفی صاحب تشریف
فرما ہوں تو ان سے بعد اسلام مسنون عرض کروں کہ یکے بعد دیگرے دو گرامی نامے
ان کے ملے جن کا جواب آج ہی لاہور کے پتہ سے لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی
خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ چودھری صاحب کی والدہ کی شدت
علاج کی اطلاعات زیادہ سے زیادہ سخت آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے کہ
اس قدر سخت تکلیف کو اتنا استدار شریعت اذیت کا موجب بن رہا ہے۔

راویہ دارمیں صاحب بھی زیادہ بیمار ہیں۔ تقریباً دو ہفتے سے مہلک پور میں
قیام ہے۔ طراکٹر برکت علی کا علاج ہے۔ اور اہل کو مولانا حبیب الرحمن صاحب

لطف ارباب ہے۔ یہ بھی یہ کارروائے سے محروم ہے۔ قریشی صاحب اور دیگر حضرات عیس کی خدمت میں سلام سنوں۔

گھوڑا لگی سٹے پتہ کا انتخاب ہے۔ پہلے بھی دو شخصوں میں آپ سے اس بارہ سو سو کی اقبال سے دریافت کر چکا ہوں ان کا جواب تو اعلیٰ کا آیا، آپ کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدنی مضم۔

نکیرا۔ منی برعلوم
نکیرا۔ ۱۵ شعبان ۱۳۴۲ھ
نکیرا۔ ۱۵ شعبان ۱۳۴۲ھ

○
مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مدنی مضم!

بعد سلام سنوں۔ آج برآمد اکرام نے حضرت اقدس ادا م اللہ علو الہیہ کا عظیم سیدہ یہ بنیاد اس ناکارہ کا حصہ عطا فرمایا۔ حق تعالیٰ شاد و مصلحت اور دوسرا خدا کو اپنے شان و شان جزا سے خیر و ترقیات سے لواز سے۔ اس کے سوا یہ ناپاک و دیکھا عرض کرے تعجب ہے کہ دارالہند ہی پہونچنے کے بعد سے آج کی ٹراک ٹیک کوئی گرافی نہ آپ نہیں ملا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولانا یوسف صاحب شگل کے دن ایک بچے کی سیریت دہلی پہونچ گئے فقط والسلام

نکیرا۔ ۱۵ شعبان ۱۳۴۲ھ

○
مکرم محترم مدنی مضم!

بعد سلام سنوں۔ آج ۱۹ شعبان ۱۳۴۲ھ پر بل کو آپ کے دو کارٹوں ایک ۱۲ شعبان کا بھائی اکرام کے نام اور دوسرا ۱۴۔ کا بندہ کے نام بیک وقت پہونچے۔ ہم دونوں علیہ علیہ اس کے متعلق عرض اس سے قبل آپ کی خدمت میں لکھ چکے ہیں تعجب ہے کہ آپ کے یہ دونوں کارٹوں بہت ہی تاخیر سے پہونچے اور اس سے لیا کہ تعجب یہ کہ اس رتبہ مولوی اقبال کا خط حضرت کی روانگی کے متعلق روانگی کے دن کا بھی آج ہی پہونچا۔ اب

تو ارد بھی سرت اس سے ہوئی کہ آپ نے بغیر کسی کا تار سے دیا تھا اور نہ ایک بختہ تک
 بالکل پتہ نہ چلتا اور میں لاہور ہی خط کھتا رہتا۔ بندہ نے اس بختہ کو لپیٹ ڈھکی گئے پتہ سے
 کوئی خط لکھے۔ معلوم نہیں کوئی پروپنچا یا نہیں۔ اس سے پہلے بھی اطلاع اے بچے ہو کر
 چور ہری شریف صاحب کی والدہ کا ۱۵۔ اپریل کی شب میں انتقال ہو گیا پھر بڑی صاحب
 نے لاہور کے پتہ سے اطلاع تو بھی ارمان کیا تھا۔ علی میاں بھی حضرت کی خلافت میں
 فو مبارک گذارنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آج کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ سب مراحل
 طے کر چکے۔ اب ۲۴ یا ۲۵ رتبہ میان کو ریل کے ذریعہ سے لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں
 اور ایک مہینے روز بھر قیام کے بعد حضرت اقدس کی خدمت میں جو عرق کا ارادہ کر رہے ہیں
 اس ذیل میں یکمستقلی امر کی طرف آپ کو خاص طور سے متنبہ رہا ہوں کہ علی میاں
 کی انتہائی غریبوں کے وجود اور ان کے ساتھ ان کا گاہ کو شیعہ تفریق کے باوجود مروتیت
 کے سلسلے میں ان سے اپنے کو بالکل اتفاقی تہیں اور پھر اسے حضرت اقدس کی کیا دلاری
 کے ذریعہ ہم ایک کی بات کی داؤد پوری ہے۔ پس ہمت کرنا خود ہی ہے اسے اظہار
 دوسرے نہیں کر لیجئے کہ جتنی ان کو جاری تحریکات سے گھن آتی ہے اس سے زیادہ مجھ سے
 جماعت سے گھن آتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان دونوں اکابر کی آقا پروردارین سے
 مجھ میں اور تم میں بعد پیدا ہو جائے۔ فو مبارک میں شہد و کتبہ مشعل ہے۔ اس لیے
 میں نے صاف صاف پہلے ہی کہہ دیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی
 درخواست نقطہ اسلام۔

مکرم

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ

کھارڈھ کھنڈ۔ ایف۔ ڈی۔ راجپوت۔ راجپوتی چھاؤں ڈھری پاکستان۔ ۱۹ شعبان ۱۴۰۲ھ



مکرم محترم مولوی عبد الجلیل

بعد سلام سنوں کوئی دن سے مسلسل ٹوک تمہارے خط سے غامی جا رہا ہے یہ
 تو ظاہر ہے کہ اتنی تعویق تمہاری طرف سے نمودار ہے۔ راستہ ہی کی تعویق سب سے اور

راولپنڈی کی ٹراک میں تعویق قریب قریب تھی۔

پرسون مولانا یوسف صاحب، مولوی انعام صاحب آئے تھے، آج صبح واپس آئے تھے۔ ان سے کہہ کر دیکر ریاوشیہ کے حالات سننا بہادر رجعت اٹھاتا رہا۔ بعد ازاں احوال میں یہ بھی کان میں پڑا کہ جیل جیل کے کھینچنے کے لیے جرنیل کی تجویز بھی مجلس میں آرہی تھی، اس خبر سے ہم جھنجھکے۔ اس درسیہ کے پاس تو پہلے ہی سے انکار کی حکم بندوں کے استغداد پر جو سر پر ہیں کہ ان میں اب امتداد کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ یہ تو مجھے یقین ہے کہ براہ راست حضرت اندس زوہد ہم تو اس نایاک کے متعلق یہ واضح بھی نہیں فرما سکتے کہ اس گندگی کے پائو کو سرکار میاں سے وہاں تک ساری جگہ کو ششمن کیا جائے۔ کوڑے کا ٹھہر تو ایک ہی جگہ چار رہتا ہے۔ اور یہ کہ اہل اگر اتنا جلی سفر کر سکتا تو اب تک مدینہ پاک نہ سدوم کے مرتبہ حاضر ہوجاتا جس کی تائید ہر مسلمان کو ملتی رہتی ہے۔ اس سے زیادہ کیا کھوں پس اتنی ہی درخواست ہے کہ آپ سب حضرات مل کر اس درسیہ کی درسیہ میں زیادہ فائدہ پہنچائیں۔ ذکر انجیل حضرت آیت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

کوہ محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مد فیہ ضم۔

نوکیا۔

مکمل شدہ کہیں، دلیش، راج ۲۵۔ چھانڈی راولپنڈی، (خبر پاک) ۲۳ شعبان ۱۴۳۰ھ



کوہ محترم مد فیہ شکم!

بہ سلام، بخون، کئی دن کے وقفہ کے بعد آج کی ٹراک سے تھرتھرتے دو کاڑھوں کے ۱۹۰۱۶ شعبان ہیک وقت پہنچ کر موجب مسرت ہوئے۔ تم نے پہلے کاڑھ میں کھاکہ تیرا کوئی خط ابھی تک نہیں پہنچا، حالانکہ میں راولپنڈی وصولی کے تار کے بعد سے ۴۔ خط لکھ چکا ہوں۔ دوسرے خط میں تم نے ۱۲ شعبان واسے خط کی وصولی کھئی۔ الحمد للہ کہ ایک تو پہنچا۔ بندہ کل بھی ایک بار لکھ چکا ہے اور بھائی ارطاف کے پیام کی تکمیل کے متعلق تو نہ معذرم میں اور بھائی اکرام کے مرتبہ آپ کو لکھ چکے ہیں۔

ایک مرد بڑی عمر پہنچ کر بعض احباب واقعہ آمدن واقعہ رہاں سے روپیہ
کے لین دین کے معاملہ میں کچھ کچھ ٹھیکتے رہتے ہیں اس معاملہ میں سب سے کہہ دیتے ہیں
اس میں دشواریاں جڑھتی جاتی ہیں۔ اس کا کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔

حضرت امام محمد صاحب کی طبیعت بہ ستور مار مارے اور نہ وہ خواب ہے حضرت
قدس مدنی بغیر ان کے کہ سندہ بخشنہ کو آئندہ شریعت سے لگتے تھے مناسب کہ اس میں کو
کا اثر مبرا ہو۔ بل ہی میں کئی دست آئے۔ لیکن جلد ہی ہی طبیعت اچھی ہو گئی۔ پر رسول
مہم کو کائنات کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ کئی شے ممکن اندازہ ہے کہ بخائی شریعت ختم ہو
جاسکے گی۔ آپ نے ٹھیک ٹھیک لکھی کا پتہ اب تک نہیں لکھا۔ حالانکہ میں نے فرمایا ہے۔
پوچھنا شروع کیا تھا اب تو ماہ مبارک بہت ہی قریب آگیا ہے کیا اس کی امید
رکھوں نہ آپ اس کا کارہ کو وقتاً فوقتاً لوں میں یاد کرتے رہیں گے اور حضرت اقدس
سے بھی عرض کرتے رہیں گے۔ قریشی صاحب اور دیگر احباب سے سلام مسنون فرمائی۔
حافظ مقبول صاحب آئندہ ایف دیکھتے ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہ میں کہ آپ
کے سامان کی گمشدگی کی خبر سے بہت ہی قانع ہوا۔ مولوی انعام سے اس کی حسیلی اد
تفصیل معلوم کرنا چاہی تھی مگر وہ اس روایت سے ہی بے خبر تھے۔ فقط السلام۔
محرم بروز مولوی عبدالجلیل صاحب مدظلہم

ملک اینڈ کمپنی۔ روایت راج ماس۔ راولپنڈی۔ سی جی ڈی ڈی (پاکستان) ۱۳۴۳ شہان ۱۳۴۳



مکرہ محترم مدظلہم حکم!

بہ سلام مسنون۔ اسی وقت گرمی نہ ہو مگر مریض شعبان پہونچ کر موجب منت
ہوا جس چیز سے میں ڈر رہا تھا اور اس کے حفظ مقدم کے طور پر کسی دن ہوئے
ایک مدینہ بھی نکلا چکا تھا۔ آخر وہ پیش آئی گی اور نہ کارڈیں آپ نے جسے حفظ میں
حضرت اقدس کی طرف سے نیم فرمایا کرتے ہوئے اس کا کارہ کی عافیت کا حکم ہو۔

نکدہ ہی دیا۔ اگرچہ تم نے اس ناکارہ کی طرف سے سختی دکالت بھی ادا کر دیا، جبکہ بہت
 بہتہ شکر یہ کہ میں ندامت تو پھر بھی اٹھائیں پڑی جس اشارہ پر اس ناکارہ کو سر کے
 بل حاضر ہونا چاہیے تھا اس کے لیے کن الفاظ سے معذرت کہوں لیکن جو نا بکار
 جہز کے لیے دارالطلبہ تک جانا بھی چھوڑ دے۔ اتنے عریض سفر کا آئیں بھی کیسے
 کر سے۔ کل کی ٹواک سے علی میاں کا کارڈ جس میں اس شب کو سیل سے یہاں سے

گزرنا تھا پوچھا تھا اور چونکہ حضرت اقدس مائی کی آشریف بری بھی اسی شب میں ۳ بجے صبح
 کی تھی اس لیے بندہ اپنے رفقاء سیت آفتاں و خیزاں ایک بچے خب کے ریل پر پہنچ گیا۔
 اور دو چکر تو پوزی گھڑی کے میں نے بھی آدھ گھنٹہ میں لگا ہی بیٹے اور بھائی اکرم حق محمود
 مولوی اسماعیل مداسی، مولوی مصباح کاندھوی نے ایک ایک ٹکیر کو کئی کئی مرتبہ بچان
 ڈوا۔ علی میاں کا کہیں پتہ نہ چلا، سامی رات کے جا گئے، کثاب تو افشا، اللہ مل ہی گیا
 ہو گا۔ البتہ حضرت اقدس کی الوداعی تریات نہ در ہو گئی۔ حضرت صبح ۳ بجے صبح عیال
 علامہ قشرین نے گئے۔ تم نے ٹرے تھانوں پر تو گھوڑا لگی کا پتہ کھا مگر اس پر
 ڈاکا نہ کے کرم فرماؤں نے حمرنگا دی لندا بوجا حست مدبارہ نکلیں۔ پورا پتہ نہ کھلی وغیرہ
 بھی نکلیں۔ حضرت اقدس مدنی بھی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام فرما گئے فقط سلام

مکرم و محرم مولوی عبد الجلیل صاحب۔ مکہ ایڈو قریشی
 کوٹھی ۲۱۹، ویسٹریج چھوٹی راولپنڈی، وطنی پاکستان
 زکریا۔ شنبہ
 ۲۷ شعبان ۱۴۰۷ھ



مکرم محرم مدنیو مکرم!

بعد سلام مسنون، میرا می نامہ مورخہ ۲۰ شعبان آج ۲۰ کو ملا، مقدرتے ایک
 دن ور مل گیا۔ اس لیے فوری جواب لکھ رہا ہوں۔ یہاں رات باوجود صبح کے چاند
 نکل نہیں آیا، بر تھا۔ آج ہی کی ٹواک سے مولوی طبیب الرحمن صاحب راجپوری کا خط
 آکر ہے، لکھا ہوا کہ وہ بعض دہرہ سے امرتسر سے لاہور، ایس جی، کو ایک
 دن بعد آنے کو لکھا ہے۔ ان کا خط جو یکم مئی کا لکھا ہوا تھا اس میں لکھا ہے کہ اس

وقت جو کہ پر عمل میاں سے بھی ملاقات ہوئی۔

اس خبر سے نور بھی زیادہ متحرق ہوا۔ اس نے کوئٹہ سے یہ اندازہ ہوا کہ علی میاں بھی کاکڑی سے ملے جس سے ہم سب تماشہ کے بعد دلوں سے آئے۔ بہت فتنہ مچا۔ پیسے سے تو یہ خیال تھا کہ شاید کسی وجہ سے ان کو روانگی میں تاخیر ہوئی ہوگی۔ سوئی رشتہ منگوا دی وغیرہ بھی ویزا وغیرہ کے چکر میں لگے رہے ہیں۔ کئی مرتبہ چلے بھی آئے تھے۔ رات ایک بجے وہ اہلی شہر میں تارکسٹانینکسٹان کا محل کریں۔ مگر علی گینا تو ممکن ہے کہ وہ بھی اس خطہ سے قبل پہنچ جائیں۔ بھائی، طوفانِ دین دن یہاں قیام کے بعد کل واپس یا پھر گیا ہے۔ ابھی نام نہ تو جو ضروری کاراز وہ نہیں کر رہا۔ سوئی بعد ازاں کہ سوئی بھی رات یہاں پہنچے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ان کے دھن دانہ برسے گا ان کو بھی بچے بھی تعلق ہے۔ سہوات کے اسباب میں ہوتے تو ان کو بھی خدمت میں بھیجے گی کہ شش ازلہ آج کے آپ کے خود۔ یہ سابقہ ارشاد کا بیخ بسلا۔ حاضر میں معلوم ہو کر وہ بھی خدمت میں لیے ہوئی کہ میں جلد باسی سے خدو نہ کر اؤں تو کوئی حصیاں کا رنگب ہوتا۔

دیکھو جی! اب رمضان کی دعاؤں میں یاد رکھنا تمہارے ذمہ ہے۔ کل دوپہر خواب میں تو یہ سہ کارا وہ پٹنڈی ماضری دے بھی آیا اور قریش صاحب نے زوردار ساتھ بھی کر آیا۔ مطلب ظاہر ہے۔ فقط والسلام۔

عزیزہ مولوی اقبال تلمذ!

بعد سلام و سنوون تمہارا ہستی خط جو موانا حبیب الرحمن صاحب نے امرتسر سے طاک میں فرما تھا، کل پہنچا۔ اندازہ یہ ہے کہ اس خط کے پہنچنے سے قبل آپ ٹھوڑا لگی چوسنے لگے ہوا ہے۔ اس لیے ناہور جواب نہیں کھنہ۔ علی میاں سے سنی مدید سے بعد بھی غادات نہ ہو سکتے کا فتنہ ہے۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب نے اس شب میں پہنچنے کو لکھا تھا لیکن آتی سہ شنبہ کو صبح تک تو پہنچے نہیں۔ تم نے اپنے خط میں جس محبت کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اس کو طوفان

نے یہ دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے اور مخاطب کی ناپاکی سے قطع نظر غیب و کر
تہاڑے ساتھ تھارے حسن ظن کے موافق معاملہ ہائے - تم سب حضرات قابل رنگ
جو کہ مبارک مہینہ میں مبارک سایہ میں وقت گزاری رہتے ہو - خیرِ تعالیٰ شاذ حضرتِ قدس
کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فہم فرمائے - فقط والسلام

نکریا - سندھ

مولوی عبدالجلیل صاحب سلمو

مقام گھوڑاگلی، کوہ مری - ضلع راولپنڈی - (دختر پاکستان) - ۳۰ شعبان - ۱۳۵۰ھ



مکرم محترم! مکرم اللہ تعالیٰ!
بدسلام سنوں! طویل انتظار کے بعد آج گھوڑاگلی بخیر رسی کی اطمینان
پہنچ گئی۔ مجزاکم اللہ تعالیٰ۔

آج کا لاٹری ۱۲ کا پلہ ہوا تھا جو آج ۳۰ رمضان شعبان کو ملا۔ ۲ رمضان کی شب
سے یہاں بھی سیر ہو کر ابرو بار و غیرہ اور پھر گیس کم کمیں زیادہ ہوا دلی میں
جو موسلا اٹھا رہا ہے۔ پورا ابھی تک تو نفوی رمضان شروع نہیں ہوا اور حقیقی
شروع ہونے کی نو آئندہ بھی امید نہیں۔ ع

ہیتیشا لا زبیب انجیم نعیمہ

مولوی رمضان میں تو اتنا بھی خلاف امید ہے۔ لہذا حضرت اندس سے
رحمائی درخواست پر ختم اور ہاں مولوی حبیب الرحمن صاحب رانیپوری کے
ناسخ و نسخ - چند پر وگرام - لکھتے تھے آج ۳۰ کی دیر پر تک کوئی پلہ نہیں۔
حضرت ناظم صاحب کی علاماتِ خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ لہذا
مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمو

گھوڑاگلی، کوہ مری ضلع راولپنڈی (دختر پاکستان) - ۳۰ رمضان - ۱۳۵۰ھ



تمہارے یکم ماہ مبارک کے گرامی امر کا بہت بہت شکریہ۔ مگر حضرت

کے جھنڈائی تھکائی کی خبر بہت بہت ہی تعلق ہوا، خدا کرے کہ اثر چھتا رہا ہو۔
نقطہ والسلام۔

نکریا۔

مکرم مولوی عبدالجلیل صاحب مدظلہ

۶ رمضان

گھوٹراکھی کوہ مری ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)

(۱۳۴۴ھ)

(۱۰ غلابی مہینہ کی گمان)



مکرم حضرت مہدیو ضمیمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۴ رمضان پہنچا۔ یہ
گھوٹراکھی سے دور خط ہے، اس میں تم نے حضرت اقدس کی طرف سے پوچھا
کہ ماہ مبارک کیسا گزر رہا ہے۔ اس کے متعلق کیا لکھوں۔ بالکل بے اعتباری
بسیا سب کاروں کا گھرنہ چاہیے تھا وہیں گزر رہا ہے، ظاہر کے اعتبار سے بہت ہی
راحت سے گزر رہا ہے۔ ۳ رمضان کی شب سے تمام تبدیل ہو کر برسات کا زور
شروع ہو گیا تھا، وقفہ وقفہ ترش بارش و نیمہ ہوتی رہتی ہے۔ آج کی شب تو کہتے
ہیں کہ بہت ہی سردی پڑی۔ لوگوں نے سڑکیاں اور عیسائی عمارتوں کی راسبت
تھی کہ رات بھر چاہیں سردی لگتی رہی، اچھے گرمی کے پیرے کی تلاش کی موت نہ ہوئی
تھا تو میں نے بھی دیکھا کہ آج سچ محل میں برف کے پانی کو ایک دوپٹوں کے سوا
کسی نے منہ نہیں لگایا۔ اللہ کا شکر ہے صحت کے اعتبار سے بھی جیتا ہی بہت
بہت ہی اچھی رہی، البتہ جھوک، لکھن نہیں لگی جس سے نفع کا اثر ہے ٹانگوں میں کچھ
نہ کچھ اثر ہے۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب پیر پٹنل کی درسیہ فی شب میں میں
پہنچ گئے تھے، ایک دن قیام کے بعد کل بھد کی صحت کو راپور کے لیے روانہ ہو
گئے حضرت اقدس کی خدمت میں دوا کے لیے ضرور عرض کرتے رہیں۔ یہ بھی
ایک بات ہے۔ یوں نہ سمجھیں کہ حضرت کو خود ہی خیال دیتے ہیں پھر کیا کیا،
نقطہ والسلام۔

مکرم مہترم الحاج قزیشی صاحب مدظلہ! بعد سلام مسنون، اس وقت

موسوی جلیل صاحب کے کارڈ سے حادثہ جانکاؤ کا سال معلوم ہو کر بہت سی تعلق
اور رنج ہوا۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کی نصرت فرما کر ایٹ
جوار رحمت میں جہہ عطا فرمائے اور پس ماندہ کلاس کو صبر جمیل اور جلیل عطا فرمائے
موت کو شرف نص کو آج ہی ہے لیکن ماہ مبارک کا زمانہ بہت چھاپا یا اس کا کارہ
نے خود بھی اور دوسرے اصحاب سے بھی دعا کے حضرت اور اصحاب خواب کی
درخواست کرنی لگی۔ تقصد و سلام۔

تذکرہ

مکہ معظمہ موسوی عبدالحسین صاحب مسند

۲۰۲۵ سال ۱۴۰۲ھ

مکہ معظمہ، ریاض، راہ پیدائی، مغربی پاکستان



مکہ معظمہ موسوی عبدالحسین صاحب مدنیو شکم

بعد سلام سنوں۔ آج کی ڈاک سے تین خط ایک تمہارا مؤرخہ۔ رمضان
دوسرا موسوی اقبال کا مؤرخہ، رمضان امیر اعلیٰ میاں کا مؤرخہ، رمضان پونچھ
مکہ معظمہ منت دسرت ہوئے۔ علی میاں کے نرعلی سکے کا میاں بھی جب کو تہجیب
سب جہد ہر ہر کاٹری پر کی کی مرتبہ تلاش کیا گیا۔ اس سے بہت ہی سرت جوڑی
تے کہ نا کرین دور رمضان کے اصول کہنے والوں کی کثرت ہے اور ضروری
کے گذشتہ سال کی تہ فی جو کہنے گرمی کے لحاظ سے تو میاں کا موسم بھی جس ملک بیت
اچھی چل رہا ہے۔ کل پہلی مرتبہ کچھ تو چلی تھی۔ آج پھر جمع سے باؤل وغیرہ کا دورہ چل
رہا ہے۔ ابتر تاثرہ سے بڑی شدید گرمی کی اطلاعات آ رہی ہیں جس سے بعد
نہیں طور سے حضرت پر خشکی کا اثر ہوتا ہے۔ موسوی احمد نے لکھا ہے کہ شریعت
کے تین روز سے تو بہت اچھا گذرتا ہے۔ اس کے بعد سے گو کی شدت ہے۔ کل
۱۳ کی شب میں صوبی ہر شیعہ تنگدلی وہ سری کے لیے دو دن چوتھے ہیں۔ ان کی
مذہب کچھ تاثرہ ملی کچھ ہیں ورساں فی ہیں۔ خدا کرے کہ پچھلے دنوں میں سچے مٹھافقار
کراچی والے بھی شام کو ارادہ کر رہے ہیں۔ معطلی سے ان کے ہاتھ بھی دھال کرنے

کامیابی سے کہ نوازندہ کو کسی کے ہاتھ پہنچنا ممکن ہی نہیں۔ ان سے کہہ دیا ہے کہ اگر مولوی اقبال کی دکان پر کوئی بڑے تو صوفی صاحب کے مکان پر پہنچا دیں۔ آپ بھی کوئی لاہور جانے آئے دانا ہو تو خیابان رکھیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ دست وادوں نے مزارِ رحمت نہیں کی تو بہت اچھا تھا۔ اتفاقاً تو صوفی رشید سے بھی کر دیا تھا کہ لاہور سے اطلاع کریں۔ اگر ان سے امید نہیں اس لیے کہ تساہل مزاج میں بہت ہے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست مولوی اقبال نے میرے منع کرنے پر تو بڑے زور باندھے تھے کہ خط نہیں رک سکتا وغیرہ وغیرہ۔ مگر ۱۴۔ رمضان تک ایک ہی آیا۔

یہ اب تک ساری اطلاعات بعد کی یکم کی تھیں۔ مگر اب مردان سے اطلاع آئی کہ مشکل کو روزہ ہوا۔ کرپیشی صاحب کے بھائی صاحب مرحوم کے لیے یہاں بھی ایصال کے لیے انتہوم کیا گیا۔ اتفاقاً والدین بھی ایصالِ ثواب کے لیے بہتنام سے کھو دیا تھا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سہ
گھوڑ محل۔ کوہ مری ضلع داد پشٹی۔ مغربی پاکستان
۱۴۔ رمضان المبارک
(۱۳۰۳ھ)



مکرم محترم و فیوضکم

بعد سلام سنون۔ آج کی ڈاک سے سارے تین کا روٹ بیک وقت پہنچے
اول تو میں تعجب پہچان کر یہ ہی سوچا رہا کہ یہ ڈاک کی ذالوں کی حسبِ معمول شرافت
ہو گی اور نہ معلوم کن کن تاریخوں کے ہون گئے۔ ویسے میں نے خط پڑھنے
سے قبل ان کو تاریخ وار ترتیب کرنا شروع کیا تاکہ ترتیب سے پڑھوں تو تینوں
پر ۱۰۔ رمضان کی تاریخیں دیکھ کر ایک در غیبِ حجت کو فکر و فکرمیں پھنسی کہ
خلافتِ محمدی و تاریخوں کے یہ تین خط کیوں مضمون پڑھنے سے فکر میں آئے
اور کشمیش و قلاق میں زیادتی ہوئی۔ حق تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ

حضرت اقدس کی عیب بیت اور سوا بعض سہ چھپانے کا بہت اہتمام کرتے ہوئے
 اللہ تعالیٰ ہی اس کی جزائے خیر عطا فرمے گا۔ یہ ناچارہ تو جس احسان فقیر کے
 بارہ سے عاجز رہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دہائی روز راستہ قرار سے
 چلے جے انڈیا۔ دل سے رحمان کلکی سب کہ قریب سہ اشتہار کا ہر وقت نگر رکھتے
 ہو۔ حضرت کا حکم صاحب کی خدمت میں زیادہ ہی خواب سہ۔ قشوریشہ ایک
 مہر دے سہ۔ ایشیائی نے ہی حضرت عرفان دے سکے۔ ۱۲۔ ایک شب میں یہاں سے
 صرفی مشیہ لئے ہیں۔ ان کے ہر گز لچھو نہ کی کچھو۔ میں تا ۱۵۔ اس کی میں۔ اگر
 کسی طرح بلند یہ حدود ہو جائے کہ وہ بلا درک میں نہیں تو بہت ہی اچھا ہے کہ کچھ
 لوگ ورجی جاسکے لائے ہیں۔ تھارست ان شلور کے زوار سے رانے پر
 اورادی صیب الرٹو رہی کو اٹھ کر اور۔ فتوا اسلام

نور محمد علی۔ محمد نعیم صاحب مدنی جمع
 صوفی۔ کوڑاؤی۔ صلیح رویشی زمری کشور



نور محمد علی مدنی ملک

اقدس مہسنوں لکھی کی لڑاک سے تھارستے ہیں ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱

پر تا دیر قائم رکھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی رہے خواست کرویں۔ عائدہ
کے خطوط سے حضرت مددگار کی تیریت بھی معلوم ہو رہی ہے۔ سرکاری اہلکار نے کئی
بے ایمانوں کے تین دن تو گرمی میں خفہ کے گزرے۔ اس کے بعد سے شدید گرمی
سے قریشی صاحب کی خدمت میں سلام سنوں۔ فقط والسلام

نکیرا، حجاز، مدینہ

کرام محمد بن سیدی عبدالجلیل صاحب مدظلہ

۴۰۰ روٹوں، لاہور

نکیرا، لاہور، لاہور، لاہور

(۱۳۰۲)



مرکزہ مدنی عبدالجلیل سنہ

یہ سلام سنوں۔ کئی دنوں سے بیمار ہے۔ دو کایہ ۱۰۰ روٹوں پر پہنچے تھے
جن کا جواب بھی کئی دنوں سے نہیں مل سکا۔ آج تو کئی دنوں سے بیمار ہے۔ دو کایہ ۱۰۰ روٹوں پر پہنچے تھے
سے کئی دنوں سے بیمار ہے۔ دو کایہ ۱۰۰ روٹوں پر پہنچے تھے۔ اس کے بعد
۱۰۰ روٹوں کی تفریق میں سے پہلے ۱۰۰ روٹوں پر پہنچے تھے۔ اس کے بعد
جو اگر ان کے ساتھ مہر حال بنادی پہنچے تھے۔ اس کے بعد ان کا جواب تو ابھی تک نہیں
ہوئی۔ اس کے بعد ان کی روانگی تک کوئی اور خط آیا تو وہی پرانے کے روٹوں کا۔
رات کے پورے خطوط سے صحت اور قوت کا حال معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی۔
حق تعالیٰ شانہ اس سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

حضرت اقدس کا خواب بہت مبارک ہے۔ اس کو خواہ مخواہ بند و پاک کے قیام
پر پسند کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس دام بدھم و نوگوں کی ہمت سے
ایسے ہو کر یہ خیال فرماتے ہیں کہ بس نماز پڑھ چکے۔ اس پر حضرت نورانیہ مہندہ
کی طرف سے غیر سہجہ نہیں۔ اسی حجت مدنی سے تعاقب رکھنے والوں کی تربیت کرنی
ہے جو مسجد میں تو موجود ہیں۔ ابھی کچھ استواری میں نہیں ہے۔ بوجہ بندگی سے
نہی اللہ درست ہو جائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت کے سایہ کو تا دیر قائم رکھے۔

انشاء اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ کے لوگوں کو حضرت امام محمدؑ سے قلمحے کی قوی امید ہے
یہی حضرت کو غار پر دانا ہے ۔

یہ ان خیال ہے کہ اس سفر میں علیؑ حضرت ۷ کے خدام کو حضرت امام محمدؑ سے خصوصی
لغفہ پہونچا اور پہونچنے کی قوی امید ہے ۔ انشاء اللہ یہی تعبیر ہے ۔

احسان کے ایسے ملک نہ پہونچنے سے قلق ہے ۔ اس کے دائرہ اقتضا تھا کہ وہ
رمضان میں گئے ۔ مے اور عید پر ٹھہر جائے ۔ مگر میں نے اس خیال سے کہ یہی نگاہ
میں سارے پورے نامہ پور بدرجہ سفید اور زہم تھا اس کو چلنے کر دیا تھا مگر اس نے
رمضان المبارک کیوں ہی حنا فتح کر دیا ۔ مجھے یکم رمضان کے خط میں اس اندک ہند
نے یہ کھیا تھا کہ چاروں میں ضرور لکھ پور پہونچ جائے گا مگر ۱۰ رمضان کا تمہارا خطا سبت
میں میں لکھا کہ اب تک بھی نہیں پہونچا ۔ اب تک ایک عشرہ توفیق کرنی دیا ۔ اگر آ
جائے تو بہت ہی اہل رقتی و رنج میری طرف سے کریں ۔

۱۲ رمضان ۔ شنبہ ۔ رات کی ڈھک سے تمہارا کارڈ موصول ۱۲ رمضان پہونچا صوفی
انعام اللہ کے کارڈ میں تو ایسے دغواش فقر سے مایوسانہ اولیٰ ہی سے ہوتے تھے ۔
آج کے کارڈ میں تم نے بھی لکھ دیا ۔ زبردگی کا : چھ ہٹے کٹے اور چون کی کیا اعتبار
ہے ۔ حاجی : خلاق ممتاز شہر کا ایک ۔ معروف ممتاز تاجر کے دن پھری گئے ۔ عدالت کا
کارڈ بھی کیا ۔ شام کو ۴ بجے واپس گھر پہونچے ۔ دل گھبراہٹ میں ڈھکرت علی گڑیا : ہنسوا
نے لکھا کہ میں لکھا تھا کہ مگر مگر جو م نے روزہ کی وجہ سے نکار کر دیا ۔ طوکار مینا : ب نے لکھا
کیا کہ انجمن سے روزہ نہیں ٹوٹا ۔ گداہوں نے کہہ کر میرا دل نہیں مانتا اور روزہ کی حالت
میں پند نہت بعد چل دیے ۔

مردوں پر غصہ کی شریعت لکھادی ، لکھانی تیار ہو گئی ۔ جب عادت سب سے پہونچا

تو حضرت اقدس کی نظر پڑی۔ حضرت جس کو بھی سراجت فرمادیں، وہ سراسر نور و ولایت
جدا الیست بظلمانی کہہ دے دیں۔

آج ۱۴ چہرہ شنبہ کا دن شنبہ و روزہ کو پھول کی ٹواک سے بالکل نکالی گئی اور
چونکہ ابھی تک یہی سنا جا رہا ہے کہ یہ حضرات آج رات کو ضرور جا رہے ہیں اس لیے
دونوں دست رعابہ یہ شرط ختم کرتا ہوں۔ اگر یہ خدا نخواستہ آج نہ گئے تو کل کو اس پر
خلافہ کروں گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں تاج و تبرک کی درخواست متقبل ہوئی پادری
اس لیے کہ یہ کئی کئی دنوں کا مجبور ہے فقط۔ ۱۴۔ چہرہ شنبہ

کل تمام دن یہ ٹواک حبیب میں رہی کہ رات ہی جس وقت آویں فوراً دسے دن، اگر
عصر کے بعد آنا ہی پھر تہ مصوم ہو کہ پر سون شاد خدا حسب ایک تاکہ دسے چٹے ہوا کہ
رواگی بھاسنے، ۱۴ گئے ۱۴ ایچ کو بگنی بہت تعلق ہو کہ میں نے کئی دن سے ان کے
انتظام میں ٹواک سے بھی غلط ایصال نہ کی۔ آج کی ٹواک سے تمہارے دو کارڈ موزونہ
۱۳، ۱۴ و ۱۵ دن پہنچے۔ ان میں چونکہ بلڈ پریشر کا حد ہے اس لیے ڈاکٹر صاحب
کے پاس صبح دے دیے۔ وہ کچھ کہیں گے تو کھوں گا۔ البتہ ساتھ خطوط پر ان کو یہ پیام آیا
ہے کہ قوت کا انکیشن بجا کی حالت میں برقرار رکھا جائے۔ پہلے خوب احتیاط کر لیا جائے
کہ چار تو نہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
کر لیا۔ ۱۴۔ روزہ خانہ۔

(۲۴۴۲)



مکرر جہیزہ فیوضکم!

بعد سلام مسنونہ، اگر ان تمام موزونہ سوارہ خانہ اس وقت پہنچا، مقررہ عاقبت
بالخصوص حضرت اقدس کی خبریت سے بہت مسرت ہوئی۔ آج کی ٹواک سے پادری سے
مولوی، سند کے خط سے معلوم ہوا کہ ۱۴ رمضان کی شرب میں حضرت مدنی کو بخار شدت

ضعف کی بھی، چہ کچھ عین نہیں آتی بہر حال درشت اور عبادتوں کی درخواست۔
 خاں صاحب تو محمد کی نماز میں مصافحہ کر کے رخصت ہو گئے۔ سنا ہے کہ وہ
 اس وقت ۹ بجے جاگیں گے اور دونوں رئیس میل سے ایلوہ کر رہے ہیں حضرت کی
 خدمت میں دعا کی درخواست۔ آج مجھے بھی حرارت زیادہ رہی۔ جلد کا غسل بھی نہ کر سکا۔
 نقطہ، شب شنبہ۔
 زکریا - ۲۰۔ رمضان

(۱۲۷۷ھ)



مکرم محترم مولوی عبدالمصطفیٰ صاحب مدنیو ضمیمہ:

بعد سلام صفوں۔ اس وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۹ رمضان پونچھ کو مسرت ہوئی
 اور زیادہ اس وجہ سے کہ کچھوریں پونچھ گئیں۔ مجھے ان کی فکر زیادہ اس لیے تھی کہ ان کو
 درمیان روک دیتے ہیں۔ اب انتظار صاحب کراچی والوں کی معرفت مسئلہ کی بھی رسید
 کا انتظار شروع ہو گیا۔ تعجب ہے کہ موقوفی پرشیدہ ۱۰۰ کی شب میں یہاں سے روانہ
 ہوئے تھے ۱۰۔ کو دہائی ہو چکے۔ یہ ۱۰۰ میار کہ کے پانچ دن انہوں نے کہاں خرچ
 کر دیے۔ حضرت اقدس کی خیریت سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ معذرت نہیں جیہ کہ
 بعد گھوڑا کھلی کا قیام سبہ یا پٹھری کا تجویز ہے۔

آج سب کی نماز میں حافظہ عظیم الدین گنگوہی سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ
 ایک بخت ہوا کہ اس وقت تو محبت کی وجہ سے جلدی گنگوہہ پہنچ گئے تھے۔ رات
 وہاں سے اگر خاں صاحب کے یہاں کسی ضرورت سے آئے تھے۔ میری کی نماز میں مختصر
 ملاقات کے بعد وہ یہ کہہ کر کہ میں ایک فوری ضرورت سے آیا تھا اب تو گنگوہہ واپس
 جا رہا ہوں اور ایک سہ ماہ میں دوبارہ آؤں گا، چلے گئے۔ خائبہ جاتی حسین احمد بھی
 اپنی تحریر کے موافق ۲۰۔ کوڑھا کہ سے پونچھ گئے بول گئے۔ ان سے بھی بعد سلام صفوں
 کہہ دیں کہ گرامی نامہ پونچھا۔ انشاء اللہ بعد رمضان جواب لکھوں گا۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم الحاج مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب مدنیو ضمیمہ۔

بعد سلام صفوں۔ آج ہی کی ٹوکان سے گرامی نامہ مورخہ ۱۹ پونچھ کر موجود ہے۔

مرتب و مرتب ہوا۔ چنانچہ گرامی نامہ کا جواب بھی مولوی جلیل کے خط کے ساتھ لکھ چکا ہوں۔ یہ ناکارہ دل سے دعا گو ہے۔ معلوم میں حضرت اقدس سے آپ کو اپنے تعلق تفصیل احوالی کہنے کا بھی موقع ملایا نہیں۔ یہ بھی آپ نے نہیں لکھا کہ عید دیدار واپسی کا اوارہ ہے یا کریم و سیاحت بھی داخل ہوا ہے۔ فقط والسلام۔

برکریا، شہر

محرم حسد مولوی عبد الجلیل صاحب مدظلہ

۲۵ رمضان (۱۲۷۲ھ)

منہاج گرامی، کوہ مری، راولپنڈی، مغربی پاکستان



محرم عظیم مدنیو منکم:

بعد سلام سنوں اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۰ رمضان آج ۲۵ کو پہنچا۔ اس مرتبہ زیادہ دیر راستہ میں نہ گئی۔ حضرت اقدس کی محبت کے شہد سے بہت ہی مسرت ہونا اس سے بھی مسرت ہونا کہ اتنا کمزور پہنچ گئے۔ اس سے قبل مزاحمت ہو چکی ہے۔ اگر یہاں تک پہنچا کہ اس سے پہنچ گئے ہوں تو ان کی خدمت میں خصوصیت سے بہت دلائل پیش کر دیں۔ میں نے شعبان میں طبیب کی معرفت ان کے پاس بھیجئے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر اس وقت معلوم ہوا تھا کہ اس کا جانا خصوصیت سے مشکل ہے۔ حق تعالیٰ تعالیٰ خدا اپنے فضل و کرم سے شیخین کے فیوض و برکات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع عطا فرماتے۔ حضرت مدنی زادہ ہم جم کے یہاں بھی آخر عشرہ تک تو اس کا واسطہ ملے۔ آخر عشرہ میں روزِ شنبہ ہو رہا ہے اور ہم ۱۰ رمضان کو ۱۰ پہنچ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پہنچوں کو تادیر فیاض رکھے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع عطا فرمائے۔ حافظ مقبول صاحب کی خلافت کی خبر سے بہت ہی تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ شاد رحمت کا عطا عطا فرمائے۔ حضرت ناظم صاحب بدستور جلیل میں ۱۲-۱۱-۲۰ کا کبھی فرق ہو جاتا ہے کبھی پھر بدستور ہے۔ آجکل ۱۹ ہے۔ صوفی رشید صاحب کی خدمت میں بعد سلام آج ہی کی ڈاک سے آپ کا لغو بھی آتا رہیچہ پہنچا۔ آپ کا یہ پونچا یہ مولوی جلیل صاحب کے خط سے معلوم ہو گیا تھا اور انیسویں کی رات

بھی موصوف نے ارسال کر دی تھی جس کا بہت بہت شکریہ مگر یہ سترہ چلا کہ آپ کو یہاں سے روانگی کے بعد بھی دیاں پونچنے میں بہت دیر ہو گئی۔ اول تو ماہ مبارک کا جتنا وقت یہاں ضائع ہو چکا تھا وہی بہت کافی تھا۔ راستہ میں اور بھی کیوں ضائع کیا۔ حضرت احمدؑ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست میلہ میں درمضان المبارک کے بعد کا کیا نظام ہے۔ فقط

تذکرہ: مظاہر علوم
۲۸ رمضان ۱۴۰۰ھ

محرم محرم مولوی عبد الجلیل صاحب مدنیہ منعم
مقام ٹھہرائی کوہ سری ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)



محرم محرم مدنیہ منعم!

بعد سلام سنون۔ مکی ۲۰ کو آپ کا کتبہ موصول ہوا۔ پہنچا تھا اس کا جواب اس وقت لکھ دیا تھا۔ آج خلافتِ توقع آپ کا ۲۳۔ والا گرامی نامہ ۲۸ مکمل کیا۔ اس میں چونکہ عید کے متصل گھوڑا لگی سے روانگی کا ذکر لکھا ہے۔ اس لیے میں نے بھی فری یہ عرض نہ کر سکی۔ ضروری سمجھا کہ پھر تو یا غاذا ہی مشکل ہے کہ کہاں عرض نہ لکھا جائے۔ اتنی بات اس ناکارہ کے خیال میں بھی ضروری ہے کہ مروجی سے دقت گزری میں انتقال نہ ہوتا چاہیے۔ گذشتہ سال مسعودی سے دفعہ سہارن پور تشریف آوری کا فیما زہ ہم دیکھ چکے ہیں۔

یہاں بھی آخر عشرہ سخت گزرا۔ گو اور گرمی شدت کی رہی مصلوہ میں علی میاں اور حافظ مقبول من صاحب بھی حضرت اقدس کے چہرہ ہی واپس ہوں گے یا پہلے واپس کا ارادہ ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی اسماعیل مدنی کی طبیعت بھی گرمی کی وجہ سے کئی دن سے کچھ خراب سی چل رہی ہے۔ مولوی بخاری بنیر میت ہیں۔ آئندہ عرض نہ ہندی ہی کے پتہ سے بلا ہر لکھنا چاہیے یا لا پور کے پتہ سے لکھوں

یا کوئی اور صوبہ میں نہ ہو سکتا ہے۔ فقط والسلام

نور -

محرم محترم مولانا عبدالحق صاحب مدنیہ ضلع

۲۰ رمضان ۱۳۷۰ھ

گھڑاکی - کوہاٹ - وادی پٹی - (مغربی پاکستان)



محرم محترم! مدد فرماؤ شکریہ!

بعد سلامت سنوں، یہی وقت گرامی نامہ نواز نے ۱۰ رمضان پہنچ کر نہایت
محنت سے اس وقت کی سیرت پر مبنی سیرت ہوئی۔ جہاں اختیار صاحب
کراچی والے اس خط کے پورے پچھلے تک واپس ہوں تو ان سے جہاں مسنون
کو یہ کہتے ہیں کہ اس کا کھانا ہوا۔ یہاں اس وقت پہنچا۔ زمانہ اور
ترکی کے انہیں کہیں پہنچنے کی تیرت پر مبنی سیرت ہوئی۔ امید ہے کہ انہیں بھی
پہنچ گئی ہوں گی۔ صوفی و شیعہ کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ وہ پاکستان پہنچ کر کہاں کو
چل دیے۔ یہاں سے تو گھوٹا گل بن گیا۔ وہی ہر گز تھا۔ گائے آپ کے خدشہ بھی ان کا
کچھ فائدہ نہیں۔ انہوں نے بدبودار تھا۔ ان کے کوئی ٹھکانہ نہیں ان کے ساتھ
کی تردید کا کیا حشر ہوا۔ حضرت احمد علی کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
فرمائی۔ صاحب سے بھی سلام مسنون کریں۔

پس میں یہ کہ رمضان سخت گذر رہا ہے۔ تو کی شدت ہے فقط والسلام

نور - فقط پر مشورہ

محرم محترم مولانا عبدالحق صاحب مدنیہ ضلع

۲۰ رمضان ۱۳۷۰ھ

گھڑاکی - کوہاٹ - وادی پٹی - (مغربی پاکستان)



محرم محترم! مدد فرماؤ شکریہ!

بعد سلامت سنوں - ۱۰ رمضان کا کھانا ہوا۔ اگر اسی نامہ آج ۳ شوال کو پہنچا
مشرعہ عاقبت اور راجہاں سے سیرت ہوئی۔ یہاں ۲۰ کی شعب میں خوب بارش ہوئی
ہو۔ اس لئے شام تک چلتا رہا۔ اس لئے روایت عام نہ ہوئی لیکن خدشہ بھی۔ روایت

مقامی ہونے والی کی کثرت پر شعبہ کے ۸۰ بیکہ متفرج کے بعد رخصت کا اعلان ہوا۔
 رانیپور پریسٹ میں رخصت میں جہاز کی - اہل بنات پر عید پہنچانے کو - بیکہ گزری -
 شہر مسجد و صاحب آج کسی مقدمہ میں گھنٹہ گار ہے ہیں - وہاں سے واپسی پر
 حاضر کی کا اواز دے کر ہے ہیں - مولوی حبیب الرحمن صاحب رات آئے تھے - آج صبح
 کسی شادی کی شرکت کے لیے سہرگاوڑ گئے ہیں جو نواح رانیپور کے گوجریوں کی رات
 رات سے شہریت خدمت کی بارش مسلسل اس وقت ۴ بجے تک چوری ہے - رات کو بہت دور
 کی ہوا اور بادشہ ۱۲ بجے تک - ہی - میر صاحب جیو نہ لگتے ہوتے تھے - جہ سے دور و قبل آئے
 ہیں - آج مرنوی و بیٹا مرحوم کی آمد کا بھی خبر ہے - ان کا آمد پر کچھ حکم کر رہی جلتے گی -

۲۰ - کو بد رید طیارہ حافظہ مقبول حسن کی تحریروں کی اطلاع مولوی صاحب نے بھیجی ہے
 قریشی صاحب اور ریگا جطار مجلس سے سادہ سنون کہیں پہل خط بھیجی تھیانی راویندان
 کے پتہ سے تھی تحریروں اس پتہ سے آپ کی اس تحریروں کے موافق جو بہت پہلے آپ نے بھیجی
 تھی کہ عید کے مستقل یہاں سے واپسی کا ارادہ ہے کچھ رہا ہوں ورنہ یہ بے نیازی میں گھسی
 کی رعایت حضرت اقدس کے لیے اللہ درمی تھی - غلط و اسلام

مکرم محمد مولوی محمد حسین صاحب - سحر
 ویرشہ رحمتہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء (مغربی پاکستان)
 نکر ۱۰ - صاحبہ مولوی
 تنہ ۱۰ - سحر ۱۰ - سحر ۱۰



مکرم محمد مولوی محمد حسین صاحب
 بعد از منون - اس وقت محرمی نامہ مؤرخہ ۲۵ رمضان ۱۴۱۲ھ میں پورچا اور تعجب
 ہے کہ اس کے ساتھ ہی دوسری اقبال کا کڑا مؤرخہ یکم شوال بھی پورچا میں - ۲۹ - کی
 روایت کا حال بھی معلوم ہوا اور عید کے پرکیت و شاعر بھی - ان کا شہر ہے کہ ان مبارک
 خیریت سے گزر گیا -

جہد خطوط سے حضرت اقدس کی جلد تشریف آوری کی خبر سے دل اندر سے

جتنا بھی سرور ہو مگر پھر بھی یہاں کی گرمی کے خوف سے سرد گرم کا اتصال موجب فکر
 نہ۔ اگرچہ سید کے بعد سے بارش کا زور ایسا بندھا کر لی شب میں تو سب ہی کو کمبل
 اڑھوا دیے، پھر بھی یہ وقتی ہی چیز ہے۔ نوح میں اور کل میں بہت فرق ہے اس
 خبر سے کہ لاہور سے قریب کار سید سے سارنپور کی تجویز بھی زیر ملاحظہ ہے۔ اپنے
 کو متاثر نہ افکار نہ حق ہو گئے۔ ایک جانب یہ کہ اسنا طرطیل سفر موجب فکر ہے
 دوسری جانب لیا، وہی سہولت کے باوجود دہلی کی گرمی سے حق سبب اس میں
 بہت فکر کے بعد طبیعت کسی ایک چیز کو پختہ نہ کر سکی، بوالہ کے نزدیک حضرت اقدس
 کے لیے راحت کا موجب ہو۔ حق تعالیٰ شاء وہ اس کے اسباب میں اضافے حضرت
 کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست مولوی یوسف مراد ب پر سور آ
 کر آج صبح لائیں گئے ہیں۔ سلام اور دعا کی درخواست کرتے قریشی صاحب اور
 دیگر احباب سے سنا کہ ہم یہیں قطعہ واصل ہو۔

تکریبا

مرکزہ مولوی صاحب اس سبب
 بدستار ج ۲۹، درود بھیجی ہو پائی پکتی

۵ رضوانہ - ۱۳۰۲ھ



عزیزہ مکرم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سنوں۔ پرسوں تو مارنہ، بدستار کا کھنکا ہوا کارڈ ٹھوڑا لگی سے ملا
 تھا جس کا جواب تم ہی تحریر کے موافق پر رسول ہی لاہور کے پتے سے لکھا تھا۔ آج
 کی ٹھاک سے تمہارا ۱۰۰ روپے کا کھنکا ہوا کارڈ اور مولوی جلیل کا کھنکا
 ہوا کھنکا ہو گیا۔ ملا، بدستار عافیت اور اتوں سے سہرت ہوئی، خطبات اقدس کے
 کار کے سفر سے اس صبح کے لحاظ سے بے شک سہولت ہے کہ اس سورت میں جلد
 رانپور پونہ پناہ پر پناہ کا اور دہلی کی گرمی سے سن رہا ہوں، لیکن خود کارڈ کا ٹھوڑا لگی
 سفر چری سہولت سے سورت کا موجب ہو گا۔ در حال میں کے سوا کیا کہی کہ آمدت جلا شاد
 ۱۔ چٹا فضل و کرم سے جو سورت راحت کے لیے تھا۔ سے نہ وہ پہنچا، یہ ہو، میں کہ

منفرد فرمائے اور جو راستہ بھی ہو اس میں راحت و عافیت فرمائے کہ اس ضعف کی حالت میں برسرِ فری حضرت کے لیے صعوبت کا موجب ہے۔ مگر خدام کی دلدادہی حضرت پر غالب ہے۔ کاش اس کا کوئی حصہ اس ناکارہ کو بھی ملتا۔ یہاں برجیز میں اپنی ہی راحت و عافیت ہوتی ہے۔ تم نے اب تک بھی کسی خط میں یہ نہ لکھا کہ علی میاں کا کیا نظام ہے۔ تم نے اور مولوی جلیل نے بہت ہی انتہا میں جیسے مطمئن کرنے کا سارے روضہ رکھا۔ لیکن نہاں کے مانند آن راز سے کرو سا زندہ چسپا۔ پیرسوں مولوی یوسف اور مولوی انعام عید ملنے آئے تھے آج صبح واپس چمکتے ہیں۔ آج حافظہ قبول صاحب تشریف لائے ہیں۔ مولوی جلیل صاحب کو بھی یہ خط آج پر دکھا دیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدنیو شکم! بید سلام سنون۔ آج کی ٹاک سے آپ کا پکا ہوا گرامی نام ملا جس کا جواب آج ہی کی ٹاک سے پڑی کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ اس لیے کہ میرے اندازہ میں اس کے ہونے تک آپ پٹنہ ہی ہوں گے۔ احتیاطی اس خط پر بھی لکھ رہا ہوں۔ ٹھنڈی جگہ سے حضرت اقدس کا اتنی بلند لاہور تشریف لے آنا موجب قیوش ہے خدا کرے اس سرور گرم کے اتصال سے طبیعت مبارک پر کوئی اثر نہ پڑے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ فقط والسلام۔

ذکر۔ منظر ہر معلوم

مکرم محترم مولوی محمد اقبال صاحب مدنیو شکم

۵۔ شوال ۱۳۷۰ھ

کتبہ اصلاح۔ ڈاک ہال ملوہ لاہور (پشاور پاکستان)



مکرم محترم مدنیو شکم! بید سلام سنون۔ آج کی ٹاک سے تمہارا گرامی نامہ مؤرخہ ۲۔ شوال جس میں حتیٰ نظام سفر تحریر فرمایا۔ پوچھا اس کے موافق یہ خط آپ کو لاہور ہی مل سکتا ہے۔ بلکہ اگر منگل کو لاہور سے روانگی ہو گئی تب تو وہاں بھی ملنا محتمل ہے اس لیے لاہور ہی لکھ رہا ہوں۔ جہاں تک حضرت اقدس کی تشریف آوری کے قریب کا تعلق

ہے آپ خود سمجھتے ہیں کہ انداز سے جذبات مسرت اس قدر تیز ہوں گے فیکس میں
میں ذرا بھی نصیحت یا مبالغہ نہیں کہ جب اس کے ساتھ معافی منظر و احوال میں گھومنے لگتا
ہے کہ تم ٹوٹے پر کھڑے دو رہے ہو گے۔ تو اپنی مسرت کے ساتھ دلی پرایک گہری
پرستش بھی ملتی ہے۔ کاش حق تعالیٰ شاء! اپنے نسل و رسم سے آپ حضرات جیسی
محبت کا کچھ شہسار میں ناکارہ کو بھی عطا فرماتا۔ یہاں اس قدر بے حسن غالب ہے کہ نہ
مسرت سے مسرت بظاہر دیکھنے والے قلب کے مناسب برقی سہجہ قابل رنج امور سے صحیح
ہی ان کے مناسب ہوتا ہے۔ اجڑا دوسرے جناب نے دلی جانے کے پرزور امر کیا
شروع کر دیتے اور میں بار بار پاکستانی دوستوں کے رنج کو یاد کر کے اس کے
قصہ میں گامہ جاتا ہوں۔ دولوی بیگم رحمہ اللہ اور کاکی کئی دن سے بیمار متعمر ہیں۔ آج
نچوڑ کا ارادہ کر رہے ہیں اور مولوی لطیف الرحمن بھی پرسوں کا نہر حمل سے آئے تھے۔
کل صبح کو یاد پڑا کہ ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کی محنت بھٹ رانچہ در بھی شان کر رہی ہوں
بیکہ بہت تو کارڈ بھی اسی وقت لکھنے کا راوی ہے۔ یہ غلط عقیدہ ہے جس سے سب میں
پرسوں کو گئے تھے۔ ان سے ماہ میزاک کے تفصیلی حالات خوب مزے لے کر رہے۔
مزدکی اقبال سے بعد سلام مسنون کہتی دن جو سکتے تھے یا خط آیا تھا اس کا جواب ہر دن
لکھ دیا تھا اس کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا۔ فقط والسلام۔

مجھے سوچی جی کی کوٹھی کا پتہ تو یاد نہیں۔ اس لیے خط تھوڑی محنت ارسال ہے۔

مکرم عزم مولوی عبد العزیز صاحب مدظلہ جو سائنس مولوی محمد نبال صاحب مدظلہ کے نظائر علم
کتب اصلاح ملت - آل روضہ - لاہور - ذخیرہ پاکستان - اشتیاق - ۲۰۰۷ء



مکرم عزم مدظلہ کے شکریہ!

بعد سلام مسنون - پرسوں شبہ کے دن عصر کے قریب تھوڑا سا سڑک و حضرات
کی لاہور تحریکی کا پہونچاؤ اور آتش شوق تیز تر زور دے گا تو ان کے تحت امن و قوت
سنہ اب برابر دوسرے مارچ کی کانٹکا شروع ہو گیا اور بدھن اس طرف مائل نہیں

ہوتا کہ لاہور بڑے دلکاشن سہنے۔ بل بھی دیر تک ٹھہرتا ہے۔

اس وقت مولانا حبیب الرحمن صاحب کو طراک سنے اور بستی پر چہ کھٹا گیا کہ وہ غیبیوں سے اتنے فطرتاً تحقیق کریں، آپ کو خط اس لیے نہیں لکھا کہ اسل و ان لوگ کا وقت نہ رہا تھا۔ کل اتوار ہو گیا۔ اس سب کے باوجود اس میں ذرا بھی بغیر نہیں کر پرسوں بالخصوص۔ کے بعد سے میری نگاہ کے سامنے ہر وقت تمہارا چھائی چہرہ آنسو پر آنسو نکلتے ہوئے گھومتا رہتا ہے اور اپنی مسرت پر تمہارا رنج غالبہ آتا ہے اور پاکستانی دوستوں کی محبت پر واقعی رشک آتا ہے کہ ایام حضرت اقدس کی جدائی کے مناظر آنکھوں کے سامنے گذرے مگر ان میں پانی تھا ہی نہیں جو نکلتا ہے پھر تساویت قلبیہ اتنی بڑھ گئی کہ اس کا ذکر بھی موجب شرم ہے اور ہاں تم نے بھی تو کبھی کبھی ارادہ قدامت کے فروغ سے بار بار منانے سے لیکن جب حضرت اقدس خود ہی سال کا اکثر حصہ وہی گذار دیا پھر کوئی کیوں ۲ سنے!

یہ سچہ میں نہیں آتا، اس خط پر پتہ کہاں کا نکھوں۔ اس لیے کہ حضرت کا بغا بدس بعد تو وہی قیام نہیں ہو گا۔ وہ پرسوں جب نامور شریف آبادی ہو چکی تو میرا اس خط کے پورے چھپنے تک ایک عرصہ ہو رہا تھا۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا خط ۲ بشوال ٹھہرا لیکن کاملاً معزیتہ مرموسی اقبال سلمہ بعد سلام سنوں آج کی طراک سے تمہارے دو کارڈ مسلسل احوال کے ساتھ بہت مسرت ہوئی۔ فخر و کم ہونڈ تھا۔ اس وقت ریر ہو گئی۔ اس لیے اسی پر قناعت کرتا ہوں لیکن انشاء اللہ جواب نکھوں گا۔ مولوی حبیب صاحب کو یہ کارڈ ارسال کر دیں۔ فقط والسلام مکررم مرموسی حبیب صاحب بواسطہ مولوی محمد اقبال سلمہ

مکتبہ مطابع ۱۳۳۱، ال مدو، لاہور و مقرب پاکستان



عنایت فراہم مولوی محمد حبیب صاحب، فیہ حکم۔

بعد سلام سنوں۔ پرسوں خیرہ کو گرامی نامہ میں ۱۳۳۱ شوال جس میں کل شغل کی

حضرت اقدس کی آنحضرتی، پوچھا تھا۔ پرسوں جواب کا وقت نہ مل سکا بلکہ انور ہو گیا۔ پرسوں اور کل ندون یہاں اس قدر شدید گرمی رہی کہ بالکل حرکت نہیں پڑتی تھی حضرت اقدس ایسے میں سفر کریں۔ خدا کرے کہ کل کو بارش ہو جائے تو اور تعاف نہ شاد کے صفت و کرم سے بعید نہیں۔ آج شام کو جانی آرام و میل نمود، شاہ مسعود دہلی کا ارادہ کر رہے ہیں اور پھر دیکھیں کس کس خوش قسمت کو یہ سعادت میسر ہوتی ہے۔ اپنی بدقسمتی تو ارادہ کا بھی ورجہ نہیں رکھتی۔

علی یہاں کا بھی کارڈ مؤرخہ ۱۰۔ شوال پرسوں ہی مولوی بنو تھا جس میں لکھا تھا سرکار حضرت کی جلد روانگی ہو گئی جیسا کہ حضرت کا ارادہ ہے، تب تو میں ساتھ نہ ہو سکوں گا اور ایک ہفتہ کی تاخیر ہو گئی تو میں بھی ساتھ ہوں گا۔ اب تو ایک عشرہ کی تاخیر ہو گئی، اس لیے امید ہے کہ وہ بھی میرا ہوں گے اور اس خط سے پہلے ہی روانگی ہو چکے گی۔ تاہم اگر دہری ہو تو سوا مہینوں کے بعد اس کی اطلاع کریں جس کی بندہ پہلے ہی اطلاع کر چکا ہے کہ اہل سہارنپور ۲۵-۲۶ شوال اتوار پر جو ایک اجتماع کر رہے ہیں مولانا یوسف صاحب شنبہ کو آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولوی مسعود صاحب نے بھی اپنی آمد اس موقع پر لکھی ہے۔ بلا کسی حجت اور وقت کے وہ اس تاریخ کی رعایت رکھ سکیں تو اچھا ہے۔ حرج بالکل نہ کریں۔

عزیز مولوی اقبال ملو!

بعد سوا مہینوں۔ تمہارا بھی مختصر کارڈ مؤرخہ ۱۰۔ شوال پرسوں شنبہ ۱۴۔ شوال۔ اس مرتبہ یہ خط بہت دیر میں پہونچے اقدس میں بھی پرسوں ۲۵۔ شوال کے اجتماع کے شور مچی میں ایسے مشغول نہ کہ کارڈ کا وقت نہ مل سکا۔ اگر علی یہاں دہلی ہوتا تو ان کو یہ خط دیکھ کر مولوی جلیل صاحب کے پاس پتہ لکھ کر دے مان کر دیں۔ فقط ۱۰۔ شوال خط لکھنے کے بعد ۱۳۔ شوال مولوی جلیل صاحب کا تھا۔ حضرت اقدس کے ۲۶۔ شوال پر پہونچنے کا پتہ نہ لکھا گیا۔ یعنی آرام وغیرہ کا سفر تو ملتوی ہو گیا لیکن جو کل چلے گئے وہ پہونچ ہی گئے۔

عزیز محمدی جلیل صاحب سزا بوجہ اہانت مرنوی: اقبال صاحب سزا و کفر
 مکینہ اصلاح ص ۲۰، مل روڈ، لاہور، مغربی پاکستان، ۱۶۔ شوال، ۱۴۰۳ھ۔
 (۱۳۷۳ء)



عزیز گرامی قدر مراد علی عبد الجلیل صاحب سزا

بعد سلام سنوں، کل کی ڈاک سے ایک عزیز کھ چکا ہوں، آج کی ڈاک میں
 ذمہ دار قاضی نے لکھا، اس وقت معلوم ہوا کہ عامل عزیز ہا رہے ہیں تو مجھے
 اسنگ اٹھی کہ آج کی سرگزشت نکھوں۔

آج کئی دن کے قاضیوں پر گیا رہا مجھے شاد صاحب آئے اور گفتگو کے بعد
 ہشتا کی ہشتی کے ساتھ وہ جیل اور شفیق کی درمیانی شب میں اپنی روانگی لاہور طے
 کر گئے اور برادر اکرام بھی ہمرکابی کے لیے تیار ہو گئے۔ میں اس وقت یہ مزہ لکھنے
 کو تھا اس لیے کہ وہ نہایت پختہ طور پر طے ہوا تھا، مگر خط شروع کرنے کے بعد
 بھائی اکرام سے معلوم ہوا کہ وہ ٹھہر کے قریب دوبارہ آئے تھے اور ان سے یہ کہہ
 گئے کہ چونکہ فی کسر برکت علی صاحب بھی اور وہ کر رہے ہیں، صرف ان کے ریز کی تاخیر
 ہے، میں اپنا آدمی کل کو بھیج کر دینا ان کا جوتا ہوں، اس لیے جو کو تو ملتوی، لیکن
 ان کا دینا جس دن تیار ہو کر آئے گا، اسی دن انشا اللہ روانگی ہو جائے گی۔

یہ ناگاہ اس کے سوا کیا کہ، بہت دلوں کو خدا مبارک کرے لیکن بھلاؤں
 کو حسرت کے سوا کیا، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔
 کالاتبا کو متجانب مولوی اکرام، یا سنے مولوی جلیل و رسال ہے، جب مولوی
 عبدالنن آئے اس وقت وہ دہلی گئے ہوئے تھے۔ ذکر کیا، یکم ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ



مکرم عزیز مدقید متکم!

بعد سلام سنوں، گرامی نامہ جس میں تم نے حضرت اقدس کی نابور سے روانگی
 کا منظر لکھا، پوچھا، مجھے تو عرصہ سے اس منظر کا اندازہ تھا۔ لاہور کے کئی خطوط میں

خود بھی مکہ چکا تھا۔ واقعی تم حضرات کو جس قدر رنج ہو بہر محل سبب اور تمہاری سعادت ہے۔ تمہارے مکان مکہ پتہ سے یہ میرا تیسرا خط ہے جو حضرت کی روانگی پر لاہور سے چٹا سی اندازت لکھنا شروع کیے تھے کہ خط کے پہنچنے تک تم واپس پاؤنگی چکے ہو گئے۔

اس سے پہلے خط میں بندہ اپنی رائیور کی حاضری کی اطلاع دے چکا تھا۔ مشکل کو رائیور جا کر جمہ کو واپس ہوئی۔ حضرت اقدس اور دوسرے رفقاء سے علی میاں کی لاہور کی سرگرمیاں مفصل معلوم ہوئیں۔ تم نے اور مولوی اقبال نے تو ان خبروں کے کھینے کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ لیکن جب لالہ بعض خطوط سے اس زمانہ میں میں یوز خصل اب معلوم ہوئے اس سارے سلسلہ میں اس خبر سے بہت تعلق ہوا کہ قریشی صاحب پران سرگرمیوں کا خاص اثر ہے اور ان کو اعتراض کرنے والوں سے یہ کہہ کر چھپا چھپا بنا بنا کر اس کو علی میاں کے حازت سے زیادہ واقف نہیں۔ حضرت کو چونکہ ان سے تعلق ہے اس لیے میں تو ان کا احترام کرتا ہوں۔

آج شب میں علی میاں اور مولوی اقبال بھی پہنچ گئے۔ کل صبح کو یہ دونوں رائیور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ جمہ کو واپس آکر علی میاں لکھنؤ کا اور مولوی اقبال سہارنپور کچھ قیام کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کی صغریت کو اکثر امیر تاج صاحب کا خط بھی آیا جس میں انہوں نے اشتیاق و ملاقات کے بعد بہت جلد اپنے آگے کر لکھا۔ حضرت اقدس پر پرسی کے بعد وایک دن تو سفر کا بہت اثر پائیگی اب کچھ اللہ دیکھنے میں تو طبیعت بہت اچھی ہے۔ بلاشبہ کے دیکھنے کا یہاں زور و شور ہے ہی نہیں اور نہ رائیور میں اس کی کوئی صورت ہے۔ اس لیے یہ خوشخبری میاں نہیں ہے۔

یہ حادثہ تو خفا بنا بندہ پہلے بھی مکہ چکا ہے کہ حافظ فخر الدین صاحب کا جس میں حضرت کا دلی تیسام تھا، انتقال ہو گیا۔ نماز میں حضرت کی بھی شرکت ہو گئی۔ والد صاحب مولوی صاحبان کی خدمات میں سلام نہوں۔

آپ کا مکان کا پتہ بدلتا رہتا ہے کیا اب بھی یہی ہے۔

میں اور بار بار دعا کرو چھیڑ۔ تم میں نگہ میں ابھی تک تھا رہے۔ اتباع میں مکتوت محض
کئے ہوئے ہو۔ فوہ و الامس نام۔

مکرم جو بروی عبد العزیز صاحب سلو برسلط ڈاکٹر جو دانیہ صاحبہ دیویم ڈاکٹر۔
مقام جہادریاں۔ ضلع سرگودھا۔ دسویں پاکستان:
۱۱ ذی قعدہ
(۱۳۴۴ھ)



غایت فریم مکرم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنونہ۔ اسی وقت گرامی نامہ موصول ہوا۔ ذی قعدہ پہنچا۔ آپ نے لکھا
کہ یہ تو بظاہر مشکل ہے کہ ترقی کوئی خط نہ لکھا ہو مگر یہاں ابھی تک حضرت کے پہنچنے
کے بعد کوئی خط نہیں ملا۔ جیسی ہی حیرت ہو رہی ہے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ اتنا احسان فراموش
تو میں بالکل نہیں ہوں کہ آپ کے حضرت اقدس کے قیام کے دوام خطوں کو بالکل ہی
فراموش کر دیتا۔ لیکن یہ بات بھی ابھی تک سمجھ میں نہیں آئی کہ مولوی عبد المنان کا رازہ
خط تو پہنچ جاتے اور میرا کوئی خط نہ پہنچے۔ حالانکہ حضرت اقدس کی روانگی اندر
لاہور کے بعد سے یہ نیز پانچواں خط ہے۔ ان میں سب سے پہلا تو مختصر ہے کہ پہنچا
ہو۔ اس لیے کہ مجھے ڈاکٹر عبدالحق پڑھنا لازم پڑھنا پڑھا۔ اندازہ سے یاد ست لکھا تھا اس
کے بعد ڈاکٹر صاحب کا نام آپ کے ایک سالہ خط میں مل گیا تھا اور بار بار ڈاکٹر صاحب
کے پڑھنے سے عرض ارساں کر رہا ہوں۔

حضرت اقدس کی بخیر رہی تو اب آپ کو معلوم ہو ہی چکی۔ یہ بھی میں جیسے متحدہ
معلوم میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت شہید کی دور پر کو ایک بے دخل اور دشمنی کی شب میں
نیک۔ یہ میل سے سہارنپور پہنچے۔ حضرت اقدس کا نہ صرف ارادہ بلکہ اصرار کہ نہ کم
ایک دن قیام کا تھا۔ لیکن یہاں کی شہادت کے پیش نظر بارہا حضرت اقدس کو
علی الصبح رات پور روانہ کر دیا گیا۔ شاہ صاحب سے ملے تو یہ جواب تھا کہ وہ جیل کا کارڈ
روکے گا لیکن پھر بھی چند ٹھیکے انھوں نے دیے اور شاہ کو حضرت اقدس بخیر مت
راہ پور ہو چکے۔ بلایت اللہ کا شکر ہے، اچھی ہے۔ خدمت میں بھی کسی سے صبح

کی سیر بھی آہستہ آہستہ جاری ہے۔ اس میں کبھی بھی ٹھکان کی شکایت متروک ہو جاتی ہے۔
 بارشوں کا سلسلہ یہاں زبردست جاری ہے۔ گرمی بھی بہت کم ہے۔ کبھی کبھی شب
 میں بام پر کھڑا اور ہنسنے کی قربت آ جاتی ہے۔ فقط والسلام۔

مقام حصار دیان۔ ضلع سرگودھا۔ سرحد پاکستان۔ ۲۲۔ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ



عنایت نرگم سلم اللہ تعالیٰ !

بہ اسلام مندان۔ اسی وقت عنایت نامہ تحریر ہوا۔ ذیقعدہ ملا۔ بڑی سیرت
 اور تعجب۔ یہ کہ میں مرتبہ میرے ہی خطوط خاص طور سے کیوں ضائع ہو جاتے ہیں۔
 حضرت اقدس کی رونگلی اور لا جوار سے میرے جھٹ خلد سے، میں نے تو حضرت کی لاج
 کی دھکی متعین جوت کے بعد ہی سے بجائے لاہور کے مکان کے پتے سے ٹھوٹا اس سے
 نکھٹا فروغ کر دیے تھے کو لاہور تو فنا مشعل ہے۔

بہ حال حضرت اقدس کی جدوجہت اپر پہنچنے کے بعد سے ظاہر کے اعتبار سے توبہ
 اچھی ہے۔ بلکہ دلچسپہ دیکھنے کا جھگڑا تو وہاں سے نہیں رہی کا پتہ پٹے دیے یقین
 دن تک مرقعہ مکان اور صنعت رہا۔ اس کے بعد سے پورا قیام کا بیعت چھٹی ہوئی
 ہوئی ہے۔ صبح کی سیرت سب دستور ہے۔ عصر و شرب کی دو نمازیں مسجد میں پڑھتے
 ہیں۔ جانے آئے میں سہارے کی ضرورت نہیں۔ ادبیت یہاں ناظر صاحبہ کی طبیعت
 بہت زیادہ علیل ہے۔ ایک صفت۔ جیسے تقریباً ہر دن آٹھ بجے صبح کو جوت ہے۔
 اللہ جل شانہ کو اس پر بھی قدرت ہے کہ اس حالت میں بھی صحت عطا فرماویں اس
 سے قبل بھی ایک مرتبہ ایسی ہی حالت سے واپس آئے تھے۔

مشر محمد صاحب آج صبح کو چار بجے ہیں جو آخری جوار محمدوں سے ۵۰۔ ہو جاتی
 کو سبب سے سوار ہوں گے۔ فقط والسلام۔

میری مدد فرمائی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ غصہ میں پڑ گیا۔
 بعد میں جب وہ بیمار ہوا تو اس نے کہا: "میں نے اس کو دیکھا ہے۔"

(۱)

عزیز میری نافرمانی! اللہ فرما رہا ہے!

بعد ملازمہ سنون، اسی وقت آپ کے دو گرامی نامہ اور رقم ۱۰۰ روپے
 ایک وقت پہنچے، جن میں حادثہ ہنگامہ انتقال واقعہ عابدہ مری عبد قیودہ صاحبہ
 کی خبر و رحلت اور وقت نعش۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے ہر مسکین کو
 فرما کر چنے ہوئے حدیث میں حید علی فرماتے ہیں: "وہ پانچ گناں کو پھر چیل اچھڑا دیا۔" (۱)
 یہاں بھی دعا کے منظر پر اور ایسا ہی ثواب کا انتہا کر دیا گیا اور احتیاج میں
 وقت راہ جو بھی کارڈ لکھ دیا۔ اگرچہ آپ نے براہ راست بھی اطلاع کر دی ہوگی مگر
 ٹوکنہ کا قصہ سچو یہ ہی ہے۔ اس میں بعد سے بھی کچھ رقم لکھ دی۔

صدیقی عبد الحمید صاحب کا کارڈ ملاحظہ علیہ السلام صاحب کے نام لیا۔ اس میں
 لکھا کہ باوجود سچی کے بر لائی میں نوٹ نہ لکھیں ہو۔ انا۔ اوائلی گزشتہ میں اللہ را خدا اس
 حدیث کو لکھا کہ ان حضرات کے ساتھ کچھ جناب کی رقم فروانی کی بھی امید رکھی جائے
 "وہ مری عبد قیودہ صاحب، لی خدمت میں بعد ملازمہ سنون۔ حادثہ بخلق نوچنا
 ہو رہی ہے کہ وہ مری چیز ہی ایسی بے بدن ہوتے ہیں جس کی حد نہیں لگائی اور وہی
 صدیق یہ ہے کہ ان کے دستان کے بعد ان کے ہمیشہ کے حسانات کا بدلہ شریعت
 کو ہے۔" (۱) یہاں ثواب اور دعا کے منظر پر کھینچ کر لیا۔ اور شرور کر رہا ہے۔ یہ
 بات کہ جب وقت ہوا کہ وہ لکھا گیا۔ یہ پانچوں ہوتی۔ یہ سب انہی دنوں کوئی متعلق ہوا
 اور غم نہ کر لیں۔ والدہ ماجدہ و ام نوئی عبد الرحمن صاحبہ کی حدیث میں ملازمہ
 انہی صاحب کی عمارت نے شہدائے سے ایسے استعجاب و صورت اختیار کر رکھی
 ہے کہ اپنی شدت کے باوجود ایک ماس پر کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تو فرمے تو غلط!

یہ میں نے تو حسبِ عادت فی امان اللہ کہہ دیا تھا۔ مگر حضرت اقدس کے شدید انتظار کی وجہ سے جس کا حال بعض مہمانوں نے معلوم ہو گیا تھا، مشورہ بھی یہی۔ یا تھا مگر مدنی صاحب نے یہ کہہ کر کہ ایک دن تیرے پاس قیام ضروری ہے اس کو قبول نہ کیا اس لیے شاہِ عادل کو بھی ٹھہرنا پڑا اور دوسرے دن دو شنبہ کو عصر کے وقت کو میں تو بعدِ عصر سبق میں بیٹھا گیا تھا، تشریف لے گئے۔ اس سال ناظر صاحب کے حادثہ دھماکے کی وجہ سے بخاری شریف میں جندی بھی آگئی۔ اور نہ ختمِ سال پر آیا کرتی تھی اس قاعدہ میں کم کو نہ دیکھ کر تلقی تو ضرور ہوا مگر مولوی وحید نے بھی غلط میزب و خیرہ کے اندیشہ کا بڑی قیام کیا۔ ۱۰ ستمبر بھی کچھ زیادہ روز نہیں۔ مجھے تو اگرچہ صاحب سم رکابی کا احوال کرتے رہے اور عید کے بعد جانے کا وہاں سے بھی معمول ہے مگر امر مزے لے لیا تھا میرا ہے اور اس کے ساتھ تفکرات کا افسانہ و کذب تو سبق اور نماز کے لیے چاہیے شرعی ضرورت کے لغتاً نہیں ہے۔ مولوی وحید نے تو یہ بیان کیا تھا کہ ہر دن میں شنگل کو عید نہیں مانی گئی۔ یہیں تو مشنِ راست پر ملائی، لیکن کو کچھ کیشنبہ کی قرار ہو گئی تھی۔ فقط و السلام۔ مگر مظلوم مولوی محمد کرم مولوی و مدعی صاحب کو پتہ نہ لگا تو وہ عذر یہ جب مریضہ نظامِ حجاب یاں شیعہ مروجہ پائے



۶۹۵۳-۵۵-۱۳۷۲

محمد کرم مولوی مدعی صاحب

بعد نمازِ منوں پر پہنچے کہ اندیشہ منور کا خط ملا تھا اور میں اسی وقت حضرت مدنی کی جہ کالی میں پہنچ رہا تھا۔ اس لئے سب سے پہلے گیا۔ چونکہ مغرب کے وقت پہنچا ہوا اور خطِ الصباح واپسی اس سے فوراً توڑنا سکا۔ مولوی عبدالحق کے حوالہ کر دیا

تھا کہ سناؤ میں البتہ حضرت کی ریاضت پر زبانی سنوں عرض کر یا سنا۔ آج چند شبہ
کو آپ کا بچہ میں کا خط بھی مل گیا۔ تمہارے ہوں کہ کوئی جگہ دلائل جا سے تو اس کو
دستی صحیح دونوں اس جیسے زلزلہ میں کسی کو پہونچے گا۔ اگر شام تک دلائل تو ذریعہ ٹرانس
اور سائی کریوں کا۔ حضرت اقدس ۲۴۔ ذی الحجہ کی شب کو سید سے اپنے شریف

سند تھے۔ جمیعت مجددانہ بالکل ابھی ہے اور قوت بھی اہستہ اہستہ آ رہی ہے۔ اور آپ
کو مبارک ہو کہ صحت تو سب سے پہلے چاہیے تھی۔ اب سی۔ ال۔ بیل شائع حج و زیارہ قبول
فرمائے۔ دواس مبارک مسٹر کو وادین کی ترغیبات کو ذریعہ بنائے اور ان کا یہ پڑھانے کا نام
دیویدہ کہ جڑیہ فرمائیں۔ آپ نے کی ہیں۔ ان کا صبر و قیام سے مشکور ہوں اور ان سے رہ گئے
ہیں۔ ان میں جن شان اپنے نفس و کرم سے اپنے شان ان شان جزائے خیر علی و راسے۔
سوئی جی کی خدمت میں سلام سنوں۔ نقطہ واسلوس۔

کرم محترم جی جی عہد جلیل صاحب مسند
کو کو قتل کی جیل روڈ لاہور۔ دفتر پاکستان ہ
۵ محرم ۱۳۰۳ھ ۱۳ اگست



کرم محترم مدنیہ شکوہ

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت میں اپنی ریس کر رہی تھی کہ تھکنی بہتر ہے بغیر۔ سی
پہونچے کہ مدح و تحسین ہو۔ آپ کے جانے کے بعد دو ایک دن آپ اپنے گھر سے
یاوتے۔ راجہ سے بھی مہمانوں کے زائیے سے حضرت اقدس کی شیریت معلوم
ہوتی رہتی ہے۔ جس وقت کہ شہداء حضرت اقدس کو صحت اور قوت۔ مرا اپنے اہل سے
علیٰ فرمائے۔ آپ نے اس رتبہ میں اور صاحب کا نام شاید عبدالحیہ لکھا۔ مدینہ علیہ الخیر
ہوتا تھا لیکن قسمت سے اس پر اثر آگیا کہ مدینہ لکھی۔ اس لیے صاف چرخہ بھی نہیں گیا
اس لیے وہ سابقہ ہی پتہ رکھ۔ خدا کرے کہ پہونچ جائے۔ میں ان حضرات سے رات بعد
بھی نہیں کرنا ہوں کہ تمیز کی حقیقت سمجھ۔ کون۔ نقطہ واسلام۔

والدہ ماجدہ مولوی وجیدہ صاحبہ و مولوی عبدالرحمن صاحب سے سلام سنون۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب بواسطت جناب فیاض عبدالعزیز صاحبہ زکریا

مقام حجاب دیاں - منسلح سرگودھا (مغربی پاکستان) ۲۴۔ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ



مکرم محترم مدظلہ العالی!

بعد سلام سنون۔ آپ کا تو عرصہ سے خط نہیں آیا لیکن مولانا عبدالرحمن صاحب کالامپور سے لکھا ہوا خط پہنچا۔ یہ اسی کا جواب ہے اور آپ کا واسطہ اس میں اختیار کیا گیا کہ وہ جہانگیر جہاں گشت میں۔ پاکستان کی میڈری پرتا جس میں معلوم نہیں کہاں ہوں گے۔ چنانچہ اس خط میں بھی جو لکھا ہے غرائضوں نے کھا ہوا اس سے یہ اندازہ نہ ہو سکا کہ جواب کہاں لکھا جائے۔ غور انھوں نے بھی جواب کے لئے کوئی راستہ مجھے نہ بتایا۔

مگر اُمی خدمت مولانا عبدالرحمن صاحب!

بعد سلام سنون۔ لاہور کا گرامی نامہ مل۔ بعد کے متعلق ابھی تک کامل کامیابی نہ ہونے سے متعلق ہوا۔ حق تو ہے شائد اپنے فضل و کرم سے مدد فرمائے آپ نے جو سنت جو بڑی اس کا رہ گئے پھر فرمائی کہ آپ کے سب حلو و خوار خاندان کی خدمت میں عرضہ پیش کرتا رہوں۔ بڑا المیہ کام ہے ساجد کا بڑا احتیاط سے جب میں نہ کہ یہ ہے جو جو محتاج کے گاہ بستر یا واقفہ تھیں حکم کرتا رہوں گا مولانا عبدالجلیل صاحب کی خدمت میں بھی سلام سنون فرمادیں۔ حضرت ان میں کیا کیفیت میں ہونے کے ذکر کرے تو مجلس میں اکثر آتے رہتے ہیں۔ مگر ایک انداز پر نہیں کبھی لاکھی نہ۔ دیکھیے خدمت پاکی ہو فقط والسلام۔

یہ خط کل لکھا تھا جو تمہارے نصرت سے نوک میں ڈالنے کے لیے دے رہے تھے بعد میں نہ پڑا۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا جس کا جواب تو تمہاری گزارشت سے اوپر کے صفحوں میں آچکا۔ یہ بات ضرور گئی کہ کھمبہ سے بھی تک کوئی نہیں آیا۔ وہ جذبات

ہر جگہ بھوپال گئے جوتے ہیں۔ ممکن ہے وہاں سے واپسی پر آپس میں ملاقات ہو جائے۔
سلام سنون۔ فقط۔

مکرم علامہ مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ برساتی ملاکٹر عبدالحلیم صاحب کریم، منظر علوم
مدنیہ، مقام جندریاں، ضلع سرگودھا (صغریٰ پاکستان) ۳۔ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ



مکرم علامہ مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ !

بعد سلام سنون۔ کل صبح کی نماز میں آپ کا دینی پرچہ حکیم بنی کی معرفت پیش کیا گیا۔
جواب لکھا۔ مگر آج حکیم صاحب شریف نے لے جانے والے تھے۔ میں نے سوچا کہ یہ بڑا
جلدی ہو جائے گا۔ رات عشاء کے بعد دو شنبہ ۲۱۔ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ ملاقات سے اطلاع ہوئی
اور حضرت قدس کی فی الجملہ خبریں، سے فی الجملہ مرثیہ لیکن ضعف کی شہادت اور کبھی کبھی
میں نے ان کی خبر سے فکر و تشویش، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔
عطا فرمائے۔ سردی کا جھل یہاں بھی نمودار ہوا ہے اور سانس کے قریب و جوار میں اور کا
سلسلہ بھی ہے۔ تحقیق صاحب کا سفصل خط ملا، اللہ تعالیٰ شانہ ان کو دوا بین کی ترقیات
سے نواز سکے۔ ان کے دینی جذبہ سے مرثیہ ہی مرثیہ ہے۔ وہ خط کل یہاں پہنچا
اور پھر بعد عشاء تبلیغ کے جلسہ میں خصوصی احباب کو سنا کر آج دہلی اور سال پور ہا ہے کہ
مولانا یوسف صاحب اور علی میاں بھی ملاحظہ کریں کہ وہ بھی کل کو بھوپال کے اجتماع کے
لیے جا رہے ہیں۔ حضرت قدس کی خدمت میں سلام سنون کے بعد دعا کی درخواست۔
کریم ۲۴۔ ج ۲۰۱ جندریاں



عزیز مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ !

بعد سلام سنون۔ آج کی ٹوک سے آپ کے دو کاٹل ایکسٹریکٹ ۲۰ فروری کے شعبہ
جو نظام الدین سے لوٹ کر آیا۔ دوسرا مورخہ ۲۱۔ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ راستہ آیا۔ ایک وقت پہنچے

اس سے قبل نظام الدین میں محمد کا کھانا کارڈ مل گیا تھا جس کا نو بہ برسوں بعد کو کھانا
 ہوا۔ اب جبکہ حضرت احمد بن کا متعلق قیام نہ ہو رہا ہے، وہ زمانہ خلیفہ کی بزرگ ضرورت نہیں۔
 حزب دورہ شروع ہو گا۔ جب تو یقیناً ہر وقت فکر خیال رکھ رہے ہوں گے، اب تو نشانہ
 یہاں سے نہ زیادہ راحت کی جگہ قیام ہے۔ میں نے اللہ کی دولت سے غریبی اور بے کربانیت
 بھی کچھ بھری رہے گی۔ محمد بنی صاحب قاضی عبدالقادر صاحب، ہاگرنی تلمیذ بھی ملا۔ چونکہ
 یہ معلوم نہیں کہ ان کا قیام ابھی تک کس دور میں ہے یا ان کے ذمہ قضاہت لے گئے ہیں یا
 آپ کو تفصیلات دیتا ہوں کہ ان کی خدمت میں اسلام سنوں کے بعد کہیں کو رہیں گے اور دل سے
 دعا گو ہے اور اصل دعا یہ ہے کہ آپ ہی حضرت کی ہیں جو دین کی مشاہدات کے لیے مشفق
 برواخت کر رہے ہیں۔ اس شخص کا کیا منہ دعا کا ہے جو پڑے پڑے کھانے کے سوائے
 معدت کا نہ ہو۔ مولانا عبدالرحمن صاحب شامپوری کا کارڈ بھی ملا۔ اب تو وہ جی آپ کے
 پاس ہوں گے۔ ان کی خدمت میں بھی اسلام سنوں کے بعد کہیں دیں کہ اب تو معدود دعا کو
 آپ حضرت سے کھینچ ہی لیا۔ دعا میں کراتے رہو۔ اب کیا کمرہ لگائی، باقی اپنی ٹوٹی پوٹی
 دعا سے بھی ریز نہیں ہے۔ غائب شاہ مسعود صاحب کراچی سے واپس آ گئے ہوں گے۔
 ان کے نام کا حضور مولوی اقبال کے خدام میں کھچکا ہوا، صوفی صاحب، حافظ عبدالعزیز
 صاحب اور دیگر قضاہت جس کی خدمت میں اسلام سنوں، مولوی یوسف صاحب، حزب
 محمد کی شام کو ۹ بجے یہاں سے زیادہ ہو کر شنبہ کو کسی وقت حضرت احمد بن کی خدمت
 میں حاضر ہو گا اور وہ کر رہے ہیں۔ حضرت احمد بن کی خدمت میں ان کی واپس آنا کہہ کی طرف
 سے سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

لکھنؤ: علامہ مہم
 حکیم رحیم: (تلمیذ: ۱۳۷۵ھ)

عزیز مولوی عبدالغنی صاحب سسر
 کوٹلی شالہ: ۱۰ میل: ۱۰۰۔ لاہور و مٹری پاکستان



عزیز مولوی عبدالغنی صاحب

بعد اسلام سنوں: ہر روز تمہارا کارڈ آیا تھا جس میں تم نے تین دن کے لیے گھر جانے کو

تک کہ وہ موتی عطر و صابن سے معلوم ہو کہ اس کی روانگی تک وہ ایسی نہیں ہوتی
تھی یا یہ کہ وہ کاب ہو گئی ہوگی۔ شاید سب سے صاحب سے بھی تک ملاقات نہ ہو سکی۔ وہ
بزرگ بالاسی بلا چلے گئے۔ انیسویں کے بعد کے نظام کا خطا و غلطی رہے کا جھڑپا
کی خدمت میں سلام کے بعد رما کی درخواست کرتے ہیں۔

کا پورہ کا ایک رنج وہ خط آیا ہے۔ سواری عذر و حق ہے۔ اب کو ملا خط کر دیا تھا
وہ چاہتے تھے۔ پوچھ لیتا۔ کچھ لکھنے کی بات اس کے متعلق سمجھ میں آتی۔ نقطہ اسلام
نکریا۔ مختصر علم۔ ۱۲ رجب ۱۳۰۵ھ

عزیزم مولوی اجناس ملک!

بعد معلوم سنوں۔ کئی دن ہوئے تمہارا ایک کارٹ آیا تھا۔ اس کا جواب اسی دن
لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ تمہارا خطہ و تحمیں میں قنوں
ہی کچھ بچا تھا کہ اب روزانہ خط کی ضرورت نہیں صرف اخلاص اس سے کر دیا ہوں
مبارک آپ نے کوئی خط لکھا ہو اور مجھے تک نہ پہنچا ہو اور آپ جو ب کا انتظار
کرتے رہیں۔ البتہ انکے والد اس سے مجھ کے قلم کا کوئی حل معلوم ہوتا ہو
مستطیع فرمادیں۔ یہاں صاحب مولوی عذر و حق ہے۔ اسلام سنوں۔ نقطہ اسلام۔
نکریا۔ مختصر علم۔ ۱۲ رجب ۱۳۰۵ھ



عزیزم مولوی عذر و حق!

بعد معلوم سنوں۔ آج صبح دس بجے کے قریب ایک قہر کے ذریعہ سے ملتا
ملی کہ صبح ۵ بجے مولانا عذر و حق صاحب کا انتقال ہو گیا۔ کل شب میں ۱۲ بجے
دل کے درد کا دورہ پڑا تھا۔ تمام دن ہیبت میں رہی۔ آج صبح ۵ بجے دل
دے۔ اگرچہ درد کی شکایت کے علاوہ وہ تین دن۔ تہ بھاری بھی شکایت نہیں ہوئی
ہوئی کا نہ تھا۔ تھا جس کی وجہ سے گھر سے کھانا بھی نہ ملتا تھا۔ سب کی رائے یہی تھی کہ
دونوں عذر و حق مجبور ہی کے درجہ میں ہیں۔ مگر مولانا جو کہ اس ناکارہ سے بھرتے

اور ان درمیں ماہ میں بہت ہی خصوصیت سے ایسا آفاق ہو گیا تھا کہ طبیعت نے غلہ گوارا دیا۔ انھان بخیل دس بجے چل کر ۱۰ بجے تک مدرسہ پر پہنچے۔ حضرت اقدس مدنی اور مہتمم صاحبہ دونوں حضرات سفر ہی میں ہیں۔ دیوبند کو کئی مہینے سے ہم شہر کے تمام وطن سے فراغت ہوئی۔ اس وقت لاری کے ذریعہ سے واپس آکر سفر کی بنیاد مدرسہ میں پڑھی۔ لیکن کانٹر بھی خوب ہے۔ مگر کل کو بھی جوی کی چھٹی ہے۔ اس سے خیال ہے کہ شاید علی الصباح نکل جائے۔ اس لیے اس وقت بعد غشا لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں مولوی حمید الرحمن صاحب لدھیانوی آج ہی ہوئی جہاز سے واپسی سے خط لکھ چکے ہیں۔ دیوبند میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ مگر مولوی جلیل صاحب کو یہ کارو ضرور دکھا دیں۔ اس سے گران کے خط میں اب تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں اور کیسے ملاقات ہو سکے تو سونے یا بوقت صاحب کو بھی اطلاع کر دیں۔ رفتہ رفتہ السلام۔

دکراہ متغیر علوم

عنایت لڑایم صدیقی صاحب اقبال صاحب عرفیہ نام

۱۰ شعبہ ۱۳۴۵ھ

کتبہ سورج ٹیلیگراف، آل ریلو، دیوبند، دہلی، پاکستان

شعبہ پیدائش



عزیزم حکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت ایک کارو مولوی اقبال کے نام ذرا مفصل لکھا اور اس میں اشارہ ہے کہ ایک آدمی کہ تم کو ضرور دکھا دیں۔ پھر خیال آیا کہ تم قرآن پور ہو گئے اس لیے فخر اس میں بھی لکھتا ہوں کہ آج صبح دس بجے کے قریب دفعۃً اظہار علی کہ رات ۱۰ بجے سوزنا عذر اعلیٰ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اگرچہ میری طبیعت کتنی دن سے خراب سی ہے اور آج جوی کا مہنگا مہ بھی ہے لیکن پھر بھی بحیثیت سوزنا اس حد صاحب و حامی صاحبہ اسی گاٹری سے دیوبند چلا گیا۔ ۱۰-۱۱-۴۴ بجے مدین سے فراغت پر مدنی کے ذریعہ سے واپس آکر مغرب مدرسہ میں پڑھی۔ ہماری سے آنے کو سب ہی روکتے تھے مگر رات کے نو بجے تک انتظار اس سے بھی دھڑوا تھا۔ اس وقت خوب کان

تمہارے کارڈ سے مژدہ عافیت اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے سے تو سرسٹ
ہوئی، حق تعالیٰ شاکر حضرت اقدس کے وجود سے آپ سب دوستوں کو تیرا دل سے
تیرا دل نصیب فرمائے۔ لیکن آپ کے کارڈ میں والدہ عار کا غلط والدہ نام لکھا
گیا، اس کے بڑی دیر تک مطالعہ میں رکھا اور بہت سا وقت خرچ کیا، کوئی عام ایسے
سجھ میں نہ آئے جس کے والد سے جوڑ پیدا کروں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ ناظم صاحب
کے بعد مولانا اعجاز علی صاحب کا حاضریہ ایسا دل بٹانے والا ہے کہ علمی مسابقت رکھنے
والے بچے تو یہاں نہیں ہوتے۔ جو کچھ سمجھ یا قرعہ رکھتے ہیں، ان کو لکھنے کی آڑی بیٹی کا
شوق اپنے میں لگا رہا ہے۔ یہ پڑھنے لکھنے میں غور و جویں لگے جانے کا نمونہ نہ دے لیا۔
اللہ تعالیٰ ہی علم کے نئے نعم تبدیل عطا فرمائے۔ اللہ اعلم ان فی تحقیقہ و تحقیقہ
خیراً منہا۔ بھائی کا رام تاجی صاحب کی شرکت سے سلاہ سنوں۔ مولوی حبیب الرحمن
صاحب انچوری سے بعد سلام سنوں۔ مولوی نصیر کے کارڈ میں پیام سلام پہونچا
اپنے خط کا تودہ نورانی برابر دیں گے۔ خیریت یہ ناکام بھی لکھ رہا ہے۔ فقط اسلام
کو بہترین مولوی عبد الجلیل صاحب سلاہ سلامت مولانا صاحب زادہ مجید گڑا۔ ناظم علوم
مدتہ تعلیم الاسلام۔ مدتہ سنت پورہ۔ قتل پر۔ جنرل پاکستان۔ ۳۰۔ رجب ۱۴۲۲ھ



عزیزم عافیت اللہ و سلم!

بعد سلام سنوں۔ سن وقت گرانی نامہ موزوں ۱۲۔ رجب پہونچا، اگرچہ اس میں
کوئی جواب کی بات نہ تھی، اور نمونے جواب نہ دینے کو کلمہ بھی دیا تھا، پھر سچے دل سے پوچھا
کہ تم تو اتنا احسان کرو اور میں شکایت بھی نہ کروں۔ مولانا انعام الرحمن صاحب کا کارڈ
بھی ملا۔ لیکن اس کے جواب کی تو کوئی جگہ سمجھ میں نہ آئی، ان کی تجویز کے مطابق اس
خط کے پہونچنے تک وہاں سے روانہ ہو گیا، جہاں پہونچے وہاں کے استیلا لکھتے
ہوں کہ اگر ہوں تو سلام سنوں کے بعد خیریت اور خط کے پہونچنے کی رسید کہیں۔

آج اللہ کے فضل و کرم سے بنی ریٹ تو ختم ہو گئی، انشاء اللہ ابراہیم شریف بھی ہجرات تک ختم ہو جائے گی۔ اللہ اکبر و الحمد للہ۔

حضرت بنی ناریہ ہم ایک سال تک طوٹن و درود کے بعد صبح ۲ بجے سہارا پور قشراٹ لائے اور اسی وقت کے راستے میں جو بند قشراٹ نے لگائے، اس جہیز کو براہ سہارا پور گشتہ کا وعدہ ہے اور گشتہ کو قریب ہی ایک دوسرے کے گاؤں کا وعدہ ہے ان دونوں بزرگوں کی جوانی نے اپنے گونا گویں رنجیدہ کر رکھا ہے کہ اپنی کم ہمتی کا ثبوت سے کہیں کا سفر بھی نہیں ہوتا۔ فان اللہ اعلم بحالہ۔

حضرت اندلس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بھیج دی کہ اس سے چھپکے کا شہر کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شائد صحت عطا فرمائے۔

کرم چرم سوئی حیدر علی صاحب مترو پرست ملت مولانا امجد علی صاحبہ۔ لکھنؤ۔ ۱۹۔ رجب ۱۳۷۵ھ۔
مدیر تعلیم۔ مسند۔ محلہ سنت پور۔ لاہور (مغربی پاکستان)۔



عنایت فرمایا ۱۹ طائف الرحمن بہ صاحب عافہ کما اللہ وسلم
بعد سلام مسنونہ اس وقت مسرت نامہ چڑھا۔ شروہ عافیت سے مسرت
ذوقی اور اس کا رٹ میں مسرت اور شروہ سے ہوئی جو تم نے میرے خط میں بھی لکھا۔
اور بنی وکرام کے گاؤں میں بھی لکھا۔ مولوی جلیل صاحب۔ یا تے تو اس سال میں ایسی
چھپکے بھی کر، انشاء اللہ کہ ابھی واپسی کے ڈاکا نہیں چکا اس کے بالمشاہلہ رخصت ہو گیا اور
وہاں گزرتے کا تدارک دیتے ہیں۔ بہر حال یہ ناکارہ تو انشاء اللہ دل سے نرخی پڑنا
ہے۔

تم جہان چاہے رہو خوش رہو
اپنی تیر گزری چلے جائے گی
والدہ کی صحت کے لیے اور تقدیر کے لیے دل سے دعا گو ہوں اللہ جل شانہ
اپنے فضل و کرم سے والدہ ماجدہ کو جو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تقدیر میں

کامیابی عطا فرمائے۔

حضرت مدنی کل کو گنگوہہ نشہ بیٹ سے جانتے گئے اور جس کی نواہریاں پڑھنے کا وعدہ ہے۔ عصر کے بعد عظیم الشان کو نکاح تجویز ہے جو کیا جو سینہ سب کا شہادت قرار ہے اس کو پڑھ کر حضرت گنگوہہ کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

مدنی جی صفیہ کے چھپک نعل رہے ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے جموں ہے شدید نہیں ہے تاہم دہلے صحت کی حضرت اقدس سے بنی اور خواہش سے حضرت کی خدمت میں اور حضار عیسائی خدمت میں دنیا کی درخواست رفتہ و لعلام غایت فرمایم مولوی عبدالکبیر صاحب عارف و مجدد علم

بعد سلام سفران۔ تمہارا محبت نامہ موصول ہوا اور ملاحظہ بھی فرمایا تمہاری معائنہ نالایت کی خبر ان سے خالق مبرا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ صحت کا نارعا حلقہ عطا فرمائے۔ بہانوں کی کثرت کی غیر سے بڑی مسرت ہوتی ہے آج تو تمہارے سوسے بھی زادنے اللہ جل شانہ اپنے جنس و کرم سے ان حضرات کو زیادہ سے تحقیق اور تفریح فرمائے۔ معلوم نہیں ان میں کچھ حضرات جو کہ کام کرتے ہیں ابھی ہیں یا درجہ دار وہاں ہیں۔ بموجب ہے کہ انہیں کچھ نہیں پہنچا۔ میں تو بڑے پیڑھے لکھو کہے پتہ پر بھی کچھ چکا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام بھی بعد دعا کی درخواست فقط والسلام۔

مدنی فرمایا مولانا صاحب مدد محمدی صحت سوزنا محمد صاحب فرمایا
نار محمدی۔ یہ فیصلہ لا ملہ۔ محمدیہ بیرون۔ لائن پورہ مری پاکستان۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰۔



کتاب محمدیہ صحت سوزنا محمد صاحب

بعد سلام مولانا صاحب مدد محمدی صحت سوزنا محمد صاحب فرمایا
نار محمدی۔ یہ فیصلہ لا ملہ۔ محمدیہ بیرون۔ لائن پورہ مری پاکستان۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۰۔

نہیں کیا۔ لیکن کل شب میں ۸ بجے مولوی يوسف صاحب بخیریت پہنچ کر کل صبح ۱۰ بجے یہاں سے دیوبند کو اپنے گئے اور راتہ کل ہی شام کے ایکسپریس سے دہلی کا تھا کر آج دہلی میں ایک اجتناب سے ملے تھا۔ ان سے حضرت اقدس کے سرگودہ سفر کی تجویز کی اطلاع ملی۔ اس لیے یہ کارڈ گودہ کے پتر سے لکھ دیا ہوا۔ اگر یہ آپ اب تھلوی میں بہت محتاط ہو گئے ہیں۔ روز و ہرادر کی تواند نہیں سمجھتے لیکن یہ ناکارہ آپ کو مبارک سفر کی پیشگی مبارکباد پیش کرتے رہنا ہے کہ شاہ مسعود صاحب بھی ایک ودائی میں حاضری کا ہولہ کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد ودائی درخواست کریں یہ حضرات مجلس باغدوس حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ ایک کارڈ ایکسپریس کے پتر سے مبنائی اعطاف کے خط کے جواب میں ان کے نام بھی لکھ تھا۔ فقط والسلام۔

حکم محمد مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ یوسف مسعود الحاج عبدالعزیز۔ زکریا سلمہ علوم صاحبہ زبدیہ محمد میر کیسٹن شاپ۔ غلام محمد سی۔ سرگودہ از غزنی پاکستان۔ ۶۶۔ رجب ۱۳۸۴ھ



کارڈ محمد سرمد شیرینگو:

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ روز ۲۰۱۰ رجب پہنچ کر موجب مذمت ہوا۔ حضرت بنت کبریٰ سے دو کارڈ تو لاچندر آپ کو ایک وقت مل گئے۔ حالانکہ میں نے لاچندر کے پتر سے چار پنج کارڈ لکھے اور سرگودہ کے پتر سے بھی رہبر کا کارڈ ہے۔ مولوی يوسف صاحب کی بخیر رہی اور دہلی کو روانگی کی اطلاع پر مسوں کے کارڈ میں کھچکا ہوا آج کے آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ اسی منگوندہ روانگی نہیں ہوئی ماس صورت میں تویرت دو کارڈ آپ کو پہنچتے نہ ایک وقت میں گئے یا نہیں ہو سکے۔

آج شاہ صاحب بھی ہرٹ سے تشریف لائے تھے اور آج راتہ دہلی کو راتہ بنا گئے تھے۔ گزروہ مشغول ہیں۔ معلوم نہیں جاسکیں گے یا نہیں۔ راتہ بچے راتہ

یعقوب علی خاں صاحب بخیریت پہنچ گئے۔ یہ صاحب کا بھی پتہ نہیں، رمضان کے متعلق تو مولوی انصام نے تو کوئی ایسی بات نہیں سنائی جس سے مذہبِ اہل ہر جو۔ انہوں نے تو یہی نقل کیا کہ حضرت نوذریؒ کو پختہ وارہ کئے ہوئے ہیں۔ دوسرے لوگ مصر میں تبیین معلوم ہے۔ مجھے تو اس سلسلہ میں پیشہ حضرت اقدس پرانی انشراح اور قلی سلطان پر علی کی خوش رہ گئی ہے۔ یہ باتوں دونوں طرف دلوں کے لیے یہی ہمارا ہے کہ وہ حضرت کی اپنی خواہش پر بطور رکھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں مقام کے بعد دعاؤں کی آزمائشی حاجت سے درخواست ہے، است ہی بتیاج ہے۔

معدنی حافظ عبدالعزیز صاحب اور دیگر حضرات مجلس کی خدمات میں سلام مسنون تھا کھنے کے بعد مولوی اقبال کا ایک خط ملا جس میں لکھا کہ تیرا ایک لارڈ آج ملا ہے جس پر کسی شخص نے پتہ پر سے لاہور کا خط جو مرات لکھا، ہوا تھا کاٹ کر جنگ پھیل سے لکھ دیا، وہاں پہنچا تو وہاں سے کسی نے اس کو کاٹ کر کھرا لاہور لکھ دیا، اس لیے ۴ جگہ کی جی پی ٹی ہوئی ہیں۔ یہ میں نے اس لیے لکھا کہ تیرا سے نام کے خط (ابھی چتر تو نہیں ہو رہا)۔ فقط والسلام

کام قزم مولوی عبدالحق صاحب سلاطین حضرت شاہجہاد حافظ عبدالعزیز زکریا۔ صاحب زادہ محمد جم۔ جبریکش شاہ۔ غلام شادی۔ سرگودھا (مغربی پاکستان) ۲۷۔ جب ۱۳۷۴ھ



کیاں عزمان مولوی خلیل صاحب مولوی بھٹی صاحب ملک اللہ تعالیٰ:

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے مولوی خلیل صاحب کا کارڈ ۲۷۔ جب ۱۳۷۴ھ کا اور مولوی بھٹی کا ۲۸۔ مارچ کا پاسونچا۔ مولوی خلیل صاحب نے سرگودھا کا اتوار لکھا۔ مولوی بھٹی نے یہاں اقریب لکھا۔ اس لیے اندازہ نہ ہو سکا بندہ کے جواب کے وقت تکسٹاپ حضرات کہاں ہوں اس لیے مولوی اقبال کی معرفت ارسال ہے۔ رکن کی ڈاک سے بھائی اذات کاجانی کا رخ کیا تھا، اس کا جواب کل ہی ارسال کر دیا تھا وہ لاہور کے پتہ کا تھا۔ ۲۸۔ کارڈ مولوی خلیل صاحب کی سابقہ اطلاعات پر سرگودھا۔ ابھی تکہ چکھا جیسا معلوم نہیں، ابھی کا یہاں حشر ہو گا۔ حضرت اقدس کے نزول کی شکایت سے فکر قلمی ہے۔

خدا کر سکے اب بالکل صحت ہو گئی ہو۔ شاہ صاحب کا چوتھا ایک مکان سے معلوم ہوا تھا کسی خط میں اب تک ان کے ہونے کا ذکر نہیں۔ نہ یہ معلوم کر ان کی واپسی کی تک ہے۔ حضرت آدمؑ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں بصفیہ کی علامت کی خبر پہلے لکھی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ دعا بھی ہو گئی۔ فقط واللہ اعلم

تذکرہ - مظاہر علوم
پیشانیان - ۱۴۰۳ھ



حزرم مولوی اقبال سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا خط تو کئی دن سے نہیں آیا، مگر آج کی ڈاک سے مولوی جلیل اور مولوی یحییٰ صاحبان کے خطوط لائے ہوئے آئے۔ گیدو لوں سے صحت علم زہرہ کا کہ لائے ہوئے کے بعد سرگودھا میں یا لاہور اس لیے آپ کی معرفت یہ لکھ دیا اور سال ہے کسی جائے ملازمت کی طرف دستی یا ڈاک سے پتہ کاٹ کر کہاں یہ حضرت ہوں دان سکے پاس اور سال کر دیا جائے۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی محمد جلیل صاحب کے بواسطہ مولیٰ محمد اخیال صاحب تذکرہ - مظاہر علوم
موت نونہا بابت مدد سحر لاء سلام، منتظر دو آپ

۳۰ پیشانیان ۱۴۰۳ھ



مکرم محترم مولوی محمد جلیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۵ پیشانیان آج ۱۱ کو پہنچا۔ شرہ عاقبت دور اسحاق سے مرت ہوئی اور اس سے بھی کہ میرے سرگودھا کے دو خطوں سے آپ نے اس خط کا جواب لاہور بنگاڑا۔ میں تو اس سے پہلے دو خط لاہور مولیٰ اقبال کی معرفت لکھ چکا ہوں۔ اس لیے کہ آپ کا تپہور کے بعد کا نظام معلوم نہیں تھا۔ آج کے خط میں پہلے پہلے اپنے جگہ کا ذکر کر ہی دیا۔ جبکہ ایک مشرہ جو میں آپ کو پیشگی مبارک باوجودی لکھ چکا ہوں اور آپ نے یہ بھی سمجھ لیا کہ اب تو مجھ تک رہایت بعد تو اسے پہنچ گئی ہوگی۔ ساتھ ہی آپ نے ایک پچھتاہ اس ناکارہ پر بھی چھٹک دیا۔ چنان

تک موعودی پر سخت مباحث کا تعلق ہے تو وہ ہے شک نہایت پختگی سے حج کا ارادہ
فرما رہے ہیں اور ان کے ہر بلوغ سے شایان شان بھی ہے جہاں تک اس سید کا
روسیہ کا تعلق ہے سب سے اول تو یہ

بطول کعبہ رفتم بحریم زہم زواد ند

کبر واپی و در چکر دلی کو در اپی خانہ آلی

اس سید کا مکہ اعمال ہی اس قابل نہیں کہ ادھر کا رخ بھی کر سکے۔ دوسرے جو شخص
مسجد تک مشکل سے جاتا ہے۔ پیشاب کے لیے بیٹھ کر اٹھتے ہوئے فوراً پھر کر کہیں گز رہاؤں
واپس۔ وہی تک کا سفر اس سے دہوتا ہر اس کے تعلق اس کا تصور بھی آپ نے کیے
کر لیا۔ تیسرے موعودی پر سخت کے ساتھ بچیاں بھی ارادہ کر رہی ہیں کہ زیور کی بدولت فرض
تو ہوگی۔ مگر وہ اتنا نہیں کہ اس سے سفر خرچہ پورا ہو جائے۔ اس لیے کہ حج کی فرضیت
کے لیے تو صرف مکہ تک کا خرچہ موجب فرض ہوتا ہے لیکن یہ کون گوارا کرے کہ
مکہ جا کر بغیر درمہ نہ جائے۔ ادا کرے اس لیے ان سب کے لیے ہر ایک کے ادا سے
نہایت کا فکر فرض سے گزرا ہوگا اور یہ ناکارہ مگر ارادہ کرے تو جتنا ان سب کو چاہیے آتا
اس کیسے جان کر چاہیے تو اس انصافیت کا فکر بھی دشوار ہے۔ ان وجہ سے جس میں سے
بایک مستقل مانع ہے۔ اس ناکارہ نے اب تک ارادہ کا ارادہ بھی نہیں کیا۔ یہ ضرور ہے
کہ کوئی بلوغت کا شدید امر نہ ہے۔ اور وہ باوجود ارادہ کے کئی سال سے یہی کہہ رہی
کر رہے ہیں کہ تیرے بغیر نہیں جاتا۔ اس کے باوجود میں اب تک ان سے برابر نہایت
شدت اور مصفا کی سے غور کر رہا ہوں اور وہ اتنی ہی شدت سے اصرار کر رہے ہیں
اور مجھے حیرت ہے کہ اگر وہ حذر نہ کو فطر انداز کر سکتے ہیں تو پٹ ۲ میں تو فطر انداز
کرنے کی گنجائش ہی نہیں۔ البتہ آپ کے لیے اس ناکارہ کا فہم اب میں موعودی پر سخت
کے علاوہ انشاء اللہ اس سال حج پر مل ہی جائے گا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں خصوصیت سے سلام کے بعد اس مرحلہ کے احسن
وجہ تکمیل کے لیے دعا کی درخواست بھی کر دیں اور اس ناکارہ کے متعلق جس شخص

میں ذکر کرتے ہیں کثرتِ سنت سے ترویجِ کذب۔ شاید یہی ہے۔

ہری طلب بھی کسی کے کرم کا حصہ نہ تھا

تدم یہ اٹھتے نہیں یہاں سے جاتے ہیں

فقط والسلام۔

ذریعہ منظرِ معلوم

مترم مرم مولوی عبدالحسین صاحب سلمو

۱۱ شعبان ۱۳۷۷ھ

کوٹھی، جیل روڈ، لاہور (مغربی پاکستان)

سند شریف



مترم مرم مولوی عبدالحسین صاحب مدنیہ عظمیٰ

بعد سلام منوں۔ گرامی نامہ مؤرخہ ۳۔ شعبان آج ۱۲ کو ملا۔ اس میں مزید تو
 سارے ہی خطوط درمیں ملے۔ اس کے بعد کی سرگزشت مولوی عبدالحسین صاحب
 شاہ پوری سے منوم ہو گئی تھی۔ وہ حسب سابق ہرے جاتے ہوئے تو ملے نہیں۔
 جمعہ کی صبح کو چھٹ سے دوپہر پر وقت ملے تو ساری کیفیت معلوم ہوئی۔ چونکہ
 آپ کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ میرے عرفیہ کے وقت تک کہاں قیام ہوگا،
 اس لیے پہلا خط بھی مولوی وقبال کی معرفت ارسال کیا تھا۔ اور یہ بھی ان کی ہی
 معرفت ارسال ہے۔ شاہ صاحب اور مولوی عبدالحسین صاحب شب شریف میں ایس
 ہو گئے۔ شاہ صاحب کی روایت سے تو خود حضرت اقدس کا ارشاد بھی یہی معلوم ہوا
 کہ دوبارہ بصیرت اچھی نہیں ہے، بھوک یا نکل ہی جاتی رہی۔ اگر یہ روایت صحیح
 ہے تو پھر تو قیام پر اصرار ناقصوں کی سمجھ میں نہ آتا ہے۔ عرض پرستی ہے،
 اور اگر یہ روایت غلط ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں۔ حضرت اقدس کو خدمت میں سلام
 کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ معلوم نہیں سرگندہ والے خطوط کا کیا ہوا۔

بخدمت مولوی عبدالحسین صاحب مدنیہ عظمیٰ

بعد سلام منوں۔ گرامی نامہ پہنچا۔ اس کے سوا کیا عرض کروں۔

حُصْنِیۃٌ لِّذٰلِکَ بِاَنَّہٗ سَیْمَیْمٌ یُّفْتَحُ فَیْلُہَا شَیْءٌ وَفِیْہِ سِرٌّ کَیْنٌ یَّہْجَرُ

حق تعالیٰ شانہ! آپ کو راویوں کے لفظ لفظ مبارک فرماتے۔ حجاج کا یہاں بھی بہت زور ہو رہا ہے۔ مولانا یوسف صاحب کے یہاں تو ماشاء اللہ ہر چیز بیکار بن جاتی ہے شدیدہ اصول ان کا اس کا کارہ پر بھی ہے۔ مگر یہاں تو ظاہری باطنی ملامت اس قدر ملتی ہے کہ نہ صحت ہی اس کی اجازت دیتی ہے نہ اہل ہی حاضری کے قابل ہیں۔ اس لیے ان کا اصول بدستور اور اس کا کارہ کا انکار بدستور میں رہا ہے۔ فقط والسلام زکریا

عزیز صوفی اقبال صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ قلم، بالکل ٹھوس پر مار کھ آئیں ہے مگر اس میں شاہ صاحب کا لالہ پور جانا دکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی دن کا ہے۔ اس لیے کہ شاہ صاحب یہاں آگئی تھے پھر واپس جا بھی گئے تھے۔ چونکہ خطوط کے سونچنے میں اتنی دیر ہوتی ہے کہ بات بالکل پرانی ہو جاتی ہے۔

مروزی جلیل بعد مروزی عبد المنان مہلوی کے بھی خطوط پہنچے۔ لیکن ان حضرات کا حال معلوم نہیں کہ جواب کے وقت تک کہیں ہوں گے۔ اس لیے یہ خط بھی آپ کی معرفت ارسال ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک کاڑھ آپ کی معرفت لکھ چکا ہوں۔ پشت کا مضمون مروزی جلیل صاحب کو دکھا دیجئے۔ فقط والسلام۔

زکریا۔ مظاہر علوم

۱۲ شعبان ۱۳۷۳ھ

عنایت فرید صوفی محمد اقبال صاحب سلمہ
سید اصحاح شاہ ۳۰ مل مفت لاہور ہنری پاکستان



کوہ معزز مدنیہ شکم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت ۱۳ شعبان پنجشنبہ کو آپ کا ۱۲ شعبان جمعہ کا لکھا ہوا خط ملا۔ چارے یہاں شب جمعہ میں رویت نہیں ہو سکی۔ اس لیے یکم شنبہ کی ہے۔ اگرچہ اب خط لکھتے ہیں یہ تردد ہو رہا ہے کہ آپ کوئی بھی پاسے لکھا نہیں! اس لیے

کہ حضرت اقدس علیؑ اپنی کی صورت میں تو بظاہر یہ لہجہ ہی کہہ رہے تھے گا۔ اس لیے اس پر چہ صوفی اقبالؒ کا لکھنا شروع کیا تھا کہ بھیرہ خیال ہو کہ تھی مدد ہی آپ نے ذاتِ قلب راضی ہو سکتے ہیں۔ رحمتِ شہداء صاحبہؑ کی وجہ سے خیال ہوا تھا کہ ان کو شہرِ بل قیام و شاہداد ہو گا۔ معلوم نہیں آپ کی تھانہ کو کونسا لکھی خواہاں ہے یا نہ بخشنے میں۔

سوال: اگر سب صاحبہ تو بعد از شہان اپنے چنانہ سے کوشش کر رہے ہیں۔

نشان: ابھی تک یہاں جھڑکی تھیں۔ بھولوں کا اعانت نہیں ہوا۔ اس لیے تعین نہ کر سکتے ابھی نہیں ہو سکے۔ صوفی صاحبہؑ یہ لکھ لکھ کر بہترین کی خدمت میں نیز جوتہ کا نظامِ باطنیہ

صاحبہ کی خدمت میں سلام مستوفی فقط و دعا۔ آمین

نہ جوتہ صاحبہؑ مولوی عبدالغفور صاحبہؑ کی خدمت میں
توفیقِ شہداءؑ مرزا رفیع ناہور و محرابی پاکستان
پنجتہ۔



گو کہ حضرت یہ قیوم نام

ابن سار مسنون۔ کل کی طاعتیں ایک مبارک یاد کا ذکر ہو گا جسے بلذات

راہِ نور میں ان کی خدمت کی بنا پر اوسان کر چکا ہوں۔ وہ چلی گئی ہے۔ آپ کا راقی اور راقی علی

نہ کی تفسیر ہی میں چوتھے کیونکہ طبعِ انسانی غائب ہے۔ اپنے فضلِ اکرام سے انہیں سبک دیا

قدیمت آپ سب حضرت کو انہوں سے زیادہ شمعِ فرغ ہے۔ ولیح کی قربت باکمال

نہ تھی۔ یہ سب اور حقیقت یہ ہے کہ نہایت قبولِ استقامت ہے۔ آپ کو تو "وہ" بعد

یہ بھی نگاہ میں تو یہ مصداق ہے۔ اس کے ساتھ سے زیادہ ایم اور یہ پتہ شعریہ اور قیامت

لیکن یہ لکھ لکھ کر یہ صوفیہ نامہ تھوڑا تو آج آپ بھی زائل نہ کر سکتے۔ اور یہی تھا

کہ یہ چیز تو لپٹے سے قریب باطنی طور سے سب ہی کو معلوم تھی اور اس کا اہم ہونا بھی

سب ہی کے نزدیک باطنیوں میں یہ ہی سہہ تھی کہ کم نہ کہ اہم ہے۔ ہی اس کے بعد

حضرت قدس نام محمد ایمہہؑ بار بار چاہے کہ وہ شاد کو تھانہ لکھائی ہے۔ اس کا ذکر سمجھ

میں نہیں آیا۔ لیکن یہ بھی اپنی جگہ پر درست ہے کہ

روبوہ ملکیت غولش خسروال دانند

ہر شخص کا اپنی ملکیت کو بچا کر رکھنا چاہیے۔ بھائی اگر کم صاحب پرسوں مجھوات سے
نظام الدین گئے ہوتے ہیں۔ غافلانہ کل یکشنبہ کو داپس ہوگی۔ وہ بھی اس سال حج نہ
ارادہ کرے۔ زیدوں سے کہہ رہے ہیں اور مرادنا یوسف صاحب توتیار بیٹھے ہی ہیں
لیکن محمدان قسطنط کو کیا کر

نضر از آب حیوان تشنہ نے ہمہ سکندر را

تم نے مکہ کو حضرت اقدس کے فیوض سے تمتع کی دعا کرنا۔ دل سے دعاگو ہوں اور
بلا صحت ہوں۔ لیکن اس کا طریق جس کو کئی سال سے برابر تمیں اس کی طرف متوجہ
کرتا رہا ہوں وہ ایک ہی ہے کہ جتنی سعی ہو سکے۔ اپنے جذبات کو حضرت کے جذبات
کے تابع کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت کو اپنے جذبات کے تحت لانے کی سعی نہ
کریں۔ یہ ایک کلیہ ہے جس کے بنیات معمولی معمولی بہت سے بروقت کی محاشات میں
ہوتے رہا کرتے ہیں۔ اولیٰ جز پر جتنا زیادہ قابو پا لو گے انشاء اللہ اتنی ہی برکات سے
متمتع ہو گئے۔ دوسرے جز کی جتنی سعی ہوگی و محرومی کا اندیشہ ہے۔ یہ کوئی دوزخ نہیں ہے
سبب ہی دوزخوں سے یہاں مستقل پیغام پہونچا دیں حضرت اقدس کی خدمت میں
سلام کے بعد دعا کی حقیقی درخواست ہے اور سبھی نہیں کہ لو کہ انشاء اللہ رقی کرتے جا
رہے ہیں اور محمد دم کرتے جا رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

نوٹ: - ملاحظہ معلوم

کریم محرم مہووی جہا جلیل صاحب سلمہ

۱۵ شعبان ۱۴۲۲ھ

کوٹلی ضلع - جیل روڈ - لاہور - مغربی پاکستان

عزیز محرم جہا نام اللہ وسلم

بعد سلام منقول۔ میں قادیان سے واپسی پر جلد از جلد رشتہ پور محاضری کاراؤڈ کر
رہا تھا۔ کل بدھ کی شام کو آپ کا کارٹر پہونچا جس سے مسوری کی روانگی معلوم ہوئی

میں ملے تو پاکستان سے واپسی پر سوہمی کو خود درخواست کی تھی کہ یہاں عید کے بعد سے گئی تھی۔ بدبو قیام پانچ سبے بکین اس وقت حثیت اقدس نے شد و مد سے انکار فرما دیا تھا۔ بہت ہی اچھا ہوا کہ وہاں قشریٹ بری چنگی دریاں گرمی شدید ہے۔ اگرچہ دہلی سے واپسی پر تو یہ بھی سوہمی معلوم ہو۔ وہاں تو بہت ہی صنعت گرمی تھی۔ کئی بدھ کو تو گرمی کی شدت سے تمام دن اور ان سرورخہ موادی پوست مع ارتقاء کل صبح بخیریت بھی پہنچ گئے۔ ۸۔ بجے کا دیا ہوا تار بخیریت کا۔ بجے اٹھا، نوین پسوئی گیا تھا۔ حضرت اندس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اس ناکارہ کہ ایسے بھی ہو۔ جانے والے بچوں کو کون کے ایسے بھی خصوصیت سے کر دیں میرا ج ۲۰۔ بکے واپس آگیا۔

مولوی عیدادو حید کا شط ۸۔ شمال کا کھنڈا ہوا، ڈھم ڈھیاں کا مارا۔ جس میں لڑکی کی حثیت صلاست اور نظر ناک حثیت نکھی ہے۔ اللہ اوتے تہ صلاست عطر فرمائے۔
فقد و السلام ۲۰۔ دکرہ بطلر عید ۱۰۔ شبان ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔



مکرم وہم مولوی عبدالجلیل صاحب درخو ضمیمہ
بعد سلام سنون۔ گرامن ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ کو پہنچ کر صوبہ
حالت و صرت جو۔ آپ کی سابقہ تحریرات کے مطابق میں بہت دور سے برابر امید
کے چہ سے خطوط لکھ رہا ہوں۔ جو غالباً آپ کو سب کے سب پہنچائی گئے ہوں
گئے۔ یہ بھی پتہ نہیں کہ سب مل بھی گئے یا سرگودھا کی طرح غریبی سے۔
مولوی یوسف مولوی انعام صاحب شہر کو اپنے حج کے سلسلہ میں بعض
مشورہ دہائی وجہ سے آکر کل صبح واپس ہو گئے۔ یہاں میں ساگر ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
شاپاس جلائے۔ یوسف لٹا، وہی شمال ہوا ہے۔ قریب حثیت نہیں ٹپس۔ مجھے تو بکل ایک
نفس یاد آتا ہے جو گندہ و جوتو یہ نہیں۔ لیکن حثیت اندس و امجد ہم اس کو اکثر یاد کرتے
ہیں کہ حضرت سہارنپوری نور الدین قند کے سفر حثیت میں اس ناکارہ کے اور چچا جان کے

مشور سے بلا پیسے کے اس طرح کے ہوا کرتے تھے کہ حضرت کا ٹکٹ فیسٹ کلاس کا ہوتا چاہیے۔ وہی آجکل کے مشور دن کا خلاصہ ہے اور نوبتِ شاف آ رہا ہے۔ وہ شوال کے پہلے جہاز میں جانا چاہتے ہیں۔ اللہ جل شانہ مدد فرمائے۔ معلوم نہیں آپ کا سفر کس زمانہ میں ہے۔

ماہ مبارک تو حسبِ تجویز گھوڑا نکل کا طے ہو چکی گی ہو گا۔ وہاں کا پتہ بھی یاد نہیں رہا۔ جلدی مکھڑیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔
عنایت فرمایم رازِ الطاف الرحمن صاحب زاد لطفکم!

بعد سلام مستنون۔ گرامی نامہ روز ۵۔ اپریل، آج ۱۱ کو ملا۔ نماز ۲۰ ہے کلاس خط کے پہنچنے تک تو آپ کی واپسی جو ہی جائے گی اس لیے منتِ قل خط نہیں لکھا۔ صرف اسی پر سید لکھی ہے۔ سرزاد عابد العزیز صاحب کے والد اپنی صاحبزادی کو طیش سے بیٹے کے لیے شہید کو آئے تھے مگر وہ نہیں آئیں۔ اس کے بعد سے مولوی عبد العزیز بھی مدرات دھعائی بچے اٹیشن پر جاتے رہے۔ شاہ صاحب کا بھی کچھ پتہ نہیں چلا ان کی قرابت ادوری کے کسی دن بعد معلوم ہو گا کرتا ہے۔ مخترم جناب الحاج حافظ عبد العزیز صاحب دیگر حضرات مجلس سلام مستنون، فقط والسلام۔

ذریعہ: سکا بر ملازم

کرم محترم سووی بعد امدیں صاحب مسدود

۱۱ شعبان ۱۳۹۳ھ

کوشی پٹانی جیل، لاہور، مغربی پاکستان



کرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلام کہ آفند تقابلے!
بعد سلام مستنون۔ پیر سون شام کو قبیل مغرب تمہارا مسلمان راولپنڈی بخیر رسی کا پہنچ کر حسبِ سنت و مسرت جو اکل اتوار کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا تھا۔ آج کی لڑائی سے تمہارا کارڈ مسلمان روز ۱۰ شعبان بھی پہنچ گیا تھا مولوی جلیل الرحمن سے تو کچھ تفصیل احوال معلوم نہ ہو سکے اس لیے کہ وہ شاہ صاحب کی صحبت میں رہتے چلے گئے تھے۔ مجھے تو ان کی آمد کی خبر بھی دلہی کے دن ہوئی۔ اسی دن

شاہ صاحب کی آمد معلوم ہوئی البتہ بھائی الطاف سے کچھ تفصیل معلوم ہوئی تھیں۔ وہ درشب یہاں حاضر کر ڈپو کر گیا تھا اس کے بعد ایک دن کے لیے پھر یہی اپنی بعض اہستہ بار کی خریداری کے لیے آیا تھا۔ اب واپسی کے لیے اہم اپریل کو اگر شب کو روانگی کا ارادہ بنا گیا۔ ایک خط اس سے قبل راولپنڈی کے پتر سے ارسال کر چکا ہوں۔ آج کل یہاں سردی اچھی خاصی پڑ رہی ہے۔ لوگوں نے طاف جو بہت دن ہوسنے رکھ دیے تھے پھر نکال لئے۔ شملہ میں برت خوب پڑی ہوئی ہے جو لوگوں میں اوسے۔ اپنی طبیعت کے طعنے اور منکلال کی وجہ سے ماہ مبارک کا فکر جو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے، خدا کرے خیریت سے گزر جائے۔

حضرت مفتی زاد محمد جم بھی وسط شوال میں عیاز کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ اور جی بہت سے خوش قسمت، سنگوں پر ہیں اور بعض بد قسمت عمر و مقررہ قسمی کا شکار ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں

قریبی صاحب سے بھی سلام سنون کر دیں اور تلقین حضار مجلس سے بھی۔ فقط و السلام
مکرم عزم ہووی عبد الجلیل صاحب سلاطینہ جابا لہا محمد تقی صاحب لکریا مظاہر علوم
قریبی پرنسپل کو فنی ۲۰ دیر ۳۰ راولپنڈی چاؤنی و فنی پاکستان، ۲۵ شعبان ۱۴۰۰
(مظاہر صاحب لکریا)
(۱۹ اپریل ۱۹۷۹ء)



مکرم عزم بد فو شکم!

بعد سلام سنون۔ اکل کی ٹاک سے تمنا کا کارڈ موقوفہ ۲۲ شعبان پہنچا میں نے تصدیق جواب اس لیے نہیں لکھا تھا کہ بھائی الطاف کی معرفت ارسال کروں گا وہ جلد ہی پہنچ جائے گا مگر کل شام کو ایسے کئی زمان آگئے جن کی وجہ سے بالکل ذلت نکلا۔ چونکہ پرسوں بخاری شریف کا حضرت مدنی کے یہاں ختم بھی تھا اور مکان تشریف لے جانے والے تھے اس لیے ان میں سے بہت سے حضرات گئے ہوتے یہاں بھی ہوتے گئے حضرت کل شب میں مکان تشریف لے گئے۔ ۸ شوال کو مکان سے واپس ہے اور چند روز دیوبند قیام کے بعد یہی کو روانگی ہے۔ ۲۰ شوال کے آس پاس جہاز کی

روا لگی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔
 بھائی اسماعیل صاحب کو بھی شکر یہ کا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر وہ بھی نہ ہو سکا۔
 ان سے بھی سلام کے بعد کہہ دیں کہ اس کے سوا کیا کموں کو حق تعالیٰ شانہ ۱۱ پشے
 خیال نہ تھن جزائے نیر عطا فرمائے۔ نقطہ والسلام۔

ترکیہ: منظر ہر موم
 ۲۸ شعبان ۱۴۱۲ھ

کرم محمد مودی حیدر احمیل صاحب سلمہ
 تمام گورنمنٹ، ضلع، داد پور، (پشاور پاکستان)



کرم محمدیم بدینہ شکم!

بعد سلام مستون۔ گرگرمی نامہ سورتھ ۲۴۔ شعبان آج ۲۹۔ شبہ کو پہونچا۔ اگر چہ اب
 اس سال ہے مگر عجب نہیں کہ آج چاند ہو ہی جاتے۔ ۱۰ مبارک کا فکر ہے کہ ضعف
 فرمنا ہی چاہتا ہے۔ مونی یوسف، مونی انعام بھی کل انکسپرس سے آئے تھے مگر وہ
 تین گھنٹہ بیٹھا تھا۔ اس سے دھجھ مل سکا نہ کھانے میں شرکت پر بھی۔ آج صبح واپس
 گئے ہیں۔ دعا کی بہت درخواست کرتے تھے۔ حضرت اقدس مدنی کے سفر جاز کے
 سفر میں بچل تو ۱۰ دن جو تھے بندہ نے جبکہ آپ کو مبارک باد بھی تھی تو اس میں ایک
 خط لکھا تھا کہ یہ سید کا رتوارا نہ نہیں کروں مگر نعم ابدل آپ کو ملے گا، وراس سے پہلے
 خط میں منصل کہ چکا ہوں کہ ۱۰ شوال کو طائرہ سے واپسی ہے اور دو چار یوم دیونہ
 قیام کے بعد ہی جاکر جاؤں۔ ۱۰ شوال کے درمیان کو جاز سے گا۔ اس سے ارادہ ہے
 اسالی بیان جاز والوں نے ہمیشہ کے معمول کے خلاف جہانوں کی تواریح کے اعلان
 میں بڑی تاخیر کر دی۔ مگر اگرچہ میں جو جایا کرتا تھا اس مرتبہ ۲۹ شعبان تک بھی
 نہیں جوا۔ اسی وجہ سے مونی یوسف کا جاز بھی مشین نہیں جوا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں ۱۰ مبارک میں دعاؤں کی سخت احتیاج عرض کر کے
 درخواست کرتے رہیں۔ بھائی افضل مودی حبیب الرحمن صاحب واپوری کے ہمراہ
 شعب مرتبہ میں آئے تھے۔ ایک شب بہت گزار کر شعب جود میں بھائی کے ساتھ واپس

جے گئے۔ فقط والسلام۔

ذکرینہ۔ مظاہر علوم

۲۹ شعبان ۱۲۳۳ھ

مکرم محترم مولوی عبداللطیف صاحب مسند

مقام گھر ڈاکھی۔ ضلع راولپنڈی۔ مغربی پاکستان



مکرم محترم مولوی عبداللطیف صاحب دینیونکو:

بعد سلام مسنون۔ اگرچہ آج کی عمارت سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ لیکن کل ۳۴ رمضان کو ۱۲ شعبان کا کھانا ہوا اخذ آیا تھا۔ جس میں حضرت اقدس کی تحریرت ویرہ باتتفصیل حسب عادت کبھی تھی اور انشاء اللہ تمہارے لکھنے پر مکمل امینان بھی تھا۔ لیکن اس وقت مولوی حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی کا خط آیا جس میں مولوی محمد یوسف صاحب کے خط کی وساطت سے حضرت کی خدمت حلالیت بھی تحریر تھی۔ اور مولانا کے ایسے بیانات بھی جو ایسا سن کر میرے لیے بھی کضعف کے پیش نظر آگے پہنچا رہے ہیں۔ وہاں ہی نا کچھور کی تجویز ہے اس سے سخت تعجب ہے۔ اس پر کہ آپ کے خط میں کوئی ذکر اس قسم کا نہیں۔ یہ بھی خیر ہے کہ شاید اس خط میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہو اور یہ بھی بعید احتمال ہے کہ تم نے محض میری تشویش کے زیر نظر۔ صرف تحریرت لکھنے پر توجہ کی ہو۔ بہر حال اب اس خط کی روشنی میں اچھے تفصیل تحریرت لکھیں۔ رمضان میں خط لکھنا مشکل کام ہے۔ مگر لکھنا ہی پڑا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حضرت مدنی کے نظرات سفر تو میں نہ معلوم کس مرتبہ کبھی چکا ہوں۔ آپ کے پاس اگر ڈیوٹے تو میں کیا کر دوں۔ فقط والسلام۔

یہاں روایت عامہ پر ذکر کیم رمضان کا شبہ لوقا پر پائی۔

ذکرینہ۔ مظاہر علوم

۲۹ شعبان ۱۲۳۳ھ

مکرم محترم مولوی عبداللطیف صاحب مسند

مقام گھر ڈاکھی۔ ضلع راولپنڈی۔ مغربی پاکستان



نور محمد مولوی جلیل صاحب :

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرمی نامر موثر نہ رہا۔ رمضان پہنچ کر وجہ مسرت
 برابر پرسوں کے آپ کے کاڈ میں لکھا تھا کہ پڑھنی میں کوئی خط طالع نہ دیا۔ اس
 لیے میں نے پرسوں کا ڈرڈر چڑھی کر دیا۔ آج کے خط میں آپ نے تین خطوط کی ترسید
 پڑھی اور گھوڑی کی تھو پر ڈرائی، جس سے مسرت و رطبتاں ہوا، اگر بھی تو آپ کی
 وسید آئی۔ یہ۔ پرسوں کی ریشم شری سے پہلے۔ پڑھنی کے اور ہم۔ گھر، اعلیٰ کے عرض
 ہیں۔ کل شب میں طیار ارحمن صاحب توادیر کے بعد ملے آئے تھے حضرت ندیم
 کی خدمت میں سلام اور رمانا کی درخواست کے بعد یہ پیام دے گئے کہ حضرت اقدس
 کی وجہ کی برکت سے رمضان المبارک بہت اچھا گزر رہا ہے۔ پیاس کا کوئی اثر کسی
 پر نہیں ہوتا۔ بارش میں تو شب کو رزاقی کوڑے کی ضرورت ہوتی ہے۔ صبح کی
 غار بغیر موٹے کے چڑھتے مشکل ہے۔ ایک بوقت تو بار بھی سب سے پہاڑی پر گزرتا
 گیا یہ توان کا پیام تھا۔ اتنی مائیکہ میری بھی ہے کہ وہ خود یہ اتنی ساری توضیح جتنی
 انہوں نے راپور کی تھی۔ لیکن بھی تک شہ میں انتظار کے لیے بہت کا استعمال بہت
 شاد و ناز ہے۔ میں تو سحر ہی میں ہی چاہوں مگر سحر ہی میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوتا
 محدث اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہے۔ جس کو پیاس کچھ نہیں منوم ہوتی۔
 لیکن اللہ جانے نہ صفت کیوں پڑھتا رہتا ہے۔ رات بعد شہ میں کامیاب جیسے ارحمن صاحب
 جی (پچور) سے آئے۔ میں قریشی صاحب سے اور دیگر متدہ مجلس سے سلام مسنون۔
 انہیں تم نے اس سے پہلے خط میں مافوق عبادت و عزیز صاحب کا تشہیف نہ رکھنا لکھا
 تھا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ غرض یہ۔ بار آور شہ رفت با ہوا تو سلام مسنون کر دیا۔
 یہاں بل اختلاف اتوار کا پہلا روزہ ہے۔ اس کے خلاف کوئی روایت جاری
 سے کسی جگہ کی شفا میں نہیں۔ رومت عام سب جگہ ہوئی رنسط واسلام۔

نور محمد مولوی جلیل صاحب

نور محمد مولوی جلیل صاحب

۹ رمضان ۱۴۳۳ھ

مقام گھوڑی ضلع راولپنڈی (پاکستان)

عزیز گرامی محمد مولوی عبد الباقی صاحب عارفانہ وسلم!

بعد سلام سنون۔ اس وقت تمہارا ۱۰ رمضان کا کھانا کارڈ آج ۱۳ خفیہ کو پہنچا جس سے بہت ہی سریت اور اطمینان ہوا۔ اس لیے کہ مولانا حبیب الرحمن صاحب رحمہ اللہ کی اس روایت سے گویں نے اس کی ترویج تمہارے خطوط کی بنا پر اس وقت ان کو بھی نصرت کر دی تھی۔ پھر بھی اندر ہی اندر حضرت کی صحت کی طرف سے کشمکش سی پیدا ہو گئی تھی۔ ذرا غور نہ آج کے تمہارے خط سے اور زیادہ صاف ہو گئی تھی۔ تم نے لکھا کہ ۵۔ مئی کو حجاج کا قرضہ ادا کر دیا ہے۔ اس دن دعا کرنا مگر تمہارا خط تو، مئی کو پہنچا۔ خدا کرے کہ قرضہ میں تم حضرات کا جانا بھی نکل ہی آیا ہو۔ یہاں بھی اس سال جویشہ کے معمول کے خلاف آج ۱۴۔ رمضان تک جہازوں کی تاریخ کا اعلان نہیں ہوا۔ حالانکہ ہمیشہ موجب ورنہ انتظار سلجیان میں ہو جاتا تھا لوگوں نے خواب میں تو مجھے بھی جانے والوں میں دیکھنا شروع کر دیا۔ مگر اس زمانہ میں تو جانتے ہوئے دیکھنے کا اعتبار نہیں۔ خواب کا تو ذکر کیا ہے۔ یہی ان کے اصرار نے ایک مفصل الفاظ پر سو لکھا ہے اس میں مولوی عبد المنان واسطے پرچہ پر میں نے ان کے کارڈ کا جواب لکھ دیا تھا۔ آپ کا کوئی خط اس دن نہ تھا اس لیے اس پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ یہاں سرمدی کا اثر تو اللہ کے فضل سے شروع رمضان سے اب تک ہے۔ کل جمعہ کے دن صبح صلیبش کا بھی اچھا خاصہ فائدہ ہے۔ رات تو سحری میں قیام جوئے والوں نے کہا کہ سرمدی کی وجہ سے جہنم آئی گو گرم کپڑے تو رکھ رکھا دیے تھے۔ دفعہ رات ضرورت سے اور اندازہ سے زیادہ خشک تھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

فقط والسلام

ذکر کیا۔ منظر معلوم

۱۴ رمضان ۱۳۷۷ھ
خفیہ

کرم محترم مولوی عبد الباقی صاحب سلمو
مقام گھوٹا مٹی ضلع راولپنڈی (مغربی پاکستان)



ہم آہ بھی کرتے ہیں تو مہربانے ہیں ہنیم
وہ تکل بھی کرتے ہیں تو چہ چاہیں ہوتا

عزیز گرامی قدر رسولی جہاں جلیل مکتوب!

بعد سلام سٹون تمہارے دو گرامی نامے پورے ۱۲۰۰۔۱۳۰۰ دھن ان پورے کر مہربانے ہنیم
سریت و طمانیت ہوئے۔ پہلے کارڈ میں نم نے یہ فرد جہم حاند کی کہ تو نے بھائی مہمان کی
سوفت جو پیام بھیجا اس میں آہ کی۔ میں نہیں سمجھا کہ اس میں کون سا قابل گدن ندانی ہنیم
اس ناکارہ نے کیا۔ ہم بھارتی لوگوں کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ حضرت اقدس جیسے
محسن مربی کی جدائی پر ایک آہ بھی کر لیں۔

تشریفہ کی اجازت ہے تفریاد کی ہے

گھٹ کے مہمانوں یہ مہی میر کیا کی ہے

تم پاکستانی لوگ تو حضرت اقدس کے سارے وعدوں اور اوروں کو ایک چہرے تک میں
اٹا دو۔ تب بھی سو رہا ہے رسوا رہ چہ غریب آہ بھی کر لیں کہ اس میں بھی جواب طلب ہو
جائے۔ سنو میں تمہارے ہاتھ بھی ایک آہ بھیجتا ہوں۔

ہمارا نام لے کر آہ بھی اک کھینچ تھام

جھوٹ پر چس تو کہہ دینا یہ پیغام زبانی ہے

ہی یہ ضرور ہے کہ اپنے ان جذبات کے بلوجود نہ اصرار سے نہ تفریق سے حضرت اقدس
کو ان کا پابند بنانا ذرا بھی نہیں چاہتا بلکہ دل سے بھی نہیں چاہتا۔ دلی خواہش نہ انشا ہنیم
عمل میں ہے کہ اپنے جذبات کو تابع بنانے کی سعی کرنا ہے۔ مقبول بنانے کی نہیں اور
اس کی اپنے دوستوں سے خواہش ہے اور یہی ان کو وصیت و نصیحت بھی ہے۔ تم نے
دوسرے کارڈ میں دھڑکی کرنے کی شکایت کی وہ تو اسی مجبوری کو کہ کوئی خط بھی اس
سے پہنچے ہو نیچے کا حال معلوم ہو سکا۔ اس پر بہت چہ کر دلو پندھی کے خطوط
کہاں ضائع ہوئے۔ میں نے مولانا یوسف صاحب کی رائے و نظر سے دہلی پر ملک
صاحب کی عیادت کے لیے بھی دو خط کر لیں صاحب کے نام لکھے۔ ایک کامی جواب

نہیں آیا، غالباً وہ بھی نہیں پہنچے۔ بہر حال ان سے بندہ کی طرف سے سلام کے بعد
 ہر اسلحہ یا لکڑی واسطہ عیادت کر دیں۔ یہ ناکارہ ان کی محنت کے لیے دل سے جھگڑا ہے
 ان کی صلاحیت کی وجہ سے قریشی صاحب کو بھی بہت تشویش رہتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہی
 مدد فرمائے۔ حج کے سلسلہ میں تمہارے قہر کا شدت سے انتظار ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست تو ضرور کریں لیکن
 ریگست خانہ خط نہ دکھائیں۔ فقط والسلام۔

مکرم محمد تیم مووی، محلہ جیسل صاحب سلسلہ
 بمقام گھوٹا گلی۔ ضلع راولپنڈی، صوبہ پاکستان
 نکر یا۔ غلام علوم
 ۱۰۔ رمضان ۱۴۰۷ھ



مکرم محمد تیم مووی شکم!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ روز نکلا۔ رمضان پہنچ کر وہ جب سرت
 ہوا۔ یہاں کی خشکی کے متعلق مجھ پر تو راپور اور مسلمانوں کے واسطے بہت اصرار کرتے ہیں۔
 بار بار شخص تعاضد کرتا ہے کہ تو کچھ ٹکڑے ان سے ہی جواب دیتا ہوں کہ خراسان
 قلعین سے نامہ۔ راپور والوں کے اصرار پر وہ ایک فقرہ میں نے اپنا ہوا لکھ دیا
 تھا جس کا جواب تم نے اس خط میں حضرت اقدس دامت برکاتہم کی طرف سے یہ نقل کیا
 کہ دن میں روزائی اوڑھ رکھی ہے۔ اس میں نہ مبالغہ ہے نہ تو ریکہ اسالیح، راج، رمضان
 تک یہاں بھی قابل حیرت خشکی ہے۔ رات تراویح کے بعد جانی کلام نے نقل کیا کہ کل
 صبح وہ اول چادر اس پر کھیل، اس پر روزائی اوڑھ کر بیٹھے تھے۔ پھر صبح کہتے تھے کہ
 سردی کی وجہ سے سکڑا رہا اور رات کو بوقت صبح میں رات گئے تھے کہ شبان میں لحاف
 رکھ دیئے تھے۔ رمضان میں پھر نکال لیہ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے اس کی تفصیل تصدق
 کسی خط میں اس خیال سے نہیں لکھی کہ میاں دایہ تعریف نہ سمجھی جائے وہ بڑی حیرت ہے
 کہ سستی میں دسمبر میں اسے البتہ ٹانڈہ سے سخت لوار گرمی کی اطلاعات بار بار مل
 رہی ہیں۔ بالخصوص وہ ہر کوئی غایت کی اطلاعات مل رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ بفضل فرماتے۔ تم نے لکھا کہ بھائی افضل کا نام قرقر میں نہیں نکلا۔ اس سے امضا صفت قلعی ہوا۔ ایک ان کی وجہ سے دوسرا تمہاری وجہ سے یہاں بھی امسال خلافتِ مہنوں جہازوں کی تیار بخول کے ۱۰ سال میں بہت تاخیر ہوئی۔ جیسا کہ جب یہ اعلان ہو جایا کرتا تھا ۱۰ سال درمضان کے بھی نصف آخر میں ہوا۔ بہر حال لوگوں کا شکر ہے کہ ہو گیا۔ مولوی یوسف صاحب کی روانگی ۲۱۔ شوال کے جہاز محمدی سے تجویز ہے۔ ماسی کی بیٹی المکار کی ہے اور اس کے لیے ۱۲۔ شوال کو دہلی سے روانگی قرار ہے تاکہ توفیق من بھی ہو۔ ایک جلسہ میں شرکت ہو جائے اور ان کو ریلی سے رخصت کرنے کے لیے ۸۔ شوال کو اس نامہ کا خیال دہلی کا ہے اور ۱۵۔ شوال کو دہلی سے غالباً واپسی ہو سکے گی۔ اس لیے کہ ان کی روانگی کے بعد بھی ایک دو دن شاید نظامِ قلم و قلم من پڑے۔ ٹائٹل سے مولوی اسعد نے بھی اپنا اندازہ اسی جہاز سے روانگی کا لکھا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی سنتی عابرا زور خواست فقط والسلام کو ہم ہادی جہاز میل سزا۔ مقام گھوٹا گلی، ضلع راولپنڈی، مغربی پاکستان، ۱۳۔ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ



مکرم محترم مولوی عبد الحیصل صاحب مدنیو مکرم!

بعد سلام سفون۔ آج ۲۸۔ رمضان المبارک شنبہ کو بہن کا رول ایک وقت پہونچے ایک آپ کا مورفہ ۲۸۔ رمضان المبارک۔ دوسرا بھائی الطاف کا بقلم حاجی عبد العسیر صاحب انہادی مورفہ ۳۰۔ رمضان۔ تیسرا مولوی عبد الرحمن صاحب لہ سپانوی مورفہ ۱۶۔ مئی۔ ان سب کے جہازت گھوٹا گلی لکھا کہ اب بالکل ہی زائد ہے۔ راولپنڈی میں بھی احتمالی ہی ہے کہ جو پہونچے یا نہیں۔ اس لیے کہ یہ چھ دن یہاں پہونچے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق آج سے چھ دن آپ راولپنڈی سے بھی گذر جائیں گے۔ اس لیے جیسے تو یہ تھا کہ دن کا جواب! اور ہی لکھا جاتا۔ مگر میرا خیال یہ کہ شاید احباب اور ان سے بڑھ کر خدام کے اصرار سے کچھ دیر گھوٹا گلی اور راولپنڈی تک ہی جائیں۔ اس کے بعد عریضہ لاہور ہی کے پتہ سے انشاء اللہ لکھا جائے گا۔

تاہم شریہ دیکھو روکی سے بہت ہی سرت سہمی۔ بندہ نے گھوڑا چلنے کے آخری خط میں یہ لکھا تھا کہ ۲۷ رمضان سے یہاں موسم ۲ مہینہ آہستہ آہستہ تبدیل ہونا شروع ہوا۔ اور ۲۹-۳۰ سہ ماہیوں کی شدت کا گذرا۔ ایسی حالت میں حضرت کا جلدی جلدی گرمی کی طرف سفر پارہ سے متقی قہار نے شانہ خیریت رکھے۔ چونکہ صوفی افتخار الحسن اور ان کی اہل بیت بھی اس طرح کا ارد گرد ہی ہیں، اس لیے آج سچ موعود الطیف الرحمن صاحب راہبورد سے انکراسی وقت شام کو ۵ بجے کی گھڑی سے کونسل کا ارادہ کر رہے ہیں آج یہاں موجود ہیں۔ سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔

مذکورہ پیشگی کے پتہ سے اور ایکس کارڈ اس سے قبل لاہور کے پتہ سے ارسال کر چکا ہوں۔ یہ معلوم پٹنڈی والے خطوط سے یا ان کا بھی وہی مشر جو جو رمضان سے قبل پٹنڈی والے خطوط کا ہوا تھا۔ اس کا بھی انتظار رہے کہ سبائی افضل صاحب نے جو درخواست ہوائی کے متعلق دی تھی اس کا کیا مشر ہوا۔ خدا کرے کہ منظور ہوگئی ہو۔ مسان حضرت مدنی اور مولانا یوسف کا قربان استعین یہاں ہی بہت سے لوگ مل کر سنی پر ابھار رہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ اخبارات سے صوفی صاحب کی وزارت کا حال معلوم ہوا اس کا کارہ کو ظوت سے اس لیے مبارک باد چیں کر دیں کہ ان کے نزدیک یہ چیز تو بل مبارک باد ہے اور اپنی رنگ نگاہ میں تو اس انتشاری دور میں یہ چیز کیسویں کو برادری کرنے والی ہے۔ متقی قہار نے شاہ اپنے فضل و کرم سے ہر نوع کی حد فرماستے ہوئے اس کو اپنی رضا اور مخلوق کی نفع رسانی کا ذرا مدد فرمائے۔ فقط والسلام۔

پرسوں کے خط میں جو پٹنڈی لکھا تھا دیکھ چکے ہوں کہ یہاں ۲۶ کو رویت نہیں ہوئی اس لیے منگل کو حید ہوئی۔ فقط۔

تذکرہ منظر ہر علم

مع یحسینی پیر پنجاب

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھڑی بلاک ۱، جین روڈ، لاہور، مغربی پاکستان



کرم محترم مدنیو حکم!

سلام سنون، اسی وقت کہ ڈشنگ کا کھنا ہوا ملا جس سے حضرت اقدس کی عیادت
کھانا معلوم ہو کر فکر تشویش ہوئی اور دل چاہا کہ فوراً حاضر ہوں اور ممکن ہے کہ اس
عرضہ سے قبل ہی پہنچ جائوں۔ احتیاطاً یہ عرضہ ارسال ہے۔ خدا کرے کہ حضرت اقدس
کی طبیعت بالکل اچھ ہو گئی ہو۔ فکر ہو گیا۔

آج کی ڈرنگ سے سووی دیکھ کا بھی خط لیا ہے جس میں کھانا کڑی برائی کی وجہ سے
میں حضرت کے ہمراہ نہ آ سکا۔ سوال کو اس کا انتقال ہو گیا۔ ناسخہ دارا ایہ راجھون
یہ بھی کھا ہے کہ سوالیہ بار سے تو قرعہ نہیں نکلا۔ اب یورپ کے راستہ سے قرعہ کی خبر
کا انتظار ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنون۔ مگر بندہ کے پورے بچنے سے
قبل تادی بعد ابھی یہاں کسی ضرورت سے آئیں تو بندہ سے ضرور ملاقات کر لیں۔
بہشتی سے بکثرت خطوط پہنچے۔ ہر روز شام پنج بجے اہل و عیال و رونقہ رہتے ہیں

اور نہایت خوش و خرم۔ شاہ صاحب کی خدمت میں سلام سنون۔ نقطہ والسلام
مگر ہزار دہوی عبد الحیل صاحب سوز و راخت و حیرانہ شاہ مسعودین ذکر کیا۔ ظاہر علوم
صاحب مدنیو صمد۔ مگر ہزار دہوی۔ کلاٹ پٹو۔ مسعودی۔ منہج درجہ ۱۰۰۰ ۲۱۔ شوالی ۱۳۷۵

غالب آئی فراٹش انس کی

وعدہ پڑھا گئے دھا کے لیے

بعد سلام سنون۔ جن کا اندیشہ تھا وہ پیش آیا۔ آج کی ڈرنگ آپ کے گرام نامہ سے
خال گذر گئی۔ میں تو خود ہی سمجھ رہا تھا کہ خلاف مرضی۔ ابھی رنگ لائے بغیر نہ رہ گئی
مگر آپ کو میری جیویوں کا بھی کوئی لحاظ ہے جیسے تمام کل نو بجے تک کی کیفیت تو ایک
بچے دہوی عبد اللہ صاحب دہوی سے معلوم ہو گئی تھی۔ اس کے بعد کی کیفیت
معلوم نہیں ہوئی۔ سناتے کہ آج حضرت حافظ عبد الغفر صاحب بھی کارٹر کو بیت
سے گئے۔ ان کی خدمت میں سلام سنون عرض کر دیں۔ نقطہ والسلام۔

بخدمت مولوی عبدالجلیل صاحب بواسطت علامہ اب شاہ مسعودی ذکر ہے۔ ملاحظہ فرمادیں
صاحب فریقہ ہم عمر کاؤس کاٹ روڈہ منصورہ ضلع دہرہ دون ۰ ۲۵۔ شوال۔ ہجری



عزیز محترم عبدالجلیل سلمہ

بخدمت علامہ مستون۔ کل ایکس کارڈ اکسپریس ڈیلیوری سے ارسال کر چکا ہوں۔ جس
میں مولوی عبداللہ صاحب مدعوئی وہاں پرچہ کا جواب تھا بجلی ہی روپہ کو پھر ختم کر
میر صاحب کے پاس آدھی بیسیا مگر وہ میرٹھ گئے ہوئے تھے۔ رات کو واپس آئے۔
آج صبح تمہارا وہ سر پرچہ عزیز عبدالسلام کی معرفت پہنچا میر صاحب بھی صبح تشریف
لائے اندھ دوزن پرچے اور ٹراک وہاں کارڈ لے کر ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس
گئے۔ اس کی تھنل روڑا تو وہ اس عریفہ کے ساتھ کھڑا میں گئے لیکن اس میں
ذرا بھی تھنل یا مبالغہ نہیں ہے کہ منصوری سے واپسی کے بعد اب تک کسی کام میں
ہی نہ میں لگے رہا۔ اپنی واپسی پر ہر وقت تھنل اور اپنے نفس کو ملا مت بھی ہے
مگر نفس اور نورانی چیزیں کا ٹھنڈا سامنے لگا رہتا ہے۔

کل مولوی عبداللہ اور میاں انور کی واپسی کے بعد بہت دل چاہا کہ فوراً منصوری
دوبارہ جاؤں۔ لیکن انہوں نے نقل کیا کہ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب نے ان سے
چتے ہوئے فرمایا کہ آج رات کو حضرت کا ہماں سے تشریف لے جانا فیصلی ہے۔ آج
عزیز عبدالسلام نے پھر اس کی توفیق کر دی کہ چودہری شریف صاحب کا اصرار بھی
لانے پر ہے۔ وہ اپنے کسی واقف ڈاکٹر کو بیٹے گئے ہیں تاکہ اس سے اجازت سفر
کی دلا دیں۔ اپنی عقل یا نکل دنگ ہے۔ نہ تو اس حالت میں کسی طرح یہ گوارا کر لے
کہ حضرت اقدس کا سفر ہو اور عجب سے مولوی عبداللہ صاحب سے یہ رتا ہے کہ شنبہ کی
رات کو منصوری پر بارش کی کوفت اور ادلے بھی پڑے ہیں۔ یہ سمجھ میں آئے کہ درد کی
حالت میں یہ خودی سر دی کیا رنگ لائے گی۔ یہاں ڈاکٹر برکت علی نے خدا کے مسئلہ
میں تو منصوری کے ڈاکٹر کا شدت سے خلاف کیا۔ ان کی رائے یہ ہے کہ چوڑے کی توفیق اور

خود بخوردی ہے۔ بلکہ پیشہ کا اتنا گر جانا نہایت خطرناک ہے۔ ان کے نزدیک منصوبہ کے ٹکڑے کا ان چیزوں کو ترویج کرنا اس کا مذہبی جذبہ ہے ورنہ یہ چیزیں ایسے حالات میں بہت ضروری ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ٹکڑے کی ترویج کی علیٰ منصوصی سے راہپور یا سہارنپور تک کے مسلسل طویل سفر کے شدید خلاف ہیں۔ ان کے نزدیک حرکت کے غماخ سے بھی تغیر ہو، کے لحاظ سے بھی منصوبہ سے اڑنے کے بعد کم از کم ایک روز زمرہ قیام ضروری ہے۔ ٹکڑے کی حرکت لے جو انگریزی پرچہ کھینچ کر دیا ہے وہ بھی اسی طریقہ کے برابر ارسال ہے۔

یہ پرچہ دوپہر کھینچ کر شوروہ چاکر اس وقت ضروری تھا کہ کوثر پر آدمی بھیجا جاسکے۔ شاید کوئی واقعہ اترے اور اس سے نظام مذہم ہو۔ مگر آج قسم سے کوئی مسلمان بھی نہ اترے۔ ا۔ ا۔ ا۔ انگریزوں سے، حضرت اقدس کے نظام مندرجہ سے اگر بعد اطلاع ہو سکے تو اچھا ہے۔ نظام کے بعد دعا کی انتہائی درخواست تو ہے ہی۔ فقط والسلام۔



عزیزم جفاکرم اللہ تعالیٰ بکرم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت اختلاف میں مسرت امر پہونچے حضرت ان کے مشورہ سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے افضل و اکرم سے بغیر اثر مرتب و نازل فرما کر تو بھی عطا فرمائے۔ غالباً سوانہ صاحب الرحمن صاحب نے جہت میں یہ اعلان کر کے کہ حضرت کی خیریت کا حال ذکر یا سے معلوم کریں تو کہ کا مستقل مسئلہ فرمایا۔ آج بھی پانچ چھ خط محفل حضرت اقدس کی خیریت طلب کئے تھے۔ ان سے عرض کریں کہ اب ایک اعلان صحت کا بھی فرمادیں۔ اپنی طاعنہ کی خواہش تو بلا کسی مبالغہ کے اب تک خوب رہی لیکن محبوب ریاں ایسی لاحق رہیں، بالخصوص منہ آدمی کے صف کی صحت کسی کی رفاقت کی ضرورت کریں اب تک نفع رہیں معلوم نہیں آپ کا کیا نظام ہے منصوبہ کا وزیر تو آج ختم ہے۔ فقط والسلام۔

بحضرت اقدس میندی، سندھی، سندھی اسلام کے بعد وہ کی درخواست۔

خدم مستترم مولوی عبد الجلیل صاحب سسر
نکرہ، ڈس۔ کماٹ موٹر، منصورہ، ضلع دہرہ وریں۔
ذکر: مختلف ہر معلوم
ہو، خوال ۱۳۷۷ھ



ادعیت، اقدس پر دست بستہ صلوة و سلام

مکرم محمد راج مولوی عبد الجلیل صاحب نذرت مہالکم

بعد اسلام سنواں - ہمارے ۸۰ - اسی الحجہ حید کو جبکہ آپ عروقات کی عیاری میں شغول
ہوں گے۔ آپ کا گرمی نا سر موڑ کر ۳۰ - فریقہ شدید انتظار میں پوچھا۔ آپ کے خط
کی اور فیڑی کا بالخصوص حضرت کو شدت سے انتظار تھا۔ اگرچہ آپ کی بخیر رہی وہ
دن قبل حکیم ایاس کے خط سے معلوم ہو گئی تھی، پھر بھی آپ کے خط کا شدید انتظار تھا
اس وقت میں آپ کا اور مولوی حبیب الرحمن صاحب لدینہ لڑی کا خاندان کے حضرت
کی خدمت میں پوچھا۔ وہاں مولوی حبیب الرحمن صاحب واپس رہی جی حضرت کی
خدمت میں تشریف رکھتے تھے۔ اس لیے حضرت نے تینوں پر پتہ میرے اور حضرت
کے ہونے مولوی حبیب الرحمن کے نام کے سنے۔ اس کے بعد سے تاج تک آپ کو کوئی
خط نہیں پہنچا۔ دوسرے باب کے دوا گل ذی الحجہ کے خطوط پہنچ گئے آپ
نے لکھا کہ تیرا پہلا خط مورخہ ۱۱۱۱ ہجری پہنچا۔ حاکم وہ میرا پہلا خط مورخہ ۱۱۱۱ ہجری تھا، بلکہ اس سے
قبل پانچ کو میں نے ایک بہت مفصل خط جس میں آپ کے کراچی والے کے عدم
جواب کی وجہ بھی اور حضرت کی مفصل کیفیت بھی مشرکہ آپ کے اور بھائی کرام
صاحب کے نام لکھ چکے تھے۔ اس کا آپ نے کوئی ذکر نہیں کیا، اسی خط میں بھائی کرام
کے نام آپ کو مائل دینے کو لکھا تھا۔ اس کے متعلق بھی آپ نے نہیں لکھا کہ وہ مل
گئے۔ نہیں اس کے بعد اس کا بارہ لے متعلق پرچے آپ کے نام ۱۱۱۱ ہجری، ۱۱۱۲ ہجری، ۱۱۱۳ ہجری
کو لکھے تھے، اب تک یہ پتہ نہیں چلا کہ کوئی طریقہ باریاب ہو یا نہیں۔ حضرت اقدس کی
حیدرہ سے بعد واپس بالکل اچھی ہیں۔ دوا میں امراض کے متعلق چھوٹے کی اطلاع اس سے

پہلے خط میں لکھا ہوں کہ ٹیکا ٹیکر کے تول کے سوانق مرض تو بالکل نہیں۔ البتہ احتیاط کی ضرورت شدید ہے۔ اسی وجہ سے ہم لوگوں کے اصرار سے ابھی تک قیام سہارنپور ہے۔ اس لئے کہ ہمارے خیال میں ریپور میں احتیاط پر قابو نہیں۔ زیادہ احتیاط حرکت نہ کرنے اور زیادہ بائیں نہ کرنے کی ہے۔ یہاں مفتی صاحب کے کمرہ میں قیام ہے اور مولوی حبیب الرحمن صاحب کا اکثر اوقات قریب پرہیز رہتا ہے کہ نہ رہ جانے کی ڈاکٹر کی اجازت نہیں۔ سچ کو اور شام کو عصر سے عشاء تک بندہ کا قیام مکان خانہ کے سامنے میدان میں رہتا ہے۔ میں آنے والوں کو اپنے پاس یا کہ کمرہ تیار ہوں کہ وضو نہیں تو تیمم سہی۔ مجھ سے مصافحہ کرو۔ خود بھی کئی کئی دن حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا کہ اپنی عدم ماضی کو دلیل بنا کر دوسروں کو روکنا آسان ہے۔ مولانا اسد مفتی صاحب وغیرہ بھی رہتے ہیں۔ دور سے ہم لوگ زیارۃ کرتے ہیں۔ حضرت کئی مرتبہ چمن بھی دسے چکے ہیں کہ میری پیاری نگاہ کے ڈور سے پاس نہیں آتا۔ میں نے عرض کر دیا کہ ڈاکٹر یہ کہتا ہے کہ دوسروں کے مائٹس کی گرمی سے جراثیم آتے ہیں اور میرے مائٹس میں تو گرمی شدید ہے لیکن اس سبب کے باوجود بخش افرودا ایسے ہیں کہ ان کی آمد پر سارے کسٹروں ٹوٹ جاتے ہیں اس لیے کہ وہاں ہمارے ٹیکٹیکل بے لیس ہوتے ہیں۔ فافہ۔

ڈاکٹر صاحب نے عید کے دن فرمایا کہ میں ڈاکٹر ہوں۔ برہنہ کو اس کے حال کو اندر داخل کو غائب سمجھتا ہوں۔ اتنا شدید مرض ان دعاؤں کے بس کا تو تھا نہیں۔ یہ کہہ کر ہی اور ہی چیز تھی۔ ہم لوگوں کے ذہن میں تو یہ ہے کہ تم ہی سب حضرات کی دعاؤں کے کٹھے ہیں۔ حضرت اقدس مدنی کا والا نامہ بھی آیا کہ نمازوں کے بعد بھی صحت کی دوا کھاتی ہے اور مددۃ اقدس پر بھی دعا کی گئی۔ مولوی یوسف بھائی اکرام وغیرہ کے توبہ بار بار غلطو آتے رہتے ہیں۔ نظام الدین کے حضرات قیام مستقل دینیئے حضرت کی خدمت کے لیے شروع کر رکھے ہیں۔ اللہ کا فضل و انعام ہے کہ یہ سب خوب کارگر ہوئے۔ تمہارے خط سے تمہارا مجمع کا احرام معلوم ہو کر تعجب ہوا۔ اسے تعیل وقت

زین جمع کیوں کیا قوانین کیوں تو کیا۔

خبرست روزی وحید صاحب بعد سلام مسنون مضمون واحد مولوی جبار علی
بھی حیدرستان دین قلمی بیان آگئے تھے راہی شہسبانی موجود ہیں۔ غائب مولوی
حبيب الرحمن صاحب دہان پوچھ گئے ہوں گے

الحاج المصطفیٰ مولوی عبد الجبار اشاہ پوری پاکستانی
پروگرام المیزان ترجمان دارالحدیث المصنوعہ و جبار مسعودی عربیہ

زین
۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

(۱)

۵۷۳ھ - ۵۶ - ۱۹۵۵ء

حکرم معظم مد فوضتم

بعد سلام مسنون تاریخ ۳۰ نومبر کو آپ کا ڈرامی نمبر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۵ء کی اطلاع
پہونچا جس سے فکر ہوا اس وقت کو میں نے اس روزانہ میں مسند و مخطوطہ میں سیلاب
کی خبروں سے فکر ہوا فقط عبدالعزیز صاحب کے خط کے حوالے سے اس اطلاع پر
میں نے سیلاب کا اثر آپ کے گاہوں پر نہیں کیا دغیرہ وغیرہ کھے منا و نہیں رکھوں
پہونچا نہیں پھر بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ سیاسی حضرات کی طرح سے پناہ
پتہ نہیں دیکھتے بڑی مشکل سے تو ذہنی عبدالعزیز صاحب یا کوئی قابلہ تابعی بخلاف
ہو گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب جو سکے اور اس رتیرہ ذہن مخطوطہ نہیں
کی معرفت ارسال کئے تھے تو اس کا ڈرامہ میں جو تقریباً ایک چار میں پہونچا آپ نے
سورف ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب کو کیا۔ اب معلوم نہیں کہ یہ مخطوطہ کبھی حشر ہوا
مولوی یوسف صاحب وغیرہ ہجرت نہ آئے کہ ان کو تمام الدین پہونچ گئے تھے جس

کی مفصل اطلاعات سابقہ خطوط میں کر چکا ہوں۔ سب بخیر ہیں۔ علی میاں ہم ایک ہفتہ سے زائد ہوا لاہور سے آکر پانچور، سہارنپور چند روز قیام کے بعد مولوی دوست سے ملنے کی غرض سے براہِ دہلی مکسٹرونوائے ہر گئے۔ کل صبح سے برابر یہ خبریں مل رہی تھیں کہ لاہور کو بلتھ پر شیر رکھانے کے لیے حضرت اقدس آج ۱۰ بجے تشریف لائیں گے۔ بڑی سرت و انتظار رہا۔ کھانے بھی پرہیز ہی رہا۔ سب ہی تیار تھے۔ ۱۲ بجے تک شدید انتظار کے بعد اطلاع ملی کہ آج کو ملتوی ہو گیا۔ کل رات بھر پرہیز کیا۔ تشریف آوری ہو۔

مکرم محترم مولوی عبدالرحمن صاحب مدنیو شکم!
بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹراک سے گرمی نامہ جلا تا تاریخ پہنچا۔ مقدمہ سے سر بھی صحت نہیں جس سے روانگی کی تاریخ معلوم ہوئی۔ اس سے صاحبزادہ کی حقیقت و ختم کا حال معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ دن بھر جل ہی ڈا مبارک فرات اور اس کو زین کی حریات سے نوازے۔

فائن صاحب کو بھی وہ کارڈ دکھا دیا۔ اور بھائی اکرام کو بھی۔ ہر روز نے سلام کہنے کی فرمائش کی ہے۔ فقط والسلام۔

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب جلا معرفت: مکرم عبدالجلیل صاحب مدنیو شکم
مقام جہاد آباد۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)
۱۰۔ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
ہفت شنبہ



عزیز گرامی قند مولوی عبدالجلیل صاحب مدنیو شکم

بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹراک سے ہم۔ دسمبر کا کھانا جو گرمی نامہ ملا۔ انگریزی تاریخ تو مجھے معلوم نہیں لیکن نندو کا کھانا آج ۵ جنوری ۱۴۰۵ شنبہ کو جنیدی مل گیا۔ ایک خط کل اور ایک پرہیزوں مکھ چکا ہوں۔ جب سے اخبار سے نزلہ کی نمبر سنی ہے تشریف لے رہا اور اس کے بعد کے خط کا انتظار ہے۔ مراد آبادی حضرات کی معرفت مرسلہ پیش کیا۔ رسید من گئی۔ فالحمد للہ یہاں بھی اللہ کا شکر ہے۔ غیریت ہے جذبتہ اقدس کی

خداست میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ لفظ دارالسلام
تذکرہ، خطہ بریلوم، ۵، جمادی الاول، ۱۲۸۰ھ



مکرر مکرر، فیوضکم!

بعد سلام مننون، سوہی و حیدر، صاحب، پیلوں اور رانچور کے سفر کی تجویز تو
معلوم ہوئی تھی جوگی، حسب قرارداد ولوی یوسف، ۲۷ فروری کو یہاں پہونچے اور ہم
سب پوری یکت تھیں پوری پیر صاحب کی پیلوں ہوتے ہوئے مشکل کی دوپہانک، رانچور
پہونچ گئے، بعد کی صبح کو وہیں ہلوکا قرآن پاک بھی ختم کر لیا اور جدات کی صبح کو سب کے
سب واپس آئے اور دوپہی حضرات شام کو دہلی چلے گئے، مولانا حبیب الرحمن صاحب
دھیانوی بھی ایک سفر سے رانچور مقیم تھے، وہ بھی ہمارے ساتھ ہی حضرات کو
واپس لکر دہلی تشریف لے گئے، انھوں نے رانچور سے روانگی کے وقت مولوی
عبدالمنان صاحب کو یہ سداکھاج اپنے ساتھ لے جانے پر زور دیا اور یہاں کی
شدت کی وجہ سے حضرت بھی چاہتے تھے کہ وہ ساتھ چلے جائیں اور بیادری سے
پریشان خود مولوی عبدالمنان جی روٹ گئے یا سند شدت سے زیر کوشش رہا ان کو
اننگھان یہ شہر ان کے جانے کی صورت میں دوا کا انپارچ حضرت اللہ میں کے یہ
کون ہو، اور کسی پر اس قدر ارادہ نہ ہوتا تھا، بالآخر یہ ملے جو آپ کو پوری طبیعت سے
کو فوری آغا خط لکھا جانے اور دوام و مسافر خدائی میں پڑنے لگے کسی دقت سے اہمیت
نہیں جاسنے، دوا مسئلہ مرتیں اس وقت تک کہ کیا نظام رہنے، تقایم مولانا صاحب
ارحمن صاحب مدھیانوی دہلی سنہ بی ویزا میں کو صبح آسان اور بنوالے کا فوری چلتے
میں، انہی آں وجہ سے بھی کرگزار یہاں ہی جوتاو شعبان کے ختم کے قریب ایک شب
کے لیے تانا بانا آئے، ہے کہ حضرت کا مجھے ارشاد ہو کہ میں بھی بیکو خط لکھوں لیکن
جب میں مسافرو کے جدا کر میں بیٹھنے لگا تو مولوی عید و منان، مدھیانوی کے لگا بھی
جیسی تو آپ خط لکھیں، اس میں کہ میں ایک دوا کا استعمال کر رہا ہوں یہی دہلی

دجاؤں گا۔ لیکن میرے لیے ان کا تول حضرت کے حکم کا نسخ بننا مشکل تھا۔ اس لیے میں کار سے اتر کر واپس حضرت کی خدمت میں مولوی عبداللہ صاحب کا حکم لے کر پہنچا تو حضرت نے فرمایا کہ جو یہاں گھنٹہ بونے یہ تو مکھڑی دینا۔ اس لیے سرگزشت پوری مکھڑی اب آپ حضرات کے علی مقام است تک تو ہم بیس زمینی لوگوں کی دسائی نہیں۔ لہذا جو مناسب سمجھیں عمل فرماویں۔ والد صاحب مولوی عبدالرشید صاحب مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام سنوں۔ فقط والسلام

فہم کھنے کے بعد آپ کا پیچ کا کاٹو ملا۔ اس میں کوئی جواب غلب بات تو ہے نہیں مگر محرم الحرام مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب جناب ڈاکٹر کر یا۔ منظر علم عبداللہ صاحب زکریا صاحب۔ صلح سرگودھا و خرباکتہ۔ ۱۸۔ رجب ۱۳۷۵ھ



محرم محرم بدینو شکم!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ پہنچا۔ مشورۂ عاقبت سے مسرت ہوئی۔

اس سے قبل آپ کا ایک والا نامہ پہنچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا۔ حضرت اقدس الحمد للہ بغیریت ہیں۔ رگنی مسابہ کے رائجور میں بھی کچھ ہو رہی ہے۔ گو ماہیچہ رست کم ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب کی اعداء کی خبریں میاں بھی کئی روز سے ہو رہی ہیں۔ مگر ابھی تک آمد نہیں ہوئی، مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی پانچ چھ دانہ جو سنے رائجور شریف لے گئے تھے آج کار سے واپس ہو کر شاہ صاحب کے ساتھ سیدھے دیوبند تشریف لے گئے۔ اس لیے کہ حضرت اقدس مدنی پرسوں ماہ مبارک کے بعد تشریف لے رہے ہیں۔ دیوبند پہنچے ہیں۔ شاہ صاحب بھی حضرت سے ملنے تشریف لے گئے تھے۔ ان کا معمول تو ملنے کا ہے نہیں، اس لیے ان سے براہ راست تو مصوم نہیں ہو سکا، لیکن دیوبند سے جو لوگ آج وہی وقت آئے ہیں ان سے معلوم ہوا کہ شاہ صاحب نے حضرت مدنی سے بہت کی تادیب مقرر کر لی اور حضرت نے اپنی چوٹری میں ۶ جولائی تحریر فرمائی۔ حاجی عبدالعزیز صاحب انبالوی ابھی تک رائجور ہی ہیں۔ کچھ طبیعت تازہ

جو بھی تھی۔ اب اچھے ہیں۔ مولوی یحییٰ صاحب برادر لنگری بھی گزشتہ ہفتہ دفعہ سخت بیمار ہو گئے، پیٹ کی ہی شکایت ہو گئی۔ مگر اللہ کا فکر ہے، راجہ جی ہی طبیعت اچھی ہو گئی۔ بڑا بڑا کام مولوی احمد صاحب کی طرف سے سلام سنوں۔ واد صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب کی خدمات میں سلام سنوں۔ مولوی وحید کا دیر ۱۰ دہر لال تکس کا استاد ہو گیا ہے۔ مولوی سید صاحب ایک دو دن میں واپس ہو گئے والے ہیں بقعہ والسلام
 عظیم مولوی عبدالحمید صاحب بخیر صحت و تمام شفا و عافیت
 صاحب نادیدہ ہم مقام جہاد میں ڈرامہ ڈرگودیا مغرب پاکستان، ۲۱۔ جولائی ۱۳۸۵ھ



عظیم مولوی عبدالحمید صاحب بخیر صحت و تمام شفا و عافیت

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت کارڈ پر پونچھا۔ اس منہ قبل ایک نریندر لال کوہ چکا
 ہوں۔ جس میں حضرت مدنی زاد مجدد ہو گئے۔ ۲۔ ہوتی کوہ پٹ، راجپور کی تجویز کی اطلاع
 تھی۔ اگرچہ میں مولوی عبدالوحید صاحب راجپور سے آئے۔ دارالعلوم نے ۲۸۔ جون
 بتائی۔ تاریخ ہر کارہ کی ماضی کی بھی ہے۔ مولوی وحید کا اسرار میرے سے
 جانے پر تھا۔ مجھے ان سے دوسری ملازمت ہوئی تو وہ۔ غیب کی کریں گے کہ تمہارے تعمیل
 حکم میں تو جاتا رہا ان کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا۔ مگر جیورنی پر پیش آئی کہ اسی دن
 مولوی یوسف گئے اور وہ محض اس لیے آئے کہ مجھے اس شہید گری میں توجہ کے
 جذبہ میں ضرور جاننے کا حکم دیں جو ۲۴۔ جون کو ہے۔ ایسی صورت میں اس وقت
 راجپور میں لڑائی بالکل گنتا نشی رہی تھی دن سے طبیعت بھی خراب ہے۔ سو رات اور
 دو دن سر کا دورہ ہے۔ خالق گری کی خدمت کو اس میں دخل ہے۔ فقہہ والسلام۔

عظیم مولوی عبدالحمید صاحب بخیر صحت و تمام شفا و عافیت

مقام جہاد میں۔ ضلع سرگودھا۔ مولوی پاکستان، ۲۱۔ جولائی ۱۳۸۵ھ



فقط تحریر

عزیز مہم مولوی عبدالحلیم صاحب مدبر ہوناسات طاکٹر جی، بلوچہ صاحب مدبر مضمون
مقام جناوہیاں - طاکٹر کا ذخا ص - ضلع سرگودھا - ۱۹ ستمبر ۱۳۷۶ھ



عزیز مہم مولوی عبدالحلیم صاحب مدبر

بعد سلام سنوں - صبح تم سے نہ مل سکتے کا خلق خوب رہا کہ گھنٹہ تک تو ہم
سب سڑک ہی پر تھاری گاڑی کے انتظار میں کھڑے رہے - اس کے بعد یہ خیال ہوا
کہ شاید حضرت ولی کا مدبرہ سے واپس چوٹی ہوئے تھیں نہ گئی - اس خیال سے
سینکلیر آدمی پر یہ حیرت کھائی تھی کہ شاید نہیں وہاں سے لیا ہو - وہ جو بولنا کہ
دلوں کو ریس تیل - اور کرتا چکی میں -

صبح سے طبیعت پر بہت اثر ہے - کام میں بالکل دل نہیں لگ رہا - رات کو نیند
نہ آنے کا اثر بھی واضح پر خوب ہے اور اس سے زیادہ اس کا فکر سوار ہے کہ رات کو
حضرت کو بھی چند نہ آئی تھی - اس پر سفر کا مکان مزید براں - اللہ تعالیٰ ہی جیت سے
پہونچا دے - بڑا فکر سوار ہے - امید ہے کہ پھر رسی کے شرے سے جلد شرف فروریں گے
صوفی جی، مولوی عبدالوہید مولوی عبدالحلیم، بھائی، الطاف سے سلام سنوں -

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کہ بعد جو ترہ اور دل چاہے کہ دیتا -

- بے نہانی ترجمان شوق بے حد ہو تو ہو

درد پیش بار کام آتی ہیں تھریں کہیں

تحریر - ۲۷ رجب ۱۳۷۶ھ

فقط واسلام -



ہواری شام غریت پر بھی دو آنسو بہا لینا

پر صبح حیدر یا مان وطن تھر کو مبارک ہو

عزیز مہم مولوی عبدالحلیم صاحب مدبر

بعد سلام سنوں - آج صبح ایک کارڈ مولوی عبدالحلیم صاحب کے نام لکھ چکا

ہوں۔ بعد طہر سبق کو جاتے ہوئے بالکل ضابطہ تو کچھ راستہ میں ٹھہرا۔ اسی وقت راستہ
 ہی میں اس کو پڑھوایا ہو لاہور بخیر و سی کا شہرہ تھا۔ درودِ ہر سے تعجب ہوا۔ اول تو
 یہ کہ میرے حال میں حسب روایات نہ حیا نہ کافیا نہ شعیب کا تھا اور اس سے زیادہ تعجب
 اس پر کہ نہ حیا نہ کافیا نہ شعیب کا تھا اور یہ ماثر سے تین بجے دوپہر کو بنا ہوا ہے
 مل گیا۔ اگرچہ وہ ۴۰ بجے شام کو رہا گیا تھا اور یہ صبح ہی دس بجے دے دیا گیا تھا۔
 پھر بھی لاہور کا تاریخی جلدی پہنچتا تھا رہی کرامت ہی کہا جاسکتا ہے۔ بہت
 ہی العینان و سرور ہوا۔ جہاں فکر تھا کہ نہ حیا نہ شعیب کا تھا اور اس سے کافیا نہ
 نہ ہوا ہو۔ لہٰذا جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ سفر تو بخیریت سے پورا ہو

گیا۔ خدا کرے کہ وہاں چونچ کر رہی کان کا اثر زیادہ نہ ہوا ہو۔ حق تعالیٰ شانہ! اچھے
 لطف و کرم سے حضرت کے وجودِ باہور سے وہاں کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع
 پہنچائے تاکہ اس صنعت و پیری میں سفر کی مشقت کا ثمرہ زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔
 بعد سے تعنی رکھنے والوں کو میری طرف سے حکماء پر پیام پہنچادیں کہ حضرت کے وجود
 کو بہت زیادہ غنیمت سمجھ کر زیادہ سے زیادہ اوقات اپنے کھانے کا خود انتظام کر کے
 حضرت احمدی کی خدمت میں گذاریں۔ اس کے بارہ میں معمولی اعداد کو انتظام سے
 دور کریں میں خود بھی احباب کو کھ رہا ہوں مولوی بطیف صبح مغرب تک مسجد کے طور پر
 کھتے تھے شام کو واپس آگئے۔ مگر ابھی تک تفصیلی گھنٹوں نہیں ہوئی کہ کیا گندمی کل
 میلان قیام کے بعد پرسوں رات پور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آزاد صاحب بھی یہاں میں چند
 روز کا حصول ویز قیام کا ارادہ ہے۔ مولوی جی و مولوی وحید مولوی حبیب الرحمن
 صاحب مولوی عبد المنان اور دیگر واقفین کی خدمت میں سلام مسنون کہ دیں۔ تم سے
 روانگی کے وقت ملاقات نہ ہو سکنے کا قلق ہے اور رہے گا۔ میں نے توجہ متاثر کیا
 کا یہاں نشہ کر دیا جائے مگر مولوی جی کی رائے ہوئی کہ پھر ول الہ پر کیا جائے گا۔
 یہ خط راست لکھا تھا۔ ذاک سے نہ حیا نہ شعیب کا کارنامہ، مولانا عبد المنان بھائی

کے میاں کے اخراجات کا اندازہ باطل نہیں مگر واجب تھا حسیل سامنے آتی ہیں تو پھر وہ حیرت میں پڑ جا۔ آہ میں۔ یہ تو کویہ آقا ہی کا خزانہ ہے جو ان سلاطین آخرت کے اخراجات کا تکفل فرماتا ہے۔ حضرت اقدس کو یاد رہے گا کہ جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس ناکارہ کے اخراجات کی پیش کش حضرت اقدس کے توسط سے باصرہ فرمائی تھی اور اس ناکارہ نے باصرہ مدد کر کے قند تودہ تھا حسیل سن کر حیرت میں پڑ گئے تھے اور پھر کسی نہیں کہا تھا کہ اس یہ کار کے اخراجات کو ان ناکارہ کے اخراجات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دوسری مصلحت یہ بھی ہے کہ یہ جملہ برادران مشترک میں اور یہ ضروری نہیں کہ جو جذبہ بھائی تین کا ہے وہ سب برادران کا ہو۔ ان کا یہ خیال کر رہے ہیں اپنے ذاتی حقد میں شمار کریں گا چلنے والی بات نہیں۔ ان دو کے علاوہ بھی کچھ مصالح گھوڑا گل کے ہیں۔ یہ اپنے خیال ہے۔ اس کے بعد رموز محکمات خوش خسرون دانند۔

اگر اس مسئلہ میں کوئی بات پیش آئے تو ضرور مطلع کریں۔ فقط والسلام۔

رات ۵۔ چھ سے یہاں بارش کا فاصل اس وقت دس بجے صبح تک ہے۔

مرکز مولوی عبد الجلیل لکھنؤی صاحب مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ فرمایا۔ پنجشنبہ یکم نومبر ۱۳۷۹ء جیل روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۹ء



عزیزم عافانکم وسلم!

مہد سلام سنون۔ عید الاضحیٰ میں آج شنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۹ء کو تمہارا شہ شہ کاٹھا راس کراہیتان ہوا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ خیریت سے سفر کی تکمیل ہوئی۔ فالحمہ للہ علیہ لاکھ حمد و کثیرہ تہنیتاً کا فائدہ۔ بڑا ہی فکر تھا کہ یہ طویل سفر کا میں کیسے گزرے گا۔ بندہ نے دستی پر چمکے علاوہ مشک، بدھ و جہرات کو مسلسل جین کا روٹ تھما ہے نام اور مشک کو ایک کا روٹ مولوی عبد الحسان صاحب کے نام بجاویہ تار لادیا رکھے۔ تمہارے نام جو آخری کا روٹ تھا وہ بھائی نین کے پاس کے تعلق تھا۔ جس کے پونچھے اور تہ کا انتھارہ رہے گا۔ یہاں جہرات کی شب کو اب بھی سے دپٹکر

صاحب کا اسم انور کا روز دلانا جلیل ص حسب اہل تاریخ۔ لیکن مضمون سے کچھ ناہر
جو حرات کا کھٹا ہے۔ اس لئے کہ اس میں کھٹا کہ پرسوں ایک خط آئے ہے کھٹ چکا ہوں۔
آج دو صفر ۵۔ نومبر یکم بیچ نشان کو پہنچے۔ حضرت اقدس کی شریعت اور مہولت کی
مشغولی اور بیاضات۔ عوام پر کر تو ہے حد سرت جوئی لیکن دونوں خطوط کے شرک
مضمون سے۔ انا زہد و کر کے اب پاکستان کا روزہ شروع جوئے کے آئے شریعت جوئے
وہی فکر تعلق ہر ایک ان حضرات کو آئے۔ قناعت نہیں کہ بل حضرت تو حضرت نے پارسی
آئے وہ حضرات بھی تھوڑی سی تھوڑی تکلیف کو اڑ کر میں۔ یہ ایک ضرور ہے کہ حضرت ہی
ارہو پھر میں۔ اپنے کسی کے یہاں اتنی و مفرس نہیں کہ باحوال و مکمل اس کو روک دوں کہ
حضرت کو گشت نہ کر افراس۔ فانی الہی خان۔

وایٹا جلیل صاحب کی خدمت میں اس سے قبل ان کے متعلق کے خط کا جواب ۸ ربیع الاول ۱۳۵۰ کو لکھ چکا ہوں اور اس سے قبل میں نے انھیں ارسال خدمت رچکا ہوں۔ غالباً بھائی شیعہ صاحب حسب تحریر خود آپکے ہوں گے ان سے کر دیں کہ آپ کے رفیق ناصر کا ہمہ نفع جواب ارسال خدمت کر چکا ہوں غالباً پیو بھی گیا ہوگا۔

یہاں رات دریت عامہ ہو کر راتِ کھجورِ بریج اشافی ہو گئی۔ حضرت اقدس کی محضریت میں سبایم کتبہ عدلہ عائلی نے درخواست کی کہ سوا کچھ عربی روئے ہے۔

بے نیابتی قریبان سخی ہے علم جو تو میرا لہ

مذہبی جیسے کی اس بات کا خصوصی شک کہ وہ پتہ بڑا روٹ پر کچھ دیتے ہیں سچا نہیں پڑتا فقط واسطہ امر۔
 کوئی بے حجاب ہر علوم (ہم پر یہ الشافی)
 کہ ان کو جان مونا جلیل صاحب و مولود عبد اللہ صاحب مصلحا
 کوئی مٹے ہوئے جیل روٹ ۔ ماہر ہر مصلحا پاکستان



عزیز گرامی تہ رعنا کا مکہ اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت قہار اگرائی نامرود غرہ لومبر شنبہ پہونچ کر موجب مذمت ہوا۔ کل کی ٹراک سے حمدا را پشنبہ کا کاٹھ پہونچا تھا۔ اس وقت جڑب کہہ دیا تھا۔ تعجب ہے کہ میرا کوئی حریف اب تک نہیں پہونچا۔ میں نے جنگل سے عرائض کہتے شروع کئے تھے۔ جوتک مسئلہ اس کے بعد کل دوشنبہ کو تھا جسے پہلے کارٹ کا جواب لکھا۔

حضرت اقدس کی صحت و نشاط کی خبروں سے بہت ہی مسرت ہے جی تھائی شانہ مزید قوت عطا فرمائے اور تاپیراس مبارک سایہ کو ہم لوگوں کے سروں پر قائم رکھے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ شفع تعصیب فرمائے۔

آزاد صاحب کئی دن اپنے ویزے کے انتظار کے بعد آج وہلی گئے ہیں تاکہ وہاں سے شاید کچھ سراج لگے۔

آج کی ٹراک سے مولوی عبدالمنان صاحب کا خط بھائی اکرام کے نام پہونچا، جو شاہ صاحب کے متعلق تھا۔ شاہ صاحب سے ملاقات کوئی آسان کام تو رہے نہیں۔ حضرت اقدس کی موجودگی میں بھی ان کی ملاقات مشکل تھی۔ سنا ہے کہ آج کل میاں سعید بھی بہت آسہ ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ مولیٰ صاحب، مولوی عبدالوہید صاحب، مولوی عبدالمنان صاحب، بھائی الطاف صاحب سے سلام سنوں۔

مولوی عبدالعزیز صاحب کے والد کی زیادتی علالت کی اطلاع آئی ہے۔ وہ آج ملاپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مولانا محمد صاحب کی خدمت میں سلام سنوں۔ فقط والسلام
 مکرم محترم مولانا عبدالجلیل صاحب مکتبہ
 کوٹھی بلائی، جیل روڈ، لاہور، (مغربی پاکستان)
 مولوی بھائی ۲۰۰۷



عزیز خرم مولوی عبد الباقی صاحب عائدہ اللہ وکرم!

بعد ملازمتوں کل صبح کی نماز آپ کا کاروبار یاں تباہی کی سحریت اور آئی
صبح کی نمازیں دوستی پر یہ بابو رحیم تھان نہا حبیب کی سحریت پہنچ کر محبوب مذات و
سہرت جواحق قنات کے غنا و حرا کے تیر بھٹا فرما کے، اب تک تو مشہرت اقداس
کے سفر کے ہو میں واقعی شعیدہ انتہی رنھا، لیکن جب کہ معتقدہ انھی حدیث پاک
تساخروا تخلصوا، یہ منہ جاتے نہایت و کبان کے قوت و نشاط کا سبب ہوا
نالمہ رش علی الفک، اب خطوط کے اس تردد کی ضرورت باقی نہیں رہی، تمہارا
اس میں خرچ ہے، ضمان واری کے رش غلہ و دروازوں میں اور بجھے یہ بھی بالکل کورا
نہیں، اگر کمر اور جوی دو سے تمہارے اپنے اصل کا کچھ خرچ ہو، تمہارے خطوط اور
اس سے زیادہ تحصیل سے آنے والوں کی سحریت خدا اور حضرت جبرم معلوم ہو کر
ہستے ہی ملک زنت بانیہ ہو رہا ہے، نقد و فروز، خوش قسمت جب وہ فوج کو کچھ رز و ول کر
لیں، اپنی قوم و ایمانوں سے ظ

تمہی و متانہ قسمت، چہ سوار و برہان

کے تحت سایہ ہی اہلبر الا کا براور اکا بر کی تحقیق کہتے کی وہ کو یہی نہ کر گئیں
اب تک کسی خدمت یا آنے والے سے بجا ہر الحاد حافط عبد العزیز صاحب کی
تذریف اور ہی کی تیر نہیں کی، معدوم نہیں کی ہیں اور کیوں تشریف آوری میں جونی
پناور، سابق مشورہ تم جلا اہل باب شامیں خدامت و دیارہ زور سے کہتا ہوں
کوئی شخص کتابی خصوص کی گئی نہ ہو اپنی طرف سے طبع کا لہر رنہ ہونا چاہتے آرتے
خود سے بھی اس برہمن نہیں ہوتا، تو انہی خدمت کی قول تک استمر، نقد و سلام، بخت سے
اقدس سیدی و منہ کو اہل اللہ طلال، بیکارہ بعد سلام مسلمان، دستہ نامی و۔

کو ہم خرم مولوی عبد تھان صاحب، ابو شکرم

بعد ملازمتوں اس وقت دوستی پر یہ سہری جبر و زور، اہم کہ جوا کر رہی تھی۔
کل کہ یہ سہری، اول کو یہ دیا تھا جس کا وہ ہوا، میں نے ہی تھو پکے ہیں، دونوں کی

قیمت بھی ان کو دے دی گئی۔ آپ نے لکھا کہ روزانہ ایک خط لکھ کر مہجوں مگر یہاں
ابھی تک آپ کا ڈاک کا تہ ایک ہی خط درخندہ کو ملا تھا جس کا اس دن مشترکہ جواب
لکھ دیا تھا اس کے علاوہ ڈاک کا تو ابھی تک نہیں پہنچا۔ دوستی کل اور آج دو دنے بعد
کے شاہ میں یہاں ایک ہفتے سے موت نازل ہی جا رہی ہے اور آج بخاری شریف کا ختم
بھی ہے۔ رقی تھانے شانہ افضل فرمائے۔ ٹی اے صاحب کی آمد کی خبر سے مسرت
ہوئی۔ ان سے مصروفی جی سے اجتناب شاہ تھا سے مولوی وحید جہاں الٹا، مصروفی جی اور
جبلہ جہاں کی خدمت میں سلام سنوں۔ مولوی عبدالرحمن کا نام بھی ابھی تک کسی خط
میں نہیں آیا کیا وہ اب تک بھی ورہا کا بند ہی باندھ رہے ہیں۔ فقط و سلام
خط لکھنے کے بعد آپ کا دوسرا کارڈ مورخہ، مہاکوثر بریلنگی۔ خط پر یہ تاریخ ہے
مستوفی ۳۰ نومبر کو ہے۔

مکرمی محترم مولانا عبدالحق مولانا عبدالحق ملکا۔
کوٹلی مہاجری جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)
ذکر بے غلام



بوزمست مولوی جلیل صاحب ملو

بعد سلام مسنون کل کے دینی پرچوں کے
جواب میں ایک مشترکہ کارڈ آپ کے حضرت حافظ صاحب کے یہاں مبینہ کا نام
لکھا تھا وہ ڈاک میں ڈالنے کے قربت نہ آئی تھی کہ مولوی مسعود ایسی یہاں پہنچ گئے تو پھر سوچا
کہ ان کے ذریعہ جلدی جائے گا۔ لہذا ان کے ساتھ ارسال ہے اور اس پر چرکا مقصد۔
بلیٹے ہیں۔

۷۔ جہاد قی توگوں نے یہ خواب سنانا شروع کر دیا کہ حضرت ائمہ ص نے خواب
میں فرمایا کہ مجھے یہاں کا پالی موافق نہیں کیا اس لیے جلدی ہی آرہا ہوں۔ اس خواب
کا پہلا جز تو پسند نہیں آیا دوسرے میں مجھے بھی کچھ نیا وہ خلاف نہیں۔

۷۔ معلوم ہوا کہ آپ حضرات کی روانگی کے دن عبداللہ پور جگہ دہری کے لوگوں نے ایک منصوبہ بنایا تھا کہ ایک جمعیہ شرک پر جا کر لیٹ جائے اور حضرت کی کار کو روک کر عبداللہ پور مسجد میں لے جائے اور دو تین گھنٹہ کم از کم وہاں قیام ہو سکے انہوں نے از خود یہ نظام بھی بنا رکھا تھا کہ صبح کی چائے تو ڈکریا سکے یہاں جو ہی گی اور کم از کم ۱۰ بجے تک سہارنپور سے چلے جاتا۔ اس لیے یہ سنیہ گریہ سے پیٹے شرک پر ہونے تو کسی سے معلوم ہوا کہ کاریں گزر گئیں۔ الحمد للہ آمد بود ہاتھ دے بیٹہ گزشتہ۔

آج وہ شنبہ کی رات میں بھی کوئی خط تمہارا نہیں ہے۔ دہری و انہام کے خط سے معلوم ہوا کہ آزاد صاحب نظام الدین راج رہتے ہیں، بھائی گمراہ صاحب ۶۔ یوکر کو بھی پہنچے تھے۔ کل کیشنہ کو لاہور کے دہلی پہنچ گئے۔ پہنچنے کے بعد کا خط تو ابھی نہیں آیا، لیکن میری آمد دہلی کے خطوط سے کل گزشتہ دہلی پر پڑنا معلوم ہوا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اسلام کے بعد دعا کی درخواست۔ انبار سے معلوم ہوا کہ مولانا خط لکھا تھا کہ کو آنت اترنے کا مریض تھا جس کی اس وقت تکلیف تھی۔ پر سول ان کا آپریشن ہوا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کو درخواست ہے کہ ان کو بھی بھارتی مسلمانوں کو ضرورت ہے۔

دوشنبہ ۸۔ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ



عزیز محترم و محاکم اللہ وسلم!

بعد سلام سفون۔ تمہارا ۹۔ ربیع الثانی کا لکھا ہوا کارڈ اسی وقت ۱۳۔ ربیع الثانی خنبہ کو پہنچ کر موجب مسرت ہوا کہ کل شب میں آزاد صاحب کی معرفت ایک پرچہ لکھ چکا ہوں حاجی حسین احمد کا کوئی خط لاہور پہنچنے کے بعد کا بندہ کو نہیں ملا، حتیٰ کہ ان کی بیکری کی اطلاع بھی آپ ہی کے خط سے ہوئی تھی۔ جمعہ کی طرف سے سلام سفون تو کہہ ہی دیں۔ نیز حافظ عبدالعزیز صاحب صوفی صاحب اور دیگر حضرات میں سے بھی۔ کچھ گھر کے برابر جو کھانا پیش میں کر گیا تھا، آڈیو اس کا بیچ نامہ پر سول دہری گیا، جب ہی سوچ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارت

ابن احمد دیشیب خیرہ خصلت الہرحس و طول الامل ساری عمر ختم ہو چکی تھی
 اب گور میں پاگل لٹکانے بیٹھا ہوں تو ایک کوٹا شکستہ خرید لیا۔ غیاث اللہ مسعود
 خط لکھنے کے بعد بھائی اکرام بھائی محمود پٹی سے یہاں پہنچ گئے۔ فقط والسلام
 عزیز گرامی خلد مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ ذکر کیا۔ مظہر علوم
 کوٹلی ۱۳۰۲ھ۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۱۳ ص ۱۲۷



عزیز گرامی خلد حضرت عافی اللہ وسلم

بہر سلام مسنون کل حصہ کے بعد راجہ حسن خان کی معرفت پہنچا۔ میرے نام کا
 پرچہ تو اللہ کا شکر ہے وہ لے آئے لیکن کسی صاحب کا بھائی اکرام کے نام ہی تھا۔ رات
 میں گم کر گئے۔ آج کی شام سے آپ کا ہا۔ نوہر کر لکھا ہوا تھا۔ جس میں ۴۷۷ بعد ہی سی
 واپسی کا ذکر تھا۔ گنہ راج حق تعالیٰ شاد اس عتاب کی تعبیر کر صبح فرمائے۔

حضرت احمد کی صحت کے طرہوں سے بہت سرت ہے۔ آج رات حضرت علی
 کی فتنی کی وصیت ہے۔ حضرات راجہ رستے ہوئے ہیں۔ کل بات آئی تھی۔ راجہ خضر
 صاحب سے تو ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی مگر راجہ عطاء الرحمن صاحب سے پرچوں سے
 کئی مرتبہ ہر چکی۔ وہ پرسوں سے گئے ہوئے ہیں۔ راجہ حسن خان بھی شادی کی وجہ سے بھی
 نکاح راجہ نہیں گئے۔ بھائی متین نے حسب وعدہ خط لکھا، انتظار ہی میں رکھا۔
 دو شب سے قاری سعید صاحب کی جدیدت نیا وہ خراب ہے۔ آج ساری رات بیٹھ
 کر گزری۔ بیٹھے سے اضطراب ہو جاتا تھا۔ ڈاکٹر کو صبح کو دکھایا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی خطو
 کی بات نہیں ہے۔ نرکام ہو گیا، اس کے اثرات ہیں۔

حضرت احمد کی عودت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست لے کر محمد صاحب خانبہ
 کو یہاں آئے تھے۔ بختہ خورشید میں کاغذ ملکا کا اڑا رہے۔ فقط والسلام۔

عزیز بر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ ذکر کیا۔ مظہر علوم
 کوٹلی ۱۳۰۲ھ۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۱۳ ص ۱۲۷
 دہشتیہ

غزیر گرائی تعدد علانہ ذمہ

ابدر سلام سنون راسی وقت نماز کا رٹ مورچہ ۱۲۔ ربیع الثانی پہونچا یہ جلدی
 ہونچا گینا کل شعب میں آتما زاد منی خطا پہونچا تھا۔ اس کا جواب کل کا رٹ سے لکھ چکا
 ہوں۔ آزاد صاحب دامت میں خط کا تم نے اس میں ذکر لکھا ہے وہ آج کی جگہ رہ
 توہ یا نہیں۔ کل کو شاید آبا رہے۔ ان کے جانے کے بعد ایک جوائی کا رٹ اس کے نام
 نظام الدین سے لوٹ کر آیا تھا۔ میں نے ان کے نام کے خط پر تو چند کات کرنا در کا
 پتہ لکھ دیا تھا اور جواب دئے کہ رسل کو لکھ دیا تھا کہ ان کو صاحب پاکستان جانچے کہ
 آج کے آپ کے کا رٹ سے یہ معاملہ ہو کر کو لائن میں مرتبہ صبح کی مجلس ۱۲ ایکس اور
 بعض مرتبہ صبح کا لٹنا بھی نہیں ہوتا کلفت ہونی مانوں کی خاطر سرانگھوں پر مگر
 حافظ عبدالعزیز صاحب کو اور وہ نہ ہوں تو بھائی اطراف کو اتنی ذمہ داری اپنے پر
 لینا ضروری ہے کہ آرم کے اوقات کی انتہام سے پابندی کیا کریں، چاہے بھائی کو
 اس میں کچھ جھڑکی بھی ملتی پڑے۔ تعجب ہے کہ موسوی مسعود الملی اتنے دن میں کیوں
 پہونچے۔ ان کی معرفت جو اسٹیڈیاز رسل ہوئی تھیں، ان میں سے پانوں کا شکال
 جو رہا ہے۔ لیکن شام رٹ محفوظ علی کی نوکی کی رخصت عصر کے قریب ہوئی

اور بعد مغرب اسی آدمی میں موسوی لطیف الرحمن جانی خمرات ملتے آئے۔ عشاء کے بعد
 یہاں پہونچے۔ آج اوکل تو یہاں قیام رہا۔ حضرت آدم کی خدمت میں سلام کے بعد
 دعا کی درخواست۔ ان نہایت مسرت ہوئی ہے کہ مانوں کا جرم ہے۔ حق قہار شہاد
 گوئی کو زیادہ سے زیادہ متعصیب فرمائے۔ موسوی یوسف صاحب بھی حضرت آدم کی
 خدمت میں دعا کی درخواست فحوظ میں نکلتے رہتے ہیں۔

حافظ خلق صاحب آنکھل۔ کچھ گھر پر مسعل ہیں۔ اللہ عزائے نو عطا فرمائے۔
 صبح کو چار گھنٹہ اگر عصر کے وقت جاتے ہیں۔ ان کی طرف سے سلام کے بعد دعا
 کی درخواست میں بھی کرتے ہیں۔ ان کی ایہ باریں اس کی خدمت کے لیے بھی فقط دوسرا

عزیز بخیر و افراط مودری عبدالمجید صاحب مدد
کوشی مسکن بھن روڈ لاہور بمبئی پاکستان



عزیز راجی قی و مشروبات علیہ السلام
بعد سلام مسنونہ یہی وقت تھا کہ کوٹہ موٹر ۹۔ ۱۰ بجے اور منتخب آج پختہ ہوا تو میر
کوٹہ ۱۰۔ ۱۱۔ مشرہ عنایت اور حضرت اقدس کی صورت کی خبر سے سرت جہانی مودری مسعود راجی کی
مواہت مرسلہ استیضائیں تڑپ سے تعلق جہاں میں نے تو اس وقت غصہ بھی ان کے سامنے
ہی بیان کر دیا۔ کہ کوٹہ تھی اور میر سے کہتے ہی پریمانی اکرام نے صنعتی پرچہ بھی کہہ کر ان
کو دیا تھا کہ مودری عبدالمجید کی فرائض کی تعلیم انہوں نے اس میں کھلی تھی بعد ازاں یہ کہ
وہ پرچہ بھی شاید کچھ اچھا نہ لاس میں تو پوری تفصیل تھی۔

اب شک کسی نہ کہیں آتا اور صاحب کے ساتھ میرا شیڈ یا کاجی ڈکڑ نہیں۔ مودری
مسعود الہی۔ ہاتھ بتائی انصاف کا خط بھی اور اس کا اہتمام معلوم نہیں۔ میں کو ایسا حشر ہوا
مے چالنے والے چیز سے بچانے سے کہ کسم کی وجہ سے گھبراتے ہیں۔ ایک دو صاحب اور بھی
میں مکر بہت نہ پڑی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد ان کی درخواست۔ ہماری صاحب کی
معبودت کی دن سے ناما ساز ہے۔ مگر پریمانی جو صورت تھی وہ اب نہیں ہے۔ مودری
لطیف الرحمن شعل کی شب میں غٹ۔ کہ قریب اس لاری میں گئے ہوئے تھے جس میں
راؤ محمد علی نام کی لڑکی تھی۔ آج یہ سب کی صبح کو واپس گئے۔ آج صبح کی مشہور تھی
کہ یہاں ان کی آمد تھی اور وہ اس شہر پر منظور ہوئی تھی کوٹہ کو وہ اپنی سائیکل پر
لاٹھوڑ چڑھ چکے تھے۔ نقدہ واسلام۔

عزیز بخیر و افراط مودری عبدالمجید صاحب مدد
کوشی مسکن بھن روڈ لاہور بمبئی پاکستان



عزیز محترم عفاکم اللہ وسلم!

بعد سلام سنون۔ آج کی ٹو اکہ سے تھارے سے دو کارڈ ایک پہلا جس کی تاریخ لڈائی
پر ٹراگٹا کی مرگائی ہو رہی تھی نہیں گئی لیکن دن ہمارا شنبہ کا اور دوسرا جمعہ کے دن کا لیکن
مہراس کی تاریخ پر آئی لیکن بظاہر ۲۳ نومبر کا ہے۔ آج ۲۲۔ رجب الثانی دوشنبہ کو
بیک وقت تھے۔ ہر دو سے حضرت اقدس کی خیریت اور حالت معلوم ہو کر بے حد مسرت
ہوئی۔ حق تعالیٰ خدا کے لئے فستل و کرم سے بعافیت و صحت تامل و قوت و طاقت کے
ساتھ اس مبارک سایہ کو ہمارے سروں پر لایا یہ تمام رکھے۔ ذکرین کے لئے کمرہ خصوصی
کودینے کی تجویز بہت اچھی ہے لیکن حضرت اقدس کے کمرہ کے قریب ہی ہونا چاہیے۔
اس دوسرے خط میں تم نے زمین کی خریداری پر میرے تاسف کو دیکھ کر تو صبح
مگر وہ دھڑکیں، خریدنے کے بعد سے اب تک قلق ہے مگر میں بھی سمجھتا ہوں کہ ایک
کا بعض فضلی ہے۔ مہانوں کے بیٹھنے کی جگہ بالکل رتھی۔ اب کچھ تو ہوئی مگر وہ طبعی سے
موتی ہو چکی۔ زمین کی خریداری سے اس پر مسرت کی رقم ادا بھی ہے کا ضائع ہو رہی
ہے۔ مولوی نصیر اور حافظ اسحق کے شکوہ میں ہوں اب نے کھاکو کو کوئی کوئی کرنا
نہیں کرتا۔ کہتے ہیں کہ کوئی آپ کی غرض کی چیز نہیں ہے ادا بھائی تو اس میں کافی دیر تھا پھر
بھی کیوں ساکت ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اب
تک کسی خط سے۔ معلوم نہ ہوا کہ مولوی عبداللہ ان اور بھائی کی درخواستوں میں سے کیا کیا ہو چکا۔
حافظ اسحق صاحب اعجازی محمد عمر دونوں اس وقت یہاں تشریف فرما ہیں دونوں
کی طرف سے سلام سنون کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی نصیر الدین صاحب بھی
سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں اور والدہ علو اور بھیاں بھی۔ حضرت علی بڑا
کے ایک ہر دور سے فارغ ہو کر جمعہ کو خیریت دیوبند پہنچی گئے۔ اور سفر کے بعد تھکان
کا بھی کوئی خاص اثر اس مرتبہ بھی محسوس نہیں ہے۔ فہ و اسلام۔ ذکر۔ ملاحظہ علو

عزیز محترم مولوی عبد المجیدی صاحب سلمہ
کرمی ملتانی۔ حمل روڈ۔ واجد و خدائی پاکستان
۲۲ رجب الثانی ۱۴۰۶ دوشنبہ

عزیز گرامی محمد۔ عارفانہ اللہ وسلم!

بعد سلام ستون۔ تمہارا کارڈ مورخہ ۹-۱۰-۲۰۰۰ میر آج ۳-۲-۲۰۰۱ء شنبہ کو پہنچا۔
خبرہ عافیت اور انوس کے سبب ہوئی۔ بالخصوص حضرت احمد بن وامیدؓ کے خیریت
مزاج و صحت مزید سرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اس مہلک
سایہ کو تادیر بہار سے سردوں پر قائم رکھے اور صحت و قوت میں روز افزوں ترقی عطا فرما۔
خواجہ داؤد کو مرضی ہے کہ وہ مضمون پر مہر لگا دے کہ تم نے اس پر کچھ تو
نور افروز بھی کی تو چونکہ گئی لیکن اس کے نیچے علی میں کے خط کے تعلق جو کچھ لکھا تھا
میں اکتا ہے۔

رات کچھ حضرت مرزاؒ کے اپنی ذاتی اندامی سند پور گئے ہیں۔ مزید ہی مناسب
کے واقعات ہیں۔ ان کے ہاتھ بھائی کوڑم نے دوڑا ہے چائے اور پان ارسال کئے ہیں۔
تفصیل پر چوٹی ان کو لکھ دیا۔ کتنے بھی ان کے ہاتھ ارسال کر کے کوٹھکا یا تھ اور پرچہ میں
لکھ بھی دیا تھا۔ وقت پر معلوم ہوا کہ خود ان کے پاس بھی مفتاح کے قانون تک موجود
تھے اس لیے وہ دیکھ کر پوچھ رہے تھے کہ یہ حضرت احمدؓ کی خدمت میں کس نام
کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ نقطہ و مسلم۔

تمہارے خط میں یہ سب شہادت کی رسید کر پائی ہے ترقی ہو نہیں رہی ہے۔

عزیز مراد لوری عبد الجبار علی سند ۱۰۰۰

کوٹھی ۳۳ بی۔ جیل روڈ۔ جوہر، بمبئی۔ پاکستان ۹-۱۰-۲۰۰۱ء



عزیز مراد لوری عبد الجبار علی سند ۱۰۰۰

بعد سلام ستون۔ کل ۹-۱۰-۲۰۰۱ء ریح الشانی کو آپ کا ایک کارڈ ملا تھا جس کا بابہ اس
وقت لکھ دیا تھا۔ آج دوسرے دن آپ کا کارڈ مورخہ یکم دسمبر چھٹے دن ۴ دسمبر
کو مل گیا۔ یہ ایک دن تیس پہنچ گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ اور ان کا وقت و مکان
میں ہو ہی گا۔ اس کارڈ میں بھائی اکرام کے خط کا جو ب بھی پہنچ گیا۔ ان کو اپنے خط

کے پوینچے کا انتظار تھا۔ آج پر ملا خط ہے جس میں جانی محمود کو آپ نے سلام لکھا
مگر وہ کل کا نہ ہڈ چل گئے۔ ہفتہ عشرہ وہاں قیام کر کے یہ بٹھ و غیرہ ہوتے ہوتے
آئیں۔ مگر۔ تقریباً ۱۸ روز وہاں قیام رہے۔ یہاں بھی کئی دن۔ سیار ہے۔ بالآخر یہاں
تو گھر پر بھی نہیں ہوئی۔ لیکن قرب دربار میں کہیں نذر ہوئی۔ اس لیے کہ کل سے یہاں
سرکاری کام بہت زور ہے۔ تعجب ہے حضرت قدس نے اب تک سب سے نہیں پہنچے
میں نے تو حضرت کی روانگی کے بعد ہی سے پس منہ مٹنے اور کل سے تہہ بند ہی میں بھی
پاؤں ٹھٹھندہ رہتے ہیں۔

جانی اکرام صاحب کے متعلق کچھ کہنے ہیں کہ لانے والے نے تو پرچہ گھر دیا
تھا اور خانہ عبد العزیز پناہ۔ بکریا ہونے سے دیکھتے تھے جس کو اصول نے نہیں لے۔
مولوی عبد العزیز صاحب رانپوری کے والد کا خلیفہ کو ہر جگہ پور میں دیکھا گیا اور بہت بڑا
خط سے حدیم ہوا کہ طبیعت جو اللہ تعالیٰ ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے
بعد دعا کی درخواست۔ کل وہاں شام کو بارش اور بارش کے رویت عامرہ کو کو آج رات خلیفہ کو
یکم جمادی الاول ہوگی۔ راد علی الرحمن صاحب تقریباً ایک ہفتہ سے میں مقیم ہیں۔
کل تو نہیں اس سے قریب رہتے رہتے۔

فقط

ذکر بہ

عزیز موزم مولوی عبد الجلیل صاحب مد

محمد تاج الدین الاول ۱۴۰۵ھ

کونٹھ مشائی۔ جیل ہنگو۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز زمانہ رحمہ اللہ وسلم

ابو سلام سمنون۔ آج میں کارٹ کچھ کروڑ کرنے کے لیے بیٹھ گیا تھا کہ مارا کارٹ
سورہ ۱۰۰ پرچہ اشافی دو شبہ آج پچھلیدہ روز جمادی الاول کو سوچا تھا۔ طرہ عافیت ہے۔
صبر ہوئی۔ اگرچہ کھانسی کی خبر سے فکر ہے۔ میں جس دیر سے کھانے کا ارادہ کر رہا تھا وہ
یہ اس وقت جانی اکرام نے انگریزی اخبار کے حوالہ سے یہ خبر اخباری نجل نائی۔ کل
صبح لاہور میں روز کرنا۔ اب عبد الجلیل اس میں کچھ حق۔ اور دو کے اخبارات میں تو کھانا

کل کو آئے گی اعلیٰ ہو نہیں کر کل بھی کچھ تفصیل سے آئے گی یا اتنی ہی مجال مفتی کراچی
انگریزی میں لیکن جب تک دستوں کی نیریت معلوم نہ ہو تشریف فرزدروہ ہے گی حق تعالیٰ
نہ ڈالے فضل و کرم سے ہر نوع کی مخالفت فرمائے۔ ممکن ہے اس کے جواب سے قبل آپ
کسی حد میں کچھ تفصیل آجائے۔ یہاں تو کوئی دائر محسوس نہیں ہوا۔ یا ہم لوگوں کو پتہ
نہیں چلا۔ ایک سو دو دن میں اخبارات سے کچھ پتہ چلے گا۔

مولوی اکرام صاحب کے لٹاؤ کا جواب پرسوں پہنچ گیا تھا جس کی اطلاع
پرسوں بھی کر چکا ہوں اور کل جہانگیر ستین کے خط پر بھی۔

مولوی یوسف و مولوی انعام گل شام سوات سے میدہتے یہاں بعض ضرورتوں
سے آئے تھے۔ راج واپس جا رہے ہیں۔ برورد حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے
بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں۔ اس میں کار کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا
کی درخواست ہے۔ حضور عیسیٰ کی خدمت میں سلام مستوفی۔ فقط والسلام

عزیز گرامی تدریس مولوی عیسیٰ الجلیل صاحب مدرسہ
کونٹنٹل سائنس۔ جبل روڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان
۳۔ چارویں بااول۔ غوث آباد۔



کرم مسترم، فیو حکم!

بہ سلام سنوں۔ اسی وقت محبت نامہ موزخندہ۔ دسمبر راج۔ اکوٹا۔ حضرت اقدس
دام عیدم کی فیہ جیت سے بالحد جس سریت ہوئی لیکن میوہ پستانا کے یکسریت کے
نتیجہ کا انتہائی اثر و راج ہو گیا۔ اللہ کرے کہ کوئی بات اس میں پیدا نہ ہو۔ کھانسی کی
خبر تہ ذرا فکر ہے۔ اس لیے کہ اس کی شکایت مسلسل سے آج سے حق تعالیٰ شاء
ان دونوں سایہوں کو تا دیر تا مہر رکھے۔ کل شام ۴۔ بجے حضرت مدنی تشریف لائے
تھے۔ بھست اتنا آکر پاؤں اٹھا۔ مشکل تھا۔ بوڑھی لائے۔ ۵۔ بجے اشرافیت
کے گئے۔ ۴۔ دن میں کئی جگہ کے دھارے ہیں۔ جموعات کو سہارنپور واپسی ہے۔

از وقت ریل پر پہنچ گئے اور ماگنٹھ وہاں گذار کر چلا آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی اور درخواست: فقط واسلام۔
 ذکرِ بظاہر معلوم۔ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ
 کرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدنیہ حکم!

بعد سلام سنون۔ گرامی نامہ مورخہ ۸۔ جمادی الاول آج ۱۲ کو پہنچا
 کہ موجب منت ہوا۔ زلزلہ کی تفصیلی سے اطمینان ہوا اور اب تک خیال ہی تک رہا تھا
 اگرچہ اخبارات سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا، پھر بھی آج خط کا اخطار
 تھا حضرت اقدس کے قیام کے سلسلہ میں میری درخواست ہے کہ تو آپ حضرات براہ کرم
 احباب کی دل داری کی رعایت کریں اور اب حضرت سے مزید مجاہدات کرانے کی کوشش کریں۔
 مجاہدات وہ خود اپنے شیخ اقدس سرا کے دور میں کافی کر چکے ہیں۔ اب مخلص مریدین شریہ
 مجاہدات سے بے رفقہ درجہات کی سعی و فراہمی۔ جہاں قیام میں واقعی راحت ہو وہاں کی سعی
 ضرور کریں۔ فقط واسلام۔

ذکر

سندھ معلوم

کرم محترم صاحب تین اصولیہ مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ

کوشش و سعی۔ جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان) ۳۰ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ



کرم محترم عارفانہ اللہ وکرم!

بعد سلام سنون۔ کل صبح کی نماز کے بعد پرنسپل بشیر احمد صاحب منظم گڑھی
 پہنچے جن سے تفصیلی غیریت معلوم ہوئی۔ نیز انہوں نے ایک بڑے بڑے روضہ معلوم
 بھی دی اور یہ کہا کہ یہ روضہ پٹنہ سے کسی صاحب نے حضرت اقدس کی تحسین و شادابی
 تیرے لیے دی ہے لیکن دینے والے کا نام ان کو یاد نہیں رہا۔ یہ پتہ نہ چلا کہ کس نے
 بھیجی۔ مگر چہ میرے لئے تو حضرت ہی کا حلیہ ہے۔ حق تعالیٰ شاد حضرت اقدس
 معلیٰ اور سائنڈ کو اپنے شاہان شایاں ہر دو جہاں میں ہزارے خیر عطا فرمائے کریں۔
 انکار دعا کے سوا کیا کر سکتا ہے۔

تقاضی سعید صاحب مدظل سے غسل شدید بیمار میں دعا کی درخواست ہے۔
 مولوی عبدالغنی صاحب مدظل
 کوٹلی ملتان جیل وڈو۔ لاہور مغربی پاکستان،
 دارچاری الاول برصغیر



عزیز گرامی رحمہ اللہ و تعالیٰ
 بعد سلام سنون۔ آج شنبہ ۲۷۔ دسمبر کی طالع سے تمہارے دو کارڈ ۲۱/۱۹ کے گئے
 ہوئے پونچے۔ دوسرے بڑے قحبہ سے کہ یہ دوسرے ہی دن پونچ گیا حضرت نقوی
 کی امید کے یہاں چودہ کی خبر سے بڑا دلچسپ و خلق ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔
 اللہ جل شانہ نعم البدل عطا فرمائے۔ حضرت مدنی کا نواسہ چونکہ یہاں ڈاکٹر کے زیر علاج
 ہے اس سے حضرت پریموں بلال آباد کے جلسہ میں جاتے ہوئے بھی تشریف لائے اور کل
 شام وہاں سے واپسی پر بھی کل صبح حضرت کی واپسی کی تھیں۔ شام حضرت کے ساتھ ہیں
 گئیں۔ حضرت کی خدمت میں سلام عرض کرنا تھا۔ حضرت نے بھی بہت بہت سلام فرمایا ہے
 یہ بھی دریافت فرمایا تھا کہ وہاں کی خبر کب تک ہے۔ میں نے عرض کر دیا کہ خبر سنی تو قریب
 کی گم ہے مگر انقلاب نمونہ بار۔ آج کل کار کی گاڑی دور اساتر کے اٹھ میں ہے۔ اب خدام محاذ
 کے بڑے نہیں مگر وہ خدام کے ہاتھ میں ہیں۔ کل شام علی میاں ندانہ ہو گئے۔ آج بخیریت پہنچ گئے ہوتے
 ان سے بعد سلام سنون کہہ دیں کہ آج لا۔ مجھے مولوی منظور صاحب دیوبند گئے۔ کل کو
 واپسی پر کھنکھو کا ارادہ ہے۔ آج صبح چھوٹے میر صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ وہ
 کل شب میں پونچ گئے تھے۔ مگر کل یہاں ڈاکٹر کے پیسٹ چلے گئے تھے۔ آج ملاقات
 ہوئی۔ آپ کا یہ کارڈ تو ان کے بعد کا ہے۔ اس پر تو بہت ہی حیرت ہو رہی ہے۔
 کرامت ہی ہو گئی

جس کا رڈ پر میں اس قدر استعجاب کرتا ہوں وہ تو کسی نے یا رڈ پار سے ملا۔
 مندی کا رڈ ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دی۔ بھائی اکرام کل صبح کا تہجد گئے ہیں۔ ان کے بانی صوفی افتخار کی اہلیہ کی علامت کی اطلاع ملی تھی۔ حضرات مجلس کی خدمت میں سلام سنوں۔ ہماری سید صاحب کی حالات شہادت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ تین دن سے باہر بھی نہیں گئے۔ دعا کی شدید ضرورت ہے۔ اس وقت خط لکھنے کے بعد مولوی عبدالغفر کا راجپور سے پرچہ ملا کر ان کی وکلاء جو تقریباً ۲۰ یوم سے بیمار تھیں کل جو کہ دن مغرب کے قریب انتقال ہو گیا فقہ اسلام عزیز عزرم مولوی سید اجمیل مسعود

۱۰ بخاری محل خیر ۱۰/۱۰۱۰

کوٹلی شہر بنی۔ جیل روڈ۔ لاہور و خیر پاکستان

نکریا - مظاہر علم

۲۷-۲۸ ستمبر



حضرت گرامی قدس سرہ اللہ عنہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۲-جمادی الاول آج ۲۲ خشتہ گر گیا و بیچے مل کر موجب مسرت ہوا۔ تم نے بہت اچھا کیا۔ افضل صاحب کے کارخانہ کا افتتاح کی مفصل روحانہ دیکھی۔ کل راز عطار الرحمن سے حضرت اقدس کے متعلق مشاعرہ میں انتہائی کافوں کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے اس کی تفصیل معلوم کرنی چاہی۔ میں نے اعلیٰ کا اظہار کیا۔ آج بعد عصر افتخار اللہ ان کو کارڈ دکھا دیا جائے گا۔ پرسوں چوتھو صبح صاحب بھی واپس ہو گئے۔ ان کے ساتھ خانہ صاحب بھی گئے ہیں۔ بخیریت پہنچ گئے ہوں گے۔ ممکن ہے ان کی قربانی راجپور کے جدید و اہم شہادت بھی پہنچ گئے ہوں۔ راز عطار الرحمن صاحب کا پاپورٹ ابھی تک لاہور ہے۔ اس کے آنے پر ضروری میں وہ بھی ارادہ کر رہے ہیں۔ ہماری صاحب کی طبیعت بدستور زیادہ خراب چل رہی ہے دعا کی ضرورت ہے۔ بھائی تین کا حال تم نے بھی کئی خطوط سے لکھا ہے چھوڑ دیا۔ محل میاں سے سلام سنوں۔ حضرت حافظ صاحب کی شریعت غیبت کی جو توجہ تم نے نکلی غیبی زمین نے قبول نہیں کیا۔ بالخصوص حضرت اقدس کا لاہور کا قیام اس کے عکس کا متقاضی تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر لیاں

وانہو علیہ صلوٰۃ و سلام سے مسلمان اور دعا کی درخواست کر رہی ہیں۔ فقط والسلام۔
 نگرہی سیدہ سوری عید الجلیل صاحب سترہ
 کوٹلی شکاری جیل رولڈ۔ لاہور (غربی پاکستان)
 ۲۴ جنوری ۱۹۷۰ء
 پنجشنبہ



عزیزو عاقل اللہ وسلم:

بعد سلام مستنون۔ آج صبح ایک کاررو بجواب گرامی نامہ لکھ چکا ہوں جو پڑھ کر
 آتے ہی کچھ رونا بھاگتا ہوں اس کے بعد اخبارات سے معلوم ہوا کہ ۱۰ دسمبر کی شب میں لاہور
 میں پھر آسمان پر شدید روشنی حیرت انگیز دیر تک رہنے کے بعد نزلہ کا اثر دیر تک
 محسوس ہوتا رہا۔ اس سے تشویش ہو گئی۔ تم تو شاید یہ سمجھ کر دبا گیا پتہ چلے گا اور
 یہاں اب تمہارے اس واقعہ کے بعد کے خط کا انتظار رہے گا۔

راؤ علی وارھن آجکل سہارنپور میں کئی دن سے مقیم ہیں حضرت اقدس سے
 دیہاتی جہلانے پر جبکہ حضرت کے واقعہ میں روشنی نہ ہو۔ کوڑھ منتر گوئی کے یہاں
 دیر تک مسئلہ زیر بحث رہا۔ حقیقت ہے کہ یہاں ایسے مردہ دل لوگ جتنے میں کذب و
 باطل ہی بنا ہو چکے۔ کاش کچھ زعمہ دلی کے اثرات پیدا ہوتے۔ حضرت اقدس کی قدرت
 میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ تمہاری صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ ایک عرصہ
 تک گرفتاری کے بعد ایک بیعت سے روٹا لی شروع کیا تھا۔ اس میں کچھ اضافہ ہی ہوا۔
 تو آج سے کچھ آرام نہ لے سکا شروع ہوا۔

نہیں یہاں سے بعد سلام مستنون۔ اسی وقت تک سے مولانا منظور صاحب کا
 خط ملا۔ معلوم ہوا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب چار شعبہ میں انتقال ہو گیا۔ بیماری کی
 اطلاعات تو عرصہ سے مل رہی تھیں۔ فالج کا اثر تھا۔ اس کا تو خفا اب کچھ بھی علم ہوگا۔
 بدھوں صبح ۹ بجے مدینہ سے فراغت ہوئی۔ فقط والسلام۔

عزیزو سوری عید الجلیل صاحب سترہ
 کوٹلی شکاری جیل رولڈ۔ لاہور (غربی پاکستان)
 ۲۴ جنوری ۱۹۷۰ء

عزیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈرامک سہ ماہی ۲۶ نومبر کا خط شدید غلطی میں
پہنچا۔ یہی وہ تاریخ تھی جس کے متعلق اخبارات میں لاہور کے نوزد کی درست ناک
خبر پڑھی تھی، مگر ہمارے خط میں اس کا کوئی ذکر نہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ
غالباً عمومی قسم کا کوئی اثر ہو گا۔ حق تعالیٰ شاء ربہ نفس و کرم سے ہر نوع کی خیریت
دیکھیں۔ حضرت حافظ عبد العزیز صاحب کی کرم میں چوٹ کی خبر سے افسوس ہے، مگر تم نے
اس قدر مجمل خبر لکھی کہ کچھ پتہ نہ لگ سکا کہ چوٹ کیسے آئی۔ اب کیا حال ہے۔ حضرت اللہ
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اور سبب انتشار مجلس کی خدمت میں
سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

ذکر یا۔ خط پر موزن

سزیز مولیٰ عبد الجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۶۰۔ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور (ضلع پاکستان)

۲۶ جنوری الاول - ۱۳۷۵ھ



عزیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا ۲۹ جنوری الاول کا کاٹھن چڑھا دیا۔
جنہ کو پہنچا۔ یہاں پر سول شعب میں سردی کی پہلی بارش بھی خاصی ہوئی۔ مشکل
کی شام ہی سے ابر کی شدت تھی اس لیے روکت نہ ہو سکی نہ ابھی تک کہیں بہر
سے اطلاع آئی۔ اس لیے جہازات ہی کی ابھی تک یکم ہے۔ تعجب ہے کہ تم نے زلزلہ
کا بالکل انکار کر دیا۔ یہاں کے اخبارات میں کئی روز تک شب کو دفعہ شدید روشنی
کا ہونا جس سے سب حیرت زدہ ہو گئے، پھر آوازیں، پھر زلزلہ چھا تھا، خیر الحمد للہ
کچھ نہ تھا۔ علی۔ یاں کے نام کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ مولوی حبیب الرحمن صاحب
پر سول انبار سے میاں آکر کل رات پور گئے۔ جدید مباحثات کی خبر نہ پہنچی اس سے
تعلق ہوا۔ اب راوی یعنی داؤد عطاء الرحمن خود ہی مناسبہ کو ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کا
پاسپورٹ تو مکمل ہو کر آگیا۔ اب چند روز مسلمان سفر میں مناسبہ لگیں گے۔

ہونا وہ بدھ کو ان کو مولوی منظور صاحب اور اس پر میر سے مزید احسانت جھوٹ نہ تو
نظام الدین چلے گئے تھے۔ شنبہ کو وہاں سے واپس آکر گئے شنبہ کی شام کو ۶ بجے واپس
مکمل چلے گئے۔ کل شام مولوی حبیب الرحمن صاحب روز پور سے آئے تھے، آج وہی
گئے ہیں۔ سنا ہے کہ جعفر فیض آباد سے کانگریس کی طرف سے موصوف اور محاذ کی طرف
سے چورھری شراعت انکشن میں نامزد ہیں۔ بعد کرنے کہ آپس کے تعلقات بہ اثر نہ چڑے
اخباروں میں دونوں کی نامزدی کی گئی۔ مافظ عینہ و خیر صاحب کی تکلیف کی خبر سے
فکر و تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ فقط والسلام۔

کرم محترم الحاج متین احمد صاحب!

بعد سلام سنوں۔ آج کی ڈاک سے اٹھارہ پیونچا۔ علالت کی خبر سے فکر و تعلق ہے
اللہ تعالیٰ شاد ۱۔ چٹے فضل و کرم سے صحت تامرہ عطا مسترد عطا فرمائے۔ آپ نے
اپنے حیات کے متعلق مشورہ کیا۔ اس کے سوا کیا کہوں۔

من کو ہم کراں ممکن ہیں کن۔ سلسلہ تین و کارہ آسمان کن
جو مجبوری آپ نے لکھی وہ بھی نظر انداز ہونے کے قابل نہیں۔ وقت بھی کافی ہو گیا
میں تو پھر وہی کھنڈر کا جو پہلے کتبہ چکا ہوں کہ اگر یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فردوس
میں واپسی کا پختہ ارادہ فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ زبانی اور تحریری روایات سنیں جا رہی
ہیں تب تو اگر بنانا بھی ہو تو عمدہ اور اگر یہ روایات ایسی ہی دل خوش کن ہیں تو
کچھ دن کے لیے جانے میں فائقہ نہیں۔ ضرور جانا چاہیے۔ فقط والسلام۔

کہاں ہوتا ہوں میں میں ہوا الحاج متین احمد صاحب مد فیضکم۔ ذکر کیا۔

کونٹلی سٹائی۔ جیل۔ ڈاک۔ لاہور و مقرر پاکستان۔ ۷۔ جلدی لائی ۱۳۷۶ھ

عزیزہ خانم! اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ آج کی ڈاک سے کارڈ مورخہ، جنوری پہونچ کر ہو حبیب
منت و سرت۔ خواجہ قحطی شاد تمہیں جزائے شیریں۔ اس خبر پر بڑا تعجب ہو
رہا ہے کہ اس مرتبہ حضرت اقدس نے موزوں کو کیوں طلاق دے رکھی ہے۔ یہاں تو

جگہ کے سونڈ میں بھی پاؤں، ایسے سرورہتے ہیں کہ بعض مرتبہ تو بھیگنے کا شہ ہر جاتا ہے۔ یہاں پر سوں شام سے پارشس کا مسئلہ شدت سے شروع ہوا جو آج تک مسلسل چل رہا ہے۔ پارشس کی وجہ سے مروجی میں بھی خوب اضافہ ہے۔ کلی صبح تو پارشس کے ساتھ ہوا کا بھی بہت زیادہ زور ہے۔ ماضی محمود صاحب بھی سب جگہ سے پھر پھر اگر ایک جگہ سے یہاں آئے ہوتے ارادہ لاجو کا بھی کہتے ہیں۔

مروجی حبیب الرحمن صاحب غازی پوری کئی دن سے وہی گئے ہوئے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ مولانا حافظ عبد العزیز صاحب کی طبیعت اب کیسی ہے۔ ان کی اس طویل غیبت پر فہنون فاروقہ مطلق نہیں ہے اور تم بھی زیر مصلح خاموش ہو۔ لاہور کے علاوہ کسی اور جگہ حضرت کا قیام ہوتا تو وجہ تحریر کر لینا آسان تھا۔ مگر لاہور کے قیام میں ان کی طویل غیبت کے وہ سب وجوہ زمین میں نہیں جانتیں۔

معلوم نہیں بھائی متین صاحب کے ڈھار جانے کا کیا ہوا ان کے خط کا جواب تو میں کئی دن ہوئے مشترک لکھ چکا ہوں۔ مگر چوں تو سلام سنوں۔ بھائی اگر ام، بھائی محمود اور بچوں کی طرف سے حضرت اندس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری صاحب کی طبیعت بہ ستور خراب سے بھی آگے ہے۔ دعا کی شدید ضرورت ہے، خطرہ کی سی صورت ہے۔ نقلاً و السلام

نکاحی - مظلوم علم

میدان چندی ۱۲۰۱

عزیز گرامی قدر مولوی عبد الحسین صاحب مد

کوٹلی ۱۲۰۱ - جیل روڈ - لاہور - وسطی پاکستان

عزیز گرامی قدر و شریعت عاتقہ کم اللہ وسلم !

بعد سلام سنوں۔ اس وقت کا ڈھار محمد غازی افغانی پوچھا۔ تم نے میرے خط کی تاخیر سے بڑے غصے کی اطلاع کھی۔ تعجب ہوا۔ میں تو قمار سے خط کو ضرورت دیکھ کر پڑھنے سے تم جواب کا ڈھار لے کر پھر اس کو پڑھتا ہوں اور ساتھ کے ساتھ جواب لکھ کر بغیر ڈاک چھٹتا ہوں۔ قاری صاحب کی طبیعت خطرناک صورت اختیار کر رہی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماتے۔ حافظہ قبول کامل مولوی اداؤ کل صبح کی نماز کے وقت پہنچے
ان سے یہ فرقہ سن کر کہ حضرت اقدس نے ۱۵ فروری کو قلمی شریعت ادا دی فرمائی۔ تعجب اور
مہرت تو آدم ہوئے۔ غیر نہیں یہ مضمون خدام و مجتہدین کے علم میں سبوتا نہیں کیا واقعی اس
جبر پر یقین کریں۔ اس خط کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

یہاں کئی دن سے بارش کی خوب شدت رہی۔ کل سے کچھ دھوپ نکلی۔ سردی بھی
کئی دن بڑی شدت سے رہی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی وضاحت
اور حصار مجلس کی خدمات میں سلام مسنون۔ نقطہ والسلام

ذکر یا۔ مظاہر علوم
اجادی اثنی عشر (۱۱ شعبہ)

حزیر مہترم مولوی عبدالعزیز مسطور
کوٹھی مڈانی جیل روڈ۔ زہور مخمل پاکستان



کرم محترم مولانا الحاج ابراہیم علی میاں صاحب زور مجدد!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ موزعہ ۸۔ چوہدری اثنی عشر کا لکھا ہوا ملا جس
میں سابقہ گرامی نامہ کے جواب کی تاخیر پر آپ نے بہت کچھ لکھا۔ مگر مجھے تو جہاں تک
یاد ہے میں نے ہمزہ ہی جواب لکھا تھا یا تو آپ کا خط دریں پہنچا ہوگا یا میرا
جواب تاخیر سے پہنچا۔ روایات کے سلسلہ میں اب وہاں کے حضرات بہت غبار و غلط
ہو گئے ہیں۔ مولوی جلیل تو کچھ پہلے سے ہی محتاط تھے۔ اب تو اور بھی زیادہ بڑھ گئے
ہیں۔ انہوں نے ایک مخصوص مضمون آیات شفا کی رکاوٹوں کی طرح سے پکڑ رکھا
ہے۔ ڈارڈا یا کسی وقت نکھو رہیتے ہیں۔ شاید کئی مکہ کرا ایک مرتبہ رکھ لیتے ہوں۔
دوسرے حضرات بھی بہت زیادہ محتاط ہیں۔ مولوی عبداللہ ان نے تو اس رتبہ
مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بالکل آپ بالکل بے فکر ہیں۔

مولوی عمران صاحب کی علالت کا حال مولانا یوسف صاحب سے معلوم ہو کر
فکر و قلق ہوا تھا۔ دعا سے مدد لیج نہیں۔ اس وقت بھی کہ اب بھی کرتا ہوں۔ واقعی اس
تھکاوٹ و حال میں کام کے آدمیوں کی بیماری سے بڑا فکر ہوتا ہے۔ ہمارے مطلق صاحب

یہی خطبہ کی حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست، بحالی محمود بھی
راؤ عطاء الرحمن کے ساتھ حاضری کا نوڈہ کر رہے ہیں۔ نقطہ اسلام۔

عزیز گرامی قدردار مولوی عبدالحلیم صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آج کے ٹوکر سے ۹ جمادی الثانی کا کارڈ ملا۔ حضرت اقدس کی
خیریت کی خبر سے بہت ہی مسرت اور اطمینان ہوتا ہے۔ جو انکم اللہ تعالیٰ یہاں ایک
ہفتہ سے بائیس کا خوب زور رہا ہے۔ جبکہ موجودہ جلسہ بھی ملتوی ہو گیا کہ بارش کی
وجہ سے یہاں کے لوگوں کی آمد کی امید کم تھی۔ سڑی بھی بہت زیادہ شدت سے
آگیا۔ ہفتہ سے ہورہی ہے۔ مولوی لطیف الرحمن شنبہ کو رات پچھوڑے سے آکر کل کا ندیہ
گئے ہیں۔ کہتے تھے کہ رات پچھوڑے میں اتنی شدید سردی ماحول سے نہیں دیکھی۔ صبح کو تمام
چیز بالکل سفید برف میں جھپی ہوئی تھی ہے۔ راؤ عطاء الرحمن کئی روز سے یہاں ہیں بعد
عصر آتے ہیں اور جلسہ جاتے ہیں۔ ۱۰/۱۱ کو آپ کے یہاں آنے کا ارادہ کر رہے
ہیں۔ فہم و اسلام۔

نوکر کا خط بریلور

کران عزیزان عرفہ الحاج، بوالحسن و حاج سید صاحب سہا

۱۲ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

کوٹلی ۱۳۰۰ جیل روڈ۔ کابل روڈ، فی پاکستان



عزیز گرامی قدردار مولوی عبدالحلیم صاحب سلام!

بعد سلام مسنون۔ آج بعد عصر جب میں سبق سے فارغ ہو کر آیا تو مولوی نصیر
نے یمن پرچہ دے دیے۔ ایک تو حضرت اقدس کا القلم مولوی عبدالقادر صاحب۔
دوسرا سہ ماہی ۱۳۱۲ء جونہی۔ یہ دونوں نہ ہو کہ زور کیوں ہوئے۔ نیز حضرت اقدس
کے وہ نام میں مگر گورہ لائن پور کی تعمیر کا مسئلہ جو یہ تھا حضرت اقدس کی خدمت
میں تو اس کا کارہ تھے اس مسئلہ میں کبھی کبھی نہیں کیا۔ جمعی اور عیانی متبعین کو فہم و خبر تھا
کھانا تھا کہ تو دونوں نے اس مسئلہ میں ایسی چپ کھینچ کر کچھ کھانسی نہیں! حضرت قدس

سے۔ جو کہ تو اس میں بے ادبی تھی۔ معلوم نہیں حضرت سے کس نے کیا کہا جس کی وجہ سے حضرت کو تحریر فرمانا پڑا۔ تم نے لکھا کہ ۵ دن سے تیرا کوئی خط نہیں آیا اس سے تعجب ہے۔ میرے خطوط تو معمول کے موافق ہی روانہ ہو رہے ہیں۔ ممکن نہ ہو گئی ایک دم ملیں۔

حاجی عبدالعزیز صاحب نے کراچی کے سفر کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا ممکن ہے کہ وہی کچھ کہہ کر خوش ہوئے ہوں گے۔ اس بذوق کے نزدیک تو بڑے بچہ کی دوستی ہے کہ اوجی جذبات میں اکابر کی تکلیف کی پروا نہ کرے۔ یہانی جہاز کے سفر کو میاں سکے ٹوکر تو حضرت اقدس کے لئے مضر تھا۔ ان حضرات کو اگر حضرت کو حضرت پر پہنچا۔ تو میں ہی کچھ خواب ملتا ہوں تو خواب حاصل کرتے ہیں کہ یہ چھوٹے ہیں۔ چھوٹے عبدالحید صاحب نے یارش کی دیر سے دعوت میں ملے جا۔ فیہ السلام تو ملے۔ اس سے خبری میرے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شافعی کو اس کی ترادہ سے زیادہ جزا بخیر عطا فرمائے اور جان و مال میں برکت عطا فرمائے۔

تاریخ دعا صاحب کی طبیعت بدستور تریا وہاں ساڑستہ خطرہ کی سی صورت ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ آیت ۱۰ بجے مولوی منظور صاحب لعلی دیوبند کی مجلس ملا۔ سے ناسخ ہو کر آئے۔ بعد شام کو ۱۰ بجے مکھن نور دہاڑ ہو گئے۔ کہتے تھے کہ مولوی عزیز صاحب کی طبیعت کچھ اللہ اب اچھی ہے۔ جلی میاں سے بعد سلام مسنون یہ اطلاع کرویں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبدالحق صاحب سے سلام مسنون مولوی حبیب الرحمن صاحب بھی ایک دہلی سے واپس تھے۔ فقہہ و اہل علم۔

یہ کارڈ رات لکھا تھا اس وقت آگئے تو مارکار ڈھکی مل گیا۔ مگر اس میں وہی تھا جو دوستی پرچہ میں تھا۔ اس کا جواب کچھ نکلا ہوں۔ جو عبدالعزیز صاحب اگر بوائے ہوئی جبار کے وہی پندہ کی طرح سے حضرت کو ہڈوں کراچی نے بائیں۔ ایک میل۔ روزانہ چل تھیں

میں تو مانع نہیں ہوتا اور خطوط کے لیے فرصت کی ضرورت ہوتی ہے ابھی ڈاک کی بجھی
ہی نہیں کر رہی تو کھد دیا۔ فقط والسلام۔

ذکر کیا۔ مظاہر علوم

۱۹ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

عزیزم سولہ جیل جیلر صاحب ستر
کوٹھی ملتان۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان،



عزیز گرامی قدر و منزلت عانا کم اللہ وسک!

بعد سلام سفون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۲۰ جنوری پونچھ کر موجب
سرسر دلی منتبت ہوا۔ چودہویں صاحب کا وقت چائے تو یہاں بھی سن لیا تھا ہر وقت
بھی معلوم ہو گیا تھا اور حضرت اقدس کا اس کے متعلق عندیہ بھی ذہن میں ہے لیکن
اس سبب کہ باوجود اس کا انتظار ضرور ہے کہ حضرت اقدس کی دلدادہی عامر کی عادت
خیر خیر اس کو کیسے فٹا سنے گی۔ اگرچہ یہاں کا عیدان تو فی الجملہ صاف ہو گیا ہے بلو بل
قیام دہلی کے بعد آج ظہر کے وقت مولانا حبیب الرحمن صاحب بھی واپس آگئے ہیں۔
دور تہا کہ کوکٹ بجا سٹ مولانا کے محمود علی ناں صاحب کو مل گیا۔ لیکن ابھی
تک اخبارات میں یہ خبر نہیں آئی کہ مولانا ہی کی روایت سے مئی ہے۔

تم نے آج کے خط میں علی میاں کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ بالقریبات
کی بنا پر ان کو ایک دو روز میں واپس سے روانہ ہونا پڑے گا۔ چوسوں جوہر کی خام کو
خط لاراجن دھاتی محمود بھی ارادہ کر رہے ہیں۔ اندازہ تو یہ ہے کہ وہ اس خط سے
چلے ہی پونچھ جائیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
ایک ضروری امر یہ ہے کہ رادو آنظر حسن کے بہنوئی ہے اور میں سخت علیل
ہوں۔ ان کے بارے خطوط آرہے ہیں۔ آج اسی وقت انکی اہلیہ کا آدھ بھی خط لکھنے سے پہلے
پونچھا۔ جس میں ان کی بہت کے لیے دعا کا شدید تقاضا ہے۔ ایسے حضرت اقدس سے

استہجام سے دعا کرتا تھا۔ حفظ و اسلام۔

نوکر یا۔ سلطان۔ ہر غلام
وہ چاندی اشانی ۱۳۷۰ھ

محمد امجد المہاجرات مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ
کوٹھی مٹانی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان



حضرت امجد المہاجرات مولانا حبیب اللہ صاحب مدرسہ

بعد اسلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی ممبر مقرر ہے، یہ کہ چوتھا خریدہ حافیت سے
مست ہوئی۔ حضرت اقدس کی خیریت سے مزید بصیرت ہے۔ لیکن یوم ازادی ہے اس کی
خوشیاں آج ہی سے ہوتی ہیں۔ جس کا ایک شمار ہے کہ ۲۹ اکتوبر کے بعد ۳۰ جنوری
کو شاہ مسعود صاحب کی بھی زیارت ہوگئی۔ وہ بیانی ممبر صاحب سے ملنے کے لئے آئے
تھے۔ بخیریت ہیں۔ ان کے ساتھ ہی بیانی ممبر صاحب آج بیٹھ چارہ سے ہیں۔ پڑوں
کو وہاں سے ایسی کے بعد ۱۱ جولائی کا ارادہ ہے۔ آج ہی وہ انگلی لاہور پہنچے تھے مگر کل
کی ڈاک سے راولپنڈی۔ ارحمن صاحب کا کارڈ آگیا جس میں کہ ہے کہ اجس کثوف کی
شمار ۲۵ کی روانگی بیورو انتہوی کرنا پڑی۔ اب ۲۰ کے بعد اتوار پیر کی درمیانی
شب میں روانگی کا ارادہ ہے۔ میر صاحب بھی اپنی صاحبزادی کو پورنچانے کے لئے
پرسوں بالکل تیار تھے مگر ۲۰ ہی کے اخطار میں مؤخر کیا گیا۔ فروری میں لاہور کا
سفر تو اب گویا پختہ ہو ہی گیا۔ لیکن کیا لاہور کے بعد سرگودھا کا اور ہر جگہ۔

کاش مجھیں حضرت اقدس کے اس شمع میں پاکستان جانا تو کو خیریت سمجھتے تھے
ان شاء اللہ بذات کے خلافت قبول کر لیتے کہ حضرت اقدس کو اب بڑا ہے جس کی
ذمہ داری ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست یعنی صاحب
جہا کی اطاعت صاحب اور دیگر حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔

پہلے خط میں البیہ خواہ ہے۔ سو کے تار کا ذکر کچھ بچے جو آج کی ڈاک سے
ان کو خط ملا جس میں لکھا کہ دو تار حضرت کی خدمت میں بھی وصول نے ارسال

ذکر کیا۔ مثلاً ہر علوم
۲۳ جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ

کئے ہیں۔ فقط واسلام۔
مکرم محترم مریوی عبدالجلیل صاحب سلم
کوٹہ ۲۳ جی جیل روڈ حیدرآباد (پاکستان)



عزیز گرامی قند و نورات عارفانکم رحمۃ اللہ علیہم!

بعد سلام سنون۔ اس وقت ۲۳ دوشنبہ کو تمہارا کارڈ رسید ۲۴ پہونچا۔ تم نے
لکھا کہ مولوی زبیر کی معرفت کے خط کا جواب نہیں آیا۔ حالانکہ خود مولوی زبیر کا خط
آچکا ہے۔ مجھے تو بار بار بتا کہ میں نے اس کا جواب اس دن لکھ دیا تھا لیکن بے پہونچے
میں تاخیر ہوئی ہو یا راستہ میں گم ہوا تم نے متعدد خطوط میں علی میاں کی بہکوداگی
ملکی لیکن آج ۲۴ کی گیارہ بجے دن تک تو یہاں کچھ پتہ نہیں۔ ممکن ہے کلکتہ میں سے
مید سے چلے گئے ہوں یا کسی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ بھائی محمود صاحب شاہ صاحب
کے ساتھ جھڈ کو بھٹ گئے تھے۔ قرار دایہ تھی کہ وہ یکشنبہ کی صبح کو روانہ ہوں
کے ساتھ انیس کے نور شام کو لاہور کو روانہ ہو جائیں گے۔ مگر آج دوشنبہ کو آجے
تک۔ دونوں کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ آج کی ٹونک سے حاجی حسین کے بڑا صاحبی انیس کا
کارڈ چٹانگام سے آیا کہ وہ کل گذشتہ یعنی اتوار کی شب میں نظام الدین صبح کلام احمد
صاحب کے پہونچ گئے ہیں اور دو روزوں کی قیام کے بعد بہر ملاقات سارا پور
بھی آئیں گے۔ معلوم نہیں بھائی حسین لڑکا کو روانہ ہو چکے یا نہیں۔ غلطی تو اس
سے زیادہ نہیں۔ لیکن خارج سے معلوم ہے کہ ان حضرات کی آمد فروزی کے اجتماع
میں مولانا یوسف صاحب کو ملے جانے پر اصرار کے ذیل میں ہے۔ اس سلسلہ میں
کلکتہ اور مشرقی کے بہت سے اصلاح کے بومع کی آمد کا سلسلہ دیکھو تنظیم الدین
میں چل رہا ہے۔ یہ حضرات مشرقی ہوں یا مغربی اپنے جذبات کے مقابلہ میں
دوسروں کی مشکلات کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ مولانا یوسف صاحب کو بار بار
کو سفر پاک بہت سی دقتوں اور مشکلات کا شری ہے۔ مگر جبکہ مذہبی لوگ حضرت اقدس

کے ضعف و پیری کی پروا نہیں کرتے تو یہی راستے مولوی یوسف کا تو ذکر ہی کیا ہے۔
 آجکل عقیدت کا معیار وہاں اپنی اطاعت کرنا ہے نہ کہ دوسروں کی اطاعت کرنا۔
 انقلاب زندہ باد کے نعرے سب ہی کو شامل ہیں حضرت اقدس کی خدمت تقدس
 میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

قاری صاحب کو حضرت کی دعاؤں کی برکت سے افادہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔
 لیکن ان کی طویل بیماری نے ان کے سبق کا بار بڑھا دیا۔ بخاری شریف کو اللہ کے
 فضل و کرم سے پرسوں ختم ہو گئی مگر ان کے سبق کی وجہ سے چھٹی زمینی بیکاس کی
 ہی وجہ سے بخاری شریف کو جلد ہی ختم کرنا پڑا۔

تذکرہ: مظاہر علوم
 ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سترہ
 کوٹھی، جیل روڈ، لاہور، مغربی پاکستان،

عزیز گرامی قدر و منزلت عفاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے بعد علی میاں پور نیچے اور اتفاق سے کل
 شام مولانا یوسف صاحب، مولوی انعام وغیرہ مع حاجی متین صاحب کے بجائی
 حاجی نایس احمد اور میاں کلام احمد مع دو مزید رفقاء۔ مولانا یوسف صاحب کو فروری
 کے اجتماع میں لے جانے کے لیے اصرار کیا لے آئے ہوئے تھے اس لیے سب
 حضرات۔ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ صبح دس بجے کی گالری سے یہ سب حضرات
 دہلی واپس چلے گئے۔ موجودہ حالات میں مولانا یوسف صاحب کے سفر کی رائے یہی
 کسی کی نہیں ہوئی۔ بجائی و کرام صاحب کی تو بالکل سہی راستے نہ ہوئی اور بھی سب
 ٹورپوک واقع ہوئے ہیں۔ علی میاں شام کو وہ بجے کھٹو کا راہ کر رہے ہیں۔ ان
 کی معرفت دستی گرامی نامہ میونخا۔ جس میں ۲ فروری کا لائپزک کا نام تو معلوم ہوا۔
 مگر آپ نے لاپزور کا پتہ نہ لکھا، تاکہ آئندہ خطوط وہیں کے پتہ سے لکھے جاسقے۔
 اس سے صرت ہوئی کہ کراچی کا سفر ملتوی ہو گیا۔ احباب کے اصرار اور دلدادہی سے

نماز سے قونور ہوئی مگر اپنی نگاہ میں حضرت کے مرض کی اجماعت پر چتر برغائب
تھے۔ نئی میاں سے حکومہ چوکر کل داؤر عطار الرحمن اور ماسٹر محمود کا وہاں شدت سے
ایکٹھ اور رہا۔ مگر یہ شدت مذنا پر سوں کر دیتے ہیں۔ راجپور سکھ مدر سے کی رقم کی ہنگام
سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملتی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام
عزیز گوجی دہلوی عبد الجلیل صاحب سہو
کوشی مشکل جیل روڈ لاہور بخاری پاکستان
۲۸ جنوری ۱۳۶۰ء
چچا سہو



عزیز عارفانہ کرامت ذمہ!

میدہ سلام و تعویذ۔ یہ سوں کی شہرہ میں علی میاں کی معرفت سے ہرچ پہنچا ہوا
جس کو کہہ دیا کا ڈر سوز شہرہ ۲۸ جنوری پہنچا علی میاں کے پرچہ کا جواب ڈاک سے اسی
دن کو چکا ہوا۔ پہنچا ہوگا۔ علی میاں دھک کی شہرہ میں عشاء کے وقت یہاں پہنچے
اور رات کی شام کو ٹھکانے کے لیے روانہ ہو گئے۔ کل کے کا ڈر کا جواب ڈاک سے اسی
یہاں تھا کہ پرسوں سے مسلسل شہرہ شہرہ سے بھائی محمود اور راجپور کی ہوائی
کلیں۔ کل کے متعلق متنازعہ۔ میرا خیال ہے کہ وہاں کو نہ ۲۵ یوں ہیں پہنچتا۔ ہے
اور یہ مگر تہہ بھی ہوئی تو قہر سے وہاں پہنچ جائے گا۔ آج بھی ہستہ راتوں سے
یہ پتہ خدائی ہے کہ جسی طور پر علی تو کہہ کر شام کو یہ حضرت بارہ ہیں۔ اس لیے
اس وقت شہرہ کشید میں یہ خط لکھ رہا ہوں کہ ان کو دے دوں اس لیے کہ کل
اتوار کو ڈاک آنے کی نہیں۔ اب گزرتا آیا بھی تو وہ شہرہ کو آئے گا۔

نہا ہوا۔ بقیہ رات و آج شہرہ کو لاہور کو روانگی ہوگی۔ لاہور کا پتہ تو وہاں
کر کے یاد ہو گیا تھا۔ اب راجپور کا نہیں کہیں کہیں یا وہاں۔ تم نے ابھی تک لکھا بھی نہیں۔
ڈاک کے خطوط میں کہہ دوں تک یہ بھی ترور ہے کہ لاہور ٹھکانوں یا لاہور یا اس لیے
روانہ میں بھی رہیں نہیں گئی۔ اسے وہاں پہنچ جائے معلوم نہ ہو جائے اتنے کو خیال

یہ ہے کہ لاہور میں کھتا رہا ہوں۔

تم نے کل کے ہڈ میں لکھا کہ حکیم صاحب کی دعا سے کوئی دم نہ نہیں ہو، اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا، اس لیے کہ اب تک ہر خط میں تم بات تصریح یہ لکھتے رہے ہو کہ حضرت قدس کی طبیعت بچاؤ نہ اچھی ہے، پھر وہ کیا مرض تھا جس کو حکیم صاحب کی دعا سے ٹال دیا نہیں ہوا۔ بلڈ پریشر بھی جو حکیم صاحب کے صاحبزادہ نے بنایا وہ بھی مناسب ہے۔ بوجال اپنا کام تو دیکھ کر تے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت و ثروت عطا فرمائے، اور حضرت کا سایہ ہم پر آج بھی قائم رکھے۔

تاری صاحب کو اللہ کے فضل و کرم اور حضرت اقدس اور آپ حضرات کی دعاؤں سے بڑا نفاذ ہے۔ ضعت البتہ خوب ہے۔ مکان سے باہر آنا ابھی شروع نہیں ہوا۔ معذور نہیں لائیکور پڑھنے کے بعد پھر سرگودھا کا سلسلہ حمزہ بھی شروع ہوا نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہاں شب بعد میں ابرو بارش کا سلسلہ تھا۔ اس لیے رات میں نہیں ہوئی، ابھی تک آج شنبہ کی ہی حکیم صاحب ہے۔ لیکن یہ بعد میں کہیں سے اطلاعات آئیں۔ نقطہ اسلام۔

مدرسہ راجپور کے ریسرچر کے متعلق بنک سے تو کوئی اطلاع نہیں ملی، بلکہ ہمیں بنک نمودار اطلاع دے گا یا آپ کے پاس سے کوئی تیکہ وغیرہ آئے گا۔

نکریا (خط ہر علوم) حکیم صاحب (مد)



عزیز گرامی نند مولوی عبد الجلیل صاحب مدد

بعد سلام مسنون۔ کل شنبہ میں تمہیں ایک دستی پرچہ لکھا تھا جو بھائی محمود کے حوالہ کر دیا تھا اور وہ مغرب کے بعد وضعت ہو کر چلے گئے تھے کہ راستہ میں صاحب کے بیان سے راؤ عطاء الرحمن کر لے کر دس بجے شب کے نماز ہوں گے، لڑکھی عصر کے بعد وضعت ہو گئے تھے، مگر بعد عشاء ابھی ٹھوٹا حب واپس آگئے کہ عین وقت پر واٹر جی کی دعا لگی کسی جہ سے ملتی ہوئی۔ آج پھر بارش کر رہے ہیں۔ اس لیے یہ خط بھی ان کے

ہی ساتھ دو سال پہلے۔ آج کی ٹراک سے کئی دن کے وقفہ کے بعد آپ کے دو کارڈ
ایک مورخہ ۲۰۔ جھڑی، دوسرا کیم فروری دو شنبہ ۴۰ وجہ ۴ فروری کو ملے۔ چوزہ
والی دو کارڈ جو اثر ہوا اس سے ضرور مطلع کریں۔ یہاں تو نکر ہی ہے اس لیے کارڈ کا
برکت علی کے خیال کے موافق توفیق کی دعا میں حضرت اقدس کے لیے بلا ہدیہ کی
وجہ سے مضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمادیں۔ فرقان کے پان کھ روک دینے سے
تعلق ہوا۔ چنانچہ خود بھی ارادہ تھا کہ اس کے ساتھ ہر دو اسٹیڈیہ ارسال کریں مگر جب
معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ اپنے بھی ہیں تو ارادہ ملتوی کر دیا۔ اچھا ہی ہوا کہ ارسال نہیں
ہوئی تھیں۔ یہاں تو ۱۵ ایدم سے سردی زوروں پر ہے۔

بارش اگرچہ اب کئی دن سے نہیں ہے مگر سنا ہے کہ منسوری بخیر
پر برف خوب پڑی۔ جس کا یہ اثر ہے کہ لاہور کی سردی کی خبریں بھی سنی جا رہی ہیں
جس سے خیال تھا کہ شاید لاہور کے سفر میں کچھ تاخیر ہو مگر آج کے خطوط سے سردی
کے ذکر کے باوجود التوا کا ذکر نہیں ہے۔ مکثوں کی قیمت آپ سے یعنی نہیں ہے۔
سیاں منتقل وغیرہ کسی تاجر کے حوالہ کیجئے۔ ۸۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ کے نمٹ آپ کے کس کام میں
آئے۔ علی میلن ہمارے خط کا جواب اس دن کہہ دیا تھا۔ انھیں کب پہنچتا ہے حضرت اقدس
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی فہیم کے متعلق کا پتہ بھی انھیں دے
بھی تحریر کریں کہ حضرت حافظ عبد العزیز صاحب کی تشریف آوری لاہور میں ہوئی یا
نہ ہوئی۔ اب تک آپ نے اس مسئلہ میں بہت ہی نیو جانہ داری سے کام لیا۔ یہاں
انکس کا جھیلہ خبر دے جو گیا مسلمانوں میں آپس کے نزاعات چلنے ہی کی وجہ سے
اب اند بھی پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

یہاں ۲۱ کو ایر بارش کی وجہ سے رویت نہیں ہوئی اب تک شنبہ کی یکم ہے۔

فقط والسلام
دکرا

۲۰ وجہ ۴۰



عزیزم عانا کو اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ آج کی ڈاک سے بالکل غلامیہ توقع تھا مارا کارڈ مورخہ ۲ فروری چونچا۔ کل کی ڈاک سے دو کارڈ پہونچے تھے جن کا جواب ہائی محراب کی صوفت کل ہی اڑساں کر دیا۔ یہ حضرات رات روانہ ہو گئے۔ چونکہ ہوا کی نمیات شدید تھی اور پرسوں یہ حضرات عین وقت پر ملوئی کر چلے تھے اس لیے صبح تک خیال نکامہ کہ شاید ہوا کی خدمت کی وجہ سے آج بھی ملوئی آئی ہو کہ بیکار ہو گیا کوئی خبر نہ ملی تو یہ خیال ہوا کہ روانہ ہو چکے۔ مجھے خیال تھا کہ اب تمہارا خط کتنی دن میں ملے گا اس لیے کہ نیم فروری کا توکل تو چکا تھا۔ اس کے بعد میں فروری کا ہو گا اور ان تینوں سے بہ نسبت لاچور کے اور بھی ایک دن مؤخر ہو چکے گا۔ مگر آج کی ڈاک ہاتھ میں بیٹے ہی سبب سے اوپر تمہارا کارڈ دیکھ کر تعجب اور مسرت دونوں بیک وقت پڑے۔ امید ہے کہ بحیریت لاکھنؤ پہونچ کر آپ فریڈر مطلق فرمادیں گے کہ سفر سے حضرت اندیش پر کچھ تعب تو نہیں ہوا جس کا شک ہے۔ اور راکھ علی الرحمن صاحب نے کشوف بھی منادے ہوں۔ مگر حضرت اندیش کی خدمت میں سلام کہنے بعد دعا کی درخواست۔ موزنا محمود صاحب اور دیگر واقعات کی خدمات میں سلام سنوں۔ نقطہ والسلام

برادریم مولوی محمود الحسن صاحب!

لہذا سلام سنوں۔ رات بعد تمہارا انشائیہ رہا اور صبح سے ہی بالآخر می ملے کہ لیا کہ روانگی ہو رہی تھی۔ یہ سلسلہ مولوی داؤد کو بخاری شریف کی تقریر کے متعلق خط جلد لکھنے کے لیے لکھ رہا ہوں۔ نقطہ والسلام

زکریا۔ مظاہر علوم

۱۷۔ حبیب ۱۳۴۷ھ

عزیزم مولوی حبیب اللہ صاحب مولانا محمد صاحب فریدونگر
در۔ تعلیم الاسلام۔ محاذیت چورہ لاکہ پر روضہ پاکستان



عزیز مہ جانا کہ اللہ و ملکہ!

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تھوڑے لائل پور کے خط بخیر ری کا اشتہار ملا۔ آج یہ فروری عید کو ہم کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ مزید بخیر برسی سے مسرت ہوئی! اس سے اور زیادہ مسرت ہوئی کہ مکان کا اثر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا ناکھ لاکھ شکر ہے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بھائی محمد صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آپ نے جو دفتر کو خط لکھا تھا کہ کہتے رہے پہلے آدمی لے جاسکتا ہے آج کی ڈاک سے بقول برادر اکرام میں کا جواب آیا۔ جواب بھائی اکرام ہی کو معلوم ہے۔ کل کی ڈاک سے بھائی متین کا خط بھی آیا کہ بخیر ری کا موصول ہوا اور یہ کہ وہ جلد ہی ہی حضرت کی خدمت میں واپس آئے گا اور نہ کر رہے ہیں۔ اس کا بھی اختلاف رہے کہ ناکھ پور و لائل پور کا خرچ کیا ہے نیز یہ کہ حضرت اقدس کی راحت کے لیے خدمت لاہور و لاکھپور میں کن کن امور میں تعاون ہے یہاں پکائے کا منتظر کیا گیا ہوا۔

تقریباً ایک ماہ بعد آج قاری صاحب مکان سے خط ملا اور تھوڑی دیر کے لیے کچے گھر میں آئے۔ لال محمد علی زنگ حضرت کی دعاؤں کی برکت سے ہے بھٹو اسلام عزیز مرنوی عبد الجلیل سائلہ

مدیر بخیر ری تحصیل خضرکھراج لاہور (مونی پاکستان)



عزیز گرامی تدبیر منزلت مرنوی عبد الجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامر مودودہ فروری غلام مزید عافیت و راحت سے مسرت ہوئی۔ لیکن دین پور کے سفر کی خبر سے قدر سوار چڑیا حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے بخیر فرمائے! حضرت اقدس کو برقع کی راحت سے نوازیے آج کی ڈاک سے برادر اکرام کے نام نکلنے سے ناک سے پاکستانی جنگ کے واسطے سے دوش آڑا رہو گے۔ تفصیل تو وہ خود کہیں گے۔ نورمی العین کے لیے جن

میں نے کھو دیا۔ تمہاری دکانہ ذخیرہ کے آٹے سے سمرت ہوئی۔ بہت اچھا کیا لے
 آئے۔ میرے خیال میں تو لاہور میں لے آنا چاہیے تھا کہ طویل زمانہ میں گزرا تھا۔
 تاروی صاحب اللہ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ عذر سر آنا شروع کر دیا مگر منفع
 خوب ہے۔ حق تعالیٰ شاد قوت عطا فرمائے۔ تین دن سے مولانا حبیب الرحمن صاحب
 راجپوری بھی آئے ہوئے ہیں لیکن مشغول زیادہ ہیں۔ اس لیے کسی وقت صورت نظر
 پڑھائی سے رات کو دیر میں آئے ہیں۔ صبح کی چار میں ملاقات، روزانہ ہوتی ہے صبح
 کا کھانا بعد نظر کر کے کھاتے ہیں۔ رات کو عشاء کے دیر بعد۔ آج حاجی فخر بھی صبح نو بجے
 آکر ۱۲ بجے پر واپس گئے۔ راجپوری میں غیریت ہے۔ فقط والسلام
 تہادی خدا بخش صاحب کا پیام کس گاؤں سے ایک آدمی کی معرفت پہنچا کہ
 خط میں براہ سلام حضرت اقدس کو منور رکھ دینا۔ ضرور عرض کریں۔

حرر محترم مولوی محمد یحییٰ سلو!

بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹوکان سے تمہارا کارڈ بھی پہنچا اس سے بلا سمرت
 ہوئی کہ تم حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے تم نے کھانا
 ۲۰ اکتوبر سے برابر حاضر خدمت ہے۔ مگر حضرت کی تشریف بری ۲۹ کو ہوئی تھی بہر حال
 حضرت کی خدمت میں جتنا بھی قیام ہو سکے اس نعمت غیر مرتبہ کو بہت غلبہ ہے۔ سمجھیں۔
 ظہر کو پرسوں سے بخار شدت سے آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ باقی سب بچے
 بعد اللہ غیریت میں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کریں۔
 فقط والسلام۔

نکلیا۔ منظر معلوم

۱۳۷۶ھ - ۱۳۷۶ھ

حرر محترم مولوی عبداللہ صاحب۔ تہذیب و ترقی

مستقل خالصہ کالج۔ لاہور۔ (پرنٹنگ پلانٹ)



مرتبہ گزشتہ روز حضرت صاحبکرم اللہ وتعم!

بعد سلام سنوں۔ آج ۱۱ صبح سرخبر کو خلافت امید تمہارا کارڈ پہنچا مولوی یحییٰ محمد

موجب سرت ہوا۔ غلام امیر اس لیے کرکلی کی ٹاک سے مل چکا تھا جس کا جواب بھی
 کل ہی کچھ چکا تھا۔ اس لیے خیال تھا کہ اب کل آئندہ ملے گا اس میں رنج و غصہ، اس طرحی کے
 بدھ کو پہونچنے کی اطلاع تھی اس پر بھی تعجب اس لیے ہوا کہ راجہ جی کو تو وہاں کا وزیر
 بنوائے میں ایک دو روز گئے کا یقین تھا۔ بہر حال ان حضرات کی بغیر سی سے سرت ہوئی
 دین پرور کے سفر کا سم ضرور ہے۔ اللہ جل شانہ! اپنے فضل و کرم سے خیر فرمائے تم
 نے بھی اب ترو بیلے و بیلے نعلوں میں ماہ مبارک وادی گذارنے کا تذکرہ شروع کر
 دیا۔ جہاں تک اس سسبہ کا تعلق ہے، تمہیں ترجمہ ناپاک کا معاملہ معلوم ہے کہ
 اس مسئلہ میں ہمیشہ سے ہی سرو و راجہ جی۔ جہاں تک حضرت کے قرب کا تعلق
 ہے وہ تو طبعی چیز ہے۔ جہاں تک کسب اور عقل کا تعلق ہے اس کا جواب مجھے
 میرا ضمیر کبھی نہیں دیتا کہ اپنی نالائقی کی بدولت اس قرب سے کیا تمنا حاصل کرتا
 ہوں۔ حضرت اندس دام مہدیہم کے اکابر قدس اللہ امراہم کے انتہائی قرب سے بھی
 اپنے ثبات نفس کی بدولت کوئی نفع نہ اٹھا سکا۔ مشعرہ سے ملکہ تک حضرت
 مساد پوری قدس سرہا کے پاس بھی رہا۔ ۱۰ برس کے انتہائی قرب میں بھی عقلی مشور
 کنہ کی دم پادہ برس نکلی میں کبھی کبھی گویا جی سی رہی، صادق آل حق تعالیٰ شانہ! اپنے
 لطف و کرم سے حضرت کے سایہ کو تادیر قائم رکھے اور حضرت اقدس کے اور مسلمانوں کے
 لیے جو خیر ہو اس کے اسباب متینا فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی یہ خواہش ضرور کر دینا خوش قسمت
 ہیں وہ لوگ جو حضرت کے وجود سے قربات کر رہے ہیں۔ یہ
 تھی دستہائی قسمت و الخ

آج کی ٹاک سے مولوی اقبال کا کارڈ بھی ملا جو خط لکھنے کے بعد پڑھا۔ اس میں
 ۸ فروری جو کہ حضرت کی مجلس میں اپنے مقدمہ کی تجویز کی اطلاع لکھی، لیکن تمنا سے
 کارڈ میں جو ۸ فروری کا ہے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا بات ہے۔ فقط و سلام
 عزیز گرامی تندرستی مولیٰ علیہ صاحب سلمہ
 مدرسہ ترقی و ترقی، تحصیل لاہور، لاہور، پاکستان،
 نام و وجہ ۲۶ ماہ

غرم مہرم جناب الحاج نزار صاحب زردی رحمہ اللہ!

بعد سلام سنون! تین ماہ بعد آج کی ٹواک سے گرامی نامہ سوسپب منت ہوا۔ اگرچہ مولانا جلیل صاحب کچھ دیر سے حضرت اقدس کے ماہ مبارک کے شائق متعارف رہاتے تھے، مگر آج کے روزے میں۔ تم آج کی ٹواک سے آپ گرامی نامہ آئے۔ نے کچھ سکی ہو کر جی توڑ کر انشائے مارچ میں دایمی ہے ہی۔ اگرچہ آپ نے کوئی لفظ اس لئے متعلق نہیں لکھا، لیکن آخر میں ماہ بعد بھارتی لیگن کا خیال آج تک قوی دلیل اس کی نہیں کہ کوآد کا کچھ خیال ہو رہا ہے تو آج دیا۔ اس کے بعد گرامی نامہ میں جناب نے خیر فرمایا کہ۔ بے دلیل بلکہ جو تو مجھے معذور سمجھ، تمہاری حکم میں ہمتا و صداقت آتا ہوں اور نہ کوئی وجہ تو آپ نے لکھی نہیں جس پر غور کیا جا سکتا ہے کہ اس کی تو آپ نے خود ہی نفی کر دی کہ بلا کسی عذر کے خط نہیں لکھا۔ اس پر یہ نامہ کارہ اس کے سوا کیا لکھے۔

اس کار اور تو آید و مرادیں نہیں کہند

آپ نے لکھا کہ مولوی جلیل میری طرف سے عذر لکھیں گے۔ یہ آپ کی ان سے اب تک اور کیفیت ہے۔ وہ کسی دلیل میں نہ پہنچے ہیں۔ مجھ سے بہت آگے جا چکے ہیں۔ وہ اس مرتبہ حضرت اقدس کے سفر میں بڑی مستعدی سننے پر قائم ہیں کہ ان حضرات سے بالاتر ہیں۔ آپ کے اس طویل انداز کی خلاقی صرف اس سے ہو سکتی ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دربار و عالی و خواست فرما لیتے ہیں۔ یہی ہے کہ معنون مولانا جلیل صاحب کو نقطہ واسلام۔

عزیز گرامی تندر مولوی جلیل صاحب ملکہ!

بعد سلام سنون! آج کی ٹواک سے ۱۰ فروری یکشنبہ کا لکھا ہوا گرامی نامہ مل کر اس سے صبرتا ہوئی کہ میں پورے سفر کے لئے تندر کی امید بندھ گئی تندر کی دن سے حاجی تفسیر و مولوی صاحب دجلن صاحب کی اس روایت پر کہ دین پور کے بعد کراچی کچھ دور نہیں رہے سو۔ ہو گیا تھا کہ دیکھیں یہ سند کتنا لمبا ہو جائے۔ حق تو یہی ہے کہ اس نے فضلی و گرم سے ہر نوع کی راحت عطا فرما سکے اور رحمت و قوت زیادہ سے زیادہ

علماء فرمائے۔ اس مبارک منیہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے فقط واسلام
 عنایت فرمائیں جناب الحاج آرزو صاحب مدنیو نسیم
 مدرسہ توحید القرآن متصل ناصکا لچہ لکھنؤ دارالترقیہ پاکستان
 صاحب رجب ۱۴۲۹ھ



عزیز و محترم عزیز حکم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت گرامی نامہ مؤرخہ ۹ رجب آج ۱۵ رجب کو پہنچا
 مفرد حافیت سے سرت ہوئی۔ تمہارے لکھا کہ حضرت اللہ سے ہی حافظ محمد کے
 ہاتھ بقلم مولوی عبداللہ انان صاحب پرچہ ارسال فرمایا مگر وہ آج ۱۵ اگست میں پہنچا
 یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ حافظ محمد صاحب کون صاحب ہیں۔

تمہارے واؤ آئی کی گفتگو کے بعد جلد نشریعت آدمی کی، مہذب و ناکراختیاق میں
 اضافہ کر دیا بعد ہم تو انہیں سب سے پہلی آرا پختہ میں تھے۔ یہاں انگلش کسٹور بنواری
 مولانا حبیب الرحمن صاحب بھی ایک عشرہ سے یہاں نشریعت رکھتے ہیں جتنی امانی
 شان اپنے دھند کو رسم سے یقین بنا ماہولہ اہل دلا یفعل بنا مانحن
 لا اہل۔ تادری صاحب کی طبیعت کچھ اچھی ہو چکی تھی، مگر اب وہ زمین پر ایک
 حالت پر آکر رک گئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ صحت کاملہ عافیت مسترہ عطا فرمائے۔ کئی دن
 پہلے کے مجاہد محمود صاحب کے خط کی پشت پر بڑا دلکام چند سطور لکھ چکے ہیں۔ ان
 کے جواب کا انتظار ہے۔ حضرت آدم کی نسبت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 فقط واسلام۔

خط لکھنے کے بعد ایک اشکال پیش آیا کہ تادری کا رٹ ۹ رجب کی مشنہ لکھا
 ہوا ہے اور پریسوں، مافردی کا خط پہنچا تھا جس کا جناب میں اسی دن آرزو صاحب
 کے کارڈ پر لکھ چکا ہوں۔ پاکستانی مہریں دونوں پر صاف نہیں۔ ایک دن میں دو
 کارڈوں کا عمل سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ بات مگر۔ ان کا پریس پہنچا تھا اور ۹ کا آج
 کوئی ایسی بات نہیں رہ تو اکثر دہائی ہے کہ بعد کا پہلہ اور پہلے کا بعد۔ لیکن ایک

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کر کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام
 عزیر محمدی جلیل صاحب سلمہ در بدر توحید عثمان
 منصف خاصہ کالج - لاہور (پنجاب پاکستان)
 ۱۲ رجب ۱۴۰۲ھ
 (دسمبر)



عزیر محمدی عفاکم اللہ وسلم
 ابد سلام مستور گرامی نامہ مورخہ ۱۶ فروری آج ۲۰ کو پہونچکر موجب منت
 ہوا۔ تم نے لاہور اور لاہور کے قیام کے فوری تو بہت سے کھدہ پیکس مرے
 سوال کے جواب کو خود بھی پڑھا دیا۔ یہ امور روایات سے واضح نہیں ہوتے
 بلکہ مشاہدات سے متعلق رکھتے ہیں۔ خدا کرے حضرت اقدس کو وہاں کچھ زیادہ ہی
 راست ملی جو۔ مگر اس وجہ سے تھا اور ہے کہ مکانی حیثیت سے مکان کی تنگی
 کی وجہ سے کچھ تکلیف نہ ہو۔ آج کی جگہ سے ہے۔ یہ بھائی وحید صاحب کا گھر ہے
 بھی نہایت شہر و مد کا آیا ہے۔ جس میں مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت اقدس کی خدمت
 میں ماہ مبارک طبرہ پر گزارنے کی درخواست کروں۔ انہوں نے بھی اچھے کو تجویز
 کیا جو بھائے درخواست کے اور بھائی نار نے والا ہے۔ غالباً انہوں نے بھی یہی
 سوچ کر لکھا ہوگا۔ لیکن اس کا کارہ کا جواب تو ظاہر ہے۔

لاہور میں بھائیوں کی برادری منوم ہو کر اس سے تو سرسٹ ہوئی کہ خوش قسمت زیارہ
 نے نیاز منہج ہوں مگر یہ اشکال ضرور ہے کہ اتنے حضرات کے قیام و طعام کا نظم
 اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے دے۔ اگر اُمم حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا
 کی درخواست فقط والسلام۔

قاری صاحب کو بغیر عشرہ صحت کے بعد آج پھر وہی تہم و لدہ تھے کھانسی
 وغیرہ پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

حیدر گزنی قدر بروی جلیل صاحب سلمہ در بدر توحید عثمان
 منصف خاصہ کالج - لاہور (پنجاب پاکستان)
 ۱۲ رجب ۱۴۰۲ھ

عزیزم جاننا کہ اللہ و مسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ٹواک سے تمہارا کارڈ مرسل ۲۰ فروری موصول ہو کر موجب مسرت ہوا۔ کل کے خط کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ میں نے کئی مرتبہ لکھا کہ جب کوئی جدید بات نہیں تو غیر سے دن کے بجائے کم از کم جو تھے دن کر دیجئے لیکن اس کا رد عمل آپ نے روزانہ کا کر دیا۔ یہ تو بلا کے تمہیں یقین ہو گا کہ اس سے مسرت ہی میں کچھ اضافہ ہوا ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود چونکہ میرا اصول تمہیں خوب معلوم ہے کہ مذہبات پر مصالح کو ہمیشہ ترجیح ہوتی ہے۔ اس لیے پھر یہی کہوں گا کہ کسی جدید تئیز یا غیر اتنی دماغی مناسب نہیں۔ کل بچاؤ عبد الوہید کے خط کا جواب تعمیل حکم سے سعادت کا لکھ دیا ہے۔ وہ ناراض تو ضرور ہوں گے اور ہوتا بھی چاہیے۔ لیکن اپنی گندہ طبیعت سے مجبور ہوں۔ آج کل یہاں کے احباب سے بھی کچھ بڑائی ہو رہی ہے۔ یہ حضرت اقدس مدنی صاحبہ باوجود اس کثرتِ اسفار کے تقاضے اور بھی فوجہ رہتے ہیں اور جہاں وہ انکار فرماتے ہیں ان کو وہاں کے خدام کی طرف سے یہ سبق پڑایا جاتا ہے کہ ذکر کیا کا خط آجائے تو ضرور قشر یعنی مجھے جائیں گے اور میں بجائے سفارشی خط کے خود فرمائش کرنے والوں سے ملنے لگتا ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بند و نمائی در خواست۔

ایک امتحان میں نے بھی کئی خطوط میں کیا۔ بھائی اکرم نے بھی بھائی محمود کے خط کی پشت پر تمہیں لکھا تھا۔ اب تک کسی خط میں اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا اور نہ یہ لکھا کہ صوفی اقبالی کے نکاح کا کیا سوا۔ فقط والسلام

نکاح یا منظر بر صوم
۲۰۔ جیب ۱۲۸۶

عزیزم مولوی عبد الباقی علی سلیمان مدد توحید اقرن
متصل خانہ کالج۔ لاکھپور و مغربی پاکستان



عزیزم کہ اللہ و مسلم!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت حمایت نامہ مورخہ ۱۹ فروری پہنچ کر معلوم نہیں خوشی

تم جہاں چاہے رہو خوش رہو آواز نہ دو
اپنی نوکدر سے چلی جائے گی لشکرِ پیغمبر
ہات سے ناک رہی تھی وہ باہم لٹکی
ٹھٹھک ٹھٹھک کے کرشمی ٹنگے اٹھلا راج

اگرچہ تم نے بہت ہی بچا بچا کروا دیا کر ایشیا، جو ایک فقرہ ماہ مبارک کے حقیقی لکھا
لیکن اس سے اندازہ ہو گیا، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے تمہارا دستِ ہدایت
کے ساتھ حضرت اقدس کو تا ابد ہم نوا ہوں گے سر پر قائم رکھے اور خوش قسمتوں کو
زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے، تلقین کو بھی چیز بہت مگر اس سے کون احکا کر سکتا ہے
کہ جتنے زیادہ حضرات وہاں متعلق ہو رہے ہیں اور ہونے کی توقعات ہیں، یہاں اس کا
انصاف و رنج بھی نہیں ہے۔ مولوی اکرام والے مضمون کا جواب پہنچ گیا۔ جزاکم اللہ
اٹھلا زنی قاتل مولوی جمیب الرحمن صاحب دو جتنے سے زیادہ سے یہاں بھی ہیں۔
ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا
کی درخواست، حفظہ الصلاہم۔

ذکر: ناظمِ علوم
۱۲۲۰ھ شہرہ ۲۲ فروری

فرزِ ہجوم مولوی عبدالغنی ستودہ ریسٹورنٹ لکھنؤ
متصل خاندان کالج، لکھنؤ (مقرین پاکستان)



عزیز گرامی قدر، ملازمت عافاکم اللہ و سلم
بعد سزاؤں مسنونہ، اس وقت ۱۲۰۰ھ جب کا لکھا جوا گرامی، ۵ مارچ ۱۲۰۰ھ کو ملائیک کے
سریت امر کا جواب مولوی نرین احمد دین صاحب کے لفظوں میں ارسال کر چکا ہوں، مگر
ان سے ملاقات ہو تو بعد سزاؤں مسنونہ کہہ دیں کہ آپ نے ترکل کے خلاف قریبی تہذیب
کا یہاں کا انتہاء اور براہ راست پہنچنا لکھا تھا۔ لیکن آج قضیہ امین کا ایکسٹریجیج
کا لکھا جوا ایک مقام کی ہونیت چوٹیا جس میں لکھا ہے کہ وہ حضرات مولوی عبید اللہ

کو گراں ہی ہوا اور ہونا بھی چاہیے تھا۔ اس کا قلعی برابر اکرام سے ہے۔ میں نے تو ایسے ہی قلعی درختوں کو دیا۔ بھائی نے بابو عبدالعزیز صاحب کراچی والوں کا یہ پیام بھی پوچھا یا ہے کہ ابھی ان کے دوست کے کارخانہ کے چالو ہونے کے باب عید نہیں ہوئے۔ جب وہ ہوجائیں گے تو وہ یہاں کرم فرمائیں گے تاکہ اس ناکارہ کی طرف حضرت اقدس کی خدمت میں کراچی کے سفر کی سہولت لے جائیں۔ ان سے استہام سے بعد سلام مندن عرض کر دیں کہ کرم فرمائی ستر گھنٹوں پر جب چاہیں، لیکن اس بار وہ سے بالکل ارادہ نہ فرمائیں۔ حرج خرچ لے گا۔ برنگا۔ یہ گندہ اور نپاک، سببی الا اخلاق حضرت اقدس دام مجد ہم کا اس مسئلہ میں بالکل حنفی ہے۔ یہاں ان کو مکدر پیدا ہو۔ حضرت اقدس خود ہی شریعت لے جا چاہیں تو روکنے والا کون ہے۔ اپنا کام تو صرف عرض کر دیتا ہے۔ اس کے بعد مرضی آتا۔ از سرادق۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قریدی آج شام کو رہی اور بھائی بعد حیدر آباد کا ارادہ کر رہا ہے۔ عقد و السلام۔
بھائی سے قریشی صاحب کا پوسٹل چلنا بھی معلوم ہو کر واقع انتظار ہوا۔

حزب جمہوری جیل لیس صاحب مدد سبھو بھٹو بھٹو
مستقل قلعہ کالج۔ لاہور۔ (مغرب پاکستان)
ذکر کیا۔ منظر معلوم
۲۷ حبیب ۱۳۷۶ھ



یاد دم دنیو شکم!

بعد سلام مندن۔ آج رات ۱۵ فروری کل ۲ مارچ کو ملا تھا۔ مگر اس وقت مجوزی یوسف مولوی نعام آگئے۔ ایسے کل کی ٹاک سے روانہ نہ ہو سکا۔ آج اتوار ہے۔ اب ہم کچھ راہوں کو کل کی ٹاک سے کل جاتے۔ مولوی دائر کا پر چھٹی ملا۔ انہوں نے ترغی شریف کی تقریر کے متعلق کہے۔ میں ان کو براہ راست بھی کہوں گا۔ آپ بھی نقلاً کریں کوئٹہ شریف کی تقریر تو مجھے نہیں چاہیے۔ لیکن وہ اختیار کیا مگر دیکھ لیں مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ بخاری شریف کی تقریر ہے۔ اگر بخاری شریف کی جو ضرور

کسی ذریعہ سے پہنچانے کی کوشش کریں۔ پیامہ آپ کے توسط سے پیامت پہنچے
جڑی بنی۔ جو عربی کے ذریعہ سے کتب میں جاسکتی ہیں۔ علی میاں کامسودہ الہیہ اور جڑی بنی
ہیں سے پہنچا تھا۔ بحال اہل بیت نے ایک پیغمبر اور ذریعہ پہنچایا تھا جس کے
متعلق اس سے پہلے کارڈ میں کچھ لکھا۔ اس صورت میں تو ایڈٹ آباد و بحیرہ عیس
بھی جانے میں مشکل نہ ہوگا۔

موسوی اقبان نامہ خط آیا کہ میں شمار کی اطلاع مارتے دینا چاہتا تھا۔ مگر
خط صاحب نے ضرورت سے منع کر دیا کہ میں آج ہی خط لکھ رہا ہوں لیکن آپ نے
بجائے دے کے یہ خط لکھا پھر بھی اس کی شادی کا ذکر نہیں ہے۔ پھر آرام
نہ آپ کا خط دیکھا رہا آپ کی خط میں ابھی تک بند ہی رہی ہے۔ اب وہ خط پر
نہ سے کارڈ کو رہے ہیں۔

حافظ شہن کو امرت سے ہمارے کچھ دن حضرت اقدس کی خدمت میں نہ رہے۔
دو۔ یہ وقت پھر کچھ دن ملے گا حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی دوست
موسوی اقبان بھی آج موسوی اقبان وغیرہ سے ملے آیا ہے۔
رات یہاں دوست نہیں ہوئی آج ایامات سے کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے
بھی اٹھا کر کیا۔ رات کو میں بھی نہیں ہوں۔
مزید ختم موسوی اقبان ملے۔

بعد سلام سنوں۔ بھائی محمود کے لٹا نہیں پرچہ آیا ہے تو یہ کاکھاجو ہے
اس کے بعد کاکھاجو کے بعد آچکا ہے۔ اس کا جواب بھی جمعہ ۱۰۔ جب ہی کو لکھا
پتہ جو۔ بھائی اظہار جمعہ کی شام ہی کو پتہ پتہ چلے گئے تھے۔ اور شریعتی ۴۴
یہ پتہ کو معلوم نہیں ماہ مبارک لاہور ہی کا رہا یا کسی اور جگہ کا۔ خدا کرے جس جگہ
حضرت اقدس کو زیادہ راحت ہو وہی سطح ہو اس صفحہ اور چینی میں دل آریاں
نیا وہ ثابت نہ کریں۔

آج شہر کا افکٹن ہے۔ خوب زور شور ہے۔ ان مناظر کو دیکھ کر یہ حیرت آتی

ہے۔ اگر مسلمان دین کے لیے اس سے آدھی ہی جدوجہد کرتے تو دین کو کتنا فروغ
میتا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

اموں لطیف، مولانا یوسف، مولانا انعام، مولانا عبداللہ عزیز چاروں کی طہرت
سے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

برادر مولوی محمود افسانہ صاحب دیوبند، درگاہِ قادریہ
تصلیٰ علیہ وسلم کا بیٹا۔ زبیر احمد بیگستان،
نور کیا ہے۔
۲۰ رجب یکشنبہ



عزیز گرامی قدس علیہ السلام رحمہ اللہ وکرمہ

جد سلام سنو، بیچ کی ٹاک سے گزری، بروز جمعہ ۲۸ رجب، ایک نمونہ پہنچا۔
سوجہ سنت و سیرت ہوا۔ رات ہی جروت بھائی اکرام کے پرچہ پر کچھ چکے ہوئے تھے
صاحب کی معرفت براہِ راکرام کا ایکسٹرنی خط نام براہِ محمود بھی ارسال ہوا ہے
پہنچ گئے ہیں۔ کچھ لے جانے کو، نمونے لے لکھا کر آیا کہ میرے پاس موجود ہے
پان اور چاکر کا کہ ارسال کیا گیا تھا۔ بھائی، لطافت نے یہاں سارا غصہ مجھ تک سب پر تارا
کچھ ٹوٹ گئیں نہیں، رہی جاکر نہایت عتاب میں یہ کہہ کر میں نے تو حضرت کو شرفِ آوری
پر انصاف کر لیا تھا مگر جب قیامِ خط پہنچ گیا کہ وہیں قیام فرمائیں پھر کیا ہو سکتا تھا۔
میں نے پروردگار کی کہ تھیں قیامِ خط پہنچ گیا کہ وہیں قیام فرمائیں پھر کیا ہو سکتا تھا۔
نے کہا ہوں تو سب سے بھی کہہ کر تو نے کچھ دیا۔ اس کے علاوہ کوئی رویت جاتی
نے نقل نہیں کی۔ مولوی لطیف، ارحمن پر مولیٰ آئے تھے بیچ ان کو بخار ہو گیا۔ جائف
اوڑھ بھر بیٹھے ہیں۔ کھل دو پر سے میدانِ بارش کا تسلسل ہے۔ حضرت قدس کی خدمت
میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نقطہ دانہ نام

یہاں اب جو سنی کے ہمارے دوست نہیں رہے، اس میں اب تک وہ شیعہ ہی کی
یکم سب نقطہ۔

ذکر یا ملاحظہ فرمادیں
۱۰ شیخان ہندوی برصغیر

حضرت محمد الحاج مودودی رحمہ اللہ علیہ مدرسہ محمودیہ اہل حق
مستقل خاصہ کالج - لائل پور مغربی پاکستان



حضرت گرامی قدر عانا کرم اللہ وجہہ وسلم !

بعد سلام سنوں۔ آج کی ڈواک سے گرامی مکر مورخہ ۳۰ رجب ہو گئی کہ رجب
مسترت ہوا یہاں بھی باوجود طبع صاف ہونے کے ۱۹ کو رویت نہیں ہوئی اور
نہ اب تک کہیں سے خبر آئی۔ خطبہ سے تحقیق بھی کیا۔ اب تک کوئی رویت نہ
مل سکی۔ اخبار واسے اپنے اخباروں پر انور کی پہلی کے حساب سے بیچیں علی الشپ
ظاہر رہے ہیں۔ یہی جماعت کی وجہ سے لوگوں کے یہاں حجت بھی جا رہی ہے۔
حضرت اقدس کے مزاج کی اچلی صحت سے تو بے حد مسرت ہے مگر یہ طحال والی
چیز کیا ہے۔ اس سے فکر ہے۔ حق تعالیٰ شاہد بالکل یہی عافیت و صحت سے رکھے۔
ایک خطبہ سناؤں۔ ایک صاحب جو حضرت اقدس سے بیعت ہیں بھائی الطاف

کے دوست یہاں بجلی میں ملازم بنام معلوم میں صورت سے آشنا ہوں حضرت اقدس
کی جب یہاں تشریف آوری ہوئی تھی تو وہاں میں کئی دفعہ آئے تھے کل عصر کی نماز میں ملے
اور نماز کے بعد مسجد بنی میں کہا کہ تمہاری میں کچھ کہنا ہے۔ میں وہیں بیٹھ گیا۔ کچھ پریشان کی
صورت کئے گئے۔ ایک خواب دیکھا جس سے تشویش ہے۔ یہ دیکھا کہ حضرت اقدس
ایک اونچی جگہ تشریف فرما ہیں اور دونوں طرف مجمع ہے اور خدا نخواستہ حضرت کو زور
سے کھینچ رہے ہیں۔ کچھ ادھر کو اور کچھ ادھر کو کھینچتے ہیں۔ اس میں ایک بوڑھے ساتھی
بہت مضبوط بہت بڑا پکڑا ہوا ہے ہونے آیا اور اس نے زور سے کھینچا تو حضرت
ادھر کو کھینچ گئے۔ اس سے تشویش ہے۔ میں نے کہا کہ تشویش اور فکر کی کوئی بات
نہیں۔ حضرت کا اونچے پر ہونا تو علو مقام ہے اور یہ دونوں طرف کو کھینچنے والے ہیں
ظاہر ہیں اور پکڑ والے آدمی کا نام میں تمہیں بتا سکے دوں، اسمعیل ہے۔ خواب میں
کوئی تشویش کی بات نہیں۔ وہ بہت کھل کر سنس پڑا۔ بھارتی لوگ تو فٹ ٹکٹے اب

وہاں لوہے کو لوہا کا ٹکے کا مقام ہے۔ دیکھیں کون کون کیسے پتہ ہے۔
 حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست، رازہ غلامہ کی
 طبیعت، امراض کا شکار تو سیدہ مہربانی رہتی ہے۔ ہفتہ عشرہ سے طبیعت تریا بخار
 ہے۔ وہ اس کے صحت کی درخواست ہے۔ قاضی صاحب کو محمد اللہ رافا تہ ہے نقض اسلام
 عزیز گرامی قدر بروی مہربانی صاحب مدرسہ تہجد القرآن
 تحصیل ناٹھ کاٹی۔ لکچرورہ مغربی پاکستان
 م شعیب انوار صاحب دہلی



حزرت غلامی قدر عانا کر اللہ و سلم

بعد سلام سنوں کہنی دے کے دھکے بن آج کی ڈاک سے محبت نامہ میوزم شعیبان
 پہنچ کر جو جب امت و صبر ہے ہو۔ اس میں تم نے کٹھا کر کل ایک خط محمد احمد کو ترسوا نے
 کے لیے دیا تھا وہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ موزا صاحب الزین صاحب بھی یہاں کے لکھا غن
 کے ترسواں سے منٹ کر کل رات پور گئے ہیں۔ دو ایک روز میں مفسر کی کارہ نواز ہے
 میں بھی اگر اس نے جو پرچہ بھائی محمود کو بھائی اللہ کی تعمیل ختم میں نہیں تھا اس کے
 جواب کا انتظار ہے۔ علی کو بھائی بھی اس کے جواب کی خبر لینے کے لیے رات پور سے
 آئے گا۔ مودی عبد الحمید شفیقوری کے ساتھ رات ایک بجانی مبلغ بھی لاہور گئے
 ہیں۔ غالباً اس خط سے پہنچا پوچھا گئے ہوں گے معلوم نہیں لاہور پٹنہ لائبریری
 کی سرکشی فرم گئی یا ابھی باقی ہے۔ اتنا تو معلوم ہوا تھا کہ سونی صاحب اور قریبی
 دونوں جنات اپنے یہاں کھینچ کر تیار ہو کر آئیں گے ہیں۔ حضرت معنی زاد محمد جو کے
 یہاں بھی آجکل سرکشی زردوں پر ہے۔ چند ماہ جوئے، سام و لال سے وعدہ ہو گیا
 تھا کہ میں معلوم کروں تقریر و سن رن جوئے حضرت نے مانعہ درمیان گزارنے
 کا ارادہ فرما کر سام و لال کو اطلاع کر دی تھی۔ اب کئی دن سے وہاں کا وہ دیوتا
 نیا چرا ہے۔ ابھی تک واپس نہیں ہوا۔ حضرت ابھی تک طمانہ ہی کے لیے پکڑتے ہیں
 اس جھڑت کو مع ابیہ کے گنگوہہ شریف نے گئے تھے، پریسوں شہر کو واپس ہوئی

ولید کے اصرار پر جاتے آتے دونوں مرتبہ یہاں بھی تھوڑی تھوڑی دیر قیام فرمایا تھا۔ محبت ہی زیادہ ضعف تھا۔ حق تعالیٰ شانہ اذیۃ الاسلام کو تادیر ہمارے سرواں پر قائم رکھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ خط لکھنے کے بعد امرتسر والہ کا ڈیڑھ مل گیا۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں، جس کے جواب کی ضرورت ہو۔ فقط والسلام

نکریا۔ مظاہر علوم

عزیز گرامی قدس موعود عبد الجلیل سلمہ
درمہ تجوید لقرن۔ متصل خالصہ کالج۔ لاہور۔ مغربی پاکستان، ۸ شعبان ۱۴۰۶ھ



عزیز گرامی قدس حضرت عارف اکمل سلمہ

بعد سلام صفوں۔ عنایت نامہ موزعہ ۱۰ شعبان مہوٹ کر سوجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس دَامِ بَدَنُہم کے مشرورہ عنایت سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ صحت و قوت کے ساتھ اس سایہ کو تادیر ہمارے سرواں پر قائم رکھے۔ بھائی الطاف بھی آج آیا ہوا ہے۔ اس دن میر صاحب نے آج کا وعدہ کیا تھا لیکن آج معلوم ہوا کہ وہ وہلی گئے ہوئے ہیں۔ اس لیے بھائی ان کے انتظار میں آج سقیم ہے۔ شاید وہ خاتم کو آجائیں۔ بھائی محمود نے تو خطوط کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ غصہ مٹا۔ تم نے آج کے خط میں لکھا کہ چار پی کر صادق صاحب کے یہاں تشریف بری ہوگی۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ لڑکے کا پتہ بدستور دیجیے گا یا اس میں کوئی تغیر ہوگا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی بھی مصیبت سے سلام اور دعا کی درخواست لکھوا رہے ہیں۔ معلوم نہیں قریشی صاحب سنبڑی کے متعلق کیا طے ہوا۔ تم نے پہلے خط میں ان کے آنے کو نہ لکھا تھا مگر گفتگو کو نہیں لکھا۔ فقط والسلام

نکریا۔ مظاہر علوم

عزیز موعود عبد الجلیل سلمہ۔ درمہ تجوید لقرن

۸ شعبان ۱۴۰۶ھ چٹانہ

متصل خالصہ کالج۔ لاہور۔ مغربی پاکستان

عزیزم خانم انڈ وٹلم!

بعد سلام مسنون آج کی ڈاک سے مسرت نامہ مودفہ المارچ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت قدس کی نیریت سے مسرت و اطمینان ہوا۔ آج کی ڈاک سے بھائی شین صاحب کا خط بھی ڈھکا کر سے آیا ہے۔ حضرت اقدس کے وہاں قیام پر بہت ہی مسرت کے انھما کے بعد ۳ مارچ کو اپنا دہلی پہونچنا لکھا ہے اور اس ناکارہ پر بھی زور دیا ہے کہ لائیکر حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں اس کے سوا کیا کیا کر سکتا ہوں۔

شعبہ تانیک بیچ موچ گزرا ہے چپیں حائل

کھا دانہ حال ہا سسکسا ران سا جلد

کل کی ڈاک سے بھائی محمود کا خط بنام برادر اکرام بھی پہونچ گیا۔ جو بہت ہی بروقت پہونچا۔ اس لئے کہ بھائی تین دن سے یہاں اس کے شدید اشتہار میں مقیم تھا اور اس کے آنے کے بعد مجھے تو جھنسی آئی۔ اس کو غصہ اس لئے کہ جب اس نے اگر پیام پہونچایا تھا اور میں نے تحریر کا مطالبہ کیا تھا تو اس کو اس پر قلعی اور غصہ آیا تھا کہ اس کا ہم نے اعتبار نہ کیا تو میں نے اس سے یہ لفظ کہے تھے کہ راوی کو غیر مستند قرار نہیں دیتے۔ مروی عند کے کلام کا مطلب سمجھا ہر ایک کے میں کا نہیں ہے۔ جب کل کے خط کا پہلا ہی لفظ یہ تھا کہ بھائی میری بات کا مقصد غلط سمجھا تو وہ باز میں دیکھتا رہ گیا۔

آج یہاں ہولی کا جشن خروش ہے اور رب سلم مسلمان پر۔ آج کے آپ کے کارڈ پر مولوی عبداللہ صاحب کا بھی سلام ہے۔ ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نقطہ والسلام

زکریا - غلطی پر علوم

۱۲ شہان ۱۳۸۵ھ و ۱۹۶۵ء

عزیزم مولوی عبداللہ صاحب سلمہ و درود تہنید القرآن

شتمن خانہ کالج لاہور و ڈگری پاکستان



عزیزم عافاکم اللہ و تعالیٰ

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے گرامی نامہ مورخہ ۱۰ شعبان پہنچ کر موجب منجہ و صرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کے خورہ سے مزید صرت ہوئی۔ مولانا محرم صاحب کی علالت کی خبر سے بھی تعلق ہے۔ حق تعالیٰ شاد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آج مولانا حبیب الرحمن صاحب راجپوری اور راجہ ظفر کپڑے لے بھی روانگی کا امداد کر رہے ہیں۔ مگر پان کتھ لے جانے سے انہوں نے غور فرودیا کر مجھے کئی جگہ ہو کر جانا ہے، تخریب ہو جائیسی گئے۔

آج کی ڈاک سے مولوی عبدالرحمن صاحب کا گرامی نامہ بھی آیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی کئی سالہ جافخشیانی پر کامیابی کا ثرہ لکھا ہے، جس سے بہت صرت ہوئی۔ لیکن ان بزرگ نے خط تو لاہور سے لکھا اور جواب کے پتہ نہیں لکھا مگر وہاں ہوں یا آپ خط کھیں تو میری طرف سے کامیابی پر مبارکباد پیش کر دیں۔ حق تعالیٰ شاد و خزانہ خیر عطا فرمائے کہ بڑی محنت اور جافخشیانی کرنی پڑی۔ لیکن غربہ کی اعانت ہو گئی۔ آج ہی کی ڈاک سے بھائی متین کا خط بھی ڈھا کہ سے آیا ہے جس میں صاحبزادی کی خدمت علالت لکھی۔ اگرچہ اس کا جواب ڈھا کہ مکھ چکا ہوں مگر احتمال یہ ہے کہ ان کی روانگی خط کے پہنچنے سے قبل ہو جائے اس لیے اگر دال ہو چکے گئے ہوں تو بعد سلام مسنون کر دیں کہ یہ ناکامہ عذرہ کی صحت کے لیے دل سے دھاگو ہے۔ حق تعالیٰ شاد اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے بھائی محرم تو غالباً وہابی نہیں ہوں گے۔ اگر موجود ہوں تو ان سے کوئی کہہ دو کہ تقاضا کے بعد ہی قلاب حبیب الرحمن کا شیخ پورہ میں ۱۰ شعبان کو بلڈ پریشر کے دورہ میں منتقل ہو گیا۔ حق تعالیٰ شاد مغفرت فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دھا کی درخواست اور رسکا استخارہ کچ ختم ہو گیا۔ مولوی عبدالقدوم صاحب کل کو گھر جا رہے ہیں اور مولوی عبدالعزیز صاحب ایکسپریس روانہ بعد نقطہ و اسلام۔

ذکر
۱۵ شعبان ۱۴۰۹ھ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل سلمہ۔ مدظلہ العالی۔ تخریج القرآن
متعلق خالصہ کالج۔ ٹاٹپور۔ دہلی پاکستان



عزیز گرامی تھرو مولوی عبدالجلیل سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹراک سے تمہارے دو کارڈ ایک سو نو رقم اشعبان
دوم ۱۹ شعبان پر بھیج کر موجب منت ہوئے۔ حق تعالیٰ شانہ اجزائے خیر عطا
فرمائے۔ اپنے امراض کی وجہ سے ماہ مبارک کا بہت ہی نگر ہے۔ دعا کریں حق تعالیٰ
شانہ خیریت کے ساتھ پورا کرے۔ کچھ ہونے کی تو بہت نہیں۔

تم نے بھی تک کسی خط میں یہ نہیں لکھا کہ ماہ مبارک میں حضرت کے یہاں مہانے
کا سر حاکم سرور ہے۔ وہاں تو بہت سے متعین اور متقاضی ہوں گے یا تراویح
بھی مسجد ہی میں پڑھنے کی تجویز ہے۔ ذکر نہ کرے تو شروع ہو ہی گئے ہوں گے۔
آج بھائی عبدالوہاب جا رہے ہیں۔ ٹراک سے تو بہر حال پہلے ہی پہنچیں گے۔ بیان
ا دو کتبہ بھی کچھ ساتھ ہے۔ بھائی اکرام نے دیا ہے۔ خدا کرے کہ خیریت سے پہنچ
جائیں۔ اگر بھائی عبدالوہاب صاحب کو بھیج دے تو بہت دیا مگر نیم محبوب ہیں۔ حضرت
قدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

قاری صاحب کا پیر برقی بخور کرایا۔ بٹری ریز کر کے۔ از بھائی اکرام صاحب
سلام سنوں۔ فقط والسلام۔
ذکر: منظر علوم شعب ۱۲ شعبان ۱۴۰۹ھ



عزیز مہمانگاہ رحمہ اللہ و سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت مسرت نامہ پہنچا چوہدری شریف صاحب کے
جانے کی خبر ہی نہ ہوئی۔ اس وقت آپ کے خط سے معلوم ہوا وہ بیان اور کتبہ کی
درخواست تو ان سے کر ہی بیٹے۔ پنڈی کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد اب تو
جسٹڈ گئے۔ دیکھ گئے معلوم ہوا۔ دیر تک تو بن یہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا کہ یہ بات

تو دلیپور میں بھی ہر گھنٹہ تھی، پھر اپنے گویہ سمجھا لیا کہ ہر رات مسجد میں آئی کچھ ضروری تر نہیں
 اللہ ہی جانتے کیا ہو رہا ہے۔ جو چاہے مسلمان و عبادت گاہ پر چاہے آ رہا ہے اپنے صنعت کم ہستی
 سے طہارت لگاتی جا رہی ہے۔ لوگ یہاں آنے کو نکلتے ہیں اور مل کا قلعہ ہے کہ جو
 میں وہ بھی کہیں چلے جاتیں۔ انہوں نے کسی ایسی جگہ جایا جاتے جہاں ایک دوسرے کے سوا کوئی
 نہ ہو۔ غار کی صاحب کی طہارت کچھ کر رہی تھی۔ دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اللہ اس
 کی قدرت میں اس ناکارہ کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست، نقطہ و سلام
 عزیز کر رہی تھی۔ حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ
 مدرسہ تہذیب القرآن، متصل خالصہ کالج، دلیپور، مغربی پاکستان، ۲۷ شعبان ۱۴۰۰ھ، حدادہ



عزیز گرامی قدر عاتق کو اللہ و سلم
 بعد سلام مسنونہ آج کی ٹانگ سے ۲۰ شعبان شریف کا لکھی جا رہی امر پونج
 کر مرچہ سنت و مسرت ہوا۔ حضرت اقدس رام محمد علی کی عاقبت سے مسرت ہوئی۔
 حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت اس کے ساتھ اس سایہ کو تادیر
 جاسے سرور پر قائم رکھے۔ چودہری صاحب کے نہ جانے کا نہ واپسی کا پتہ چلا لیکن
 ہے واپس آگئے ہوں۔

حضرت مدنی زاد پیدہ ہونے والے آسام کا دھندہ فرمایا تھا، پھر نہایت شدت
 سے ان کو بہت سی میبویوں کی وجہ سے غار لکھ دیا تھا مگر وہ نہ مانے اور ایک دن
 مستقل آیا اور کئی دن پڑا اور وہ دھندہ کی تجدید کر آیا واپس ہوا۔ کل پینشن کی شام کو
 وہ ایک کی گاڑی سے حضرت آسام تشریف لے جا رہے ہیں، آج رات میں باطل صلیح
 کو کسی وقت بھائی شریف تھے۔

مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ سے کارڈ آیا تھا۔ اس کے جواب میں ان
 کے نام بندہ نے دلیپور کارڈ لکھا تھا مگر آپ کے آج کے خط سے معلوم ہوا کہ
 وہ دلیپور جا کر مکان چلے گئے اگر ان کو کارڈ نہ ملتا ہو تو آپ اطلاع فرمادیں کہ

بندہ نے تو مجوزہ جواب لکھ دیا تھا۔

آج کی ٹراک سے سووی محمد بھی منشی صاحب نور اللہ ہر قندہ کا خط والہ مرحومہ کے حادثہ کی خبر لے کر آیا، بہت تعلق ہوا دیر تک کیا بلکہ اب تک منشی صاحب کے دور کے واقعات ذہن میں تازہ ہو گئے۔ دعائی مغفرت اور ایصالِ ثواب خود بھی کیا، جناب سے بھی کرایا، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مبارک میں عرض کرتے رہیں تو کرم یہ۔ فقط۔

بگڑا سید دست المہاجرتین صاحب مدنیونہم!

گراچی نامہ سرسدا از اہلکار مجوزہ ۱۰ مارچ پہونچا، اس سے پہلے خط کا جواب ڈاک کے پتہ سے لکھ چکا ہوں۔ اس کا جواب ڈاک جانے کا وقت نہیں رہا تھا، اس لیے نامعلوم لکھ رہا ہوں کہ حسبِ تحریر آپ اس خط سے پہلے پہونچے ہوئے ہوں گے، آج کے گراچی نامہ سے بھی گئے افادہ کی خبر سے بے حد مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ! اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستقر و عطا فرمائے۔ خوش قسمت حضار کی خدمات میں سلام سنوں، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اب بھی کر دیں اور اہل مبارک میں بھی کرتے رہیں فقط والسلام۔

ڈاکریا۔ مظاہر مہرم

عزیز مرحوم عبد الجلیل سلمہ۔ دررجوہ القرآن

۲۰۔ شہباز ۲۰۔ چتر پور

متصل خاندانہ کالج۔ لاکھپور۔ مغربی پاکستان



مکرم محترم مد فیہ شکرم!

بعد سلام سنوں، آج کی ٹراک سے گراچی نامہ مجوزہ ۱۰ شہباز پہونچ کر موجب مسرت ہوا حضرت اقدس کی صحت کے مشورہ سے مسرت ہوئی۔ بیچارہ بیمار تو غالباً ماہ مبارک کے شروع میں لے گا۔ ایسے وقت میں اہل ایمانی خواہش سے دعا کی درخواست کے مسا کیا لکھوں، تم نے لکھا کہ میں تو ماہ مبارک میں غلط سمجھتا رہا ہوں گا، تو جواب نہ دینا۔ اول تو مجھ سے بھی یہ درخواست ہے کہ جواب نہ لکھوں، اس لیے کہ طبیعت کا تقاضا تو بغیر اس کے ہی

برٹکا۔ اس کے بعد خطا کا انا زویا جنونی کا ٹوک ہو گا۔ اور میرے مپ کا بھی زیادہ حرج
اس مبارک ماہ میں گزور نہیں۔ تاکہ میرا بھائی۔ اصفیٰ زویا صبح کا کیا لڑی رہے۔ کوئی سنا۔ ز
ہے رافطہ و عمر کا کیا معمول سببہ وغیرہ وغیرہ۔ امور کا تو اتنی بڑا ورثہ میں جو ہی گا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد خصوصیت سے دعا کی درخواست یہ خطا کا
مکرم محمد مودودی عبد الجلیل نا صیب سرور۔ توحید القرآن
نکاح علی غامدہ کالج۔ ٹانکن پور انڈین پاکستان

۲۰ شعبان ۱۴۰۰ھ



غریز گرامی تذکرہ اذیت کا گھر

بعد سلام سنو ان میرا بھی اس عرصہ سے متعقد دعا کی سخت ضرورت کا
امساں سب کا اس وقت تھا اور اس وقت نامہ روز ۲۰ شعبان پہنچا۔ یہ ۲۴ کو
غریب کے تقریباً ۲۰ منٹ بعد روایت عامہ راجت زور سے ہوئی کہ برٹکا مپک
نے دیکھا اس سے قبل مسدود روایت کا انکار کر چکے تھے اور اس میں سرشتیہ کی پہلی
سو گئی عطا فرمیں بھی تک تو یہاں ہو چکی تھیں فقط بالسلام

مکرم محمد مودودی عبد الجلیل سرور۔ توحید القرآن
مصلح غامدہ کالج۔ ٹانکن پور انڈین پاکستان
۲۰ شعبان ۱۴۰۰ھ



غریز گرامی تذکرہ اذیت کا گھر

ابہ خانم سون۔ اسی وقت ۲۴ کو تک دو امریت نامہ پہنچا۔ میں اس سے
پہلے خطہ چکا ہوں کہ یہاں ۲۴ کو غریب سے تقریباً ۲۰ منٹ بعد روایت عامہ روکی
اور سرشتیہ سے پہلے زیادہ ہو کر آج بعد تک کا وقت مؤخر کے نمائندہ سے خوب ہی گذر
ہوا ہے۔ تراویح مسجد میں اٹھ جوتی رہے۔ سرور کی دل وجاہ سے بارش و ریح نہیں ہوئی
یہاں شہ میں تراویح ایسی تک نہیں ہوئی۔ گزرا ج سے نہ نماں میں بارشوں کی ہی توجہ
سنی جا رہی ہیں۔ دعا کی سخت ضرورت ہے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد

دعا کی درخواست ضرور کر دیں۔ فقط والسلام۔

سوی جید الحلیل صاحب سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن

متصل خالصہ کالج۔ لاکھپور (مغربی پاکستان)

تذکرہ بار نظامہ علوم

۴ رمضان ۱۴۲۹ھ



عزیزم عافکم اللہ وتسلم!

بعد سلام سفنون۔ ۴ رمضان کا نکھہ ہوا کارڈ آج، دو شبہ کر عین انتظار میں
پہونچا۔ ماہ مبارک کے اثرات کا خصوصیت سے انتظار تھا اور ہے۔ حق تعالیٰ شاد
اپنے فضل و کرم سے نہایت راحت و آرام کے ساتھ اس مبارک ماہ کو پورا فرمائے۔
یہاں بادش کا سلسلہ رمضان سے پہلے سے جلدی ہے۔ جبکہ کو دو گھنٹہ زور سے ہو کر
پھر قنبل کی دوپہر سے یکشنبہ کی عصر تک سلمہ ریا۔ رات کے سوئے واپس نے آج
۸۔ اپریل ہے، اب تک لحاف نہیں اتارے اور دن کو سونے والے بھی کپل کے لیے
بیہوش رہیں۔ سوئے تو اللہ کی شان ہے کہ اپریل میں سب جی کے بدن پر ہیں یہ ناکارہ
سبھی اللہ کے فضل و کرم سے راحت سے ہے۔ صنعت تو خوب ہی زیادہ ہے۔ اس
کے علاوہ عہد اللہ ہر طرح خیریت ہے۔ قادی سید صاحب کا سلسلہ علالت تو مدد
سے چل رہا ہے لیکن قادی عہد الحاقی صاحب وایوم سے ایسے خطو کی حالت میں
پہونچ گئے کہ دو تین دن سے تو بروقت آخری کھیا جا آ رہا ہے۔ اللہ جل شانہ کو بروقت
قدرت تہ ہے۔ حضرت آدم کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام
برادر ام الحاج تبین احمد صاحب!

بعد سلام سفنون۔ اسی وقت لفاظ ملا۔ صاحبزادی کے مشرکہ عافیت مسکرت
ہے۔ یہ ناکارہ دعا گو ہے۔ دعا جو ہے۔ حضرت آدم کی خدمت میں اس ناکارہ کی
طرف سے سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ معلوم نہیں حاجی عبد الحمید موتی والے
وہاں پہونچ گئے یا نہیں۔ فقط والسلام۔

تذکرہ

عزیزم سوی جید الحلیل سلمہ۔ مدرسہ تجوید القرآن

متصل خالصہ کالج۔ لاکھپور (مغربی پاکستان)

۴ رمضان ۱۴۲۹ھ

عزیزم عافکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، اسی وقت مسرت نامہ سوڑا۔ ۶۔ رمضان یکشنبہ پونج کو تیسب
مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا لاکھ لاکھ
شکریہ کہ حضرت کی صحت اچھی ہے۔ بڑا فکر ماہ مبارک کا تھا۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ کل ظہر کی نماز میں راتوں نیم نال مددہ کی مسجد میں مل گئے
اور بعد نماز دیر تک کچڑے پیچھے رہے۔ آپ صبحہ جزاءہ سلیم کی طرف سے بہت ہی
زیادہ پریشان ہیں۔ بڑے اصرار سے حضرت سے دعا کی درخواست کرنے کو کہہ گئے۔

معلوم نہیں میں اس سے پہلے خط میں حضرت اقدس مدنی راتوں عیدہ کی علالت
کو ذکر لکھ چکا یا نہیں۔ ۴ رمضان جمعہ کی شب میں حضرت کو بخار ہوا اور تیز ہوا۔ جس
کی وجہ سے ترویج یا فوافل میں شرکت نہ ہو سکی۔ لیکن جمعہ کو روزہ نہیں کھولا۔ عصر کے
وقت غالباً روزہ ہی کی شدت سے بخار اور بھی زیادہ تیز ہو گیا۔ دو شنبہ کے دن اس
کی اطلاع مل تھی۔ خیال تھا کہ آج کی ڈاک میں لہد کی کیفیت ضرور ملے گی، مگر غائبانہ
کی گڑبڑ کی وجہ سے آج کی ڈاک میں وژن کا کوئی خط نہیں ملا۔ پتہ یہ ہے۔

مددہ، سلامید۔ ہنس کٹھی۔ ضلع کچنہ راسم

پتہ میں نے احتیاطی لکھ دیا۔ یاد پڑتا ہے کہ اس سے پہلے خط پر بھی لکھ چکا ہوں۔

آج یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ صبح ۱۲ بجے تادی عبدالحق جو ایک ماہ سے سخت
بیمار تھے اور گذشتہ جمعہ سے تو ہر وقت آخری معلوم ہوتا تھا، انتقال کر گئے۔ لہذا یہ
عید گاہ میں نماز جنازہ ہوگی۔

حاجی عبدالمجید صاحب موٹی والوں سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کا دہلی
والا کارڈ اور اس کے بعد میاں جلیل کے خط سے شب جمعہ کو آپ کی روانگی کا علم ہو
گیا تھا۔ اب دل لگا رہیں اور بھلی کر بھی دکان یا دلی کا خیال دل میں ماہ مبارک میں
نہاویں، پانچواں سب بڑا چھوٹا ہے آج کی ڈاک سے ایک کاڑے خادمہ عود حسن کی طرف
سے اپنے فیکچور ہو چنے کی اطلاع کا ملا غالباً یہ مولوی محمود صاحب نقشبندی صاحب

میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام
 - یہ دگر تہ رسولی عبد الجلیل سلام دعا تحریر القرآن
 متعلق خاصہ کا لیج۔ ایک پورہ مدنی پاکر۔ ان

ذکرینہ ملاحظہ فرمائیں
 ۱۲ رمضان ۱۴۰۰ھ



مکرم محمد رحمہ رسولی عبد الجلیل صاحب مدنیو شکرم!

بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹو اک سے تین کاڑگو وقت مارا ہے ایک موڑ ۲ رمضان
 دوسرا موڑ ۱۰ اپونچے اور تیسرا کاڑگو موڑ ۹ رمضان تمہارے قلم سے حاجی علی محمد
 صاحب کی طرف سے۔ ان سے بعد سلام سنوں کہہ دیں کہ یہ نامکملہ اولیٰ سے دعا
 کرتا ہے۔ علی شانہ اپنے فضل و کرم سے مزید ترقیات سے نواز۔ یہاں تک پیش
 کا تعلق ہے۔ آپ حضرات قریب یہ نامکملہ دو۔ سنا دینا تو آپ اس نامکملہ کی فراویں
 تاہم اس کی فیصل سے ہی انکار تمہیں۔ موزنا سبیل صاحب اس نامکملہ کی طرف سے
 حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کہے بعد عرض کریں کہ حاجی علی محمد صاحب
 جیسے حضرت کی یہ نامکملہ پر زور سنا دینا کرنا ہے کہ یہ پرانے لوگ ہی انشا اللہ کچھ زیادہ
 لے سکتے ہیں۔ انی چاہو تو ان حضرات تک پہنچنے کے لیے ابھی وقت چاہیے۔

میں نے پہلے خط میں حضرت اقدس مدنی کی علامت کی اطلاع دی تھی۔ بعد کی
 اطلاع یہ سبکہ اطمینان اچھی ہے۔ دو مہینہ دن خراب رہی۔ یا سنو مہینوں کا اطلاع
 ہے رسولی عبد المنان صاحب سے بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹو اک شہ گرجہ نوالہ
 سے ایک صاحب کا خط پریشانی کا آیا۔ لیکن ان کے پتر پر ایسی کھری ہر پرانی نہ لے
 لئی کہ پتر صاف نہیں جاتا۔ شاید مارٹنم یومٹ مملہ باغبان پورہ ہے۔ وہ پریشانی کا
 وجہ یہ ہے شاید اب کچھ منتظر ہوں۔ آپ اگر واقف ہوں تو کہہ دیں کہ آپ کا پتر میری کیا
 اس نے جواب سے غور رہی ہے۔ حاجی عبد الحمید صاحب مرقی وادوں کا خط بھی دیکھو۔
 بخیر نہ کا پونچھا۔ ان سے سلام کے بعد کہہ دیں کہ حاجی متین صاحب کے ساتھ کہ وہیں شرکت
 کی خبر ہے اس سے تو سرت پوئی کر جو مناسب ہے۔ مگر یہ نگر جو گیا دونوں نامجو اور

دو ٹکوں کے۔ ایسا نہ ہو یہ بہار کی ساعیات کہیں تجارتی مذکوروں میں نہ گھرنے لگیں۔
 رخصان بات چیت کا نہیں بہتا۔ ملاوتہ بن سونان کا شغل، درکھنا یا نماز شب کا۔
 اس کے عبادت کو کوئی کام اس کا نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا
 کی درخواست۔ یہ پہلے خود میں کچھ چکا ہوں کہ ارشاداتِ نبویؐ کی پوری قیادت میں ہدفِ قاصد
 صاحبِ چل، ایسے، نکات وانا ابراہون۔

پوری محنت لے گئے۔ مجھے تو کہیں ان کی خدمت میں جانے کی توفیق نہ دینی تھی
 مگر وہ تاملی میں ہی تھوڑے عرصہ سے زیادہ تاخیر نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی جلد
 مدد فرمے۔ غلط فرماتے۔ غلط و السلام

ذکر:۔ مظہر برہم

عزیز لڑائی بندہ، نووی، علی، احباب سندھ

۴ رمضان ۱۴۰۰ھ

۔ تہذیبِ عقائد، مفسر، خلیفہ، روزنامہ پاکستان،



عزیز خرم خاں، اللہ و سلم

بعد ملازم سونان۔ اسی وقت ۱۹ شعبان کو قہار کا دروازہ ۱۰ رمضان پہنچ
 کر جو جب سرٹ ہوا۔ کل جمعہ کی شب میں ۱۰ بجے کو قہار کا دروازہ پہنچا اور چونکہ
 ہر وقت کچھ کچھ کا بیج بابِ قریب تھا اس لیے گھر نہیں گئے۔ جو میری رات سے
 ملاقات ہوئی اور انہوں نے صفا خوجہ کے ساتھ ہی حضرت اقدس کی خدمت میں گیا۔
 سنایا کہ عید کی نماز پڑھتے ہی یہاں سے روانہ ہوئے۔ ان سے تو میں نے یہ کہہ کر جو میری
 میں آپ کے والد صاحب حضرت اقدس کا دروازہ پہنچا لانے کے لئے کہ ۱۵ غریبی
 کو یہاں سے جتنی معافی ہے اور ایک دیکھ کہ جب ہم ملے اس کی خوشی نہائی تو
 حد تک یہاں سے اس کی فریاد گئی۔ اب ایک عشرہ آپ کے پیام پر مسرت کا اظہار
 اٹھائیں گے اور پھر یہ میری جاسٹے کی بہر حال کل خبر ہے اس کو بعد چاقو سے
 مسرت کی لہر تو ضرور ڈرنے ہی ہے۔ حق تعالیٰ شہزادے فضل و کرم سے انتہائی
 راحت و آرام کے ساتھ باحسن و بوجہ زیارت نصیب فرمائے۔

حضرت مدنی کی حلاوت کی خبر سابقہ عرفیہ میں لکھ چکا ہوں۔ پرسوں مولوی اسماعیل تار پورچا کر اب طبیعت بالکل اچھی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ تاریخ تشریف آوری کے لیے حضرت نے مجھ دیا یا واقعی بالکل صاف ہو گئی۔ آج کی ٹراک سے امید تھی کہ غسل خط ملے گا۔ مگر نہیں ملا۔ معلوم نہیں کمال کا چکر کاٹ کر آئے گا۔ اس سے پہلے ایک خط میں میں مظاہر علوم سہارنپور صاف پتہ تھا اس پر منصوری ضلع دہرہ دون کی بھی ہر گئی ہوئی تھی۔

مولوی امجد اللہ صاحب سے تفصیل خطاطی و علوم پر ملا۔ تار پور سے آمد و رفت کثرت سے رہتی تھی اس لیے تفصیل معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ وہاں سے یہ پہلی آمد ہے۔ راز و عطا مارچ میں سے ملاقات ہی نہ ہوئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قریشی صاحب کا ایک خط آیا جس کا جواب علیحدہ کارڈ پر اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر وہ وہاں نہ ہوں تو آپ پر پتہ لکھ کر ان کی خدمت میں بھیج دیں۔ قاری سید صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ ایک دن کوئی انافر ہوتا ہے تو تین دن کو زیادہ شراب چو جاتی ہے۔ اسہام سے دعا کی ضرورت ہے۔ قاری عبدالغنی صاحب کا ۱۰ رمضان کو انتقال کی خبر سابقہ خط میں لکھ چکا ہوں فقط والسلام۔

عزیز گرامی قد و مولوی جلیل اللہ سے تحفہ القرآن
متصل خالصہ کالج، لاہور و مغربی پاکستان

ذکر کیا خطاطی و علوم
۱۹ رمضان ۱۳۶۷ھ شنبہ



عزیزم جاننا کہ اللہ و تم!

بعد سلام مسنون اس وقت سیرت نامہ مژدہ ۲۰، رمضان آج ۲۳ کو ملا جلدی ملا وہ اس خط میں تم نے یہ لکھ کر ۲۵ کے بعد یہاں کے پتہ سے خط نہ لکھیں پرسوں کے مضمون یکم کی روننگی پر مرتبہ بیت لکھی۔ بجز اکم اللہ۔ یہاں بھی دو لا مولوی ہمداد صاحب کی زبانی پیام نور اس کے بعد تمہارے پرسوں کے خط میں اس کی

توفیق سے آپس شوقی چیز ترکہ روز لا معاملہ ہے۔ حتیٰ تعالیٰ شاد با حسن و بدہ زیارت میسر فرمائے۔

یہ عرضہ ماہ مبارک کے بالکل اختتام کے قریب پہنچے گا۔ بہت ہی زیادہ اسرار سے دعا کی درخواست ہے۔ اپنی بھائی کے لیے تو ہے ہی خصوصیت سے قاری صاحب کی صحت کے لیے ہر سہ کی بڑی ضرورت ان سے وابستہ ہے اور وہ بالکل ایسے صاحب فزٹس ہو گئے کہ زندگی سے ایسی ہی بڑھتی ہی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

کل شب میں تراویح کے بعد حکیم دادے کا بھی انتقال ہو گیا بعد صرن کی وصیت کے مطابق ان کے مکان کے قریب ہی محلہ شاہ ولایت میں جو مقبرہ ہے اس میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مدنی کی طبیعت بعد از مہل اچھی ہے۔ معمولات بدستور عمل رہے ہیں۔ سنا ہے کہ مسافروں کا مجمع اخیر عشرہ میں ڈیڑھ ہزار تک پہنچ گیا۔ ۲۰ شوال کو پانس گنتی سے دھپی ہے۔ رہائی متین کے پہلے خط کا جواب بھی تمہارے خط کے ساتھ ادریسوں دوسرے کا جواب بھی منتظر کہ ارسال کیا لیکن ان کے پرسوں کے خط سے پہلے خط کا ترجمہ بخفا معلوم ہو کر موجب آسفت ہوا۔ قریشی صاحب کے پہلے خط کا جواب تو ہماری محنت ارسال کیا تھا۔ دوسرے خط کا رانیوٹہ کے پتہ سے پرسوں ارسال کیا ہے۔ بعد از خسار کی خدمت میں بڑی سسولت سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی انیس صاحب کو ان کی انتہائی خوش قسمتیوں پر ہزار بار رک بار فائدہ و اسلام۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب ملو
ذکر یا مظلہ۔ بطور پختہ
مدار تجویذ القرآن متصل خالصہ کالج دہلی پور۔ مغربی پاکستان ۱۰۶۰۰۰ جھان امیار ۱۰۶۰۰۰



عزیز گران قریہ خانہ کلمہ و سلم!
بعد سلام مستنون۔ کل ایک کے خطوط کی بنا پر خیال تھا کہ کج خط لاہور کے پتے سے

کھٹا جاسکے گا۔ مگر اسی وقت آپ کا مسرت نامہ مؤرخہ ۲۴ رمضان ۱۲۸۵ء میں آپ نے مولوی نعیم الرحمن صاحب کا یہ حکم سنایا کہ عید کے بعد تین دن مزید قیام یہاں ہے گا۔ اس سے تردد ہو گیا۔ اس کے باوجود پھر بھی خیال ہوا کہ اگر یہ خط نامہ اور وقت سے پہلے پہنچ گیا تو انتشار رائے رکھا رہے گا اور وہ پھور اگر بعد میں پہنچا تو پھر آپ تک پہنچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے ابھور ہی کے پتہ تک رکھ کر ہا ہوں حق لکھائے مثلاً آپ فضل و اکریم سے استعافی راحت و آرام کے ساتھ سفر کی تکمیل فرماتے آپ حضرات کو سب بڑی بہت والے ہیں اور ہم سب ڈر پوک ہیں جس قدر فکر جاتے وقت تھا، اتنا ہی اب شہوت ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و اکریم و رحمت و اکریم کے ساتھ ہونا فرمادے۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی اور اس سے خط نامہ ملے۔

بعد ۱۵ ہجری سنوں۔ مسرت نامہ مؤرخہ ۲۲ اپریل موجب مسرت ہوا کسی ذریعہ سے یہ پتہ نہ چلا کہ یہ کارڈ پہنچی مقصود ہی کے ہونے کا تھا یا کسی اور کا۔ اس سے کہہ کر وہ اپنے خط پر جو پتہ لکھا کرتے تھے وہ کچھ اور تھا۔ بہر حال میں نے تو تحریریت کا خط لکھ ہی دیا تھا سلام نہیں کہ پہنچا یا نہیں۔

نکریا۔ مظاہر علوم

۲۰ رمضان ۱۲۸۵ھ

عزیز مہروی عبد الباقی تلو۔ کوٹھی ۲۲ بنی

جیل روڈ۔ لاہور و خبری پاکستان



مزز گرامی حمد عاقل کا امد و تکریم!

بعد ۱۵ ہجری سنوں۔ آج کی ٹرانک سے تمہارا مسرت نامہ مؤرخہ ۲۴ رمضان پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ مبارک حضرت آدم کا نہایت راحت و اکریم سے لے کر گیارہ روزہ علی زک۔ بڑا فکر تھا۔ اب واپسی کا فکر اس سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ استعافی راحت و آرام کے ساتھ اس کو پورا فرمائے۔ جتنا کندہ جاتے وقت تھا اب اس سے زیادہ اسے گزری بھی شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اکریم

سے پورا فرمائے۔ تم نے گذشتہ کارڈ میں ویل کا بھی ذکر کیا تھا۔ ریل کا سفر تو بڑا لمبے قیام پر ہے۔ کارڈ یا لوکی سواری ہے۔ اپنے اوقات کی رعایت اس میں ہو سکتی ہے۔ رات راؤ عبد الحمید صاحب اور راؤ عطاء الرحمن صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں۔ انتشار اللہ آج بخیریت پہنچ جائیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دھاک اور خواست خطوط تو دہان سے کئی کئی دن میں پہنچتے ہیں اور نظام وقت کے وقت پر بدلتا رہتا ہے۔ کس تاہیج تک امید رکھیں۔ فقط والسلام۔

ذکر یا مظلوم

۱۶ رمضان ۱۴۲۹ھ

عزیز مولوی عبد الباقی صاحب مدظلہ

کوٹھی ۱۲۱ میل روڈ لاہور و مری پاکستان



عزیز گرامی قلمبرہ حکم اللہ و سلم!

بعد سلام سنون۔ اس وقت گرامی نامہ روز ۲۹ رمضان پہنچا۔ میرا خیال تھا کہ اس میں کوئی تفسیر نظام سفر کا ملے گا۔ مگر سائبہ بی کی ٹائید اور جواب لاہوری آپ نے دیا۔ اس سے تعجب ہوا۔ کل شب میں راؤ عطاء الرحمن صاحب اور راؤ عبد الحمید صاحب تشریف لے گئے اور ان حضرات کی دعا لگی سے ایک گھنٹہ بعد اسے میر صاحب کے پاس جناب حافظ عبد العزیز صاحب کا نام پہنچا کہ راؤ عطاء الرحمن کو ۴ مئی کو سرگودھا بھیج دیں۔ یہ اندازہ کیا گیا کہ حضرت اقدس ۴ مئی کو سرگودھا ہوں گے اور اسی لیے اب خط بچا۔ لاہور کے پھر لاپتہ ہو رہی کے پتہ سے ارسال ہے تاکہ مولوی انیس اس کو آپ کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ سرگودھا یا لاہور۔ یہاں باجود کسی رات روکیت نہیں ہوں اور آج ۲۰ رمضان المبارک ہے۔ رفق میں ابرشہ بد تھا اور اس وقت ۱۲ بجے دوپہر تک بھی کہیں سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دھاک اور خواست۔ فقط والسلام۔

مولوی انیس الرحمن صاحب!

بعد سلام سنون۔ آپ کے خط کا جواب عرصہ ہوا ارسال کر چکا ہوں۔ یہ

کا رٹ مونی جلیل کے پاس پہونچا دیں، جہاں وہ ہوں۔

ذکر کیا۔ منظر پر غلام

۲۰ رمضان ۱۰۷۰ھ

مکرم محمد مونی عبد الجلیل صاحب سلمہ
مدیر تجوید و قرآن تحصیل فاضلہ لکھنؤ و مدرسہ عربیہ اسلامیہ پاکستان



عزیزم خانہ مکرم اللہ و سلمہ

بعد سلام مستنون ایک مختصر کارٹ پورٹ سے دو شعبہ کو بغیر رسمی کا لکچر چکا ہوں اور اس دن راتچند سو پہنچنے سے قبل بھٹ میں حضرت کی کار میرے مشورہ سے روک کر چھوڑاں کے پتہ سے ایک تار تم کو بھائی ابراہیم سے چکے میں حضرت اندرس تم سے موڈ پر جدا ہو کر نہ بیچے اترتے ہوئے۔ اسٹیشن پر آزاد صاحب اور بیوٹے میر صاحب کو اتارا۔ وہ دونوں مصر کے وقت ریل سے یہاں پہونچتے اور ان کے بھائی مونی جلیل اور مونی حبیب الرحمن کو کار میں بٹھا کر ۱۲ بجے لکھنؤ پہونچے۔ بعد میں ان کی مسجد میں قیام ہوا۔ محمد احمد کی مسجد میں اس کے اصرار کے باوجود صنعت کی وجہ سے بنانا نہیں ہوا۔ اتوار کو ۹ بجے۔ یہاں سے شیعہوں کی کوشش کی گئی ۱۲ بجے لکھنؤ سے جواب مل کر ابھی پہونچے ہیں۔ کل صبح کو یہاں سے چل کر پتہ سے راتچند جانا ہے۔ سہارنپور سے دیر کو ساتھ ٹینڈ ہے۔ بھٹ میں قیام نہیں چونکہ جاتے وقت سہارنپور لکھنؤ ۱۲ گھنٹہ میں ملے جوا تھا۔ اس لئے اسی وقت ۴ پر نماز ۱۲ پر روائی اور ۷ بجے سہارنپور پہونچنے کا اندازہ کیے۔ ۱۲ بجے سے سب کے سب دکان پر اندر ٹکر پر ٹھلے رہے۔ ۹ بجے تک انتظار کے بعد دوبارہ لکھنؤ شیعہوں کی تجویز ہوئی مگر وہ ملا نہیں کر ۱۰ بجے حضرت کی کار پہونچی۔ معلوم ہوا کہ ۱۲ بجے وہاں سے روائی ہوئی وہ راستہ میں دو جگہ انضام کی کار خواب ہوئی تو انتظار کیا اور تیسری جگہ سرسہ کے قریب خواب ہوئی تو اس کو پیچھے چھوڑا۔ چنانچہ وہ ایک بجے راتچند پہونچے۔ حضرت کا ثق مضابطہ ہی کا ہوا۔ مگر سیرا خیاں ہوا کہ ایک منٹ کو قادی صاحب سے ملے ہیں چنانچہ کاران کے مکان پر جا کر ایک منٹ حقیقی قادی صاحب سے

مل کر واپسی میں نہ کرنا کہ ساتھ را پچور روانہ ہوئی۔ راستہ میں ہسٹ پر چمک لگی ٹھٹھا صاحب کے ساتھ تھی، ان کی کار چھپے رہ گئی اس لیے چمک پر اندراجات اور ہمیں تاریدیا گیا۔ تقریباً نصف گھنٹہ وہاں قیام کے بعد ۱۲ پر را پچور خیریت سے پہونچ گئے۔ بڑا نکر سوار تھا مگر اچھو نکر نکان کا اثر زیادہ نہیں ہوا۔ اور اگر یہ کسولہ کہ روٹھی کے وقت سے واپسی پر صحت بخدا نہ زیادہ اچھی پائی تو مبالغہ نہیں۔ اور جن خانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

افضل صاحب بدھ کی صبح کو ۷ بجے دہلی جا کر بخشندہ کی دورہ کر رہی تھیں وہاں سے واپس ہوئے اور دس اور علی میاں جو شب دو ٹنڈ میں یہاں آ گئے۔ تھے اور حضرت کے ساتھ ہی گئے تھے، صوفی صاحب کے ساتھ بخشندہ کی صبح کو آکر وہ سب حضرات ۵ بجے غلام کو سہارنپور سے لے جایا گئے۔ ارادہ شنب گرواں قیام کے بعد صبح جھوک لاہور کا تھا۔ ۵ اشوال بخشندہ کی شب میں جبکہ میر صاحب را پچور تھے۔ جدید اہلیہ سے شب کے ۱۲ بجے ٹوکا اور صبح ۵ بجے ٹوکا دو دھڑ بیک شب پیدا ہوئے۔ فقط ۵ اسنام۔

کم عمر ہوئی جلیل صاحبہ بوسا ملت جانبہ لکڑ جلیہ
صاحبہ فیوضم تمام جلیہاں جلیہ سرگودھا وغیرہ کا
۵ اشوال ۱۷ھ



عزیز الی قدر صفا کا اشد تم

بعد سلام سفون۔ اسی وقت صبر نام روزہ، ذیقعدہ پہونچ کر موجب صبر بنا۔ حضرت آدم کی طبیعت بخدا اچھی ہے، ۱۰ فی کل کھنوکھ کے مہانوں کا سلسلہ ہے۔ علی میاں بھی ایک ہفتہ سے را پچور مقیم ہیں، ان کی وجہ سے کھنوکھ کے مہانوں کی آمد و رفت ہے۔

حضرت دینی رام محمد کی طبیعت بھی بخدا اچھی ہے۔ ۵ ذیقعدہ کو کو خیریت دیوبند پہونچ گئے۔

میری را پچور حاضری کے متعلق خبر تو کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب ہو سکے ذیقعدہ کے آخری ہفتہ سے آگے پڑھاے کو بالکل دل نہیں دیتا۔ اس لیے کوئی الجھنے والی

میں تو مشکل ہو گا۔ پھر عید کے بعد پر بات چاڑھ لے گی۔ اس سے کوشش یہ ہے کہ ذیقعدہ کے آخری ہفتہ میں ضرور ہواؤں۔ اب ہنگام کی تاخیر سے بہت زیادہ ہمارا دست ہے۔ اس وقت کی حاضری میں تقاری صاحب کی علامت کو بھی بہت زیادہ دخل ہے کہ ان کی حالت کسی دن بھی قابل اطمینان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے۔ والد صاحب و مولوی عبدالرحمن صاحب، مولوی وحید صاحب کے سلام پہنچا بہت نور و خوش، اپنی اور تمہاری رعایت کر کے اسی وقت ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ خجہ کی شام کو راجپور حاضری کی تجویز کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ پوری ہو جائے۔ لیکن تم اپنا کوئی حرج نہ کرنا۔ اسی وقت سعادت نہ ہو سکی تو دوسری حاضری پر تو تم وہاں جو ہی گئے۔ نقطہ و اسلام۔

عزیز گرامی قدس سرہ، عبد الجلیل صاحب سنیہ سو فتنہ لکڑ جہلمیہ۔
مقام جہلم، یانہ خلیج سرگودھا، ضلع پکستان، ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

۶۱۹۵۷-۵۸-۱۳۷۷

عزیز گرامی قدس سرہ، عارفانہ السلام! عین انتظار میں پہونچا، شہزادہ بخیر رسی سے تو مسرت ہوئی لیکن روانگی کے وقت ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا اور اس سے بڑھ کر اس خبر سے خلق ہوا کہ آپ سیلاب کی وجہ سے لاہور و کے ہو گئے ہیں۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ امن رکھے اور ہر جگہ بقعدہ احتیاج باورش عطا فرمائے۔ یہاں بھی کشیت سے ایسی ہی خبریں اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ ہمارے نصف میں سیلاب کی تباہ کاریاں

آج صبح کی نماز میں مولوی احمد صاحب نے بوشب میں سو بجے میاں پہنچے تھے، ان سے معلوم ہوا کہ رات پھر ردل کا دورہ ہوا اور شدت رسی جمع کی نماز کے بعد ڈاکٹر صاحب کے پاس جا کر ہدیہ لادو پر وغیرہ تجویز کرا کر لے گئے ہیں۔

علی میاں کے ہاتھ ٹنگنوں کے دام پہنچے گو پاکستانی ہونے کی وجہ سے مجھے وہ بیکار رہے مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ دونوں لٹاخون کے ہیں یا صرف پہلے کے اس لیے کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ پہلے ہی لٹاخون کے دیکھے ہیں، معلوم نہیں بھائی متین صاحب پہنچ گئے یا نہیں، ان کو اطلاع تو صوفی صاحب کی آمد سے پہلے ہی دے دی گئی تھی، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست، بقید رفقا سے بھی سلام مسنون، فقط والسلام۔

نکیر: غلط بیگم
۶ جلدی اولیٰ ص ۷

عزیز محترم مولوی عبد الباقی صاحب سلمہ
کوٹھی ملتان، جیل روڈ، اجودہ مخرب پاکستان



نکیر محترم مدنیہ سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارے دو کارڈ موزم ۲۲ اور ۲۹ نومبر تک وقت پہنچے، میں نے حضرت اقدس کے سابقہ سفر میں بار بار لکھا اب پھر لکھا ہوں کہ اتنی جلدی جلدی خطوط کی بالکل ضرورت نہیں، ڈاک والے کئی کئی خطوط جمع کر کے بھیجتے ہیں، ہاں کوئی تیسرے سفر وغیرہ ہو تو ملاحظہ نہیں۔

اس سے پہلے خط میں بندہ لے لکھا تھا کہ شنبہ کی صبح کی نماز میں حضرت اقدس مدنی زاد بچہ کو خوشی آگئی تھی مگر اس کے بعد سے پھر مدنی زاد بچہ لکھا کر رہے کہ یہ روز افزوں چلتا رہے، تقریباً دو ہفتہ کے بعد کل دوپہر حضرت نے خود اپنی رغبت سے لکھا، انا لکھا، رزق اب تک دوسروں کے اصول ہی ہے کہ کوشش فرماتے تھے حضرت اقدس کی ردا گئی کے دن اپنے تاثر سے یہ اندازہ کر کے کہ اہل زنجیر پر بھی خصوصی اثر ہو گا، ۱۰ نومبر کو ڈاک پور جانے کا وعدہ کر لیا تھا، مولوی یوسف صاحب

سے بھی سٹل کر لیا تھا کہ وہ ضرور آدیں اس لیے کہ حضرت اقدس تو قشر لیسہ فرمانہ
 ہوں گے سارا دن غلطی گنہ رے گھا اس کو وصول کرنے کے لیے مولوی یوسف بھی
 اپنا کام کرتے رہیں گے۔ مگر اب متا ہے کہ بعض حضرات اہل راجپور سوچ رہے ہیں
 کہ کہاں پھنس گئے اور میں بھی یہی سوچ رہا ہوں تنہا ایک صارت کے لیے جاکر جلا
 ہوتا اب تو بہر حال اس کو پورا کرنا ہے۔ حق تعالیٰ شاخِ حسن و جود تکمیل فرمائے۔
 شاہ مسعود صاحب کو لہ حیاتہ اور لاہور کی اطلاعات خطوط سے براہِ مکتوبات۔
 حضرت کی روحانی سکے بعد سے ملاقات ان سے اب تک نہیں ہوئی۔ بیانی محمود
 عیسٰی مقیم ہیں۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب دورہ پر گئے ہوئے ہیں حضرت اقدس
 کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی با حذر درخواست۔ خط لکھنے کے بعد تیار تیسرا
 کارڈ جو کسی کے ہاتھ با رٹر پر ڈالوایا بلا صوں کے پہنچ گیا۔ فقط والسلام
 مکرم محرم مولوی عبدالجلیل صاحب سندھ
 کوٹلی بلوچی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان،
 زکریا مظاہر علوم
 - اجادی الاولیٰ - سریشہ



عزیز گرامی قدر معافکم اللہ وسلم

بعد سلامِ مستون! حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقعہ کی طبیعت یکشنبہ کئے وہ
 سے روزِ آخری صحت کے ساتھ چل رہی تھی کہ جہازات کی شام کو دارالحدیث میں سبق
 کے درمیان ایک شخص نے جا کہ کہا کہ دیوبند کے ٹیلیفون سے حاوذاً جانکاہ کی خبر
 آئی ہے۔ بڑی حیرت ہوئی کہ ظہر کے وقت مولوی اسعد کا قلمد یہ خبر لایا تھا کہ طبیعت
 زیادہ بہتر ہے۔ یہاں سید ترش ملتے ہیں۔ شیریں سیمب بھیج دے۔ اُمس وکنت
 آدمی ہذا بھیج دیا تھا۔ جبرئیل ہی دارالحدیث سے سیدھا اسٹیشن گیا اور
 ایکپریس سے دیوبند پہنچنے پر معلوم ہوا کہ مولوی اسعد نے کابھی سہارنپور پہنچنے کے لیے
 بھیج رکھی ہے جو بعد مغرب خالی گئی۔ معلوم ہوا کہ اس دن طبیعت اور بھی بہتر تھی

دوہر کو زنا زسکان کے صحن میں کھانا کھانے کے لیے بلا۔ سارے خود ہی قشر لیت لے گئے، لیکن کھانے کے درمیان اہلبیہ کو صبر علی انصائب پر نصائح فرماتے رہے۔ اس سے قبل بھیج کے وقت مولوی اسعد ارشد کو بھی اتفاق اور آپس کے بہترین تعلقات پر نصائح فرمائی تھیں۔ کھانے سے فراغ پر یوں بجے کے قریب سونے کے لیے بیٹے۔ اب بے فکر تھے کہ فیضیت اس دن بہت ہی اچھی تھی۔ ایک دو مرتبہ اہلبیہ نے جا کر دیکھا تو گویا آرام سے سو رہے تھے، لیکن غلاب مندل جب ۱۲ بجے تک نماز کے لیے خود نہ جائے تو جگائے کے لیے ابھرنے لگا۔ ۱۱ بجے، مگر وہ نہایت بارود معلوم ہوتے۔ فوراً مولوی اسعد کو بلایا۔ اصول نے کچھ کراڈل کچھ کو پھر ڈاکٹر کو بلایا۔ حکیم کے وقت کچھ حیات کا اثر باقی تھا۔ ڈاکٹر نے آکر غور و خوض کے بعد دیکھ کر کہا کہ کچھ نہیں رہا۔ شب کو ۱۲ بجے جنازہ کی نماز اور ۳ بجے تدفین عمل میں آئی۔ غسل اور تکفین میں۔ ماٹارہ بھی شریک تھا۔ اس قدر افراد کی کثرت چہرہ پر رضی اور ایسا محسوس ہوتا کہ دیکھ کر رشک آتا تھا۔ حق تعالیٰ عز و جل مرتب علیا زیادہ سے زیادہ نصیب فرمائے۔ مجد ناپاک کے لیے وہی سہارے تھے۔ ایک کو پاکستانی رقیب نہیں چھوڑتے۔ دوسرے کو من نعمت الراض قبول نے ہم سے چھین لیا۔ اب اللہ تعالیٰ شانازی اپنے فضل و کرم سے ہم بے سہارا لوگوں کی مدد فرمائے۔ حادثہ کی خبر بکلی کل طرح سے بھی مولوی دیانت میں بھی ایسی پہنچی کہ شکر تعجب ہوتا ہے۔ یا وجود شہید مردی کے تمام رامت چاروں طرشت سے جمع ٹڈی دل ٹوٹ۔ اٹھا۔ فقط لکریا ۱۴۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل سلمہ

کوٹھی نمبر ۳۴ - بی۔ جیل روڈ

دہور (منڈلی پاکستان)

سکھ کے بعد وہ کی بہادر و بیواست کر گئے۔

تقریباً ۱۳۔ ۱۴ء لاقول مکہ

مدرسہ کالج مولوی عبداللطیف

کوٹھہ ۶۶، جیس روڈ، لاہور، مغربی پاکستان۔



عروجِ نواکھتہ، غازی آباد، اتر پردیش، برہمن سنگھ

آج کے دن کے دارِ جمادی الاولیٰ دکھنا جو کارہ اور اس سے چند منٹ قبل میر صاحب کی معرفت بدگوا کیا سوا پرچہ ما۔ حضرت قدس تو اس قدر تہذیب کے وصال کی تھیں وہ کارہ و پرچہ دے دے دوسرے ہمارے کمرچہ کچھ جو غائبانہ طور پر ہم پہنچ گئے سو گئے۔ جس کے دن نہ ناکارہ کی قیمت خریدہ غراب ہو گئی تھی۔ یہی کے ذہن کے علاوہ حضرت بھی محبوب ہو گئی تھی۔ میں اپنے جبر کی سب کو قوت سے واپس آ گیا تھا، مگر وہی صدمہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ جلد ہی ایک کاٹھی سے ۱۱ ہلو آؤں گا۔ انہوں نے دوسرے دن کو ایک شب قیام پر اصرار کیا۔ میں نے کہہ دیا تھا کہ کوئی کون ہے میں نہ آؤں گا۔

انتشارِ اشرار پھر سولہ آؤں گا۔ انہوں نے درخت کو آری پھینک دیا۔ کوای کر لے لے جائے۔ میں نے کھنکھاتے نہ کر دیے کہ گریز کا کار میں نہ جاؤں گا۔ وہ شب کو جنتی کے بعد بدعتی سے جا کر نکل کر دھرم کے وقت مولوی بروف صاحب کا میں وہاں پہنچ گئے اور بد نظر بنے سے چل کر سیدھے اپنے صاحبزادے میر صاحب پر بھی پڑی کی کوئی صورت نہ ہو، مگر ہم ایسا کہنے میں ہار لے رہے تھے۔ دیکھو اللہ کے فضل و کرم سے بکری سے لے کر چھوٹے سے لے کر وہاں رات کو ۲ بجے آسمانِ قدس سے بارشِ شریعہ ہوئی تو مسلمان آسمان تک ستر رہے۔ مگر کاشکے ہے کہ اسی کے وقت بند ہو گئی۔ اور شریعہ پہنچے وہاں سن چل کر ۷ بجے پھر بیان پہنچے وہاں لاف و سوغ صاحب سے دستور ۱۰ بجے ہو گیا۔

روزِ روزِ موعظہ، غراب رانچ پر لے اس وقت غازی آباد پر ۱۰ بجے ہوا، بالخصوص رات ۱۱ بجے، انھیں الزمین، زید، احمد، نبیل، سید، شمس کے ۱۰ نے جیل کو لے کر لے آیا، پھر بھی تلاوت میں ۲ سو آفر کا قریب باطل میں جلسہ نہ ہو سکا، حضرت اقدس، فی کے ۱۰ سے عزت وادار کا، اس قدر اہم ہے کہ وہ غیر، حضرت آج کے وصال کی کیفیت تفصیل سے لکھ چکے ہیں، پھر وہ روز کا اس قدر

شہید اور فتنہ پرست ہوئی تھی۔ کئی گنی کی سیڑھی اور چھوڑ کا سینڈی ہانگل کیساں تھی۔ یہ کیسٹ دفن ترک
رہی۔ جس کے آثار جو جہت ہی نمایاں تھے۔ خدا کرے کہ یہ بقعہ درون کا۔ قریب بیس گتے ہوئے۔ حضرت اقدس
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز گرامی! محمد رسولی علیہ السلام صلی علیہ وسلم

کوٹھی نمبر ۱۲۶۔ بی جیل روڈ، لاہور (مضریٰ پاکستان)



عزیز گرامی! تہذیب و تمدن کا کمال اللہ ربک!

بعد سلام سنوئے۔ آج کی ٹراک سے اٹھنا سے تین کارڈ موروثی، ۱۹ دسمبر ۱۹۷۱ء

۲۱ گنی دن کے وقفہ کے بعد چھوٹے سب سے مشہور کہ حضرت اقدس کی عادت
معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک سایہ کو
تاریخ ہمارے۔ وہ پر قائم رکھے کہ حضرت مدظلہ کے وصال کے بعد بقیۃ الصلوات
ہی ایک ساریہ ہو گیا ہے اس کے بعد انا بھی جی انا ہوا ہے۔

میرزا محمد ارحمن صاحب کا کارڈ تعزید کے بارہ میں آیا تھا مگر پاکستان ٹراک
سے وہ فیس نہ نہیں پہنچتے۔ اس لیے خیال تھا کسی جانے والے کی معرفت ارسال
کر دیں گے اس پر تب جانے والے کہ یہی مل رہے ہیں وہ سنا اور پان تو پہنچتے ہی
رہتے۔ بھال الفافہ کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ اپنی اویہ کے ذرائع کا
انتظار کر رہے ہیں جس کے متعلق وہ بیس و شام کے امیدوار ہیں۔ حضرت اقدس کی
خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز حسنا و محسن کی خدمت میں بھی۔

یہاں ۴۴ کورویٹہ کی کرکٹ و شنبہ کو یکم ہوئی۔ فقہ وافر

مکرم محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ

کوٹھی ۱۲۶۔ بی جیل روڈ، لاہور (مضریٰ پاکستان)



عزیز گرامی! تہذیب و تمدن کا کمال اللہ ربک!

بعد سلام سنوئے۔ اسی وقت کراچی نامہ موروثی، ۱۹ دسمبر ۱۹۷۱ء

سرت ہوا مگر اس میں تم نے میرے خط کے نہ پونچنے کا ذکر کیا اس پر تعلق ہوا کہ میں تو تمہارا خط آنے کے بعد تیار ہو کر پڑھنے سے بھی پہلے اس کا جواب اس لیے لکھتا ہوں کہ تمہارے عہد تک تو اسباق ہیں۔ مگر اس وقت نہ لکھا جاسکے تو دوسرے دن پرجا پڑنا ہے۔ آگے مقدمہ اور ڈاک ڈالوں گا کرم۔

مولوی منظور صاحب کل شب میں سیدھے دیوبند پونچے اور وہاں سے شام کو بجے یہاں آکر رات کو ۱۲ بجے تک کھٹو کو روانہ ہوئے۔ ان سے تفصیل احوال حضرت اقدس معلوم ہوئے۔ حضرت اقدس مدنی فوراً شہر قلعہ کے بعد سے حضرت کے اونچے عزت کے لیے حضرت اقدس راہپوری دام ظلہم العالی کی جڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ بالخصوص اپنی نا اہلیت سے اگرچہ حضرت بہت سے خلع اپنے بعد چھوڑ گئے مگر یہ اونچا طبقہ اونچی نگاہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے دوسری طرف کامیابی بجائی متین کو دکھائیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی شد بد ضرورت۔

علی میاں پر رسول میاں جو کہ بایر کوٹہ کے کلانی صاحب کے طلبیدہ گئے تھے۔ رات رہیں لکھنؤ چلے گئے اوائلی جنوری میں پاکستان کا ارادہ کر رہے ہیں۔

مکرم عمر راجہ متین احمد صاحب!

بعد سلام ستوں۔ آپ کا وہ خط جس میں آپ نے بڑا سہارا سپورنگند نے کو لکھا بہت دیر سے پہنچا۔ کاش آپ وقت سے پہلے اطلاع دیتے تو میں ناوقت بھی ملنے کی کوشش کرتا ہوا۔ بیشین پر ملتا اس لیے کہ مجھے ضروری کام آپ سے تھا۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ قیام کا ارادہ کب تک ہے اور واپسی کا نظام کیا ہے اس رات سے یا کسی دوسرے رات سے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ضرور کر دیں لکھنؤ سے متعدد خطوط کے بعد بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ فقط

نوکر یا

مزید گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

کوٹھی ۲۲-۱-جیل روڈ-لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز گرامی قدوس عارفانہ اللہ و سلم!

بعد سلام مسنون ماسی وقت گزرنی تمام مرور شد ۳۰ جادی الثانی پہونچا۔ اس میں بھی تم نے میرے خط کے نہ پہونچنے کی شکایت لکھی۔ بڑی حیرت جو رہی ہے۔ میرے خطوط ۱۹ جادی الاول کے بعد نہ معلوم کجے جا چکے۔ ایک کارڈ میں نے ملحقہ تمہارے اور بھائی شبن کے نام اس دن لکھا تھا جس دن ان کا خط اپنی روانگی کی اطلاع کے ذیل میں آیا تھا جس میں میں نے قبل از وقت اطلاع نہ دے کر غلطی لکھا تھا۔ حضرت اقدس کے تقریری اسفار شروع ہونے سے نکر رہے۔ خدا را گشت نہ کر دیں۔

مولوی منظور صاحب تعلیمی شہب جہد میں سیدھے دیوبند پہونچے اور جہد کی شام کو ۴ بجے وہاں سے واپس آکر شب کو ۱۰ بجے کا حضرت علیؑ کے علمی بیان آیام میں ازل و بلند پھر لبر و تلک جلسہ میں علمی صاحب کے طلبہ دیکھے تھے و ریل روٹ سے واپس پر یہاں اترنے کو کر گئے تھے مگر بعد میں بعض جوہ سے سیدھا جانا پڑا۔ اسکی اطلاع بھی سابقہ کارڈ میں لکھی چکا بڑا ایک ضروری بات یہ ہے کہ جادو سے مولوی ایامی کا تپا و جرم جمعہ کے دن سے شدید بیمار ہیں ان کی علامات سے بڑا انکراس کا ہے کہ تقریر کی کتابت ان سے بہت آسان چل رہی تھی بڑے اجتماع سے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کر دیں۔ اگر خدا نخواستہ چل رہے تو بڑا حرج ہو جائے گا۔

معدنی حضرت الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب کی تشریف آوری کی خبر شہرت ہوئی۔ ان کا کارڈ لبر و تلک تشریف حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقعہ صادر ہوا تھا اس کا جواب سرگودھا ہی کے پتہ سے ارسال کر دیا تھا معلوم نہیں ان کی روانگی سے قبل پہونچا یا نہیں۔ یہاں سب بھگت اللہ بیاضیت ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست رسمی نہیں بلکہ بڑی ہی ضرورت جیکہ ضرورت اپنی گندگی اور نا اہلی سے دعاؤں کی پیش آرہی ہیں۔ بعض جگہانوں کا یہ خیال ہے کہ چونکہ حضرت اقدس مدنی کے وصال کے بعد سے بندہ

کے خطوط میں حضرت اقدسؒ کی شدت یاو کا مضمون زیادہ تر رہا اس لیے ایسا تو نہیں کہ وہ خطوط احتیاطاً آپ تک پہنچنے سے بھی پہلے شائع کر دیے گئے ہوں ورنہ سلسلہ نہ پہنچتا۔ فقط والسلام۔

عزیز گرامی محمد رسولی عبدالجلیل صاحب مدعو
کوٹلی، عسائی، جبل وردڈ، لاہور و مغرب پاکستان
ذکر یا
۹ جہادی نشانی، ۲۰۰۷



عزیز گرامی مقدمہ مانا گیا شد و ستر!

بعد سلام سنوین۔ اس وقت الحج نامہ بند ہے۔ جہادی نشانی پہنچ کر موجب قلق ہوا۔ بھائی سید مرحوم کے حادثہ فاجعہ سے طبیعت پر چوٹ لگی اور ٹی پی صاحب مرحوم کے زمانہ میں ان کی بامبارکی انتہائی خدمہ پیشانی کے ساتھ کی ملاقاتیں نظر میں پھر گئیں۔ حق تعالیٰ فائدہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل باجر جزلی عطا فرمائے۔ اگر باوجود مغفرت صاحب ہمارا تشریف فرما ہوں تو یہی عرضیتہ دکھایا جائے۔ ورنہ تکلیف فرما کر بندہ کی طرف سے تضریت کا کارڈ لکھ دیں، مجھے ان کا پتہ معلوم نہیں ورنہ پتہ راست لکھتا۔

آجکل ہمارے مولوی ایساں زیادہ بیمار ہیں اور ان کی وجہ سے عوارض شیم ہو گئے۔ برکت علی صاحب کے پاس جاتا ہے۔ عوارض اس سے حضرت کے خط اور تضریت کو بھی دریافت کرتے ہیں اور سلام دعا کا گھنٹے کو بھی کہتے ہیں۔ پرسوں کے خط میں بھی بندہ لکھ چکا ہے۔ آئندہ خط میں حضرت اقدسؒ کی طرف سے عوارض صاحب کو بھی پیام سلام لکھ دیں۔ اس مرتبہ بظاہر تعلق ہے کہ جانے کیا ہی نہیں تھا ورنہ پان گھنٹہ تو ارسال ہو ہی جاتا۔ حالانکہ دیوبند شاہنشاہ کو آمد و رفت جو رہی ہے۔ مگر غلو لوگ دہلی سے براہ دہلی پہنچے جاتے ہیں۔ حضرت اقدسؒ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ جانی ملین صاحب سے بعد سلام سنوین۔ لکھنؤ کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ وہاں آپ کا نزول ہوا اور پھر یہی سہا بنور دیکھا، مزید تعلق ہوا۔ جناب الحاج عبد الغفر نے صاحب کی خدمت میں سلام سنوین۔ جی میاں کا آج کی ٹوکن سے نخط ملے۔ ورنہ ہر پان کے لیے ہوا نہ ہو گئے

ہوں گے۔ ایک ہفتہ سب بھال وغیرہ میں مرثیہ لکھا۔ اس کے بعد ایک روز لکھنؤ میں
 کے بعد یہاں جو کر لاہور کا اردو لکھا ہے۔ فقط والسلام
 عزیزم مولوی عبد الحی علی مدظلہ العالی
 جیل روڈ، لاہور، پنجاب، پاکستان
 ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ



عزیز گرامی محمد رفیع اللہ رحمہ اللہ!
 بعد سلام مسنون کچل کچل سے تہہ مار سے دو کا روٹھ کر فرمایا۔ ۱۲ جنوری
 پہنچ کر سوچا کہ صحت و سیرت ہونے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے
 تمہیں اس اساتذہ کی دونوں جہان میں جزا دے۔ خیر غلط فرمائے حضرت خلی نور اللہ رحمہ اللہ
 کے بعد سے حضرت رائے پوری دام مجدہم کی صحت و عافیت کا اور بھی زیادہ تادب پر
 اجتماع پڑ گیا۔ ہر وقت یہ قسم رہتا ہے کہ یہی ایک سایہ اپنے اوپر رہ گیا تھا کہ
 یہ بھی نہ رہا تو کیا ہو گا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک سایہ کو
 صحت و عافیت اور تونے کے ساتھ ہمارے سروں پر تار تار قائم رکھے۔ ہمارے ہر
 اس وقت رائے پور سے بعض ملاقات آئے ہیں۔ شام کو واپسی کا ارادہ ہے۔ وہاں
 سب کی خیریت بتاتے ہیں۔ بھائی و ملاقات کے گھر میں ابھی تک امید ہی کا درجہ
 ہے۔ فرائع نہیں جوتی۔ حضرت اندس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی شدید
 ضرورت کے ساتھ استدعا۔ فقط والسلام۔

مکرہ مجتہد مولوی عبد الحی علی صاحب مدظلہ
 کوٹھی منگانی جیل روڈ، لاہور، مغربی پاکستان
 ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ



عزیزم مولوی جلیل قلی
 بعد سلام مسنون کچل کچل سے تہہ مار سے دو کا روٹھ کر فرمایا۔ کل ہی جا رہا ہے

میں نے تو اس روایت کو درج کر دیا کہ اس کے ضعف کی بہت سی وجہ ہیں اس لیے یہ روایت محفل ہے۔ لیکن چونکہ مکتوب الیہ تفسیریں اور ابن کے قول کے حوالیہ کاتب صاحب بھی تفسیریں اس لیے لوگوں کو اس پر شدید دھوکہ ہے۔

یہاں تک دُعا کیسے کہے بعد ڈاک آگئی اور تھماں کار ڈیڑھ گھنٹہ ۱۴ بجے پہنچا۔
 تم نے لکھا کہ دس دن تک صراخا نہیں آیا۔ اس سے بہت ہی حیرت ہے۔ میرے پاس تو یہی بتا رہا کہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہی تو یہ رسد بھی کہیں کہیں ڈوکار ڈیڑھ گھنٹہ پہنچیں۔
 اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہ دس یوم کے بعد بھی ایک ہی پیچھے۔ خالی اللہ مشکلی حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 کر گیا

۱۹۔ دہریہ الٹا لکھو

عزیز مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
 کوٹلی نمبر ۳۴۔ بی۔ جیل روڈ
 لاہور (مغربی پاکستان)

○ عذریہ لکھی تمہارا نام اللہ عزوجل

بعد سلام خدان، اسی وقت گزرائی نامہ نمبر ۳۴ جمادی الثانی ۱۴۰۱ کو بھیج کر موجب مسرت ہوئے۔ تجلیٰ نذر کہ جو حال تمہارے لکھا اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اپنے لکھے جو تجلیٰ فی عام ہی تھیں ان سے بہت ہی طبیعت پر شک و شبہ تھا، اللہ تعالیٰ شاکہ کا شکر و احسان ہے کہ ابھی اپنے فضل و کرم سے کہیں نہ نہیں سمجھتی کی کوہِ زبلہ فرما دیا ہے مجھ پر صاحب کے انتقال کی خبر سن لی تھی مگر ابھی تک نہ لکھی تھی نہ دعا فرمائی۔

سنا جا رہا ہے کہ حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد مولانا یوسف صاحب کی تقریروں میں زور و جوش بہت پیدا ہو گیا ہے۔ اکثر جلسوں میں لوگ

وقت ایک صاحب کا خط لکھی دن سے آیا ہوا ہے۔ ان کے پہلے بھی کئی خطوں آئے اور میں اپنی طرز پر کسی نیاز سے بذریعہ کا مشورہ ہی دیتا رہا۔ اب ان ہندی کا خط آیا ہے کہ میں نے شیخ القنوب سے سلطان الازکار کا معنی شروع کیا تھا۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے خواب میں فرمایا کہ تم میں طریق سے سلطان الازکار کر رہے ہو اس میں بہت دیر لگے گی۔ شیخ القنوب کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ تمہیں سلطان الازکار کا آسان طریقہ بتا دیں۔ الخ۔ اب بجز اس کے کہ اس کا جواب حضرت اقدس سے دریافت کر لیا دو گیا کروں۔ اس کا رد بدکار نے کہیں کچھ کیا ہو تو کسی کو یہ سہ۔ تقریباً ۷۴ برس ہوئے ایک مرتبہ رشتہ دار میں سوتے ہوئے ایک خواب کی شکل میں ایک دوست کی مدد تھی۔ خواب ہی میں کسی نے کہا تھا کہ سلطان الازکار میں۔ اس کا رد شدہ یہ خیال ایک ہندو کہ سن لیا کہ کون مان مقام است ہے کہ سروکار نہ اس خواب کا کچھ حذارت میں سے کسی کا ذکر کیا اہمیت کبھی شام میں کوئی خاصہ تعلیم تھی۔ ایک خاص کیفیت کا فہم تھا۔ اب براہ کرم حضرت اقدس سے اس مسئلہ کے سوال کا جواب دینا وقت کر کے تحریر فرمائیں اور اس طریقہ کو حضرت اقدس کو منانے کے بعد فوراً چاک کر دیں نہ رکھنے کی اجازت ہے نہ کسی دوسرے کو دکھانے کی۔

ذکر یا

۲ رجب شمسہ پخشہ

مفتی مہر علی علیہ السلام

کوٹھی نمبر ۳۲۔ بی جیس روڈ

لاہور (مفتی پاکستان)

حضرت مہر علی علیہ السلام

بہار مسعود۔ نوح کی ٹوک۔ نہ تو یہی ہے نہ سبب اوروں کا کہ مہر علی علیہ السلام

کہا واپس از مکان سرحد ۹۔ ۱۰ جنوری ۱۳۰۷ء کو چکر سبب موت ہوئے۔ کل کی ٹوک تہ کیا

کہ مہر علی علیہ السلام کے نام فرمایا اور اب سلطان الازکار کو متعلق نہ ہو چکا ہوں پھر چکا

سے براہ راست مولانا اسعد کے نام ارسال کر دیں۔ بیتہ علی میاں سے معلوم کر لیں اس میں اوجید کے ساتھ کام میں ابتہام سے نکلنے کی تاکید لکھ دیں وہ جیسے تو وہ نگاہ ہی رہے ہیں مگر ماحول تشنہ کا ہے پس ایسے تاکید کر دیں۔

آج کی ٹراک سے ٹنڈوالہہ یارخان کا خط ملا جس میں مولانا اشفاق الرحمن صاحب کاندھلوی کے حادثہ اشفاق کی خبر تھی۔ حضرت اقدس تو خوب واقف ہیں۔ دعائی حضرت کی درخواست کر دیں۔ آج اسی وقت بھائی الطاف بھی آیا ہے صرف تمنا تھا ہوا ہے بات چیت کی ابھی تک۔ نوبت نہیں آئی آج قیام کا ارادہ بنایا تو میں نے کہہ دیا کہ اس وقت تو مشغول ہوں بعد مغرب بائیں کر س گئے ایم پی تک اس کے گھر میں فراغت نہیں ہوئی۔ شاہ صاحب اور بھائی علی الرحمن کی مدد لگی کی خبر میں خود روزانہ سنتے رہتے ہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرم محترم مولانا الحاج علی میاں صاحب زادہ محمد اکرم!

بعد سلام مسنونہ آج کی ٹراک سے گرامی نامہ بخیریزی پہونچا کہ موجب منت ہوا بوڈر پاؤ کر سنے کی خبر تو مولوی عبداللہ صاحب کے کارڈ سے کئی دن پہونے مل گئی تھی اور میں اس کے بعد دوسرے مولوی یوسف صاحب کے ایسے دعا کا پیام بھی آئے تھے مولوی جلیل کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ عزیز مولوی محمد ثانی سلمہ سے سلام مسنون۔

نوکر یا خطا ہر عظم

۱۶ رجب ۱۴۱۰ھ

عزیز گرامی قند مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی مٹانی۔ جیل روتھ۔ لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا مسرت نامہ مورخہ ۴ رجب پہونچا اب تم نے کئی خطوں سے یہ لکھنا چھوڑ دیا کہ تیرا فلاں خط پہونچا۔ معلوم نہیں کہ میرے خط پہونچنے ختم ہو گئے یا تم نے اہل کی ضرورت نہیں سمجھی میں تمہارے ہر خط پر ٹراک پڑھنے سے پہلے جواب لکھتا ہوں۔ پرسوں کے خط میں میں نے لکھا تھا کہ بھائی الطاف

ابھی کیا ہے، بعد غریب گفتگو ہوگی اس وقت تو فرصت نہیں وہ ایک دن قیام کے بعد کل صبح واپس چلا گیا اس کا شدید اصرار تھا کہ میں اس کی طرف سے ایک خط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھوں اور میں نے وعدہ بھی کر لیا تھا غنا ایہ کار اسی کے لئے امتزاع میں سمجھیں اور اس کا جواب براہ راست اس کو لکھ دیں وہ بہت پریشان تھا اور اپنی عادت کے موافق رونامی شروع کر دیا بقیہ اس پر تھا کہ اس کی روحانگی میں معمولی جوتی جا رہی ہے اور مدت حمل اندازہ اور مقررہ وقت سے زیادہ جو چکی جس کا اس کو شدید فکر ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اس کا یہ بھی خیال تھا کہ پھر میں اس حال میں چھوڑ کر چلا جاؤں مگر میں نے تو یہ مشورہ دیا کہ جب تین ماہ اس انتظار میں گزار دیے اب دو چار دن کے لیے کیا چھوڑنا اگر انہی تاخیر تھی تو اس وقت ہمارا جانا چاہیے تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کوٹھی کا اشتراک تو مسجد میں نہیں آیا۔ نہ مزید کمزورت اس نا سمجھ کی سمجھ ہی کیا جس کو اب سے تیس دن پہلے حضرت مولانا عاشق انبی صاحب کے شدید اصرار پر کچے گھر کی توسیع سمجھ میں نہ آئی اور حضرت نور الدین مرقہ کا ٹائلہ میں مکان بنانا سمجھ میں نہ آیا۔ ہمیشہ بوتا ہی رہا کہ آخر کس فرض سے یہ شر بنایا جا رہا ہے۔ اب شر کی بھی مسجد میں نہیں آتا کہ اس کا کیا کریں! اصل میں تجھ جیسے کوڑے مغزوں کے رہنے کی دنیا میں جگہ ہے ہی نہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہاں چلا گیا، بہر حال اپنے مشن میں داخل میں تو حضرت اقدس کا چند سال قیام صوفی جی کی کوٹھی میں بہت آسان ہے اور لائپزیور میں مولوی انیس کی مسجد میں بھی سہل ہے لیکن روزہ مملکت خویش خسروان دانند۔ جس جی مولوی جلیل اب تو اس کی دعا کرادو کہ سفر کے لیے کچھ زور تیار ہو ہو جائے۔ یہ تو سن ہی دینا ہوگا کی د۔ رجب کی شب میں دس بجے حافظ محمد حسین صاحب اہل تروی بھی چل دیے۔ حضرت گفتگو بہت کی یادگاریں ختم ہی تقریباً ہو گئیں۔

مولانا امین احسن اصلاحی کے استقبالیہ کا مختصر حال تو یہاں کے اخبارات سب میں آیا اگر مختصر بیان کسی اخبار میں ہو تو ضرور بھیج دیں۔ فقط

ذکر کیا چار شعبہ

۱۔ وجیب ۱۳۴ھ

عزیز مملوئی عبدالجلیل مسئلہ
کوٹھی ۱۲۲-جیل روڈ-لاہور، مغربی پاکستان



عزیز مملوئی جلیل مسئلہ:

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت مسافر کے وقت معلوم ہوا کہ مملوئی عبدالحمید صاحب جاسوسی ہیں۔ پہلے سے بالکل خبر نہ ہوئی ورنہ پرچہ ضرور منسلک ہوتا۔ بدھ کی شام کو قبیل مشرب بھائی اظہار کے راک کی پیدا ہوئی اور پرسوں یکشنبہ کو راؤ عطار الرحمن میاں اگر شب کو جانے کا ارادہ نہ کئے ہوتے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ عین گاڑی کے وقت بہت عجلت میں نکلا ہے، فقط شد مشنہ لا در وجیب ۱۳۴ھ



عزیز مملوئی حاکم اللہ!

بعد سلام مسنون۔ کل راؤ عطار الرحمن کی روانگی کی پختہ خبریں کئی دن سے آ رہی تھیں۔ اس لیے ایک خط تمہارے نام (دوسرا بھائی متین کے ایسٹریوٹی ہندوستان) دیا جو تمہارے نام لکھ کر علی الصباح رکھ لی تھا کہ میں پھر وقت نہ ملے۔ بغیر کے بعد تک راجی کا شہید انتہا پر ہانگ رہا تھا۔ ان کے حکم پر اب الرحمن آئے اند کہ کما کر دو بجی تو کل کو آئیں گے، میں بودا پر جا رہا ہوں۔ کل کو آیا ہی و اس آئیں گے اس لیے وہ لکھ نہ کر دے دیا تھا خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔ تمہارے دو کارڈ ایک ۱۲ جنوری کا دوسرا بندہ کے خط کے جواب میں ۳۰ کا پہنچے۔ آج چونکہ پھر ان کی پختہ خبر ہے اس طرح پھر پرچہ لکھ کر رکھ رہا ہوں۔ مملوئی عبداللہ خان دہلوی بھی ان کی طلب پر پہنچ رہے ہیں یہاں منتظر ہیں حضرت اقدس کا جواب ذکر کے متعلق پہنچ گیا مگر تم نے یہ نہیں لکھا کہ تیرا کارڈ حسب ہدایت چاک کر دیا۔

حضرت کی صحت کے مزید سے بہت ہی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شاذ اس مبارک

سایہ کو تائید قائم رکھے۔ مولوی ریاض صاحب۔ کائنات بھی دستی پیام پہنچا ہے حضرت
اندس سے دعا کی صحت زیادہ درخواست ہے۔ وہ جنوبی جہد کے دورہ پر ہیں اللہ تعالیٰ
شانہ مدد فرمائے۔ مقررہ وی کی کو واپسی پر چہرہ کا یاد کا قیام ہے۔ مناسب ہے کہ مجمع بہت
زیادہ ہے۔ فقط والسلام۔
ذکر: ۱۰۔ مظاہر علوم ۱۳۔ وجب ۱۳۰۴ اور ذخیرہ



عزیز گرامی تدریس عاتق مکہ مشہور معلوم

بعد سلام سنو۔ ایک وسیع و فاعل شب و روز شہر میں حکم و محب الوطن کی معرفت
اور ان کی تمام کوششوں کو تیار اور صاحب کی معرفت بھیجئے کہ یہ مکران کے التوا سے
حکم صاحب کی معرفت ارسال کیا۔ دوسرا دوسرے دن آؤجی کی معرفت ارسال کیا۔ بالکل
ڈاک تیار سے خط سے بھی گئی اور آج کی بھی آئی نہیں۔ آجکل ڈاک اکثر بہت دیر سے پہنچتی
ہے۔ لہٰذا اس کے بعد ڈاک کا وقت نہ رہے اور جو مکمل کو دیوینہ کے جلسہ شروع ہو گیا میں
جائے کے رسم میں ڈیڑھ بجے مطلق العمل ہے کارسم میں بیٹھا ہوں۔ اس لیے خیال ہوا کہ تمہیں
خط ہی لکھ دوں۔ اس لئے کہ اگر مکمل کو دیوینہ کی جو گئی تو دو دن تاخیر ہائیں گے۔ رشیدی
کے سفر کا رسم تو پیش ہی ہوا کرتا تھا کہ سفر میں ہی جہاد عظیم ہے لیکن حضرت تھیں
مطلق نور اللہ سرور کا خوف اور شوقی زیادت رسم پر غالب آجاتے تھے۔ اب صرف
رسم ہی رہ گیا۔ سفر کی صحبت بالکل نہیں۔ مگر حضرت اندس کے لئے کاپڑا شورشی ہے
کہنے میں آتا ہے کہ شرف ضروری ہے۔ مولوی اسد صاحب بھی اصرار کرتے اند دوسرے
حضرات کی طرف سے بھی اصرار ہے کہ حضرت اندس کی خدمت میں سلام کے بعد اس کا کارہ
کے لئے تو ضرورت دعا ہے ہی ہر روز دوسواں کے لئے بھی خصوصی دعا کی ضرورت ہے۔ میں
نے عرض کیا ہوا جو بعد العزیز صاحب انبانی کے متعلق دریافت کیا تھا کہ کون ہیں اور
ان کا پیش کیا ہے۔ اس کا جواب تم نے نہیں لکھا۔ ان کا خط بھائی سید مرحوم کے حاشیہ کے
بجہ سے آیا ہوا لکھا ہے مگر بزرگ نے اپنا پتہ نہ لکھا جو میں جواب لکھتا
خط لکھنے کے بعد تمہارے بعد کارڈ مورثر رکھ دو۔ فروری پہنچے۔ حالات سے فریہ

المیت ہی ہوا آج کچھ ڈاک میں تقریباً پانچ سو خطوط ہیں۔ ہمارے اس کے ساتھ کوئی بھی مشعل
 کیسے بٹھہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سیرتِ حال پر رحم فرمائے۔ تحفہ دہ سنہ
 محرمِ ہجری ۱۲۰۱ھ میں
 کوئٹہ ۲۰ جولائی ۱۳۲۰ء اور دہلی ۱۳۲۰ء



محرمِ ہجری ۱۲۰۱ھ میں معذرت۔ بعد سلام سفون :
 کوئی دن اشتیاق کے بعد آج کچھ ڈاک سے تمہارا مسرت نامہ سرفراہ بہت دھندلے
 آج ۱۰ کو پہنچا۔ یہ دو ہفتے پہلے خط لاکر ۵۵ فروری کا جس پر لاہور کی مہر کی تھی پہلے
 ۵ کو مل گیا تھا۔ اس کے بعد آج ۱۰ فروری کو مل گیا۔ اس پر لاہور کی مہر بھی چرخی
 نہیں آئی جس سے دوا بھی کاماں معلوم ہوتا۔ اضافہ دینا کا حال معلوم ہوا۔ اس کے بعد
 تو محاسبہ آسان تھا۔ سب سے پہلے نقد کی رقم دست میں سلام کے بعد دوا کی شریعت خیریت
 اور دوا خیریت ہے

فاننا جہی تین صاحب کے مکان میں تشریف برسی جو چلی ہوگی۔ ان کی خدمت
 میں مبارکباد پیش کر دیں۔ میں نے ایک نصف تو حکیم محب الرحمن کی خدمت میں ارسال کیا
 تھا جو رازِ عطا را از من کی سعادت رسالہ کرتے کو لکھا تھا۔ دوسرا خط دوسرے دن
 ان حضرات کی معرفت بھیج دیا تھا۔ اس کا بھی کوئی سے کچھ نہ لکھا تھا۔ پہلے خط میں ایک
 پرچہ بھائی متین کے نام جلیلہ تعزیت بھی تھا۔ مولانا محمد رضا حبیب اللہ یار سے اور امیر آقا
 لکھا ہے کہ حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ کے وہاں سے جہاں ہم سب بیٹھ ہو
 گئے وہیں مودہ دینے کے لیے صبر کا اہتمام ہی ختم ہونا نظر آتا ہے۔ بالکل جیجی لکھا ہے
 تو خود ہی اس کا بہت قلق ہے۔ مختلف خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ علی میاں آبکار
 ہزارہ، قادریاں استغیثہ میں شدید شامک ہیں۔ بہت مبارکباد کہ ہر جہے
 اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ دفعہ گذشتہ میں کئی دوسری خیریتیں دوسرے دوستوں میں بھیجی

کوئی تصدیق ایسے ہی اٹھانے سے گریز فرمایا۔ اگر قادیانی نے دلائل خیریت کے
 عدالت میں تو یہ رکشیں تین معنی بلا قدر لفظی تہم زبوت کے ساعی ہیں۔ فائز مسند
 نقطہ السدوم ترکمر و مشاہیر العلوم
 ۲۰۔ جیب مسند

ایک ندری امر یہ ہے مولوی صاحب کے خط سے ۱۲ جنوری ۱۹۷۱ء کے دہ بند لکھا
 حضرت کا یہ ایشاد چوتھا کہ گزیرا کو چاہیئے کہ مولوی اسد صاحب کو اجازت بیعت دے۔
 یہی تہم زبوت مطلوب ہے شدت سے جواب کا انتظار کروں گا۔

محمد عظیم مولوی عبدالملک صاحب ستر
 کوٹھی نمبر ۳۲ پی۔ جیس روڈ
 - ہو۔ (سفر پاکستان)



عزیز گرامی! روزِ تولدِ مبارکِ شہرِ مسند!
 بعد از ہم مسنون۔ کل کی ٹواک سے تمہارا د فروری والا خط پہنچا اور اسی وقت
 جواب لکھوا۔ راج کی ٹواک سے خلافتِ توقع تمہارا خط مورخہ ۲۷ فروری پہنچا کہ
 موجبِ منت و مسرت ہو۔ اس سے المینان ہوا کہ میرے دونوں پیچہ راؤ جی اور
 یکم رجب اور جن دن کے پہنچ گئے۔

اتوار کے اب تک کے خطوط سے حضرت اقدس کی وہاں زیادتی صحت کی احوال
 بڑے المینان کا جب محقق۔ گراج کے کارڈ میں تمہارے حضرت اقدس کا یہ مقدمہ تحریر
 فرمایا کہ یہاں پر وہاں کے مبالغہ میں صحت بھی ہے پھر سوجھ میں ٹوال دیا اللہ تعالیٰ
 ہی صحتِ فاعل اور قوتِ مستمر عطا فرمائے۔

کل کے خط میں مولا اسد صاحب مدنی کی اجازت کے مسئلہ میں حضرت اقدس
 کے ایک اشارت کی تحقیق میں نے دریافت کی ہے اس کو راز میں رکھیں اور چاہیے

جواب سے مطمئن فرمادیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائیہ فقرات
 آپ نے یہ نہیں لکھے کہ اس آستانِ مشکائی کے بعد آپ کا دوا کے کا پتر ہی رہے
 گلیا بدستِ گل، بڑی مشکل سے تو پر پناہ دیارِ بواسطہ اور میر پور چھتہ واسے کو بھی لکھ رہا
 ہوں۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عابد الجلیل صاحب مدد
 کوٹھی ۳۲، جیل روڈ، لاہور، خیالی پاکستان
 کوکریا، مظاہر علوم
 ۲۱ جنوری ۱۹۷۲ء



(مفتوحہ برائے امجد احمد صاحب مدنی، پتہ: سید احمد حضرت اقدس (فروری ۱۹۷۲ء)

۷۰۱

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب سونما، سید حامد زیاں صاحب کے دلائل میں، جناب نے اس
 ٹیکارن کے، آلاتِ حیاتیات خرائے ہیں، پریشان ہوں کیا سال لکھوں اس بوسیدہ
 لکھ رکھا تو کچھ حال بتا نہیں۔

احقر تلخ سنان قبل حضرت شیخ الحدیث صاحب مدناہم کے کرمِ محبت حضرت اقدس اندر
 سے ہدیت ہوا تھا پھر جب حضرت قدس سرہ کو چنپال کے ایسے بیسی نشریات ملے
 تو میں نے پاس ان سے تعلیم فرمایا تھا مگر حسبِ معمول پڑھ ہی سکا لی دامنِ غیرہ ہی
 واپس پراثر کے عرض کرنے سے حضرت قدس سرہ نے بارہ بیس تعلیم فرمادی، کوئی دوا
 قبل جبکہ پاس انھیں بد اختیار جاری ہو گیا تب حضرت قدس سرہ کے اندر کے اندر نے
 ذکرِ تلبیٰ تین بار تعلیم فرمایا تھا۔ احقر قہار کا لہذا تو زیادہ نہیں کر سکا ذکرِ قلبی جاری
 ہو گیا تھا۔ احقر نے حضرت قدس سرہ سے کچھ عرض نہیں کیا یا ان سے کہہ سکتا
 یہ مسائل المبارک میں حضرت قدس اللہ سرہ کے مجاہدین (مولانا احمد علی صاحب الد
 مولانا مسد ریحی صاحب وغیرہ) نے صرف لکھ کر ہی نہیں کیا بلکہ حضرت قدس سرہ
 سرہ سے بھی جا کر عرض کیا، حضرت قدس سرہ نے احقر کو طلبِ فرما کر احوال دریافت

فرمانے۔ احقر نے عرض کر دی تو اس وقت حضرت قدس اللہ سرہ نے فرمودات
مقدسہ قلم فرمادے۔ احقر کو تا بھی رہا لیکن سفر بداس کے بعد حضرت قدس سرہ کی
عذالت و خجہ کی پریشانی میں باقاعدہ بیٹھ کر مراجمے کا موقع دستیاب نہ ہوا تھا
اور طبیعت بھی عاتی حدت بارہ قلیل ضرر و کسی طرح کرینا تھا یہاں تک کہ
حضرت قدس سرہ کا وصال ہو گیا۔

جسم میں کسی کسی وقت شستی سی رہتی ہے اگر کبھی کسی نے عذوق کی
خوش فہمی کا خیال ہوتا ہے تو کبہ شدہ خالق کی رضا کی طرف مائل ہوتا ہے اگر
کہیں کسی نفاق اسلوب میں بچس پاتا ہوں تو ذکر اور تہذیب کا جزا وارہ غلبہ
رہتا ہے اور دل متضرر رہتا ہے۔

حضرت یہ روز سب سے بہت نر و ہر نفسی و قلبی ہے۔ خدا جاسٹکیاں بھی یہ
کہ نہیں۔ حضرت قدس سرہ العزیز کی کوئی خدمت بھی نہ ہو سکی۔ محروم ہوا محروم رہا
لوگ روتے ہیں تو میں حسرت سے دیکھ کر ماتھوں۔

اس رمضان میں حضرت قدس سرہ دھڑلے خواب بیان فرمایا کہ احقر اور
حضرت قدس سرہ حج کے لیے جہدہ بیٹھے ہیں اور حضرت قدس سرہ اقدسیت فرما رہے
ہیں کہ ”بابہ جا کے لوگوں کو خبر دے کہ خلیفہ امیر آگیا۔ اب جبکہ حضرت قدس سرہ
کا وصال ہو گیا سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا تہذیب ہوگی۔“

حضرت دعوات و تبلیغات کا بہت محتاج ہوں کسی بھی مطلق نہیں ہوں۔
وہیے حضرت قدس سرہ و عثمان بعد سے بعض سالیں کو احقر کے سپرد بھی فرمائے
تھے کہ ”ہاں کو بارہ بیس یا اسیم ذات یا پاس و ناس یا کو تھیں بناو ست۔ وصال سے
چند دن پہلے فرمایا کہ عباس صاحب کی اجازت کا اعلان کر رہے۔“

یہ چند امور تعینات اور شاوخواہ سر کر کے پیش کر رہا ہوں کہ شاید جناب کی
دعوات و توجہات سے احقر کا بیڑا پائیدار ہو جائے اور آخر میں جائے۔ تھے اور اپنے
اکابر کے ساتھ آخر ہو جائے۔ نقطہ و السلام۔ جناب دعا اسعد خدایہم۔ حبیبہ۔

اور نذر یا نفی عنہ

خدمتِ اقدس سید سیّدی، مندی اوامر اللہ ظلال برکات!

بعد سلامِ سنون، اسی وقت مولانا اسعد صاحب کا پرچہ حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کے لیے آیا ہے، جو در سال نہ برت ہے۔

یہ مہینہ ہے کہ میرے ہاں کہتے ہیں کہ ان کی ابتدائی بریت ہوئی تھی اور اس کے بعد سے بھی میں دیکھتا ہوں کہ ان کو بھی اور حضرت اقدس کو ایک دو بارے کی طرف خصوصاً توجہ پر عرض کرنا رہا۔ غالباً تین سال ہوئے میرے ہی قافلے پر حضرت نے ان کو بلواری حضرت میاں جی صاحب کے بٹرو میں ایک پبلنگز اور تھوڑی سی تھوڑی مگر غالباً ۲۰-۲۵ یوم کے بعد خدمت کی بیماری کی خبر سن کر یہ خود بھی کچھ بیمار تھے درمیان میں چھ آگے۔ وہ پورے ہو سکا۔ اب بھی میں نے تھانہ کیا تھا کہ اس کی تکمیل دیوبند کی مسجد میں اشکاک کی صورت سے پوری کر لیں مگر مہانوں کے جوہر کی وجہ سے اب تک نہ ہو سکا۔ اب اس خط کا جواب مولوی جلیل صاحب بہت ہی کے پاس ارسال کر رہا۔ فقط والسلام

تاریخ ۲۴ رجب ۱۳۰۷ھ

خدمتِ اقدس سید سیّدی، مندی اوامر اللہ ظلال برکات!

بعد سلامِ سنون، یہ کارڈ بھی محمد محمود صاحب نے فل بعد جو دیا وہ کیا کو میرن طرف سے حضرت کو لکھا۔ میں نے پڑھا کیا لکھوں۔ انہوں نے کہا، جو چاہتے لکھ دے میں کہہ کہ تم بھی بناؤ جو کو لکھ دوں۔ انہوں نے کہا، یوں لکھ دے کہ اب تو بیت وندہ لکھے میں آواز میں سے کہ یہ تو میں نہیں لکھنے کا کسی اور سے لکھ دو، اس پر انہوں نے کہا کہ جیسا اس سلام اور دعا کے لیے لکھ دے تو بے کیا کرے یہ ضرور لکھ دوں گا۔ لہذا ان کی اور اپنی طرف سے دعا کے لیے باصرار درخواست ہے۔ چونکہ یہ ان کا کارڈ ہے اس لیے اصالہ خدمت کی خدمت میں ارسال ہے۔

مزید گرامی تہ مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ، بعد سلامِ سنون، آج کی ٹاک سے گرامی نامہ مؤرخہ

۱۲۔ صبح پہونچا۔ حضرت اقدس نے ہر پانچل صبح ارشاد فرمایا کہ حضرت مدنی کے مجال پر میں نے حضرت اقدس کو اس لیے مہینہ یاد کیا کہ اس سید کو جو دفعہ پریشانی میں تھکہ ہو گئی ہے ضرور رات پور بیٹھتا اور ان طریقوں کے لیے بہت زیادہ تنگیں کا ذریعہ بنتا۔ مولانا یوسف صاحب مدرس دیکھ کر رات کے طویل سفر سے بھرپور ۲۲ رجب کو فقط امام الدین پہونچ گئے۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے بہت ہی عفو فرمایا، بہت طویل دماغ جنہو نے بند کار ہمارے دن میں لیٹا نام کسی جگہ ایک شب سے زیادہ قیام نہ لے۔ فقط والسلام

کرم خرم الحاج مفتی میاں صاحب مدنی رحمہ اللہ صاحب مسنون صرف اس اعراض کے لیے یہ طحور ارسال ہیں کہ رات عشا کے بعد آپ کے مدرسہ کے مولوی مرتضیٰ اور مولوی سادہ الدیہاں پہونچے۔ آج میاں قیام ہے۔ شام کو یونہی کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد اپنے مقدر سفر پر روانہ ہو گئے۔ ان سے یہ معلوم ہو کر کہ بخاری شریف درمیان میں رہ گئی تھی ہوا میرے خیال میں تو آپ کو چلتے ہوئے کسی دوسرے کے ہاں قنبل غمزدہ بنا بیٹھے تھا۔ - حرم نہیں مولوی محمد ثانی کی واپسی ہوئی۔ زمینیں ۱۰ تو ۱۵ دن کی مگر گئے تھے۔ جناب غریزہ الہی صاحبہ کا کارڈ آیا تھا۔ ان کو براہ راست ان کے محروہ پتے پر خط لکھ چکا ہوں۔ فقط والسلام۔

ذکر

۲۵۔ صبح ۱۲۔

حضرت اقدس رات پوری نو بجے ہم راہ مولوی جلیل مسعود کوٹھی ۲۲ بجے جیل ڈاڈ۔ راجپور مغربی پاکستان۔



غریزہ الہی محمد مولوی عبد الجلیل صاحب مسعود

بعد سلام مسنون۔ مولوی یوسف صاحب اپنی کار میں یہاں تک آئے کہ اونٹنی پر براہ کا زنجیر جاتے کا ارادہ کیا۔ کانڈہ گئے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا تھا۔ وہاں کے لوگوں کا بھی عرصہ سے اصرار رہا تھا اور مولوی یوسف اور بھائی اگر کہہ کا بھی اصرار ہوا۔ بہت مشربہ لکل نہ تھی مگر کار کی سہولت اور سب کا اصرار لکل نظر کی نماز پڑھ کر رات کی جوانی عصر کا نہ جھلکی مسجد میں جماعت سے پڑھی اور آج ۳ بجے وہاں سے

چل کر بعد عصر میاں پہنچنا ہوا۔ میاں اگر معلوم ہوا کہ بجائی الطاف رات چلا گیا
 ملاقات نہ ہونے کا قلق رہا۔ کل باقیہ ہونے آپ کا ایک کارڈ ملا جو گاڑی میں
 بیٹھ کر چمک کر ادریاں پونچھنا آج کی ڈاک سے دوسرا کارڈ ملا۔ برود مورخہ ۱۳۶۲ھ جب
 میں حضرت اقدس کے مدد و جزا کی تفصیل معلوم ہوتی رہتی ہیں، حق تعالیٰ شاکر ہے
 فضل و کرم سے حضرت کے فیوض سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متبع فرمائے۔ ایک
 انار صدیقا رب اب تو بندہ پاک و دونوں جگہ صرف حضرت ہی کا وجود ہے۔ اللہ تعالیٰ شاکر
 قادر بر اس مبارک راہ کو قائم رکھے پیرسوں بروی اسعد صاحب کا ایک خط اصل کیا
 ہے پونچھا جو گا۔ اس سلسلہ میں ایک کارڈ میں خود بھی کئی دن برسے قلم چکا تھا۔ اس
 کا جواب تو شاید آج کل میں آجائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی
 درخواست۔ بنائی محمود میرے سفر کا زبرد اور بروی لغیف الرحمن کی شدت حلاوت کی
 خبریں کر کل سب سے گئے ہیں۔ وہاں سے ایک دوروز میں راجکو کا وارہ تھا۔ وہاں ہی پر خط
 چونچا دیا گا۔ فقط والسلام۔

حزیرم بروی محمد سعید سلو، بعد سلام سنون۔ خیریت نامہ پونچھا ایک عجیب
 بات ہے کہ غلام کے خطوط سے تو حضرت اقدس کی خیریت اور صحت کی مدد افزوں
 خبریں سننے میں آتی رہتی ہیں لیکن اجنبی نووارد لوگوں کے خطوط میں حضرت اقدس
 کا نہایت قابل تکرار ضعف اور تشویش کی خبریں ملتی ہیں، آج کی گواہ میں پاکستان
 کے تعزینات اٹھ خطوں سب میں حضرت اقدس کے متعلق یہ متنازعہ خبریں سننے میں اور اجنبی
 لوگوں کی ہیں۔ میاں دیکھ اس پر جبرہ جوتا را۔ میں تو بلا تصنع غلام ہی کی روایت کر سکتی
 سمجھتا ہوں کہ اجنبی لوگ وہ فتنہ دیکھ کر متاثر ہو جاتے ہیں مگر فریق مخالفت ان کی روایت
 کو غیر جانبدار قرار دیتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

دکریا۔ منظر معلوم

محرم محرم بروی عبدالحل صاحب ملو، کوٹھی دیا

۲۸ رجب ۱۳۶۴ھ

ایپرس ورڈ۔ لاہور و سمرقند پاکستان



عزیز گرامی قدر معانا کم ان شاء اللہ

بعد سلام سنون۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۲۰ رجب پہونچا کہ موجب منت

جوا تم نے لکھا کہ مولوی حامد مینا صاحب کی روایت کے متعلق پرسوں کے خط میں لکھا
چکا ہوں۔ مگر یہاں اس سے قبل کل پرسوں آپ کا خط مورخہ ۲۰ رجب پہونچا تھا اس
میں کوئی ذکر اس کا نہیں ہے۔ اب یا تو ان دونوں کے درمیان آپ نے کوئی خط اور
لکھا جو پہونچا نہیں یا پرسوں سے مراد ہی ۲۰ رجب والا خط ہے تو اس میں کوئی مضمون
ایسا نہیں ذرا اس کا کوئی ذکر ہے۔ مجھے اس کا شدت سے انتظار تھا۔ اس کے بعد ایک
تذکرہ سلاسل احمد صاحب بھی آپ کے توسط کا پتہ اس پر لکھ کر ارسال کیچکا ہوں
امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ آج کے خط میں کسی منظر کا ذکر بھی ہے جس سے اندازہ ہوتا
ہے کہ اس سے پہلے خط میں آپ اس کا ذکر کچھ لکھ چکے ہیں۔ مگر وہ اب تک نہیں
پہونچا۔ آج کے خط میں یہ ہے کہ مناظرہ نہیں ہو سکا۔ مگر مجھے اب تک مناظرہ کی
تفصیل ہی معلوم نہیں۔ عجیب تھیں کہ اس خط میں یہ حضرات بھی جو اور دوسرے میں پاکستانی
ٹیکنیٹیں کوئی قطع اس مناظرہ واسطے فرقہ سے تعلق رکھتا ہو تو اس نے ضائع کر دیا ہو۔
یہاں رات رویت نہیں ہوئی نہ ابھی تک کہیں سے اطلاع آئی۔ اس لیے آج
۳۰ رجب پختہ ہے۔ آپ کے یہاں کے باہر سو میاں کا اعلان پڑھا تھا کہ جو رات کو
یکم ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ چوگر آج کے خط
میں آپ نے ۲۱ فروری کو صوفی صاحب کی کوٹھی میں منتقل ہونے کو لکھا ہے اس لیے
وہیں کا پتہ لکھتا ہوں۔

مولوی محمد ثانی کا کارڈ پہونچا۔ انہوں نے جواب کے لیے پتہ بھی نہیں لکھا۔ اور
۲۱ فروری کو واپسی بھی لکھی اس لیے علیحدہ جواب نہیں لکھا۔ اگر ہوں تو سلام سنون اور
رسیدہ خط فرادیں۔ فقط واسلہ

ذکر: منظرہ جرم

عزیز مولوی محمد الجلیل سلاسل

۳۰ رجب ۱۴۱۰ھ

کوٹھی ۲۳ بی بی روڈ، لاہور، مغربی پاکستان

مکرم محرم مدنیو حکم!

بعد سلام سکون! ۲۴ رجب کا کھٹا مہا گرائی نامہ کا ڈر آج ۲ شعبان کو پہنچا۔ علم نہیں یہ کہاں رہا۔ غور سے دیکھتے سے پتہ چلا کہ لاہور کی مدرس پر ۱۲ فوٹ کی یعنی ۲۴ رجب کی ہے اس لیے چند روز تو یہ دم میں کسی کی جیب میں پڑا رہا۔ ایک سو دو روز راستہ میں اطمینان کا سانس لیا۔ رسالہ کی تکمیل سے سرت چوٹی۔ حق تعالیٰ شائرا اپنے فضل و کرم سے غم و غمیدہ بنائے۔ سو فیاض صاحب طوفانی دورہ کے بعد وہ رجب کو حیدرآباد کے اجتماع میں شرکت ہو سکے۔ سونامواری صاحب اس دورہ میں ساتھ رہے اور واپسی میں ان حضرات کے بھوپال آمد پر شدید بھرپورئے اور عدم تعمیل سے ناراض ہو کر بھوپال ترک گئے اور یہ حضرات حیدرآباد سے سیدھے نظام الدین ۲۴ رجب کو پہنچے۔ ۲۶ رجب کو یہاں آئے تھے اور ایک شب کا نہر حلاطی میں عطر کر نظام الدین واپس چلے گئے۔

اجتماعات اور باوجود زبان نہ سمجھنے کے انتہائی سکون اور نہایت کثرت سے شرکت وغیرہ وغیرہ کی تفصیل تو بہت زیادہ ہیں۔ حق تعالیٰ شائرا اپنے فضل و کرم سے وہاں کام کے جواز کے سبب پیدا فرمائے۔

صبح کے پڑھ بولنے کے کرات سرلانا کا زاد بھی چل رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالیٰ شائرا نصرت فرمائے اور پس ماندگان کو نعم ابدل عطا فرمائے فقط و اسلام۔ مکرم محرم مولانا جلیل صاحب مدنیو حکم! بعد سلام سکون۔ کل کی ٹوٹک سے تیار اور ۲۸ رجب کا ڈر پہنچا تھا جس کا جواب میں نے اس وقت لکھ کر ارسال کیا تھا۔ اس میں کھٹا تھا کہ اس سے پہلا خط ایسی نہیں پہنچا۔ آج کی ٹوٹک سے تیار ۲۶ رجب کا خط جس میں مولوی حامد میاں صاحب کی روایت کے متعلق قرعے لیکن منظر کو کا حال اس میں نہیں کہ وہ کس سے تھا کیا تھا۔

حضرت اقدس نزاد محمد ہم کے اس ارشاد سے کہ وہ اجازت دیتا سینئر پر خدید ضرب لگی۔ کاش یہ سید کا اس قابل ہوتا۔ میرے یہ اکابر حضرت اقدس سہارنپوری نورانہ مرتدہ کے ارشاد پر اٹھا رکھتے ہوئے لیکن ہیں۔ اور اس ناکارہ کے سامنے

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اور شاہ اصیحا بی اصیحا بی قبیل لہ انک لائنہ
ای ما احد فی البدلک فاقول سبحا سبحا لمن غیبر لہدی او کما قال بروت گھومتا
رہتا ہے اس کے سوا کیا کہوں حضرت اقدس کی خدمت میں بعد سلام سنون پہلے اس
قابل فکر دیں، فقط واسلام۔

کوہ حرمہ مکہ الماحجہ المالح علی میاں صاحب دھوا، حلیہ ملیا
کوٹھی ۱۲۶ جیل روڈ لاہور (مشرقی پاکستان)
تذکرہ: منظر ہر علم
۲ شعبان ۱۳۷۷ھ



مشریز گرامی قدر دعا تاکم اللہ وسلم!

بعد سلام سنون، آج کی ظراک سے تمہارا لاکھپور سے مکہ ہوا دوسرا کا روٹ منور
۱۲ شعبان پہونچا جس میں حضرت اقدس دام محمد ہم کا محبت سے ہرگز فنا بے سلسلہ سویت
پہونچا، مجھے تو: نہیں کہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں اس کے متعلق کچھ لکھا تھا
مجھے تو یوں یاد فرماتے کہ میں شاید لکھا تھا، حضرت اقدس کے اور شاہ پر اس کے سوا کیا
لکھوں کہ مکہ اپنے فضل و کرم سے میرے اکابر کا من مکن اس مد سببہ کے بارہ میں سچا
کوہ کے کردہ اپنے چاہنے والوں کی بات کی لاج رکھتا ہے۔ دانا مکہ علی اللہ لعزیز۔

پہرےوں شب کے تاریک دور اور اس کے بعد کے احوال کل کے کا روٹ میں مکہ چکا
ہوں اور کل سے برابر انتظار ہے کہ شاہ صاحب کے تار کے جواب کا کچھ حال معلوم ہو۔
علی میاں کے متعلق شنبہ کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ شب جمعہ میں آئے اور جمعہ کی شام
کو مسجد جدیدہ نماں لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئے، اور لاکھپور حضرت اقدس کی روانگی کے
بعد سب نے اس کا روضان لکھ کر دیا تھا۔ تار کے بعد سے بندہ نے تصویر کا دوسرا
رنگ پر سوں سے لکھنا شروع کر دیا۔ لکھنا میرٹھ، پری، دہلی وغیرہ تو خطوط لکھ دیے۔ اب
دیکھیں اس کا ناسخ کب لکھنا پڑے، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی
دینا دست، نیز یہ کہ حکم کی لاج بھی رکھیں، فقط واسلام

تذکرہ: سر خدیو

۱۲ شعبان ۱۳۷۷ھ

مشریز گرامی قدر دعویٰ جدیدہ لکھنؤ

کوٹھی ۱۲۶ جیل روڈ لاہور (مشرقی پاکستان)

مزید گزری قدر عافاکم از سلمہ و بعد سلام مستون آج کی ڈاک سے تمہارا خطبر سے کھا
برادر ملاک از سرحد، شعبان پینچا جس میں حضرت اقدس دامت برکاتہم کا مجتہد سے
برز عتاب یہ مسئلہ بیعت چنچا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت
میں اس کے متعلق لکھا تھا۔ مجھے تو یوں یاد پڑتا ہے کہ تمہیں شاید لکھا تھا۔ حضرت
اقدس کے ارشاد پر اس کے سوا کچھ لکھوں کہ مالک اپنے فضل و کرم سے میرے اکابر
کا جن ظن اس روسیہ کے بارے میں پکی کر دے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کی
بات کی لاج رکھتا رہا ہے۔ فاما مالک علی اللہ العزیز

پرسوں شب کے تو کی رودار اور میں کے بعد کے احوال کل کے کارڈ میں لکھ
چکا ہوں اور کل سے برابر انتظار ہے کہ شاہ صاحب کے تار کے جواب کا کچھ حال
معلوم ہو۔ علی میان کے تعلق شعبہ کے خط میں لکھ دیا ہوں کہ وہ شب جمعہ میں آئے
اور جب کی شام کو مع عبدالوحید خاں لکھنؤ کے لیے روانہ ہو گئے اور لاہور حضرت
اقدس کی روانگی کے بعد صبح سے دکان کار مضامین ملے کر لیا تھا۔ تار کے بعد سے
بندہ نے تصویر کا دوسرا رخ پر سوں سے لکھا شروع کر دیا۔ لکھنؤ میرٹھ بریلی
دہلی وغیرہ تو خط لکھ دیئے۔ اب دیکھیں اس کا ناسخ کب لکھنا پڑے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز یہ کہ
حکم کی لاج بھی دیکھیں۔ فقط والسلام۔ ذکر با ۱۳ شعبان ۱۳۸۵
مد مشنبہ

مزید گزری قدر مولوی عبدالحلیم سلمہ
کوٹھی پور ۳ جیل روڈ
لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز گزائی قدر عارفانہ فائدہ و فائز

یہ اسلامی سنوں ۱۰۸۱ ہجری وقت مسرت نامہ مورخہ ۲۰ رمضان پہونچا حضرت اقدس کی صحت کے مزہ سے مسرت ہے۔ جوانی اگر صاحب کون کا حضور و کھارے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہے۔ برومی عید اللہ صاحب بلیادی کے وارڈ میچ پر سے گزر کر صاحب فراش ہیں جس وجہ سے ان کو جلد واپس جانا پڑا۔ ان کی صحت کے لیے میں دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

ذکر: مفتی محمد
۲۲ رمضان ۱۲۷۴ھ

غریب مونی عبد الجلیل سلمہ
کوٹلی ۲۲ مئی ۱۹۵۴ء (تاجور و مخدوم پاکستان)



مکرم ان بھائی مونی عبد الجلیل صاحب و مونی عبد المنار صاحب و فوٹو منکر

بعد سلام سنوں ۱۰۸۱ ہجری کا تو اس دن کھانا خوراک کیا تھا جس دن غریبی صاحب پر وچے گھر پہنچے کا حضور کو کریمیں رکھا گیا نہ ملا تو دوسرا کھانا تھا۔ آج کی ٹاٹک سے آپ دونوں حضرت کے کارڈ پہونچے۔ برومی عید انسان صاحب کے خط سے یہ مزہ سن کر کہہ دینا اور کی صحت قریب ہے۔ قش شوق تیز تر گدگد کا مائل ہو رہا ہے۔ اوداج عید کے دن یہ نور جانفزا حقیقت شہید کی مسرت کو دہانا کر کے والی بن گئی ورنہ سے

بہا بی، شام بڑھت پر بھی دوا نسو بہا لینا

یہ سچ عید یازن وطن تم کو بہا لک جو

کا مسداق تھا حضرت اقدس نے ختم قرآن پر اس ناکارہ کے لیے خصوصاً دعا فرمائی۔ کس زبان سے اس کا شکریہ ادا کروں۔

میں سہارنپور میں آج دو شہید کر عید ہوئی اور تقریباً صبح بکری گروہ بندہ و نظریہ میں کل یکشنبہ کو جوئی۔ ضلع مظفر نگر کے ایک گاؤں سے شہادت اوالا مظفر نگر پہونچی ان لوگوں کو رات کو روپ بندہ صبح دیا۔ وہاں سے ایک وقت ان کی شہادت کے بعد کچھ مقامی شہادت بھی من کر صبح کی اذان کے وقت معلوم ہوا۔ میان مظفر کے وقت ستم صاحب

دارالعلوم کا گرامی نامہ پہنچا تھا۔ مگر بارہ مہینے تک یہی منظرہ برکات ہی صاحب نے لانے لیا
کے حلقہ لیتے ہوئے کی وجہ سے قبول نہیں کیا۔ ۳ بجے کی گھڑی سے مولانا مسدود صاحبہ وغیرہ
حضرات بھی پہنچے۔ مگر اس وقت بھی انھی بیٹھوں میں سارا وقت گزر گیا اور اعلان کا اعلان
نہ ہو سکا۔ ایک فردری بات یہ قابل دریافت ہے کہ حضرت واپس ہی قدس سرہ کے دور
میں ایک ستریا آیا۔ پیش آیا تھا کہ راجپور میں قلعہ ہو گئی تھی دسماء پور میں دوسرے
دن ہوئی تھی اور حضرت مولانا عید نقار صاحب نے دسماء پور سے دن یہاں قلعہ فتح فرما
تھے تو حضرت سے یہ دریافت کرنا ہے کہ حضرت نے دوسرے دن دوبارہ یہاں عید پڑھی
تھی یا نہیں۔ اس مسئلہ کو مسائل ایسے کن حضرات یہاں پہنچ گئے جنہوں نے مظفر نگریا دیوبند
کل عید پڑھی تھی اور شب کو یہاں آ گئے تھے۔ حضرت نقار صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد
دعا کے درخواست۔ فقط والسلام۔

لرید ہی صاحب کے ساتھ جو ڈاک آئی تھی اس میں بندہ کے نام کا جو کارڈ تھا
اس پر نوپہ کاٹ کر اسی وقت جواب مختصر لکھ دیا تاکہ وہ کارڈ کام آجائے۔ البتہ
ان میں ایک کارڈ بنام ڈاکٹر امین الایمان لکھا تھا جس پر ان کا پتہ تو لکھا تھا مگر اندر مضمون
کچھ نہیں تھا۔ بندہ نے اپنی طرف سے اس پر بھی کہہ کر کتاب خط لکھ سوسے لگ گیا
خدا مال دیا۔

حرر گرامی محمد عیسیٰ سلو و کرم مولوی جید الدین صاحب دیوبند
کوٹلی ۳۲ بی۔ جلی روڈ۔ لاہور۔ دوسری پاکستان، یکم شوال، ۱۴۲۱ھ



عزیزم عافکم اللہ واستم!

بعد سلام مسنون۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد آج ۴ شوال پنجشنبہ کو تمہارا
۴۹ خدیب کا لکھا ہوا کارڈ مل کر موجب منت ہوا۔

حضرت اقدس کی صحت کے مزید سے صحت ہے۔ حق تعالیٰ شفاء اپنے فضل
کرم سے انتہائی خوش اور صحت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تائید قائم رکھے۔

کل صبح مولوی عبدالعزیز صاحب کے والد، مولوی عبدالغفور صاحب کے والد اور مولوی صاحب
 صاحب سبدا پتھر وغیرہ حضرات تشریف لائے تھے۔ آج صبح واپس گئے۔ لاہور میں
 بالکل غیر متبتات تھے۔ ۹-۱۰ کو رویت وہاں بھی نہیں ہوئی، اسی لیے چند دن بھی دلالت
 کو ہوئی۔ حضرت انس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز مولوی عبداللہ صاحب سلمہ
 ذکر کیا۔ منظر ہر علوم
 کوٹلی ۲۲ بی جیل روڈ لاہور (غزنی پاکستان)
 ۴ شوال ۱۴۲۱ھ



کرم عزیز مولوی حبیبی صاحب سلمہ!

بعد سلام مستنون۔ اسی وقت اس بچے شاہ صاحب تشریف لائے اور انہوں
 نے بیان کیا کہ کل تمام دن کی دھڑ دھوپ کے بعد رات کو ایک بجے کال آئی جس سے
 معلوم ہوا کہ تم جو مولوی حبیب الرحمن صاحب راہپوری، سرحد لاہور گئے ہو گئے
 ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا جو بھی جو تو بھائی عبداللہ صاحب سے گفتگو ہوئی اور معلوم ہوا
 کہ پرست تو کا بدن کے آگے ہیں لیکن کسی بڑے ڈاکٹر کو بلا کر اس سے یہ کھلا دیا گیا کہ
 یہ بہت حضرت بالکل سفر کر رہے ہیں۔ اگر واقعی ڈاکٹر کی ہی رائے ہے تو کون اس کے خلاف
 کر سکتا ہے اور اگر یہ بھانے ڈاکٹر کی رائے کے اہل فقہان کی فرمائش تو مزید ہے

تو اس میں بے شکال ہے کہ بہت بعد تو گری اور بھی شیعہ پر ہوگی، اگر یہ بیان
 تو میں دن سے جو شدید گرمی پڑ رہی تھی اس نے جون کی گرمی کو بھی اٹ دے دیکھی تھی۔
 انتہائی شدید گرمی میں دن رات رہی لیکن رات یہاں صرف معمولی بارش ہو کر گئی
 لیکن بہت مزہ پور سے لے کر قلعہ پور وغیرہ۔ دہرہ کی شرک اور ہٹ کی شرک کے
 درمیان شدید اور باری ہوئی۔ بعض اوسے ایک ایک میر کے تولے گئے جو چھپو ہر
 پھا کر اندر گئے۔ اللہم احفظنا منہ۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد ڈاک آگئی
 اور اس میں تمہارے تین کارڈ اور دو تم غوال کے اور ایک ۵ شوال اسے۔ ان سے
 رات کے مضمون کی تائید ہوئی اور ڈاکٹر اسلام وغیرہ کے بیانات سب سے ضعف معلوم ہو

کو مزید نکر ہوا۔ حتیٰ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ تادیر ہم نامادوں کے سر پر قائم رکھے۔ تمہارے مکان خطوط میں کچھ مولوی عبداللہ خان دہلوی کا حال معلوم نہ ہوا کہ وہ ہیں یا روانہ ہو گئے۔ مولانا عبدالباقی صاحب کے حادثہ کے متعلق آپ کو کار سے علم ہو ہی گیا ہو گا۔ مولوی یوسف صاحب ان کی تکمیل میں شرکت کے بعد رات کو ۸ بجے یہاں پہنچے تھے ان سے معلوم ہوا کہ مولوی عبداللہ خان کو عید کے دن سے متعدد روز رہی سے و گئے تھے اور اسی بنا پر عید کے دن ان کے انتظار میں دفن میں بھی تاخیر کی گئی تھی۔ شام کو ہم بجے تک تو دلی نہیں پہنچے تھے۔ عیناً تین صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آج ۹ شوال ۱۲۸۰ شنبہ کی ٹو اک تک تو کوئی خط بریلی کا نہیں آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

کرم محرم مولوی عبدالجلیل صاحب ملو
کوٹھی ۲۲ بجیل ملو ملاہوز و مغربی پاکستان
نوکر کیا۔ مظاہر علوم
۹ شوال ۱۲۸۰ھ



کربان محترم مولانا عبداللہ خان صاحب و مولانا عبدالجلیل صاحب مدنیہ رحمہما
بعد سلام ستون۔ آج کی ٹو اک سے تین کارڈ اور مولوی عبدالجلیل کے ۱ شوال
کے لکھے ہوئے ایک مولوی عبداللہ خان کا ۹ شوال کا نوڈر سے لڑکھایا ہوا خط اور شاہ صاحب
نے جو شیخون کی روایت سے پر سور نقل کیا تھا اس کی تائید ہر خطوط سے ہو کر
موجب فکر و تشویش ہو گئے۔ حتیٰ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو
صحت و قوت عطا فرمائے۔ ٹو اکٹر برکت علی صاحب سکریٹس کل کے خطوط بھیجے گئے
اور خود خیال ہو رہا تھا تا کہ کل سے بھائی اکرام کو بخار خدث سے ہو گیا۔ اس لیے کل
بھی رہ گئے۔ آج بھی پر سول یہاں پھٹ اور وہ بہ کی سڑکوں کے دریاں اور انہی نہایت
شدت سے ہوئی جس کی وجہ سے خشکی بڑا ہو گئی۔ بھائی اکرام کل شب حسب معمول گرمی
مٹاتے ہوئے بیٹے رہے جس سے سارا بدن اکڑ کر بخار ہو گیا۔ راجپور تو ہر عید اطلاع
کی بندہ خود ہی اطلاع کرتا رہتا ہے بلکہ دوسرے سے عجیب کو بھی اطلاع کرتا رہتا ہے

کہ اشیا رکنہ۔ یہ بھی بدتر تھا کہ جب حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فرمائی، الرضیٰ صاحب نے کسی آمد کی کل سے خبر گیری جاری نہیں کی، بلکہ بھی انتظار دیا، آج بھی ہے۔ خلاف صاحب کا وہ بھی کہ کوئی مقدمہ ہے۔ اس کے بعد وہ بھی حاضر فرمایا کہ پختہ بازارہ کئے ہوئے ہیں، فقط دعا سلام۔

جائی حضور صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، سماجی فکر سر رسول، حکمت، احوال، معاشین، چندنگ، سائنس، دیگر مشاغل کے ساتھ آپ کے لیے بھی ایک جوٹا لنگی ہیراں کیا ہے جو بزرگوارام کے پاس امانت رکھ دیا۔

کراچی: ایمان مونس، ایمان صاحب، مولوی عبدالغنی صاحب، سکرٹری، رابطہ ہر معلوم، کوئٹہ: ۳۳-۱، جیل روڈ، لاہور: ۱۰، روضہ پاکستان، ۱۰ سوال، ۱۰۰۰



فریاد مولوی حسین سلیمان

بعد سلام مسنون، آج کی ٹرانک سے تیار شدہ کارڈ ایک مولوی عبداللہ صاحب کے پورے بچے بہت محبت میں یہ بطور نگہ داری ہوں، حامل عرفیہ سے اس وقت کھانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ پاکستان جاری ہے، تو میں نے بہت غنیمت سمجھا، اس لیے کوئی قدر خصوصاً بہت دیر میں پہنچتا ہے۔

تمہارے دونوں عزیزان صاحب کے خطوط میں ان سے اکثر برکت علی صاحب کو بھی لکھا ہوا ہے۔ ان کا پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجئے گئے ہیں۔ یہ بہت دیر سے ہے۔ اس کے ساتھ بھی دوسرے سے یہ عرفیہ محبت میں کچھ دیا ہے۔

نوازش صاحب نے زبانی یہ بیان کیا کہ ان کی ایک اہمیت بھی کھڑی ہو، پکار کر پڑھیں، نہ ہو کہ کریں، جیسا کہ مضافان کے بعد سے حضرت کی آمد کا اشتیاق مذاق و اقبال تھا، ان خطوط نے نگہ روز افزوں بنایا۔ اللہ تعالیٰ شفاء و صحت و عافیت و عافیت کا ملکہ شہر علی فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بزرگوارام کو بھائی کی دل آویز آج بھلائے طبیعت بھی ہے۔ (کتاب: ۱۰ سوال، ۱۰۰۰)

کہتے۔ پہلی حادثہ کے دن ہی ایک خط لکھا تھا۔ اس سے پہلے ہی اس کے بعد بھی۔ مگر وہاں سے برقیہ کے علاوہ کوئی خط ابھی تک نہیں آیا۔ معلوم نہیں میرے خطوط ابھی وہاں پہنچے یا نہیں۔ تمہیں تعزیت کا خط اس لیے نہیں لکھا کہ میرے نزدیک تم باوجود سچے ہی نہیں۔ حادثہ کا جس قدر سوچا ہے وہ قابلِ تحریر نہیں۔ پھر کبھی سہی۔ بھلائی میں لکھ رہا ہوں۔ نقطہ

مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مولوی عبداللہ صاحب دنیو قسم نوکریا۔ مظاہر علوم کوٹھی۔ ۲۲ بی۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان) ۳۳ شوال ۱۴۰۰ھ



مکرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون! آج کی ڈی اکہ سے تمہارا کاڈ سورنہ ۱۴ شوال پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ اس وقت اکثر حرکت علی صاحب کے پاس دیکھنے کو پہنچا۔ انہوں نے اس کاڈ پر بہت مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی۔ میں نے اس سبتہ یا اہتمام لکھا کہ تمہارا مولوی عبداللہ صاحب رانچوری کا جو بھی خط آیا فوراً پڑھنے کے بعد سب سے پہلے میں اکثر صاحب کے پاس بھیجا۔ کئی دن ہوئے ان کا ایک پرچہ دستی ۱۴ شوال کو آپ کو ملا جو کلا۔ کل کے خط پر انہوں نے ایک دوسرا پرچہ بھیجا تھا جو اس عرصہ کے ساتھ ارسال ہے اور اس کی وجہ سے لغاتہ کھٹنے کی ضرورت پیش آئی۔ تمہارے آج کے خط سے پھر کچھ سیہ جلد نشہ یعنی دیر کی بناء گئی۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت اقدس کو قوت و صحت کے ساتھ تادیر۔ بارے سروں پر قائم رکھے اور باحسن وجود زیارت میسر فرمائے۔ تہا دی پٹنیر کا رات پور سے آج پرچہ آیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ایک وفد سے طبیعت پریشان ہے تو اجازت دے تو سارا وفد آتا ہے۔ میں نے لکھ دیا بہت شوق سے سارا لکھوں پرچہ

ایک بات نہایت دانا میں دریافت کرتی ہے۔ یہاں یہ رسالت پر بھیجی کہ تبلیغی لوگوں کو آپ کے دستِ نوان ہمارے ہر شخص کے لیے کمال سہا ہے۔ اجازت نہیں۔ حتیٰ کہ

کافی عید اقلید صاحب مولوی ترین الدین وغیرہ کو بھی اپنا عیدہ داخلہ اسم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس روایت کا بالکل یقین نہیں آیا۔ کچھ غلط فہمی ہوئی۔ کوئی بھلا، اصلیت ہو تو ضرور تحریر فرمادیں تاکہ میں خود اس قسم کے جانے والوں کو سمجھا دیا کروں۔ (اسکو بعد ملاحظہ فرماتا کہ ذکر میں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست پیش فرمائی۔ افسانہ میں ایک سالہ سعادت غلطی دکھ دیا۔ یہ بعد سلام مسنون مولوی عبدالعزیز دہلوی کو دیدیں۔)

نقطہ ذکر کیا، ۲۲ شوال ۱۳۷۷ھ



مکرم محترم مولوی جلیل صاحب!

بعد سلام مسنون۔ کل ایک سر اقلید آپ کو لکھ کر رکھ دیا تھا اس لیے کہ مولوی جلیل الدین کا شب کو جانا طے تھا۔ مگر رات مع شاہ صاحب تشریف لائے اور یہ قرار پایا کہ آج رات کو ہر دو تشریف لے جائیں گے۔ مگر اس وقت تک وقت معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں جاسکتے۔ آج کی ٹھاک سے آپ کا گراہی نامہ رسد ۱۷ شوال پیشینہ ہوا۔ بھائی اکرام گزشتہ ہمارے شبہ سے دہلی گئے ہونے پر ابھی تک نہیں آئے۔ بمیل سے کوئی اطلاع رکھنے کی تاہم کامک میں آئی۔ تمہارے خطوط سے حضرت اقدس کی فی الجملہ صحت اور قوت کا خبر سے بہت ہی اطمینان ما ہوتا ہے۔ مگر مولوی عبدالغنی صاحب سے جو صحت کی روایات سنائیں ان سے بڑی شک و تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے اور اس مبارک سایہ گزشتہ قائم رکھے۔

حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست مولوی عبدالعزیز دہلوی اور مولوی اگر ہوں تو بعد سلام مسنون۔ گزشتہ شبہ کو تقسیم اسباق ہو گئے۔ آئندہ شبہ کو اللہ تعالیٰ سبق شروع ہوں گے۔ فقط ذکر کیا، ۲۲ شوال ۱۳۷۷ھ



عزیز گراہی قدس عانا کمال اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ٹھاک سے تمہارا کارڈ مرسلہ ۲۲ شوال پہنچ کر موجب

حضرت پروا بالخصوص اس خبر سے کہ حضرت اقدس کے چہرہ مبارک پر بفاشت اور ضعف میں کمی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ قوت عطا فرمائے۔ اس روایت کا منشا یہ تھا کہ میں تو بہت کثرت سے لوگوں کو حاضری کی تاکید کرتا رہا ہوں۔ بالخصوص حضرت اقدس مدنی کے وصال کے بعد سے تو بہت ہی بچے اس کی ہامیتہ بڑھ گئے۔ بعض لوگوں نے اس کو اپنی حاضری کے لیے مانع کیا تھا کہ ہم لوگوں سے وہاں کے حضرات افاض میں وغیرہ وغیرہ۔

مولوی عبدالعزیز صاحب رانچوری اگر ہوں تو ان کو تولد فرزند اور جند کا مزد سنا دیں۔ ۲۳ سوال چار شہد کو ان کے گھر میں لٹکا پیدا ہوا۔ ان کے والد کا کارڈ نام کی جو چیز کے لیے لیا تھا۔ میں نے تولد اور تہنیت جویر کیا تھا۔ گھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اپنے کشف سے تولد فرزند مان کر بدلتا۔ پر نام جویر کر سکتے ہیں اس لیے میں نے دونوں کلمہ جیٹ کر برومی پیش کیا جو بھی چاہے لکھ دیں۔ مگر برومی بعد از مرزا صاحب پاک شیرینی لے کر آویں۔ آج صبح کی نماز میں بھائی اطاعت کو خوب چاروں طرف تلاش کیا۔ پھر ایک گھنٹہ بعد تک اس خیال سے کہ وہ شاید اٹھیں ہی پر مارا تو صاحب کے یہاں پہنچ گئے۔ میرا انتظار رہا۔ اس لیے کہ متعدد روایات جو رانچور سے میری تھیں یہ معلوم ہوا کہ وہ گو رو رو پار کریں گے۔ آج تاہی جویر کا کارڈ لکھو سے آیا۔ ایک ہفتہ میں واپس کو کھلا۔ مولوی لطیف الرحمن کا ندہ لکھ گئے تھے۔ جو حرات کو یہاں واپس آکر آج صبح رانچور واپس گئے۔ بھائی اگر ام بھی آج دہلی سے واپس آگئے مگر ضعف بہت ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مولوی عبداللہ صاحب کے بوجہ دالے خط کا جواب پرسوں لکھ چکا ہوں۔

بخدمت مولوی عبداللہ صاحب دہلی: بعد سلام صفوں، قرعہ سے ہر خط ملا۔ یہ ناکارہ بلو میا لفظ شاعری و موزون کا سبب کہ دل سے ترقیات کے لیے دعا گو ہوں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری کے ہر خط کو ہزاروں برس سے قیمتی سمجھیں۔ اس خط کے ساتھ کہ جب جاہ حب مل میں اپنے نفس کو برآں نہج سمجھیں۔

نوکر :- مظاہر عظم
۲۰ شوال ۱۴۰۰ھ

حضرت محمد سوم مولوی عبدالجلیل صاحب ستر
کوشی ۳۲۱ - جیل منڈالہ لاہور (دفعہ پاکستان)



عزیز گرامی قندہ عارفہ کلم اللہ و سلم!

بعد سلام سنون، راسی وقت، بجے صبح کے قریب میری صاحبہ پورے دو تھما رہی تھی۔
دیا، بہت شوق سے پڑھا، میں تو یہ سمجھا تھا کہ کل کا کھانا ہو گا، مگر اب جواب کہتے
ہوئے جب اس کی آمین پڑھی تو یہ ۲۰ سوال کا تھا، یہ تو انہوں نے بتایا تھا کہ وہ
رات میں لہجہ نہ بھڑکے، اس لیے اس وقت ۱ بجے صبح سوئے، مگر میں یہ سمجھا تھا
کہ ٹیڈی دیر بھر سے ہون گے، اب وہ اپنے اعزہ میں ملتے گئے ہیں، رو پر کو ۱۱ بجے
آنے کا وعدہ کر گئے، مگر اس کے بعد خط کا وقت نہ رہتا اس لیے ابھی کھانا ہوا کہ
شام کو نو بجتی ہے، حضرت کی صحت اور بہتہ کے اختتام کا شدت سے انتظار
رہتا ہے، پھر سے خیال میں تو ۲۰ سوال سے اب تک ۳۰ بہتہ گذر چکے تھے، مگر
میرجی صاحب سے زبانی معلوم ہوا کہ پاکستان میں ابھی تین بھی چورے نہیں ہر سنے
تھما سے اس پرچہ میں چونکہ مرض تفصیل سے لکھا ہے اس لیے اس کا بھی ذکر بکثرت علی
صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں، کل کی ٹوک سے تھما ۲۵ سوال کا کارڈ بھی ملا تھا
مگر پیر ہونے کی وجہ سے ٹوک، تنہی دیر میں لکھی کہ نون جواب کا وقت نہیں تھا اور
چونکہ بعد اس کے صبح شروع ہو گئے اس لیے اب شام کو خط کا وقت نہیں تھا اس
کا جواب بھی اس وقت لکھنے والا تھا۔

بھائی اطفال نے جو راجپور اطفال دسے رکھی تھیں ان کی بنا پر ۱۰-۱۱ مئی کو
مدد ملان کا شدت سے انتظار رہا، مگر اس وقت میرجی نے بتایا کہ ان کو اس وقت
عبدالمنان دیوبی کے آنے کا کوئی ذکر نہیں ہے حالانکہ تھما سے ایک کارڈ
میں یہ تھا کہ مولوی عبدالمنان کے اصفہ وزیر کی درخواست دے دی، لیکن ان کا
پاپیورٹ ام تک ہے اس لیے اتنا ہی افسانہ ہو سکتا ہے اس بنا پر ۲۰ سنان

کا بھی دوبارہ انشطار شروع ہو گیا تھا۔ اصل میں وہاں سے آنے والوں کا زیادہ انشطار شقیاق حضرت کے تحصیلِ عبادت سننے کے ذیل میں رہتا ہے۔ میر جی صاحب سے بھی تقریباً دو گھنٹہ سوالات کی بھرپور سی اور تمہیں معلوم ہے کہ کچھ تو کہیں کا فرض ہے تاکہ متعارض غلطی کی حقیقت تک پہنچ سکوں۔ بھائی اسماعیل صاحب کا مرید تھیں مگر پھر بھی پوچھا۔ ان کی خدمت میں اگر ہوں درجہ تکلیف قرار کیا کہ کارڈ سے بہت بہت شکریہ پیش کر دیں۔ اچھے پتہ یاد نہیں اور میر جی صاحب اب چلے گئے۔ روپہر کو نہ معلوم یاد رہے یا نہ رہے۔ آپ ضرور ان کا شکریہ ادا کر دیں، حتیٰ تعالیٰ شانہ لہذا فضل و کرم سے دعویٰ جہان میں اپنے شاہانِ شانِ جڑا سے غیر عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ استغاثہ زیارت کو بھی نہیں سمجھتا عورت اس لیے کہ مبارک علامت وضعت میں سر کا موجب نہ ہی جاتے کہ اپنے سے کوئی راحت تو کبھی پہنچتی نہیں۔ تکلیف تو نہ پہنچے۔ فقط رات و ریت نہیں ہوئی۔ ابھی تک صبح کے ۹ بجے ہیں۔ کوئی اطلاع بھی رویت کی نہیں آئی۔

تو کیا۔ مظاہر علوم
۲۰ جنوری ۱۳۸۸ھ

مکرم محترم مولوی عبد الباقی صاحب مدظلہ
کوٹھی ۲۲، جیل، ڈیڑھ لاہور، مغربی پاکستان



عزیز گرامی وقت غافل کو اللہ بستر

بعد سلام سنوں آج کی فحاشی سے تمہارے دو کارڈ ایک ۲۱ سوال کا۔ دوسرا ۲۲ کا پوچھئے۔ یہ ۲۱ دلائل معلوم کہاں کسی شخصہ کی کوٹھڑی میں پہنچ گیا تھا کہ پھر اس کا وہاں سے نکلنے کو دل ہی نہ پڑا۔

پرسوں ایک دوستی نہ چہ میں شاہ صاحب اور برادر مکرام کا ارادہ شب شبہ میں پختہ نہ آئی اور پھر ڈاکٹر برکت علی کے دلائل میں تاخیر کی اطلاع دے چکا ہوں اس کے بعد۔ سے شاہ صاحب کا پھر کچھ پڑ نہیں۔ آج ان کا قاصد پڑھنے آیا تھا کہ

کیا رہا اس سے کہہ دیا کہ یہ تو بتاؤ کہ کیا رہا۔ یہاں ہم یوم سے مناسبت سخت نرمی و مدد
 گوئی برائیں، حق پرستی ہیں، اس حالت کو دیکھنے پر نے تو حضرت بنو وندس کے سفر کا خیال
 تک بھی نہیں آیا یا نہ تھا۔ ظہر کے بعد واپس آئے اس وقت کے لیے جانا، اس ضعیف کے لیے
 تو مجاہدہ غصہ و جوش و ہوس پر فوجی کارندہ میں تو شک کہ ہو جاتا ہے کہ لب کا نشان
 تک نہیں رہتا۔ قاری شیعہ گھنٹہ گئے۔ جسے شکر وہاں ان کا ولی نہ لگا اس لیے آج شب
 میں وہاں پر چلے گئے۔ ایک دورہ سہارنپور قیام کے بعد پھر کا ارادہ ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں ملازم کے بعد وفا کی درخواست۔ جہاں پر کو
 تھی، یاد ہو سچی کہ روشتہ ہوئی اس لیے کہ یہ قیدہ آپ کہ تو بدھ ہی کی ہے
 مکرم و محترم مولوی عبد العزیز صاحب راجپوتی سلطنت اسلام سنیوں، قضا و خط
 تو بھی کبھی ہو چکا ہے اور میں اس کا جواب بھی ضرور دیتا ہوں، مگر خط پر یہ نہیں
 ہوتا اس لیے ہر خط کا جواب مولوی عدیل تھا کہ خط پر نہ دیا ہوں۔ معلوم نہیں تم
 کہ کوئی چیز بنایا نہیں، آج کی طرف سے تمہارا، ان خزانہ کارڈ پر جو تیار ہے تو نہ کہ
 یہ جو معلوم نہیں کہ کہاں سے لکھا۔ آنا ضرور ہے کہ میں اس کا نقل اپنی جگہ رکھ سکے یہاں
 ہوں، اس سے پہلے کارڈ میں تولد فرزندار جو نہ کہ ضرور نہ، معاذ پاک شریعتی نہ سے
 کھچے چکا ہوں وہ تو بھلا آپ کو کیوں ملنے لگا۔

امیانی کہ بالکل، جہاں میں آنا دعوتیں حرج آپ سے سابق کا نہ ہونا چاہیے تھا۔
 آپ مولوی عبد العزیز صاحب سے کچھ پہلے نصرت ہوئے اور یہ اسباق تک ہیں آ
 جانتے تو چاہتا تھا کہ طلبہ کی پیروی میں آپ واقف ہیں نہ شیعہ و شیعہ سے اسباق
 شروع ہوئے ہیں۔ نقطہ اسلام۔

ذکر: ملا برعلوم

ہذا قیدہ ۱۴۳۵ھ

مکرم محترم مولوی عبد العزیز صاحب سلام

کوٹھی ۲۵۰ بی، جیل، لاہور، ذریعہ پاکستان،



حزیر گرامی قدر و منزلت عافا کر اللہ و سلم

بہ اسلام سنوں۔ آج کی ڈاک سے درخوار ہو چکے، سوشل کم و سوشل کم و سوشل کم

میں تم نے بندہ کے ایک بخت سے خط نہ پور نیچے کا ذکر لکھا۔ بھری حیرت ہے۔ میں ڈراک
 آنے کے بعد تمہارا خط پہچان کر ساری ڈراک دیکھنے سے پہلے اس کو پڑھ کر اکثر تو اسی
 وقت جراب کھٹا ہوں۔ پھر بقید ڈراک پڑھتا ہوں اور کبھی ساری ڈراک دیکھنے کے بعد پتے
 جا کر کھٹتا ہوں۔ پھر بھی تعجب ہے کہ اتنا نفع کیوں پر جاتا ہے۔ ایسا تو سرور پر جاتا ہے
 کہ کوئی جلتے والا مل جائے تو جلدی کے نیال سے اس کو روئے دیا جائے۔ جیسا کہ اس
 پختہ کو بھی ایک صاحب کو دیا ہے۔ ہر دو خطوط سے حضرت آتمہ کی صحت کے مزہ
 سے انتہائی مسرت ہے۔ اللہ جل شانہ لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے۔ یہاں بھی تقریباً ایک
 ہفتہ نہایت خدیگری کے بعد رات سے کچھ ترشح شروع ہے۔ صبح سے اس وقت لایجے
 تک بارش تو نہیں کیوں ابھی طیارہ آدھ گھنٹہ، پون گھنٹہ کے بعد پھر کاؤ ضرور ہے۔
 برطانوی نہیں ہے۔ کل شام رات عطا الرحمن آئے اور شاہ صاحب کا پرچہ بھی۔ اور پھر
 یہ قافلہ جعفرات، احمد کی درمیانی شنبہ کے لیے تیار ہو رہا ہے۔ کوئٹہ کو رات ۱۰ بجے پہنچے
 صاحب کا بھی ۲۰ صبح کے بعد وہ آئے تھے۔ دیر کا سر ہے۔ دیکھیں کسی کس خوش تعیب
 کو زینت بلدیہ میر ہوتی ہے۔ کراچی سے ایک خط آیا جس میں لکھا کہ مولوی فرید الدین بن
 مولوی سید الدین بن مولانا دین الدین متھم امینہ دہلی مرحوم دہلوی جو حضرت کی خدمت میں
 حاضر ہوئے تھے۔ ان کے رفیع پراثر ہو گیا۔ ہسپتال میں داخل ہیں اگرچہ حاضر ہوں
 تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت فرماویں۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم
 سے مسکت کاملہ عاجلہ مستور عطا فرمائے۔ حضرت تھم کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی
 درخواست۔

مولوی جلال الدین صاحب دہلوی! بعد سلام مسنون آج کی ڈراک سے مولوی جلال الدین
 لکھنا آیا آخریت ہے۔ ان کے پاس تمہارا موصول خط جس میں تم نے عدم آمد کی وجہ لکھی
 یہ پہنچ گیا۔ فقط و اسلام۔ قاری ظہیر کے قتل پہلے سے متعلق ہو گیا ہے۔ لیکن وہ پہلے نہیں اس کے
 لکھنا ہوں کہ وہ گذشتہ ہفتہ مکہ تھے واپس آکر رات پور پہلے گئے۔

ڈاکر کا مظاہر علوم

ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ

محرم محرم مولوی جلال الدین صاحب سلمہ
 کوٹلی ۱۳۲۰ جیل رولڈا بورڈ مغربی پاکستان

دہرہ والوں کا پتہ معلوم نہیں۔ ان سے ملاقات نہ ہو تو کسی جانے والے کی معرفت ورنہ ایک کارڈ ان کو کھج دیں۔

تذکرہ منظر علوم
ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ بخج



عزیز مونی جلیل سزا

بعد سلام معلوم۔ کل کی ڈاک سے تمہارے ایک کارڈ موصول ہوا۔ ۳ ذیقعدہ پہونچے
ہیں۔ جواب کل ہی لکھ کر ڈال دیا تھا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا تیسرا کارڈ موصول ہوا۔
پہونچا۔ میں حسب معمول آج ہی جواب لکھتا لیکن چونکہ ابھی تک شہادہ مسطورہ کی کاپی
مردانگی پختہ نہ ہے۔ میں اس لیے نیاں چاکر بھی لے ڈاک کے جو کئی دن میں پہونچے گا۔
کل کو ان حضرات کے ساتھ مکہ دوں گا۔ مگر عصر کے قریب حاملہ عارضہ عظم گداز سے
بارہ پاکستان تشریف لائے۔ اب انھوں سے ملاقات کے لیے باوہیہ میں اور
کل کو تھوڑی دیر حضرت اقدس کی بھی اٹا۔ اللہ مذہور زیادت کرے گی۔ اس لیے میں
نے سوچا کہ ایک دن قبل ہی پہونچ جائے۔ کل شام کو بڑا درگاہ صاحب وارڈ
عطاردار خان کی ابھی تک تو پختہ تھی۔ میں اس لیے نہیں۔ حضرت اقدس کی صحت کے مزید
سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء و صحت و قوت کے ساتھ مزید ہمہ الامور کے
سرپرست۔ بارگاہ کو کوثر نہ رکھے۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ علی بیگ کا بھی
آج خط آیا تھا۔ انہوں نے آپ کے خط کے حوالے سے وجہ انتہاء کی فرمایا۔ بدستور
لکھی۔ میں نے یہ تاویل کر لی کہ یہ خط پڑا نہ ہو گا۔ فقط و سلام۔

تذکرہ شعیب پنجشنبہ - ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ



عزیز مونی جلیل سزا

بعد سلام معلوم۔ میں نوپہ سوں سے روزانہ ایک عدد ہرچ تمہارے نام کا
لکھ ہی رہا ہوں۔ رات ان حضرات کا جہا بالظہر ملے تھا۔ عشاء کے وقت تک علماء الرحمن
ادبہ بڑا درگاہ صاحب وارڈ سے جوئے بالکل تیار رہے۔ مگر شہادہ صاحب کا کچھ پتہ

نہ جواز ملتا توئی کرنا پڑا۔ تھارے کل کے کارڈ پر فوراً ایک انداز پر چڑھ کر ہٹا رہا تھا۔
 کیا تھا جس پر یقین تھا کہ شاہ صاحب رات کو ضرور چوٹ لگ جائیں گے۔ آج صبح
 سو بوی جید ایمین صاحب کی خدمت آپ کا کل صبح کا کھانا جو آپ پر پہنچا جس میں آپ
 نے لکھ لکھ کر کاروں کے ریز میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ اب ان کے
 خط تو آپ تک پہنچنے مشکل ہوں گے۔ حق تعالیٰ شہادت ہے فصل و کرم سے سفر کو
 غربت اور راحت کے ساتھ پورا فرما دے۔ حضرت کے حضرت کی صحبت سے اس سفر
 کا بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ اس کا کارڈ کو خدا فکر جاتے وقت ہوتا ہے۔ (نمازی واپسی
 کے وقت۔) ارمان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے۔ پانچ اوردہ والے ہوں یا دورہ والے۔
 جن کے یہاں بہت سے نماز جاتے۔ کے وقت تو فکر غالب ہوتا ہے اور اپنی طرف
 آنے وقت تو کل سفر اوشد آم ہوتا ہے۔ حضرت نے اندر کی خدمت میں سلام کر لیا دعا
 کی درجہ است۔



متریز گری قدر ما فاکم اللہ وسلم بعد سلام مسنون :
 اس وقت تھارے مسرت نامہ مؤرخہ ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ میں آپ تو اس دفعہ کے پہنچے تھے
 بعد کے مضمون کا شدت سے استفسار نہ دے جو کیا۔ یہ وفد کل شبیں بکسریٹ یہاں سے
 روانہ ہو گیا

جہاں اگر وہ صاحب سے بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تو آپ کا ہارڈ
 ڈانڈا رومین پینہ آتا ہے۔ تمنا ہے کہ یہ اسے کہیں تو آئے تو اتنا تھارے آئندہ کل کو انتظار ہے
 مولوی عمر بن صاحب نے وی کل دوپہر دہلی سے یہاں آکر آج صبح دہلی واپس کئے ہیں
 ان سے معلوم ہوا تھا کہ عزیزان اس مشینہ کو یہاں آئے گا راہ کر رہے ہیں مگر
 میں نے ان کو لکھ دیا کہ اب آئندہ شبہ حضرت کے اطلاق کا انتظار کریں۔ حضرت

اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست - فقط والسلام
 زکریا مٹہ بر العالم
 ۱۳ ذی القعدہ ۱۳۵۵ھ
 دار مشنبہ

بھائی کرام صاحب کے ساتھ پاکستانی تحریک کو آگاہ کیا گیا ہے۔ گننے کی خدمت میں ملی
 فقط۔ آج صبح حاجی ظفر العین صاحب بھی تھوڑی دیر کے لیے آئے تھے۔ وہ پارکر ایک
 بیس دیس گئے۔ وہاں کی حیرت بنائے گئے۔
 عزیز گرامی قدر مولوی عبد الجلیل صاحب مدظلہ
 کوٹھی میں جیل روڈ
 لاہور - دسمبری پاکستان



مرتبہ نرائی قدر و سربت عانا کما اللہ و ستر

بعد سلام سنوں۔ دو مشنبہ ۱۳ ذی القعدہ کو تھا۔ پچھلے دنوں لکھا ہوا خط پہنچا
 تھا۔ اس کے بعد آج کب کوئی خط نہیں پہنچا۔ اس سے زیادہ قریب میں پر
 کو رہائی کر رہے ہیں۔ پورے کارڈ لے کر گئے۔ تھے کہ پورے سے ڈال دوں گا۔ وہ بھی
 توجہ نہ دینے میں پہنچا۔ جان نہ ان جانے والے حضرت کہ ساتھ جو ایک صاحب
 تھا۔ ملحق نامہ۔ ان کا غیر رسمی کا خط لاہور سے یہاں ہوا پر سوں لکھل کو حسب
 روایت نہ لکھا۔ صاحب پہنچ گئے۔ یہ تو خیال ہی نہیں کہ نہ انہوں نے لکھا نہ تم نے
 اس کے سوچا کیا جانے کہ ٹھاکر صاحب جو ان کی شہادت ہے۔ اس سے پہلے ہمیشہ ایسے
 موقع پر ہوتے۔ انہوں نے لکھا کہ ان کے ساتھ صاحب سے بھی عنوان لایا جاتا تھا جس سے
 صبح حالہ صاحب ہو جاتا تھا۔ اس مرتبہ خود شاہ صاحب بھی تھوڑے سا زمانہ کوئی اور
 ایسا نہیں میں سے اس کو حل کر لیا جانے۔ کل یہ جو صاحب کو لکھا تھا سے یہاں ان کے

ہوا اور زانیہ نام عقائد کو رد پر غمراہ گئے کہ اس جھگڑے کی منہروست نہیں رہا تو آدے ہی کا۔
تاریخ کا قصہ لڑاکاں سے بھی زیادہ جلے سے ہے۔ ناسلہ و مستعار۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ آج شہر کے
رہنما تو بہت ہی بچہ بچہ تھے اور آپ کا بھی دور۔ یہاں کی کرام کا بھی خط نصیر دسی اور اسلہ کے اندر
کا آدے کا لکھا۔ حضرت کی طرف سے بھی لکھی گئی۔ لکھی اور لکھی گئی۔ فقط والا سلام
عزیز مودودی عید البیاض سلمہ
کوٹلی (۲۲) جیل عید اور شہر پر لکھی۔
۲۲ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ بمطابق



عزیز گرامی تھو خدا تم کو سلام

بعد سلام نمونہ۔ آج شہر میں مودودی بہت بڑے اور بچے کی دعاں پہنچے ہیں
تو کئی دن سے بروقت تار کا انتظار ہو رہا تھا۔ ان کی خبر سننے ہی پر خیال ہو گیا تھا کہ
حضرت کی طرف سے بھی آوری میں تاخیر ہو گئی، جو اب بھی تو یہ دلیلیں آگئے۔ شہر میں
معلوم ہوا کہ وہاں کے ختم کی مجبوری تھی۔ حق تعالیٰ نے وہ اپنے فضل و کرم سے اس مسئلہ کو
انتہائی خیریت سے پورا کر دیا ہے۔ وہ نصیر کے بعد سے تمہارے کسی خط کے نہ آئے
بھی اندازہ تھا کہ اب بچے کے خط کے کار بھی آئے گا اور تمہارے کے ذمہ سے تاخیر ہو رہی
ہو گی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

برادر مودودی کرام نمونہ صاغر۔

بعد سلام نمونہ۔ صبح ۴ بجے ایک قریبی کی معرفت مودودی نو برس کا بچہ پیش ہے
بہت بڑا کہیں بارش سے آیا ہوں۔ شہر میں تو دیر اندہ ہونے کی وجہ سے آ نہیں سکتا تو جس
مخرج سے مل جا۔ بڑا اشتیاق ہے۔ اسی وقت حافظہ صبری کے ساتھ آئیں گے۔ خوشی
میں ایک کشتہ ملا ہے۔ یہ بہت دیر تک کو۔ تھوڑی دیر ان سے مل کر جب وہ پورے ہو گئے ہیں تو
چاہا کہ ان کا نظام پتے سے بدلتا رہے۔ واپس میں کا حکم کا تھا۔ اب پتے کا نذر ہوا گیا۔ ان کا شدید
انحراف کا نذر ہوا کہ تھا۔ مگر یہاں کل کو اجتناب ہے۔ اسی میں مودودی نہ سمجھتا۔ وغیرہ کا بھی خبر۔

آنے کی۔ یہ اور سو اعذار سے بڑھ کر تو بے محبتی، باطل جاننے کی ہمت نہ ہوئی۔ ان سے بدھ کی صبح کو ان کے یہاں آپ کے کھانے وغیرہ کا بھی حال معلوم ہوا۔ بھائی اللطاف رانی پور چلا گیا۔ سووی حبیب درشن صاحب کا آج یہاں قیام ہے۔

خط لکھنے کے بعد بھائی کو اکر کم کا کارڈ منگل کا لکھا ہوا پوسٹ پر، مگر تمہارا آج بھی کوئی نہ تھا۔ مگر بھائی سے صبح ملاقات نہ ہوتی تو بھائی اگر کم کے کارڈ پر سے پر سوں سے خوب انتخاب شروع ہو جاتا۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹلی، جیل ریلوے، لاہور، مغربی پاکستان۔
۱۱ ذیقعدہ ۱۴۰۰



عزیز محترم مولوی جلیل سلمہ!

بعد سلام سنوئی۔ سہارا پور پارٹی کے حادثے کے بعد سے تم نے بھی زحمت بردہ کس حصہ میں غلط و کتابت بند کر دی۔ آج کی ٹو اک بھی تمہارے خط سے نکالی گئی، جانا کہ آجکل تمہارے خطوط کا شدت سے اختلاف ہے۔

منا ہے کہ وہ ایسی پر چند روزہ حضرت اقدس کا قیام سارا پور شاہ صاحب کے مکان پر ہو گا۔ کاش اس خبر سے میں خوب خوش ہوتا مگر شاہ صاحب جتنے بھی نامراض ہوں اس خبر سے فکر و قلق ہوا آجکل یہاں شدت کی بو پڑ چٹے لگی رہ پور میں اگر وہاں میں گرنی ہوگی تو ارات قرعہ می ہوگی۔

آج ایک ہوائی خبر پہنچے سے یہ پہونچی اور خوب گشت کر رہی ہے حضرت اقدس گل یہاں پہونچے جائیں گے۔

حضرت کی خدمت میں سلام سنوئی کے بعد دعا کی رہنما است۔

باہر مولوی اکرم الحسن صاحب!

بعد سلام سنوئی لکھ لکھنا کہ یہاں یعنی اجتماع تھا جس کی تجویز عرصہ سے ہو رہی تھی میں نے تو ان حضرات کو اسی وقت آنے کو روک دیا تھا اس خیال سے کہ حضرت اقدس

کی آمد آمد کی خبریں تو بہر حال ہر ہی تیس جلدی جلدی دوبارہ ہاں شکل مگر مقدمہ سے میرا تو خط نہ پہنچا اور تمہارا کاٹوان کو مل گیا جس میں تم نے ایک ہفتہ میں حضرت کا تشریف لانا باوجود ہمیشہ سے واقف ہونے کے کہ دیا جس پر دونوں نے یہ نظام بنالیا کہ قواد کو اجتماع پر کہ حضرت کی تشریف آوری تمہارے خط کی بنا پر ہونی جانتے اس لیے یہ پر کی شام کو رات پور چلے جائیں گے مگر اب یہ حضرات آج شام کو واپس جا رہے ہیں۔ مولانا عبد الباقی صاحب سے دریافت کر لیں۔

خطوط کے بارے میں یہ دقت کو تباہی کا نہیں آپ حضرات یہ نہ سوچا کریں کہ کوئی جدید بات نہیں یہ خود جدید ہے کہ جدید نہیں۔ براہ کرم جلدی جلدی سکتے رہا کریں۔ مولوی انعام صاحب نے فوٹو کٹر ریکٹ علی سے ویزا کے متعلق بتایا کہ باوجود اس کے اس کا کوئی پتہ نہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

یہ حضرات گھر سے بعد جانے کو تیار ہو چکے ہیں مگر اس قدر شدید تو آج ہے کہ جلدی کی جہت نہیں ہو رہی۔ بار بار شوشی ہو چکے اس وقت ۵ بجے پر اپنی نماز عصر پڑھ کر چل ہی دیے۔ مولوی اور میں نے شدید صرصر پر بندہ پھر شنبہ کو کاغذ چل گیا تھا اور اس خیال سے کہ ریل میں بھیڑ ہوتی ہے، خود تو ریل سے گئی مگر وہ میرے مقدمہ سے اس قدر بھری کہ کھڑے ہونے کو بھی جگہ نہ ملی، باہر تھڑکے پر کھڑے کھڑے چھٹے اور گھنٹے سے زائد میں کاغذ چلے پہنچے مگر فوٹو کو لاری سے بھیج دیا تھا اس لیے کہ ان کی شنبہ کی آمد کی خبر تھی۔

اس سے کہہ دیا تھا کہ جہاں انکی لائے جہد کو واپس لے لیا جائے الحسبہ واللہ کہ کاغذ چل میں فوٹو ان کی آمد مل گئی، درحقیقت یہ سید سے اطمینان آگئے سب کاغذ چلے پہنچے اور یکے بعد دیگرے صبح چار کے بعد اس میں سب کاغذ چلے سے سہارا پور آئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ واپسی بڑی سہولت سے ہو گئی، فقط



حریر گرامی قلمدارانہ و سلم

بعد سہم سنون، مکتی دن انتظار کے بعد آج ۲۱ فریقہ سہ شنبہ کو تمہارا۔

ذیقعدہ کا ایک چور کا رٹو جو مولوی عبدالسلام کے بوڑھے دوستوں پر چڑھا اس میں تمہارے
 لکھا کہ یوچہ فطانی فطانی ۱۱ جون، کمرہ بیاہتے اب ۱۱ جون کی رات لگی طے ہوئی چمک چاس
 اب تک وہ خط نہیں پہنچا۔ جس میں تمہارے حکم ۱۱ جون کی تعیین کی ہو۔ اور یہ جھٹ
 کی روایت سے انو ۱۱ جون کی خبریں منتشر رہیں۔ مگر چونکہ میرے پاس کوئی اطلاع نہ
 تھی اس لیے اس کو افواہ پہنچا اور وہ بدوینہ رہا۔ اسی وقت گراں کے ساتھ شاہین صاحب
 کا ڈرائیور اجیہ حشر سر کی طرف سے دریافت کرنے کی بات کی کہ حضرت اقدس کے ساتھ
 کتنے آدمی تھے گئے۔ کھانا بھی کاتیا۔ چایا شام کا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسی حشر
 کوئی دن سے سنا رہا ہے کہ مکان میں مقیم ہیں اور یہ کہ شاہ صاحب کا خیال یہ راست
 رہا کہ پاس ۱۱ جون کو پہونچنے کا آیا ہوا ہے۔ اس سے اس افواہ کی تصدیق ہوئی۔
 میں نے آپ سے آج کے ہارڈ پرن کو برپا شکہ دیا کہ اب جاسنہ ۱۱ جون کے ۱۱ جون
 کی آگے ہوئی ہے۔

نات مولانا حبیب الرحمن صاحب اور رانا عبدالحامید صاحب بھی قرعینہ میں تھے
 ان حضرات کے ساتھ پانچھ اپنا موجود تھا۔ اس سے ان سال نہ ہوا۔ بلا غائبی مراد
 حبیب الرحمن صاحب نے بتائی، یا ہو گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد
 دعا کا درخواست و لفظ

ذکر کیا۔ منظر بر علوم

۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ شریف

حضرت مولوی حبیب الرحمن صاحب سے

کوئی ۱۳۱ میل دھڑلہ زور دھڑلہ پاکستان



عزیز مراد کرم بخت و شکر

بعد سلام شنوان۔ تمہارا آفریں خط ۱۱ ذیقعدہ کو مرسلہ ۱۱ پہونچا تھا جس کا ہدف
 جڑ پکڑ رہا تھا۔ اس کے بعد سے مدنی نہ تو اک کا شدت سے انتہی زور تھا اور خالی
 جاتی نہ کہ آج کل روزانہ کی بجائے دن میں دو خطوں کی ضرورت ہوئی۔ اس نے
 کہ ہر وقت خیال رہتا ہے کیا تو بیاہا۔ اگر تم کہہ دو کہ ابھی لکھ دو کہ از دکان کا ہے

کو بھی رنج و تشنگا رہو۔

رات و شب کی اذان کے وقت برادرانِ اکرام محمود سیو نیچے اور نقاب صبا معلوم ہو کر
سہت ہی رنج و تشنگا حیرت ہوئی۔ اس پر نہیں کہ حضرت اقدس کی قنصلیت آوری
نہیں ہوئی۔ اس میں کو حقیقی غیر جانبدار اول سے اگر کوئی سب تو صرف یہی
نکارہ ہے جس کی ۱۹۶۶ء سے یہی رائے ہے کہ خدام کو حضرت اقدس کی حقیقی منشا
کا اتباع چاہیے۔ جذبات کو حضرت کی خوشی کے تابع کرنا چاہیے نہ کہ حضرت کو
جذبات پر نچھایا جاتا ہے۔ حلقی اس پر ہے کہ حوضِ تہیں بار بار سینے میں آ رہی ہیں
معلوم نہیں یہ نیازِ مندی کی حدود میں آتی ہیں یا بغیر مانی کی۔ اللہ والوں کو اگر
کوئی شخص راحت نہ پہنچا سکے تو کم از کم اپنی حد استطاعت تک تکلیف پہنچانے
کے بھی درپے نہ ہوں۔ بزرگوں کے علم سے بے خوف نہ ہونا چاہیے۔ ہر حال یہ سمجھ
تو اپنی ہی سمجھ کے موافق سرچ سکتا ہے۔ اونچے حضرات کی قسم تک اپنے جیسے
نابالغوں کی رسائی کہاں۔

میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ بھائی اکرام صاحب کے ساتھ میرے لیے سہ وقت
کے بہت سے حدائقِ بیسیں گئے۔ سنا ہے کہ مولوی منظور صاحب کے انفقائی والے
مضمون پر تیرہ سلسلے پرچوں میں تو ترجمانِ مکی زور واد تردد نکلی ہے اور تعمیرِ صدیقی
نے تو "ایشیا" میں مولوی منظور صاحب کے بارہ میں حضرت اقدس رضی اللہ عنہ کی خدمت
کو لپیٹ دیا۔ کم از کم ایشیا کا یہ پرچہ مولوی افسانہ کیسی اور مجھ جیسے اندازیت میں خل
ہونے والے کے ذریعہ ان کے آئندہ آنے والوں کے ہاتھ ضرور اوسال کریں۔ میں تو
براہِ راست لڑکے سے مشکافے کی بھی مسمی کرنا اگر کسی مرتبہ کا یہ تلخ تجربہ ہو کر ایسی چیزیں
پہنچنے کو جس کے مشکافے پر بھی نہ پہنچیں اور لڑکے کی چوٹ رستہ میں ہلک لی گئیں۔

خواہ صاحب کی اہلیہ اجندہ دادوں سے یہاں مقیم ہیں۔ پرسوں شام ان کا ارشاد
اس ناکارہ کی خدمت ہی کے متعلق آیا تھا۔ یہاں تک کہ صبح بجے پہنچا۔ مگر وہ شخص
کی اہلیہ ماجدہ تھیں۔ مجھے یاد ہی نہ رہا کہ یہ وقت تھوڑے گز آ رہی کے لوم کا ہے۔ آدھ

کا رستی خط بھگتک پہنچنے کی بجائے، آپ ہی کہہ گئے۔

آخر میں آپ کے لیے دوبارہ دل سے دعا کروں۔ حق تعالیٰ شانہ اور میں کی قربات

سے توفیق دے۔ فقط والسلام

محرم عشر مہاجرتین احمد صاحب عیوض
ام ایچ ایس، لاہور، مغربی پاکستان،

تذکرہ منظر ہر معلوم
۳۰ مئی ۱۹۷۷ء



عزیز گرامی قدر عانا کو شد و ملکہ۔

آج کی جس شدت سے تمہارے خط کا انتظار ہوا، گھنٹہ بھر جتنا ہے آنا ہی تم نے
مکمل سکون اختیار کر رکھا ہے۔ ہم گھنٹہ انتظار کے بعد جب ٹوک خالی جاتی ہے تو
سوچ پڑ جاتا ہے تم نے ساری گزشتہ کسرت نکال لی۔ بڑا دورا کر تم کی داپھی کے بعد سے
تمہارا اب تک کوئی خط نہیں ملا۔ آج کل یہاں گری جس شباب پر ہے اس میں حضرت
کی آمد کے متعلق تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر جو زیارت اخلاء کا ناشط اور ضرور ہوتا
ہے، گزشتہ ہفتہ خوب بہتہ جو موسم رہا مگر یہ ہفتہ نہایت شدید گرمی رہا۔ مجھے بھی حرارت
رہی اور لوگوں کی تحقیق تو یہی ہے کہ فوسپی تھی لیکن اللہ کا حکم ہے آج طبیعت پر کون
ہے۔ شاہ صاحب کی اہلیہ عمرہ کا قاصد حضرت تائید تکلیفین حال کے لیے آتا ہے۔ یہ می می تو
ہرستہ دربارہ جانے کی نہیں چوائی، مگر بڑا دورا کر ام آج ہی ہو کر آتے ہیں شاہ صاحب
سے بعد مسند سندان عرض کر دیں کہ گھر و فائدہ ایک خط نقل و تحویل کا ضرور کیجئے۔ ہیں۔

حضرت آدیس کی خدمت میں سلام کہ بعد دعا کی درخواست۔

یہاں کئی دن سے شدید گرمی کے بعد رات میں مغرب کے قریب شدید ابر ہو گیا اور
منا کے وقت جانا۔ جس کی وجہ سے مدینہ میں چھ گز بڑھ گئی جو عید کے چاند سے

بڑا بچل ہو رہی ہے۔ فقط والسلام

عزیز محرمی عبد الباقی سل
کوٹھی، سہیل، جیل، لاہور، مغربی پاکستان

تذکرہ منظر ہر معلوم
۳۰ مئی ۱۹۷۷ء

عزیز گرامی قدرِ عارفانہ وسلم!

بعدِ سلام سفون۔ کئی دن شدید انشطار کے بعد آج صبح کی نماز میں فشی منظرِ حجاز کے توسط سے گرامی ماسر محدثہ کو بچا رہا پوچھ کر مرعوبِ منہ و سرت ہوئے۔ آج کل گزری کا نورِ ازہد ہے۔ جو سب سے پور کی روایات کے تو خلاف ہے۔ وہاں ہمیشہ کا دستور یہ رہا ہے کہ ایک مددِ شیب ہوا پھر ایک دم اچھی بارشیں ہو گئی۔ مگر اس سرعہ تقریباً ایک عشرہ گزر گیا۔ اب کسی کسی وقت آتا ہے مگر ایسا کہ آفاقاً۔ اس کے باوجود دوسرے نواح کے جودِ لالت مینے میں آ رہے ہیں اس کے لحاظ سے پھر غیبت معلوم ہوتا ہے۔ بہت سی جگہ سے لوکی دوسرے اموات کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ اچھے بھائی عدل کے کثرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ تم نے کھاکر کوئی بات لے نہیں سکتی اس لیے خط نہیں لکھا جاتا یہ بھی مگر آج کل چونکہ مجر کا انشطار ہر جانب سے بڑا رہتا ہے اس لیے کم از کم یہی کہ کوئی جدید امر نہیں ہے۔ یہی کافی ہے۔ شاہ صاحب کی ایسی کے متعلق میں نے جو لکھا تھا وہ کوئی شکوہ نہ تھا نہ اس میں شاہ صاحب کے لیے بالکل کسی نداشت کی بات تھی۔ حقیقت میں تو اس کی پریشانی کا اظہار تھا تا کہ شاہ صاحب اس غریب کو خط جلدی جلدی لکھتے رہا کریں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

گرامی خدمتِ سنوئی عبد المتان صاحب! بعدِ سلام سفون، گرامی نامرغِ لنگی و شیرینی سرمد جہاں گو مر تل صاحب پہونچے۔ آپ کی ایلیہ اور ان کے بھائی کی حالات کی خبر سے قلعی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہر دو کو شفا دے گا۔ عجلہ مسترہ عطا فرمائے۔ الحمد للہ کم شاہ صاحب زاد محمد کم! بعدِ سلام سفون، دوستی گرامی نامر بہنچا۔ میرے خط کا مطلب کس ہو گیا۔ مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ مہذرت کریں یا خدمتِ مہوس کریں مجھے اس کا فائدہ بھی نہ گذرا کہ یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ میرا مقصد تو اس غریب کی تنہائی اور تشویش کا اظہار تھا۔ کہ آپ اس کو بلا ناغہ روزانہ خط لکھتے رہا کریں اس میں ہرگز تساہل نہ کریں۔ ایک مدد کا رطل ملنا ناغہ لکھا کریں۔ کل ان کا

تھانا بھائی اکرام سے یہ تھا کہ آپ کو تارویا جائے مگر ان سے یہی کہہ دیا تھا کہ آج
سکا اور انتظار کریں، شاید منشی منظر یا صوفی پرکتہ آجائیں، چنانچہ منشی منظر صاحب
کو جلد چائے سے فارغ کر کے میں نے تھانا کو دیا کہ پیلے آپ کے مکان پر جا کر پھر
کسی دوسری جگہ جائیں، خط لکھنے کے بعد کہہ رہا تھا سورہ ۲۹ ذیقعدہ بھی پہنچ گیا۔
حضرت اقدس کا قدرت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیز کریم تارو سوئی بعد ایلین صاحبہ سلام
گوئی سو سو بی بی و علی لا ہور (خیر پاکستان)



عزیز لائی قدر سوئی علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گزری ہمارے مورخہ ۲ ذی الحجہ پہنچ کر موجب دفع انتظار
جوان علی میاں کا کل خط آیا تھا، گزری کی بہت زیادہ پریشانی اور نوک و مرجھ سے ان کے
اپنے بعض اقرار کی موت کی خبر کے بعد بہت فریاد و عذاب کا اظہار تھا، میں نے یہ لکھ دیا
ہوں کہ حضرت اقدس سے دعا کی ویتراست کریں، لکھا تھا کہ مخلوق کی ہر وقت اسماں
کی طرف نکلا ہیں، ہمارے پیادیں بھی پیوستہ کے معمول کے خلائق اسماں قدرت اور
تسلسل گزری کا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ ایک سجدہ کی شدت سے ہو کر پندرہ عشرہ کو کچھ ٹھنڈ
ہو گئی اسماں سماں ٹپکس ہو رہا ہے، ایک بار وہ کو کچھ ٹپک ہوئی پھر شدت گئی ان کے پیسے جو
میں نے بارہویا ہیں زیادہ اور وقت

یہ تو ظاہر ہے کہ اپنے ان ثمرات سے کہیں زیادہ کے ستی میں مگر اللہ جل شانہ
محض اپنے لطف سے جینے گرم فرمایا، اسی کی امید ہے، ضعف کی وجہ سے اس نے کارہ
کے دانے بھی گرمی کا اسماں زیادہ اثر ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے میثاق کو حافظ
رہا، نئے تعذبات اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

جوانی محمود کل کا نہ ہو گئے ہیں، بھائی اکرام کی طرف سے سارا سفون، کارڈ اور کورک
ریا تاج کبک بہانہ جمعہ کی یکم تھی لیکن کل سے قاضی صاحبہ نے ناظم صاحب اور منشی صاحب

کوئی مرتبہ بنایا اور غرض غرض یہاں تک کہ معنی شہادت پر آج یکم پختہ شد کی قرار پائی۔

مکرم خرم بجائی عبد الجلیل صاحب دیوبند سلو!

بعد سلام سنوں۔ گاؤں پہونچا۔ مگر تم نے یہ نہیں لکھا کہ وہاں قیام کب تک ہے۔
 اسی لیے براہ راست جواب نہیں لکھا۔ تمہارا پاکستان جانا تو عرصہ عرصہ حاجی صاحب
 کے خطوط سے معلوم ہوتا رہا۔ تم نے لکھا کہ یہاں بارش کی دھول میں بھی دیکھی ہے۔ وہ
 اونچے حضرات ہیں۔ ان کے عالی مقامات تک ہم جیسے کوتاہ نظر کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ وہ
 ہمیشہ کے لیے بارش بند ہو جانے کی دعاؤں کرتے تھے تو ہم نے ان پاک حضرات
 کی شان میں کیا دم مار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ ہم صفا پر رحم فرما کر یہاں تو احوال کے
 ساتھ بارش فرما ہی دے۔ یہی بہار و خیر میں اب مدخل سیلاب کی خبریں سننے شروع
 ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ حضرت آندس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 نقطہ حاصل۔

ذکر کیا۔ منظر معلوم

۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

مکرم خرم دیوبند عبد الجلیل سلو!

کونجی ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ (مغربی پاکستان)



حزیر گرامی تندر دیوبند عبد الجلیل سلو!

بعد سلام سنوں۔ آج کنگراک ابھی نہیں آئی۔ کل تمہارا کوئی خطہ تھا۔ پرسوں کے
 خط ہروزہ جواب لکھ چکا ہوں۔ کل بروایت ملاذ یعقوب علی خاں ابن شاہ نادر مرحوم
 کی ملایت سے پر خبر ہوئی کہ شاہ صاحب رات کو ۵ بجے قشربین کا رہائش گاہ پر حضرت آندس
 کی قشربین آدری کی تاریخ یکم جمادی الثانی ہو گئی۔ رات بھر شاہ صاحب کا انتظار کیا۔ خط اصباح
 مکان پر آئی جیسا کہ کوئی لکھیں۔ ۷ بجے کے قریب ان کا ڈرائیور عبد الرحیم آیا کہ وہ شاہ
 تندر کو بلا کر لے کر مغرب کے وقت قشربین پہونچ گیا تھا۔ رات کی تینوں گاڑیوں
 دیکھیں۔ عین کی کوئی خبر نہیں ملی۔ میں نے تو اس کو بدشگونہ دیا کہ دن میں پانچ واپس چلا

جیسے شام کو پھر ناکہ راج رات کی کلاڑیاں بھی دیکھے۔ صبح تفصیل قرشہ صاحب سے ملاقات پر معلوم ہوئی مگر اس ناکارہ کے خیال میں کچھ چلائی پر مدار کے بجائے بارش کی اطلاع ہی پر مدار رکھنا ضروری ہے۔ اگرچہ یہاں کے احباب مجھے بہت طبعی کرتے رہے ہیں کہ پاکستانی حضرات تو ہر حال لے جانے پر زور باندھیں اور تو بار بار روکنے کو کہیں اس کے باوجود میرے نزدیک تو اپنے جذبات حضرت کی فراموشی راحت پر قربان ہونا و شد ضروری ہیں۔ یہاں کے احوال گرمی کے لحاظ سے ہرگز اس قابل نہیں کہ حضرت کی خدمت میں تشریف آوری کی درخواست کی جائے۔ ماضی بداعلیوں کے اثرات اس سال فطرت معمول سا رہی تھی کھٹور بن رہا ہے۔ بارش کا نام نہیں اور بھول ہوا اور اکرام ہوا کی گرم ہوا گرم بھر میں اسی سزیدہ دیکھیں۔ رات پھر زور دار چروا نہایت گرم چلتی رہی اس حالت میں تشریف آوری کی درخواست نیا زمندی نہیں بجا رہا سالی ہے۔ سپردست حضرت اللہ سے بالکل ارادہ نہ فرمیں۔ شاہ صاحب چاہتے پھر پرکتے ہی تھا کیوں نہ ہوں۔ اپنے ضعف کی وجہ سے چونکہ مجھے خود تحمل دشوار ہو رہا ہے اور میرے خیال میں حضرت اللہ سے خدمت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لیے بندہ کے خیال میں حضرت کے لیے اس کی برواشت دشوار ہے۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ متفق رہتا کی بکثرت یعنی شہادت پر یہاں یکم ذی الحجہ چھبندہ کی قرار دے کر حیدر شاہ کی طے ہوگئی لیکن کل تک دینی میں نصاب شہادہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک یکم ذی الحجہ کی عید کا دھماکا ہے۔ حضرت اللہ سے خدمت میں ملازم کے بعد دعا کی باہر درخواست۔ بارش کی قلت اپنے ہی اعمال کا ثمرہ کھلا ہوا ہے۔ انکے لیے جو عید ہی اپنے مفکر و کم کام مل رہا تھا۔ وہ اپنے اتھار کی گرم سے اب بھی محسوس مدد فرماتے تو اس کے گرم سے بید نہیں۔ یہاں پہونچنے میں اگر بجائے ہم جمہرات کے باران کو پہونچنے کی رعایت ہو سکے تو ضرور اس کی رعایت رکھنا۔ اس ناکارہ کے لحاظ سے ہی اور عزیز دوست کی رعایت سے بھی معلوم نہیں تم بھی ہم رکائی میں گرم نہ رہو گے یا نہیں۔

پاکستانی حضرات کئی سال سے اس کی سعی فرماتے ہیں کہ اکتوبر نومبر میں ملے جائیں

جوں ایک دایہسی نہ ہو سکتے اور حضرت شاہد س کا برسات کا ترنہ یہاں گزرنے کا ہر جیسے کامیاب
کی حاضر ہی خدمت کی تھی غلب کا امتحان ہو سکتے۔

دہلی مشرقی یورپی، ہمارے میں ٹوٹے اسوات کی کج فرت رواج سے انبازات سے ہستی جاری
میں اللہ ہی دروفاستے خط لکھنے کے بعد تمنا کا لڑا ۳ ذی الحجہ کا سن کی بجا کر اللہ تعالیٰ
نقطہ والسلام۔

قریباً۔ بخشتہ

حزیر گرامی قدردانوی عبد الباقی مسٹر

ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

کوٹلی ۳۳ بی جیلی رڈ۔ لاہور۔ اجماع پاکستان



عزیز گرامی قدردانوی عبد الباقی مسٹر

بعد ۱۳۷۵ سنون۔ کئی دن کے انتظار کے بعد آج چارے ۳۰ درجن کو تیار
توں کا لڑا ۱۳۷۵ کے ایک وقت پر۔ نچے حضرت اللہ میں دروہی ہر کسے ضعف اور
بخار کی کیفیت سے بہت ہی فکر و قلق ہے۔ حق تعالیٰ شہداء اپنے فضل و کرم سے
صحبت و عفت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تیار و قائم رکھے یہ خط لایہ
کی تیار کے بعد ایک لڑا رکھ چکا ہوں۔ جس میں تاریخ کی مرسلا و حار بار شہداء کو تیار
تھا کہ کچھ نہ تھا اس لیے نہ رکھ سکا۔ کل تمام دن پڑھنے کے ساتھ گرمی رہی۔
لیکن شہداء میں آج رات کو تیار بھی سے پھر فطرت سے بارش شروع ہوئی ہے۔ اپنے ہی
نفس ہی رات اخیر شب میں قریب قریب سب ہی کو لایا اور شہداء کو تیار سے
بارش تو بند ہے لیکن بارش میں گشت کرتے پھر رہے ہیں۔ شہداء صاحبہ کے تیار کا
جیسا تیار کے بعد آج تھا اس کا شخص حال پہلے تو چکا ہوں۔ اس کے بعد سے معذور
ہوا کہ ان شہداء نے دو مرتبہ شہداء کی کوشش کی مگر سنی بیق کے بعد معلوم ہوا
کہ لائن خراب ہو گئی۔

پرسوں کے لڑا میں یہ مشرور بھی مکہ دیا تھا کہ ہمارے ۹ ذی الحجہ کی شام کو
میر صاحب کے دو سر فرزند ابجد پیر ہوا۔ ان کے فرزند آج کی شام سے صبح میں

ابھی تک نہیں ہے۔ قرار یہ ہے کہ اس وقت کی ٹراک وہ کیجیہ کہ ایک تاویخیریت طلبی کا دیا جائے۔ ایک تاویخیریت کی تبدیلی کا کوئی دن جو سنے دیا جاسکا ہے۔ یہ سوچنا ہوگا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام گئے بعد دعا کی درخواست۔

شدید انتظار کے ہیں۔ ٹراک آگئی مگر تمنا یہ کہ کوئی خط آج بھی نہیں ملا۔ دونوں مسلسل نہ غنا توڑا کوئی نہ جی کا کرم ہو سکتا ہے۔ یہ صاحبِ رنج و غم ہیں۔ دو گھنٹہ سے انتظار میں تھے۔ مولوی یوسف پر سول شام ۶ بجے ٹراک کی سابقہ اطلاعات پر پہنچے تھے۔ کل اس انتظار میں شہر سے رہے کہ شدید کوئی اطلاع آدیا۔ انتظار کی سٹ۔ آج صبح واپسی کا ارادہ تھا۔ پھر یہ سٹے ہو کر ٹراک کا انتظار ضرور کریں جائے۔ اب وہ گھر کے بعد واپسی سے واپس جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اب جی سہارنپور واپسی کے درمیان ٹراک کی بہت کثرت ہو گئی۔ چوٹ ٹاکن کے راستے سے لاری تقریباً ۵ گھنٹہ میں دہلی پہنچ جاتی ہے۔ بڑی ٹاکن ۶ گھنٹہ میں اور چھوٹی ٹاکن ۷ گھنٹہ میں۔ اس لیے اب لاریوں میں سفر زیادہ ہو گیا۔ نقطہ حیران مولوی عبد الجلیل سہارنپور ٹراک کی خبر دیا۔

جیل روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

۱۵ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ



حزیر گری قدر و منزلت عفاکم اللہ وسلم

بعد سلام مستنون۔ جبکہ حضرت اقدس کی طہارت کی نامہ لاری معلوم ہو تو پھر جتنا شدید انتظار ٹراک کا ہوا ہے۔ مگر ٹراک نہ آ سکا کہ کرم کر کل پر سول دونوں ٹراک سٹے عالی کیجیے۔ اسی قسم میں کل سٹے دس بجے میر صاحب نے ایک تاویخیریت طلبی کا دیا جس کی مفصل اطلاع کل کے کارڈ میں کر چکا ہوں۔ آج کی ٹراک سے شدید انتظار میں آپ کے عین کارڈ ۱۱۰/۱۲۱ میں پر غلطی سے ۲ لکھا گیا۔ آپ کی مراد ہے اس لیے کہ مشکل یکم حوالاتی بھی لکھا ہے گویا بیماری ۱۲ ہے۔ پھر بچے۔ ان سے علانیہ میں کچھ افسانہ ہے کہ احوال معلوم ہو کر بڑی تشویش ہو گئی۔ حتیٰ تعالیٰ شانہ! و پشاضا و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ تاویخیریت تمام تالائقوں کے سر پر زندہ

سلامت رکھے۔ حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ کے حائرہ کے بعد سے حضرت اقدس
وام بعد ہر کم زیادتی علالت کی زیادہ نشوونما ہو جاتی ہے کہ اب یقیناً اس شخص کی ایک
مبارک سایہ ہے۔ مسئلہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم سے صحت کا علم حاصل نہ کر سکتا ہے۔
اب تو آپ کے خط کا بہت ہی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اور گویا ۲۴ گھنٹہ ٹواک کے
انتظار میں گزرتے ہیں۔

کل شعب محمود علی خاں نے اور کل دن میں بھی شیعہوں کی کوشش کی، مگر سنا
ہے کہ کرائی بھی مقدمہ سے خواب ہے۔ تاروں کا حال بھی معلوم نہیں کہ کوئی پھونچا
یا نہیں۔ آپ کے کلکل یکم جولائی والے خط میں تار کا ذکر نہیں۔ حالانکہ پہلا نمبر شدہ
۳۰ جولائی کی شام کو دیا گیا تھا جس میں موسم کی تبدیلی اور بارشوں کے شروع کا ذکر
تھا۔ یہ تار آپ ہی کے نام خطہ دوم اتد کل پختہ کی صبح کو ۱۰ بجے دیا گیا جس
میں حضرت اقدس کی خیریت معلوم کی گئی۔ یہ صوفی صاحب کے نام دیا گیا۔
آپ کے آج کے بیٹوں کا رٹو ڈاکٹر برکت علی کے پاس بھیجے تھے۔ بہت افسوس ہے
کہ کمرہ ویرا آج تار میں بھی چلا جاتا۔ ایک ماہ سے سہی میں ہیں۔ اول آدمی
کے گریگیا تو جواب ملا کہ ٹواک سے بھیج دو۔ ٹواک سے بھیجا تو جواب نہیں ہوئی انتظام
نے باوریا کو تین دن دفتر بھیجا وہاں کہیں اندراج ہی نہ ملے۔
فقط والسلام۔

عزیز مہر علی عبد الجلیل صاحب سلا
کوٹھی ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء لاہور (مقبول پاکستان)
ذکر کیا۔ جمعہ
۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ



عزیز گرامی تھو خانہ کرم شہد علم!
بعد سلام سنوں۔ آج کی ٹواک پر آپ کے خط سے خالی گئی اور کل کو اتار رہے
اب تین دن کا دفتر چلے گیا۔ کل کی ٹواک سے آپ کے تین کاوڑ پہنچے تھے جن کا جواب
کل ہی لکھ چکا ہوں۔ میر صاحب نے جو جمعہ صحت کی صبح کو ۱۰ بجے تار خیریت طلبی کا دیا

تھا اس کا جواب تھا: یہی مل گیا جس سے بہت کچھ اطمینان ہوا کہ اس میں یہ غلطی
 ہے کہ حضرت کی نسبت میں مسلسل اتفاق ہو رہا ہے۔ جی تعالیٰ شانہ! اپنے فضل و کرم
 سے اس تسلسل کو اور عجائبات سے چلائے اور صحت کاملہ عطا فرما۔ قوت کے
 ساتھ عطا فرمائے۔

سوزی فضل الرحمن بن سوزی عبد اللہ ان کا کارڈ ملا جس میں لکھا ہے کہ یہاں
 اطلاع ملی ہے کہ والد صاحب ایک جہت سے آپ کے پاس پیغمبر ہیں اور اسی اس
 کی صحت سے مطلع فرما رہی۔ اسی وقت ان کو خبر کی تردید لکھ دی۔ ایسے وقت میں
 تو سوزی عبد اللہ ان کو بھی اپنی آن توڑ کر مجھے بار بار راستہ دہلی کہیں کبھی خط لکھتے رہنا
 پاتا۔ میرے دو بچے لکھیں گے تو میں تو انشاء اللہ ہر روزہ دہلی اطلاع کر دوں گا۔ مگر
 دونوں کی تاخیر تو پھر بھی ہو گی۔ کل رات پور میں شہت کی بارش ہوئی۔ میں آپ
 کے خط کی اطلاع رات پور کر رہا تھا مگر یہ معلوم ہو کر کہ آج کل رات عطا الرحمن
 صاحب کے بھی مسلسل خطوں پر دست و پا رہے ہیں ضرورت نہ رہی۔ شام صاحب
 کی اہلیہ کا قاصد کل دوپہر آیا تھا اس کو تینوں خطوں کا خلاصہ اور مشکل والے آپ
 کے خط کا یہ مضمون کر کل کو شام صاحب واپس آ رہے ہیں لکھ دیا تھا لیکن آج
 شنبہ کی صبح تک تر شاہ صاحب کی واپسی کا علم نہیں ہوا۔ تو یہ سبلاہ صوم
 عزیزم سوزی عبد اللہ بن سوزی کو ٹی۔ بی۔ جیل۔ ڈو۔ لاہور۔ سوزی محمد رفیع صاحب



عزیز گرامی تہذیب سوزی عبد اللہ صاحب سلمہ!

بہد سلام سنوں۔ میں تقریباً ایک عشرت سے روزانہ تمہیں خطوط لکھتا ہوں
 اور اسی شدت سے تمہارے خطوط کا انتظار کر رہا ہوں۔ کل تو وہی وجہ سے نہیں
 لکھا اور خوش قسمتی سے سفا پوری حکیم عبد عصر ملے تو میں رات کو جا رہا ہوں بہت
 دل چاہا کہ پرچہ لکھ دوں کہ چند ہی پہنچ جائے مگر باوجود انتہائی سعی کے نہ لکھ سکا
 نہ خود لکھوا سکا۔ بجائی اکرام سے کہہ دیا تھا کہ تمہاری۔ چونکہ حکیم صاحب سے تمہیں

علم ہو کر تشویش ہوتی ہوگی اس لیے اب لکھتا ہوں در در میلرول نہ چاہتا تھا ز
حضرت اقدس کی جلالت کی تشویش کے ساتھ ہمیں خواہ مخواہ اپنی اپنی تشویش میں
مبتلا کروں۔ تقریباً ایک ماہ سے دوپہر کو حرارت ہو کر شب کو گھٹ کر آتی ہے
اس میں اب اوقات روزہ پھر روزہ یعنی شب کو بھی نہیں اترتی اور دوسرے دن
دوپہر کا مسلسل جلنے سے ناختم ہو جاتا ہے۔ اسی شام والے حصہ میں خاص طور سے
مطلق یکہرہ سے حد تک کا وقت اکثر دوران سر کی ایسی شدت کا گزرتا ہے کہ
اس میں حرکت بھی مشکل ہو جاتی ہے مگر یہ روزانہ نہیں کبھی ہوتا ہے۔ کبھی بھی
اتفاق سے ایسا ہی ہوتا۔ جس کا وقت اکثر غصت کا بلکہ تقریباً سحت کا رہتا ہے۔
اس لئے ضروری طور پر ہی کو لکھتا ہوں۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے جس کی فکر نہ
نہ صحت و نہ کام کا جو ہم اگر کسی شدت میں ہوں پتھروں کے مجروح و نہ یہ صحت
پیدا کر دی اور کچھ بھی نہیں۔ حضرت اقدس کو اس شہ کے سنانے کی بڑی اجازت
نہیں۔ بس سنا کہ بعد ازاں کی درخواست اور خیریت غلطی کی اطلاع کر دینا حضرت
اقدس کے متعلق علیٰ ایمان کو میں نے بدھ کیے روز سے آج تک مسلسل کئی خط لکھے
کچھ ان کا دستی پرچہ ایک مکان کی معرفت پہونچا جس میں خط نہ پہونچنے کا قانع
اور یہ کہ حضرت اقدس پہونچ گئے ہوں تو تار سنہ اطلاع کرنا بہت ہی نادر
ہو۔ اپنے بس کی تو اس میں کوئی بات نہیں۔ خط لکھنے کے بعد درکار ٹھہرا۔ ۱۳
کا کے پہونچے۔ فی الجہا خیریت سے انہیں ان ہوا۔ تھاکو رات حکیم مکرم کے ساتھ
دوسال ہوا ہے۔

سلام نہیں تو کہ اب بھی کوئی خط پہونچ رہا ہے یا نہیں۔ فقط

وہ بڑا ہی قصہ مولوی عبد الباقی صاحب مدظلہ
کو بھی ۲۳ مئی - جیل روڈ - لاہور وغیرہ پاکستان
۱۵ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ



عزیز مولوی تندر و منزلت مافاکہ اللہ و سلم
بعد اہم مسنونہ میں ان کے گزشتہ روزہ کی خبر پہونچ رہی ہے۔

کو ملا۔ سلسلہ خیار کے کھول سے بہت ہی نیکر تشویش طر متنی میا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت عابد کلام مرتبہ عطا فرمائے۔

معلوم نہیں آیات شفا کا استعمال بھی کسی نے شروع کیا یا نہیں۔ پہلے تو یہاں آیات بہت زیادہ مجرب ثابت ہو چکی ہیں۔ آیات شفا کے ساتھ شفا دہ کوئی بڑا مسئلہ کا اخص ذہنی عمر پر میں کرایا جاسکے۔

اُج بخاری شریفہ کے ختم کا بھی خیال ہے کہ تم نے تو سندس بخاری بخیر لکھ کر زیرِ طہل دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم پر یہ کار و کھنڈ پر محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے۔

شاہ صاحب تہذیب اسلام مسنون۔ ایسے میں آپ کی دلچسپی میں بخیر و لیکن برحق نیکان اپنی عادت مشرق پر چھڑ کر کہ ایک مختصر کارڈ بلا، غور و فکر سے یہاں سے بہت ضرور نکلتے رہیں۔ اس میں ہرگز تامل نہ کریں، چاہے وہ سی لفظ حضرت آدمؑ کی کیفیت کے ہیں۔ چاہے کسی دور سے ہی نہ نکلتا ہے۔ پھر میں۔ سرورِ اقصیٰ رحمتِ کل سے یہاں آئے ہوئے ہیں، جمعہ کی بیس کو واپس نہ راجہ راجہ ہے۔ کلاسیاں خوب پامش ہوئی ہیں سے اس کا کیا کام۔ یہ وہ دوسری کتاب ہے کہ کورس کے گویا کا عدم ہے۔ حضرت آدمؑ میں یہ خدمت میں سلام لے کے بعد وہ کی رہنمائی۔

نورباہر: اخبار علوم

حریر گرامی: محمد بروی عبد الملک، ۲۲ مئی ۱۳۸۲ء، جیل روضہ، لاہور۔ ۲۰ مئی ۱۳۸۲ء، لاہور۔



عزیز کلامی قدر و قدر کا حکم اللہ و علم!

بھی سلام سنو۔ اس وقت وہ پہنچے ہیں اور میں اسے تسلیاں دیتا ہوں کہ تم سہرت اللہ کی عبادت میں پہونچ گئے ہو گے اور زیادہ۔ وہ کہہ گئے کہ اللہ بہت ہو گئے۔ حضرت آدمؑ میں جو نامہ ان کے اہل و عیال پر تھا، اب ان کے اور عیال نہ کہہ کر جواب دے رہے ہیں کہ ان کے دوستوں میں کسی آگئی اور اس میں تمہارے دو کارڈ

نوکر: خطابہ مجرب
۱۳ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ

عزیز مولوی عبدالغنی علیہ الرحمہ کے خطبہ
جلیلہ - لاہور، مندرجہ ذیل



عزیز جان محمد رسول اللہ وسلم!

جسے سطر مہم سقون، شہر کے روز قمار سے خط لایا جس نے انتظار رکھا کہ شاید تم پر اس سے کچھ
دے اور لاہور کے خط لایا جس نے اس خیال سے کہ شاید حسب سابق مولوی عبدالغنی علیہ الرحمہ
و انچو ری تمہاری عیدیت میں اسے بیٹھا ہو گا انجام دینا نہ کسی کا خط نہیں ملا آج دو مشہور
مبے آئی سے جسے زیادہ انتظار ہے لیکن ڈاک دو شہر کو رکھا جسے دور سے دیر میں آتی ہے
کہ دور کی ڈاک صبح شدہ ہوتی ہے اور میں حسب معمول دیر جاسے کے بعد تمہارا خط لکھ
کہ اپنا کام شروع کروں گا

شاعروں کا دستور ہے حبیب وہ کوئی قسیہ و قلعہ کہتے ہیں تو چھپتے ہی بیت کو
اچھا۔ نہ کہ یہ کچھ شیعہ ہی اشعار کہتے ہیں۔ میں بھی حضرت اقدسؑ کی ترانہ پڑھی کے
بعد سے حسب عیدیت ہر جمود و تصور کو کاغذ پر کتابت تو پہلے تمہارے نام کا خط لکھ کر
بیت کو اچھا کرتا ہوں۔ مگر جنوں حضرت اقدسؑ اور محمدؐ ہم کے مردہ کے منہ پر کھینٹنے
تے کیا ہوتا ہے۔ طبیعت و ن ہر ماہی کرتی یا تو منہ کر بھرتے گا نام نہ نہیں یعنی اب
اس کی تحلیل دینے پر مجبور کہ لے کے بعد کہوں گا یہ میں خود کے دن کے خط میں لکھ چکا ہوں
اور یہ جو ایت کی درمیان شب تک کا دل تو حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی نے طبیعت
سے معلوم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کہ کوئی یہ اب تک نہیں جانتا جس کا انتظار ہے۔

ڈاک آگئی و تمہارا ڈاک مل گیا۔ بھرا اللہ تو ایسا بڑا انتظار تھا حضرت اقدسؑ
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی۔ روخواست ہے۔

نوکر
۶ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ - لاہور

عزیز مولوی عبدالغنی علیہ الرحمہ کے خطبہ
جلیلہ - لاہور، مندرجہ ذیل



عزیزم عافاکم اللہ وسخ:

بعد سلام مسنونہ کا صبح ایک کارٹ کچھ چکا ہوں۔ ٹو اک ایسے وقت آئی کہ جواب کا وقت نہ رہا نظر بعد سبق ہے۔ صرف خط کی رسید اور کچھ دی تھی۔ تم نے لکھا کہ راز علی راجن صاحب امرتسر سے واپس آجائیں گے۔ یہاں کے لوگوں کو اس خبر سے عام طور سے قطع ہوا۔ انکا خیال تھا کہ راجن اگر امرتسر سے واپس ہی نہیں آئے تو زیادہ مناسب تھا۔ اس لئے کہ اب تک کا تجربہ یہ ہے کہ راجن جی حضرت کی قرینہ اور ان میں سے ہونے کے بجائے ملت ہونے کی زیادہ سی فرماتے ہیں۔ شبلی کی شریفی اور ان کے اتوار کا سہارا تو ان کے ساتھ ہی ہے۔ ان کو انتہائی شہرہ سے اصرار ملتی ہے کہ ان کے کوئی سبب کار رکھیں گے۔ بعد ان بعض مشاہیر میں سے کہ جب راجن جی بہت سزاوار جوان کے لئے تو اس پر لگا رہے تھے تو سب ان کا منہ دیکھتے نہ گئے۔ مجھے تو اس پر اس لیے تعجب نہیں ہوا کہ میں اس سے پہلے خود مشاہدہ کر چکا ہوں کہ ان کی سزاوار میں وہ سزاوار تعلقات کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس کے مقابلہ میں اپنی نقصان کو بھی خوشی سے قبول کر لیتے ہیں۔ یہاں تو کوئی دینی نقصان بھی نہیں ہے۔ صرف جذبات کا تراجم ہے۔ اب سب کو یہ قریب اندیشہ ہے کہ اگر کوئی تاریخ مقرر ہو جائے اور راجن جی کو کسی دوسری کا جتہ بہ یا خیال پیدا ہو گیا کہ چلتے چلتے اکاڑہ کا ایک سفر اور کریں تو پھر وہ سنو کہ چلے گی۔ اپنی ذاتی خواہش، تمنا، عاقبت صرف یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کے نزدیک حضرت آدم کے لئے دیرینہ کے اعتبار سے جوینہ اس کو سہولت کے ساتھ پھر فرما کر برکت فرماتے انھم انان قلمہ ولا عطلات عاذم الغیوب الخ۔ حق تعالیٰ شانہ بعض اپنے لطف و کرم سے اس مبارک سایہ کو صحت و قوت کے ساتھ تادیر ہم ناکا دیں تا ابدوں کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ مولوی عبدالحق صاحب راجپوری سے اس کا شکوہ ضرور کر دیجئے کہ اس مرتبہ مولوی بطیل کی غیبت میں تم نے غلط محسن ایک خط بھی نہ لکھ دیا۔

راجن جی کو اس عریضہ سے اطلاع ہوئی تو تم میری طرف سے بہت حاجت کر کے

و تھیں کہ ملاوہ ایک بہت بڑی جماعت نوکرین و شاخین، عابدین کی ماہ مبارک
 بیسے باریک ماہیں ہر ایک کو ایک دن کی نماز کی رات تھان شاہان کی اس خدمت
 کو بڑی دقت تھی، زیادہ مشقت قبول نہ تھی، اس وقت ماہ مبارک الحار کا ہر چہ مناسب
 حال مناسب کو ٹھہر کر ان کو یہ بھی ٹھہر دیا کہ بڑی لاری سے بہرہ بھی شروع کر دیں
 اور بہار و مست کوئی راجہ، جسے مالانہ ہونو شاہ صاحب کو بھی اطلاع دے دیں
 یہاں بھی اس مسئلہ کے بعد ہی سے رعایا سبقت اور بھال تو بہار جناب سے انتہا
 کر دی گئی تھی۔ مجھے پوری ہی محاسبہ کے اعزاء سے بہار سے واقفیت تھی۔
 براہ کرم ہندو کی طرف سے وہی اعزاء سے آپ سب کے بعد یہ پیام بھی دینا
 ہیں کہ اس قسم کے عداوت جو شاہان سے ہوتی ہیں، ایسے دکان کے لیے جو وہ
 ماہوں کریں، کیا عقوبت ہے اس کو نہ تو کسی کا جو یہ کھڑی ٹھہر جائے، اس
 ماہ سے زیادہ اس صاحب سرور، اسکا ماہ بھی، سو خوش کا بننے لیں اور کیا
 تھالی شاہان اپنے نفس و کرمات کو سب کو چھوٹے کے لیے تیار ہی ہیں ہر وقت غول
 فرماتے تو اس کے اور مت نہیں ہیں، اس کا ہر چہ چارہ کو مسرت اقدس ہے اس
 منافق کی حالت میں اس حادثہ کے کشا نہ یہ ان کو کیا ہوگا، اس کے لیے متعلق ہے
 حضرت اہل حق کو قوت عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسرت اور شہادت کی دعا کے بعد غول
 وین و حضرت اقدس کی خدمت کے متعلق یہ سب، غامی خط اہل الدین کو سب
 شاہان و بیخ و بار کا نقطہ۔

عزیز گری ہوئی بندگیوں کا کوئی نہ ہو
 جیل دارم، جو دھرم کا ہے اس کا



عزیز مرغا کرانہ رہو
 ہندو اہل مسوں ناسی رقت اس کے نام موروہی، جو کوئی نخل پودا پودہ پوری

صاحب کے حادثہ کی اطلاع فرمائی کی شام کو آپ کے پرچہ سے جو لکھی تھی اور بدھ کو بندہ نے ایک تحریرتی عرضہ بھی ارسال کیا تھا۔ جس میں آپ کے واسطے سچے حیران صاحب کے اعتراف سے بھی تعزیت کی درخواست کی تھی۔ لیکن اس پر بڑا فکر تھا اور ہے کہ اس حادثہ کا اثر حضرت اقدس کی صحت پر تو زیادہ نہیں پڑا۔ اس کے متعلق آپ نے آج کے خط میں کچھ نہیں لکھا، بلکہ آپ نے یہ بھی نہیں لکھا کہ اس شب میں مناسبتہ کہ حضرت اقدس کو ایک سنٹ کڑی نیند نہیں آئی، اس کا اثر تو صحت پر وہ بھی زیادہ پڑا ہوگا۔ آپ نے لکھا کہ مریض ہے، التماس و بھونکاویز پاپا پورٹ ۲ جوائی لکھ ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ وہ اس کی صبح کو گویا بیاں ہوں گے اس لیے کہ وہ اپنے کئی خطوط میں برکتیہ خط ہیں کہ سہ ماہی پورہ ہو کر دینی جائیں گا۔

ایک عرضہ میں راؤ عطاء الرحمن صاحب کی نشان میں بہت سی گستاخیاں جو ش میں کرے، لیکن میں معذرت نہیں کروہ ناراض تر نہیں ہوئے۔ بندہ کو چودہری صاحب جو ہم کے حادثہ کی اطلاع تکلیف منسوب ہوئی تھی۔ اسی وقت ایک پرچہ میرے صاحب خالصا صاحب کے پاس بھی ارسال کر دیا تھا۔ دوسرے دن خالصا صاحب سے معلوم ہوا کہ مرحوم کی سالی بیاں ان کے یہاں تھیں۔ یہ خبر سن کر اس کو خوش آگیا۔ عجب تک اس کی وجہ سے بھی پریشانی خان صاحب کو خاص طور سے رہی۔ پرچہ تو شاہ صاحب کے پاس ہی ارسال کر دیا تھا مگر ان سے آپ کے سامنے ہی ملاقات ہوئی تھی پھر ہر سکی پرچہ کا کوئی جواب آیا۔

حکیم عبد الرشید صاحب کا بریلی سے خط آیا۔ لکھا ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت میں کئی عرضے کیے مگر حضرت اقدس ناظرین میں اس سے جواب نہیں آیا۔ میں تو ان کو حضرت اقدس کے حالات سے جس وصحت کی اطلاع کرنا رہتا ہوں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی۔ و نواسست۔ فقط والسلام۔

رات یہاں ایرشد بہار شریف تھی اس لیے رویت کا سوال ہی تھا۔ اسی وقت روایات کے لوگوں سے بھی تحقیق کی مگر قرب و جوار میں ابھی جگہ اب و بارش تھی اس

لیے کسی نے بھی رخصت نہیں بتائی۔

عزیز مرادوی عبد الجلیل سکر، کرٹھی ۳۲
جیل روڈ، لاہور، مغربی پاکستان

نوٹ کیا۔ منظر، علوم
۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

۸۷۳ھ - ۵۹ - ۱۹۵۸ء

عزیز مرادوی عبد الجلیل صاحب سکر

بعد سلام سنوں۔ آج صبح کی چار میں مولوی عبدالحامد صاحب راجوی پہونچ گئے
اور نوید جانفزا، مغرہ تشریف آوری حضرت اقدس تحریری اور بانی لائے۔ ان کی
الملاح کے موافق تو اس خط کے پہونچنے کا وقت نہیں رہا لیکن چونکہ تم نے ہی خط
میں انہیں کا حتم لکھا اور اسٹوں نے نہ بانی یہ بھی سنایا کہ صوفی صاحب کو انہی تشریف
لے گئے ہیں۔ ۲۰ کو واپسی کی نہر ہے اور حسب معمول کہ جب بھی واپسی کا ذکر تذکرہ شہرہ
ہوتا ہے، ہمارے دائرہ کی یاد تازہ کی یاد تازہ لگتی ہے۔ وہ ایک مدبر اور کارہ کا
ارادہ فرما رہے ہیں، اس لیے اعتباراً خط لکھ رہا ہوں۔ حق تعالیٰ شائد اپنے فضل و
کرم سے انتہائی راحت و آرام کے ساتھ حضرت اقدس کا یہ سفر پورا فرمادیں کہ ضعف
کی وجہ سے بہت ہی فکر سوار ہے۔ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی رخصت
ایک عشرہ سے میاں بارش کا بہت زور ہے۔ اس وقت بھی رات سے مسلسل
نور بارش ہو رہی ہے، ذرا اس قدر محیط ہے کہ یہ خط بھی نیم اندھیرے میں لکھ
رہا ہوں، کچھ تو اپنی نگاہ کا استعاف، کچھ اندھیرے کی کثرت، حروف پورے نظر نہیں
آ رہے۔

مولوی عبدالغمان کی روایت کے موافق یہاں سہارنپور قیام کا کچھ قصہ ہے۔
 لیکن اس ناکارہ کے خیال کے موافق تو راحت رانچپور ہی رہے گی، حق تعالیٰ شائد
 حضرت کو صحت و قوت عطا فرمائے تو شاہ صاحب اس وقت کی قضا سرودیوں میں
 کرائیں۔ خط لکھنے کے بعد تمہارے یمن کا ڈھ ۲۵۰ ۲۵۰ پونچے۔ کار کی صورت میں
 صرف ایک کار کا آنا بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔ کم از کم ۲۰ تو ضروری ہیں۔ نقطہ اسلام
 عزیزم مولوی عبدالغلیل صاحب سلمہ کوٹھی ۲۷
 جیل روڈ۔ لاہور (دسمبر پاکستان)
 ۲ محرم ۱۳۷۶ھ دوشنبہ



عزیزم عاتق اکمل اللہ و سلمہ!

بعد اسلام مقون۔ کئی صبح مولوی عبدالغمان کی معرفت خط پہنچا تھا اور اسی
 وقت باوجود مجھے کہے کہ جواب کا وقت نہیں رہا جواب لکھ دیا تھا بعض احتمال تاخیر
 پر آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ یکم محرم پہنچا۔ اب تو جواب کا اور بھی وقت نہیں رہا۔ اس
 کے باوجود اسی احتمال پر مجھ کو جوابوں، خطوط سے یہ خبر سن کر کہ صرف ایک کارڈ ہی
 ہے اور صوفی جی ریل سے تشریف لادیں گے فکر میں اضافہ ہی ہو گیا۔ ادل تو کارڈ ایک
 بالکل سمجھ میں نہیں آتی۔ حضرت اقدس کی راحت اور منفعت کے پیش نظر مستعد و خادم کا
 ساتھ ہونا ضروری ہے۔ ایک کارڈ میں کئے آدمی آ سکتے ہیں۔ دوسرے مولوی صاحبہ
 دام محمد عجم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ صرف کی وجہ سے ہر دو بوڑھوں پر افشار اللہ
 سولت رہے گی اور لوگوں کو بوڑھوں والے کیا جانتے ہوں گے۔ مگر یہ خط لکھا گیا ہے
 قبلی پہنچ جائے تو میری ہر دو درخواستوں پر ضرور توجہ فرمائیں۔

تمہارے خطوط میں حضرت اقدس کے شفقت کا مجموعی ذکر ہے۔ مگر مولوی
 عبدالغمان سے کل دن میں تو تفصیلی احوال کے بندہ کا وقت نہ مل سکا۔ رات مغرب کے
 بعد سے تفصیل تکمیل کن شروعات تھیں۔ انہوں نے زبانی جو شفقت کی تفصیل بیان

کہیں گروہ صبیح میں تو ہرگز ایسی حالت میں سفر تکبہ میں نہیں آتا۔ پھر مزید قوت آنے
 ہم انظاراً شہد ضروری ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں حاکم کے بعد مکان دئے است
 حق قائلے نا۱۰۱۔ پھر فیض کو ارم سے اس۔ بارگاہ کو صحت و قوت کے ساتھ تیار
 سلامت رکھے۔

نسبت کر ڈاکٹر محمد عالم صاحب بھی آ رہے ہیں۔ اس سے سرت بہہ سکیں ان کا
 بھی بچائے ریل کے ٹھہر کا پناہ شہد ضروری ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ
 کم از کم دو کاریں ہوں۔ ہر دو گرن کے بیٹے تو ایکے کار بھی مشکل ہے مگر ان حضرات
 کے پٹ تو اس بھی آسان ہیں۔

چراہری صاحب مرحوم کے اعزاء کا ر۔ سے تو انکار نہیں کریں گے۔ حضرت ڈاکٹر
 کے ہر سٹ کا سوا نہ جاسکے گا۔ اس کو بر سہی نہ کھیں۔ حضرت دو کاروں کا اور
 سوئی ہیں اور ڈاکٹر صاحب کی صحبت کا انتہام کریں خواہ تاخیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

عزیز فری اور مولوی عبدالغنی ملو
 مولوی ۳۳ بنی ڈیل بڑا لاہور نرسنگ ہاؤس
 لکھنؤ۔ ملاحظہ علوم
 ۱۱ محرم ۱۳۵۷ھ سنہ ۱۹۳۷ء

مدت سے ملک ربی حق حب باہم مشکلی
 خاک تشدد کے گری آئے انشا اللہ تعالیٰ

حزب عارفانہ اللہ وسلم

بعد سلام ستون۔ دوستیہ کی صبح سے مولوی حبیب الرحمن، مولوی کی زبانی اویقہ واسو
 حضرت میری پیام پر انظاراً شہد اور ہر گیتا تھا اس کے بعد سے تباہ سے خطوط خطا مل رہی ہیں اور
 پ۔ د۔ دور لکھا اور رازہ علی الرحمن کے خطوط بہت دور پہنچے اس سے اس کی مزید تاخیر
 ہوئی ہے اور آدھی تاخیر مولوی حبیب الرحمن صاحب کے خط بام تکوین موجب الرحمن سے
 کہ اگر حضرت اقدس کی آمد ہونی میں پھر کو کو ساتھ لائیں گے۔ اس کے بعد کل صبح میں

ان کا ٹیبلٹون محمد علی خان صاحب کے واسطے سے ملا کہ شب کو بچوں کو لارہ ہے میں
یہ گویا آخری جنگی تھی اور چونکہ میں نے یہ طے کر لیا تھا کہ صوفی صاحب وغیرہ حضرات جو
ریل سے آرہے ہیں وہ بوڑھوں تک تو حضرت کے ساتھ ہی آویں گے۔ اس کے بعد ان کے
لیے مغرب کے بعد پہونچنے والی گاڑی ہی مناسب رہے گی۔ اس لیے شب میں ان سب
حضرات کے محاط سے بیماری اور تندرستی دونوں قسم کے کھانے بھی کافی مقدار میں تیار
کرائے گئے کہ ممکن ہے ڈاکٹر صاحب بھی ہم دیکھ جائیں۔ شاہ صاحب کو پیری کے دن
کئی پرچے داماد ہارسالی کر کے بلایا گیا اور وہ مشکل کو اگر یہ طے کر گئے تھے کہ کل شب میں
آکر لاہور سے ٹیبلٹون سے پورا نظام سفر دوبارہ معلوم کر لیں گے۔ مگر وہ اپنی کسی مجبوری
کی وجہ سے شب میں تو نہ آ سکے۔ کل صبح ۱۱ بجے آئے اور کھانے سے نراغ پرانوں نے ادھیان
ٹیبلٹون کرنے کی مغرب تک ارباب سی کی کسی وہ نہ ملتا تھا میں معلوم ہوا کہ مولوی سعید کے
یہاں گھنٹ ٹویچ رہی ہے مگر کوئی بولتا نہیں۔ میں مغرب کے قریب افضل صاحب کا راسخا
کاملا مگر فانا محل کو اس سے فکر سخت ہوئی۔ کاش اس تار میں قنا بھی لکھا ہوتا کہ قیدیت
اچھی ہے تو ساری رات نکر میں نہ گذرتی۔ رات کو خواب میں قمار دہستی پر چڑھا کر ۲۰۰۰ روپے
کو ہار دوسری جگہ جانے کا پر دگرام ہے۔ یہاں خط نہ لکھیں۔ اس سے بھی فکر میں کمی نہ ہوئی
صبح کی نماز کے بعد حکیم محمد الرحمن صاحب کی اہلیہ سے تحقیق کیا، جو رات کو پہونچ گئی تھیں
حکیم صاحب ایشیئن سے ان کو لے آئے تھے اور ان ہی کی تجویز سے سبوی نصیر کے یہاں
قیام تھا۔ ان کی ہدایت یہ ہے کہ حضرت اقدس تریہ فکل تیار یکہ حیدرات کی صبح تک بھی
اصر اندر آتے رہے لیکن شب چیشنب میں جو غیر جانب دار حضرات نے حضرت سے تخیل میں
طلوین گفتگو کے بعد باہر کر دیا کہ صبح کی دعا لگی عترتی ہے رضی تعالیٰ شانہ اس
ملق کو حضرت اقدس کے لیے دارین کی تریات اور راحت و آرام کا ذریعہ بنائے۔ اس
پر قلعن تو طبی چیز ہے لیکن تم سے یہ شکوہ ضرور ہے کہ جب رات ہی میں الترا ہو گیا تھا
تو سب سے بہتر تو یہ تھا کہ مولانا حبیب الرحمن صاحب حبیب بچوں کے لیے ٹیبلٹون
کر رہے تھے اس وقت یہ بھی فرما دیتے۔ دوسرے درج میں تم رات ہی کو تاملادیتے

جب رات ہی کو اتوار پر چکا تھا تو ارکو صبح ۹ بجے تکس کیوں مؤخر کیا گیا اور ان دنوں سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰ حکیم صاحب کے ساتھ ایک مختصر پرچہ نو حروف تحریر فرمانا چاہتے تھے۔ تم چاہتے والوں کا شککہ میں ہم کو کچھ چاہتے حضرت سے کہنا ہی بہ تعلق ہوں پھر یہی ظاہر داری کے طور پر تشویش ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت اقدس کا ایک ایسا فقرہ ہے جس کی بہتم شرح جو چاہتے کرند یہ بھی پوسنہا کہ "اللہ کے بندو مجھے جو اولیٰ لہی کھینچتے ہیں اس سے تو مجھے راجورزی ہائے دو۔ شریعت تم بہترین کہ ہی ونگے حضرت اقدس کی خدمت میں۔ اور کے بعد دعا کی درخواست۔

خدا کیلئے یہ ہے تو مار سے ۲ کارڈ سوم فورم ۱۷ میرے بھی بعد کے بلے تھے
عزیز دوستی عبداللہ صاحب کو خطی ۲۲ بی
تیل روڈ۔ لاہور۔ حضرت پاکستان
موسم ۲۰۲۰۔ ۲۰۲۱۔ ۲۰۲۲۔



مرتبہ اعلیٰ قدر خانا کراٹ و قلم

بعد ملازم سمنان کھلی کی جوتوں سے تمہارے دو کارڈ اور نو ۲۰۲۰ م مرمہ ہوئے ہیں جن کی مختصر سیہ، کل کے کارڈ کے حاشیہ پر لکھو چکا ہوں۔ تار کے جدا خط تو اب پر مول کوٹ لگا اس لیے کہ کل تو اور ہے۔ رات کے حاشیہ کے وقت سو فی برکت سے درمیان کو دیکھ کہ یہ سمجھا کر وہ میدان سے لاہور سے آئے ہیں۔ میں نے یہ صاف کر دیا ہے۔ پرچہ ہاں ہاں کیا تو وہ ایک دم غر پر ہوں چلے۔ ان کو اس قدر غصہ اور رنج تھا کہ میں پوچھ کر ہی بچتا ہوں۔ ان کو اس کا قلق تھا کہ جب تمہارے والدین یہ سنا کہ صبح وقت پر وہ جلسے کا قوس کو پہلے کیوں چلتا رہا۔ وہ تمہارا کیا نقصان کرتا تھا اگر ایک دو سینہ میں اور ہوا۔ جتنا تو ساری بلی کی کا کیا نقصان ہو جاتا۔ غرض اس نے بہت کچھ غصہ میں کہہ دیا معلوم ہوا کہ وہ دوسرے ملک نہ صیانت میں فار کے راستہ پر بیٹھا رہا اور وہ پندرہویہ اظہار علی کے التوا کا ٹیلیفون آیا۔ ان کی درایت سے وہ سن لیا کہ ابھی معلوم ہوا کہ ٹیلیفون میں وہ ماہ کا التوا بتا رہا تھا۔ اب تک ہم کو اس حقیقت میں شک نہ رہا تھا کہ وہ کچھ حضرت اقدس

تو شاید بعض تواریک کو ہو گیا مگر وہ کل ٹھہر کے بند احتیاطاً راہ جو پہلے بھی گئے کہ اگر یہ دونوں حضرات نہ بھی ملے تو قاری شعبہ صاحب تو کم از کم مل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ ہاں وہ افشا راہ اندھروں میں جائیں گے۔ رہتا ہے کہ شاہ صاحب نے رات ہی کال ملائے گا کوئٹہ کی تھی مگر وہ حضرت ابوسعیدؓ کی اطلاع ملی کہ لائن صاف نہیں ہے۔ غالباً یہاں کے شیعہ ذہن والوں نے لاہور کے لیے یہ جواب اٹھول مرنوہہ کے طور پر مان رکھا ہے یہاں بارش کا سلسلہ ۱۰ ذی الحجہ سے برابر چل رہا ہے لیکن واشنگٹن کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ طوفانی شکل نہیں ہوئی و درخت سے سی پگیوں سے بہت ہی زیادہ طوفان کی خبریں نہ ملنے لگی ہیں۔ گندخت اتوار کو جس کو آج فردن ہوئے ہیں وہی میں بھی بہت زیادہ طوفان بارش ہوئی، رات بھی جوتی، مکانات کثرت سے گرے، خشک دور بدھ کی ویرانی شب میں مولوی عبدالحمیدؒ کی قبر میں مرنے کا پتہ ہوا ایک شب تو اہلیہ بھی غلط ہوئی، وہ تو گویا چل سی رہی تھی مگر الحمد للہ اب وہ ابھی ہے۔ حضرت ائمہؒ کی خدمت میں سلام کے بعد: عاف و خواست۔

ذکر

عزیزم مولوی عبدالحمید سلو، کوٹھی، ۲۰۱۱

۸ محرم ۱۴۰۰ھ - دہلی

جلی روتو - لاہور - دھڑلی پاکستان



عزیزم دنا کم اندوہم

جہد سلام سنون، آج اور ہر شنبہ کو، راجہ کا مدد لٹاف ہو گیا۔ جو اپنے خاں ہوئے کی وجہ سے دونوں کی تاخیر سے پہنچا۔ کل کی ٹوکر سے شنبہ کا کارڈ پودہ لٹچ چکا جس کا ہر اب کل نہ لکھ چکا مگر یہ خاں اہلیہ حکیم صاحبہ اور جن کی دینت آجاتا تو ایک۔ تو بہت سب کے لیے حضرت اہلیہ کی احتمال علامات سے گارنٹی جوتا۔ دوسرے بتا رہے اوپر کے خاندان کو دو عزائم کی توجہ کا سبب ہوتا۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب کا شیعہ ان کے آئے انصاف میں اس لیے کہ انہوں نے جو خط حکیم صاحب کو پہلے سے لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ اگر حضرت کی قرینہ دوری ہوئی تو میں بچوں کو لائیک گا۔ اس لیے اس شیعہوں سے آمد ہی شیعہ کی گئی۔ اس

کے علاوہ شیعہ مذہبی بھی کوئی غیر معروف شخص سوہی، نصیر کی دکان پر یہ کرکڑیاں کرواتا کہ مروزی حبیب الرحمن کی مستورات آویں گی، کسی کو اسٹیشن پر بھیج دیا جائے۔ پھر اس شخص سے تفصیلات معلوم ہو کر وہ مینان جوا۔

آج صبح سے ہوش کا زور ہے۔ کتاب کو نظر نہیں آ رہی نیم لائبریری میں یہ کارڈ لکھ رہا ہوں اس لیے کچھ لحاظ صاف نہ ہوں تو تم اندازہ سے سمجھ لینا۔ رات ڈیڑھ بجے عیدیم صاحب مرحوم کے صاحبزادہ ٹوٹی امام الدین صاحب ایک ماہ کی مسلسل بیماری کے بعد ۱۲ بجے انتقال ہو گیا۔ اس وقت نماز جنازہ کے بعد نعش ان کی وسمیت کے دفن دفن کے لیے ریڑھی چارتی سے کوڑھی صاحب کے پاس دفن کئے جائیں۔ مرض تو ابتداء کچھ پہلے تھا۔ ٹانگوں میں درد کی شدت تھی۔ سنا ہے کہ پرسوں اس کے لیے انکلیشن لگوائے گئے جن سے اسے دو دو دن سے زائل ہو کر سینہ میں پھونک چکی۔ کل تمام دن میڈیسن بکیت رہی، رات چل دیے۔ حق تعالیٰ شاذ مغفرت فرمائے۔ ان کے والد ماجدین کے بہت احسانات ہم صاب اہل حدیث میں گورہ رے کے مطبخ کی نگرانی طرے انتہام سے بلا صلہ بہت دن لکھ کی۔ حق تعالیٰ شاذ جزائی خیر عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

نوکر یا۔ مظہر معلوم

عزیز گرامی قدر سوہی عید المجید سلو

کرشمی ۳۲ بی۔ جیل روڈ لاہور، پنجاب پاکستان



عزیز گرامی قدر و خیرات عالم اکرم اللہ و شکر

بہر سلام سنوں۔ رات عشاء کے وقت لاؤ عطار الرحمن بیونچے اور بیج، بجے بھ سے ملاقات ہوئی اور اس وقت تقریباً دس بجے تک رو دو میں مناتے رہتے مجھے بھی ساری شغولیتیں فراہم ہو گئیں۔ حضرت اندس کی صحت کے شرور سے بہت ہی مرہت ہوئی۔ حق تعالیٰ شاذ اپنے افضل و کرم سے صحت کے ساتھ قوت بھی عطا فرمائے چودہری صاحب مرحوم کے حادثہ انتقال کی تفصیلات بھی بہت زیادہ قابل رشک

شائیں کیوں نہیں آخر حضرت اقدس دام مجدہم بحمدہ اللہ دس ماہ مبارک کی خصوصیات
تو خود نگاہ کر رہی رہیں۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ان اکابر نے خصوصی
اطلاعات کے ذریعہ اس ناپاک سہ ماہی کا راز کبھی سن خاتمہ سے اپنے وقت کو فواز ہے!
منگواوے زور و دعا۔

راؤ جی سے یہ خبر سن کر کہ میرے کارڈ پر متاثر ہو کر حضرت نے پھر فرمایا کہ اچھا
چلو طبی کو راد عطار الدینی نے دو کا بہت تعلق ہوا۔ اچھا کیا راؤ جی، فی روک دیا میری
طرف سے حضرت اقدس کو بالکل کلیتہً اطمینان دے دو کہ حضرت یہ کسی تحریر سے
چاہے جس اپنی وقتی محافت سے کچھ ہی مکھ دوں بالکل تشریف قبول فرماویں۔ یہ
میں یہ تحریریں میں مسدس خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ میں تو فقیر ہوں، فقیر سب انھیں دیکھتا ہے
فقیر کی روال تو میں چکا کرتی ہے۔ البتہ اندام سب یہ فرض سمجھتا ہوں کہ وہ دل سے اس کے
ساتھ ہوں جو حضرت کی منت ہو اسی کی تم کو بار بار یاد کرتے رہتا ہوں۔ تم سے بھی
طوبہ معفو ہوں کہ سابقہ خطوط میں جو کچھ لکھا تھا اس خط آٹھ کے وجہ سے جو متعدد
وہیات بیک وقت معفو ہوں یہ نہیں ان کے تحت لکھا۔ اب تمہارے خطوط کے بعد دو خط آخری
کی تعاصیر پہنچان دیا اس کی تخریب کر دی۔

والت یہاں اس قدر شدت سے بارش رہی کہ غولان کا اندیشہ ہونے لگا اور چونکہ
اس کے روایات کثرت سے چاروں طرف سے آ رہی ہیں، میں اپنے طور پر لگا رہتا ہے۔ دعا
کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کیا جا، دعا کی درخواست۔ سلام
شہادت و انقیاد، اخبار کے پڑھنے اور شریعت کی فہم و فہم اللہ

عزیز و مہربان و جلیل سلسلہ
کوئی ۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء لاہور و سرائی پاکستان،
نوکر یا
۲۷ فروری ۱۹۷۷ء لاہور



عزیز گرامی! تیرے موموں جہاں عیسیٰ صاحب قلم؟
بعد سلام معفو، اسی وقت گرامی، رہنمائی، اور موموں کی وجہ سے منت ہوا

حضرت اقدس دام مجہد ہم کی فریادیت رکھنفرہ سے بہت مسرت پر مستعدا حجاب کے
خطوط زور سے آرہے ہیں۔ تو زور سے حضرت اقدس کو کھکھ پر سوں حاجی عبدالمجید
صاحب دہلوی کا دور آج کا ٹوک سے علی میاں کا زور وار خط آیا ہے کہ تو شدید احتیاج
اس اتوار پر کر میں نے سب کو حذر رکھ دیا کریں اس سلسلہ میں بالکل کچھ نہیں کھکھوں گا
آپ کا جس کا دلی چاہے نواز کئے۔ مجھے اس کا رٹو کا قلعہ پر دروازہ انوار کے تار پر کھکھ
مقا۔ مجھے تو خیالی نہیں کہ اس میں کوئی چیز زندہ کی طریت۔ میری ایسی کھکی گئی جس میں فرشتہ
آوردی پر صبر تھا۔ مگر کل رات اٹھنا مار کھکھ کے بیٹا کر اس کا یہی مطلب سمجھ گیا۔ کل بھی
اس کی تردید نہہ نے خط میں کھکھ دی تھی۔

رات مولانا فخر الدین صاحب شیخ احمد دین دیوبند اور مولانا اسعد صاحب آئے
تھے۔ صبح چھٹ گئے ہیں۔ شام کو غائب واپسی ہو گئی۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ جیسا کہ آپ نے
خود بھی لکھا تھا اب تو حضرت اقدس کا قیام بھی ہو گیا وراثت کے فتنہ کو روک رہے ہیں۔
ہے اس لیے روزانہ خط کی اب ضرورت نہیں ہے جس سے چوتھے دن تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم محرم مولوی عبدالجلیل ملو
کوٹھی ۳۲۲ جیل روڈ، لاہور، برصغیر پاکستان
۴ محرم ۱۳۷۰ھ ہجری



عزیز راجی قدر علانا کما اللہ و سلم

ابہ سلام مولانا۔ آج کی ٹوک سے تمہارا کارٹو موٹا۔ امیرم ہوٹا۔ روکی شکایت
ہو کر نہ سکتا و تعلق۔ جہ حق تھا۔ لے ملا۔ انشاء تعالیٰ کہ تم سے صحت کا دعا
مستمر عطا فرمائے۔ اب تو حضرت اقدس کی قرانی بیماری سے بھی تشویش ہی ہوتی
ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت اور قوت کے ساتھ تیرا سلامت رکھے۔

ہر دوں شام سے بارش کا سلسلہ ایسا شدت سے چل رہا ہے کہ رات تو بہت ہی
مردگت رہا کہ ہر طرف سے طوفانی بارشوں کی خبریں آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و

کرم سے ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ہمارے مجدد عالمی درویش
نقطہ والسلام۔

ذکر:۔ مظاہر علوم
۱۰ محرم ۱۳۷۸ھ

عزیز گرامی قدر سزوی جید اعلیٰ صاحب سزا
کوٹھی و سببی۔ جیل روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز گرامی قدر و منزلت خاناکرمی

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۴ محرم پہنچ کر موجب منت
ہوا لیکن حضرت اقدس کے حضرت کی خبر سے حکم صادر ہونے لگا جیسے بخار و غیرہ کا اثر
عارضہ سے نہیں ہے۔ بعد تو ضعف میں کمی آنا ہی چاہیے تھی۔ یہ تو میں پہلے کچھ چکا
ہوا کہ قمار، شکار و الہ دیر میں بعد کے خطوط کے بن چوٹیا تھا اور میں نے اسی کا جواب
بہر ذرہ لکھ دیا تھا۔ تم نے راج کے خط میں لکھا کہ انوار وائے لغاف کی رسید اب تک نہیں
پونچی۔ اس سے تعجب ہوا لیکن ہے بعد میں میرا کارڈ مل گیا جو۔ میں اس کی بھی رسید
لکھ چکا ہوں اور لاہور عمارت کی آمد پر اس دن کی بھی تحریریں لکھ چکا ہوں۔ ارشاد
کے زور شور میں ہیں، یہ اعتقاد سے کچھ تیار کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شاد رحم فرمائے۔
قرب و جوار سے تو یہ سب زور و خبر کی خبریں عرصہ سے آ رہی تھیں۔ حضرت اقدس کی خدمت
میں سلام کے بعد عالمی درخواست نقطہ والسلام

ذکر:۔ مظاہر علوم
۲۱ محرم ۱۳۷۸ھ

عزیز گرامی قدر سزوی جید اعلیٰ صاحب سزا
کوٹھی و سببی۔ جیل روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز گرامی قدر و منزلت خاناکرمی

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت گرامی نامہ مورخہ ۱۴ محرم پہنچ کر موجب منت
ہوا۔ کل کے خط کا جواب کل لکھ چکا ہوں۔ تمہارے یہاں سے تو ایک دن کے فصل
سے دونوں۔ چہ ختم یہاں مسلسل دردن میں پہنچے۔ آج کے خط سے بیت اعلیٰان ہوا

جیسے تو راہِ حلالہ الرحمن کی روایت سے بہت ہی فکر و تعلق تھا کہ میں نے تو اپنے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں کہی تھی۔ تبیا کو کا خیال بالکل میں آیا ورنہ ضرور در سال ہو جاتا۔ اگرچہ اس دن اس قدر شدید بارش تھی کہ باہر نہ جانا بھی مشکل تھا۔ پلن کچھ بھی وقت سے آیا۔ تبیا کو دوسری دکان پر ملتا ہے۔ بھائی کو رام بھی تکب الا آباد سے واپس نہیں آئے۔ حضرت اندرس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی بہت بہت و رزواست کرویں غلط و لغو جن لوگوں کو جوہانی کی خبر ہوگی سنی ان کے استغاثات کے خطوط کی خبر ہے۔ کئی دن سے سبیل مدچار خط اس تحقیق کے بھی ہوئے ہیں کہ حضرت قنبر نے آئے یا نہیں۔

عزیز ممدوی عبد الجلیل سلمو
کوئی ۲۲ بجلی رات لاہور دوسری پاکستان
نکریا۔ مظاہر علوم
۲۶ محرم ۱۴۱۰ھ



عزیز ممدوی عبد الجلیل صاحب سلمو!

بد سلام مستون۔ کل صبح کی غلظت میں مولوی حبیب الرحمن صاحب سے ملاقات ہوئی اور تعجب ہے کہ آپ کا پرچہ ساتھ تھا۔ مناسبہ کہ مولوی وحید صاحب بنام مولوی عبد العزیز مروت تھا۔ البتہ تفصیلی خبریت معلوم ہوئی۔ مولوی صاحب آج ماہی پور کا ارادہ کر رہے ہیں بھائی کو رام الا آباد سے تو آگئے مگر راستہ میں نظام الدین ٹھہر گئے۔

یہاں ایک لطیفہ پیش آیا۔ پرسوں حشر کے بعد ناظم صاحب کا پیام آیا کہ ایک مکان چودھری سے اگرت اس وقت آئے اور صدی کی احادیث کے متعلق دستفرا کیا اور شعب کو قیام کی اجازت چاہی۔ میں نے قیام کی اجازت دے دی اور ہر قدر ہم میں بھیج دیا اور احادیث کے متعلق صبح کی نماز کے بعد چائے میں آپ سے گفتگو کو کہ دیا مگر دوران گفتگو میں انہوں نے کہا کہ میں ہی صدی ہوں۔ اگر وہ چلتے تو کوئی ایسی بات کہنے تو ہرگز اجازت نہ دیتا۔ گویا تو اجازت دے چکا تھا۔ اب صبح کو آپ ان سے نمٹ میں صبح کی نماز کے بعد مسئلہ وہ میرے پاس مسجد میں آکر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ میں تو ابھی سو سٹ میں فارغ ہوں گا کچھ پڑھتا ہے۔ مولوی عبد الوہاب خاں غازی مظفر سے

کہاں ہے۔ شے نہایت کم گفتگو کر رہی۔ آدھ گھنٹہ ان سے زوردار گفتگو رہی جس میں تلخی
 میں پیدا ہوئی اور ان کو غصہ بھی آگیا۔ شاید ہفتا پانی مروجاتی مگر وہ صورت دور تھے
 اب وہ ایک ان کا فادہ دور مدد میں کہی اس سے معاملہ زیادہ بڑھا۔ میں حسب
 زمانہ جو کیا مسجد میں زور غصہ کی آواز میں بھی سن رہی تھی۔ فرائض پر میں نے ان سے
 میں غار کی یوگیا۔ جس میں بھگتے ہوئے میں نے ان سے دریافت کیا کیسے
 زمانہ اس سے نکلے یہ بہت دیر ہوا تھا۔ تھوڑی دیر میں چہن نماز ایسے تمام کثرت بزرگ و عظیم و عزم
 پیش کر کے گئے تھے کہ کوئی مدعی غایہ اسلام ہے میں اس سے آپ کے پاس
 آیا ہوں کہ حدیث سے۔ ان خطباتی کر کے دیکھ لیں اور مجھے اطمینان دلادیں۔ میں
 نے کہا کہ اس سب سے کہ آپ پاکستان چلے جائیں

یہ بات میں آپ کو شہادت ہوئی گی۔ یہ سید و قوموں لوگ ہیں قیوں نہ کریں گے
 میں نے چاہا کہ اس سب سے کہ آپ نے توحید و نبیوں میں نے ایمان تو اس کی کا اچھا اثر ہے
 اس پر کہ اس کو اس پر پورا کا بارہ نہ کر و کسی کے کہ کہ پاکستان میں نوا کے۔ اس کی
 سب سے کہ میں نے کہ تو اس کا بھی بگڑا اور نہ کرنا۔ اپنا توحید کا کاروبار کرتے رہو وہ
 عزت و شرف اور اس کے لئے۔ مجھ سے تو کوئی گفتگو کی فورت نہ کی۔ اس کے بعد گشت
 حضرت اقدس کی خدمت میں اسلام یک بعد رکھا کی درشتا است۔

ذکر

عزیز محمد موسوی عبد الجلیل

۲۲ محرم ۱۳۷۹ھ

کوٹلی میں رہتا ہوں اور ڈفرن پاکستان



ذکر گوئی قدحاً و شرفاً

بہار و سنوں ۱۴۰۱ کی اول سے تیار سے رکھا ہے۔ ایک جمعہ ۲۰ اگست ۲۰
 درمیان ۱۴۰۱ اگست ۲۰ محرم پورے چونکہ گھر بڑا اور غریب میں قدر و سوادنی تھا۔
 میں کہیں نہ تھیں کہی میں کہ خاندان عربی کا گھر پر آ رہا تھا۔ انگریزی ۱۴۰۱ میں نہیں
 تھیں دفعہ نہ ہوں۔ مجھے بچپن سے صیغہ انگریزی آدین سے بہتر ہوا کہی کہی میں کو

یا جلد۔ وغیرہ کے تعین کے علان کبھی پسند نہ آئی۔ کل ایک ہفتہ کارڈ نڈول معدی کا
نکد چکا ہوا، ملا ہو گا۔ حضرت اقدس کی صحت کے فروغ سے توبہ ت مسرت ہوتا ہے
لیکن صنعت کی خیریں بن کر سوچ پڑ جاتا ہے۔ آج کل ٹرانک سے تمہارا کارڈ بنام برادر
عمود نظام الدین سے روٹ کر میں پرہیزا اس میں تم نے اکتوبر کی واپسی کو ابھی سے موصی
کر دیا میرے خطوط میں تو رقم ایسی موصول باتیں کرتے گریز کرتے ہو۔ آنکھ بند کا تھر
اور رادھ سے تو سنا۔ اگر برکتی ٹامیں ابھی تک اس کا ذکر نہ تھا۔ گو توبہ سے تدارت ہی
حوالوں سے سن رہا تھا۔ اس کا کارڈ بنام برادر عمود میں تم نے لکھ ہی دیا۔ حق تعالیٰ شاعر
اپنے فضل و کرم سے اس مرحلہ کو بھی باطن و جوار فرمائے۔ بھائی عمود ایک ہفتہ سے
یہاں ہے۔ برادر اکرام ابھی تک واپس نہیں آئے۔ نظام الدین ہیں مناسب ہے کہ وہاں اسے
ججو کو واپسی پر ان کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی۔ ہمیشہ کا خربہ اس سے اس لیے اس ہفتہ
نظام الدین شہر گئے۔ ججو تک واپسی کا اندازہ ہے۔

مردی حبیب الرحمن صاحب دودو ز قیام کے بعد آج رات ہو چکے تھے حضرت اقدس
کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی مدد فرمائی۔ فقط والسلام
عزیز گرامی قدردمردی عبدالحلیم سید
کوٹلی ۳۰ بی جیل روڈ۔ لاہور۔ مئی ۱۹۷۰ء

تذکرہ۔ مظاہر معلوم
۲۵ محرم ۱۳۹۰ھ سرشید



عزیزمردی عبدالحلیم سید

بدسلام سنون۔ تمہارا آخری کارڈ مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۹۰ھ کو پہنچا تھا جس میں تم نے
ایک ہفتہ کے لیے طرہ دیا لکھا تھا اور مردی حبیب الرحمن صاحب کی تریانی تہا راز دوان
چونابھی معلوم ہوا تھا۔ اب تو ہفتہ سے کئی دن زائد ہو چکے۔ امید کہ تم واپس آگئے ہر گے
تمہاری طبیعت میں مردی عبدالحلیم صاحب کے دو گرامی نامے ہیں فی جن میں سے دوسرا
۲۵ محرم کا لکھا ہوا ۲۰ کو ملا تھا۔ اسی دن اس کا جواب لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد سے نہ
توان کا کوئی دیا نامہ آیا نہ تمہارا کوئی گرامی نامہ پہنچا۔ یقین تھا کہ دو شہد کو نہیں تو سرشید

کا پرچہ بلند کرکے امام کے نام آیا جس میں انھوں نے اپنی دعا، کیا اور حضرت کی خیریت کی اطلاع دی۔ بادشہ کی کثرت کی وجہ سے آج تو بھائی کا امیر ڈرامہ سنا رہا تھا۔ اس نے اس کے لئے دعا کیے اگر کھل گیا تو کل جہیز کو جا کر ملیں گے۔ بادشہ کی کثرت سے یہ نہایت خوب چمک رہا ہے۔ لیکن آج اوپر لا کر وہی چمک گیا۔ اس کا سہارا ہی نہ رہا۔ جسے کوسا ہی گنا میں دیاں جمع ہیں۔ ان کے سر کاٹنے کی بھی جگہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی افضل فرزندوں اور اکلے تو مرمت کرائی جائے۔

اُنکو خواہنے کے متعلق اگر حضرت اقدس کی سائے سے تو بلا طلب یہ ہمنورہ لوی ہے کہ جو صولت لاہور میں ہے وہی ماں دشوار ستہ یہاں کے احباب کا یہ ارشاد کر بیان بنانے والوں کی کیا کمی ہے۔ یعنی جگر مسلم گروہی صاحب وغیرہ حضرات کی وجہ سے جو صولتیں وہاں میسر ہیں وہ یہاں دشوار ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی دعا درست۔ فقط والسلام

مکرمہ: ملاحظہ معلوم
۳ صفر ۱۳۷۷ھ بمطابق

عزیز محمدی عبدالمجید سلیم
کوٹھی ۲۰۱۱ بیل روڈ، ماہور (سرحد پاکستان)



عزیز گرامی محمد عارف اکرامی سلم :

بعد سلام مسنون۔ پذیرایہ ڈاکہ گاڑ دینا نہیں تھا۔ یہاں کے متعلق سزا دینا اور اس کے بعد عارفی براہ الدین صاحب کی صورت و سنی برامی نامہ پشیا دیات الفی کے متعلق یہ خیال تو یہ ہے کہ تم نے مولانا حسین علی صاحب کے خدا کے جوہل کیا وہ صحیح ہے اور حضرت اقدس نا تو تو تم سر لائے آپ جانتے ہیں کہ اس کے دیکھنے کا تو نہیں ارادہ کیا نہ آئندہ بہتر ہے۔ جب سے اکابر اس سلسلہ میں واقف ہیں حضرت نا تو تو حضرت اقدس کی تصانیف کے من لکھی بہت ہی۔ دو دو اقدار میں آئیں نا تاویل۔ اول یہ کہ جب حضرت نا تو تو حضرت اقدس کے لکھا ہوا فقرہ حضرت رشاد اللہ کے مطلق و کلمہ پڑھا۔ بالکل ٹھیک کر دیا اور اجماع کے ساتھ یہ اور یہ ارشاد

فرای و سب تک منطق و فلسفہ کی ملازمت اس شرفی میں ترقی حضرت کی تقریریں سمجھنے کی
صلہ جانت سپر مہار کے۔ اسے وہی نہ رہے تو اس میں کوئی وقت ضائع نہ کرے۔ دوسرا
دفعہ یہ ہے کہ حضرت علی قدس سرہ او۔ سونا نا بشیر احمد عثمانی مرحوم کا پیش یہ زادہ و پیش
اسرار۔ ہا کہ حضرت مالکوفی کی تعابضت حضرت شیخ الحدید نور اللہ برقعہ سے پیش
گوئیہ نمایاں ہے کہ کہیں تو جواب با فلسفہ ان صندرا علم او کا نشان اور کبھی جنت ا۔

فرمودہ حضرت۔ انہ صاحب کے بعد آپ حیات کے مطالعہ کی تو جنت نہیں بلکہ
ایسے اہل برہمیت و ہندویش سے ملنے چلے آئے ہیں اور اس میں کوئی تردد نہیں کہ یہ سب
کو تو ایسے فیصلہ کرنا چاہیے کہ مبارک کے ساتھ فیروں میں نہ رہے ہیں۔ قاضی اللہ جہ
علی الدین انہ علی جہ اندلیار او کا نشان صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسری حدیث میں نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و کثرت ستہ میں اور یہ بھی حیات ہے
یوشمار کے لئے قرآن پاک میں ذکر کی گئی ہے البتہ۔ سب مراتب ان حضرات کی
حیات شہد کی سیاحت نہ زیادہ قوی ہے لیکن وہ دنیوی حیات بھی نہیں ہے
حضرت سہارنپوری نور اللہ برقعہ نے حضرت مدنی کی درخواست پر اپنا اور اپنے
ہا کہ ہر کے عقائد ان سب مسائل میں حصہ ہوا تھے تھے جو اللہ کے نام و انہا ہر
کے زمانہ میں کوشش سے لیتے ہوئے ان صاحب ایک نسخہ ایوبند سے منگوا کر ارسال ہے
زسیہ۔ یہ مطلع کریں۔

سنا ہے کہ کسی صاحب نے حضرت رائے پوری دامہ مجاہد کے ساتھ مذاق کیا ہے
کہ حضرت کو یہ شہر سنایا کہ آپ کو پاپورٹ یہاں کا مسٹر قلیان گیا جس پر حضرت نے
کہ بہت سچ ہوا۔ شب کو تین روز آئی۔ بعد میں خادم ہوا کہ تیرے بچا کہ دیا۔ حاجی
ریاض الدین صاحب نے اصرار کے باوجود امر نہیں بتایا۔ یا تو غیب کو واقعی معلوم
نہ تھا یا تو رکی وجہ سے بہت تر پڑی مگر آپ کے مصانع کے خلاف۔ جو تو ان کا
نام نہانی نام لگایا ہے میں بھی شرف ہوا چاہتا ہوں حضرت اقدس کی خدمت
میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ رسالہ بذریعہ ڈاک ارسال۔ ہے زسیہ۔

مطلع کریں۔ فقط۔

تذکرہ
۸ صفر ۱۳۸۰ھ

عزیز گرامی محمد رسولی عبد الجلیل سلمہ
کوٹلی ۳۲ بی۔ جیل روڈ، لاہور پاکستان



عزیز گرامی تہذیب منہاجت عفاکم اللہ وسلم!

بعد سلام سنو۔ اس وقت ۱۲ بجے، دوپہر کے قریب چوبیڑی عمرین صاحب کا ملازم تھاراو سچی پرچہ دے گیا اور زبانی یہ پیام بھی چوبیڑی صاحب کی طرف سے مانگیا کہ حضرت اقدس کی واپسی کی تاریخ ۵ ستمبر مقرر ہوگئی لیکن تمہارے پرچہ میں اس تعیین کا کوئی ذکر نہیں تھا اسی کا مفہوم ۳۰ ستمبر تک ہے۔ ہر سونے ایک کارڈ حیات البی کے نیچے میں کچھ چکا ہوں اور ڈاک سے حضرت سہارن پوری نور اللہ مرتدہ کا رسالہ ملتا ہے۔ کوچکا ہوں اس رسالہ کا صرف اندوژہ آجکل چند و پاک میں تھا کہ حملات دیوبند کے نام سے بھی شائع ہے یہ میں نے اس سے کچھ دیا کہ ممکن ہے وہیں کہیں فکر پڑے تو روایت رسالہ کا شہ نہ ہو یہاں بعد اقدس خیریت ہے۔ بارشوں کے زور شور میں۔ کدوڑہ جو کچھ شیب میں رانچور میں شدت کی بارش تھی۔ اس بنا پر ایک ہی رات میں تین جگہ چوری ہوئی۔ بعد ان کے ایک فصل الرحمن صاحب کے بنگلہ سے کوئی ضرورت مند تین من چنہ من کھانا جو رکھی تھی لئے گیا۔ رات ہی خود میں وہیں سو رہے تھے۔ وہ بارش کی آواز میں سمجھتے رہے۔ اس سے قبل بارش میں باا کے جمو کے جنگلہ کی سلاخ میں رات میں کسی نے نکالی شربوع کی لکڑی بارش کے سونے والے جاگ گئے اس لیے وہ بھاگ گیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

تذکرہ۔ مظاہر علوم
۸ صفر ۱۳۸۰ھ چوبیڑی

عزیز گرامی محمد رسولی عبد الجلیل صاحب سلمہ
کوٹلی ۳۲ بی۔ جیل روڈ، لاہور پاکستان



خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

علی سیان اور راولپنڈی صاحب یکشنبہ کی شب میں یہاں سے روانہ ہو گئے
غائب آپ کا اتوار کا خط ان کے پہنچنے سے پہلے پڑ گیا۔ خدمت مولوی جلال الدین صاحب
بعد سلام سنوں۔ اگر حضرت اندس کا ویزا مستقل بنے تو خالصہ دستخط یہ ہے کہ آپ اس
میں ضرور تبارک کریں۔ فقط والسلام

رکریا۔ مظاہر علوم

عزیز مولیٰ عبد الباقی سلو۔ کوٹھی ملک

۲۳ صفر ۱۳۷۸ھ

ایچ بی سی بھٹیاں ریڈیو پاکستان لاہور، دہلی پاکستان



عزیزم جاننا کہ اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ کل کی ٹاک سے تمہارے ہم کارڈ پر پونچے جن میں آخر کا اتوار کا کھانا
ہوا تھا۔ اس وقت گرم کھانا میں نہ معلوم میں ملے جو اب میں کی کھانا اس وقت بالکل یاد
نہیں لیکن آج کی ٹاک کا شدت سے اشتیاق رکھتی ہوں۔ تمہارے سب سے اہم تر حضرت کی مجلس
کی تکلیف کی خبر سے کل سے بڑی گھٹ ہے۔ دوسرے جدید مسئلہ استقلال کی پرواز کا
حکم ہوئی۔ تمہارے خیال تھا کہ آج تو تمہارے علاوہ علی سیان کا بھی بخیر رہی کے علاوہ
جوش و خروش کا خط پہنچے گا۔ اس لیے کہ وہ کھنڈ سے مجھے ہلکے شدت، اختیاری خطوں کا
تقاضا کھینچتے۔ جیسے تھے اب تو خود ہی بنفس نفیس وہاں موجود ہیں۔ کل ہی رات پور دہلی
وغیرہ خطوط سے اور مقامی اجاب کو پیام سے اس جدید تجویز کی اطلاع کر دی تھی۔
شاہ صاحب تو سنا ہے کہ پرسوں سے دہلی گئے ہوتے ہیں۔ کل دہلی کی خبر تھی۔
یا بعد تفتیش کے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ واپس آ گئے یا نہیں۔ یہ صاحب
رات بعد عشاء نشر لیت لائے تھے اور نہایت جوش سے مجھے حکم فرمایا کہ میں زور و جوش
عریضہ لکھوں اور جب میں نے پوچھا کیا لکھوں تو ان کو اور بھی تاک دیا۔ فرمایا کہ لکھ لکھ
دلیل نہیں پس بے دلیل لکھ رہے۔ حضرت اندس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا
کی درخواست۔ رات کے اخبار میں بھی لاہور کے سیلاب و بارش کی خبریں نہایت

تشریف لائے ہیں۔ ان سے اور بھی زیادہ فخر ہے۔ فقط والسلام۔

ذکر کیا۔ مظاہر علوم
۲۲ صفر ۱۳۸۷ھ چاند

مرکز گرامی قدر سیدی عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی، روڈ
مقابلہ ریڈیو پاکستان۔ لاہور۔ ممبران پاکستان

مرکز گرامی قدر عارفانہ دفتر مسلم

بعد سلام مندوں۔ کہتے ہیں کہ یہ دینی خیر میں ہر شخص کا مرخصی کا دوسرا یا خیر اس
صالح میں جو ناک کیا ہوگا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حقیقت ایمان ہی وہ ہے جو ان کے درمیان ہے۔
پرسوں منگل کو تمہارا سے چادر کا روٹ پونچے جنہوں نے بالکل بایوس کر دیا اور زبان پر بار
بار ایک شعر گھومتا رہا۔

دست سے لگ رہی تھی لب بام ملک
حک حک کے گنگنی نگہ انتظار آج

کل کی ڈاک سے خدمت سے خط کا انتظار تھا نہ ہونچا تو کل ہی ایک کارڈ تمہیں
دوسرا لکھا گیا۔ آج اسی وقت دس بجے کے قریب روڈ عبدالعزیز صاحب ایک کارڈ لے کر
میرے پاس آکر کمرہ میں پہنچے جو روڈ عطار الرحمن صاحب کی طرف سے ہے کہ حضرت
جی اچھی طرح سے ہیں ہند پہنچیں گے اس سے وہ سارا ایم اب ہم دین رہا ہیں گیا سب سے
اول تو روڈ عطار الرحمن صاحب کا شکریہ اسی وقت پرسوں کے خطوط کا سامع نکلتا شروع
کر دیا۔ شاہ مسعود صاحب تو سنا ہے کہ گنگنی دن سے دلہی لگے ہوئے ہیں۔ رات تک تو
تحقیق سے معلوم ہوا تھا کہ واپس نہیں آئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد
دعا کی درخواست اور سیدی عبدالعزیز صاحب کا خصوصی شکریہ۔ فقط والسلام۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا ۲۲ صفر و شعبہ کا کارڈ بھی پہنچ گیا۔ مجھے تو شیریں
یہ ضروری ہو جاتی ہے کہ ہر شخص ہر وقت مجھ ہی سے تحقیقات کرتا رہتا ہے اس طرح
مجھے جلد اطلاع کرنی پڑتی ہے۔

ذکر کیا۔ مظاہر علوم
۲۵ صفر ۱۳۸۷ھ چاند

مرکز گرامی قدر سیدی عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی، کوٹھی
مقابلہ ریڈیو پاکستان۔ لاہور۔ ممبران پاکستان

عزیز مملوئی عبد الجلیل سلمہ! ایک پہچان کو جانتے ہوئے بعد نظر رکھا ہو اس اخاذی میں ہے۔ سبق میں ایک ڈرائیور پہنچا جس نے وہ تار دیا جو حاجی عبد الجلیل مملوئی دانیوں کے نام کل دیا گیا۔ سبق کے درمیان میں تو پتہ نہ چلا، لیکن سبق کے بعد جب پڑھو یا تو اس کا خلاصہ یہ تھا کہ غالباً ۲۵ کروڑ لگے ہے۔ اب اس کی شہرت بجائے میرے دلی میں تو پہلے سے ہے اور عمر کے بعد کے سبب جمع میں پڑھا گیا۔ اب براہ کرم مزید تفصیلات کا شدت سے انتظار شروع ہو گیا۔ شاہ صاحب صاحبہ کے کئی دن سے دلی گئے ہوئے ہیں۔ وہ اگر آگئے تو ٹیلی فون کی سہی کی جائے گی۔ میرا صاحب تو عرصہ ہوا سن کی مشکلات کی وجہ سے اس سے دست برداری لئے چکے ہیں۔ یہ تم ہی سمجھو کہ شوق تیز تر گردد۔ اب اگر کوئی باڈر پر آئے والے تو اسکے ہاتھ کا رڈ ڈالو ایسے دو خود بھی ذرا انتہام سے جلدی جلدی اطلاعات ناخذ کریں۔

مولوی عبدالغنی صاحب کا شکریہ کہ یہ سہرا تو اپنی کے سر ہے۔ حضرت بہت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ذکر یا

۲۸ صفر یکشنبہ بعد عصر



عزیز گرامی قدوسی عبد الجلیل سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ کل شنبہ کی ٹی اک تمہارے خط سے غافل تھی۔ حالانکہ آجکل متضاد خبروں کی وجہ سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ تاؤ عطا وارفتن صاحب کا از میری معرفت بھائی عبد الجلیل صاحب کے نام جہالت کی صبح کو پہونچا تھا۔ اتفاق سے اس وقت وہ کوکان پر موجود تھے اور تار بھوسے پہنے انہیں کو ملا۔ جنی اوپر لے کر آئے اور مشورہ سنایا۔ اس کے بعد انہوں نے اسی وقت دوسرا تار دیا تھا جس کے جواب کا آج تک سب ہی انتظار کرتے رہے۔ حضرت اقدس کی غیریت کا انتظار اب چھٹی

کو تم بھی ایسے وقت میں تسلیج کر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم دیوبند جمعیۃ المسلمین صاحب سلسلہ علیہ السلام درویش
مقابل پاکستان ریڈیو لاہور (سری پاکستان)
۱۹ مئی ۱۳۱۰ھ



مذہب برکاتی قلم نامکرم شدہ وسلم!

یہ سادہ سنوئے علی جید کو تمہارا ۲۲ مئی ۱۳۱۰ھ قمریہ تاریخ کا لکھا ہوا خطاکیل اس کا جواب اس لیے نہیں لکھا تھا کہ انوار سے پہلے چوتھے کی تو کوئی صورت نہیں تھی اور انوار کے بعد کہ تمہارا خط موصول نہیں تھا کہ لکھا تھا وہ پاؤں کے گاہ راستہ ہے مولانا حبیب الرحمن صاحب کا ہمارا تاخیر چند روز سفر کے متعلق چوتھا جس کا متصل جواب علی مصباح لکھ چکا ہوں خیال تھا کہ شاید کراچی کی ڈاک میں تمہارا کوئی حیرت کا لکھا ہوا ڈاک مل جائے گا کراچی کی ڈاک میں تمہارا کوئی کاغذ نہیں ملا۔ دیوبند جمعیۃ المسلمین صاحب کے نام کے خط میں تمہاری متعلقہ بعد سے درمستقین مشغول رہا میں اپنے قلم کا کہہ چکا ہوں کہ مولانا کوئی جواب قلم سے متصل خط کا انتظار ہے جس میں تمہاری غلطی علیہ السلام کی غلطی سے جو کہ میرے خیال میں تو اس کی جو غلطی ہے حضرت شاہ صاحب دو حضرت مولانا صاحب قلم سے جب یہ بزرگ عظمت خطابت کے پندار جمع ہر جائیں تو پھر ساری عمارت کا منہ ہونا قرین کیا سس بند اب جبکہ تاخیر یہ بھی تو ریل اور کار کے مسئلہ پر اور سرور غور کریں۔ جماعتی اکرام کو تو سب بھی اپنی رائے پر جمیں۔ ریل پر سفر۔ جماعتی حضرت کے ضعف اور ریل کے قمار چھ دنوں سے مل رہا ہے۔ گھنٹہ کا سفر اور دن میں ایک گھنٹہ کا ایک سفر کے لیے خط سے ابتداء اور انتظار میں جو وقت اور ریل کا وقت ابتداء انتظار سب کو معلوم۔ اگر ہم لاکھ کوشش کریں گزشتہ پر جو ہم جو قلم پر قدرت نہیں اور وہی صاحب پر چاہت ہے جیسا بدیہ فکرتا ہی شور مچا ہے۔ قلم پر کل۔ دن سب اور پر غور کرنے کے بعد انیسویں سواری کے سہ ہر غور کریں۔ بہت یہ ضرورت ہے کہ یہ قلم پر غور کریں۔

نہیں۔ اگر ان سب کے باوجود ریل میں راحت ہے یا بقول بعض مہجرین کے راستہ میں قیام کی کوئی راحت کی جگہ نہیں ہے تو پھر ریل ہی کو اختیار رکھیں۔ تاکہ اپنے فتنیل و کرم سے ہر مشکل کو آسان فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کیجئے دعا کی درخواست۔

حضرت مولوی عبد الجلیل صاحب۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء
 متعلقہ پاکستان ریلویز۔ لاہور و مغربی پاکستان

۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ



حضرت گزنی قدس سرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
 بعد سلام سنوان یعنی دن کے شدید آنکھار کے بعد آج کی ٹواک سے خدا خدا کر کے
 کچھ کا گوالی نام بھی آجی گیا۔ اور میری برگزینی ٹواک دلوں پر یہی غلط فہمی بھلے ہو
 کر آپ ہی نے بخل سے کام لیا۔ اتنا ضرور ہے کہ مہول کے خلاف تمام ایسے کاؤٹینڈ
 کا کھانا بھانج چکا رہا کہ ملا۔ اور غلط مار چلن کا کھانا تو یہ بھی سب راہ ہٹا ہی رہا
 اور لکھنے کو دوسرے دیکھیں بھارت علی میاں کو خور مزید دن قیام کی ضرورت تھی۔
 بڑھال ایسے تو مزید جدید نظام کا انتظار ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں
 سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ٹواک۔ دیر میں پہنچی بہت عجلت میں پرستور لکھ کر
 ڈالوا رہی ہوں۔

حضرت مولوی عبد الجلیل سلمہ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء
 متعلقہ پاکستان ریلویز۔ لاہور و مغربی پاکستان

۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ



حضرت گزنی قدس سرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
 بعد سلام سنوان۔ آج صبح کی ٹواک سے شدید آنکھار کے بعد تمام راشنڈ کا کھانا
 بھانج دیا ہو چکا۔ اگرچہ مجھے حامل علیہ کا جاننا رات سے معلوم تھا کہ یہ کن شام یہاں آ
 گئے تھے۔ مگر اسی وقت کا روز دیکھ کر فرط مشت میں سب بھول گیا اور حسب عادت ساری
 ٹواک دیکھنے سے قبل اس کا جواب لکھ کر دوسری ٹواک پر ہی اوروں کو تم لکھ دیا تھا کہ

اس میں سرپرست دیوبند روک لیا کہ وہ واپس پرہو آئیں گے اور تینوں
اتوار ہر کی درمیان میں میل سے سید سے دہلی گئے۔ وہاں سے اگر کھنڈ ناویز داخل
گیا تو محل میاں سے جواب اٹھام و سونہ کر کے مجھ یا غنیہ تک یہاں آئیں گے۔

حضرت اقدس کا قیام ابھی تک تو مبعزت تک کامیاب نکلا ہے۔ تغیر نقد و تاخیر
و دنوں محتمل ہیں۔ یہ شاید میں نے پہلے کارڈ میں بھی لکھا تھا کہ ذکر یا کچھ نہ کرے ورنہ
آنا پڑتا ہے اس لیے جلد جانا چاہیے اس کی ضرورت دید میں نے پہلے بھی کر دی
تھی۔ کل میرے سامنے ذکر کیا تو میں نے بھی شدت تردد کی۔ جلی میاں چار کی شام
کو اور سوہی یوسف آباد کی شام کو واپس چلے گئے۔ فقط

عزیز مولوی عبدالحلیم صاحب سلامونیت مولانا عبدالحلیم صاحب سلامونیت
۱۔ تمام چار دریاں منسلک ہو کر دریا۔ اسٹریٹ یا گسٹاں : ۴۸۔ بیچ اول۔ دونہ



مکرم و محترم !
جبر و استغناء۔ تمامیت طویل گزشتہ روز آپ نے ایسے کو مخاطب بنایا جو نہ
مفتی زمرہ دہلی راس نامہ کی حقیقت ایک نقل نویسی کی سی ہے جو کار و اسلاف
کی کار میں ملتا ہے اس کو دھوا دھوا نقل کرتا رہتا ہوں۔ اسی کا نام شرح مذکور ہے
اور یہی تبلیغی رسائل کی حقیقت ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا دونوں طرف کے کچھ
لوگ تیزی تحریر کو قبول کرنے کو آمادہ ہیں موجب تہذیب ہے جو حضرات کو اس
نامہ کے جلد کار حضرت مکتوبہ سے لے کر حضرت مدنی نورانی کی تحریرات
قابل قبول نہیں ہیں وہ اس نامہ کی تحریر کو کیا قبول کر سکتے ہیں۔ بہ حال یہ نامہ؟
ان اکابر کا بالکل متبع ہے ان کے اس صلوات اور شادات ہو و تحریرات کے بعد جن
پر حضرت سارنہودی شیخ المسند حضرت رائے پوری حضرت تھانوی نے بلا
کسی اجمال کے بے مقدمہ و مقدمہ شائع کیا ہے۔ کیا کرنی کبھی نش ہے کہ اس
کے خلاف کو کہا جاسکے جو تصویب آپ نے منات کے متعلق لکھے ہیں ان سے کوئی

پڑھا کھانا اٹھا کر رکھتا ہے، بالخصوص میں جن حضرات کی راتیں ہمیشہ تلاوت قرآن اور دن ساری عمر تدریس بنیادی شریعت وغیرہ میں گزریں ان کو کبھی بھی چہرہ چلا کر قرآن پاک کی آیات میں کیا اور زیور اور صدیق اکبرؑ نے منتخب کیا کیا فرمایا ان میں سے حضرت زیدؑ کی قدس سرہ کے علاوہ کو ان سالیانہ جس کی عذرا صحت بہت تھیں وہ ہمیشہ میں نہیں گذرا اور حضرت اقدس راجپوری نور اللہ کے سارے وقت و عمر کے ساتھ ساتھ اپنے چلنے و پھرنے کی کیفیت موجود ہیں مگر ان میں سے کسی کو نہ تو قرآن پاک کی کسی آیت کا پتہ چلا نہ حدیث کی کوئی نکتہ وال روایت ان کی نظر سے گزری۔ یہ بات اردو اپنے ان کا بہر کے متعلق یہی عینہ رکھتا ہے جو حضرت اقدس عمر بن عبد العزیزؑ نے صحابہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

لَا تَقْلَمُ عَلَى عِلْمِهِ وَقَدْ وَارَى بِيَمِينِهِ نَافِلَتُ كَفَرٍ وَهُوَ يَفْقَهُ كَثِيرًا
وَالْأَمْرُ بِالْأَمْرِ قَوْلُهُ يَفْقَهُ كَانُوا قَبْلَهُ أَهْلُ قِمَادٍ فَهَسُوا مِنْ مَذْهَبِ
وَمَا أَوْقَلَسُوا مِنْ دَوَابِّ مَحْضَرٍ وَقَدْ قَلَّصُوا قَوْمَ دَوَابِّهِمْ فَيَسْتَوُوا
وَلَمْ يَلْحَظُوا عَدَمَ عِلْمِهِمْ لِمَا يَفْقَهُونَ أَفْهَمُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ عَلَى حُدُودِ
مُسْتَقْبَلِهِ

حقیت یہ ہے کہ اس دور میں وہ اس وقت تک محقق نہیں ہو جاتا
جب تک رسالتِ صالحین کے خلاف کوئی نئی ایجاد نہ کرے۔ حضرت مولانا کی
پیش گوئی

”ان من دعا عنك فبئس ما يكسر فيه المال ولا يفتح فيه القرآن
حتى يأخذ المؤمن والمنافق والرجل والمرأة والعكبر والصغير
والعبد والحر فيسلكوا نفل يقول ما لنا نسأله فيسألوني وقد
قرأت القرآن ما عهد به حتى ابتدع لهم غيره فاباكو
وما ابتدع فانما ابتدع ضلالاً

مذاہبِ انحراف کو وہ نفل یا نفل ان حضرات کا نتیجہ ہے اور اس ناکار کو تحریر

میں کوئی لفظ ان کی تحقیق کے خلاف ہے تو وہ غلط اور ناجاہل انتہات اور مردوبہ ہیں سب کے بعد پناہ خیال یہ ہے کہ حسیات کے درجات متفاوت ہیں جن کا اعتراف یہ حضرات خود بھی کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے لکھا اسی طرح درجات کے درجات بھی مختلف ہیں۔ نوم پر بھی احادیث صحیحہ صریحہ جس موت کا اطلاق کیا گیا ہے سوئے اور جا گئے کی دعاؤں میں جس کثرت سے الْحَسَنَةُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْبَثَ مَا قَدْ ذَرَأَ فَأَمَّا تَنْ وَارِدُوا ہے قرآن پاک میں اَللّٰهُ يَتَوَفَّى اَنْفُسَ الْاَيُّمِ جس نوم پر وفات کا اطلاق کیا گیا لَا تَقْعُدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جس موت کی گئی وغیرہ وغیرہ لہذا جن نصیحتوں میں حضور اقدس پر موت کا اطلاق کیا گیا ان میں سے کوئی سبھی حضرت نانو تو ہی یا اکابر علماء دیوبند اور مقلد کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت صدیق اکبر کے خطبہ میں بھی وہی موت مراد ہے جو حضور کی شان ہے خود حضرت عیسیٰ اقولیٰ جو اس سلسلہ میں نقل کئے گئے ہیں اس کی مانع بنامید کرتے ہیں۔ اس لیے حضرت عمرؓ کی نوعیات کہے ہیں قائم نہیں اس لیے کہ ان کا ارشاد:

”اَنْ وَجَّاهُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ يَزْعُمُونَ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّم
تَوَفَّى وَاللّٰهُ مَا مَاتَ وَلَكِنْ ذَهَبَ اِلَى رَبِّهِ كَمَا ذَهَبَ مُوسَىٰ بَنِ عِمْرَانَ
وَاللّٰهُ يَسْرِجَعُنْ رَسُولِي صَلَّي اللّٰهُ وَسَلَّم كَمَا رَجَعَ مُوسَىٰ فَلْيَقْطَعُنْ
اَيْدِي دُجَابِلِ وَاوجِلِبْهُ زَعَمُوا اَنْ رَسُولِي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ“
یعنی کہ روایت سے خود حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ وَكَذَلِكَ
جَبَعْنَا كَوْنَهُ فَوَسَطَ الْاَيُّمِ كَيْفَ تَعْلَقُ فَرَمَاتِهِ وَاللّٰهُ اَنْ كُنْتُ
اَعْلَمُ اَنْ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سَيَقِي فِي مَقْعَدٍ حَتَّى يَنْتَهِي
عَلَيْهَا بِاَخْبَرِ عَمَالِهَ اَوْ ذَكَهُ الَّذِي حَمَلْنِي عَلَيَّ اَنْ تَنْتَ مَا
قُلْتُ لِهَذَا شَيْفَلِينَ كَيْفَ كَمَا لَمْ كُوْجُوْهُ سَلَّمَ تَنْزَعَتْ كَوْنِي تَعْلَقُ نَبِي
اس لیے کہ حضرت عمرؓ موت کا بالکل کلمہ کا انکار فرماتے تھے اور سمجھتے تھے کہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ علیہ وسلم ابھی واپس تشریف لے آئیں گے۔ اسی کے لحاظ سے حضرت
 صدیق اکبر کا رد بالکل واضح ہے کہ خروج من الموت سے کسی کو بھی انکار نہیں بلکہ
 جمیع الوجہ سے ہے کہ نوع خاص من الحیات فی الجسد باقی ہے۔ تعجب ہے کہ یہ
 حضرات اجسادِ زبیدہ کے بقا کے قائل ہیں۔ جیسا کہ آپ نے لکھا لیکن ان اجساد
 میں اگر کسی نوع کی بھی حیات نہ مانی جائے تو یہ حدیث پاک ہی مہمل ہو جائے گی
 اس لیے کہ حضور کا پاک ارشاد اس حدیث پاک میں یہ ہے: **اَنْشُرُ فَاَكْفِيْكُمْ**
الْمُسْلُوَةَ فِيْهِ قَالَا صَلَوٰتُكَ مَعْقُوْلَةٌ عَلٰی اَسْرَافِہِمْ وَ اَكْمَلُ كَوْنِہِمْ
 ہے، **قَالُوا اِنَّا نَسْمَعُ لَ اللّٰہِ كَيْفَ تَعْرِضُ وَ قَدْ بَلَّغْتَ**۔ اس پر حضور
 جواب فرماتے ہیں: **اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ** آپ بھی غور کریں اگر ان اجساد میں کوئی نوع
 حیات کی نہیں تو حضور کا یہ پاک ارشاد صحابہ کا جواب کیسے بن گیا۔ روایت بھی
 صحیح ابن حبان کی ہے۔ **وَنَزَلَ الْاَوَّلُ مَعْلُوْمًا ۝۲۴ حَاكِمٌ نَّعْلِدُ ۝۲۵**
 علی شرط البخاری بنایا اور زہبی نے اقرار کیا۔

ایک چیز بھی قابل غور ہے کہ باجماع امت قبر اطہر کا وہ حصہ جو جسد اطہر
 سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ فرش سلی سے بھی افضل ہے۔ کیا یہ فضیلت صرف
 اس جسد اطہر کی ہے جس کے ساتھ کبھی روح تھی اب نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ہوتے
 مبارک جو بدن اطہر سے جدا ہو چکے ہیں، ان کا بھی یہی حال ہوتا بلکہ لباس مبارک جو
 کبھی جسد اطہر پر چڑھ چکا ہے اس کا بھی یہی حکم ہوتا وغیرہ وغیرہ بہر حال یہ ناکارہ تو
 اکابر و نبید کا بہترین متبع ہے اور ان سب حضرات کا مشفق فیصلہ اللہ
 میں بلا کسی اجمال کے تحریر ہے۔ آپ کے جملہ سوالات کا جواب واضح ہو گیا۔
 مختصراً نمبر وار عرض ہے لیکن آپ نے ۵۵ پر سوال کر کے گرائی نامہ ختم کر کے
 عقد پر پھر وہی سوالات عبارت کے تغیر سے نقل کر دیے یہ سمجھ میں نہیں آیا اچھا
 ہر دو کا جواب حسب ذیل ہے۔ ۵۵ علی اجسادِ زیادہ میں ایک شخص خاص نوع کی
 حیات ہے علی۔ ظاہر ہے کہ حیات تو روح ہی کے تعلق سے ہوتی ہے بغیر تعلق

روح کے حیات نہ کیا ملے؟

علاؤا ایسی حیات جوئی جو ہر ذرہ کائنات میں موجی ہے تو یہ انبیاء کی تخصیص
کیا رہی علیہ السلام کو؟ فرماتے ہیں: نعم تو ہر صوفی و نصیری بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حق میرزق فی قبر ہے۔

۲۔ ایک روایت ہے کہ یہ سوال کہ علیہ السلام کو کیا حق قول قایل آفتہ ہے یا کہ
نہیں ہے اس کے لیے علیہ السلام کو حق! اور یہی ہے۔ ہر نفس کہ آیت ہے۔ قال البیہقی
فی سعید بن مسیب عن ابی ہریرۃ عنہ لقیہم علیہ السلام فی المقبر
فی حدیث ابن ذرہ و مالک بن سعید فی وقتہ لم یخرج احد
لقبہ فی جماعتہ من اولیاء یا نسوات فکلمہن و کلمہ
و کل ذلک صحیح لا ینفک بوقتہ لقیہما فقد روی عن علی
قال لما یصلی فی قبرہ ثم یسأل جموعاً من غیرہ الی بیت المقدس
کما اسوی بقیۃ قبر اہل قبۃ ثم یخرج بہو الی السموات
کہ یدرج فیہا خیرا اھل حدیثہما کما انجس قال۔

و علیہ السلام فی اوقات ثلاثہ لم یخرج منہما مات حیائین
فی العمل کما وہا بلہ نجس الصادق و فی کل ذلک دلالت علی
حیات قہم اھل۔ تو بہت ہی بات۔ لیکن اگر یہ حدیث اپنی قبروں میں
مع الیہ ہوں اور دوسری جگہ مواضع میں روح متکلی ہو تو اس میں بھی کوئی
افق نہیں ہے۔

۳۔ جو شخص حضور راقہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر المہر کے پاس گھر نہ ہو کہ اللہ
پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ملے ہیں من صلی علیہ قبرہ
تبعہ فی قبرہ صریح ہے۔ علامہ سخاوی نے دلائل انا فظ بن حجر سے نقل کیا ہے
سنہ ۷۰۰ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما قاسم مدینہ پاک بھیجا کرتے تھے کہ
قبر اہل ہر سو ہم پہنچا گئے۔ اگر کوئی قبر نہیں تو یہ فعل عیث ہے۔ قادیانی کہ۔

کہ کیا علم اور توبہ کا یہ عقیدہ صحیح اور قابل اعتقاد ہے کہ اجسام عنصریہ میں حیات حقیقی برزخی و نبوی کی کسی نگہ اس سے بھی قوی ہے جو اسطر درج بتا رہا نہیں ملاحق میں زندہ ہیں۔ ہمارے جج و غیرہ کہتے ہیں۔ ہمارے قاتی غلام کہ ہمارے رہتے ہی نہ رہا کر اپنے اہل سے تحریر یافتہ تھی غایت فرما رہی۔

۵۔ مستحق تندرست و فاضل جامع مسجد کائنات و دارالکبریا
روضہ مطہرہ پر بخود رسول اللہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام سنتے ہیں۔
رضا گند منکرین حیات اس کے بھی منکر ہیں۔

۶۔ یہاں مشہور ہے کہ حضرت رابیعوری کا عقیدہ یہ ہے کہ جسد الطہر میں حیات نہیں ہے بلکہ صرف روح کو حیاتی ہے۔ اور وہ بھی الرقیق الہی میں کیا یہ صحیح ہے منکرین حیات نے حضرت کے نام پر رسالہ میں یہ عقیدہ دکھایا ہے تو یہ یاقدر سر کریں۔

۷۔ منکرین کہتے ہیں کہ روضہ مطہرہ کے قریب درود و سلام سننے کی روایت صحیح نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

نوٹ۔ علامہ زہبی کی جرن و تعدیل کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔ غلط المنکرین۔

○
۲۳۔ جاری لفظی

عزیز گرامی قدر جانم اللہ و سلم!

بہ سلام سنوں۔ رکشہ پر تم سے انصاف ہو۔ قہ وقت تم سے قہ وعدہ نہ کر نہیں کیا تھا مگر چتر خیال تھا کہ عدسہ میں صحت کی تداثر ہو کہ رکشہ سے ہر دوامت تمہیں ایشیں پرانے جانے جازن گا۔ تم سے اس لیے نہ کہا تھا کہ اگر حضرت اندس کی مجلس میں ابھی پہنچ گیا تو تمک استماعی خود جاری ہو جائے گا۔ مگر اب ہر سے حکم استماعی آگیا کہ مٹا کر نماز سے خروج پر مسجد سے نکلے ہوئے علی گڑھ وغیرہ کے کئی مہمان خصوصی ملے اندس معلوم ہوا کہ کتا بھی نہیں کھایا۔ چونکہ خصوصی تھے اس لیے ان کے لیے نظم میں بھی دیر لگی کچھ کھانا

پڑا کچھ بازار سے جس منگوانا پڑا اور لے کر پناہ میں پران سے فرار کیا ملا اگرچہ تیزی ملا تا
 بیچے اور مصر کے لیے بھی جرتی تھی مگر کل سے ایسا محسوس ہوا کہ گویا تم ہر وقت یہاں ہی
 رہتے تھے۔ کل غریب کے بعد حضرت اقدسؒ نے خصوصی مخاطب استہام سے فرما کر کھد
 سے یہ ارشاد فرمایا کہ میں سے آج کل ہر وقت و آج کل کی ضرورت ہے۔ یہ دونوں تو ہر وقت
 ملنے میں رہتے ہیں وہ دونوں ہی سامنے تھے اور اتفاق سے سوائی اسے بھی آگے بڑھنا
 تھے نہ علی حیاں وغیرہ بھی۔ یہ بھی فرمایا کہ وہاں تو بھلیل، وحید ہر وقت پاس رہتے تھے۔
 میں نے کبھی نہیں سنا کہ وہ آپس میں لڑے ہوں، مگر یہ ہر وقت اسی میں رہتے ہیں۔
 تفصیل تو ابھی کہہ معلوم نہیں ہوئی لیکن معلوم ہے کہ کل صبح دونوں میں کچھ تیز کھڑی
 حضرت کے سامنے ہی ہو گئی، وہاں کی دلیرانہ گفت و فرمانی کہ یہ غریب کسی سے نہیں لڑتا
 اور انھیں دیکر بھی ماشاء اللہ یہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ یعنی بہت دیر کی حید اور حید صاحب
 سلام دونوں حضرات واحد، والدہ بی بی عبد الرحمن کی خدمات میں سلام منوں۔

عزیز مریٰ جلیل صاحب سطر پہاڑتہ خانیہ کا مریٰ جلیل صاحب مریٰ جلیل صاحب
 خاندان، ضلع، بکرو، پاکستان



عزیز مریٰ جلیل صاحب سطر پہاڑتہ خانیہ کا مریٰ جلیل صاحب مریٰ جلیل صاحب

ہمد سلام منوں! مسرت نامہ مؤرخہ یکم ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ بعد ظہر براہ اکرام
 کہ دریافت سے معلوم ہوا تھا، اس لیے کہ بندہ تو بعد عصر حاضر ہوتا ہے اس وقت پہلے سے فیض
 یزدانی کے فلسفے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، مولوی عبدالمنان کے ہاتھ کے بعد یہ خدمت کا کام ہی کے پڑ
 ہے، معلوم ہوا کہ کل کو جسے حضرت اقدسؒ کے نام کا عربیہ بھی پہنچا کہ مولوی عبدالمنان، بندہ براہ راست
 جواب لکھا ہو گا۔ اس سے پوچھنے کی فربت نہیں آتی۔

تم نے تو کھاکر مولوی علم صاحب کو خط دکھا دیا، مگر یہ نہ کھاکر دو دن بھی ہو گیا
 نہیں، علی میاں بھی خدمت سے مولوی وحید کے خط کا روزانہ کی ڈاک سے انتظار کر رہے ہیں، وہ ان سے
 کہ خط لکھ جائے ہی اس سال اگر ملے گا وعدہ کر گئے تھے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ وہاں کا دیکھا

دے دی گئی۔ حق تعالیٰ شاء کا مایہ فرماتے۔ مولوی اسد گزشتہ پچیس برسوں میں اگر شب کو ٹھہر کر کاغذ
 جمنے لگے اور شیشہ کی صلیج کو اگر حضرت اقدس پیر تک تھیلے میں منگو کر لیا اور کل بھی اگر گیس جتنے ہیں۔
 طے کر لیں تو کل کو پھر دہرہ کا مارا کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس ان کے تفصیلی حالات سے مسرور
 ہوتے۔ مجھ سے بھی مسرت کا اظہار فرمایا۔ اشد کا فکدہ ہے۔ مولوی وحید صاحب بھی مشکل کو آگے
 تھے۔ اب وہ ۱۹ جنوری کو یہاں آکر ۲۰ کی شام کو لاہور کا مارا دے کر رہے ہیں۔ ۲۰ یوم وہاں اور ۱۰
 مشرقی کے تجربہ ہیں۔ والد سربراہ۔ ہم لوگ تو ان کے سفر کے مخالف تھے، مگر وہ نکل کر آکر لائین
 دلا گئے، اس لیے اب امکان نہیں رہا۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب، مولوی عبدالرحمن صاحب کی
 خدمت میں سلام سنوا۔ میرے دور بستے محفوظ گئے تریں۔ ابھی تو نصف کا فرق ہے، مگر کچھ
 زیادتی کی ضرورت نہیں۔

زکریا

۶ رجب شمس ۱۴۰۰

عزیز مولوی عبد المجید صاحب سلام
 بواسطت جناب ڈاکٹر عبد المجید صاحب
 مقام جہاد آباد، ضلع سرگودھا (مضرب پاکستان)



عزیز گرامی قدمہ عارف اشد و سلم
 بعد سلام سفوف بہت نامور فرما۔ رجب پر سونے شیشہ ۲۱ رجب کو پہنچا تھا حضرت
 اقدس کو شش کی وجہ سے اسی وقت رجب نہ دے سکا بلکہ اتوار ہو گیا۔
 حضرت نے تمہارے اس فقرہ پر کہ آج ان صاحب کا خط آیا ہے جو پاپورٹ کی
 سہی میں ہیں اور امید دلائی ہے بہت ہی اظہار مسرت اور رفت کا شکرا ادا کیا۔ دو مرتبہ
 اس فقرہ کو پوچھا کہ کیا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شاء جلد ہی تکمیل کو پہنچا دے۔
 میرے بار بار کے استفسار پر بھی تم نے اب تک نہیں لکھا کہ مولوی وحید صاحب

عزیزم سہوکار عذائیں غزیرہ فرشتہ جابہ گو کٹر عزیز! یہ صبر و قیام صبر
نعمت عبادتِ ربانِ ضعیف و کجگو، کم و مضربانِ پاک، مستغفار،



ہزارہ محترمہ خاتون کمرہ اعلیٰ و مستقر :

[illegible]

آپ کو خبر دی کہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگوں کو آپ کا خط ملے گا اور وہ آپ کو جواب دے گا۔

[illegible][illegible]

عزیزم عاقلہ اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں! اگرچہ ایک خد کل ہی لکھ چکا ہوں اس کے ابو جو اس شہ کی ضرورت
حضر اس دیر سے پیش آئی کہ کل شام حاضری پر معلوم ہوا کہ کل تمام دن کمر میں دیکھی اور کاشت
کا اثر با جس سے تکلیف ہوئی۔ اس وقت آدھی سے شقیں کر آیا تو حضرت احمدؒ سے کتبہ تو
رسانی نہ ہوئی۔ دوسری عید نشان صاحب کی روایت یہ ہے کہ بیت نما قدر دہ۔ منگل کی
شب ۱۱ بجے کا تار منگل کے دن میں ۱۱ بجے ڈھا کہتے ہوئی ٹوٹنے کی بجائے کال کیا تھا۔
اولیٰ مارچ میں لی لوگوں سے واپس پہنچنے کی تجویز ہے۔ فقط والسلام

حزیرم ربوئی عبد تعیل صاحب لکھنؤ نہایت جناب ڈاکٹر عبد الجید
صاحب دہلی ضلع ممتاز جواہریان ضلع سرگودھا (دختری پاکستان)
نشدان صاحبہ

○

عزیزم عاقلہ اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ ایک کارو کل لکھ چکا ہوں اور ایک چرووں۔ اس وقت اس کا ڈ
کی دیر دیر میں۔ اول یہ کہ کل کے کارو میں حضرت احمدؒ کی کمر میں ورو کی شکایت لکھی
تھی۔ کتبہ میں بعد شد با کل اچھا ہوا لیکن دن میں اسی کا پھر اثر ہوا۔ مگر برسوں سے کہ
دوسرا دستاویز روایات۔ اول یہ کہ سونی جی کو حضرت نے پیام مجرایا ہے کہ ماہینا رک
کی قرین میں اجازت دے دیں عید بعد گرمی بھی ہو جائے گی۔ اس لیے اس وقت لاہور
ہی مناسب ہوگا۔

اس کے بعد دوسری روایت ایک مجلس کی جس میں یہ نامارہ تو تھا نہیں بھائی کلام
نے نقل کی حدیث۔ تو فرمایا یعنی مر جواہریان۔ میدان دوز کا پوتا ہے کہ بالے کو بل چاہیے
لگتا ہے۔ چرخ میں کیا بات ہے یا تو عزیزوں کے وہاں ہونے سے یا کوئی اور بات ہے۔
اس دوسری روایت کے تعلق پر بھی سنا کہ مجھ تک اس کا پسینہ بعض خدام کو پسند
نہیں ہے کہ تم تک رہو پڑھنا چاہئے۔

فقط کہنے کے بعد غدارا مر شہان دکن ہوا کہ وہ ملا رشام کی فرشتہ اندیشہ تھی کہ
کہنہ دل کا دور کچھ فرماں توکل کو عزیز نہ تھی کہ نہ فرمایا تو کہی کا اثر اس کا جواب ہے
اس لیے اس میں کوئی جواب طلب بات نہیں۔ یہ تھا کہ وہی دنیا کی تائید کے کلمات
ہے باقی تو ان شاء اللہ اپنے فضل و کرم سے جلد کوئی صورت عطا فرمائے۔

عزیز موصوفیہ علیہ السلام سے شہادت کیا کہ وہ کلمہ حق ہے۔
مقام بھادویہ۔ ضلع سرگودھ۔ وٹھری پاکستان۔ ۱۲ جنوری ۱۹۸۵ء



نور محمد ہادی صاحب

بہار اترپردہ۔ حق و حقیقت کو تمہارے خطوط کا شہید انظار روزہ اور کامل یقین تھا
کہ ملے گا۔ حضرت انسؓ نے بھی رات و رات لڑا یا ترقی سے شہید ہو اس وقت سے جدت
اقدس کی خدمت میں بھی پہنچ رہا ہوں کہ وہ بخیر رہے۔

حضرت کی خدمت میں بھی ہے۔ مونہ کھی دن سے تیرا ہر صحت کا ہے۔ بارش
میرتب بھی ابرہہ باقرہ شہان ہے۔ یہ سب میں تو کمال اور صفا ہے۔ علی علیہ
علی شام کو واپسی کا ۱۰ واہ کن ہے میں۔

مطلب کے بعد کاپی تو تمہارے ہی ایک دن روزہ اترچلن کے س اعتبار کر میں
نے بہت حکا کیا ہے جو کہ بند ہو گیا۔ البتہ پیٹا ہے کہ مسند ہے تو ہے۔ ایک دن
تو روزہ افق و یمن نے باسیرہ پارچ لے یا تھا۔ لیکن ان کے مشاغل کے تحت وہ ہر سہ
دن میں نے شدت سے عذر کر کے اب ایک ہدیہ اسلامی سے روزہ غنی علی سے شرف
ہوئی ہے۔ جن کا امر اعجاز دہوی ہے۔ البتہ ان کو انیس کے عزت سے ہے کہ وہ بارہ
یا نے سکے بعد سے انہوں نے غور کیا کہ وہ جو آئی ماری نہ کمال لڑا پیشہ میں
کرنا ضرورت کر دے اور مطالبات پر بھی نہ دے۔ اس لیے مجھے بھی ان سے نیاز حاصل کرنا
پڑتا ہے۔ راج دہی کو ان کہ کھانے پر ملا ہے۔ اس کا اثر ضرور ہے کہ نہ یہ محبوب ہو جوتے

دیر نہ کیے۔ یہ لاہور افضل سے مل جائے۔ اس کے بعد فضل کو، صوفی جی کو، حاجی تین کو بھی خط لکھے کہ جلد از جلد جو تفاسیل و حواریاں کی معلوم ہو لکھیں، کیونکہ ابھی تک کسی کے جواب کا وقت ہی نہیں ہوا۔

حضرت اقدس برابر قرین بری کا قضا ہے اور اس حال میں مزاحمت کون کر سکتا ہے۔ مگر یہ قرض ختم بھی اور پریشانی بھی سراس کے باوجود آگے خود میں تو کسی سے چند روز تک ایک کاروبار کی ضرورت تکلیف کرو بخیر نہیں سامان وغیرہ کو منتقل کیا گیا اور گھر پر کچھ بچا یا سب نہ بچا ہو گیا۔ غرض جو بھی تفصیل تھ سکے والدین صاحب مولوی عبدالوحید صاحب مولوی عبدالرحمن سے سالہ سنوں فقط والسلام۔

عزیز مولوی عبدالجلیل خان حضرت بابا اطر عبدالجلیل
صاحب مدینہ منورہ جہاں دیناں شریف سرگودھا مغربی پاکستان
محرم ۱۴۰۹ھ چاند چاند



عزیز مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ بعد سلام منوں !

جب سے اہل بات سے حمل کے طوفان کی حمیر و سسلی جاری ہیں تمہارے خود کاشت سے
انتظار ہے۔ وہ خط اس کے بعد تمہیں کہے معلوم نہیں کوئی پہنچا انیس۔ غرض اب جب حاضر ہوا تو مولوی
عبدانسان نے باکرول جیلان کا آریا ہے اور میر بہت مسرور ہوا کہ مولانا وحید و ذال کے آئے اور
وقت کی پہنچ کر یہ ہے تمہارے ہذا کی اطلاع دے دے گا مگر جب مضمون ناتواں ہو تو فکر و تحقیق
اور کج ہوا۔ تمہارے تار پر سون شام پہ لایا ہوا اکل کشتہ کر ۱۲ بجے پہنچا۔ اس کا
مضمون یہ تھا کہ زہد و ایمان سے ہو گیا۔ سو تو کوئی نہیں ہوتا۔ دوسرے مسئلے سے تو ایمان
ہوا، مگر پہلے سے نکر و فتنے سے۔ مزرب کے جد تھلکے کہ میں نے حضرت اقدس سے کہہ عرض کیا
حضرت نے فرمایا ابھی تفسیر خود کا انتظار کر لے، مگر چونکہ بانی القادری صاحب کو اچھے دلے پانچواں سے
براہ دین پر سون بیان پہنچے تھے اور دو تاج شام کو جانے والے تھے اس لیے ایرانیہ ہوا کہ افضل صاحب
خود بھیجے کہنے کے لیے یہ موقع اچھا ہے۔ اُن کیلئے معلوم کے دنیا میں خط پہنچے گا۔ اس سے ان کو ایک خط
تمام افضل صاحب، کہہ کر اس پر اس وقت تک نہ کر کے جلد از جلد افضل صاحب سے ملنے والے کہے

نظر میں دیر بہت گنتی ہے۔ یہ لاکھوں سال اقتدار صاحب کو دے دے ہونا کہ وہ ہمارے والدین کی جگہ پر ایک دینی لاہر دیکھنے کے بعد کراچی کا دارالحدیث کو رہے ہیں۔ والد صاحب، مولانا عبدالجبار صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب سے سلام سنوں۔ ذکر کیا ہے بیگم شیخ دوستیہ ۱۹۸۸ء کو

مکتوب الہ اس پتہ پر ہیں

۳۲۔ بی جیل روڈ روڈ کوٹلی صوفی عبدالجبار صاحب کو چاکر مولانا مولانا عبدالرحمن صاحب

کو ملے۔

عزیزہ عائشہ رحمہ اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ تمہارے جانے کے بعد صبح ہی خط لکھنے کا دل پر تھا مگر تھکا۔ مگر تیار ہونے کی وجہ سے۔ بے کار سمجھا کر آج با۔ لے کی تو کوئی صورت نہیں کھلی تھیں۔ یہ حالات سے اطلاع دوں گا۔ کل علی الصباح لکھنے کا ارادہ کیا مگر ایک عارضہ پیش آگیا۔ وہ یہ کہ علی الصباح شاہ صاحب اور مولانا عبدالرحمن حضرت اقدس کا یہ پیام تھا۔ کہ تمہارا کام شاہ صاحب اپنے ساتھ پاسپورٹ بنوالاؤں۔ اس خبر سے ایسا میں رد و اور چکر آیا کہ دن بھر اس درست نہ ہوئے۔ نہ لکھا نہ سہی نہ لکھا۔ سہم کی وجہ سے ترانہ نہ ہوتا لیکن اس وجہ سے کہ حضرت اقدس کی علو مقام و صفات شخصوں کے بعد اس پر کلمہ کی طرف سے حضرت اس کا کلمہ نہ ہوا۔ اور سفر کی باتیں حجت نہ ہوتی کہ وہی کلمہ چند روزہ قیام کا حشر بھی فراموش نہ ہوا تھا کہ تو کہہ کو یہاں کی نے کے بعد نویں دن پیر ہی کو لکھا۔ لیکن حضرت اقدس کے ایسا کے بعد نہ جاتے رہتے نہ پاتے غامض مسائل دن سخت تشویش میں گزارا۔ صبح کے بعد حضرت اقدس سے اپنی حالت عرض کی تو حضرت نے فرمایا کہ مجھے تو اس کا راجہ بھی نہ تھا لیکن جب میں منسوبہ سنا کہ تو بڑا کسب الہ تھا پھر تو آگے منتصروسی قصہ رہ گیا تھا۔ اس لیے کہہ دیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ اسی وجہ سے تھا کہ شب کو چاکر دوسری مغرب میں وہاں پہنچے۔ ایک دن کہ قہر چار پانچ دن میں اتر ہی جاسے گا۔ اس کے بعد کل سے حضرت اقدس پر تشریف بری کا شدید تقاضا ہے۔

منا ہے کہ صحابی جی کو حضرت زکریاؑ کے ارشاد سے اٹھ کر اس لیے و سے دیا کہ وہ ایکس
دو دوڑے گئے لیکن تیار نہیں ہو سکے۔ ان کے شاہ مسعود علیہ الرحمہ خود ہی پہنچا دیے گئے اور
اس ذیل میں کہ شاہ صاحب کا یہ حکمت فرمایا جو بڑھیا کو پاس پور رکھ کر تھک کر لیوس
لیکن علی زکریا کو دیکھ کر تیار نہیں ہوئے۔ ان کی کو خبر پڑے۔ مگر حضرت کا ارشاد ہے کہ بچے
بعد بڑھیا ایکس پہنچا دو۔ شاہ صاحب پھر آتے رہیں گے

آج سید الرحمن کے ہونے کی خبر بھی ملتی لیکن اس کو روکنے کا بند بھی ہاتھ نہیں ہے
مگر میرزا انہ یارہ سے کہ اس خط پر تو وہ علی زکریا کے نام لکھ کر کوئی دوسرا نام لکھ کر
مرفعا کر دیں۔ حال خوب یاد آیا۔ پیر کو دوپہر کو تیار ہو کر تیار ہو کر تیار ہو کر تیار ہو کر
میں نہیں ٹھہر سکتا پھر وہ گئے۔ میں بنا۔ پیر کو تیار ہو کر تیار ہو کر تیار ہو کر تیار ہو کر
کر۔ پیر کو۔ علی زکریا کو کہ اس وقت ان کا حال خراب ہے۔ ان کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ
آج کو پھر بھی اس وقت ان کا حال خراب ہے۔ ان کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ
میں بہت سے مہاجرین اور غریب لے گئے۔ ان کے ہاتھ میں کھانا ہے۔

بھائی کا کام سے معلوم ہوا کہ وہ کو بعد میں اپنی راستہ کا غلطی ہو کر میری راستہ کا تقصیر ہے۔
معلوم ہوا کہ اس لیے وہ ذیل پر رقم سے اپنی راستہ کے لیے نہ رکھتے تھے۔ ان کا یہ کہہ نہ سکتے ہیں
کہ ان کا اپنی اور خیر کاروں سے بھی کچھ دیا ہوگا۔ یہ وہی ایک خط ہے جس کے بعد ان کا خیر ہو گیا
مگر ابھی علی گئے۔ ان کا حال خراب ہے۔

فرمان مولوی عبدالحق علیہ السلام: نہ تیار ہو کر نہ دیکھو۔
مقام چھوڑاں۔ ضلع سرگودھا۔ دسواں پاکستان۔
کوئی علاقہ۔
۱۰ مئی ۱۹۷۱ء

عزیز مولوی عبدالحق علیہ السلام

بعد معلوم سہولت۔ دو کلاہ اس سے قبل رسالہ کرچا ہوں۔ لیکن راستہ پر اسان
و ضلع صاحب کے بھائی ابراہیم جو کچھ اور مدد رکھنا خط بھائی و کریم کے حوالہ کر دیا۔
آج کی کوک سے مدد دیا براہ دست کا ڈیوٹے لکھی۔ فرما کہ ارشد ہو۔

حضرت اقدس پر شہادت سے تقدس کا تقاضا ہے۔ تمام صاحب اپنا پاسپورٹ نمونہ
زات گھنٹوں کے میں اور مولوی وحید کے ذریعہ روایہ کے اضافہ کا مشورہ چورٹ
ہے۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنی سہی کے بعد حیدر بی جی کیا تھا تو اس میں کیا اشکال
ہے کہ وہ بوڈر پر جا کر وہیں آجائیں کہ ایک رتبہ اون خوشنماد اور سچی کر پڑی اس دوبارہ
خوشنماد میں کی پریمی ہیں۔ اس وقت عطا الرحمن اس کی سہی کے لیے گئے ہیں کہ اضافہ
ہو جائے۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

آج کی ڈاک سے صوفی بیک کا خط بھی حضرت کے نام پہنچا ہے کہ تم مکہ انتظار
کے بعد کارسہ کرنا ہے۔ لیکن کار میں بعد از اس کے ایک اجتماع قیام کا وعدہ سناتے کہ
مؤکد ہے۔ مولانا یوسف صاحب کے تاریخی خبر پڑنے کے پکا ہول ہے۔ درمیان کا دورہ بغیر کسی
کو پہنچ گئی تھا۔ اس کے بعد دو خط بھی آئے۔ اللہ کا شکر ہے، وجہ فست میں اجتماعات
ہو رہے ہیں۔ افسوس اسلام

عزیز مولوی محمد عابد صاحب علیہ السلام نے جناب ڈاک کی
جدا علیہ احیاء تھامہ جاریاں ضلع سرگودھا مغربی پاکستان ۱۵، یحیٰ لاول و قدام
ہفت مشنہ



عزیز ماما کرم اللہ وسلم!

بعد سلام سنو، آج کی ڈاک سے تمہارے دو کاوڑ جن پرتا۔ یک روز منظر پر
۲۵۔ ریت الاقل میں بھی کمرہ منوں۔ ایک۔ ۲۵ کا دوسرا کا کا تھا پہنچو چوب
مات ہوئے۔ دوستی پر چہ اور کارم صاحب کے خط کی طالع پہلے لکھ چکا ہوں کہ
ہو چکے گئے تھے۔ حضرت اقدس کی یہاں سے روانگی کے وقت کچھ تو جو ہم وہ کچھ
اس وقت سے کہ میں ان کی یہ بتایا گیا تھا کہ قسٹ کلاس کے گئے تھے میں اس سے حضرت
کی کسی سب سے آگے رکھ گئی اور گاڑی کے آگے پڑا ہوں۔ چو کہ وہ صاحب پہنچے
یہ وہاں تک پہنچے ہیں تاخیر سے ہوئی اور اطمینان ہے۔ حضرت اقدس کو سوز بھی
نہیں جاسکتا۔ بہت ہی فکر و قلق رہا کہ راستہ میں وقت ہوئی ہوگی۔ مگر اللہ عطا الرحمن ہے۔

مکرم خیرم مومن جہانگیر صااحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بعد سلام بستوں، تمنا، کالٹ سونڈ، اکتوبر میں پرروانگی کی عمر بھی، اکتوبر
 ہے، اگلی جمعہ، اکتوبر کو پہونچا، جمعہ کا وقت قریب تھا، اس سے جواب کا وقت نہ
 ملا، اس کو روانگی میں بھی ایک دن کا مرقہ کرنا پڑا، اور راستہ میں بھی، مولوی عبدالحلیم
 مددنی حیدر آباد کے اس کے بعد کے خلعہ دن قبل پہونچ چکے تھے، اور ات فرقان
 نے بھی آپ کا پرچہ عشرہ کے بعد دیا، اور مولوی حلیم کا پرچہ کل صبح ہی دے گیا تھا
 میں نے اس تقریب کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ وہ جو بیب میں تھا، یہ گھر پرانے میں
 تھا، میں نے سمجھا کہ پھر تو اس کا بھی قصور نہیں، تمہارے گرام، ماحول کی غلطی ہے
 تاخیر کا سبب ہوئی ہے۔ پرچہ سے سونا، حسین علی صاحب کا خفقہ جال موجب
 مریت ہے، اور اس کی روشنی میں مردمہ کی رودادیں تلاش کیں تو رودادہ ۱۰۱-۱۰۲
 میں حسین علی پنجابی کا مشکوٰۃ، جلالین میں سنانہ امتحان، علامہ قابو، یہ مولانا مرحوم سی
 ہوں گے اور چونکہ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ میں حضرت مولانا محمد نظام صاحب نورانی مرقہ
 کا وصال ہے اس طرح مولانا کے وصال کے بعد غالباً وہ حضرت اقدس گنگوہی
 قدس سرہ کی خدمت میں ۱۲۸ھ میں حاضر ہوئے۔ مولانا محمد صاحب کی زیارت
 سے یہ سلسلہ معلوم ہوتا ہے۔ اس سے مزید تفصیل کی ضرورت نہیں، البتہ
 سن ولادت، وفات، عمر کی ضرورت باقی ہے۔ اگر معلوم ہو سکیں تو مطلع فرمائیں۔
 سن وفات تو معلومت سے معلوم ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام
 کے بعد دعا کی درخواست۔

میرزا گرامی تہا، مولوی عبدالحلیم صاحب سلمہ

بعد سلام بستوں، بھی سچ فرقان حضرت اقدس کی شفقتوں سے سرور ترقی
 درجات کی وعاظ اور نجدے پر جو صاحب کے نظام۔ بچہ جو پہونچا سبھانی
 گوہر، صاحب کا علیہ غنیہ مطبوعی موجب سزا ہے، حق ادا لے شانہ اپنے
 فاضل و کرامت دونوں جوان میں اپنے قیام، شان بڑا سنے غیر عطا فرما سنے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائی در خواست۔ عطار الرحمن کل صبح را پور
چلے گئے۔ سو فی اقدام اللہ تبارک و تعالیٰ شہرِ خاری عیدِ نور جن صاحب بہارؒ دوس میں مقیم ہیں
خط لکھنے کے بعد تہنہ را دیدہ۔ اکتوبر کا کارڈ بھی مل گیا۔ تعجب ہے کہ میرا دو شہرہ کا کارڈ
تین جمعرات تک بھی نہ ملا۔ فقط والسلام

نور کیا۔
کرم و عزیم جو بھی عیدِ نور سے صاحب سید
کرمی ۲۲-۲۳ جنیل دوشنبہ لاہور و غزنی پاکستان۔
و صبحِ شنبہ ۱۲/۱۰/۱۴۰۲



عزیزِ مہمانگاہ و سکر۔

بعد سلام سفون۔ اسی وقت عین اشتیاق میں تہنہ کا کارڈ مورخہ ۵ جمعہ ہو چکر
موجبِ مسرت ہوا۔ کل اقرار تھا اور برسوں بھی ڈاکخانہ کی چھٹی تھی۔ اس لیے یہاں
تھا کہ شاید آج کوئی کارڈ متفرق میں، مگر یہ بھی غایت ہے کہ ایک مل گیا۔ ورنہ
تشویش رہتی۔ اس سے یہی اندازہ ہوا کہ ایک کارڈ اس سے قبل کا بھی نہیں
ہو نیا۔ اس لیے کہ اسی میں لکھا ہے کہ پیشاب کا قہر آگیا۔ گواس سے پہلے پیشاب
کے ٹکڑے کا ذکر کسی خط میں اب تک نہیں آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام
کے بعد دعائی در خواست بہت ہی حاجت سے کر دیں۔

کچھ اضحوالِ افسردگی کا عید بڑھنا ہی جا رہا ہے۔ جیسے کسی بڑے عارضہ کے
بعد ہوا کرتا ہے۔ مغربِ عشا کے بعد کی فرائض کے علاوہ نہ تو سبق میں دل لگتا ہے
نہ کھٹے ہیں۔ یہ ایک نئی بات پیدا ہو گئی جو موجبِ تعجب بھی ہے۔ جس فطرت پر
میں نے فکر سے نشان کیا ہے وہ حضرت سے عفو کرے۔ کے بعد فوراً ایسا قلم زد
کر دیں کہ ٹھکانہ جاتے۔ اس کذب سے حضرت کے علاوہ اور دن کو کیوں دھوکا
دیا جائے۔ شاہ صاحب کی بی بی کو فائدہ ہے۔ عطار الرحمن ایک دن کو سب
را پور گئے تھے۔ پر رسول آ گئے تھے۔ کل شام آئے تھے۔ راتِ یقوت جلیاں
بھی کوئی دن ہوئے آئے تھے۔ سلام لکھنے کو کہہ گئے تھے۔ تارخی شہر صاحب تعالیٰ

عبدالرحمن موصوفی انعام اللہ بخیریت ہے۔ صبح شام آ رہے ہیں۔ موصوفی صاحب ،
حافظ عبدالعزیز صاحب ، مولوی وحید صاحب ، مولوی مہمان صاحب ، دیگر
حضرا مجلس کی خدمت میں سلام مسنون۔ قرآن کی بخیر سی کی اطلاع جبر کے دن
کچھ چکا ہوں۔ مولوی یوسف صاحب کے مدینہ پہنچنے کا کوئی خط ابھی تک یہاں نہیں
آیا۔ فقط والسلام۔

ذکر کیا بظاہر علوم
در سبب لسانی ۱۹، ۱۳
دوست

عزیز مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۲۲، جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز گزائی اللہ مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ رات عشرہ کے بعد حسب معمول گرامی نامہ کارڈ مورخہ
۱۱ ربیع الثانی پر پیکر موجب سرت ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ جزائے خیر عطا فرمائے
کہ اتنی جلدی جلدی خطوط سے ندامت تو ضرور ہوتی ہے۔ مگر حضرت اقدس کی
طوف خیال انگیزی رہتا ہے۔ اب تو انشاء اللہ سفر کا کوئی اثر نہ رہا ہوگا۔ اس لیے
اب اسی قوت کی ضرورت نہیں۔

یونکہ حضرت اقدس یہاں کے قیام میں حدیثہ کا خط خاص، نور سے ملتے ملتے
اور اس خط میں جو پیرسوں ہونچا کچھ تفصیل ہے۔ اس لیے اور سال بہ پیرسوں
سے سوچتا۔ ہا کہ ارسال کروں یا نہ کروں۔ اس لیے کہ وہاں نوان حضرات کے جو
ہمزہ گئے ہیں، کثرت سے خطوط آتے ہی رہتے ہوں گے۔ لیکن رات یہ خیال ہوا
کہ ارسال کر ہی دوں! اسی لیے لغافہ لکھتا پڑا۔ اور رات کے نصف کا جواب کارڈ
سے ارسال کر ہی دیا تھا۔

راؤ عطاء الرحمن کل شام ٹریکٹر لے کر راجپور چلے گئے۔ شاہ صاحب روزانہ
صبح کو بیٹھ جاتے ہیں، شام کو آ جاتے ہیں۔ گو مجھے تو حضرت اقدس کے بعد سے
میری کوتاہی سے ملنے کی نوبت نہیں آئی کہ جانے کا وقت ہی نہیں ملتا لیکن

بنائے کی اہمیت منہ کی ہے۔ اس کے بیچ ٹینوں کے لڑو بخ دو ایک سا ایک جوڑا
 تارپ کے بیچ چاہیے۔ خیال تھا کہ آج سے لوں گا۔ پہلے وقت سے وقت ہی نہ تھا۔
 وہ انھیں کوٹنے سے حسدات کی وجہ سے متور ہوا۔ میں، بالخصوص، دوسری عبادتیں
 صاحب نے جو اس کی غفلت سے ان کی بروہی کا وقت نہ ہے۔ اگر پامارک
 گیلہ تپہ کے لئے نہیں کہ میں تو صرف کرتے ہوئے کوئی نہ ہوئی آپ کے عدان
 کے باطل ہوا۔ یہ وہی تو ہے کہ اس کے مانتے۔ ان کی بنی ہاں سوانی ہاں
 اچھے شب سے میں آنا ہاں کہ یہ اور خوراک کر کے تھے کارروائی۔

خطبات آج میں، خدمت میں گزارتے تھے، مانتے، اہم ضروری عرض کریں، داری
 کا ہے قابو ہونا، دوسری جیسے جیسا ازقات کا ہے، سب سے بڑی چیز ہے۔
 مولوی اہل صاحب علم، برسات سے سوہی، سعوراشی۔

()

ہم چھوڑ کر، بالخصوص، صاحب علم
 اہل علم، رات کے بعد کی تو میں تپہ ہاں کہ ہے، اور انھوں
 عبادت میں صاحب آج سے گزارا صاحب طے ہے، اور خطرات تو ہے، اس سے
 ان کا تپہ صراط ہے، اور گفتہ برکت، میں جیہ تھا اور اس کا ہر ایک کا رشتہ
 انھوں تپہ تھا۔ اس میں پانچ کی تاہم، یہ صاحب کے کہنے سے خط کشی
 ہر صبح تھی۔ اس کی کہ میں اس کا کہہ کر، ۱۹ کلوگرام، ان کا کہہ ہر سے
 فاضل تپہ، پانچ کی کہہ ہر سے

چرند آج صبح کی کہہ ہر سے، ان کا کہہ ہر سے، ان کے کہہ
 کہہ کر کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے
 سے ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے
 کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے
 کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے، ان کے کہہ ہر سے

کر بخور آئے۔ برادرِ اکرام دوبارہ برسوں مشکل کی شام کو تنہا گئے۔ اس وقت کہ بدھ کے دن کچھ امید کام کی دکان کھلی تھی۔ لیکن آج کی ٹواک اسے ان کا خط آیا کہ بدھ کو تو کچھ نہ ہو سکا۔ اب کل جمعرات کو یعنی آج بلایا ہے۔ اوشہ لٹاٹے شانہ افضل فرمائے یہ سارا ہفتہ پریشانی ہی میں گذرا۔ وہی افضل والا قعر ہے۔ حاجی تین صاحب کا خط جو ان کے مرید ارادہ لے کر اپنی سے ملا تھا، کو دین میرے پہنچ گیا تھا اس سے ان کا دربان مددیتہ جانے کا ارادہ بھی معلوم ہوا تھا اور ان سبب کا آئندہ نظام سفر بھی معلوم ہے۔ حافظ نفی کے تعارف میں یہ پرچہ بندہ نے گزشتہ جمعہ کو لکھا تھا۔ وہ ملایا نہیں اس میں مولوی یوسف کے دامنِ حاضری کے متعلق مفصل لکھ چکا تھا۔ اس کے بعد مولوی وجہ صاحب کے نام کے کارڈ میں بھی حضرت اقدس کی ذرا سی علالت کی خبر سے بھی نگر جو جانا ہے۔ اوشہ لٹاٹے صحت و عافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سرور پر قائم رکھے۔ سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست وصولی صاحبہ، حافظہ عبدالحزیز صاحبہ اور دیگر حضرات کی خدمت میں سلام سنوں۔

ذکرِ یاد: بیت الثانی ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۲ھ



مکرم محرم مد فیوض نعم !
 بعد سلام سنوں، اس وقت گرامی نامہ خورد ۱۵ ربیع الثانی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ حضرت اقدس کی صحت بالخصوص پاؤں کے ورم کی صحت سے بہت بہتر ہوئی۔ برا نگر تھا۔ ایک خط جمعہ کو حافظ نفی کے تعارف میں ارسال کیا تھا۔ معلوم نہیں پہونچا یا نہیں۔

قاضی عبدالقادر صاحب کا خط مکہ مکرمات آیا ہے۔ بہت زیادہ تعلق اور نچ اس پر لکھا ہے کہ حضرت اقدس کا دامنِ قیام ہے جس کی وجہ سے جدید از جلد حاضری کی خواہش ہے اور پاکستانی احباب سب کے سب بہت شدت سے انگلستان والی جماعت کے ساتھ جانے پر اصرار کر رہے ہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کنوں

اسب گشتہ میں دوسری عید گناہاں وغیرہ نہ اپنے صاحبزادہ کو فلاح مل کر نہیں اور
 مفسر کے آگے تھے۔ آنحضرت ﷺ کا نانا حج کر آئے۔ میں نے کہا: محل کے کشتکار
 بانو ایک روز فتنہ قبیلہ کا پانچا بیٹے تھا کہ حضرت ابراہیم کی شہادت ہوئی۔ اسے وہ بیٹہ
 لے کر خیر چاہتے تھے کہ سو ہوئی یہ صفت کی آمد ہو جائے۔ مگر انہوں نے سابقہ کا عذر تو بنایا
 کہ اس وقت تک رومی دھول کی طرف سے فلم نہیں ہوا تھا اور نانیہ کو کچھ صلح
 کے مواقع تھے۔ بہر حال عصر کے بعد عہد سنی مسجد میں غفلت اور تشنگان کا تہوار لہجہ
 ناقصی مقرر ہوا اور جمع کو صبح واپس چلے گئے۔ رخصتی بعد میں ہوئی۔

ناظم صاحب، برادر اکرم شعبہ، و وغیرہ میں رہی۔ یہ واپس آگئے۔ تھے۔ مگر
 برادر اکرم نسا کل پھر گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم کی خدمت میں سلام کے بعد علی نقی
 اکرم کو فرمایا: حاجت سوئی ہے۔ انجیل صاحبہ سنو۔
 کوئی آگاہی ہو۔ روٹ۔ دو سو روٹ یا آستانہ۔
 ۱۰ روٹ یا آستانہ۔



مکران کو باقی دوسری عید ملیں، صاحب سوئی عید اللہ، صاحب مافیہ شکوہ
 بعد سلام مسلمان۔ اس وقت ہر دو کے کرائی نامے کوئی ۴۰۰ اکوڑ ہیں
 تھا۔ میں پہنچے۔ اس نے کوئٹہ کو کوئی خط نہیں ملا تھا۔ کل اتوار تھا حضرت ابراہیم
 کی محنت کے مشورہ سے مسرت ہوئی۔ بیٹے ترمیں اس کا دستہ کم کیا کرتا تھا کہ دوسری
 ملیں گے جس خط میں بھی حضرت کی علامت کے ساتھ کوئی غلطی نہ ہو تو ان کو
 دے دیتے۔ کہے پاس بھیجتے۔ لیکن اس سے تیرہ چوتھ کوئی نہ لکھتا کہ صاحب براہ راست
 فرما کر صاحب کو خط لکھ دیتے ہیں اور وہ قلم حیثیت سے لیا نہ مست نہ موافق
 اس لیے میں اس کو اتنا کم نہیں کر رہا ہوں۔ اور بیٹہ ہوا چھو۔ وغیرہ اللہ ت
 کا سلسلہ سند ہی ہے۔ دوسری عید اللہ صاحب چوتھے سدرہ جلی سے آگئے۔ تھے۔
 میں نے مونیہ عید اللہ صاحب کے تعینات کے خطوط ان کو دکھائے تھے۔ دوا
 وہ مونیہ سے بھی قلم کسی کے دوا رسالہ کر چکے ہیں۔ آج کو خط بھی اس وقت

ان کے پاس صبح روز ہوں۔ تھاری عبد الرحمن صاحب پر سوں دہرہ دہن کے دور سے پر روانہ ہو گئے اور کہتے تھے کہ کوہِ بالوہ سے کئی جگہ جانا ہے۔ شاہ صاحب "ادعنا لرحمن" پر سوں شنبہ کی صبح کو اپنے کام کے مسئلہ میں دہلی گئے ہوئے ہیں اس وقت "بکچے" تکس تو واپسی نہیں ہوئے۔

الحمد للہ انکرم حضرت الحاج مولانا عبد العزیز کے صاحبزادہ عبد اقبال کے قولہ سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ کاش کوئی صورتِ بشری کے مطابق کی ہوئی تو بہتر نہ ہو۔ نہ کیا جاتا۔ اب تو خاصانہ دعا کے سوا کیا ہو سکتا ہے جی تعالیٰ شانہ! اپنے فضلِ کرم سے دارین کی غلات نصیب فرمائے اور رشد و ہدایت و علم و عمل اور وسعتِ رزق کے ساتھ اپنے والدین کے خللِ عطاوت میں عمرِ طیبی کو پہنچائے۔ مولوی صاحب کو از اوصاحب، مولوی انیس صاحب اور دیگر حضار کی خدمت میں سلام سنوں۔ ٹرانس صاحب اگر راہِ پیشہ میں سے استریشہ نہ کر کے تھیں گے آئے ہوں مستحقانِ کفالتان لینے گئے ہوتے ہیں تو ان کی خدمت میں بھی سلام سنوں۔ آج چائے گم سے جہاں انیس کا کارڈ آیا۔ اس سے مولوی عبداللہ صاحب کے سابقہ خط میں انیس کا مصدق متعین ہو گیا۔ اس لیے مولوی انیس صاحب کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد بزرگ زادہ بی بی ابنا محمد احمد کے تولد کی مبارکباد فقط

نہاں بختان مولوی عبداللہ صاحب مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ تحریرا۔ دو شنبہ کو شنبہ ۲۶۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ دھڑی پاکستان، ۱۲ بیچ نکالی ۱۲۰۱ھ



مکرم محمد مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
بعد سلام سنوں۔ راستہ حاشا کے وقت ہم کارڈ ایک تمہارا اور مولوی زمان صاحب کا تیسرا مولوی انیس صاحب کا لکھیا ہے۔ اور چوتھا مولوی حبیب الرحمن صاحب کا بنام مولوی نعیر سپہ پنچہ مولوی نعیر صاحب کا تو اسی وقت ان کو دے دیا تھا۔ اس کو بچھنے یا سننے کی فوج نہ تھی۔ لیکن وہ اپنی دکان پر تھے۔ بغیر بین

اور دُعا کی ڈاک کے وقت یہاں پہنچتے ہیں اور فوراً ہر خطاط کو سنا دیا جاتا ہے۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکواں محرمات مریوی علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب مریوی عبدالحکیم صاحب
کوٹھی ۳۲ بنی جیل روڈ لاہور (مغربی پاکستان) ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء



حزیرم عافانم اللہ وسلم

بعد سلام سُنوَن بکل نصیر کے وقت مولانا واجد علی صاحب والے پرچے
ایک صاحب کی معرفت پہنچے اور عشا کے وقت وہ دونوں کارٹ بھی جو پرچہ سے پہنچ
لئے تھے۔ اچھا ہوا کہ بعد کا پرچہ پہنچ گیا ورنہ بڑا ٹھکر ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہی اُپت
فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و ثروت کے ساتھ تاج و تہذیب سلامت جاری
سروں پر قائم رکھے۔ کل کے پرچے علیہ کے بعد ٹرانس صاحب کے پاس بھیج دیے
تھے اور رات کے دونوں کارٹ اسی وقت آدھے ٹرانس صاحب کے پاس بھیج دیے
ٹرانس صاحب نے فرمایا کہ کل ان کے پاس بھی ٹرانس عالم کا خط آیا تھا، جن کا جواب
دے کل ہی لکھ چکے ہیں۔ تم نے لکھا کہ مولوی یوسف صاحب کو یہ لوگ تار میں لگے
اس لیے اب ان سے اتھارم سے کہہ دیں کہ جو مصلحت لازم آتی ہے میری حق نہ تو
فوت ہو گئی۔ اس لیے اب اوقت کو غنیمت سمجھ کر معتد نہ شرو اجتماعات کے بعد حضرت
اقدس کی خدمت میں ضرور قیام کریں۔ جیٹک و دیگر کی زیارت نہ کریں کہ یہاں کے
قیام میں تو کس باوجود رسمی کے ایک دو شب سے زیادہ کی فوج نہ آسکی۔ لیکن
یہاں یہ بھی اطمینان رہتا ہے کہ جلد ہی ہی دوبارہ آمد ہو جائے گی۔ اسی دوبارہ
جلد جانا بھی مشکل ہے۔ نیز اب وہ علم سے بھی فراموش کریں! یا سفر تو جہاں کس اپنی
بزدل نہ تھے کہ تعلق ہے اسنا سب نہیں۔ اس لیے ایسا آپ جہاں جہاں لے جانا
چاہیں نظام بنالیں۔ نیز یہ وہ حضرات سے یہ بھی ضرور فراموش کریں کہ سنا۔ پوچھو اس
سفر کے ساتھ حقیقی کریں۔ معتد نہ کہ وہ اطمینان سے قیام کے بعد لپٹا ہے۔

سیدھے جاویں۔ یہ نہ ہو تو پھر پہلے کو ذیل تشریع لے جائیں۔ بخیر کسی کی اطلاع پر ہارون وغیرہ کو بھیج دیا جاوے گا مولوی عابد صاحب کی خدمت میں بعدِ صلاۃ مستون پرچہ پہنچا۔ مولانا عیسیٰ صاحب کی وفات اگر دس پندرہ دن تک معلوم نہ ہونے تو پھر ضرورت نہیں اس لیے دورہ محکمہ کتابت پورے چھ گئے حضرت احمد علی خاں خدمت میں سلام مستون کے بعد دعا کی درخواست۔

اگر حضرات ہاں پہنچ گئے ہوں تو سلام کے بعد دعا کی درخواست ہم لوگوں سے زیادہ خود ان کے اپنے لیے۔

مکرم محترم مولوی عبد المنان صاحب۔

بعد سلام مستون۔ کل عصر کے وقت مولانا عابد صاحب والا پرچہ پہنچا۔ اس وقت مولوی عید الدین صاحب بھی موجود تھے۔ عصر کی بعد کی مجلس میں منائے کے بعد اسی وقت حسب ہدایت ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ لیکن جی کارڈ کا آپ نے اس میں حوالہ دیا ہے وہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ البتہ مولوی جلیل کے دو کارڈ جن کا انہوں نے اپنے پرچہ میں حوالہ دیا تھا۔ رات پہنچ گئے تھے۔ وہ بھی اسی وقت ڈاکٹر صاحب کے پاس ارسال کر دیے۔ میں پہلے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ تارہی عبد الرحمن صاحب کئی دن سے دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک صاحب سے معلوم ہوا کہ وہ کئی دن سے گند پورہ میں مقیم ہیں۔ پتہ معلوم نہیں۔ کوئی جانے والا ملا تو پیام سلام بھیج دوں گا۔ علی میاں کا کلی خط آیا۔ نوبلی لڈ کی ابتداء لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ مجھے تو اپنے متعلق صیت دن سے ریشہ بستہ۔ مگر ڈر کی وجہ سے کسی کو اب تک دکھایا نہیں۔ حضرت احمد علی خاں خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

کرامت مولوی عبد الجلیل صاحب مولوی عبد المنان صاحب سہ ڈکریا۔ پینشنڈ کوٹھی عثمانی۔ جیل رورہ۔ لاہور۔ محضری پاکستان ۱۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ



عزیز محترم عفاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ آج کی ٹاؤک سے تمہارے کوئی خط نہیں ملا اور تم ہی فرما رہے تھے۔ تمہارے ساتھ خط جس میں لکھا تھا کہ نماز یہ ہے کہ یہ حضرات مولوی یوسف کو کراچی اتار ہی لیں گے۔ اور کراچی کے خطوط سے اور بھی زیادہ پختہ یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کراچی انزبیا گئے۔ اسی لیے کل کی ٹاؤک سے ان کے نام تمہارے خط میں پیام تو میں ملے دیا تھا اور برادر راست خط پازدن نے لکھا تھا۔ مگر ذات ملتی تھی صاحب کا دستی پرچہ پہنچا کر ان کا جواز ۲۰ کی صبح کو کراچی پہنچ کر شام کو بمبئی کے لیے روانہ ہو گیا وہ نہیں اترے۔ میرے خیال میں تو بہت اچھا کیا جا رہا ہے۔ بہت ہی سر میں مولوی عبداللہ صاحب کا خط بحرین سے بھی ملے۔ اجازت کا آیا تھا اگر وہ یہاں کل ۹ کو پہنچا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سفر کے بعد دعا کی جوت، جی بہت درخواست کر دیں۔ بھائی اگر تم بدھ کو پھر اسی سال میں دہلی گئے ہیں۔ مگر کچھ بدھ کل بدھ پورہ آباد کا مار صبح ۵ بجے کا دیا ہوا ملے کہ کاظمی صاحب کا انتقال ہو گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مولانا حبیب الرحمن صاحب راجپوری کی خدمت میں بعد سلام مسنون۔ اس وقت مولوی نعیم صاحب نے آپ کا کارڈ دیکھا جس سے آگے میں سرخی کا اثر معلوم ہو کر تعلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ! اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ تمہارے عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ صحت ہی مشغول ہے۔ جس کا خط جوتا ہے اسی کا ہوا ہے تو لایہ سمجھا ہوں۔ مزہ خود خط لکھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ فقط

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالملک سلیم
کوٹلی مکتبی۔ خیال روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز محترم عفاکم اللہ وسلم
بعد سلام مسنون۔ رات عشاء کے وقت صرت نامہ مورخہ ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۸۵

موصول ہو کر بہت ہی زبردست - رت الیہ ہوں گا اس میں حضرت اقدس کے جسد
عوارض، حرارت، باطن، پیشہ وغیرہ سے صحت کا مشورہ تھا جس حالت میں وہ اپنے بیچ نعل
کرم سے صحت کا علاج جاری رکھا فرما۔ تھے اس مہجہ کی فائزانی وقت انہما صاحب
کا کراچی سے ۲۰ کی بیچ آیا ہوا تھا کہ کو روپ کو عین صبح کے وقت چوٹیا تھا جس
یہ کہتے تھا کہ حضرت ابی بنہ رشتہ پرور تھے کہتے - اس کا شعلہ کو ہر سا جہاں غلات پر
ہی چھتے آ رہے ہیں کہ کہنے کیوں اس سے قبل غلٹ مشورہ نہ ہو جب فوت کی مشیہ میں
آؤں ان حکمت اسکے بعد یہ اس سے تحقیق کر چکے تھے کہ مولانا کا جہان بہت ہی صحت کو راقی
ہو چکا تھا کہ کو مہجہ کے لیے روزانہ چار اور نہ کراچی نہیں آتے - اور نشیہ کی اس
کی اطلاع آؤں کہ زریحہ سے حضرت ابی نام مجھے میں آ رہے تھے اس سے غلط فہمی
تربوئی - مہجہ کی نہ کہ بعد مولوی عید اللہ بھٹا جہاں آ رہی تھی سبہ بخیریں کا یہ دور تھا
میں اور حضرت ابی نے اس سنا اس ناکارہ پر مولانا یوسف صاحب کی بیچ واپسی کی
مررت سے یہ ہم سوانہ ہوں کہ وہ بیچا نا نا چر جائے گا - مہجہ کی فائزانی کے بعد سے
اس میں خوب درد ہو گیا - اس کے بعد چار بیچ کے عین سے ہی اس کے بعد سے
برابر اجتناب کا اثر ہے - اسی وقت دور دکانا بیچا ہو چکا - وہ نہ شہر کو رہی رہے ہیں کہ
مولوی انعام صاحب بھی انکس یہاں میں اور بڑی شدت - سبھے رہی کہ ان
سے جتنی مدد نہ ہے میں مگر مجھے یہ علامت ہے کہ نہ تو یہ مدد نہ ہے کہ ان کی ضرورت
اقدس کی زیارت نہ کر کے کا ان میں بھی نظام رکھی پر ہے - کو مہجہ کی حالت بھی
وہ ہے اس لیے کہ ان کا پہلا خط قلب اجمالتہ ہو جو کہتے کہ انہما وہی ان
پر دیا تھا جس دن ان کی سر سے روانگی کا دن تھا اور دوسرا زمانہ سے جو کہتے تھا وہ
یہاں ہم راکتور کو پہونچا اور یہاں کہ کر مہجہ کی بیچ رہی کہ جب وہ مہجہ کی کل رہی تھی
حضرت اقدس کی غایت میں سلام کے بعد ان کا خود سبب کل جہاں کی فائز
کہے کہ یہ قادیان کی چند منٹ کو آئے تھے سلام نصیحت لے رہے اس وقت کہنے
اور بعد بعد تحصیل ہی کہیں کہ ان میں چلے گئے -

میدت سدا بیورو پر چڑیا۔ وہلی کے اسٹیشن پر مسلمان دستار دیں۔ خود سید سے
 چلے آئیں مگر پھر غصہ اس پاس بیٹے نہ قرار پایا کہ وہلی پر جو عجم ہو گا اس سے نہ امت
 ہوگی۔ حضرت اقدس کہ نہ امت میں اسلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ پیر کاہن
 کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ سو موسیٰ عبد اللہ ان دنوں خط بھی ملا نظر کر میں کہ اس پر جگہ
 درجی نقطہ

خط آٹھنے کے بعد آج کی ٹھکان آگئی اور نہارا سنگل ۲ فورسز کا خط بھی مل گیا۔ کوئی
 ہدایت اس میں جو نیو ریت نہ تھی۔ عطار اور جن کل شب میں دہلی سے آکر صبح پہنچے
 رانچو گیا ہے۔ تجھے ان کے سفر کا حال کچھ معلوم نہیں۔

تذکرہ جمعہ

۱۱ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

عزیزم موسیٰ عبد اللہ صاحب سلمہ
 کوٹھی ۲۲ جلی رنڈ۔ لاہور مغربی پاکستان، ان



نکریں عزرا ان موسیٰ عبد اللہ صاحب سلمہ موسیٰ عبد اللہ صاحب سلمہ

بعد اسلام ستون رکھ کر ان کی شب میں رونوں کے کاڑھ موزی عبد اللہ صاحب
 کا نو بیورو موسیٰ عبد اللہ صاحب کا ۲ بجادی اول کا چوتھے۔ کل اتوار کی وجہ سے خط نہ
 کھڑا۔ موسیٰ عبد اللہ صاحب بھی موجود تھے۔ اس وقت ان کو موسیٰ عبد اللہ صاحب
 صاحب ان خط خاص طور سے رسے دیا تھا۔ ان کا بیان ہے، ان کا فرمان ہے کہ ایک
 حشر سے زیادہ دواؤں مسعودیاں مسکوڑہ والے کے ساتھ حضرت کی دعا ابراہیم کر
 دی تھی۔ جو آپ کے خط سے ایک جہت قبل دیاں پہنچتی چاہتے تھے۔ موسیٰ عبد اللہ صاحب
 صاحب کے پہلے خط کی نقل اسی دن جبکہ میں وہلی تھا معلوم ہوئی عبد اللہ صاحب نے خود ہی
 نقل کر کے دواؤں عطار اور جن کے پاس بھیج دی تھی اور واپسی پر میں نے اصلی کا ڈھان
 کی خدمت میں بھیج دیا۔ موسیٰ یوسف صاحب پر رسول خیر کوہلی سے آئے تھے کہ ان
 کی کار میں پہلے آئے آیا تھا۔ کل دھواؤں دیو کے لیے گٹھو گٹھو تھے۔ ورنہ آج وزیر
 تھک واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب کا بھی ایک دوا انہی دن مہوتے

کی طرف سے ان کی تسلی کے لیے یہ آیا تھا کہ گھبراؤ نہیں میں جلدی ہی آجاؤں گا۔ یہ لفظ حواشی کے ساتھ راجپور پہونچا اور وہاں سے مزید حواشی کے ساتھ یہاں شہرت پا گیا۔ جے پور سے اتنا بلجیم کا خط آیا کہ میں ان کی طرف سے حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد مہربانیت کے لیے دعا کو لکھوں۔ بھائی انیس چاسکا مہم کی آمد آپ کے خط سے ہی معلوم ہوئی۔ خود ان کا بھی خط براہ راست آیا۔ لیکن یہ پتہ نہ چلا کہ وہ لاہور میں یا واسے نگر۔ اگر وہاں ہوں تو سلام سنوان کے بعد لاہور اور اس وقت وہاں دوں تھانہ کی حاضری کا شکر ہے۔ نیز یہ کہ وقت نکال کر لاہور کچھ زیادہ قیام کر لیں تو نہایت ضروری اور مفید ہے کہ یہاں تو دیر کی مشکلات میں گمراہی بھی بار بار آنا مشکل ہے۔ وقت کو غیرت سمجھیں۔ حافظہ عبدالعزیز صاحب کی علالت کی خبر سے قلق ہوا۔ اگر وہاں ہوں یا آپ خط لکھیں تو سلام سنوان کے بعد عیادت کر دیں حق تعالیٰ شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستریدہ عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حق تعالیٰ شہداء اس مبارک سایہ کو تادیر برہنہ سے سروں پر قائم رکھے۔ فقط

اگر صاحب کے پاس سے ابھی شمیم واپس آیا۔ انہوں نے بہت المینان برپا کیا کہ کوئی فکر کی چیز نہیں ہے۔ اسے اختیارات ہو کر رہتے ہیں۔

نکریا، نظامِ علوم
مجاہد لاہور ۹۷ھ

عزیز گرامی تہذیبی مولوی عبدالحق صاحب سلمہ
کوشی سے آبی جیل رڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی تہذیبی مولوی عبدالحق صاحب سلمہ!

بعد سلام سنوان۔ ذاتِ خلافت امید تمہارے دو کارڈ اور مولوی عبدالمنان سے ایک کارڈ پہونچے۔ پرسوں کے خطوط اور مہم کے دستی خط کا جواب مہم کی طرف سے کچھ چکا ہوں۔ آج سچ اہم دین آیا تھا۔ تمہارا بہت شکوہ کر رہا تھا۔ جس کی تفصیل مولوی عبدالمنان کے کارڈ میں ملاحظہ کریں۔ ذاتِ تمہارے دو کارڈ ایک مذہب

کا دوسرا سفر خفیہ کا بیک وقت پہونچے۔ تفصیل حالات سے فی الجملہ اطمینان ہوا۔
جہاں انکرام صاحب کو تھارے خطوط خود ہی پڑھتے ہیں، اس لیے کہ تھارے وقت
آنے میں اور تھارے شیر و فیرو سب بھان کھانے کے وقت ہوتے ہیں تو میں انہیں
کو دے دیتا ہوں کہ آواز سے پڑھ دیں، تاکہ سب سن لیں۔ جہاں محمود اہی بیک
یہاں نہیں پہونچے۔ دہلی سے تودہ جھو کو سنا ہے کہ وہاں آگئے تھے۔ رات میں میرٹھ
کے ضلع میں دہوڑی میں خالہا اب تک مقیم ہوئے گئے۔ ممکن ہے وہیں کا نہ جلد
چلے گئے ہوں۔ اب سبکل یہاں خربسہ دھور میں باراش اور ڈر اور ماری کا بہت زور ہے
جس کی وجہ سے سردی بھی خوب ہے۔ رات کو طاراجن صاحب کو میں نے لکھا تھا
کہ لاہور کے خطوط میں تھارے وہاں آگے کا ذکر نہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا جواب
مولوی لطیف الرحمن کے کانٹے میں تو یہ کہ کیا کو میرے جانے کا ابھی تک کوئی حکم نہیں
بیٹھا۔ خود رات کو طاراجن صاحب کا کارڈ آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ پاکستان کا
خیال غریب میں تو ہے نہیں ہے۔ یہاں کے کام میں دیر ہو رہی ہے جلدی ختم
نہیں ہوتا۔ کج کے قینوں کا کارڈ بھی وقت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پہونچ
دے۔ جہاں انیس اگر وہاں ہوں تو ان سے سلام سنوں کے بعد کہہ دیں کہ
تھارے متعلق قیام معلوم نہ ہوا۔ اس لیے براہ راست کا رڈ نہیں لکھا مختصر مضمون
رائے ڈاکٹر کے کارڈ پر بھی لکھ چکا ہوں اور مولوی طویل صاحب کے پہلے کارڈ پر بھی
لکھ دیا تھا۔ حضرت آندہ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

کر کیا۔ مظاہر علوم
۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبد طویل صاحب سکر
کوٹلی جیل روڈ۔ لاہور (دختری پاکستان)



عزیزم عاتقہم اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ رات تھار کے بعد عنایت نامہ مؤرخہ ۹۔ جہاں الاول
پہونچ کر صاحب منت ہوا۔ جو کئی کثر صاحب کی خدمت میں پہونچ دیا مولوی صاحب

کا گراچی نامہ بھی سرور خاں نوہر زات پہونچا۔ ان کی خدمت میں سلام سنون کے بعد عرض کر دیں کہ یہ نامہ دوا دل سے دعا گو ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے افضل و کرم سے تارین کی ترقیات سے زیادہ مت زیادہ نوازے۔

محمد وحی حافظ عبدافتر زہاد صاحب کی علالت اور مصروفیت کی وجہ سے اسے نہایت تشویش ملا سکے کا قلع ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ان کو غمخوار سے جلد نجات عطا فرما کر زیادہ سے زیادہ وقت حضرت اقدس کی خدمت میں گزارنے کے اسباب پیدا فرما دیں۔ سرور وحی عبدالغنی صاحب کا کوئی خط رات نہیں تھا۔

مکرم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب کی خدمت میں سلام سنون۔ پنجاب کا گراچی نامہ بھی کل کی رات کے بعد وصول ہوا تھا۔ اس سے قبل، جب اسی الزام کو بھی پہونچا تھا۔ اس کا جواب تو بندہ نے اسی وقت ارسال کر دیا تھا جو انتشار اللہ اس کا رد کی رہا تھی کے دان مل گیا ہوگا۔ کل کے کاٹھ کا قلع اگر صرف مجھ سے ہوتا تو کل ہی اس کا جواب لکھ دیتا لیکن اس کا قلع شاہ صاحب اور راقی عطا الرحمن صاحب سے تھا۔ راقی صاحب تو رامپور میں البتہ شاہ صاحب کو شہر حجاب رات کو اکثر تشویش ملتا ہے۔ اس لیے کل ہی تارین شہر صاحب کے حوالہ کر دیا تھا۔ کرات کو شاہ صاحب کو لکھا دیں۔ اگر وہ مجھے کچھ جواب بتا دیں گے تو بندہ لکھ دے گا۔ وہ خود تھریفر مار دیں گے تو اوہی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اور اکثر محرم صاحب کی خدمت میں بعد سلام سنون۔ یہ نامہ ان جھوٹ کے لیے دل سے دعا گو ہے۔

عزیز مہر مہدی عبدالحلیم صاحب سزا
کوٹھی ۲۰۱ جیل روڈ، لاہور، مغربی پاکستان
ذکر کیا۔ علیہ معلوم
عاجز ادنیٰ کلام، حق تعالیٰ



عزیز گراچی قدر مہر مہدی عبدالحلیم صاحب سلمہ

بعد سلام سنوں۔ آج دو قصبہ کو تمہارا سے ڈاکہ مار ڈیوڑھا اور ج۔ اچھا ویکٹر سوچیں۔
 سنت و مسرت جو رہے۔ انتہائے تقدس کی محنت کے مشروب سے بہت مسرت رہے۔
 حق تعالیٰ شانہ! اپنے فضل کی دکر سے محنت و قوت کے ساتھ قادیان پر ہم لوگوں کے
 سروں پر قائم رکھے۔ یہاں ہمارے بھی ایک انتظام الدین کے صفائی برکات کو بھگت رہا
 ہے۔ عذرا تھکے اور وہ ان سر کو سلا باقی ہے۔ اگرچہ اس میں دخل نہیں
 ہے۔ منہ خوں کے جوہر کو بھی ہے کہ اب تک انتظام الدین کے سفر کی ۲۲ کھجی نہیں بنت
 تھی اور اب پندرہ سال بھی سر پر آگیا۔ اس طرح سبق کو مستعمل بھی بڑھ گیا۔ حق تعالیٰ
 کو بقول خدمت، حمدیں خدائی کے سبب ہمیں کی باتیں ہیں۔ خدمت تقدس کی خدمت
 میں سلام کے بعد خدائی اور خدمت۔ بھائی نہیں ہے بھی ساتھ سنوں کہ دیں چائی
 تھیں کا خدمت سے کیا ہے۔ ۲۰ نومبر تک دیکھی کہ لکھا۔ ہے۔ تھکے اور
 کمر خور۔ اور انہیں صاحب مدنیو قلم

بعد سلام سنوں۔ کئی برس تو خدمت کے بعد آپ کے کاروبار کا جواب کل اتوار
 کو شام صاحب نے ایک کے کارڈ پر لکھ کر ارسال کیا تھا۔ مگر اس کو بڑے نرم لے کر
 کر دیکھیں کہ کیا کر رہی ہیں۔ اس کے ہاتھ کی تھی۔ اس میں ناکانی کی غفلت تھی۔
 لیکن ہے۔ مضمون نے برجہ رست۔ سال کی رہا جو۔

مواہبی عہد رفتان صاحب کا کوئی خط نہیں آیا۔ اس لیے جواب بھی نہیں۔
 سلام سنوں کہ میں فقط واسلام

عزیز بر مروت وید الجلیس سلم
 نوش جلی جلی بدھ۔ پور ڈاکہ کی پاکستان
 نوریاہ نصہ ہر شاہ
 ۱۲ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ



عزیز بر مروت وید الجلیس سلم
 بعد سلام سنوں کہ میں فقط واسلام
 موہبہ رفتان ہوا۔ خدمت کی محنت کے مشروب سے بہت مسرت رہے۔

غیبت نہ آنے سے تعلق ہے۔ حتیٰ تعالیٰ شافعی اپنے فصل و کرم سے ہر نوع کی محنت و قوت عطا فرمائے۔ اب تک میں تم لوگوں کے خطوط روزانہ ڈاکا لیا کرتا ہوں۔ اس خدمت میں فوراً بھیجتا رہا۔ مگر آج شہر اپنا گھرہ ایوم کے لیے جا رہا ہے اس کی غیبت میں یہ تسلسل و ذخیرہ ہے۔ کوشش کروں گا کہ کچھ دوسرا ذریعہ پہنچا دیا جائے۔ یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ مفتی سعید احمد صاحب کا بیوری جلال آباد کے مدرس جو خدمت اللہ میں کی خدمت میں کئی بار حاضر ہوئے تھے، اسی وقت جمعہ میں انتقال فرما گئے۔ دل کا دورہ ان کو اکثر عرصہ سے چڑھا رہتا تھا۔ تبعات کو شام کے ۴ بجے کے قریب دورہ پڑا اور اس وقت کو ۹ بجے چل دیے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اہل علم و ادب کو یہ خبر ہوئے تو ہر طرف غم و غصہ ہو گیا۔ خانی چھوڑ دیا ہے۔ ان کے عزیز عبدالرزاق صاحب کھنوی جو ان کی زمین دیں، کل جلال آباد سے ایسی باتیں کرتے تھے۔ انہیں سے تفصیل معلوم ہوئی۔

حضرت اللہ علی کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاری عید الرحمن کا رات پرچہ کسی گاؤں سے جس کا نام پرچہ پر تھا، پہنچا۔ حضرت کی خدمت میں سلام کھینے کو نکلا ہے۔

مرانا عبد الرحمن صاحب کا والد امیر دہوی منظور احمد کے پاس آیا تھا، کہ بزرگ نے جو حیاۃ البقیہ مضمون لکھا ہے۔ اس کے ۵۔ ۶ نمبر بند بھیج دو۔ اس کا کارہ نے نہ تو طبع کیا نہ خیال کیا۔ وہ ان کسی نے اس کو طبع کروا دیا۔ اگر کوئی ہو تو ایک دو مجھے بھیج دیں۔ فقط والسلام۔

عزیز محترم سرسوی عبد الجلیل صاحب مدد۔ تہہ۔ ۱۔ منظر عصم کوٹلی مہل۔ انیل روم۔ لاہور۔ مغربی پاکستان) ۵۔ جلدی لاہور ۱۹۵۷ء



عزیز گرامی تہہ سرسوی عبد الجلیل صاحب مدد! اید سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے تمہارا۔ ۵۔ دو کاغذ ایک گھنٹہ پہنچنے

نیز گرامی تہذیب و ترقی جلیل احمد صاحب مدنی و منکم۔

بعد ساراہ مستون گرامی احمد مورخہ ۱۵۔ جمادی الاول پہونچ کر موجب منعت
ہوا۔ خواہر صاحب کی خدمت میں پہونچ دیا تھا۔ کل بھی ان کا خطاب اس نامہ پر
ایا تھا۔ آئی پھر ان کا کاش بداعترافہ کہ میں اسی سلسلہ میں بزرگ کموں کو کرن حالات میں
سلف کو کمپوز کیا نہ کر کے کہوں آتا۔ سہارنپور کے تعلق کو یہ غور تھا کہ وہاں کے
لوگوں کو دینا نہیں ملتا۔ کیا کمپوز و دلوں کو لا اور کافر بھی نہیں ملتا۔ ہمیں معلوم
ہو کہ یہ نامہ کوئی مسلمان میں داخل نہیں دیا کرتا۔ میرے بندہ حبیب میں تو صاحب کا
اصرار اس میں چاہیے وہ بھائی زولیا پاکستانی بنے تھے۔ میرے مدد میں
تو اس میں تھپتی کی راستہ پر رہا ہے۔ اور نہ چاہتے کہ میں خورانی واسطے کے لیے
حبیب و دوستوں کا اصرار پسند نہیں کرتا۔ فوج خودی پر کموں انظر کہ وہاں میں احمد
سورجیہ حبیب صاحب لا دلا دلا دلا۔ ان کی اکثر صاحب کے شدید اصرار پر کل بھی تھپتہ
لکھا تھا۔ آج بھی تھپتہ دیا ہوں۔

مشرقا۔ شہید کی نہشت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ راستہ میں
صاحب کے داماد بھائی احمد فتنہ ایسٹویر پاسے ارساں کیا ہے۔ یہاں اور تھپتہ کو نموں
ملے کہ وہاں کو خود ان کے ساتھ ہے۔ بھائی احمد پر دل۔ یہ فتنہ و الدین کے ہونے
میں بھائی محمد کے قتل پر تھپتہ میں۔ مضمون ہوا کہ وہ کتا بھلہ میں۔ احمد عبد اللہ خان کا
خط و دہ دون۔ سند آتا ہے۔ حضرت احمد کی غیرت پر چھٹی تھی جو لکھ دی اور حضرت
کی خدمت میں سلام ملنے کو بھی تھپتہ ہے۔ یہ بھی لکھا ہے۔ دس بارہ دن یہاں قیام
رہے گا۔ نقطہ سلسلہ۔

نور علی صاحب
وہ بھائی احمد

نور علی صاحب احمد جہاد احمد صاحب سلام
کوئی احمد جہاد احمد جہاد احمد صاحب سلام



عزیز گرامی قہر عانا کما اندوتم؟

بعد سلام مسنون۔ کل کی شب کی شب میں بعد عشاء تمہارے دوکانہ مسوونہ ۱۸۱۶
جہاز الاول پہونچے۔ جن سے تمہارا لاکھ پورا ہوا۔ حقان جانا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں تمہاری
غیبت میں تمہارے نام کے خطوط کا جو آپکل رشتہ بازی جا رہے ہیں، کیا ششہرہ ہوگا
تحریر کے موافق اس خط کتاب کو تمہاری ڈاہی ہو چکی ہوگی۔ ایک خط میں جو تمہاری غیبت
میں پہونچا ہوگا، مفتی سعید صاحب کا پہوری، ۲۰۱۱ میں جہاں آباد کے حوالہ آ تھا، کی خبر
بھی لکھی تھی اور تھانصا صاحب کے امار صاحب کی معرفت چار کا رو صراٹو بر ارسال کرنے کی
بھی اذن ع دی تھی۔ مولوی عمران صاحب بھوبائی کل صبح آئے تھے آج واپس گئے۔
سلام اور دعا کی درخواست کر گئے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ مولوی حبیب
الرحمن صاحب کے پشاور جانے کا حال خوارن کے خط سے بھی معلوم ہو گیا تھا۔ اب
خانا ڈاہی ہو گئی ہوگی۔ پشت کا معنون ان کی ڈاہی پران کی خدمت میں پیش کر دیں
فقط والسلام

کرم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب مدنیو عظمیٰ

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مورخہ ۱۰ نومبر کل کی شب میں عشاء کے وقت
ملا۔ حسب تحریر اس خط کے پہونچنے تک پشاور سے ڈاہی ہو گئی ہوگی۔ اس سے
مولوی حبیب کی معرفت ارسال ہے کہ شاید رشتہ میں دیر لگے۔ حضرت اقدس کے
لاہور کے سفر پر ٹوٹ کر برکت علی صاحب بہت نا راض ہیں۔ اس بنا کارہ کے پاس
تھوڑے بہت ہی کے پہونچے کہیں شدت سے روکنے کی کوشش کریں۔ میں نے جو با کلا
رہ کر آپ کو لکھا ہے اور متعلق مزید آپ کا کھنا اس بنا کارہ غیر متعلق کے کھنے سے
زیادہ مفید ہے۔ کل عصر کے وقت حکیم محب الرحمن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ کل
ہی لاہور سے آئے۔ نئے نئے اور رشتہ پشیمانہ گئے ہیں۔ ان کو بھی گرامی نامہ دیکھ دیا۔

رشتہ اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی نصیر قبا

تنبیہ کر بھی گزری نہ روکھا۔

میرزا نور محمد بنوی عبداللہ صاحب، رانا صاحب الرحمن صاحب بنویضہم
کوٹھی ۶ سہلی، میل روڈ، لاہور، مغربی پاکستان،
۶ جولائی ۱۹۷۹ء
دو تہینہ



مکرم محمد سوادہی جیلان صاحب، وعزیز مولوی عبداللہ صاحب سلمہا۔

اب مسافر مستحق، محل کی جواک سے نام درلوں حضرات کے گزری، مانے چوتھے تیار ہی
تنبیہ بھائی لطافت دتہ کو نووا سے وقت کھانے میں مناد بنے جسے عصر کے وقت یوسف علی الرحمن
آگئے اور وہ دونوں خط پڑھنے کے واسطے لے کر چل دیے۔ اس وقت وہ سامنے نہیں
ہیں، جو پھر کو وہ کھانے پر آئیں گے۔ لیکن اس کے بعد ڈاک کا وقت نہ رہے گا، اس
یہ اس وقت سب سے پہلے پار کے بعد خط کھینچنا ضرورت کر دیا میرا صاحب کا مہربانی
مجھ سے وعدہ کر کے گئے تھے کہ اوں حضرت اندس کی خدمت میں حاضر ہوگی، پھر
کیس یاد ہوگا، میری جیل کے خط کے بعد راجہ صاحب علی خاں سے قضیت کیا تو معلوم
ہوا کہ وہ ان سے یہ کہہ گئے کہ لاہور اسٹیشن سے سید سے کوئی جائیں گے، واپسی پر حضرت
سے نہیں گئے۔ راجہ جی کا بیان ہے کہ میں نے جرح بھی کی کہ پھر چار کا ڈبہ کیوں لیا نہیں
کھو جانے گا، مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، کل شام یوسف علی الرحمن آئے تھے، آج
تیار ہے، کل صبح واپس جائیں گے۔ بھائی محمود اپنی بھی اوائلی دسمبر میں بلوچستان کی
ادارہ کر رہے ہیں، کل صبح راجہ علی الرحمن بھی آئے تھے، آج اس وقت مسافر کر کے
نہر رہے ہیں۔

حضرت اندس کی خدمت میں بہت بہت مسافر کے بعد دعا کی درخواست کر رہے
ہیں، کسی الی پریشانی کے ذیل میں آئے ہیں کہ کسی قرض خواہ کو نشانہ بنے، جلی میاں کی
شب میں کھنڈ سے اگر یہ صنف نگر گئے کہ کس کو صاحب کی جگہ آجی کا انڈیا تھا وہ
دلی، کہ یہ میرا صاحب کا انتخاب ہے کہ کل شام ہم جگہ میاں آئے۔ آج یہاں قیام ہے
شام کو یہ جگہ کھنڈ واپس جائیں گے، فوجی مشورہ کے بعد ۲ بجے ہی کو انہوں نے

میں اپنی روحانی طے کی۔ ان پر جلد حاضری کا شدید تقاضا تھا۔ مگر آخر وہ میریں ایک بڑی کانفرنس کی مسدات کا عنصر سے اخبارات میں اعلان ہے اور اس سے قبل بھوپال کے اجتماع میں شرکت کا وعدہ وغیرہ بدعت سے خشنے ساتھ لگ رہے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر رہے ہیں میں یہ کار کی طرف سے بھی حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ راؤ عبد جبار الرحمن کے ساتھ اب انکھول پر بھی شدت سے اثر شروع ہو گیا۔ کتاب دیکھنے میں بکھر چلے گئے ہیں بھی وقت ہونے لگی۔ اثر قلم لے رہے فرمائے کہ اپنا تو ساویس کام انکھول کا ہے۔ عزیز جوی جلیل سلمہ رموی جلیل سلمہ صاحب سلمہ۔ کر گیا۔ اس شنبہ

کوئی ۱۲ مئی۔ جیل روڈ۔ لاہور و حضرت پاکستان ۲۹ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ



عزیز گرامی قدر رموی جلیل سلمہ

بعد سلام مسنون۔ میریں کے وقفہ کے بعد دو شنبہ کا کھانا ہوا خطرات شب بخیرہ میں خٹا کے بعد ہو چکا۔ تم نے شکہ صاحب کے ہو چنے کا تو ذکر کیا۔ مگر حکم میں احسن صاحب بھی تو ان کے ساتھ ہی گئے تھے۔ تم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کی آخرت میں نے ایک دستی خط بھی ہر سال کیا تھا۔ تعجب ہے کہ وہ راسخ میں کہاں رہ گئے۔ تم نے شاعر صاحب کے ہمراہ مسدہ استیاء کی تقسیم کی تفصیل لکھی۔ مگر یاد سے ڈب کا ذکر نہیں کیا کہ وہ تقسیم میں کدھر گیا۔ وصولی میں تو ذکر ہے۔ اگر موصولہ استیاء کی تقسیم نہ رکھتے تو پراس کا بھی انیال نہ آتا۔ مگر اس کے سوا اور سب کی چونکہ کھلی اس لیے خیال تھا۔ علی میاں دو شنبہ کی شام کو کھنڈ واپس چلے گئے۔ یہیں دو شنبہ کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ہجری وہ اپنی حاضری کے لیے طے کر گئے۔ راؤ عطار الرحمن بھی تین دن یہاں قیام کے بعد کل صبح راہپور میں کو چلے گئے۔ یہ صاحب کی کل شب میں آمد کی خبر سنی تھی۔ علی الصباح ان کی خدمت میں آدھی بھیجا کہ شاید وہ کوئی خطہ نیرو لائے ہوں مگر معلوم ہوا کہ وہ رات میں آکر علی الصباح میرٹھ چلے گئے۔ ان سے ابھی تک خطوات

ہے تو برکت اس قافی میں کو جمع میں مشائی چلے۔ جو حدیث شریف سے واقف نہیں، ان میں
 پر عبور نہیں۔ ان کو اس کا ایک ہرگز جائز نہیں۔ سنت گراہی کا انرا لہ ہے۔ اس بونصیب
 نے بعد و نسبت عبار میں مسخ کیا ہے۔ مثال کے طور پر لکھتے ہیں کہ حافظ ابن جریر کی تصنیف انتہی
 سے یحییٰ کا قافی میں کیا ہے کہ حافظ نے ان سے بڑید کا توین قف۔ اب ذرا کوئی شخص اصل کتاب
 کو نکال کر دیکھے تو معلوم ہو کہ حافظ نے اس میں یہ لکھا ہے کہ یحییٰ جو ایک ثقہ آدمی میں انہوں نے لندن
 سے جو ثقہ ہیں یہ نقل کیا ہے کہ میرے سامنے حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے کسی نے بڑید کو ایر الثمن
 کہ دیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز نے اسی کے کلمے کو اسے کہ تو بڑید کو امیر التمنیں کہتے ہے۔ اس
 الفاظ کو لکھ کر اس نے اس کو لکھا کہ حافظ نے یحییٰ سے بڑید کو وین نقل کیا تعجب ہے کہ مولانا حمزہ
 کے دہان پر سے جہ سے ہی یہ کتاب حضرت کی مجلس میں پڑھا جاسکتی ہے۔ حدیث بخت میں برسطو
 اس پر لکھ دی کہ میری صاحب قوافی پر ہے ہیں۔ ڈاک کا خط معلوم کتب تک پہنچے۔ حضرت تدر
 کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ تم نے دین کا تویر کو ایسا اڑایا کہ کوئی غلط دعو میں
 ڈر نہ کرے نہیں ہے تمہاری غیر غیبی باری سیکور کے برابر ہے۔ یہ ارد اکرام کو بیان ہے کہ
 چلو کے ڈیپر ہمارا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں خود ہی نام لکھا تھا خط لکھنے کے بعد میر صاحب والا
 دستخط خط چھپ گیا، مگر بہت جلد ہی میں سرسری پڑھا۔

نقد

ذکر

۳۔ بحار الشافی ۹ د



سفر ہرم خانم و شہر ہرم

بعد سلامت سحرشوں۔ رات اٹھارہ کے بعد قمار کا رولہ سوزھم۔ جنوری، اڈانی پور
 کہ مردب منت ہوا۔ مجھے تو پہلے نہ مال تھا کہ حکیم مقبول نے جو خط لکھ دیا وہ ہمارے
 ہو گا۔ اس لیے کہ مولوی عبد الستار صاحب کا تو پرچہ انمول نے دیا کہ تمہارا زبرد
 سمجھ میں آتا ہے۔ اس کا رڈ سے تقسیم ہر گئی کہ وہ تمہارا ہی تھا اور غلط بھی زیادہ ہوا کہ نہ
 معلوم میں میں کیا ہو گا۔ جب سے حضرت اقدس کی تجدیلی علاج کی تیر سنی ہے نہ کر

ہے کہ یہ علاج موافق آتا ہے یا نہیں۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ حضرت اقدس سرہ خود بہت شدت سے حضرت مدنی کے قصص میں اس پر نگہ فرما چکے تھے۔ لیکن تبار سے آج کے خط سے کچھ اطمینان ہوا کہ کچھ موافق آ رہا ہے، خدا کرے کہ موافق آجائے اور یہ حوالہ سب اللہ ہو جائیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کریں۔ مولوی احمد علیہ صاحب کے عاثر کا حلو تو ہو ہی گیا ہوگا۔ حق تعالیٰ شائد منہضت فرمائے۔ میں نے برعوض ہر کلمہ خط میں اپنے معنوں حلوۃ الہی کے متعلق لکھا تھا اور تم نے جواب میں لکھا کہ مولوی عبدالرحمن صاحب نے نہیں سنا کیا۔ یہ مولانا عبد اللہ الرحمن صاحب کالمپوری سابق صدر مدرس مظاہر علوم تھے۔ ان کے بعد میں بھی مولانا منظور احمد صاحب کے پاس تھا ضاویا۔ تم نے ”پیام مشرق“ بھیجا۔ شکریہ بگم یہ دیکھ کر بہت ہی تعلق ہوا۔ اس قدر غلطیاں غاشط میں ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کاپی کا مقابلہ کیا کسی نے دیکھا۔ کیفیت تعرض کی جگہ کیفیت قومن، بے عمل کی جگہ بے عمل فضلو کی جگہ فضلو، روایت صبیح ابن جہان کی ہے کی جگہ روایت صحیح ابنی جان کی میرا اصل منظر بن گیا کہ دیکھ کر حیرت ہو گئی۔

حضرت کی خدمت میں دعا کے لیے بہت ہی درخواست کریں کہ امراض ظاہر و باطن نے بہت ہی گھیریں۔ فقط والسلام
میرزا محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوشن ۲۰۲۱، جیل موٹر، لاہور، مشرقی پاکستان

ذکر کیا۔ مظاہر علوم
بجادی اشانی ۱۹۳۸ء



میرزا محترم مولوی عبدالجلیل صاحب مدنی رحمہ
بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے ۶ بجادی اشانی روشنیہ لکھا ہوا خط پہنچا کر کل
ڈاک اتنی دیر میں آئی کہ اس وقت جو ب کا وقت درج۔ غرض سے حضرت تک آجکل سبق
ہے۔ اس سے بہت ہی سرت ہوئی کہ علاج موافق آیا اور حضرت اقدس کو بھوک

بھی لگ رہی ہے اور عوارض میں بھی افادہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ مجھے تو تبدیلی کے بعد بہت ہی فکر سوار تھا۔ حق تعالیٰ شانہ! اپنے فضل و کرم سے صحت کا مدد چلے۔ مگر وہ حال فرما رہے تھے۔ تم نے امام صاحب و میرزا صاحب کا جہاز کوڈا میں لے آگیا تھا۔ اس لیے خیال تھا کہ شاید آج جمعہ کی صبح کو کوڈا کوئی پیرچہ وغیرہ لادیں۔ مگر اس وقت اس پیرچے تک تو آئے نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ رازِ عطا الرحمن پرسوں سے یہاں تھے۔ پرسوں بھی اور کل بھی ملاقات ہوئی۔ آج کی خبر نہیں کہ وہاں یا پہلے گئے۔ دونوں دن کے سب کے خطوط ان کو دکھا دیے اور بار بار ان سے دعا کی کہ تعین کا مطالبہ کیا کہ آپ کو کچھ دنوں کے تعین تو انہوں نے کچھ دیا نہیں اور بقول برادر اگر ہم جس سفر کے اپنا رازِ عطا الرحمن شاہ صاحب و برادر محمد جوں اس کی تعین ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ ہر مرتبہ یہ کہتے رہے بس جی تیار رہی ہیں۔

کرم محترم مولوی عبدالغنی صاحب سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ کل کی ڈاک سے آپ کا بھی گرائی نامہ پہنچا تھا۔ لیکن اس کا معظم حصہ مولوی عبداللہ صاحب کے نام تھا۔ اس لیے وہ حصہ کے بعد اس کو ملے گئے۔ کہ میں خود ہی جواب لکھوں گا۔ حضرت اقدس کی صحت کی خبر بہت بہت ہوئی۔ لفظ تعالیٰ شانہ! صحت کا مدد عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

کرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ! نوکریا۔

کوٹھی ۲۲۱۔ جیل روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان) ۱۰ جنوری ۱۳۶۱ء

کرم محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت پہونچا کتاب خدمتِ عبادہ کے متعلق تھنے لکھا کہ خواص کے صبح میں پڑھی جاتی ہے لیکن جن خواص کا نام آپ نے لکھا، وہ بھی تاریخ اور حدیث کے زیادہ ماہر نہیں ہیں اور اس کتاب میں بددیانتی سے کام لیا گیا

ہے کہ لا تقربوا الصلوة سے نماز کے پڑھنے کی قرآن پاک سے ممانعت کے
 مشابہ ہے۔ تم نے لکھا کہ انھوں نے اضافہ کے بارے میں کچھ نہ لکھا۔ یہ مجھے یاد نہیں آیا کہ
 اضافہ کیا چیز ہے۔ شاید میرے مضمون کے پڑھنے میں کوئی غلطی ہوئی یا مجھے یاد نہیں
 رہا۔ عطاء الرحمن کل شام کھڑے کھڑے آئے تھے، مجھ سے تو ملاقات نہیں ہو سکی
 مگر جانی اکرام سے مدرسہ میں عبادت کے ساتھ مل کر یہ کہہ گئے کہ اب تو مجھے کلاسپور
 جانے کی جلدی ہے لیکن لاہور کا نظام دو شنبہ کا بننا ہے۔ چوتھے ماہ میں شقائق صاحب
 برادر محمود صاحب کے متعلق سنا ہے کہ جائیں گے۔ میر جی کے اہل قبا کو کا مسئلہ
 ابھی تک یا نہیں آیا لیکن یہاں سے ہر جانے والے سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ
 تیرے ساتھ چار کتھ، تمباکو کو کوئی چیز ہے یا نہیں۔ ان سے بھی مجھے یاد پڑتا ہے کہ
 پوچھا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست فقط والسلام
 عزیز مولوی عبدالجلیل مسکن
 کوٹلی ۲۲ جیل روڈ، لاہور (مغربی پاکستان)
 نکریا، مظاہر عدم
 ۷ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ شنبہ



عزیز گرامی! تھراخانہ کا اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ پڑھوں شنبہ کے دن بعد عصر میر صاحب کے اہم جی کے
 ہاتھ کا مرسلہ دستی پرچہ اور عشاء کے بعد وہ کارڈ جو سابقہ کارڈ پر مکرر ہے۔ جمادی الثانی
 کو لکھا، پہنچا۔ تمہیں اس نوع سے سابقہ نہیں پڑا اور مجھے اکثر پڑتا رہتا ہے۔ یا تو
 دوسری سیاہی سے ہوتا یا پھر اس کو الٹ کر لکھا جاتا تو پڑھنے میں سہولت پہنچتی ہے
 حال حضرت اقدس کی عاقبت مزاج سے بہت نبی مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شاذ اپنے
 فضل و کرم سے صحت و قوت رکھے۔ راؤ عطاء الرحمن صاحب بھی کل شب میں یہاں
 تھے۔ ان کے سامنے ہی خطوط پڑھ گئے اور کل صبح رات پورہ گئے۔ وہ دو شنبہ کا التزام
 کر کے اب چار شنبہ کو حتیٰ لکھ کر گئے ہیں۔ اگر اس میں کوئی تغیر نہ ہو تو اس کارڈ سے پہلے
 ہی پہنچیں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست

بالخصوص نگاہ کے لیے نگاہیں کرنا تو سارا کام اسی پر ہے اور اس میں بڑی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ یہ خبریں بہت کثرت سے سنی جا رہی ہیں کہ حضرت اقدس کے کھانے کے وقت خدام ادب خاص طور سے بیٹھے ہر لمحہ کو نگہ رستہ رہتے ہیں۔ مگر کس سے کہیں کیا کوئی۔ نالی اللہ مشکلی واللہ المستعان۔ دیکھ کی دوستی سے بھی اللہ کی پناہ خط لکھنے کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ۔ اجمادی الثانی بیونیا۔ اس سے تو ذرا نکریا ہو گیا۔ اب تو علاج کے موافق آفس سے بڑی مسرت تھی۔ مشکوک میں جراثیم سے نکر رہے واللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ نقطہ والسلام

کرم محترم مولوی عبداللہ صاحب مدظلہم
بعد سلام سنون تمہارا دوستی پرچہ امام صاحب کی سرفرت پہونچا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اس کو ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجوں۔ مگر ان سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے نام تمہارا مستقل پرچہ ان کے پاس ہے۔ جس کو وہ دوسرے دن یکشنبہ کو پہونچا کو کہتے تھے۔ اس لیے اس کو بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

کرم مولوی عبداللہ صاحبان سلمہ
کوٹھی ۳۲ - بی۔ جیل روڈ - لاہور (مغربی پاکستان)
ذکر کیا۔ نقطہ ہر علوم
۱۳ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ



عزیز گرامی قندہ عاقلہ کرم اللہ علیہا
بعد سلام سنون۔ تمہارا پرچوں یکشنبہ کا کھانا ہوا کارڈ راست علی کے بعد علی گیا۔ بہت ہی جلد ہی ملا۔ یعنی اتوار کو پیر کی شام کو مل گیا۔ یہ تہملہ سے خلاص کی کرامت کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔ لیکن جس وقت پرچہ کا اس میں ذکر ہے کہ کل راؤ مقصود علی مرحوم رانپوری کے ماہ جزان کی معرفت ارسال ہوا وہ اس وقت مشکل کی صبح کو دس بجے تک تو ملا نہیں۔ تحقیق مگر رہا ہوں کہ یہ کون صاحب میں۔
حضرت اقدس کے مزاج کی عافیت سے بہت ہی مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شفاء

اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت عطا فرماتا ہے۔ ابھی تک کہ تو دوا و عطار الرحمن اور برادر
 محمود کا گلہ بدھ کر کوئی چار سن رہا ہے میں۔ چھوٹے ماموں کا بھی پہلے سے لے تھا نگراب
 نہ ہے کون کو ایک دو روز کی تاخیر پیش نہیں ہے۔ سنا ہے کہ شاہ صاحب بھی تیار کیا
 کر رہے ہیں مگر ان کا نوا بھی دیر بھی نہیں ہے۔ مولوی آغا و الحسن کی طبیعت بدستور چل
 رہی ہے اور جبستان کو یکسر ڈاکٹر کر رہے ہیں کہ یہ جہانی مرض نہیں ہے تو ان کو
 اند بھی مایوسی سی ہو جاتی ہے۔ پھر مولوی ڈاکٹر برکت علی صاحب کے پاس برادر و کریم ان
 کا ایک خط حال کا دکھانے لگے تھے۔ انہوں نے بھی یہ کہہ دیا کہ جہانی مرض نہیں ہے۔
 کوئی مسئلہ مجددیہ اس کا علاج کرے۔ حضرت آدس سے دعا کی بہت ہی بدخواست
 کروں کہ ہر روز توجہ و غور سے دیکھ رہے ہیں کچھ دیکھتے ہیں۔ شنبہ کے ستر مولوی
 یوسف دکن الدین وغیرہ کی آمد کی خبر ہے کہ اسی دن شام کو یہاں سے واپس چلے گئے
 کی سڑک پر سب کے ہی گھوڑوں میں کوئی جبر تیلنی ہے۔ میں نے یہ کئی دن تاروں کے
 لوگ مولوی یوسف پر تھا تھا کر رہے تھے۔

مولوی منظور احمد صاحب کی طبیعت عرصہ سے بہت زیا و نامانہ چل رہی ہے
 دو چاندن ان کو نجات دے اور مرض شدت سے عبور کرتا ہے۔ پیشاب کا بندھن
 دن رات اس سے تباہی ہو چکا تھا۔ دماغی صحت کی شدید ضرورت ہے۔
 ان کا ہر عذر ایک ایک ہو کر جا رہا ہے اور اب کوئی پڑ نہیں کرنا۔

اسی وقت معلوم ہوا کہ قاری شفیق رحیم صاحب کے پاس کسی کا خط آیا کہ بدھ کی شام کو
 ان کے والد صاحب کا حرکت قلب بند ہونے سے رفقہ انتقال ہو گیا۔ انہیں تعالیٰ شاد
 نہ فرمائے۔ فقط والسلام

ذکر کیا۔ شفا بریلوم
 ۱۴۱۹ھ جو ۱۹۰۱ء

عزیز محترم مولوی عبدالحسین صاحب مدظلہ
 نوشہری، ممبئی میں مقیم۔ لاہور و مشرق پاکستان۔



معرکہ گرامی تد رما فافش زلمی

بند مسدوس منوں۔ تمہارا شانہ بگڑا کھل ہوا۔ اسی پرچہ مرسلہ بدستہ میں ہاتھ قلمو علی خاں
 رائے پوری۔ اہل مذہب کے قریب راز و ظلم۔ الرحمن صاحب کی معرفت پہنچا۔ چنانچہ مذہب کے
 بعد لکھنے سے بالکل معذور ہو گیا۔ اس لیے راز بھی کے اہل مذہب ارسال ذکر سکھوں میں
 ان کے اتوار کی خبریں ملے سنی تھی کہ ان کے ایک بیعت چھوٹے ماموں آتی تھیں وہ نکل تھیں
 گونا گورہ تھے اور دوسرے فیضی ہندو محمود کی خبریت دودھڑ سے ہمارا زخمی ہوا
 تھا کہ وہ نے بھی تاخیر کر کے دیا تھا۔ دوسری سے جڑ کر رکھ دوں پرتاری شیر مارا۔ اب نے
 یہ بتایا تھا کہ شاہ صاحب کی اس سے گفتگو۔ طے ہو چکی تھی۔ وہ بھی ساتھ جانیں۔ کہ اور وہ دینا
 لینے بھی گئے تھے اس لیے ابو عطاء الرحمن کا اتوار اپنے غیاں میں ملے تھا۔ یمن مغرب
 کے وقت وہ آئے تو مسنوم ہوا تو تیار ہو کر جانے لگے۔ یسے آئے ہیں بہت خلق ہو کر
 پہلے سے کوئی پر پہنچی نہ لکھ کر کھا۔

نقطہ تبیلی مذاج کی تفصیل جنوم پر نہیں بتی تعالیٰ شائد اپنے فضل و کرم
 سے جس کا بھی علاج ہو وہ جب صحت و عافیت فرما دے۔ یہ۔ ایسا ہمارا تورعائن کرنا۔ یہ۔
 دردن سے یہاں یہ خبر یہ روایت ہو کہ کٹر محسن بہت زور سے مشت کر رہی ہے کہ حضرت اقدس
 کے دینا میں توسیع مطلوب نہ ہوگی اور وہ دایس آگئے ہاپنی عشق سے قویہ روایت بالآخر
 ہے کہ گھر کے مکہ مرنے ہے۔

کل عین مذہب کے وقت حکیم۔ فدا گویا جو کل شب میں یہاں پہنچے اور
 اپنے کسی ملازم کے یہاں قیام ہے۔ وہ آئے۔ حقہ نمازہ نماز و وقت تھا اور بعد نماز
 بندہ مشغول تھا۔ اس میدان کو صبح کو چار میں ملاقات کی دعوت دے دی تھی صبح کی نماز
 انہوں نے یہاں پڑھی اور اس کے بعد تقریباً پانچ گھنٹہ حضرت اقدس کی مجالس سکھ کر
 نیکرے سنت پڑا۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ نغمہ بھی کہا کہ حضرت اقدس نے بار بار مجھے سلام
 فرماتے کہ وہ۔ یہ۔ اس شخصیت کو کہ کرم کا کس زبان سے شکر ادا کروں سکاش یہ ٹپکان
 اسے قابل مبرا حضرت اقدس کی خدمت میں بہت بہت سلام کے بعد وہ کج بدخوست۔

کر دی۔ یہ چندہ طور پر اس انتظار میں بیٹھ رہے تھے کہ میں اگر خط کو یا تو اس کی رسید
بھی مکہ دنیا کا فقط

آج کی فرائض میں تیار کوئی نظر نہیں۔ البتہ اس وقت سارا پورا ایک شخص جس
کا نام معلوم نہیں ہوا تھا جو اپرچہ دے گا

میرزا محمد مروتی عبد الجلیل صاحب مدظلہ

کوٹھی دہلی جیل ہسٹری بورڈ ڈیپارٹمنٹ پاکستان

تذکرہ
میرزا محمد مروتی مدظلہ

○
میرزا محمد مروتی عبد الجلیل صاحب مدظلہ !

بعد مسئلہ سنوٹا۔ کل اتوار کی شب میں تیار تیار جمعہ است کا لکھا ہوا ملا۔
کلی اتوار کی وجہ سے خطہ مکہ سکا۔ حضرت اقدس کی خیریت سے بے حد مسرت
ہے۔ صحت اعلیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و قوت تاملہ عافیت
مردی و سفاہت میں شعلہ کے دن ایکس بے روپ کو پہنچے تھے ہیں
تو صاف کے بعد لکھنے کے متصل سبق کر چلا گئے۔ بعد لکھ تقریباً تین بجے انہوں نے
کھانا کھا یا اس لیے کہ ان کے بعد زفقار عرب وغیرہ اور بھی دیر میں پونے بجے۔ بعد
غصہ دار کے بعد یہ سب حضرات میٹری متصل چکان پٹے لگنے۔ وہاں کے لوگوں
کے اصول پر کل اتوار کی صبح کو میں اور ائمہ صاحب بھی گئے۔ گھر شاید سونے کا اثر
ہوا یا کیا کہ وہاں جا کر طبیعت خراب ہو گئی۔ کہا کہ میں بھی شہادت نہ کر سکا۔ غصہ
کے وقت وہی جہنمی اور بدن میں اب تک بھی خوب درد ہے۔ کھانا نہ کھا یا
یا اب ہو کہ اس وقت چاند کے بعد یہ سب حضرات جمع ہوئیں گے کار سے فانی
کیونکہ قریب کہ کاؤں جہت سے وہاں پٹے لگنے۔ مدت کو وہاں بلند بہت کل دیکر کہ
وہاں سے واپس جہنمی رہی ہو گئی گئے۔ جہنمی جیل صاحب جہنمی کی خدمت میں
بعد ساہز سنوٹا۔ یہ کار فرم بھی ہو کر رہی۔ شیدہ صاحب صاحبہ سے مسعود احمدی صاحب
نکلتے ہیں کہ یہ کوہ پال کے اجازت کی وجہ سے جہنمی ہے۔ بہو پال سے واپسی

پارہتہ عشق و تیر سے پاس مٹھ رہا تھا۔ مجھے مارا۔۔۔ سے تیر سے پاس کچھ روپے کا انتہائی
 ہے۔ حضرت تیر کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ علی میاں
 کے آج وہی پہنچنے کی غیبت ہے۔ اپنی کسی ضرورت سے جا نہ ہے ہیں۔ مولوی یوسف کا
 آج وہاں نہ جاتا تو میں ان کو معصوم ہوا کچھ چکا تھا۔

خط لکھنے کے بعد ٹوکہ آئی ہو یا مکمل خلاف توقع پہلے درکار ڈاکٹر پڑے تو پڑا
 فکر مرگیا کہ جو ہے۔ پھر حضور انجمنہ دونوں۔۔۔ پوری اشیائی کے تھے بہت سرت
 ہوئی۔ اس لیے کہ جوئی کا ایم کے نام کا رڑ میں روئی سکات تھی۔ وہ بھی قسمت سے
 تو جی ہی ہو چکا تو مگر ساتھ ہی سچ ہو گیا۔ فقط واسد م۔

آج کے کارڈوں سے طمانی تفصیل میں معلوم ہوئی۔ اس ناکارہ کی جہاں ہے جو
 حضرت تیر کی خلاف انتہائی چیز پر اب کر سکے۔ حیا یا بائندہ من و کلام۔

عزیز گرامی تیر و مولوی عبد المجید (ح) حب سلمہ
 کوٹھی ۳۲، جیل، ڈو۔ لاہور و مغربی پاکستان
 رکی یا بائندہ من و کلام
 مولوی تیر و مولوی عبد المجید
 دوست



عزیز گرامی تیر و مولوی عبد المجید و تیر

بعد سلام مسنون سے آج دو غیبت ہے۔ ٹوکہ پیر کے دن بہت دیر سے آتی ہے اس
 کے بعد نہ کا وقت نہیں رہے گا۔ اس سے پہلے ہی کچھ رہا ہوا، اگر ڈاکٹری سے چنے
 آگئے تو اس پر انتہائی ڈر وں کا۔

یہاں بعد کے دن بعد صبح کن محفوظ و تفریق یکم بعد صاحب گنگوئی کو لے
 دو اس وقت صاف کر کے۔۔۔ نہ ہو رہے تھے۔ دوسرے دن مغرب کے وقت معلوم
 ہوا کہ۔۔۔ نہیں جا سکے۔ اس لیے کہ۔۔۔ اچانک پڑنے والی قطعیت کی وجہ سے نہ ہو سکتے۔
 وہ۔۔۔ دن نہ ہو سکی مولوی زاید صاحب کو دوپہر کے کھانا پر ایک خط لکھا کہ وہ اس وقت
 ذات کو رہا نہ کے لیے رخصت ہو نہ آئے تھے۔ دوسرے دن معلوم ہوا کہ وہ بھی نہ
 جا سکے۔ پھر پڑھ کر قبول آئے۔ جہاں موجود تھے اس وقت تو زید و انصار کی کمر

مغرب کے قریب کی لاکر میں نے بھی ملازہ کر لیا۔ اس لیے نہ تو ان کو کوئی خط دیا جا سکا نہ پان اور کچھ کے علاوہ کوئی چیز حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد نہ مانی روزِ امرت۔ والدہ علیہ الرحمہ سے علیحدگی میں۔ کل اس نے بھی باہر اور حضرت سے صحت کی دعا کے لیے درخواست کی تھی۔ کسی نے اوپر کا کر بند کچھ کر سحر بتا دیا اس کے اس کو نگر مدد ہو گیا۔ میں نے کہا ہے کہ اس میں فکر کی آخر کیا بات ہے۔ جیسے اول بابِ مراض ہیں ایک یہ بھی ہے اس سے زیادہ کہ یہ۔ غلط واسلام۔

فلک نشینی، و تسماء و ہم۔ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ کا کارڈ مل گیا۔ لیکن گھٹے کی دھکن کی وجہ سے بہت تکلف ہوئی۔ ابھی ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں۔ لیکن تب کہ روکونی مشورہ اس مسئلہ میں نکلیں۔ تم نے لکھا کہ لاٹھیوں کا ذکر تکرار شروع ہے۔ یہاں تو مشرقی روایات و ان کے رمضان طے ہو جانے کی ضرورتوں کے کئی دن سے شائع ہیں۔

عزیزم مولوی عبدالجلیسی سلمہ
کوحی ۲۲ میل۔ لاہور۔ لاہور مغربی پاکستان،
دکریا دہلی
۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ



عزیز گرامی قدر۔ عافا کہ اللہ رحمہ

بعد نمازِ مستحبات۔ راتِ عشر کے بعد لاٹھی کا ایک تسماء ۱۶ جمادی الثانی یکشنبہ ۱۳۸۷ھ دومہ مولوی عبدالحق صاحب کا ۱۵ شنبہ کا کارڈ مل گیا۔ تسماء کا کارڈ میں اس مندرجہ ایک دن کی تاخیر سے ملا۔ مولوی صاحب کا وہ دن کی تاخیر سے۔ کل کی شب میں پانہ اکرام کے نام کا تسماء کا کارڈ مل گیا تھا، جس کی رسید بند اکمل بھائی جمیل عید رگادی کے کارڈ پر لکھ چکا ہے۔ اپنا جواب انہوں نے براہ راست لکھا میرا۔ رات کے کارڈ سے جانی و پیریم صاحب کی تجویز شادی کی خبر سے سرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شاء باحسن دیوم تکمیل کو پہنچائے۔ مجھے پتہ چلا کہ وہ نہ براہ راست خط لکھا۔ اگر نہ جوں یا آپ خط لکھیں تو مبارک باد کے بعد لکھ دیں کہ تجویز کے لیے دعاؤں اور قصیدوں پر تو تامل ضرور آدھا اور تعین کی شیرینی کے مطالبہ کے اثر سے خبر بھی نہ لیں۔ دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ شاء

با حسن و جود تکمیل کو پہنچا کر زوجین میں محبت عطا فرمائے اور اولاد صالح عطا فرمائے۔
 علی سیاح محبت مند سے جلد حاضری کا ارادہ کر رہے تھے مگر بھوپالی اور اس سے
 زیادہ اہم مسرتی کے ابتلاصاح کی وجہ سے حاضری کو ٹوٹو سب کے اصل پر کیا تھا۔ مگر آج ہی کی
 ٹوک سے خط آیا کہ کئی دن سے سیدین اور گمر میں درد تھا۔ جس روز بھوپالی کا سفر تھا
 اس دن فجر میں نون آیا۔ اس لیے بھوپالی کا سفر تو مجبوراً ملتوی کرنا پڑا۔ ابھی کا بھی
 ارادہ ہے خط اس سے مکر ہو گیا، کام کے آدمی جتنے بھی ہیں اس طرح کا شکار ہوتے
 جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ تمہارا خط
 یکشنبہ کی رات پر لکھا تھا۔ خط لے کر آئے کہ بعد بڑا دھوم بھی پونجی گئے ہوں گے اور شغل
 کو حکم اسعد بھی۔ ان کے ساتھ متعدد خطوط اور اسٹیشنر ارسال ہوئی تھیں۔ چوٹی زائد
 کا تو پھر پتہ ہی نہ چلا کر گئے یا نہیں۔ ان کے ہاتھ بھی ایک خط ارسال کیا تھا۔ والد صاحب
 اور حبیب حصار کی خدمت میں سلام سنوئے عرض کر دیں۔ تمہارا اور موسیٰ عبداللہ ان کا
 دونوں کا رٹو اکثر صاحب کی خدمت میں ارسال کر دیے۔ لانا پورا کا مختص چتہ ضرور
 کھدیں کہ کیا لکھو۔ کوئی معذرت تو اکثر ہے۔ ایسا یہاں روایت نہیں ہوئی اور یہ بھی
 "جے تک کہیں سے کوئی اطلاع آئی۔" فقط والسلام

ٹھیکے جنگالی کی مکمل کے رہاں نہیں تھے کھکھ کی حدسری تکمیل کے ملتے ہیں۔ دلی سے
 کوشش کریں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔
 عزیز موصیٰ عبداللہ سلا کوشش ۱۰ مہل جیل لکھنؤ اور حاضری پاکستان،
 ۲۰۔ جاری آنی تھا۔
 پنجشنبہ



مکر مہتر موصیٰ عبداللہ صاحب مدلیو شکم۔
 بعد صوم سنوں۔ کا جمعہ کے قریب تمہارا دو نفاذ جو کسی آنے والے نے بڑا
 پرانا لکھ سوزہ۔ ۱۰۔ جاری الفانی پنجشنبہ۔ میں سے سرسری جلدی میں پڑھ کر

اس وقت ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا کہ وہ جمعہ کے لیے ڈیپٹے جائیں۔ بھائی اکرام
 مانگتے ہی رستے ٹکڑیوں کے کھانے کو تم تو بعد جمعہ ہی دیکھ لو گے۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس
 جلد جیسے کی ضرورت ہے کہ وہ اس علاج کے متعلق چاہیں تو آج ہی لکھ سکیں۔
 انہوں نے غلاف کے بعد مجھے ٹوکوئی پیام بجز اس کے نہیں بھیجا کہ اس حالت میں سفر
 پر ہی تو مجھ سے باز رہے۔ نیز آپ نے جو دعائیں اردو میں مولوی عبدالحامد صاحب
 کے نام منگا لے کر انہیں تھیں۔ ان سب کو ڈاکٹر صاحب نے ایک پرچہ پر انگریزی
 میں لکھ کر دے دیا اور آپ کے اس خط کے ساتھ مولوی عبدالحامد کو ان کی آمد پر
 دے دیں گے۔ یہ میں پرسوں آپ کو لکھ چکا تھا کہ وہ اردو مولوی عبدالعزیز صاحب
 گذشتہ جمعہ رات کو جس کو آج ایک عشرہ ہوا ہے۔ پال بند رہاں سے لے جاتے والے
 تھے۔ کچھ یا کہ وہ حضرات واپس آجائیں گے، ان کو خط دے دیا جائے گا۔ حضرت
 اقدس کی خدمت میں مدام کے بعد دعا کی درخواست۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم
 سے حضرت کو صحت و قوت کے ساتھ جلد واپس لائے۔

عزیز مودودی عبدالحامد سلو!

بعد سلام صفوں۔ اس وقت تمہارا کارڈ سرور ۲۹، جمادی الثانی ہونچا۔ مولوی
 انیس کی گھر میں بولی کے تولد کے بعد ہی انتقال کی خبر سے متعلق ہے۔ حق تعالیٰ شفاء
 اس کو خیر آخرت بنائے اور ترمذی اہل نعیمہ فرمائے۔ اگر وہ جوں تو بعد سلام صفوں
 جَعْدًا مَاتَ وَكَذَلِكَ مَا أَهْلَىٰ وَلَمْ يَشَيْءَ عِنْدَهُ بِأَقْبَلُ مُسْتَحْيٍ فَلْيُصَيِّرْ وَلْيُخْتَصِبْ فَرَادٍ
 حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

حکیم احمد صاحب بھی پہنچ گئے ہوں گے اور خطوط اور استیفاء بھی فوٹا لائے
 پہنچ گئی۔ ہاں لی۔ آج کی دعا کے بعد اعلیٰ صاحب ڈاکٹر کا ایک انگریزی مطبوعہ خط
 مولوی حبیب صاحب کے نام آیا میں پر لاہور کا پتہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا۔

کرم معزز مودودی عبدالحامد صاحب سلو
 کوٹھی ۳۴ بی۔ جیل۔ لاہور۔ لاہور (پاکستان)
 ۲۲ رجب ۱۴۰۹ھ

کل جمعہ کے دن یا دو روز جمعہ ہونے کے بعض وجہ سے بندہ نے مسلمات کا وعدہ کر لیا تھا۔ پھر اس سے قرار ہوا تو جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آج جمعہ کے بعد سے دھکڑوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت ۱۲ بجے تک بھی نصرت کے قریب ہوئے۔ اب دیکھیے کہ کس کس سے قرار ہوا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست اب تکہ لائپور کا مختصر پتہ نہیں نکلا۔ کئی خطوط میں دریافت کیا۔

ترکیہ - مظاہر علوم

۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
شعبہ

حضرت مولوی عبدالغلیل صاحب

کروٹی ۱۲۲، جیل ریفورم لاسرہ (مغربی پاکستان)



حضرت عارف اکرم اشرف کسٹم، سلام منور، اہل سنت، مجھے بعد مغرب بعد میں دیر زیادہ لگ گئی۔ وقت کا اندازہ دہرہ، عرنا اذان سے ۱۵-۲۰ منٹ قبل آتے سمول ہے۔ میں بھی سمول ہوا تھا۔ مہانوں کے کھانے کی وجہ سے اس کا اتمام کرتا ہوں۔ میں حسب معمول سمول ہوا تھا کہ گھر میں پہنچا اذان ہو گئی۔ مہان کی کھانے میں نے کھانا کھادھم چھایا اور جلدی جلدی منگایا۔ حاجی جان محمد پہلے سے موجود تھے، اگر وہ میرے ادھم کو دیکھ کر چپ رہے۔ اور جب میں جلدی جلدی مہانوں کے اختتام طعام کے قریب پہنچا تو عشاء کے لیے جانے لگا۔ اس وقت حاجی جی نے مصافحہ کے لیے پاتہ بڑھا کر پاکستان جانے کا ارادہ اس کاٹا۔ اس سے تلا بر کیا تو میں ان بچے چاروں پر برس پڑا کہ تمہیں ایک دن قبل خبر کرنا چاہیئے تھی، لیکن بہ حضرت اقدس کو کوئی پرچہ درجہ لکھتا ہوتا۔ کم از کم پان لکھتے تو ارسال ہو ہی جاتا۔ اس پر انھوں نے گمان کیا یہ دونوں چیزیں تو حضرت کہہ پلے میں نے لے لی ہیں۔

دفعتہ ہی ایک ضرورت سے ارادہ ہوا، دہرہ مقررہ بعد ارادہ تھا اگر تو منع کر دے تو لہذا کر دوں۔ میں نے کہا کہ یہ دونوں چیزیں اگر لے لی ہیں تو التواء کی ضرورت نہیں، البتہ عجلت میں لامع کی ایک جلد حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر نے کے لیے جلدی سے

غزوہ حانیت سے سرت برتی۔ مگر سمجھ میں نہیں آیا کہ میں لاکھوں روکا ارادہ نہیں کر رہا کیوں؟
اس کی تفصیل ضرور لکھیں۔ لاکھوں روکا لاکھوں روک میں خدام کے لیے کیا فرق ہو سکتا ہے۔
مامل عثمان کی علامت کی خبر سے متعلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ
عاجلہ مستوع عطا فرمائے۔ آپ بائیں یا خط لکھیں تو زندہ کی طرف سے سلام سنوں کے
بعد عیادت کر دیں۔ حکیم مسعود صاحب گانے میں کئی دن گئے اس لیے غالباً وہ اہلی بان مزاح
ہو گئے ہوں گے یا خبریں۔

عزیز مہر موزی طویل سلام!

بعد سلام سنوں۔ تمہارا کھڑکی مورخہ ۶ رجب آج ۱۰ کو میسر تھا۔ پہلے تم نے انگریزی
اور قلمی تاریخوں میں ایک دن کا فرق لکھا۔ اب دونوں برابر کچھ رہے ہو۔ یہ کیوں نہیں
توڑا ہے؟ سب جگہ برابر چل رہی ہیں، جیسا کہ اب خط لکھنے کا وقت نہیں رہا اس لیے
کہ وہ سب تحریر خود آج کھنوسے دوا کر ہو کر گیس ٹھہرتے ہوئے دہلی ویزا لینے کے لیے
آج پہنچیں گے جہاں آنے پر پیام پر نچاؤں کا بجائی ہو کہ تم کی تو تحصیل کر دوں گا۔ مگر
جانی افضل کے نام میں کاغذ و صغیر نہیں ہوا۔

پرسوں حاجی جان محمد کے ہاتھ آج کی جلد اول ارسال برتی ہے۔ اذکثرہ بیان
کراہیوں نے لکھا تھا کہ میں خود حضرت اقدس کے لیے لے جا رہا ہوں ان دنوں چیزوں
کی رسید بھی لکھیں اور یہ بھی لکھیں کہ تاریخ کا کیا بنا۔

یہ خط بجائی عمر دے کے نام شروع کیا تھا۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے ارادہ
کے موافق بیٹہ آیا و ملاز ہو گئے ہوں۔ اس لیے پتہ تسماری حضرت لکھا کہ وہ چنے گئے
ہوں تو کارڈ لینے کا رد نہ جاتے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
مولوی عبداللہ خان سے بعد سلام سنوں تمہارا نفاذ مولوی عبداللہ ملک کو دے دیا۔
ڈاکٹر صاحب کو دکھانے کی اس میں کوئی بات نہ تھی۔ اب کبک بار بار کے استفسار پر بھی
لاٹم رک پڑیں لکھا کہ وہاں کے خطوط تو جانے سے پہلے ہی لکھتے ہیں فقط و سلام۔

عزیز مہر موزی طویل سلام!

عزیز مہر موزی طویل سلام! مولانا محمد الحسن مدظلہ العالی
کوٹھی ۲۰ میل روڈ۔ ۱۰ مورخہ ۱۰ رجب پاکستان

۱۰ رجب ۱۴۰۹ھ

حریر گرامی قدیم مولوی عبدالجلیل سلمہ!

بعد سلام سنون۔ اس وقت تمہارا کارڈ ۲۰ شنبہ ۱۱ رجب کا آج چار شنبہ ۱۲ کو ملا۔ مژدہ صافیت اور عادات سے حسرت ہوئی۔ بالخصوص اس خبر سے کہ حضرت قدس کی طبیعت آجکل بالکل اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ کاکاکہ لاکھ شکر و احسان ہے۔ تم نے جو لاپھوڑ کے سفر کی وجہ رکھی اور جناب عطا الرحمن صاحب جالندھری کا محل کھٹا اس سے محبت ہی دل بارغ بارغ ہو گیا۔ میں تو انہیں وجود سے ہمیشہ حقیقی معنی میں غیر جانبدار یکہ جانبدار رہا کہ حضرت اقدس دام مجد ہم کے وجود سے جہان بھی کوئی نفع اٹھا سکے وہی اٹھم ہے کہ اب اکابر میں صرف حضرت ہی کا دم رکھا ہے۔ اس بابرکت ذات سے جو بھی بن جا رہے شخصیت ہے کہ ہلاؤ تو درمزد سی وال رہیا تو دنیا کوئی رہے ورنہ آگے قرائد حیرامی نظر آتا ہے اور مجھے جیسے کلاب اللہ یا غنلو اور غنلو کے صداقتی شیوخ بن کر لوگوں کو شائع کریں گے۔ خدا کرے کہ حضرت اقدس کا سفر لاپھوڑ بہترین فرائد پیدا کرے۔ یہیں بھی خاص طور سے نصیحت کرتا ہوں کہ وقت کو بہت زیادہ غنیمت اور قیمتی سمجھو اور کسی طرف بھی انتہات نہ کرو۔ نہ کسی کے حبیب پر نگاہ کرو۔ کاش کہ یہ سیر کا بھی کچھ حضرت قدس کی برکات سے مستفیع ہو جاتا۔ مگر جس نا پاک کی اصلاح وقت کے شیوخ انقلاب سے نہ ہو سکی ہو وہ اب کیا امید رکھے۔

مولوی زاہد صاحب اگر اس خط کے پہونچے تب تک روانہ ہوئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ کیا جلد ہی آنے کی پڑی ہے۔ رمضان گزار لے آؤ۔ یہ نہ ہو سکے تو جتنا بھی ہو سکے۔ علی میاں کے کل گھر آئے کی خبر سنی۔ مگر نہ اب تک آئے نہ آج کی طواک میں کوئی اطلاع آئی۔ مولوی عبداللہ ان کے کارڈ میں اس کو تفصیل سے لکھوں گا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دی۔ رات سے میاں مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ فقط والسلام

ذکریا

۱۳ رجب ۱۴۱۹ھ
چاند شنبہ۔ ۱۲ شنبہ

حریرم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹلی (صوبہ جیل رڈ۔ لاهور (مغربی پاکستان)

عزیزِ رانیِ قدرِ عاتقِ اکبرؑ

بعدِ سلام مسنونِ کئی دن سے اختلافِ رتھا کر لایح کی یہ سید اپ تک نہیں
 پہنچی۔ اس وقت کارڈ موزخ ۳۰ رجب پہنچ کر موجبِ مسرت و طمانیت ہوا۔
 میں نے تو کتاب کے اوپر کے کاغذ پر چتر سب تھرا رہی لکھا تھا۔ پھر بھی نہ ہو چکے
 تو کیا اتنی مری بات ہے۔ بیزار دل چاہتا ہے کہ روپارہ شور و اس میں اس کا ایک
 ہی۔ نہ وقت کروں۔ مگر عام حصولِ ادب چاہتا ہے۔ اس لیے خیال ہے کہ کسی جانے
 والے کی معرفت مدد کا نام لکھ کر کتاب بے شمار رہا اس صبح دیا کروں۔ حضرت اقدس
 کی وجہ سے برجہ کے دوی آتے رہتے ہیں۔ کس جانے والے کی محبت موسوم الیہ
 تک پہنچ دیا کروں۔ بشریکِ تمہیں اس میں وقت نہ ہو۔ مجھے نہ معلوم کہیں اس سے
 سابقہ کن ہوں کی بہ نسبت زیادہ خوشی ہو رہی ہے۔ اس لیے دونوں نصیرت ہوئی ہو
 رہی ہے۔ اول تو قیامت ہی پر رہائی ہوئی وہ۔ مسئلہ رکھ چاہتے تھے۔ مہربی شکل
 سے۔ مسئلہ پر فیصلہ ہوا کہ میں عٹھ چاہتا تھا۔ گھر چلے ہی رہتا۔ کہ قریب ہے۔ مگر
 میری لاپرواہی سے لیا رہا اعتراضات آگئے۔ اب دوسری جگہ مفت تقسیم پر ہو رہی
 ہے۔ چاس نئے قریب نے ان سے زبردستی لے لئے۔

یہ مضمون حضرت اقدس کے سامنے کانیں ہے۔ میں تصفیات کے ذریعہ میں
 لکھ دیا۔ ترجمہ نے مولوی ذہاک جعرات کو لانا لکھا تھا۔ اس لیے کل ان کا شدت سے انتظار
 رہا کہ کہ شاید کوئی دستی پر چھان گئے کہ تہ لکھ دیا ہو۔ جو صاحبِ مولوی عبد المانع کا
 پرچہ لکھائیں گے کہ گئے وہ مجھے مل کر نہیں گئے۔ آج دیوبند کا شہزادی ہے۔ مگر
 ہماں یہ کہ دن سے بارش کا سلسلہ اور بھارت کو اسلے پڑ گئے۔ اس کی وجہ سے
 ہانگوں کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا اور میں نے حاضری سے معذرت لکھ دیا۔ غوی
 بد رہا نہ بسبب اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست تھوڑا

ذکر کیا۔

عزیزِ کرم مولوی عبد الجلیل صاحبِ ستر
 کبھی ۳۱۔ میل روڈ۔ لاسرہ (غریب پاکستان)

۱۶ رجب ۱۴۳۵ھ

وزیر محمد بن ہادی بن عبد الجلیل صاحب سدا:

بعد سلام سنون۔ کل صبح ۹ بجے۔ دولہا زاد صاحب کی حرکت یستی پر چڑھ پونچھا۔
 وہ کل شب میں سرساروہ اتر گئے تھے۔ کل صبح صبح ۹ بجے اس وقت وہ بندھے گئے ان
 کے ہاتھ بھائی اسماعیل صاحب کی مرسلہ سے بنی اور سرگرا بھی پونچھا۔ حق تعالیٰ شاکر مطلق
 اور درنا خط کو اپنی شان میں اس کے فیض فرمائے۔ ان کی خدمت میں بہت بہت
 شکریہ پیش کر دیں۔ انہوں نے بہت اعلیٰ تر فرمایا۔ یہ کہہ کر وجہ فرمائی کہ جو صاحب کی
 اسماعیل صاحب نے حضرت کے ساتھ وہی اس لیے میرے انور کی بہت مہربانی
 اور سونوی جلیل نے بھی لے جانے کو کہ۔ اس کی سہل وجہ یہ ہے کہ میں یہاں جاؤں
 بلدی رسول نہیں آتا ہوں۔ یہی وجہ یہ سمجھا ہوں کہ یہ بیچارہ نہ غلط فہمی
 سے وہ تہذیب ان کو میری حقیقی حالت معلوم ہونے کو بھی نہ دیں۔ بعض مامک کی ستاری
 سے جب کہ میں پڑھے ہیں اس وجہ سے غلط فہمی سے رہتے ہیں اور پھر اصل پر اس طور
 سے چپ بوجھ کر ان کو بزرگوں سے مناسبت ہے۔ بلا طلب بعد پر جو انکار کے تو طلب
 سے بھی نہیں مانتا۔ یہ ساری راہ کو ان اس لیے لکھی کہ سونوی زاد کے بیان سے معلوم
 ہو کہ ان کے ہاتھ سے اسکا یہ پرندہ نہ حضرت قدس کی مجلس میں ہوتی تاکہ یہ ضرورت
 امر یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت قدس نے پاکستان تشریف فرما
 سے قبل ان کو جیت کرنے کی اجازت فرمائی تھی۔ اس کی بھی تصدیق طلب ہے۔
 تمام میان اس وقت ۴ بجے تک ان کی یہ قریب روانہ ہو گئے۔ پھر یہاں ہی
 برابر انتظار کیا۔ پھر صبح ۱۰ بجے کہ عرب رشید ہو کر انہوں نے ان کی مہربانی سے انارو کے کہلایا
 ہے کہ ان کے سفر سے پہلے وہ کھٹوتے تھے اور میں عرب سے یہ کہہ کر شہر کو گئے تھے
 اور وہ شہر کو ان کی خدمت سے واپسی کی خبر تھی۔ کیا معلوم کہ ان کا وہاں کیا ہو گیا۔ یہ
 ہو گیا۔ اس وقت علی میاں کے پاسوں شہر کی طرف ہو کر گئے۔ یہ چل کر ان کے علی علی پہنچے
 ہوں گے۔ جب کہ ان کی اہلیہ اس وقت صبح ۱۰ بجے وہاں کو پہنچے۔ یہاں کو پہنچے۔ یہاں
 لیے ہیں۔ ان کے نام اس لیے انہوں نے یہ کہہ کر ان کے پاسوں علی علی پہنچے۔ یہاں پہنچے۔

گئے اور ایک آدھ دن یہاں قیام کے بعد حاضر ہوں گے۔ ممکن ہے کہ آج سولوی منظور صاحب نعمانی سے جو دیوبند کے شورشی سے واپسی پر شاید آج کسی وقت یہاں پہنچیں۔ مزید سلامات ہوں۔ یہ ناکارہ تو اپنی امراض کی وجہ سے دیوبند کے شورشی میں فرما سکا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

حریر محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ
کوٹھی ۱۳۲۲ء - جیل لٹو، لاہور (مغربی پاکستان)،
ذکر یا۔ دوغنیہ
۱۸ رجب ۱۴۰۹ھ



عزیز گرامی! تدریفاً کم اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۱۲ رجب پہنچ کر وجہ مسرت ہوا۔ سولوی زاد صاحب کی معرفت پرچہ کل صبح ۹ بجے پہنچا تھا اس کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ بھائی افضل کا پیام بھی پہنچ گیا۔ بھائی متین صاحب کی کوٹھی کے متعلق دل سے دعا کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شاد و مفرمانے۔

علی میاں کی تحریرات سابقہ کی بنا پر کل سے ان شرکت سے انتظار رہا۔ اس لیے کہ ان کو اپنی تحریر کے معارفِ ربانی سے ویزا لینے کے بعد کل یا پرسوں یہاں پہنچ جائے چاہیے تھا۔ مگر رات عشاء کے وقت نظام الدین سے سولوی عبداللہ صاحب کا پرچہ ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ وہ اور عرجہ صاحب پرسوں مکنت سے نظام الدین واپس پہنچ گئے اور علی میاں کی روانگی پھر مؤخر ہو گئی۔ اس لیے کہ انہوں نے جمعہ کو غسل کیا جس کی وجہ سے کمر اور سینہ میں درد کی شدت ہوئی۔ اس کی وجہ سے ان کے بھائی ڈاکٹر صاحب نے اور سولوی منظور صاحب نے سفر کی شدت سے مخالفت کی۔ اللہ تعالیٰ فی فیض فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بٹاوا جب سنا ہے کہ کئی دن سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ ارات نکمہ تو واپس نہیں گئے تھے۔ رات کو آگے ہوں تو دہلی پر کوٹھانے میں معلوم ہو گا۔ آرزو صاحب سے بعد سلام سنوں عرجہ صاحبی اشرف مکنتی نظام الدین جو سٹہ ہونے رات عشاء کے وقت

حضرت قدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

تذکرہ: غلامِ معلوم

۲۰ جون ۱۹۴۹ء

چند شنبہ

عزیز مولوی عبدالعلیل صاحب سلمہ

مسجد خالصہ کالج لاہور و مغربی پاکستان:



عزیز محترم جان! کہم اللہ و سوا!

بعد سلام و تسلیہ، کل کی ٹواک سے تم حضرات میں سے کسی کا بھی کارڈ نہیں ملا۔
 حسب قرار و امج لاہور سے ناکیور کو مدافعتی ہوگی۔ لیکن کل کے اخبارات میں لاہور
 میں شدت سربری کی بدکا حال اور شہزادہ کثرت سے راولپنڈی و دیگر بڑی بڑی
 کی خبریں پڑھ کر جو گہرا غم آئے اپنے فضل و کرم سے ہر نوع کی غیبت رکے۔
 اس وقت دہلی سے وقتی پرچہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ علی میاں کو صبح واپس ہو چکے گئے۔
 سچ اگر ویرا ملی تھی تو عجب نہیں کہ رات تک بالکل کو میاں پونچ جائیں۔ شاہ صاحب
 بھی دہلی سے ویرا لے کر کل شنبہ میں سہارنپور پہنچ گئے۔ سنا ہے کہ وہ اتوار کی شام کو
 یہاں سے لاہور کے ارادہ سے روانہ ہونے والے ہیں۔ مولوی عبداللہ نان و بطوری بھی پڑوسی
 سے یہاں آنے پر تھے ہیں۔ پچھلے سے ان کا موزہ علی میاں کے ساتھ جانے کا تھا۔ مگر تب
 ان کی بیماری کی خبر بھی تو وہ یہاں پر سوں آگئے تھے۔ یہاں آکر ان کو علی میاں کے دلہن
 ارادہ کا حال معلوم ہو تو وہ ترو دیں ہیں کہ ان کا انتظار کریں یا کہ شام کو شہ صاحب
 کے ساتھ روانہ ہوں۔ شاہ صاحب کا اصرار ان کو اپنے ساتھ لے جانے کا ہے۔

راؤ مخدوم نو علی بھی ۲۰ جون کو لاہور کے بعد روانہ کر دیے ہیں۔ حضرت قدس کی خدمت میں

سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

تذکرہ: غلامِ معلوم

صبح سوموار و شنبہ

عزیز مولوی عبدالعلیل صاحب سلمہ

مسجد خالصہ کالج لاہور و مغربی پاکستان:



عزیز خیرم مولوی عبد الجلیل صاحب قلم!

بعد سلام سنون۔ درودن سکے وقفہ کے بعد تمہارا کارڈ موصول ہوا، ۲۰ رجب رات ۲۴ کی شب میں ملا۔ اس مرتبہ تفصیل بھی زیادہ ہوا اور یہ کارڈ بھی تاخیر سے پہنچا۔ یہ ان ایک ہفتہ سے سرزدی کی بہت شدت ہے اور اخبارات سے یہ خبر سن کر کہ لاہور میں بھی بدست زیادہ شدت ہے بہت شکر ہے۔ حق تعالیٰ شانہ خیر فرمائیے۔ علی میاں جتعلیٰ سے سینڈ محمد ظاہر کے پرچہ میں لکھے چکا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔ اب تک کی حمد روایات کے خلافت مجددی روایت ایک خط کے جواب سے سنی گئی کہ حضرت اقدس کا ارادہ الہی پور کا جدیدیت کے خلاف محض انداز پر ہے۔ اس روایت کا یقین تو اس لیے نہیں دیا کہ جو اتر اب تک یہ علوم جوہر اٹھا کر حضرت اقدس کا خود قلبی جذبہ تشہید پر ہی کا ہے مگر گھڑا نائی بھی منسوب ہے۔ اس روایت پر شاہ صاحب باوجود مشاغلی کے آج وارن کر رہے ہیں۔ بیعتی اذنیل صاحب کے متعلق گرامی نامہات پہنچ گئے۔ تعمیل حکم تو کرنی کہ ان کے نام لکھ دیے مگر چاہیں تھا کوئی نہ جانا یہ مسئلہ شکل تبدیل ہو رہا ہے۔

کئی سے اسی بعد وقوع کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں مولوی نصیر صاحب تو بہت ناراض ہو رہے ہیں مگر مجھے روئیاں تھرتھرتی ہیں اور یہ کہ مرتے کا وقت قریب آتا جا رہا ہے بعد میں کوئی کمی کوئی زیادہ نہیں پوچھتا۔

دوسرا یہ کہ رنڈا خریدتے تو کہہ ہیں۔ بدیہی کے اشتہار میں رہتے ہیں۔ بجائے شخص بنایا کے میرے خیال میں یہ ہے کہ اس میں کچھ نئے وقت ہو جائیں تو بہت سے لوگوں کے کام آسکتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام دعا کی درخواست۔ یہ بھی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے اسی طرح قبول فرمائے۔

ذکر کیا۔ ۲۴۔ ۲۵ رجب ۱۴۰۹ھ



عزیز محترم مولوی عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ!

بعد اہتمام سہ ہفت روزہ عنایت کے قریب قسار ام مسلمہ نمبر ۴ بچے کا پھونک گیا۔ جو اکمل اللہ تھامے۔ یہ بہت ہی نکر سوار تھا اس سرور میں سفر کیسے ہو گا۔ یہاں ہی بہت خدمت ہے اور وہاں کی خبریں بھی نہایت شدت کی اجازت سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس کے تصور میں درویش علی میاں، مولوی عبدالحمنان دہلوی وغیرہ حضرات مدد پر گئے جو انشاء اللہ آج درپور تک پہنچ چکے ہوں گے۔ شاہ صاحب کے متعلق کان روہ پور تک خدمت سے روانگی کی خبریں سننے پر جب غور نظر کے بعد، سے انصاف کی سلفی شرمع کو دی تھیں۔ حق تعالیٰ شانہ ان کے تقدرات کو دور فرمائے۔

مغربی اقداس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔
نہایت اہتمام علی میاں صاحب۔

بعد سلام سلفی، امید ہے کہ آپ بخیریت پہنچ گئے ہوں گے۔ یہاں آپ کی روانگی کے بعد یہ حرکتیں آپ کو کافی ہمالیہ سے مل رہی ہیں کو سامان بھی اور بہیمانہ فائدہ میں رکھا تھا۔ سرور میں نعمتانی اپنے بھولے بن سے ان کی کوئی بھی ساتھ لے گئے۔ رکشہ میں رکھنے والے کا یہ بیان ہے کہ انسانی صاحب کے کہتے سے وہ اس کو اوپر سے لے گئے اور نصیر الدین علی گڑھی سے اس کو رکشہ میں رکھا۔ اس کے ٹکڑے میں ان صاحب کا گرم پاجامہ، کوٹہ اور وغیرہ سرور کا سارا سامان تھا۔ ابہ عشا جب وہ مکان خانہ میں گئے اور تلاش کیا تو نہ ملی۔ انہ پتہ بتاتے پھر رکشہ میں رکھنے والوں نے بتایا کہ وہ تو رکشہ میں رکھ گئے تھے۔ وہ صاحب بھی رکشہ کے اسٹیشن گئے مگر اتنے پہنچے اتنے کاٹھی چھوٹ چکی تھی۔ ان کو اسٹیشن سے واپسی پر میں نے دس بجے رات کے شاہ صاحب کے مکان پر آؤری بھیجا کہ شاید وہ سب اسٹیشن گئے ہوں اور اسٹیشن پر جب آپ حضرات کو چہ چلے کو یہ بیماری نہیں تو شاہ صاحب کے ہاتھ دسپس کر دی جو گرہوں سے بھی لہ لگی کا جواب آیا۔ پھر میں نے مدد سے جا کر مکان کو یہ مشورہ دیا کہ وہ میل سے امرتسر جائیں اور بوڑھے پر تو پتہ چلی ہی جائے گا کہ یہ رونقار میں سے کسی کی نہیں، مگر ان کی امرتسر جانے کی بہت اس سرور میں تپشیں انصاف کے

سوا یک ہوتا۔ حق تعالیٰ شانہ ان کو یہ اور نعم العبد العلیل عطا فرمائے۔ فقط۔
خط کھینے کے بعد اُنک آئی اور تیار پرسوں کا کارڈ مل گیا صوبی زاہد نے تو بہت
غور سے دیکھا ہے۔

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب
مدد ملی مسجد خالصہ کالج لائپز و جنرل پاکستان
تذکرہ - مظاہر علوم
۱۵ رجب ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء



محرم محرم مولانا الحاج عن میاں صاحب مدنی رحمہ اللہ!

بہر سلام سنون۔ پرسوں مولوی عزیز صاحب کا خط دلی سے آیا کہ میرا کل یعنی
سہ ماہہ کو روپہر گوسہ، رنپور پہنچے۔ ملاہوں اور دیا رشتہ کی شام کو دایسی ہوگی۔ مکمل
دو پہر کھانے میں ان کا انتظار رہا اور چہرہ مجبوراً ان کے لیے کھانا رکھا گیا۔ وہ کل شام
۴ بجے عرب صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کے ساتھ چہرہ نیچے مصلوم ہوا کہ اب
تک چہرہ کبھی دیوبند جانے کی ان کو نوبت نہ آئی تھی اس لیے مولوی عبداللہ صاحب
کے مشورہ پر وہ پرسوں کے ساتھ دیوبند آگئے اور کل شام میاں سیو نیچے آج
صبح چار بجے بعد سے اس وقت دس بجے تک انہوں نے اپنے آئندہ قیام گاہ کے
مسلمین مشورہ فرمایا اور دلی گفتگو اسی سلسلہ میں رہی، آپ کے باوجود بار بار کی
خلافات کے تعمیل گفتگو کا وقت ہی نہیں ملتا، آپ سبکی دایسی پر اگر وقت ملا تو عرض
کردں گا۔ تعجب ہے کہ دونوں کے ایک دوسرے کے اسی قدر متعقد ہونے کے باوجود
اپنی طبائع کا اختلاف نہ۔ جتنے آپ ان کے علاج میں دے رہے ہیں۔ مولوی
حمران صاحب، مولوی عبداللہ صاحب تو آج دایسی کا ارادہ بند نہ کر رہے ہیں۔
عرب صاحب، مہاجی جمیل صاحب حیدر آبادی کی صلیت میں ایک ہفتہ میاں قیام کر
ارادہ کر رہے ہیں۔

خدا کرے لامع کے نئے سنجہ بیت پہنچے تھے ہوں راستہ میں کچھ گڑبڑ نہ ہوتی جو
اگر کچھ اشکال پیش آیا ہو تو مذکور کھدوں تاکہ آئندہ اس کی معایت رکھی جائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ !

مکہ مکرمہ میں۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورم ۲۰۔ وجہ پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ چونکہ تو ایک شام کو بخیروسی کا علم پہنچے ہو چکا ہے اس لیے اب تو یہ خط پرانا ہی ہو گیا۔ چوتھنے کے بن سے خطوط کا انتظار ہے کہ سفر سے کوئی اثر خدا نخواستہ صحت یا سوری کا تو نہیں ہوا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنون کے بعد دعا کی درخواست — اگر علی میاں کے ساتھ غنی مال والے عمان کی گھنٹی ہاں تک بخیر پہنچ گئی ہو تو راکھ طرار الرحمن، سہائی محمود صاحب وغیرہ کسی آنے والے سے ساتھ واپس کر دیں تاکہ ان تک پہنچا دے گی کوشش کروں۔ اسی قومہ عمان مقیم ہیں مگر تین چار دن میں آپس جلنے والے ہیں میری دلائل پہنچا دیں گے۔ وہ راستہ میں گئی دے آئے تھوڑے۔
عزیزم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ ! علی میاں صاحب نہ کریا۔
مسجد مدرسہ والی۔ خاندان کا لکچر لائیکچر۔ مشرقی پاکستان، ۲۰۰۰ وجہ ۱۲۰۰ھ



عزیز گرامی اللہ عافکم اللہ وسلم !

بعد سلام سنون۔ رات عشرہ کے وقت تمہارا لکچر پہنچنے کا کارڈ مل کر تفصیلی حالات سے موجب مسرت ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ سطر اہست سے پورا ہو گیا اور کوئی اشکال پیش نہیں آیا۔ یہ کہ بھلائی ابراہیم صاحب کی تقریب شادی جیسے وجہ تکمیل کو پہنچ گئی ہوگی۔ بندہ کی طرف سے کرم مبارک کا اور پیش کر دیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ آجکل یہاں عربوں کی متحدہ ہمتیں آئی ہوئی ہیں اس لیے اندھی شنفولی زیادہ ہیں۔ عربہ رشید فارسی صاحب نے بیچ چار کے بعد سے اب تک دس بجے تک مجھے یہ سمجھایا کہ جو زمین حدیث پڑھانے کے لیے تیرے وہاں جانے کی شدید ضرورت ہے۔

دعویٰ وغیرہ اور دوسری بات یہ کہ تو علی میراں پر زور دے کر وہ ہر سال ایک سفر وہاں کیا کریں۔ فقط والسلام

تذکرہ - منہاج علوم

۲۸ رجب ۱۴۲۹ھ

پنجشنبہ

مجدد رسدالی خانہ کالج - رائل پورہ مغربی پاکستان



عزیزم جانا کمال و ستم!

بعد سلام سنوئی بگل ایکشنبہ کی شب میں تمہارے دوکارڈ مورخہ ۲۸، ۲۷

رجب پہونچ کر موجب منت و مسرت ہوئے۔ تمہارے جمال افضل صاحب سے بہت

ترسندہ کی۔ تمام ادب ہم جانتے رہیں گو۔ بدحوثہ اختیار کرنی پڑتی۔ میرحال شکریہ اور

دعا کے ساتھ کیا کہوں۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے دین میں اس گراں قدر

اصناف کی جزائی خیر لای شاہان شلن علی فرما۔ تھے کور و اسعد کو بھی۔ اپنے فضل و کرم سے

تو از سے تمہاری سابقہ تحریر کے موافق کہ برادر محمود شنبہ کو وہاں سے روانہ ہونے والے

ہیں۔ کل صبح کی نماز میں بھی ان کو خوب تلاش کیا۔ وہ آج صبح کی نماز میں شیخ بدحو

طے ہو، وہاں سے وہاں سے واپس آئے تھے ترقیقین تھا کہ بھائی محمود بھی ان کے ساتھ ہوں

گئے گیارہ نماز کے بعد ملاقات سے معلوم ہوا کہ وہ تم سے بھی مل کر نہیں آئے۔ نہ ان کو

بھائی محمود کا پتہ۔ مجھے خیال تھا کہ ان کے ساتھ تمہارا تازہ خط لے گا۔ معاذم ہوا

کہ وہ کل صبح صوفی جی کی کوٹھل پر حضرت اہد میں سے بیٹے گئے۔ وہاں پہونچ کر چندت کا

نائع پور جانا معلوم ہوا تو پھر وہ کوٹھلی کے اندر ہی رہ گئے۔ باہر سے اس طور سے

حالی آ گئے کہ کوئی ٹھنک کوئی بیگاریہ حوالہ کرے اور پوچھ پوچھ کر

سزئل وقبال کے صاحبزادہ جو ایک عشرت یہاں مقیم تھے اجتماع کو بلا پور گئے

اور شنبہ کی شام کو واپس ہو کر یکشنبہ کو رہی گئے۔ ان کے ساتھ راؤ صاحبان کی

ایک جو عمت جس میں ابو عبد اللہ صاحب، راؤ سلیم خاں، راؤ سعید اختر اور ۵ نفر

دیگر راؤ صاحبان میں سے جن کے نام سے بندہ واقف نہیں ہوا ہوئے ہیں۔ مگر بعد

میں معلوم ہوا کہ تو رکی، دیکھ کر مولانا نے عن صاحب موبانہ کے جیلہ میں کثرتِ اہمیت
 لے گئے، نہ انہوں نے یہ حضرات قیام فرمادیں گئے یا واپس آجائیں گئے، حضرت اقدس
 کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست، فقہ و اسلام
 • معنائی، براہِ ایمان، صاحب کی خدمت میں مکرر یہ بیان کیا، پیش کر دیں، ہر کی غصہ مقدار
 سن کر حضرت مدنی تھیں سرورِ صحبت، یارِ دل، نے انکاش یہ رقم امینہ کی طرف سے کسی صورت
 جاری میں لگے جاتی تو ان کیسے اس دنیا کی چند روزہ، قریب و آریست سے بہت زیادہ
 آنے والی تھیں مرنی، فقط۔
 تقریباً مظلایہ عنوم۔ ۳ شعبان ۱۲۸۹ھ و شب
 عزیزم مولوی عبداللہ صاحب سلسلہ مسجد مدرسہ عالیہ خالصہ کالجی، لاہور، مرنے لگے (پاکستان)



عزیز محترم خان، کم اللہ تعالیٰ رحمہ

بعد صبح ستون، رات گئی، کے بعد تمنا، لاٹھ، سوار، بنواری، پھونچا
 موجب مسرت ہوا، مع اہل و عیال، بخیر و اطمینان، تہ مزید مسرت ہوئی، لیکن حضرت
 حافظ الحداد، عبد عزیز صاحب کی مسائل عقائد سے بہت ہی کلفت ہے، حق
 تمنا کے ساتھ، اپنے فضل و کرم سے صحت کا طرہ عاجز، سترہ صلی قرآن، سلام سنوں
 کے بعد عیادت کر دیں، دیر بھی کہ یہ نہ کہ وہ جب بھی عزیزم مولوی بھٹیں، کے تلخ میں
 صحت کی خبر پڑتا ہے، بہت ہی کلفت ہوتی ہے، اور دعا ہی صحت کرتا ہے۔
 اس سے شہب ہو کہ حل میاں، مولوی محمد یوسف صاحب نے مدرسہ کی تاریخ
 کو قبول گئے، حالانکہ اس مدرسہ کا نام نور موصوف ہی نے مکتدا انتھا، مجھے یہ معلوم
 تھا کہ اس مدرسہ میں بخاری شریف لکھا رہے، مسائل ہوتے، ہے، علی میاں بن نے
 تہ تمنا، یہ مدرسہ نہیں وہ سر، فوسف، مفتی محمد شفیع صاحب کے مدرسہ کا بھی روحانہ ہو
 گیا یا وہ بھی نہ جاسکا۔

ایک بات زانی، ہے، تھیلہ میں حضرت اقدس سے سر جی کر کے جواب سے ملے
 فرمادیں، ایک شخص تقریباً ۲۰ سال سے ناکر ہے، کاشف کا، ہے، کبھی تو اس پر

ذکر غفل کا بندہ ہوتا ہے تو دن رات اسی فکر میں رہتا ہے۔ گزشتہ سال کچھ دن روزاد رات کو میاں ریل سے آتا اور صبح کو ذکر کے ایہ چلا پاتا اور کبھی پنے دھندوں میں ایسا مچھنس جاتا ہے کہ سب معلومات ترک ہو جاتے ہیں۔ جن ایام میں ذکر کا غلبہ ہوتا ہے تو بہت کچھ کشوف و قیو شروع ہو جاتے ہیں۔ مگر دنیا والی استقلال پیدا نہیں ہوئے ایسی۔ کل وہ آیا اور ایک دم اپٹ گیا اور کہا کہ صبح مسجد میں ذکر کر رہا تھا۔ ایک دم ایسا برش آیا کہ میں اپنے آپ میں شرم اور سب اختیار زبان سے میرا خدا شیخ الحدیث نکلتا رہا اور کچھ برش آیا تو بڑا ٹکڑا قلع ہوا۔ میں نے اس کو صبت دیا وہ ڈانٹ ڈپٹ کرتا یہ ایمان کو لے کر اور کچھ دن کچھ میرے ذکر کو روک دیا۔ حضرت اقدس اعلیٰ رحمہ اللہ یہ اس سلسلہ میں کچھ رہنمائی فرما دیں تو ضرور کھڑی ہیں کیونکہ یہ علاج بھی کراؤں یا اتنے پر کفایت کروں۔

اعتراف علی رسول اللہ ﷺ تھلائی کر رہا ہوں۔ اس وقت اپنے اکابر کی مختلف تحریرات شائع ہوئی تھیں۔ مگر اب یاد نہیں کہ کہاں میں گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کیجیے۔ دعا کی درخواست۔ فقہاء المسلمین۔

ذکر کیا۔ مظاہر علوم

۵ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل سلمہ
مسجدہ رسدانی، خانہ کراچی، لاہور و مغربی پاکستان



عزیز محترم عارفانہ الحمد و شکر:

بعد سلام مسنون۔ رات، عشاء کے بعد تمہارا کارڈ موصول ہوا۔ شعبان شریفیہ پر خوبیاں سے اپنے تمہارے کارڈ سے بھی یکم شعبان شریفیہ کی معلوم ہوئی تھی اور بجا رات میں بھی یہ اعلان ہوا تھا کہ پاکستان میں بھی شعبان کی یکم ہے۔ ہمارے میاں تو نوعیت عامہ سے یکم شعبان شریفیہ کی ہے۔

راشدہ فارسی کا پیام تو میں نے علی میاں کے نام بعض اس لیے لکھا تھا کہ وہ بہت اصرار سے مجھ سے تھا تھا کر سکتے تھے۔ حضرت اقدس کے مزاج کی کیفیت

سے سرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت و قوت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تادیر جہاز سے مہروں پر قائم رکھے۔ بجائی متین صاحب کو ان کے مکان کے سلسلہ میں انسوس کا خط لکھنے کا ارادہ ہی کر رہا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ مجھے بڑی بیماری یاد نہیں رہا کرتا۔ حضرت اقدس کے جاتے قیام پر تو چونکہ روزانہ ہی خط لکھنے کی نوبت آتی رہتی ہے۔ وہ تو روز ایک دن کے بعد یاد ہو جاتا ہے۔ اگر وہ لاپتہ ہو چکی گئیں ہوں تو ان سے بعد سلام سنوں مکان کے قصہ پر انسوس کے بعد فرمادیں کہ دل سے واقعی دعا کر رہا ہوں۔ یہ بھی کہہ دیں کہ حضرت اقدس کے آپ کے مکان پر قیام سے آپ کے لیے زیادہ مفید لاپتہ ہو رہا ہے۔ رمضان گزارنا سچا کر دیاں آپ میری بانی کے اشکام میں کیسے نہیں مہ سکتے۔ تھے اور یہاں بہتر کیسوی سے اپنے کام میں لگے سکتے ہیں۔ تیر بھی کہہ دیں کہ بجائی نہیں کو بھی باجی اور میری طرف سے لکھ دیں کہ اگرچہ روزانہ نہیں تو ماہ مبارک کا کچھ ایک عشرہ کم از کم حضرت کی خدمت میں گزاردیں۔

ایک شکوہ رقم سے راز میں کرتا ہوں۔ میں نے بعض لوگوں کو حضرت اقدس کی خدمت میں غاضبی کو لکھا۔ ان کا یہ جواب آیا کہ ہم حاضر ہر کئے تھے۔ مگر وہاں خدام ادب نے چلنا کر دیا۔ اس پر کہ اس سے اگر کسی کا تعلق ہے تو وہ منہ نہ دے ہی ہے۔ حضرت ہی کے تعمیل حکم میں اس کو بیگت رہا ہوں۔ حد تک کو بھی پاس نہ چھوٹے دینا حضرت سے عرض کر دیں کہ دستگیری آپ فرمادیں۔ سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

ذکریا، مظہر علوم
۱۰ شعبان ۱۴۲۹ھ

عزیز مودودی عبد الجلیل سلمہ
مدیر دوائی سید، خالص کالج، لائل پور، دکن، پاکستان



عزیز مودودی عبد الجلیل سلمہ
بعد سلام سنوں۔ اس وقت عصر کی نماز میں عزیز مودودی فضل الرحمن نے اور

جتا یا کہ رات ہی کو جانا ہے۔ نہانا نہ کہ ان کے والد باجدا اور یہ خود بھی نعل خطہ کے ذریعہ سے رو
تین چھوٹیں تیار کیا مگر ارادہ کلاہ ان مجھ پر رکھ چکے تھے۔ مگر اب جو میں نے ان کو معافی
یاد دلانے کے واسطوں کے واسطے لکھا وہ بے ماس بیٹے محبت میں یہ پرچہ لکھ رہے ہوں۔
رات عشا کے بعد کی ٹھکانے میں پاکستان کے پانچ چھ خطے مگر عجیب ہے کہ لکھنؤ
کا کوئی دلا تھا۔ لیکن ہے کل کو مل جائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون
کے بعد دعا کی درخواست۔

بگڑی خدمت مولانا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب زود مجد ہمارے
بعد سلام مسنون۔ کل کی ٹھکانے سے آپ نے جدید رسالہ دینی کے سلسلہ کا
بھجئے واسطے کا نام معلوم نہیں ہوا جس کا براہ راست شکریہ لکھوں۔ اس سے آپ
ہی کو کھتے ہوں۔ کوئی دوسرے صاحب ہوں تو آپ براہ کرم ان کو شکریہ لکھ دیں یا مجھے
پتہ تحریر کر دیں۔ رات اس کو دیکھنے شروع کیا اور رات سے بہت ہی ڈر لگ رہا ہے۔
اس لیے کہ حکیم نور الدین کے متعلق وہ یہ تو بہت ہی خبریں سن رکھی تھیں لیکن یہ رات
ہی معلوم ہوا کہ مرزا عبد القیوم صاحب سے عہدیشہ چرھی اور حضرت شاہ عبد الغنی صاحب
سے سلوک بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد یہ حشر ^{نفس} احفظنا من الخور و بعد انکو
رات سے بہت ہی خوف ہے۔ اللہ ہی محفوظ رکھے

حضرت اقدس کی خدمت میں بھی سلام آپ کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی بگڑی کی طرف
سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ پانچ لکھتے تھا کہ وہ صبح رہے ہیں بھلا کرے
کہ پہنچ جائے کرتا صدائیں فدا ہیں۔ فقط و سلام
تذکرہ: ۱، شعبان ۱۳۴۹ھ کے سب



عزیز محترم عاقدا اللہ بوسلم!

بعد سلام مسنون۔ کل شب میں باوجود ویکر پاکستانی خطوط کی بے گداری پر
کوئی نہیں ہوا رات عزیز فضل ارشاد کے ساتھ نہایت محبت میں ایک پرچہ لکھا۔ اس

وقت تک ٹراک نہیں آئی۔ مگر راج پیر ہے اس لیے بہت دیر میں ملے گی۔ اسس کے
بہد ممکن ہے جو اب کا وقت نہ رہے۔

اس وقت ایک ماہم واقعہ پیش آگیا۔ مولوی یوسف، مولوی انعام پیر والی کپڑوں
سے رشتہ بڑا اطلاع سابق پہونچ گئے۔ کل قیام رہا۔ مگر مولوی انعام اس مرحلہ بہت
افسرانہ رہے۔ رات کو عین صبح نہ آئی۔ اس وقت لاری سے واپسی کا ارادہ تھا مگر کل
صلبری صاحبان سے ملنے آگئے کہ ایک عرب صاحب کی وجہ سے ان کو خبر چوٹی اور
وہ اصرار کر گئے کہ مجھے بھی رہی جانا ہے۔ میری بی کار میں چلے۔ مولوی یوسف، مولوی
انعام ان کی کار میں سوار ہونے کے لیے جب الوداعی مصافحہ کرنے لگے تو مولوی انعام
پر شدید مددہ پڑا چھین نکل گئیں۔ اور بیٹھے بیٹھے گر پڑے۔ دیر تک چھین نکلتی
رہی۔ سب پریشان ہو گئے۔ تقریباً آدھ گھنٹہ بعد اس وقت ۹ بجے یہاں سے تو کار
میں روانہ ہو گئے۔ خدا کے غیریت سے پہونچ جائیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں
بھی اور حضار مجلس سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ فعدو اسلام

خط لکھنے کے بعد تمہارا جمعرات ۵ شعبان کا خط بھی ملا۔ بہار سے یہاں توجہ فرمات
کو و تھی۔ حضرت اقدس کے مزاج اور انعام سے مسرت ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس
سایہ کو تادیق قائم رکھے۔

نوٹ کیا۔ مختار عظم

۵ شعبان ۱۳۹۹ھ

دوشنبہ ۹ بجے صبح

عزیز مولوی عبد الباقیل صاحب سلمہ

سیدہ رسولی، خانہ کالج، لاہور، مغربی پاکستان



عزیز مولوی عبد الباقیل صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ شدید انتظار میں رہا۔ عشاء تیار کا وقت تھا ۵ شعبان
دوشنبہ پہونچا۔ پیشاب کی جانچ کے نتیجہ سے فکر و تشویش میں اضافہ ہو گیا اللہ تعالیٰ
ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجز مستمر و عطا فرمائے۔ اب آپ حضرات کے
خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ شانہ صاحب کے پاس تو رات ہی مسلسل اطلاع

کرادی تھی اور اس وقت وہ بچے کو اکثر صاحب کے پاس بھیج دیا۔ اس لیے کہ کل کے مولوی حبیب الرحمن صاحب والے خط کے ملاحظہ کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ اگر کل کوئی خط آئے تو جلد بھجوا دیتا۔ اس لیے نوراً بھجوا دیا۔ غالباً شاہ صاحب آج کوئی تیار دینے کا بھی ارادہ کر رہے ہیں۔ صوفی انعام اللہ صاحب کا ارادہ تو پہلے سے بھی کسے کا تھا۔ مگر حبیب سے وہ بہت کے امام بن گئے۔ وہاں کے لوگوں کا شدید ہزار رمضان میں مدرسہ کی مجلس سے بہت قیام پر تھا۔ مگر میں نے رات ان سے کہہ دیا کہ حد صراغے راضی ہوں یا نہ ہوں وہ نوراً لائبریری پر چلے جائیں۔ پرسوں شنبہ کی صبح کو وہ اپنی باجیہ کو قاری تہیہ صاحب کے ساتھ ملے ہوئے صبح کر پرسوں ہی رہی ویرا لیتے جائیں گے۔ قاری تہیہ صاحب بھی پرسوں لکھنؤ کا ارادہ کر رہے ہیں کہ ان کو والد مرحوم کے انتقال کے بعد سے بنانے کے تقاضے تو بہت آئے مگر وہ نہیں گئے۔ اب اپنے پاسپورٹ کی غلطی کے ارادہ سے جا رہے ہیں اس کے مل جانے پر ماضی کی سنی کریں گے۔ حضرت احمدی کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ یہاں سب خدام دعا کر رہے ہیں۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب سے بعد سلام سنوں، آپ کے خط کی نقل کل حکیم محمد الرحمن کو بھیج دی تھی۔ رات کے مولوی جلیل کے خط کی اطلاع اس وقت دستی کر دی۔

بگراچی خدمت الہیہ مولانا ابو الحسن علی میاں صاحب!

بعد سلام سنوں، سابقہ خط مل جانے کے بعد پانچ خطوط بواسطہ ملا صاحب آپ کو اطلاع کی کہ وہ مل گئے۔ مگر تعجب ہے کہ ایک بھی نہ پہنچا اور آپ کو ملوانہ زحمت اٹھانا پڑی۔ مولوی منظور صاحب کے بعد کو یہاں آئے کہ کھانا تھا۔ اس لیے کل تمام دن شدت سے ان کا انتظار رہا۔ رات بھی ان کے لیے کھانا رکھا گیا۔ لیکن وہ سب کچھ کے رات میل سے پہونچے۔ صبح کی نماز میں ملاقات ہوئی۔ خنبہ کی شام تک یہاں قیام کا ارادہ ہے، پھر واپس لکھنؤ۔

آزاد صاحب سے بعد سلام سنوں، اب تکہ واقعی ضرورت پر شخص کے خط کی دستی۔

مگر اتنے حضرت اقدس کو کئی افاقہ ہوا اس وقت تک اب ہر شخص کے خط کا شدت سے انتظار ہے۔ اس لیے کہ روایات میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ مختار و السلام۔

عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
مسجد رسولی، خالصہ کالج، لاہور و مغربی پاکستان
۱۴ شعبان ۱۴۲۷ھ



عزیز گرامی قند مولوی عبد الجلیل سلمہ!

بعد سلام سنون۔ رشید انظار میں تمہارا کارڈ مورخہ ۱۴ شعبان منگل دس عشر
کے بعد پہنچا۔ تم نے لکھا کہ تاریخ میاں بھی وہی ہے، پہلے خط میں غلط لکھی گئی مگر مولوی
عبد المنان صاحب کے رات کے خط میں بھی یہ ہے کہ تیرا خط سو دترہ، ۱۴ شعبان آج النبیان
اور چار سے ۹ شعبان کو پہنچا۔ بہر حال رات کے دونوں خطوں سے فی الجملہ المہینان
ہوا۔ اللہ کرے کہ اسے طبیعت مبارکہ بالکل اچھی ہوگئی ہو۔ کل صبح شاہ صاحب کی
یا فرما کر صاحب کی طرف سے شاہ صاحب نے ایک اور جتنے تار دیا تھا۔ رات تک
اس کا جواب نہیں پہنچا تھا۔ اس وقت تحقیق کے لیے آدمی بھیجا ہے بجائی محمد صاحب
کے متعلق کل کچھ چکا ہوں کہ وہ کل صبح ۹ بجے یہاں سے لاری کے راستہ دہلی روانہ
ہو گئے۔ وہاں سے آج جمعہ کو بھیجی روانہ ہوں گے۔

حضرت اقدس کی طبیعت مبارکہ کی طرف سے اب تک فکر ہے۔ حضرت کی
خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ جب سے حضرت کی تریاتی عیادت
کی خبریں سنی جا رہی ہیں اور بھی انکمال بڑھ گئے۔ دکھ کام میں دلی گستا ہے دریاست
کرنے کو دل چاہتا ہے۔ گو سونا منظور رہا صاحب کی وجہ سے آج چاہ کے بعد بہت دیر
میں اوپر آنا ہوا۔

معلوم نہیں صبح کے نسخے مرسل الیم تک پہنچے یا ابھی نہیں۔ حفظہ اسلام
حلی میاں کی خدمت میں اس وقت مولوی انعام کل حجرات کا بیجا مریلا لا
یہی مل گیا۔ لیکن آپ کا سابقہ نفاذ ان کو کل تک بھی نہیں ملا۔ مگر لاہور واپسی کا نظام

سٹے ہو گئے، جو تو مطلق فرما دیں۔

کرم محترم مولانا الحاج ابو الحسن علی بن ابی طالب زائد مجدد ہیں!
بعد سلام مسنون۔ کل۔ اس کے خط میں لکھ چکا ہے کہ مولانا منظور صاحب کل
شب میں آگئے تھے۔ اطلاع تردید کو پہنچنے کی تھی مگر کچھ تاخیر ہو گئی اس لیے
کل آئے اور اب بچائے آج کے کل خفیہ کی شام کو واپسی کا ارادہ فرما رہے ہیں۔
مولوی نعمان صاحب کا خط آیا۔ جس میں لکھا ہے کہ آپ کا دوسرا الفاظ ترمیم کا خیال
کا ترانہ کو مل گیا۔ لیکن یہ لفظ ذرا صحت پر مبنی نہیں ملا۔ یہ بدھ کا لکھا ہوا لفظ تھا جو
کل جو اہل کولہ تھا۔ جس نے اب میں وہ بھی من گیا جو۔ مگر اب اس کی ضرورت :
رہی کہ سابقہ میں اصل آپ کا لکھا ہو: مل گیا مگر تعجب ہے کہ میں نے اس کے ملنے
کی اطلاع اسے خطوط میں لکھی۔ پھر بھی آپ کو نہ مل۔ یہ لاعلمت

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط
مزید مولوی عبدالجلیل صاحب

مدیر مولوی عبدالجلیل صاحب۔ لائل پور۔ دہلی۔ پاکستان
۱۲۔ ایشیا۔ ۱۹۶۹ء
جسٹ



عزیز مرشد!

بعد سلام مسنون۔ بات عت کے بعد تمہارا کاڈ مورخہ ۱۲ شعبان پہنچ کر
"وجیب طمانیت" ہوا۔ اور اس کے بعد؟ بیک شاہ صاحب کے نام کا تار بھی ان
کے پاس پہنچ گیا۔ کل تمام دن کئی مرتبہ ان کے گھر آ رہی تار کے پڑاؤ کی تحقیق
کے لیے بھیجا۔ جو کہ وہ بہت تھے اس میں سے یہ خیال۔ پھر ایسا نہ ہو کہ مکان پر
کسی کے نہ ملنے کی وجہ سے وہ رکاوٹ ہو۔ اس سے مزید اطمینان ہوا۔

آج صبح پانچ بجے قاضی شہر صاحب لکھنؤ گئے ہیں تاکہ پناہ پاسو۔ سٹ
تلاش کر ان کے گھر والوں کو بھی بلانے کا شدید تقاضا تھا۔ ان کے ساتھ
مولوی انعام اللہ کی اہلیہ بھی جو پہلے ہی سے لکھنؤ جانے پر مصر تھی گئے ہیں اور مولوی

انعام اللہ اس وقت وہی اپنا وزیر اجواتے جا رہے ہیں۔ مولانا منظور صاحب
 اعلیٰ جمادات کی شب میں یہاں آئے تھے۔ آج شام کو واپس بیتا پور پہنچے۔ چونکہ
 کھٹو کا ارادہ کر رہے ہیں۔ معذور نہیں علی میاں کی آمد کا کب بننا، ان کی خدمت
 میں سلام سفون۔ حضرت احمد علی کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد مکانی و زواری
 معلوم نہیں لاہور واپسی کے متعلق کیا ملے ہوا۔

مکرم حکیم مولانا حبیب الرحمن صاحب!

بعد سلام سنوں۔ آپ کے وعدہ کی وجہ سے کہیں کل کو پھر خط لکھوں گا
 کہی دن سے آپ کے موعود خط کا انتظار رہا۔ آپ کے سابقہ سارا کی عمل حکیم
 محاسب الرحمن کے پاس ارسال کر دی تھی۔ دوسرے دن ایک دقتی پرچہ بھی ات کو
 بھیج دیا تھا۔ مگر شکم کہ مولود ہو کہ حکیم محاسب الرحمن تو ریچور نہیں ہیں۔ شاید لگے
 ہوئے ہیں۔ حضرت احمد علی کی لکھی شدہ کلام تک آپ سب حضرت کی خدمت کا
 علیحدہ علیحدہ انتظار میں بیٹھے کہ دیایات میں ایک ہوتا ہے۔ سچ کے احوال میں
 بہت فرق ہوتا ہے۔ مولوی عبدالغفار صاحب کی خدمت میں سلام سفون۔ آپ
 کا خط بھی کئی دن سے نہیں آیا۔ حفظ والسلام

نویا۔ ثنید

مؤرخ مولوی عبدالعزیز صاحب

سجدہ سروائی۔ خالصہ کالج، لاہور۔ مغربی پاکستان، ۵ شعبان ۱۳۷۹ھ



حضرت مولانا کمال الدین صاحب:

یادور شہید غلط راوی تھی کہ کیشنب کی شب میں قمار مول کا ڈر۔ بلکہ کسی اور کا
 ملا۔ اب علی دوشنبہ کے ملے۔ کل ہی کو یہ کارڈ بایا سکا کہ کیشنب کو اس لئے نکال دیا
 ہوا کہ کل شب کی شب کا کارڈ جو کل ڈاکٹر صاحب کے پاس سے آیا تو انہوں نے سچا
 شکوہ کیا کہ پیشاب کے ٹسٹ کی رپورٹ کی نقل کسی نے نہیں بھیجی۔ تو کچھ دنوں اس
 کو صحت دینے میں اس لیے میں نے اس فیمل سے کہ بھولے زبانوں، ابھی کچھ دینا۔

مولوی عبداللہ صاحب سے بھی اہل اسلام سنوں۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ پیام پہنچا دیں اور وہ موجود نہ ہوں تو تم سنی کر کے اس کی نقل جلد صحیح دو یہاں تک کہ خط لکھنے کے بعد ڈاک اگئی اور تمہارا سہ روکار ڈاکسورڈ ۱۱۳۳ شعبان جمعرات، جمعہ پہنچے۔ پڑا سخت انتہا تھا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ابھی ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچا رہا ہوں لیکن پیشاب کے باعث کی نقل کا ڈاکٹر صاحب کا پھر آغا ہوا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ علی میاں کی خدمت میں بعد سلام آپ کا سابقہ لٹریچر پیش والا تو ڈاک کی فکر ہی ہو گیا کہ اس وقت نظام الدین سے کل اتوار کا کارڈ سزیکمٹ کے ساتھ پہنچا جس میں لکھا کہ کل تک بھی وہ نہ پہنچا۔ اب سبقت ہی تحریر کردہ طبع جو رہا ہے کہ وہ مل ہی گیا تھا۔ مولوی منظور صاحب پر سونے شنبہ کی شان کو سینا پڑا وہیں چلے گئے۔ فقط ایک سزیکمٹ ہی امر یہ ہے کہ تم نے بہت دن ہوائے لکھا تھا کہ کوئی شخص لا مع کی قیمت تم کو دینا چاہتا تھا تم نے اپنے سے انکار کر دیا۔ اگر وہ صاحب ہوں یا کوئی دوسرا دیا نہ کرے تو اس کو کتب خانہ رشیدیہ، متصل جامع مسجد ربی کا پتہ بتا دیں۔ ان کو پاکستان کالائنس ملا ہوا ہے۔ مرسے یہاں کی کتب بھی ان کے کتب خانہ میں ملتی ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب کا خط کئی دن سے نہیں آیا۔ ان سے معاذ پیشاب کی رپورٹ کا تقاضا کر دیں۔ فقط

کر گیا۔

ماہ اربعہ ۱۳۷۹ھ
دوشنبہ

عزیز مولوی عبد الباقی سلار

سہ ماہی۔ قلعہ کالج۔ لاہور۔ مولوی پاکستان



عزیز گرامی تھو جاناکم اللہ وسلم!

اہل اسلام سنوں۔ کل کی لڑائی سے تمہارے دو کارڈ جمعرات، جمعہ کے پہنچے تھے جو پر سونے انوار ہو جانے کی وجہ سے دونوں کل ہی ملے۔ ان کا جواب کل ہی لکھ چکا ہوں۔ رات عشرہ کے بعد تمہارا شنبہ ہوا شعبان کا کارڈ ملا۔ تمہارے خیر سے

چند شخصہ کا سامان معلوم ہوا۔ جب وہ پہنچا جا۔ پھر اس وقت میں سے باہر ہوا۔
 بھیجا تھا کہ مسجد میں رہتے ہیں ضرور لکھا جاوے۔ مگر عقلا نے اس کو یہ کہہ کر روک
 کر دیا کہ اس کی ضرورت نہیں۔ مفسر حروف کا اٹھا کر ہوگا اور اس کی وجہ سے
 جواب کا رد و انتہا کرنا پڑے گا۔ مجھے بھی کوئی آری شاہ صاحب کے مکان پر اور
 علی اور صاحب کے یہاں بھی پڑے گا۔ مگر شاید وہاں جواب آگیا ہو۔ شاہ صاحب
 یہ کہہ کر دن میں چھوڑ رہتے۔ لہذا مذہب آتے ہیں۔ اس لیے یہ خیال تھا کہ وہ مکان
 پر رات تک پڑھ رہے ہوں گے۔ مگر وہ جمعہ کے دن شام کو ۹ بجے چونچا جیسا کہ پہلے
 خط میں لکھ چکا ہوں۔

اس خبر سے ہواچ کے خط میں یہ کہہ کر بنا رہی تھیں کہ متعلقہ ٹکڑوں کے قبضہ
 میں نہیں آیا۔ بہت ہی فکر و قلق ہے۔ کل سے پھر پر فتنہ و فساد سے یہ زور
 پڑ رہا ہے کہ جس حضرت اقدس کی خدمت میں یہاں واپسی کی درخواست کر دی۔
 مگر میں نے ابھی تک ہر شخص کو اتار دیا۔ ہمارے ہاں یہی جواب دے دیا۔ لیکن اس
 میں شک نہیں کہ اس روایت سے فکر و قلق زیادہ ہے۔ کیا وہ ٹکڑے عالم صاحب
 کے مستقل نہیں تو بار بار آتے رہتے ہیں۔

۱۰ شعبان ۱۳۹۹ء کو میرا دل صاحب کا تیسرا سا جہزادہ پیدا ہوا۔ غالباً وہ خود
 بھی کچھ جگہ جوں گے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 کی۔ مگر خود کو ہر غلطی کا حامی سمجھتے ہیں۔ میں کہی دن جو کہ تمہیں کچھ چکا تھا کہ وہ
 ۱۱ گشت مجاہدین سے وہی اور وہاں سے ۱۲۔ جو کہ کو سبھی روز جو کچھ عافیت
 کے جنازے سے روٹ گئی تھی ان کا اردہ ہے۔ ماہ مبارک صبر آگیا اور اپنے صفت سے
 بہت ہی نکرہ سلط ہے۔ اس کے لیے خصوصیت سے دعا کی حضرت اقدس سے
 درخواست ہے۔ کہ شہر رمضان کا طعت اپنی آنکھوں میں پھرنا شروع ہو گئے۔
 غلط فہم۔

نکریا

حزیرم مولوی عبدالمجید سیال

۱۸ شعبان ۱۳۹۹ھ

مسجد سرائی غاٹہ کالج، نائل پور (مغربی پاکستان)

عزیز مرید مولوی عبدالجلیل، صاحب سلمہ!

لہ سالانہ سٹولن، رات بعد عشاء قلمباز کا رٹھ مورچہ ۱۰، شعبان کی شنبہ ملا اور صبح چلے میں روضہ الغار، الرحمن صاحب سے ملاقات ہوئی، ہر جذبہ مجھے معلوم تھا کہ صوفی انعام اللہ آتی جانے والے ہیں، مگر معمول یہ ہے کہ صبح کو اوپر گارسیب سے چلے رات کے لاکھپور کے خطوط کا جواب لکھتا ہوں، اس لیے بیہ خیالی میں حسب معمول کا رٹھ اٹھایا اور جواب لکھ دیا، جگہ پر زیادہ تھا، اس لیے پھر بھی خیال نہ رہا کہ وہی صوفی جی کو رس دیتا اور ٹک میں ڈال دیا۔ دوپہر کھانے میں پھر یاد آیا کہ صوفی جی جا رہے ہیں، اس لیے یہ دستور رکھ رہا ہوں۔

نبائی اعلیٰ دستہ ترح شہ آہواست، مکہ، عبدالعلیم گزہ پورہ کے منتظر میں تھا کہ اس سے بھی وہی ویرا اپنے کے لیے ساتھ نہ لائے تھا، وہ اس وقت ظہر میں آیا مگر پاسپورٹ لے کر نہیں آیا، عبدالعزیز نیت سے آیا، رہائی اللہ کو اپنے ساتھ دینی گھر لے جاتے، اب دیکھیں کیا ملے، میں نورہ لوں کو ساتھ کر کے چوٹے چھوڑ کر اوپر چلا آیا۔

قاری عبدالرحمن صاحب بھی صبح وہی ویرا اپنے گئے ہیں، اتفاق سے دوپہر کھانے کے وقت نبائی سیدہ نے دیوبند سے کچھ میر سیدہ تھے، گزہ پورہ انہوں نے یہ محدثات بھی کھی تھی، راجی موبہ کی انہی ہے، اچھے آئندہ ورع نہیں جوتے، مگر میں نے یہ خیال کر کے کہ بہر حال موسم کا انہی کی چل ہے اور پھر دیوبند کے رہنے ہی مشہور ہیں صوفی انعام اللہ کے حوالہ دیے۔ خدا رس کو صبح سلام پہنچ جائیں، صوفی گزہ پورہ کا یہ خیال ہے کہ یہ کل شام تک راستہ ہی میں نمٹ جائیں گے، بخیر وہی جی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ سارے تو ختم نہیں ہوں گے، لیکن وہاں جا کر بھی تو ہم سب ٹھک کھائیں گے۔

محدث احمدؒ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی، خواہ مت بہت ہی زیادہ کر دیں، حضرت اس حد وسط سیدہ کو اد مبارک کا بہت ہی مکر ہو رہا ہے اور شکر شہ رمضان ابھی سے ایسا نظروں میں چہرہ رہا ہے کہ گویا اب بھی موجود ہے۔

یہاں کے احباب کا اصرار شدید تو یہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہاں تشریف لے کر
 کوٹھڑیوں، لیکن ٹیٹو، برکت علی کا یہ پیام ہو چکا کہ زور سے لاہور تشریف آوری کو
 نکھڑیں۔ مگر مجھے حضرت اقدس کی ایک ایسی گفتگو تخلیق کی بنظر ہو چکی جو تم سبھی
 کو کھنٹی نہ چاہی کہ اس کے بعد یہ ناکارہ توانٹ و تانٹ کوئی بات نہیں کہنے کا۔
 ذکر کیا۔ ۹ شعبان ۱۳۷۱ھ



عزیز و محترم عطا محمد شاہ سلم!

بعد سلام سنوں۔ رات بعد عشاء تمہارا سکارڈ مورخہ ۱۹ شعبان میں اشتعال میں ملا اور
 کچھ صبح کی نماز کے بعد رات عطا الرحمن صاحب سے جو رات گفتگو میل سے یہاں پہنچے
 ملاقات ہوئی اور باوجودیکہ میرے یہاں اس وقت دو دوبرہ سے بہت جرم تھا ایک
 تو اس وجہ سے کہ صبح کی نماز سے قبل مولوی اسعد صاحب مدنی مع اپنے ۳۰ رفقاء
 آئے ہوئے تھے کہ انہیں جلدی لڑنا تھا۔ چنانچہ وہ چار کے بعد لاری سے منظر گارڈیاں
 چلے گئے اور وہاں سے وہی اٹھانڈہ وغیرہ جوتے ہوئے اپنے مستقر رمضان اسام
 چلے جائیں گے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ کل اسٹان ختم ہوا۔ جانے والے طنہ و
 مریمین وغیرہ وخصی مصافحہ کے لیے بیوم تھا۔ مگر مولوی اسعد کو رخصت کرنے کے
 بعد رات عطا الرحمن صاحب سے تحقیق حالات کے لیے قیہ رب کو نافذ صاحب
 رائے محفوظ الرحمن صاحب وغیرہ کو میں نے کہہ دیا کہ میں دو گھنٹہ بعد مل سکتا ہوں اور
 رات بوجی سے تفصیل حالات مرضی، علاج وغیرہ کے سن کر کچھ نگر میں اتنا فری ہوا۔
 تمہاری ایک بری حادثہ پر میں نے یہاں بھی تنقید کی تھی اب پھر کرتا ہوں وہ یہ
 کہ حضرت اقدس کی راحت یا علاج کے مقابلہ میں نہ تو لاہور میں پارٹی کی رعایت
 کیا کہ نہ لاپرواہی کی۔ تمہیں حضرت اقدس کی راحت اور مدد کی علاج پر دلدادہ ہوں
 سے بالاتر ہو کر صلی الاعلان سامنے آنا چاہیے۔ یہ خیال کہ معدنی جی کا دل برا ہو جائے
 لگا یا مولانا محمد صاحب نا افس ہو جائیں گے۔ حضرت کی راحت کے مقابلہ میں ہرگز قابل

الشفاعت جمعیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔
 حرر مولوی فضل الرحمن سلمہ۔

رات کی ڈاک سے تمہارا بھی کارڈ پہنچا اور مجمع نے بہت غور کر کے اس میں
 مبنی ٹراٹے پڑا ہے۔ مگر تم ادیب ابن اشاعر بھلا غالب زادہ کے کلام میں طلب
 کون ٹرال سکتا ہے۔ اس لیے کارڈ کا مفہوم تو آپس میں مرتبط نہ ہوا۔ مجھے جتنا
 سمجھ میں آیا کہ تم یہاں نہ اشرار نے کی خدمت کے بیٹے معافی کے طالب ہو اس میں
 معافی کی کوئی بات باطل نہیں اگر بے قیاس مبالغہ سے ہمیں نہ خود ہی تم کو
 دہلی لکھا تھا کہ یہاں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ امتحان سے فوابع پر
 فوراً کامپور ہو چکے جاؤ۔ نقد و اسلام

دکن پرمائینہ

میر محمد امجد علی صاحب سلمہ

۱۹ شوال ۱۳۴۹ھ

مسجدہ اندر والی امامہ کالجی، ٹاٹپور، مغربی پاکستان



عزیز مولوی عبدالحلیم سلمہ!

بعد سلام سنون۔ عین انتظار میں رات بعد عشا تمہارا کارڈ موصول ہوا۔ وغلبہ
 پہنچ کر درجہ کثرت ہوا جو اسی رات ڈاک پر صاحب کے ہاں پہنچا۔ ہاں میں اس
 میں فی الحقیقت تفصیل زیادہ ہے۔ مگر صاحب، حاضر بات کی پرورش نہ کیجنا چاہتے
 ہیں جن کے متعلق سابقہ خطوط میں تحریر ہوئی اور دونوں عبادت میں انہیں کھینچا ہوا
 کلی جمعہ رات عشاء الہی میں پہنچ گئے تھے جس کی اطلاع کل کے کارڈ میں کر
 چکا ہوں اور اس بچے کے قریب یہ شاہ صاحب کے ساتھ ان کی کارڈ میں راجپور
 پہنچ گئے۔ مولوی محمود صاحب بن مثنیٰ صاحب فوراً وہ مرقہ کا خط رات کی حرکت
 میں آیا۔ مقصد تو کسی زمین کے لیے صرف دعا تھا۔ اگر وہاں ہوں یا کوئی جانے والا
 ہو تو وہ سے کہنا دین کہ اگر آپ چہ کارڈ پر لکھ و سب تو ضرور جواب لکھنا۔ اگر
 صدق انعام ایلہ صادر۔ پہنچ گئے ہوں تو ان سے کہیں کہ تمہارے راجپور

اور تم سحر نے رات سب کو خوب ستایا رہیں تو خیر انڈے کے کرم سے مغرب سے پہلے
 اپنی نمٹ گیا تھا وہ نہ میلا بھی یہی حشر ہوتا۔ مولوی نصیر غریب تمہیں اکھاٹے کیلئے
 نماز کے بعد سے تلاش کرتے رہے، اس لیے کہ میں نے ان کو شدت سے تھا خدا
 کر دیا کہ تمہیں بعد مغرب سب سے پہلے فارغ کر دیں اور بھائی اکرام علی کی اذان
 تک تمہارے اشتغال میں دکان کے فرش پر بیٹھے رہے اور عزرا احسان اپنی
 کتابیں لیے پھرتا رہا۔ اگرچہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ صوفی جہاں مل آدمی ہیں
 کتابیں اہم ہیں، ان کے ہاتھ جھیننا مناسب نہیں۔ مگر تم نے میرے سامنے اس طرح
 ایسے زور سے کہا کہ میرے ساتھ تو کوئی سامان نہیں، لیتا جاؤں گا اس تھکر کی
 ضرورت نہ تھی۔ تمہیں شروع ہی سے کہہ دینا چاہیے تھا کہ نہ کھانا کھاؤں گا نہ
 پانی لے جاؤں گا نہ کتا ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ میری لے گئے یا وہ بھی تھکر کی نذر
 جہٹ ڈوس چھڑ گئے۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں جتنوں کو تمہارے وعدہ
 سے پہلے رہے گئے تھے اس کے بعد سب کو خدمت گاہ کے حوالہ کئے گئے تھے
 اب تو میرا بھی وہی خیال ہے جو بھائی اکرام کی رائے تھی کہ تم نے رات کھانے کے
 بدلہ میں بھی انہیں ہراکتھا کیا۔ ایسا چھوڑیں، برگز نہ کرنا چاہیے تھا حضرت اقدس
 کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب
 کے نام کا کارڈ بھی ملا حضرت کر لیں۔ فقط والسلام۔

نکریا، مظہر عزم

۱۲ شعبان ۱۳۹۱ھ

پنجشنبہ

عزیزم مولوی عبد الجلیل صاحب

مسجد اقصیٰ، خالصہ کالج، لاکھنؤ، مغربی پاکستان



عزیزم خانا کاشد و تم!

بعد سلام منوں۔ رات علی کے وقت تمہارا ۱۲ شعبان کا سہارو ملا اور صبح کی نماز
 کے بعد علی سیان سے ملاقات ہوئی۔ اور ان کی معرفت کئی جمعہ کی صبح کا پورچ بھی مل گیا
 میں نے ہی علی میاں سے درخواست کی کہ وہ نوڈو اکثر ریکٹ علی صاحب سے مل

مولوی مشائخ کے خط میں علامت۔ اس کے بعد مزید تفصیل مولوی حبیب الرحمن کے خط سے ملتی تھی۔ ہر دو حضرات سے علیحدہ علیحدہ درخواست ہے کہ حضرت کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کریں۔ فقط۔

لکھا۔

عزیز مولوی عبدالحبیب سلار

۲۲ جنوری ۱۳۷۹ھ

مسجد مدرسہ عالی۔ خاں کراچی۔ کراچی پور مغربی پاکستان



عزیز مولانا کا اللہ مستم!

بعد سلام مننون۔ کل کی ٹراک سے تھماؤ کھڑے مورخہ ۱۱ شہان پسو نیا تھا چونکہ اس کا تعلق زیادہ تر ڈاکٹر صاحب سے تھا اس لیے اسی وقت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ خیال تھا کہ دو پر تک واپس آجائے گا تو جواب کھول گیا مگر وہ شام کو آیا۔ اس لیے کل جواب نہ لکھ سکا۔ کل شام تک تو ڈاکٹر صاحب کے پاس رپورٹ نہیں پہنچی تھی جسکے لیے کراچی کی ٹراک سے پورچ گئی جو بندہ کے پاس تو آج کی ٹراک میں لاکھپور سے کسی کا خط بھی نہیں ملا۔ گو اب روزانہ کی ضرورت بھی نہیں رہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شاذ کے فضل سے طبیعت مبارک اچھی ہے۔ حیاتی الطاف کل شب میں ویزا لے کر آگیا ہے۔ اور کل رات پر کھانے کے بعد پھر دیکھا گیا ہے۔ وہاں سے بدھ یا جمعرات کو اگر جمعرات جمعہ کی حد میں شب میں لا جو رکامے عظیم والیاں سیوالی ارادہ کر رہا ہے۔ ایسا سننے بدھ کو یہاں پہنچنے کو زبانی پیام بھیجا گیا ہے۔ حضرت اللہ اس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

بیدل روایت یہ بھی ہے کہ شاہ صاحب اور روز عطا الرحمن بھی آہ مبارک کے قریب حاضر ہو کر ارادہ کر رہے ہیں اور آہ مبارک پر دوہیں گزرنے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ لیکن مولوی رازد یعقوب علی خاں صاحب میں۔ وہ کل عہد کے بعد یہ روایت سنائے۔ فقط والسلام۔

تذکرہ جامع بر ملازم
۱۵ شعبان ۱۲۰۱ھ
سرخس

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ مسجد مسجدی
خالصہ کالج، کمپور، مغربی پاکستان



عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ

بعد سلام مسنون۔ کل شام کی ٹراک میں محبت کثرت سے خطوط ملے جن کی اجالی فہرست درج ہے۔ اس وقت کا رڈ کے زریعہ کچھ چمکے ہوں۔ ان میں تین کا رڈ شمار سے تھے، ایک تو مولوی عبدالملک کے نام تھا جو اسی وقت ان کے حوالہ کر دیا۔ اول بجائی اگر ام لے پڑھنا شروع کیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد نذر ہوا کہ میر نہیں ہے تو پتہ دیکھ کر ان کو روک دیا۔ دو بندہ کے نام تھے۔ ۲۶ اور ۲۷ جن کے تم نے صفحہ میں کی تھی ہے۔ مگر میں نے انعام اللہ کے اچھے تفصیل صحت کی تھی۔ اس سے نکلے۔ مگر چونکہ ان کو فوری طور سے دیکھنا چاہا، گزشتہ سال حال معلوم نہیں اس لیے میں نے یہ تجویز کر دیا کہ تبار سے خط میں مکتوبہ سبب ہوگی اتفاق سے جمع چار میں دو عطا دار ملے بھی تھے۔ رات کے سبب خطوط انہوں نے بھی عطا سن لیے۔ ان کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی۔ ریت اچھڑ گیا تھا۔ اسب نہیں ہے۔

قاضی عبدالقادر سے بعد سلام۔ تعین۔ اس وقت آپ کے رضوں مہال کھنڈ کے اجتماع سے فرائع پر مہیاں۔ زچہ پورے گئے ہیں۔ میری ملاقات ابھی نہیں ہوئی البتہ انیشن پر اترنے کی خبر ابھی سنی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد وہاں کی رزق و دست سبب ہی احتجاج سے کرتے رہیں۔ فقط و انسوم۔

تذکرہ ۲۰۰ شعبان ۱۲۰۱ھ چار شعبہ۔۔۔ بیجے صبح۔



عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ

بعد سلام مسنون۔ کل صبح اور فل شب کی ٹراک تم سب کے خطوط سے بالکل خالی گئی۔ جیسا کہ میں کل کے کاٹے میں لکھ چکا ہوں مگر کل شام سب کی کسر

نکل گئی۔ لڑاکا بچائے عشا کے وقت کے عصر کے بعد ہی آگئی۔ جبکہ پورا مجمع تھا اس میں دو کارڈ نمبر ۲۲، ۲۳ رشیدان کے۔ دو کارڈ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ حبیب الرحمن صاحب کے ۱۹، ۱۸۔ فردری کے۔ ایک مفصل نفاذ مولوی عبداللہ صاحب کا جس میں رپورٹ بھی تھی مورثہ ۲۲، رشیدان۔ ایک کارڈ صوفی انعام اللہ کا سورہ ۲۲ رشیدان، ایک آزاد صاحب کا سورہ ۲۰ رشیدان سب اکٹھے بنی پہونچے اور میں سب کا علیحدہ علیحدہ جواب لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ اس وقت تو سب ٹی ٹی مٹا صاحب کے یہاں بیٹھ۔ ہا ہوں کہ ان کو رپورٹ کا شدت سے انتظار تھا اور چونکہ بھائی گل چغتہ بند کی شام کو تھی لہذا پر یہاں سے جانے کا دعوت کرتے ہا پھر دیا گیا ہوا ہے۔ گل صبح کو واپسی کو کہہ گیا ہے۔ اس لیے وہ سب تو بھائی کے ہاتھ مال کرنے کا ارادہ ہے کہ وہ بہر حال اللہ تبارک پر سوں مل جائیں گے چوڑا کی سے پہلے ہی پہونچیں گے۔ احتیاطاً اس کارڈت سب کی سیدائیں کر رہا ہوں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست بہت ہی تمام سے کرتے رہیں کہ یہ ناکارہ صیت بنی گزرا جا رہا ہے۔ نقطہ واسووم۔

عزیز مولوی عبداللہ جلیل سلمہ مسید مدد رس والی
خالصہ کالج۔ لاہور (مغربی پاکستان)
انکریا۔ مظاہرہ مولوی چشتیہ
۲۰ رشیدان ۱۰۱، ۱۰۲



عزیز مولوی عبداللہ جلیل صاحب سلمہ
بدست نام سنواں۔ اس وقت تمہارا کارڈ مورثہ ۲۰ رشیدان پہونچ کر موجود ہے۔
مند، دلائل، واد اللہ کا شکر ہے کہ حضرت اقدس کی بیعت کو اتفاقاً
اللہ تعالیٰ شایعیت کا مدعا جلد شہادہ عطا فرمائیں حضرت کی خدمت میں سلام
کے بعد دعا کی درخواست کریں۔

راست بھائی الطاف، تقاریم عبدالرحمن، عبدالعلیم مولوی احسان لاہوری
روانہ ہو گئے ہیں۔ انشاء اللہ جلد پہونچ جائیں گے۔ مولوی عبداللہ صاحب

سے بعد سلام منوں۔ مگر کثرت صاحب کو آپ کے براہ راست خط نہ لکھنے کا شکوہ ہے اور میرے نزدیک بر محل سے ان کے استہام کو دیکھتے ہوئے براہ راست ان کی خدمت میں میرے توسط بغیر ضرورت کے۔ مولوی یوسف رات غریب کے قریب پہنچے۔ اس وقت بعد نماز جمعہ والی ہے۔ گونا وقت آنے لگا رمضان کی خبر دے تھے ان کی شہ جید ضائع کر دی۔ بہت بہت سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ان کی مولوی افہام مولوی عید اللہ صاحب کی بارہ غلو کی طرف سے فقط والسلام

مکرم محترم الحاق آزاد صاحب
بعد سلام منوں۔ آج کی ٹھیک سے آپ کا کارڈ بھی محدث ۲۳ شعبان میں جمعہ کے وقت پہنچا۔ مجھے تو آج جواب لکھنا ضروری ہے اور نہ ریکارڈ ٹوٹ جاتے گا اور بات آپ کے تخصیص بھی کوئی نہ تھی۔ میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ صرف اتنی دیر کے لیے کہ حضرت کی طبیعت اچھی ہے، خط کی ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عید اللہ صاحب سید محمد رسولی۔
ذکریا۔ جمعہ
۲۰ شعبان ۱۴۲۹ھ
خالصہ کالج۔ لائل پور۔ دھرم پور پاکستان



عزیزم مولوی عید اللہ صاحب

بدو علم منوں۔ اہمیت تمام اقطار شعبان ۱۵ اور نہ بڑی سولت رہتی۔ آج شبہ کو لکھنے کا نہایت سخت مشغول ہوں۔ کل تو اور ہے اور پرسوں بہر حال رمضان ہے۔ تم نے لکھا ہے کہ بہر خط کا جواب نہ دیا کر۔ اب تو شاید رمضان میں ایسا ہی کرنا پڑے۔ کراچی سے اب تک لاہور کی رسید نہیں آئی۔ خط لکھنے کی ضرورت نہیں کوئی دبا جانے والا ہو تو اتفاقاً کریں۔ غالباً مولوی عید اللہ صاحب اپنی تحریر کے موافق آگئے ہوں گے یا اسے واسطہ ہوں گے۔ ان سے ضرور مطالبہ کریں کہ وہ بھی اس مدرسہ کے ایک۔ لیکن میں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

خط لکھنے کے بعد حاجی طغرا کے۔ سامان اور دھاکا و رونا، سہتہ دینے میں کچھ خریدا
 ہے۔ کھانے کے بعد بازار سے سامان خریدا کہ اس وقت واپس جائیں گے۔
 کہ ہم محترم مولانا الحاج حبیب الرحمن صاحب زادہ رحمہ اللہ
 بعد سنا ہم سون۔ اس وقت مفصل گرامی امر مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۷۱
 موجب منت ہوا۔ آپ کا اور مولوی جلیل صاحب کا خط لکھ کر کوثر صاحب کی
 خدمت میں بھیج دیں گا۔ اس وقت نوان کے اٹھنے کا وقت ہو گیا اور وہ جو فرطویں
 وٹسا، ٹڈیر، کون کوٹھڑیوں کا۔ اس سے کہ کئی اتوار سے۔ اگر یہ دونوں خط رات
 مل جاتے تو اس وقت تک کئی کئی صاحب۔ سے آٹ جاتے۔ شہرۃ القدس کی
 خدمت میں سامان کے بعد دھاکا، رونا، سہتہ۔

کریا محرم مولوی حبیب الرحمن صاحب مولوی حبیب الرحمن صاحب
 مدبران اجماع، قاضی، لایع، پور، مغربی پاکستان، ۲۹ شعبان ۱۳۷۱



محرم مولوی عبد الجلیل صاحب!

بعد سلام سلوان، آج کا دن خط کے لیے اور مل گیا کہ رات باوجود مطلع پاگل
 سامان ہونے کے، ریت نہیں ہوئی۔ البتہ اس کا تعلق ضرور رہا کہ رات کی ٹانگ سے
 کوئی خط مل جاتا تو اس کا جواب بھی آج ملے دیتا۔ مگر رات کی ٹانگ سے نہ پھوڑ سے کسی
 کا خط نہیں ملا۔

میں دیر تہہ دار سے اور مولوی حبیب الرحمن صاحب کے خطوط کی اگر صاحب۔
 کی خدمت میں بھیج دیے تھے۔ شام ان کا جواب ملے گا۔ یاد رہے کہ خط
 کھمبے سے ۱۰ بجے تک کی دھانوں میں بہت تیراؤ بار کھینچنے کی درخواست ہے۔ اور صاحب
 کا خط رات لیتو بہ علی خاں کے پاس پہنچ گیا۔ اس کی تکمیل بھی ہو گئی۔ جس میں کامرت
 کو بھی ظہور ہوا۔ یہ خبر نہیں کہ کسی کی۔ صوفی انعام، شہ صاحب کا خط بھی علی کی ڈاک
 سے براہِ راست انعام کے نام پہنچ گیا۔ چونکہ انہوں نے ان کو کچھ تنہا کوئی نہ بھجئے اس

لیے بنایا نہیں گیا۔ اگرچہ یہ خط کل پڑے گا۔ مگر میں نے آج اس لیے لکھ دیا کہ معلوم کر کل وقت مل سکے یا نہ ملے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی دنیواست۔ خط بڑی تاخیر سے آئے۔ تین کاٹھ ۲۸/۴۲۲ شعبان ایکس وقت ملے اور ایک مرنوی جہانن صاحب مولوی حبیب الرحمن صاحب اندرقاضی علی گڑھ صاحب کے آخر کے علاوہ مولو کٹر صاحب کے پاس بھیج دیے۔ ان سب حضرات سے سلام کے بعد شکریہ۔ فقط۔

عزیز مرنوی عبد الجلیل صاحب سلمہ
مدرسہ دالی سیدہ - خالصہ کالج - لاہور - و نگرانی پاکستان (۲۰ شعبان ۱۴۰۹ھ)

عزیزان محراب مولوی عبد الجلیل صاحب دینی انعام اللہ صاحب سلمہ!
بعد ملام سنون۔ اس وقت مرنوی جلیل کا کاٹھ ۲۰ ایک شنبہ کا اور مرنوی جی کا جہت تا یکشنبہ تا پنج وارہ روزہ پر پہنچ کر موجب صحت ہوا۔ باوجود رمضان کے حضرت اقدس کے حالات کاشتت سے اظہار رہتا ہے۔ اس لیے رمضان اس میں مانع نہیں۔ آج کے دونوں خطوط سے صحت میں بھی کمی اور افادہ کی خبر سے مسرت ہوئی۔ حق تو اے شاد مسحت اور قوت کے ساتھ اس سایہ کو تاریدہ قائم رکھے۔ اس وقت دونوں کا مولو کٹر صاحب کے یہاں بھیج دیے۔ کل کے خط کا پر ڈکڑ صاحب نے کسی سیٹی چیز کے استحوال کا اتفاق کیا ہے۔ پر سوں تو یہ پیام آیا تھا کہ آواز کا صحت اچھا نہیں۔ ایسے وقت کوئی خمیرہ وغیرہ یا کوئی سیٹی چیز دی جائے کہ اسے کل یہ کھلایا جائے کہیں کل کھلا چکا ہوں کہ کوئی سیٹی چیز خمیرہ مراد یہ ہے کوئی اور مریدہ وغیرہ سیٹی استعمال میں رہے۔

رات سو فی اتہال مع اپنی اہلیہ کے سحر کے وقت پہنچ گئے۔ وہاں کی ترویج کا نظم کل سے معلوم ہوا شروع ہوگا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی وہ خواست۔ قاری عبد الرحمن صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد خط پیام

پہونچانے کا فکر یہ۔

ڈاکٹر صاحب کے پاس سے خطوط واپس آ گئے۔ جلد دم بڑا کر مولوی جلیل صاحب کا خط آج کی ٹراک سے ڈاکٹر صاحب کے پاس پہونچ گیا، جس میں یہ لکھا تھا کہ لائل پور کے ڈاکٹر صاحب براہ راست ڈاکٹر برکت علی کو خط لکھیں گے۔ اب ان کے خط آنے کے بعد ڈاکٹر برکت علی صاحب کچھ لکھیں گے۔ صوفی افہام اللہ صاحب کے کارڈ پر ڈاکٹر صاحب کا تبصرہ یہ ہے کہ اس مولوی کو جو بچت بہت آتی ہے کہ غلام کا سنوٹوں کا کارڈ پر لکھتا ہے اور جانی و کرام کی استدعا یہ ہے کہ براہ کرم قلم کا تلب بدلو لیں۔

ذکریا، ۲۰ رمضان ۱۴۱۹ھ

عزیز ام مولوی اجمل جلیل، صوفی افہام اللہ صاحب، مدرسہ عالیہ، خالصہ کالج، لاہور، مغربی پاکستان۔



عزیز گرامی تدمرا

بعد سلام صفوں، اس وقت ہی نامہ موصول ہوا۔ رمضان پہونچ کر موعود بیعت پہونچا تھا۔ شائد جبرائیل کے خیر عطا فرمائے۔ جلد التعلیم کل واپس پہونچا چکا ہے اور اس کے ساتھ کے خطوط کی رسید و جواب کل ہی ارسال کر چکا ہوں۔ تہج کے خط میں کوئی بات نہ تھی۔ پھر بھی میں نے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا کہ امینان جو مولوی عبدالرشید نعمانی کراچی کا خط بھی آج کی ٹراک سے پہونچا ہے۔ بعد سلام سنوٹوں کو میں دل سے دعا گو ہوں اور دعا جو ہوں۔ آپ نے یہ نہیں کھاکو کب تک قیام کا اردو ہے۔ مولوی یوسف صاحب بخاری کا خط رسید و جمع پہونچ گیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

جانی واپس کا چٹا کلام سے خط آیا ہے۔ جلد پہونچنے کو کھا ہے۔ اگر آگئے ہوں تو سلام صفوں کے بعد کہیں کر دعا گو ہوں، دعا جو ہوں۔ فقط

ذکریا۔ جلد

مولوی جلد جلیل سلمہ، مسجد مدرسہ عالیہ

۵ رمضان ۱۴۱۹ھ

خالصہ کالج، لاہور، مغربی پاکستان

عزیز گرامی قدس مولوی عبدالحلیم سنو

بہد سلام مسنون۔ تمنا دارم رمضان فتنہ کا مکمل سوا کا رٹ رات بعد مغرب
شبہ کی شام کو آکر سوجب سرست ہے۔ اگرچہ آج یکشنبہ ہے اور یہ کارگل
میں جاسکے گا۔ لیکن کل دو فتنہ کو فرارک ہمیشہ میرے دیر میں ملتی ہے۔ اس لیے خیال ہے
کہ یہ کل صبح ہی ڈال دیا جاسکے تو پہلی ڈال سے نہ ملے یا نئے کا کچ کے فتنہ پر
ڈال کر مدد حسد کا یہ پیہم ہو چکا تھا کہ وہ کل ایک مرتبہ ڈال دیتے ہیں اور مولوی
عبدالحسان کو تکھ پک ہے۔ عبدالحلیم کی معرفت مرحلہ طوطا کا جواب دے رہا۔ ۳۷
رمضان کو مکہ پہنچا ہوا ہے۔ آج کے استغاثی مولوی نے دعا دعا صاحب بخودی
کا خط بجا۔ نہ رسید مدد کے آگاہ ہے۔ نہ شاپہ کی رسید مدد کے نہیں آئی
یہ بھی پائی ہے۔ اب اس میں وقت ضائع نہ کرو، ہونچا تو معلوم ہو ہی گئے البتہ ہمارے
کوئی جاننے والا جو نوخیز مدرس کی نوکری رسید نہ خط آیا۔ حضرت اقدس کی
خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی احسان نامور نے اپنے خط کے
مطابق کل گزشتہ دو بجو پہنچ گئے ہوں گے۔ مہنت مسنون نہ کوئی رہی
آج درشبہ۔ رمضان کی ڈاک میں لائبریری کا خط نہیں پہنچا تھا۔
عزیز مولوی احسان سلام

تمنا دارم رمضان رسد نہ ہمارے ڈاک رات مہنت تاخیر ہے غلام اس سے
پہلے لاؤں گا جو عامر پہنچا تھا۔ اور میں اس کا جواب بھی اس خیال سے کہ
تم حسب وعدہ لائے ہو۔ پہنچ گئے ہوں گے وہاں مولوی بدین کے کار پر یکم چکا
تھا۔ اس کار پر سے معلوم ہوا کہ عوام کی رجت اب تک بھی جانا نہ ہو سکا۔ اس
سے تعلق ہوا۔ بالخصوص تمہاری اور وہاں بخیر مردوں کی عداوت کی خبر ہے۔ اب بھی
تعلق ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہر دو کو صحت کا مدد ملے۔ مطافرائے۔ تم نے
یہاں پہنچ جانے کا ذکر تو کیا۔ مگر یہ نہ کھلے کہ آج کا نسخہ خفیہ صاحب کو پہنچا یا
نہیں۔ ان کا کوئی خط اس سلسلہ میں نہ ملے گا۔ ان کی رائے معلوم ہونے کے بعد بھی

میری راستے دینی ہے، گو کہ اہم تعلیمی مشغلہ جلد اختتام کو کر کے کی کوشش کر رہے یا تو فارغ ہو کر
 دنیا پر سفید ہو گا۔ فقط

عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ صوبہ مدر دہلی
 خاندان کلاں، لاہور، (مغربی پاکستان)

دیکھنا

۱۰/۱۱/۱۹۹۹ء



عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ

بہد سلام مسنون تمہارا خوش کار ڈیڈ شہب شہ شہب میں آیا تھا جس کا جواب
 یکشنبہ کو لکھ کر دو شنبہ کو ارسال کیا تھا۔ اس پر یہ بھی لکھ دیا تھا کہ دو شنبہ کی ملاک
 میں کوئی خط تمہارا نہیں تھا۔ کل مولوی حبیب الرحمن صاحب ابو موسیٰ (فامی) نے
 صاحب کے نام میں ایک کارڈ پر لکھ دیا تھا کہ آج بھی تمہارا کوئی کارڈ نہیں ہے۔ رات
 و شام سے قبل تمہارے دو کارڈ ۱۰/۱۱/۹۹ء رمضان کے یکم وقت پہنچے۔ تمہارے
 خطوط بہت سہل پڑتے ہیں۔ مگر اس مرتبہ مدد صحیح جہت سے لی گئی ہے۔
 تاخیر چلی یا درست میں کچھ کلام کیا ہو۔ تمہارے دو کارڈ میں ایک طیفیر ہوا ہے
 جمع میں سے ہر شخص کی زبان اسے یکساں وقت نکال کر تمہاری اس میں یہ لکھا ہے کہ کارڈ
 حضرت کو نہ دیا تو حضرت نے بالکل سکوت فرمایا نہ تو کچھ فرمایا نہ چچا اور اسی کارڈ
 کے ختم پر تمہارے کچھ اور حضرت قدس نے بہت بہت سہل فرمایا۔ جب بھائی اکرام
 ساتھ آئے تو اس جملہ پر پوچھنے تو ایک دم کی طرف سے یہ آواز آئی کہ حفظ شدہ
 الفاظ لکھ دینے، ابھی تو حضرت کا سکوت محض لکھا تھا۔ تمہارے لکھنے کی وجہ کی غریبیت
 نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ رمضان میں خط لکھنا اور شہر ہے لیکن لاہور کا خط بہت دیر
 حاکم بنی کا صحت بدل ہے۔ میں نے دو اس خط کو نہیں ہے۔ عصر سے بعد نہ دیا
 کہ کہ وقت بہت دیر کا تھا۔ اس کے بجائے ایک ڈیڑھ گھنٹہ دیر کی نوک میں لکھا
 نہیں ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

تمہارے اکثر خطوط میں علامہ الرحمن کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ مگر ان سے ملاقات

رمضان میں نہیں جوتی، بخاری شریف میں صاحب کی معرفت شاہ صاحب تک پیام بھیجنا
 ریتا ہوں۔ دیکھو رکاوٹ بھی کئی دن چوڑے لگے دیا تھا۔ آج پھر کھڑا ہوں۔ فقط۔
 عزیزم مولوی عبد الجلیل سلو۔ مسجد مدینہ والی۔
 خالصہ کالج۔ لاہور (مغربی پاکستان)
 ۱۲ رمضان ۱۴۲۹ھ



عزیز گرامی قندہ عافہ کرم اللہ وجہہ وسلم!
 بعد سلام مسنون۔ دو دن کی فطرت کے بعد رات منسوب کے وقت تمہارے دکاندار
 مورخہ ۹۱ رمضان پونچھ کر موجب منت و مسرت ہوئے۔ کوئی خاص بات ان میں
 نہیں ہے۔ پھر بھی چونکہ حضرت اقدس کی کچھ نہ کچھ حالت لکھی ہے اس لیے اگر صاحب
 کے پاس بھیجے گا خیال ضرور تھا۔ مگر آج کل میاں جوتی کی مصیبت مسلط ہے۔ بانا نہ کہ جانا
 مسلمان کے لباس کا نہیں ہے۔ کل بھی یہی عذاب الہی مسلط ہے گا۔ پر سوں انشاء اللہ بھجوں
 گا۔ اس وقت تک ادھر بھی آجائیں گے۔

یہ تو معلوم ہو چکا ہو گا کہ ۱۰ رمضان بعد کی شام کو راقیہ راقیہ اور شاہ صاحب
 حاضر ہی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی تھی کہ
 بندہ دستِ سونفی، انعام اللہ صاحب۔ آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۲ رمضان بہت
 ہی پاؤں چلتے ہوئے آج سا کوئیاں پہنچا۔ بہر حال مکھنویت کا اثر اس پال میں
 ہوا ہی چاہیے تھا۔

عزیزم مولوی عبد الجلیل سلو۔ مسجد مدینہ والی۔
 خالصہ کالج۔ لاہور (مغربی پاکستان)
 ۱۳ رمضان ۱۴۲۹ھ



عزیز گرامی قندہ عافہ کرم اللہ وجہہ وسلم!
 تمہارا کارڈ مورخہ ۱۰ رمضان کل ۱۰ ریشہ کی خیم میں ملا تھا اور میں نے
 کل نہ کہ صاحب کے میاں اس خیال۔ یہ اور کتنا سے بھرا یا تھا کہ وہ ضرور کوئی

ہدایت بنائیں گے، اس لیے کہ خط میں بلڈ پریشر کا اضافہ ہی تھا اور پاؤں پر روم کا
شرعی جس سے مجھے تربیت مگر ہو گئی تھی، مگر فی کس صاحب نے کوئی اہمیت نہ دی
خصیت ہے کہ مودی احسان صاحب رمضان المبارک کا اکثر حصہ ضائع کرنے کے
بعد ہونے لگے، وہ اب بھی نہ ہونچتے تو بھی یہ غریب کیا کر سکتا تھا، ان کو عجلت
کے ساتھ اس لیے بھیجے تھا کہ وہ گھر وغیرہ سے غٹ کر کچھ کسک لائیں پور ہونے جائیں
گئے۔ مگر وہ بجائے حکم کے ۱۶ کو ہونچے۔ اس ہم غنیمت است۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست داد علی ماراجن
صاحب سے سو عدد خط کے اشتہار کا تقاضا کریں۔

بخدمت صوفی القام اللہ صاحب سدر، تقاریر ۱۷۱۷ رمضان کا کارڈ بھی برسوں
۲ کو ملا تھا، اس میں کوئی خاص بات حضرت اقدس کے متعلق نہ ملی، یعنی طبیعت مبارک کے
متعلق دیکھتے تو ساری تفصیل حضرت ہی کے متعلق تھی، اب تو شاہ صاحب روئے عارضہ
بھی ہونے لگے، اب تو نگل نندہل پر جاری ہو گیا چوکا، ضرورہ کرکشی سے مطلع فرمائیں۔
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

تذکرہ

عزیز مودی عبد الجلیل صاحب سدر، سندھوئی مسجد

۲۳ رمضان ۱۴۳۹ھ

خالصہ کالج، لاہور (سرحدی پاکستان)



عزیز مودی عبد الجلیل، صوفی القام اللہ صاحب سدر

آج کی ڈاک سے بروکس کا کارڈ پہنچے اور شاہ صاحب اور حضرت اقدس اور
اہل پاکستان کی مختلف گھنٹوں سے جو امید حضرت اقدس کی جلد واپسی کی گذشتہ
بہشت سے بندھی تھی وہ ختم ہو گئی، حق تعالیٰ شانہ جو غیر پر اس کے اسباب پیدا فرمائے،
صرف درخواست دعا پر ختم کرنا ہوں۔

جہاں تک صاحب کا بھی خط ملا، کوٹھی کی کامیابی سے بہت مسرت ہے، سلام
کے بعد مبارک باد فرمائیں، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

فقط الاسلام۔

عزیز نام مولوی عبدالجلیل، صوفی انعام اللہ صاحب دہلی
مدیرہ والی مسجد، خالصہ کالج، لاہور (مغربی پاکستان)

زکریا

۲۹ رمضان ۱۴۰۹ھ



عنایت قریم مولوی عبدالجلیل صاحب دہلی و صوفی انعام اللہ صاحب دہلی شکم!
بعد سلام سنون۔ کل شام مغرب کے وقت ایسا نور کا ابر ہوا کہ چاند کی کوئی
وید کسی قسم کی باقی نہ رہی۔ ہر طرف آسمانی مایوسی کے بعد مغرب کی نماز سے تقریباً دو
گھنٹہ بعد اول انجوں کا شور مسجد ہی میں سنا۔ پھر گھوڑوں کی آوازیں شروع ہوئیں اور
بعد میں رویت عامر نہایت وسعت سے ہوئی اور عید کی نوید کے ساتھ میں رشتہ
دو قدم دونوں دوستوں کے اور ایک راؤ الطاف الرحمن صاحب کا یکھ شوال مسہ شعبہ
پہونچے۔ صوفی انعام اللہ صاحب کے کل حج کے خط میں یہ مضمون تھا کہ اس خط
سے قبل شاہ صاحب سے تفصیل معلوم ہو گئی ہوں گی۔ جس سے ان کی آمد کا اندازہ
ہوا اس سے قبل کوئی اطلاع نہ تھی۔ اس خط پر کل ان کے مکان پر آدمی بھیج کر تحقیق
کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کل شب میں تشریف لے چکے ہیں اور کل علی الصبح پہلے تشریف
لے گئے۔ رات کی واپسی تک کوئی علم نہیں ہوا کہ ان کی زیارت تو حضرت اقدس کی
تشریف بری کے بعد سے راؤ عطاء الرحمن صاحب کی برکت سے ماہ مبارک میں بدلتی
ہوئی ۱۰ اب تو کوئی امید نہیں کہ سوسکے۔ مولوی جلیل کے رات کے خط میں ہے کہ
سبقت دن کے باخبر کے بعد ۲۲ کا خط کل ۲۵ کو ملا جس سے تعجب ہوا۔ میر تو خیال یہ
ہے کہ اتوار کو چھوڑ کر کوئی ایچ رمضان کی بھی ایسی نہیں گزری جس میں نہ چٹے واسطہ
یا بالواسطہ مولوی جلیل صاحب کو خط نہ لکھا ہو۔ اگر ان کا خط ہوا تو متعلق یا مشترکہ
خط ان کو لکھا اور ان کا خط نہیں ہوا تو کسی دوسرے کے خط میں یہ ضرور لکھا کہ آج کی
حاکم سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔

حضرت اقدس کی خلعت میں سلام کے بعد دعا کی دعا است۔
مکرم محترم عالیجناب راؤ الطاف الرحمن صاحب دہلی شکم!

بعد سلام سنون۔ عید کے چاند کے ساتھ تمہارا والا نامہ بھی عید کے چاند کی طرح
موجب مسرت سچا رہا لیکن خط کے پڑھنے کے بعد پریشانیوں کی غیر سے تیرے بھائی صاحب
کی علامت کی خبر سے کلفت ہوئی۔ یہ ناکارہ دھاگہ تار ہے۔ حق تھا۔ لڑنا اپنے
فضل و کرم سے صحت کا نہ حاصل مستمر عطا فرمائے اور تمارے ہی ہر نوع کی پریشانی
کو دور فرمائے۔ رات کو تعجب ہے کہ تم حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی
دوسرے سے دعا کو کہو۔ میں تو ہر شخص کے خط میں سب سے تمہیں مبارکباد پہنچا
ہے اپنے لیے دعا کر رہا ہوں کہ شاید یہاں بار کی درخواست سے کسی وقت
دل سے کوئی کلمہ الخیر اس ناپاک کے لیے نکل جائے تو بیڑا پار ہے کہ اب بعید انسان
حضرت ہی کی ذات نہ تھی۔ مگر اس کے بعد دعا کی درخواست تمہیں اس ناکارہ کے
لیے کہ رہنا۔

بہدات مولوی جلیل صاحب دہلوی صاحب راز صاحب عتیق شمس نیکو
دہلوی صاحب خالص کالج لاہور دہلی پاکستان، یکم ستمبر ۱۹۶۹ء



عزیز گرامی قدر مولوی جلیل صاحب دہلی

بعد سلام سنون۔ تمہارے مسلسل کام کا پورا پورا بخوال چہاں شہر میں سے
میں۔ ملاقات عشاء کے وقت وصول ہونے۔ اپنے اہل خانہ کو ناقص ہونے کی وجہ سے
فکر ہو کر وہ کہیں گم ہونے تو دونوں طرف سے ناقص۔ مگر الحمد للہ کہ اس
وقت صبح کی ٹوک سے ملے، وہ بھی مل گئے۔ اور سرکشی کی ناقص معلوم ہو کر
اس لیے ملے بھی ہو کہ حضرت اقدس کے یہ اہل خانہ کی قیمتی نعمت اس سرکشی میں ملنے
کے جاربہ ہیں۔ ان نعمت کا کہ ہر سانس اہل خانہ کی قیمتی ہے۔ یہ سب متبادل
حضرت اہل خانہ کی کمیوتی ہے۔ اگر اپنے کام میں لگے۔ چہ تو کس قدر ثمرات حاصل
کریں۔ بلاشبہ ہر سرفریق ع

فراقی و دوسل چہ یا مشہد رضا کی دوست طلب

میں راضی رہتے۔ مولوی یوسف دنیو بھی کلی شام آئے تھے۔ اس وقت ۲ بجے کی گاڑی سے واپس گئے۔ انتہائی مشغولی میں آئے تھے کہ وہاں بھی سبب زیادہ، جو ہم تھا اور کل کو ان کو مشرقی جانا ہے۔ میں نے ان کو بھی وضو کرنے کی جتنی یاد تھی اور فک کے خطوط میں رد کیا تھا کہ میری وجہ سے انہیں اٹھا کر اور تنگی وقت میں ہرگز سوار پنور کا ارادہ نہ کریں مگر وہ نہ مانے۔ اور جھاگ وڑ میں نہ انگٹہ کے لیے جو بھی گئے۔ حق تعالیٰ شاخ ان کو جتنا خیر دے۔

مولوی لطیف بھی آج رات پھر آئے ہوئے ہیں۔ کل صبح کو کانڈلہ جاکر تن دن بعد واپس اور جمعہ کی صبح کو واپس رات پھر جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ قاری شبیر بھی رات پھر کا ہفتہ عشرہ کے لیے ارادہ کر رہے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست صوفی انوار قاد کا خط کئی دن سے نہیں آیا۔ آج کے تمہارے خطوط سے ان کے بھائی کا حال معلوم ہو کر نایاب بھی معلوم ہوا اور تلقین بھی ہوا۔ حق تعالیٰ شاء اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ متلہ و عافیت فرمائے۔ تمہارے لیے بھی دل سے دعا کرتا ہوں کہ تمہارا میری وجہ سے بہت خرچ معذرت خطوط میں ہوتا ہے۔ فقط والسلام

عزیز محترم مولوی عبداللہ صاحب
مسودہ دروایی۔ محلہ خالصکارچ۔ لاہور و سرحد پاکستان ۵ شوال ۱۴۰۹ھ



عزیز مولوی عبداللہ صاحب

بعد سلام سنو۔ اس وقت ۱۱ بجے تمہارے ہم مسلسل کار و سحر ۵ شوال پہنچے۔ کل کی ڈاک سے ہم مسلسل مرزاہ شوال پہنچے تھے اور ان سے پتہ یقین لاہور مقرب روانگی کا ہو گیا تھا اس لیے کل کے جناح خطوط کا جواب لاہور موافقی چکی کوٹھی کے پتے سے لکھا گیا۔ آج کی ڈاک سے مولوی حبیب الرحمن صاحب کا کارڈ مرسلہ از لاہور بھی ملا۔ اس کو پڑھنے سے قبل پتہ کی جگہ پر چونکہ اس میں از لاہور لکھا تھا

اس لیے اور بھی نچتے یقین ہو گیا۔ مزید برآں یہ جو اس صوفی اقبال کل شنب میں یہاں سے لئے اور انہوں نے کل لاہور سے بخیر رسی کا تار دیا جو آج ۹ بجے پہنچا۔ اس سے اور بھی نچتے یقین سابقہ روایات کی بنا پر ہو گیا۔ مگر جب اس کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ توان کی اپنی بخیر رسی کا تھا۔ یہ ہوا تو حبیب الرحمن کا خطا سارا پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو تنہا لاہور گئے تھے۔ اس کے بعد آج کے جیلہ خطوط پڑھے گئے تو معلوم ہوا کہ پتہ نامہ بدستور ہے۔ اس سے بہت قلق جو رہا ہے کد آج کل ہر شخص حضرت اندرس کے ایک ایک منٹ کو نہایت قیمتی جو ہر مسجد کرانتالی کیسوتی سے مشغول رہتا۔ ہر شخص انتشار میں ہے۔ فائدہ المستعان۔

حضرت اندرس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عظیم الرحمن صاحب کل کا مذہب واپس آگئے۔ کل جمعہ کی صبح کو رات پور کا ارادہ ہے۔ نطق اسلام۔ عزیزم صوفی انعام اللہ علیہ!

بعد سلام صفوں۔ آج کی ٹراک سے دو مسل کا بڑا قمارے پیچھے یعنی ۵ شوال کے کھمے ہوئے اٹے۔ اس سے قبل تمہارا مفصل خطا پڑھوں، ۵ شوال کو ملا تھا اس کا جواب بھی اسی وقت لکھ دیا تھا اور وہ چونکہ بہت امید افزا تھا اس لیے اس کو قاری شبیر صاحب کی معرفت رات کو شام صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ شاید کہ وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ اور کل سے انہوں نے حضرت کے ایک خطہ میں پہنچنے کا اعلان کر دیا تھا۔ مگر آج کے جیلہ خطوط سے معلوم ہوا کہ پتہ نامہ بدستور ہے۔ تم دو رستوں سے میری نامہ ارادہ خواہت ہے کہ اپنے اوقات اس خلفائے میں بزرگ صالح نہ کرنا۔ یعنی دستگیری میں حصہ لینا۔ اپنے کام میں کیسوتی سے لگے رہو۔ حضرت اندرس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

عزیزم مولوی عید اللیل و صوفی انعام اللہ علیہ۔

درد رسد والی مسجد، خالصہ کالج۔ لکھنؤ (مغلی پاکستان) ۵ شوال ۱۴۱۵ھ
چند شنبہ۔



عزیز مروتی عبد الجلیل سلو!

ابن سعد کہے ہیں۔ رات عشا کے بعد تمہارا رشتہ وال درغیہ کا خط پڑھا۔

آج کل دن رات میں خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ جو حالات کن روپ کرکے معلوم ہوئے تھے، ان پر کوئی اضافہ تو رات کے خط سے نہیں ہوا۔ البتہ انتظار بڑھ

ہوا۔ اب صبح سے اس وقت کی ڈنگ کا شدت سے انتظار ہے کہ شاہی دہلیس میں کسی اور کا کوئی خط نکلے۔ کل شب میں پانچ خط۔ دو تہا رات اور سو فی انعام اللہ

کے ایک مولوی حبیب الرحمن صاحب کا تھے۔ ان صاحب کے جواب کی کوئی ایک سے ارسال ہو چکا ہے اور سب خطوط رات شاہ صاحب کی خدمت میں بھیج دیے

تھے۔ تمہارے رات کے خط سے صوفی انعام اللہ کی دہلیی کا جلد جان معلوم ہوا۔ اگر حضرت اندس حکم فرمادیں تو غریب کو نورانیہ میں رہنا سہجہ کر دے۔ پریل کو اور

میں کوئی بھی چیز ہائے اس کے یہ بغیر ویر و نو ہانے کی اجازت ہوگی۔ اس بھیجیاں سے اور زائد سے صبرت سے لوگوں کی حاضر کی خبریں سن جا رہے ہیں۔ قاری شہیر

پر بھی شاہ صاحب کا اصرار ہے کہ وہ اس دوران ویرا بنوائیں۔ میرے نزدیک بھی کچھ خرچ نہیں کرو چاروں کے لیے حاضر دیا گئے کہ وہ ویرا کی کوشش تو ہمارے

کر رہے ہیں وہ نہیں جانتا حضرت اندس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست عزیز مروتی محمود صاحب جانہ ہی سلو!

بعد سہ ماہیوں رات کی لڑکی سے تمہارے کا وہ بھی ملا۔ تم نے کچھ کڑے دے دیا ہے۔ میں نے پھر دیا ہے۔ لیکن حضرت اندس کو علم ابھرا ہے اس کا مطلب کچھ

میں ڈکڑے دیا مہیا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر کی نوبت ہی نہیں آئی یا کیا بات میں نہیں آئی۔ تمہاری حاضر کی کے لیے تو مولوی عیسیٰ عبد اللہ

نہایت حاضر علیہ العزیز صاحب عرض کر رہی ہیں ایسا نہیں جواپنا فریضہ نہایت ہر پھر کیا بات پیش آئی۔

تمہاری زمین کے وٹن کو یہ قول ہے۔ رہا گوہوں اور بچوں کی تعلیم کے لیے

بھی۔ اگر کوئی نافع نہ ہو تو حضرت اقدس کے قیام پاکستان تک مشہور حضرت کی خدمت میں حاضر رہیں اس کی ناکارہ پر جو عزت کاغشی صاحب کے الحاث یہ ہیں وہ ایسے نہیں کرتے جیسے جاسکو۔ اقطار۔

ذکر کیا۔ منہ ہر علم
۱۰ شوال ۱۴۲۵ھ نچینہ

عزیزم مولوی عبدالغلیل صاحب ۹۰ سالہ
خود خاندانہ لکھ لاکل بور۔ دھرم پستہ



عزیزم ہم خانہ کلم اللہ وسلم!

بعد مسلسل دستوں۔ رات کو شام کے وقت تمہارے وہ مسلسل کارڈ موز پر۔
منگلی پونچے جن میں حضرت اقدس دامر میں جب کہ خواب تھا اور قیام کے سلسلہ میں اس کا مشورہ ریاضت فرمایا تھا۔ بیچ کی نماز میں صوفی اقامت اللہ صاحب کی موت بتاتی پرچہ
موند ۱۰۔ حضرت پونچا جن میں کئی دوسرے تھے۔ اسراہیل خواب کے متعلق یہ بتا کر کہ کیا
عرش کیسے۔ اصل تبصیر تو وہی ہوگی جو حضرت اقدس کے قلب و علم میں آتی ہوگی لیکن
جو ان تک اس ناکارہ کا خیال ہے اس کو حضرت اقدس کے آیا و رسد سے کوئی تعلق
نہیں۔ اس ناکارہ کا خیال ہے کہ تباہ حضرت دامر محمد کو اس کا تعلق ہے کہ حضرت
قدس دامر کو اولاد میں سے کوئی شخص منصب رشیدیہ اہلیت پر نایز نہیں اس خواب
میں بنیاد اور تسلی ہے کہ حضرت اقدس دامر محمد کے وقت کے بعد انشاء اللہ حضرت
قدس دامر کے ازاد اشرف میں سے کوئی شخص اس منصب پر چڑھنے کا جو بھی جب
جس ہو۔ امر و مر یعنی مسند قیام و سفر کے متعلق میرا شک سب کو خوب واضح ہے۔
حیرتی قطعی رہا ہے کہ یہ مسند و بیانیہ و نظریہ لاجور مجاہد کے اس سلسلہ میں اپنے
جذبات پر حضرت اقدس کو مجبور کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ بلکہ ہر شخص کو اس میں
اپنے جذبات سے علیحدہ ہو کر حضرت اقدس کی فتا کا احترام و اتباع کرنا چاہیے
اور دل نہاد ہو کر اس کی حکایت کی سن کر ناچا بیٹے کو یہی حقیقی محبت اور اذیت اور نہ
تو اس حدیث سے معلوم ہے کہ اس ناکارہ نہ کہیں اپنے جذبات کی رکھی تدبیر کی نہ

اس کے پُر زمین سہار کی۔ خواب کے سلا میں ایک بات نکھنی تھی کہ حضرت سلام پریم
 کا یہ ارشاد کہ حضرت قدس سرہ نے اس سے چھپا لیا۔ پھر کھلی کسی نہیں برتی۔ منہ
 کے نیل میں حضرت قدس سرہ کی ہر جہ کے غور تہ اور حضرت قدس سرہ کے ساتھ
 کمال اتحاد و ارتباط کی بشارت ہے۔ اکتیل مکر کے ناقص خیال عرض کر دیا وہ ہمیر
 تہ حضرت ہی جانیں۔ حضرت اہل اس کی خدمت میں سلام کے بعد رسائی درخواست
 مروتی، انا سر اللہ صبح پیا۔ کے بعد رخصت ہو گئے۔ اس لیے کہ معلوم ہوا تھا کہ
 شاہ صاحب ان کے منظر میں اور اس وقت شاہ صاحب کے ساتھ ہر شے پائے کا
 اور وہ کہ کہ رخصت ہو گئے۔ سو وہی طیفانچن بھی سن رہے تھے۔ یہ سن گئے۔ وہ
 قادر شفیق بھی ہفتہ عشرہ کے لیے رخصت کا ارادہ کر رہے ہیں فقط والسلام

تذکرہ: منظر بطور

عزیز مریدی عبد العلیل سلمہ۔ بدرہہ والی صبا۔

۱۱ ذوال ہجہ ۱۳۸۹ھ

محلہ نادرہ، لاٹل پور روضہ پاکستان

(۱)

عزیز مریدی عبد العلیل سلمہ

بعد سلام من۔ آج کی ٹوال سے تمہارا کالڈ اور ڈا شوال جمعہ پہنچا۔ تم
 نے کھانا کھائی۔ ان کے بعد تیرا خط آیا۔ قجوب ہے۔ میر خیا کی ہے کہ انوار کے ملاوٹوں
 دن ایسا نہیں گیا جس میں یوسف طرا بلا واسطہ تھیں خط لکھا ہو۔ اس وقت عصر
 کی دکان کے بعد، مارا مار صبح ۹ بجے دیا ہوا اس وقت ۵ بجے ملے جس سے
 حضرت اقدس کا پیغمبریت لاہور قشر لیت لانا معلوم ہو۔ معلوم نہیں بندہ کا خط خواب
 والا بھی پہنچا یا نہیں۔ سو وہی یوسف بھی آج ٹوٹا کر سے کلاچی پہنچ گئے ہوں گے۔
 حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائی و درخواست یغوثی لکھا آئے
 مرج ویزہ ویزہ کے حجاج کی شالاعت کے لیے گئے ہیں۔ ان کے بعد یغوثی ویزہ
 صبح اس تار کی اطلاع صبح رہا ہوا۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں رات کو
 اطلاع کر دی تھی۔ فقط والسلام۔

ہو گئی تھی، اس وقت رازِ غلطی اور حقِ صاحب کے کارٹو کا جواب لاہور کے پتہ سے لکھا تھا معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوا۔
 عزیزم مولوی جلیل صاحب سلمہ
 کوٹھی ۳۲، جیل رشتہ لاہور، مغربی پاکستان
 نوکر یاہ منگلہ بھولم
 ۱۶ اشوال ۱۹۷۹ء لاہور چاند خنبہ



عزیز محترم بھائی! اللہ دے سکے!
 بعد سلام مستنون، دو خفیہ کی شام کو تمہارا کارٹو پہنچا تھا جس کی رسید بھروسہ و قریب
 کے ساتھ ارسال کی گئی تھی۔ بدھ کے روز تمہارا اعلیٰ پیر کا کارٹو بھی پہنچا
 پروردگار کا جواب درزوں کی کوٹھی ۳۲ کی پتہ سے اس سال کریم نے اس کے پاس
 وقت تک حاجی شہین صاحب کی کوٹھی میں قیام کا حال معلوم نہ تھا۔ رات تمہارا ہر
 بخیر رسی کا مفصل کارٹو بدین اشیاء میں پہنچا اور اس سے حاجی شہین صاحب کی
 کوٹھی میں قیام کا حال معلوم ہوا۔ اس لیے یہ کارٹو وہی پتہ پر ارسال ہے۔ امید ہے
 کہ رسالہ دونوں کارٹو بھی پہنچ گئے ہوں گے۔ اس سے بہت پہلے جبکہ پہلے ہی بد
 آمد کی خبر تھی اس وقت رازِ غلطی اور حقِ صاحب کے کارٹو کا جواب جس پر تمہارا
 بھی ختموں تھا کوٹھی ۳۲ کی پتہ سے ارسال کیا تھا: معلوم نہیں وہ پہنچا یا
 نہیں۔ یہاں یہ حادثہ پیش آیا کہ مولوی اشفاق صاحب کی جان دک کی جس کے
 تین بچہ سب سے بڑے کی عمر میں سال حافظہ قرآن اور چھوٹے کی عمر ۷ ماہ ہے۔
 چار ٹیبلٹ کی شب میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم کی مغفرت اور بچوں کی پرورش کے
 لیے نعم ابدی کی دعا کی درخواست ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بھی اور دیگر
 احباب سے بھی درخواست کر رہا ہوں۔

غالب یہ ہے کہ اس خط کے پہنچنے تک مولوی پرست صاحب بھی
 حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ان کو بھی دعا و دعا کی اطلاع کر دیں
 اور کہیں کہیں دعا کی والدہ چلی دی۔ آپ کے تار کی اطلاع تو اسی شب کو شہ صاحب

کو کرادی تھی۔ تادمی ثنویہ صاحبہ آنکھل پڑ پڑیں۔ رات کی سرورگی میں تو آپ کے خطوط شاہ صاحب کی خدمت میں روڑا نہ بھیجتا آسان تھا۔ اب دیر لگتی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ اس وقت خدا کھٹنے کے بعد ۸ بجے۔ بچے نیچے سے بچے آنے لگے اور علاج کی کوزہ زینا ہدیٰ پتھر پیدا ہوئی۔ والدہ مولودہ کے لیے دعا کی حضرت اقدس سے خاص طور سے درخواست کر دی۔ اب درمات احمد آباد پتھر نہیں برادر پیدا ہوا اور جب میں نے پوچھا کہ پتھر پتھر کیوں کہا تھا تو ایک عجیب اصطلاح دیوں کی معلوم ہوئی کہ یہ ان کے خصوصی مونسو میں ہے کہ اول رو کی تباہی کرتی ہیں۔ اس حاکم کے برابر صریح کی کوئی وجہ تو نہیں کہ معلوم نہیں ہوئی۔

دکریا۔ منظر معلوم
۱۸ شوال ۱۲۹۹ھ

مکرم محمد بن عبد الجلیل صاحب مدظلہ
کوٹھی اچم۔ پیرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز محترم عافی کرم اللہ وتسلم! بعد سلام ستون۔ آج صلیح قربان ہوا اور تعجب نہ کرو کہ تمہارا کوئی پرچہ آیا۔ حالانکہ اس کے بیان کے موافق وہ آپ سے کہہ کر آیا کہ میں صلیح کو جا رہا ہوں اور مولوی انعام، مولوی عبداللہ صاحب کے پرچہ لے کر آیا۔ شاہ صاحب کہ اس کے ساتھ ذات خانہ صاحب بھی بغیریت پر و نچ گئے لیکن ان سے بھی ایک مائت نہیں ہوئی۔ (میتہ ٹاک سے تمہارا کارڈ مونسو ۲۷ شوال پر و نچ کر صاحب سرست ہوا۔ تم نے اس کارڈ میں اس نمبر کے تبصرہ والے خط کے منالے کا ذکر کیا مگر یہ نہ لکھا کہ حضرت اقدس نے اس کو قبول فرمایا یا رد فرمایا اصل یہ ہے کہ تم سب حضرات کی نگاہ میں حضرت اقدس کا سفر و قیام اس قدر اہم رہا ہے کہ تم سب ہر خواب کو اس مونسو سی بات پر منطبق کرنا چاہتے ہو۔ حالانکہ میری نگاہ حضرت اقدس کے علوشان کے مناصب ہی حضرت کے منادات بنایا ہیں

میری نگاہ میں قیام و سفر کا مسئلہ اتنی اہمیت نہیں رکھتا۔ وصول کرنے والوں کے لیے چوتھے آسمان سے آفتاب سے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں اور شہرِ حشم کے لیے دن کی وحوش بھی بے کار ہے۔ خبر نہیں تم سب جباری پاکستانی حضرت اقدس کے افادہ کو اتنا تنگ کیوں کرنے ہو کہ وہ سورت رکھتے ہی پر موتوں ہے۔ آفتاب طلوع کے وقت مشرق میں، غروب کے وقت مغرب میں ہوتا ہے لیکن اس کا افادہ و برود وقت میں سمت مخالف کر ہی جوتا رہتا ہے۔ لافول و لافوتہ اللہ! نہ معلوم کہاں سے کہاں چلا گیا۔ اچھا جو کہ کارڈ میں جگہ مدد ہے وہ نہ معلوم کی کیا کچھ مانتا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ غالباً حضرات نظام الدین اس خط کے پورے پچھلے پٹھی سے مددیں آجائیں گے۔ ان کی خدمت میں سلام سنوں۔ قربان کے ہاتھ مولوی انعام اللہ صاحب، مولوی عبداللہ صاحب کے پرچے پہنچ گئے، شروہ عاقبت اور احوال سے مسرت ہوئی۔ قریشی صاحب کی خدمت میں بعد سلام سنوں۔ جو آپ نے ضرورت تباہی بالکل صحیح ہے مگر کہا دانند حال، اس کے بارے میں معلوم

حق تعالیٰ شائے اپنے فضل و کرم سے ان مشکلات کو دور کر دے تو حضرت اقدس کی طرح سے مولانا یوسف صاحب کے بارے میں بھی کہیں نہ کھوں، پھر شخص نبی پر شد بد اصرار کرتا ہے کہ تو حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ، مگر میں صاف انکار کرتا ہوں۔ فقط

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ

۳۱/۸ - ایمریس مقررہ لاہور دھرم پانکستان؛ ۲۵ شوال ۱۳۷۹



عزیز گرامی قہر مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ تمہارا جمعہ ۲۵ شوال کا کاڈ دوسرے ہی دن شنبہ کی

شام کو بعد شامل کیا۔ اولی تو تاریخ دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوئی اور تمہاری کرامت
 سمجھا۔ مگر بعد ہی سطر بعد معلوم ہوا کہ تم عبد السلام کی معرفت جہدات کو بھی خط
 ارسال کر چکے ہو۔ بہت ہی قانع اور تم پر عقیدہ آ یا کہ تم اس کی حالت سے واقف
 ہونے کے باوجود، حالانکہ اس دن راگ لایقوب علی خاں اور فرخان بھی آرہے تھے
 اور فرخان حضرت نظام الدین کے کچے بھی لایا تھا، پھر بھی تم نے ان میں سے کسی کو
 نہ دیا اور عبد السلام کی زیادتی پر بھی بہت تعلق برآ کر ادل کو اس کو دہیں انکار
 کر دینا چاہیے تھا کہ یہ وہاں نہ جائیں گا اور تمہاری شرم میں اگر لے بھی لیا تھا تو
 راستہ میں ان دونوں میں سے کسی کو روک دیتا کہ یہ دونوں ہیں اس کے ساتھ ہی آئے
 ہیں۔ چونکہ کل اتوار تھا اس لیے کہی خط نہ لکھ سکا۔ مگر صبح سے عبد السلام کی جستجو میں
 جہاں جہاں اس کے سنے کے تھا لامت تھے، آدمی دوڑا کے مگر عصر کے بعد یہ معلوم
 ہوا کہ وہ پرسوں شب بیکہ اچھڑ چلا گیا اور اپنے نکم اسکے ساتھ راؤ محفوظ علی خاں بھی گئے تھے
 جو ایس آ گئے۔ اس نے ان کو بھی پرچہ نہ دیا۔ البتہ اس سارے تحقیقات میں یہ معلوم
 ہوا کہ شاہ صاحب کا پرچہ ان کو پہنچا رہا۔ شاہ صاحب مع اپنی بیوی کے شنبہ
 کی شام کو اپنے خمر سے ملے کھنڈ گئے ہیں۔ والہی کا ابھی حال معلوم نہیں۔ آج صبح
 کی نماز میں مولوی عبدالمنان مع فضل الرحمن ملے مگر تم تو ان کی ردائی کے دستار
 تھے ہی نہیں جس کا حال پہلے سے جمعہ والے کاڑھی میں معلوم ہو چکا تھا اور حضرات
 کے دھڑچھڑاتے تھے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

گرامی خدمت گرامی مولوی محمد یوسف صاحب مولوی نواحی صاحب مولوی عبدالرشید صاحب
 بعد سلام مسنون را سید ہے کہ اس خط کے پہنچنے تک آپ بھی پٹنہ سے
 لاہور پہنچ گئے ہوں گے۔ آپ کے جو پرچہ فرخان کی معرفت آئے تھے ان کا
 جواب اس سے پہلے کا ڈھیر مولوی جلیل کے نام جہد کو لکھ چکا ہوں، حضرت اقدس
 کی خدمت میں آپ ہر سہ حضرات سے مستقل درخواست سلام دعا کی درخواست

کی ہے۔ پرسوں سے ملازمت کے اسباق شروع ہو گئے۔ اب اور بھی شغول پڑھ گئی
 انجیل مولوی محمد یوسف کو کچھ دن سے بخاری گزار رہے۔ دعائی صحبت کی تمام بات
 بھی اوند حضرت اقدس سے بھی درنخواست ہے۔ فقط والسلام۔
 عزیزم مولوی عبدالحمید علی سلمہ کو بھی مبارکباد
 امیر لیسارڈ۔ ہمدرد بھری پاکستان
 ۲۰۔ شول، ۶، ۱۲



عزیزم عارف اکرم اللہ و سلمہ!

بعد سلام مستکون بکئی دن سے تمہارا کارنامہ نہیں آیا اور اتنا بھی نہ چاہیے تھا
 اور تمہارا ہی تھے ہی نہیں۔ میں تو فقط اس لیے لکھ رہا تھا کہ تمہاری واپسی کے بعد
 کارڈ لکھنے کے بعد لکھوں گا تو اور بھی دیر ہوگی۔ راؤ عبدالسلام والا محبت نامہ ابھی
 تک نہیں ملا۔ کئی کارڈ دستی پر پہنچے را پتور گئے۔ یہاں بھی نہ کو خوب جہاں جہاں
 احتمال تھا تلاش کرایا۔ کل وہ اتفاقات سے بازار میں حافظہ صدیق کو مل گئے تو انہوں نے
 نے کہا کہ نوکریا تو تمہاری تلاش کئی دن سے کر رہا تھا۔ را پتور بھی کئی خط لکھے۔ اس
 کو مولوی سبیل کے پرچے کا سخت انتظار ہے تو رونا صاحب نے کہا کہ اہل مولوی
 جلیل نے ایکس پرچہ اس کو دینے کو کہا تو ہوتا۔ مگر یہ بھی تو یاد نہیں کہ وہ کہاں ہے
 را پتور جا کر دیکھوں گا۔ اگر مل گیا تو بھیج دوں گا۔

اس نامکارہ کو ان سے زیادہ آپ پر تعجب ہے کہ اس کے منہ پن سے تو
 آپ خود بھی واقف ہیں۔ پھر یہ کہ راؤ یعقوب علی خان اور فرقان بھی اسی دن آ
 رہے تھے جو سہارنپور آنے والے تھے تو تمہارے ان میں سے کسی کو کیوں نہ دیا۔
 فرقان، مولوی یوسف، مولوی ونام، مولوی عبداللہ کے خطوط لایا تھا۔ تمہارے
 خط کو میں نے اس سے خاص طور سے پڑھا اور اس خود میں سے تھا کہ تمہارا
 پرچہ کیوں نہیں ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 مگر اچھی خدمت راؤ، اطاعت الرحمن صاحب!

بعد سلام مسنون۔ آج صبح کی چار میں آپ کے مخلص محمود صاحب ملے۔
 دن سے یہ معلوم ہو کر کہ آج رات کو صاحب تشریف لاویں گے اور وہ
 ان کو لینے کے لیے رین پر جاویں گے۔ بہت ہی حیرت سے زیادہ مختصراً جب کہ
 دونوں قبل مولوی عبدالمنان آئے تھے اور کل شب کو مولوی یوسف صاحب
 وغیرہ کی آمد کی خبر پے پھر اس بچہ کو تنہا بھیجنا کوئی نیت ہی اہم وجہ ہوگی۔ جنہیں
 ہمک ہم کم سمجھ والوں کے رمان کی رسائی نہیں ہے۔ بڑے بڑے ہی مشکل سے
 پہنچتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 عزیز کرائی قدر مولوی عبدالحل صاحب نے کوٹھی پر پیرس روٹ لایا۔ ذکر کیا۔ کہم زینتہ ۹۰ھ

عزیز کرائی قدر عاتق اکرم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ رات ۱۱ بجے قریب عزیزان بغیریت پہنچے اور رستی پرچہ بھی
 ملا۔ بعد سلام دعا پڑھ کرچہ کے گم جانے سے تعلق ہوا۔ اب میں نے اس کی تحقیقات کے
 لیے رستی اور ٹراک کے بہت سے پرچے کھلے۔ عزیزان کی تجویز پہلے سے کاغذ نہ ہوا کہ
 جانے کی تجویز تھی۔ مگر تاخیر ہو جانے کی وجہ سے آج تو سیدت نظام الدین جارحہ ہیں
 وہاں سے ایک دو دن کے بعد براہ راست کاغذ ملے۔ آئیں گے۔ حضرت اقدس کی
 خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست البیہ مولوی یوسف صاحب نے کی۔ لطیفیت
 اب بھگوان لکھی ہے۔

شاہ صاحب کے روکے کی شادی کے قصہ سے تعلق ہوا۔ حق لکھ لے شادنا اپنے
 فضل و کرم سے جو بہتر جو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ یہ صاحب سے تو فرستے
 مقامات نہیں ہو سکی۔ وہ حق کل مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں زیادہ مشغول ہیں۔ فقط سلام
 کرم منز مولوی عبدالمنان مدنی و کرم!

بعد سلام مسنون۔ رات آپ کا بھی رستی پرچہ ہوا۔ اسی وقت پرچہ گرت
 صبح اتفاق سے بخاکر صاحب البیہ مولوی یوسف کو دکھائے آئے۔ وہ اپنے ہمراہ

یہ کو ٹکھ دیا تھا۔ جس انداز سے تمہارے خطوط آ رہے ہیں اس کے حساب سے آج کی ٹوک میں خط کا اختلاف تھا مگر نہیں آیا۔ معلوم نہیں میرا صاحب کی فوج کی تدبیر کا کیا ہوا۔ تمہارے ایک نام نہایت نامہور کا بڑے میرا صاحب کے نام کو کئی دن ہوئے آیا تھا۔ اس کا جواب میرا صاحب نے تار سے دیا کہ ابھی ملوئی ہوگا۔ معلوم ہوا کہ بڑے میرا صاحب کی ہلیہ بڑے میرا صاحب کے نام لکھی ہوئی اور وہ جلد آ رہی ہیں۔

محقق نے شاید اپنے فضل و کرم سے جو خط لکھ دیئے ہیں۔ اس کے اسباب یہ یاد دہانے حضرت اندرس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔
 محمد امین محمد امین محمد امین محمد امین محمد امین محمد امین محمد امین محمد امین
 کوٹھی پٹنہ، میرا صاحب، لاہور۔ دھرم پانی پٹنہ۔ ۶ فروری ۱۹۰۹ء

عزیز زکریا قادری خان کو سلام:

اب سلام مستنون۔ بسک کی ٹوک سے آ کر یہ شکر کا کارڈ تھا۔ یہ اور دونوں عبد المنان صاحب کے نام لکھے ہیں۔ جس میں عزیزان کی روٹنگی کے بعد سے تمہارے کسی خط کے آئے ہیں۔ یہ مستجاب لکھا تھا۔ عن کے بعد تمہارے چار خط ہوئے تھے جسے میں آج سے انور پور پہنچ گئے۔ ان کے نام نہایت نامہور کے نام لکھے ہیں۔ ان کے وقت سے پہلے یہ دو خط مل گئے۔ یہ دونوں شوق سے جمع میں پڑھے۔ ہمارے بعد جسے کہ اس دوران میں مولوی عبد المنان صاحب پہنچ گئے اور کل بدھ کی صبح کا دوستی خط بھی اس مجلس میں مل گیا اور یہ چاروں خط اسی وقت میں پہنچ گئے۔ جو اس مجلس میں موجود تھے ان کے حوالہ کر دیئے۔ وہ سب کی نماز میں شاہ صاحب کو بھی سنائیں۔ اس کے بعد شاہ صاحب صبح کی نماز کے بعد سو جاتے ہیں اور اٹھنے کا وقت متعین نہیں۔ اس میں میں نے بھی ملے یہ دیکھ کر میں ان کے بعد میرا صاحب کے چار بائیں گے اور سوئے۔ تا قبل ان کے حوالہ کر دیئے گئے۔ وہ وہ تو یہ تھا کہ وہ کھانا کھانے کی چار میں شریک ہوں گے۔ مگر اس وقت سے پہلے تک تو ان کے نہیں۔ مولوی عبد المنان صاحب نے زبان پر یہ بھی

ہونچا یا کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ میں جلدی ہی آ رہا ہوں اس نوید سے سرت
تو طبیعتی چیز ہے مگر جمع بین الروایات حدیث کی تو آسان ہے مگر حضرت اقدس کے کلام
کی بہت شک ہے کہ ایک جانب جدید سکان کی تعمیر کا زور شور خطوط میں پڑے
دوسری جانب جلد نشر یعنی آمدنی کا پیام ہے۔ معلوم نہیں ان میں سے کونسی تو
اصل خواہش ہے اور کونسی دلداری کی حدود میں ہے۔

علی میاں کا پر مولیٰ بیٹی سے خط آیا تھا جس میں حضرت اقدس کا آخری نظام
دریافت کیا تھا اور اس کا جواب لکھنؤ منگایا تھا میں نے کل تیسرا روز بانی پیام لکھ
دیا تھا کہ مولوی جلیل کو یا مہر ہونچا ہے کہ علی میں جب وعدہ سے واپس آئیں ان
کو جلد بھیج دیا جائے۔ ڈاکٹر ابرکت علی صاحب کی پاکستان آمد کے متعلق خبر مولیٰ
عبداللہ ان کے کارڈ میں لکھوں گا کہ ان کے خط میں اس کا مطالبہ تھا۔ اتنی بات
تمہیں بھی لکھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب حضرت اقدس کو روڈ آدنی پکڑ کر اندر سے باہر
اور بالکس کے سخت مخالفت میں اور اس کو نہایت مسخر بناتے ہیں۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ آگے چلے
چھوڑ دی کہ شاہ صاحب کا کوئی پیام ہو سہرا کہ پہنچے تو لکھ دوں۔ سنا ہے کہ
شاہ صاحب بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ فقط

ابھی ۱۱ بجے ڈاکٹر صاحب کا پیام آیا کہ زور سے یہ لکھ دیا جائے کہ اب سفر
قیام تمام وغیرہ کسی امر میں بھی حضرت کے خلاف طبع پر سرگزیر نہ اصرار نہ کیا جائے
کر یہ نہایت مفسر ہو گا۔ قلب میں گھٹن کسی وقت بھی کسی بات پر امر اس سے پیدا نہ
ہونے پائے۔

پنجشنبہ ۱۰ بجے صبح

ذکریا

۸ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

عزیز مولوی عبدالجلیل صاحب سلمہ

کوشی ۱۱/۱۱/۱۳۷۹ پیرس روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)



عزیز محترم خانانک الحمد للہ وسلم!
بعد سلام سنون، جعفر کی شب میں تمہارے تین ڈاک کے، ایک دوستی

مولوی عبدالغنیظ صاحب کی معرفت خطوط پہنچے تھے۔ ان سب کا جواب بخشید کہ
 کچھ جنکا ہوں اس کے بعد اب اس کوئی خط نہیں آیا نہ آئے۔ ہا رقت ہو اس وقت
 اس کا ذکر کا ایک خاص مقصد ہے کہ یہ کہ انھار کے والدین نے اس سال حج دارا رہ
 کی پیش بھی متعین ہو گئیں۔ مگر انھار کو ساتھ نہ لیا گیا۔ انھار سے یہ کہہ کر خدمت کے
 واسطے ضرورت سے وغیرہ وغیرہ اس کا جانا بھی گئے کرویا۔ مگر مقدر کی بات کہ جب
 کے مہینہ سے اس کے والد بیمار ہوئے اور مرض بڑھتا ہی گیا۔ حتیٰ کہ اب دعا کی
 وقت ان کی عمرت نہ رہی تھی مجبوراً منسوخی کرنا پڑا۔ مگر انھار اپنے شوق اور
 برت منورہ سے نہ اندھ ہو گیا۔ یہ خبر یہ تھی کہ اتنی جلد ہی معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا۔
 ۴۔ مئی کے جنازہ سے پہلے۔ سے رواد ہو گیا اور میاں پریموں حضرت کو اس کے
 والد کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کے انھار کے واسطے سے مجھ پر بھی احسانات ہیں۔
 بہت سانسک ان کا ہمیشہ کھایا ہے اور نہ صرف میں نے بلکہ میرے دسترخوان پر
 کھانا کھانے والوں نے سب سب سب ہی نے کھایا ہے۔ ان احسانات کا بدلہ اب اس کے سوا
 کچھ نہیں ہو سکتا کہ مرحوم کے پیرانی طرف سے بھی اور نمک خواروں کے ہر اور دست
 بھی سونچ کر ان کو مرحوم کے لیے دعائی حضرت اور ایصال ثواب کریں حضرت انہیں
 کی خدمت میں بھی یہ کہی طرف سے ضرور درخواست پیش کر دیں۔ مجھے سیکھ اسکا
 ہتھ مار رہا کرتا ہے کہ محسنوں کے احسان کا بدلہ اپنی وسعت کے مطابق ضرور ادا
 کروں اور چونکہ ماری بدلہ سے عاجز ہوں اس لیے دعا سے زندوں اور مردوں
 کے جزائے احسانات کی دعا بلا تاخیر دن میں کئی کئی مرتبہ کیا کرتا ہوں کہ اس کے سوا
 کوئی چیز احسان کا بدلہ ادا کرنے کی میرے پاس نہیں ہے۔ بقیہ حضرات سے بھی
 سلام سنوں گے بعد ہی درخواست ہے۔

مولانا سر رحیم بخش صاحب اور شیخ رستم احمد صاحب کے مجھ پر بھی احسانات ہیں۔
 مجھے یاد نہیں پڑا کہ میں نے اب تک کبھی نام نہ لے کر دعائی حضرت
 اور ایصال ثواب نہ کیا ہو۔ یہ صرف تمہیں اجماعیت بتانے کے واسطے لکھا کہ تم بھی جیسا

اس کا خیال رکھو۔ زیادہ واسطہ

عزیز خرم مولوی عبدالجلیل صاحب سلسلہ
نوشی ۱۰۰۱ آپس میں مٹا لا مودہ افزائی پاکستان

تذکرہ - نظام علوم

۱۰۱ دفعہ ۱۳۷۵

مشہد



عزیز گرامی تہذیبی عبدالجلیل صاحب سلسلہ

بعد سلام سنوں۔ رات تھما رہے تین کارڈ پھونچے۔ ایک بہ ذوق و ہوا
۴ عدد۔ اور ذوق و ہوا کے پہلے دو میں تو وہی رسم کشتی زوروں کی تھی جس کو سن کر مجھے
تو اب کلفت ہوئے تھی۔ یہ انڈ کے بندہ حضرت اقدس کے ان لمبات کو قبول
کرتے بالکل کیسے جو کر۔ دونوں فریق کام میں گئے رہتے۔ اس رکشہ میں فیض اقدس
رکے ہو کیا ہوتے۔ یہ سب کے کارڈ میں تاحضی سادہ کے بچوں کا جیسا کہ حال معلوم
ہو رہا ہے تعلق جو۔ اللہ تعالیٰ ہی محبت علیا فرمائے۔ یہاں یہ شخص پیش آیا کہ
کچھ شب سے اس نا کارہ کو بچا۔ شرم و غور اور بڑھاپا ہی رہا۔ کئی روز یہ تو اتنا
شاید تھا کہ ہاتھ بدن پر نہیں رکھا جاتا تھا۔ مگر کئی دن میں اس کا مقابلہ کرتا رہا اس
کے باوجود سبقت بھی پڑھایا اور بھی سب کام ہوئے۔ یہ گھر آج صبح سے ہتھیار
ٹال دیے۔ یہ خط بھی لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں۔ بخار تو یہ اللہ کا شکر ہے بہت
کم ہے۔ مگر صنعت آتی اتنا زیادہ ہے کہ انٹرنیٹ کی بہت نہیں۔ جتنی کو تو اب
انٹرنیٹ چاہ رہا ہے کہ پڑھاؤں۔ مگر کئی بھی سب نے شدت سے مخالفت
کی تھی اور میں نے چپکے سے رشتہ شکاکہ وار اطلبہ جدا کیا تھا۔ آج دیکھیں کیا گذرے
حضرت اقدس ہی تہذیب میں سلام کے بعد دعائیہ درخواست۔ بخار کا ذکر کریں
یہ تو میں نے تو میں نے تو تھا تو دیکھ کر تبسم بہت ملتی ہو تو میرا جی خوش ہے۔ علی سے مراد
واجد یعنی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ بدر میں قیام ہے آج بعد از صبح کے
یہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ خدا و اسلام۔ علی یار کا خط و ذوق و لکھنے سے خاکہ
طویل دودھ نہ کہ نہ پہنچ گئے اور بخاری شریف کا اپنی شریعت کو دیا۔ لکھ ہے کہ بہت عورتوں کو

تذکرہ: نظامیہ علوم
۱۲۴۹ھ
مہر شنبہ

حضرت مولوی عبد الجلیل سلمہ کوٹھی میاں
ایپریس روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز گرامی قدر خان کا مکمل اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ یمن اتر کی رہیں تمہارا کاٹو مشکل کا کھٹا ہوا رات شب
کی شب میں پہونچا۔ بچہ کی طرف سے بہت سی فکر تھا۔ اتفاق کی خبر سے شہر ہوئی
حق تعالیٰ شاہ اپنے فضل و کرم سے صحت کا طرہ عاجلہ مسترد و عطا فرماتے۔

اس ناکارہ کا بھی بخار کا سلسلہ دو شب سے برابر چل رہا ہے۔ اس وزارت
تو نہیں ہے مگر اس در بیان میں علوم نہیں حلق میں کیا چیز پیدا ہو گئی کہ لب
نک۔ نکل مشکل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مشکل سے کوئی غذا کھانے کی فوجت
نہیں آتی۔ چار۔ ایک پیالی صرف صبح کو شہم کو۔ اس کو بھی دل نہیں چاہتا۔
پانی جاتی ہے۔ شہم ہی چیز کی طرف رغبت زیادہ ہے۔ مگر ڈاکٹر نے تازہ پانی کو بھی
منع کر دیا کہ وہ بھی شہم ابھرتا ہے۔

رات خان صاحب تشریف لے گئے۔ خیال تھا کہ ان کے اتھ پر چار ہر سال کر دیں
گا۔ مگر اس وقت گڑبڑ زیادہ تھی۔ حضرت شہادت کی خدمت میں مہم کے بعد رھا کی
درخواست۔ صوفی اقبال کا کارڈ بھی پہونچا۔ انہوں نے دو کارڈوں کی اچھی صورت
تجویز کی۔ وہ یہ کہ جوابی کارڈ پر خط لکھا۔ جس کی وجہ سے ہر دو کارڈ ساتھ ہی پہونچے۔
تقدیم تازہ ہوا۔

تذکرہ: نظامیہ علوم
۱۲۴۹ھ

حضرت گرامی قدر مولوی عبد الجلیل سلمہ
۳۱۔ اپریس روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز گرامی قدر خان کا مکمل اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ کل اتوار کی شب میں عشاء کے قریب تمہارے لکھا

مور نمبر ۱۵-۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۵ء پہنچے۔ کل قوار کی وجہ سے غلط دیکھ سکا، ان میں سے
 ایک تعلق لڑکھڑا صاحب سے تھا۔ کل صبح بھائی اکرام کے ہاتھ سو سو ف کی خدمت
 میں بھیج دیا تھا۔ ان کا جواب یہ آیا کہ کان کے اتنے پیچھے نہ پڑنا چاہیے۔ برا
 کیا لڑکھڑا تھی جنگ و جو اس کے ساتھ کی۔ ایسے امور کو اب زیادہ اوجھل کر دینا
 چاہیے۔ مولوی عبداللہ خان صاحب کا خط پہلے سے ان کے پاس تھا۔ اس میں
 ایک دوا کے تعلق زیادہ شدت سے انکار کیا کہ ڈاکٹر عالم صاحب کو یہ لکھ دیا
 جائے کہ یہ دوا حضرت کی موجودہ عمر کے ہرگز مناسب نہیں۔ ہرگز نہیں مگر
 بھائی اکرام یہ کہہ کر کہ یہ بات آپ کے براہ راست لکھنے کی ہے۔ دوا لڑکھڑا کر کے
 نہ لائے۔ میں نے کہا بھی کہ میں بھی ڈاکٹر صاحب کی طرف سے لکھ دیتا ہوں
 ہے ڈاکٹر صاحب کے کہتے ہیں تاخیر ہو جائے۔ انہوں نے لکھا کہ ڈاکٹر صاحب
 نے آج ہی لکھے کا وعدہ کیا۔ کارڈ کے تعلق کچھ شاید غائب سے تھا اس پر اس وقت
 ان کی حالت میں چلا۔ کے بعد شیخ برہنہ کی معرفت بھیج دیا، حق تھا کہ شائد یہی
 وقت بیکارم سے حضرت احمدی کو صحت و قوت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم
 رکھے۔ تمہارے بچوں غیرت کا بھی شدت سے انتظار ہے۔ مجھے بھی کہ شائد دشمن کو
 شدت کا بھانپا ہو۔ وہ خود دوا کے بعد جائزہ لے مگر حق میں کوئی چیز ایسی پیدا ہو سکتی
 جس سے آپ کو مکمل مشکل ہو تا ہے۔ ڈاکٹر نے چوتھی دوا بتا رکھی ہے مگر
 اس کے پوتے سے کھانسی ٹوبہ اٹھتی ہے۔ دوا تو اس کی وجہ سے بنی بھی حرج
 کرنا پڑا۔ اب سب کی رائے کے خلاف ہندوستان میں شہرت کر دیا۔ مولوی عبداللہ خان
 صاحب لاپتہ ہوئے واپس آگئے ہیں گئے۔ ان سے یہ مسئلہ سنوئی کہ دیں کہ آپ
 کے شہکار کا جواب آپ نے مجوزہ کیا دیا تھا اور اس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ ڈاکٹر
 صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ ایک دوا کے تعلق لڑکھڑا صاحب نے
 شدت سے انکار کیا ہے کہ وہ اس عمر میں مناسب نہیں ہے۔ اس کے تعلق
 ڈاکٹر صاحب کا خط براہ راست آپ کی خدمت میں پہنچ گیا ہو گا یا آج کل میں

پہونچے گا۔ بھائی اکرام دراکا نام نوٹ کر کے نہ لاسے۔ درمیں ہی لکھ لیتا ہووی
 عبدالمکرم صاحب کو خط اسی وقت دکھا دیا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں
 سلام مسنون، فقط والسلام
 عزیزم مولوی عبدالحلیم سمنگ کوٹھی ایم
 ایمرس روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان)
 ذکر یا۔ منظر علوم
 ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۷۹ھ



عزیز گرامی قدر و منزلت عاقل اکرام اللہ علیہ السلام
 بعد سلام مسنون۔ میں انتظار میں مسرت نامہ مورخہ ۱۷ ذی قعدہ رات عشا
 کے وقت پہونچا۔ بچہ کی غیریت سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شاہ اپنے فضل اکرام
 سے صحت کاملہ، عاجز مستمرہ عطا فرمائے۔

حضرت اقدس کے مزاج کی عافیت سے بھی مسرت ہے۔ پاکستان جانے
 والا باوجود تلاش عمر سے نہیں ملے۔ محفوظ علی خاں کے پاس پان وغیرہ خوراک
 ہی تھے اور بھی ایک روٹے تو وہ اپنے بے باتے والے تھے۔

یہ ناکارہ دب کسنگ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ایک حالت پر کی ہوئی ہے
 ڈاکٹر مقصود صاحب کا علاج ہے۔ راجی یعقوب علی خان صاحب ہما مشورہ لے
 آئے۔ ڈاکٹر ریکٹ علی صاحب بھی دریافت کرتے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ خانہ صاحب
 نے ان کا شروع کر دیا اس لیے قید میں مشکل اور بھائی اکرام کو جواب دہی میں
 مشکل ہوئی ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست
 تباری عبدالحلیم صاحب کا خط بھی رات ملا۔ گوان کی تواضع واپسی کی خبر ہے

اس لیے جواب بے کار ہے۔ فقط

ذکر یا۔ منظر علوم

۲۰ ذی قعدہ ۱۳۷۹ھ

عزیزم مولوی عبدالحلیم سمنگ کوٹھی ایم

ایمرس روڈ۔ لاہور۔ (مغربی پاکستان)



مززیر و مہربوی عبدالحلیم صاحب قلم

جسلازم مسنونہ بیچ کی نماز سے ٹھیکہ کھنڈا ہی جبکہ علیہ علیہ انظار
کے لیے باوجودی غائب آگئی اور سب اشتہار و ریکارڈ مقرر کی ہو گئے اور علیہ علیہ
صاحب پیوئے معلوم ہوا کہ اسوں کی کی غلطیوں نے اسے نہیں دیا بلکہ وہی
بھی ساتھ ہی تشریف لائے۔ میرا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہوتا ہے۔ بعد میں ہوا وہ تو
تاریخ عبد الرحمن صاحب کے پاس ہے۔ فکر و تامل ہوا اس وقت کہ جس کے
قریب قاری صاحب نہ۔ نہ تو پرچہ دیا اور مقدمہ کی کہ راجی تو سامی رات
سوئے ہوئے آئے۔ میں سنان کر جو کسی کہ آیا اس لیے نماز پڑھتے ہی سو گیا
تھا۔ تفصیل احوال کو کوائف مرقوم سے تحریر یا دوسرے مستار ملے۔

حضرت قہس کی خدمت میں مسلمہ مسنونہ کے بعد دعا کی درخواست کر لیں
کہ علیہ صاحب کی عطیہ شریفی ہی پہنچی ان کی خدمت میں بہت بہت شکر ہے۔
حق تعالیٰ شانہ ہوا کی خیر عطا فرمائے۔ نیز قاری صاحب کی معرفت حضرت مولانا مفتاح
صاحب کا علیہ فیضی عطیہ پہنچا رکھی وجہ نعت و عزت افزائی ہوئے۔ بہت
بہت سلاموں کے بعد بہت بہت شکر حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے
اپنے شایان شان جزا۔ نتیجہ عطا فرمائے۔ مسئلہ اسلام
مکرر مکرر علیہ صاحب علیہ شکوہ

ابنہ سلام مسنونہ قاری عبد الرحمن صاحب کی معرفت کرامی، سر جیب مست
مست ہوا حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے دین کی ترقیات سے نوازے
اور افسرہ اقدس کے برکات و فیوض سے نوازا و مستفیع اور متمتع ہو۔
قاری عبد الرحمن صاحب سے دو ہاں کہ شہید گری کی خبر میں سن کر غریب فکر ہو کر۔
گرچہ آپ نے مکہ سے لے آجکل میں گوارا نظر ہو جائے گا۔ شہداء کرے کہ بلند ہو
جائے۔ یہاں بھی گرمی کی شدت ہے جو بہت زیادہ ہے مگر قاری صاحب کا
بیان ہے کہ نہ ہرستہ دکن میں یہاں نہیں ہے۔ اس سے بہت فکر ہوگی حضرت

مہریت ہے۔ تمہارے بچہ کی صحت کے فروغ سے بھی مہریت ہے۔ حق تھا۔ لیکن اپنے فضل و کرم سے جلد از مریض کو بھی جلد زائل فرما کر نقویت عطا فرمائے۔ اس ناکارہ طبیعت کو بخیر اللہ اچھی ہے مگر ضعف اس بیماری میں خصوصیت سے زیادہ ہو گیا۔ مولوی لطیف الرحمن جمعہ کو آئے تھے آج صبح چار کے بعد تیار کی آمد سے جا۔ پانچ منٹ قبل راجپور چلے گئے۔ حضرت اقدس کی مہریت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کرویں۔

گر کسی دن کو یہاں بھی آج کل لغت سے مہر رہی ہے۔ البتہ رات کو بالخصوص اخیر شب میں کچھ خشکی ہو جاتی ہے۔ بھائی اطاعت کا نیا ہی پیام سپرد نچا تھا کہ میں ۲۴ کی شام کو ۹ بجے پہنچوں گا۔ مگر تمہارے ان خطوط سے اضافہ فرمایا کہ حال معلوم ہوا خدا کرے کہ سہولت سے افسانہ جو یا سکے۔ ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں فقط والسلام۔

مزیم مولوی عبدالحلیم سلمہ
کوٹھی ایچ ایم پیرس روڈ، لاہور و مغربی پاکستان
ذکر یا خط ہر علوم
مرتبہ ۲۰۹



مکرم محرم الحرام ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

بعد سلام معلوم۔ رات گرامی نامہ سپرد نچا جس سے آپ کا لاہور شرفیت لے جانا حذر ہوا۔ آپ نے جانے کی اطلاع بھی نہ کی۔ تا کہ اس آپ کو حضرت اقدس کے متعلق ذیلی خط نہ لکھنا نقطہ سے یہ بھی معلوم نہیں۔ یہاں کہ کب تک قیام کا ارادہ ہے۔ یہ ارادہ یہ ہے کہ دنیا کے دھند سے تو چلنے ہی رہتے ہیں۔ بار بار فریاد کا ملنا مشکل ہے۔ اس لیے جتنی زیادہ سے زیادہ گنجائش دیا میں جو سکے، ضرور قیام فرمادیں یہ خیال فرمادیں کہ ذیلی کے جملہ کاروبار آپ کے بغیر معطل ہو جائیں گے۔ دنیا کا کوئی کام کسی پر موقوف نہیں ہے۔ وقت کو بہت زیادہ قیمت ہے۔

من ذکر م شام حذر بکینہ

واپس چلے گئے۔ موصوفہ ہوا کہ ان کے بعد لکھا: "جہاں چہ کی امامت پر مسحت مٹا ہے
 کہ بانی اس میں تو ہیں۔ بہ نسبت ہی منہ و تہ سے ان کے واپس جانے پر ہمارے۔
 اللہ تعالیٰ نے ان کو فراموش اور غفلت سے ہمراہ فرمایا ہے کہ اس نے جہاں کو صوفی بنانے پر تو
 خوش ہیں اور امامت اور تعلیم پر نکلنا۔ ان ہی حرکات نے ہمارے انوی کو زلیل کر رکھا ہے
 حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعائیہ دعا مست۔ اس کا کارہ کے لیے بھی
 اور غریب انعام اللہ کے لیے بھی۔ میاں ابھی گناہ چہر کی کیم کی کوئی اطلاع نہیں۔
 تاریخی تفسیر کا پیغام آیا ہے کہ عید سہارنپور کروں گا۔ نقدہ والی سلام۔

تذکرہ: سلاہ علوم

حضرت مولوی ابو نعیم علی سلہ: خوشی ہے

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

ذہریہ میں روڈ: لاہور۔ (مغربی پاکستان)

سہ شنبہ



عزیز محمد و عاتقہ کم اللہ و نعم

بعد از ہجرت ان اس وقت عنایت نامہ مودت و فی الحجاز ہوا

حضرت اقدس کی خیریت سے مسرت ہے۔ لیکن صوفی جی کے یہاں چاروں سے بہت
 ہی تعلق ہے۔ بہت ہی اجمالی سے تم نے کہا ہے۔ کچھ تفصیل بھی لکھتے۔ کیا صورت
 پیش آئی۔ مذکورہ مشائخ دیوبند از غنای عزیز الرحمن صاحب میں بہت فخر و غلیظ
 صفت سے ہو گئیں۔ میں نے ان کو فوراً فکس بھی تھا کہ اس کی اور ملاح میں خلف نامہ
 جلد شائع کریں۔ مگر انہوں نے باوجود وعدہ کے اب تک نہ کیا۔

سہری روایت سے حضرت رانپوری کی برصغیر مافی سے ۵ سال کم لکھ دی۔
 حالانکہ واقعہ اس کا عکس ہے۔ مجھے حضرت سہارنپوری قدس سرہ کے انتقال کے
 وقت وہاں حاضر رکھ دیا۔ حضرت مافی کو مشاہیر گہر پرستوں میں شمار کیا گیا۔
 حضرت گندوبی تہہ ہر سرہ کے ربی غلب علم کے لیے جانے میں دو جگہ دیکھ لیا
 علیہ رحمۃ اللہ۔ عرض بہت غلط لکھ کر دیا۔

لاذعلی الرحمن صاحبی دن سے سہارنپور ہی تھے۔ کل اپور گئے ہیں۔ تاہی شوقیر

صاحب کل رائپور سے آئے ہیں۔ عید بہاں کرنے کو انہوں نے پہلے ہی کھاتھا۔
 تھاری عبدالرحمن صاحب بھی کل اگر آج رائپور گئے ہیں۔ بھائی وکرام آج دہلی جا رہے
 ہیں۔ گوگرنی کی وجہ سے بالکل بہت نہیں تھکین جس مصیبت میں گزشتہ سال ان کو
 کاظم صاحب کو بار بار جانا پڑا وہ نعمت نشا کر پھر حور کر آئی۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم فرمائے۔
 مولوی عبداللہ خان صاحب کے والد کی چوٹ کی خبر سے بھی بہت خلق ہوا۔
 حق تعالیٰ شاد صحت کا ملکہ عاجلہ مستور عطا فرمائے۔ مولوی صاحب کی خدمت میں بھی
 بعد سلام سنوین بہت افسوس کے بعد عرض کر دیں اور یہ ناکارہ دھا کرتا ہے۔ حق
 تعالیٰ شاد اپنے فضل و کرم سے سرور مال جلد و زجلہ واپس فرماوے یہاں
 پر یوں درشفیدہ کو عید ہے۔ اس کے خلاف کوئی اطلاع کہیں سے نہیں آئی۔
 البتہ حج کا اعلان جب تک ہے ہی۔

مولوی منظور صاحب نواحی کل سے بہر عیادت آئے ہوئے ہیں۔ اہجرات
 کو ریل سے واپسی کا ارادہ ہے۔ سلام عرض کرتے ہیں۔ فقط والسلام۔
 عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ کوٹھی ^{۱۱}
 پھر میں مدثر۔ لاہور و خراب پاکستان۔
 زکریا۔ مظاہر عظم
 ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۱



عزیزم مولوی عبدالجلیل سلمہ؟
 بعد سلام سنوین۔ کل شام ایک طالب علم کی معرفت مرید، ذی الحجہ و تم
 نے حسب تحریر کسی راؤ جی کی معرفت ارسال کیا۔ نام تم نے بھی نہیں لکھا اور اس
 طالب علم سے میں نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر میں نے ان سے نام پوچھا
 تھا۔ انہوں نے نام بتانے سے تو انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ اس کی کیا ضرورت ہے
 میں پرچہ دے دینا۔

آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ سویرہ، ذی الحجہ، مولوی جی، الصمدیہاں سے
 تو خفیہ کو گئے تھے، وہاں بہت تاخیر سے پہنچے۔ حالانکہ ان کا بیان تھا کہ سیدھا

میں جاؤں گا۔

حضرت اقدس کی خدمت قربانی کرنے پر جس قدر بھی مقرر کروں، کم ہے، حق تعالیٰ شائد باری شہادت اور میرے سر پہ قائم رکھے۔ شہداء صاحب نے بھی اسی مرتبہ ایک بکرہ قربان فرمایا۔ یہ اور راوی، اعلیٰ دارالطن صاحب نے بھی ایک کٹرہ راجپور سے ارسال فرمایا ہے۔ یہ دونوں بھی حضرت اقدس ہی کے تاجر عمال میں ہیں۔ یہاں شروع میں تو صیت ہی کوئی تھی مگر کل سے معاملہ سمیت اپنے آگیا۔ اور عرصہ میں متوسطہ شامل ہوا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ قاضی فقیر صاحب نے بھی عیدین کی مولوی عبدالمجید صاحب بنگالی بھی عید کرنے کے لیے آئے ہوئے حضرت اقدس کی اور تمناؤں کی خدمت میں سلام کہتے ہیں۔ نقطہ واسطہ ذکر کیا۔ عزیزم مولوی جلیل صاحب کٹرہ راجپور میں ملے۔ دہرہ ڈوئی جو، مدنی خانہ عبدالمجید صاحب دکن دارالکرام الامام علیہ السلام (رحمہ اللہ) ہے۔



عزیزم خان کٹرہ راجپور

بعد از اقامت دین اس وقت کہ زمانہ مورخہ ۱۲۸۱ آف انور پور کٹرہ صاحب سرست ہوا۔ اگرچہ صلح احسان تو حضرت اقدس ہی کا ہے لیکن میری افضل اور بھائی جھیلان صاحب کی خدمات میں ہی اس نامور وسیع کار کی طرف سے قربانی کا خصوصی شکریہ حق تعالیٰ شائد اپنے فضل و کرم سے ان حضرات کو ان کے اسامائے کا اپنے شہدائے شان جرائی خیر عطا فرمائے۔ قیمن دیہوں اور گرجوں کا ذکر کروں گے بعد کٹرہ سے کا ذکر کرتے تو تو بہن لیکن فکر ہر کس بعد سمیت اور متاخر ہوا کی طرف سے تو کٹرہ ہی پیش ہو سکتا ہے۔

اس سے قاضی جہاں کوٹھی کی چوڑی کا کوئی سرانجام اب تک نہ مل سکا۔ انا شہداء و انامیہ و حیوان۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ کل یہاں تو اللہ کا شکر ہے کوئی واقعہ اب تک سننے میں نہیں آیا۔ لیکن راجپور میں جنگ کا سہ ہوا۔ تفصیل تو راجپور دارالطن صاحب ہی لکھیں گے۔ لیکن کسی قصائی کو سننا ہے، نقطہ لازم میں ترمیم کے بعد ذکر کرنا لگایا۔ دعا کی خدمت

ہے۔ کل۔ یہ احوال بلاد متفرقہ سننے میں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ مجھے تڑپانی بھی مشکل بن گئی۔ اپنے ہی اعمال کا ثرہ ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

مکرم محترم مولوی عبداللہ صاحب مدنیو شکم؛
بعد سلام سنوں۔ خدا رکھنے کے بعد گندہ لڑاکے عبدالمعین صاحب ملے۔ بندہ نے ان سے آپ کے سابقہ خطوط کی بنا پر آپ کے تہوں کو دریافت کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سب کر دیے۔ مجمع فریادہ تھا تفصیل گفتگو کا وقت نہ تھا۔ فقط۔

نکریہ۔ منظر عموم

۱۱/۴۹

عزیز مولوی عبدالمعین صاحب سلمہ

کوشی ایچا پیر میں معدہ۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز سلمہ

بعد سلام سنوں۔ مولوی عبدالمعین صاحب میں یہاں پہنچے۔ مگر ان کے قول کے موافق راستہ میں جویم زہرو کی وجہ سے بالکل جگہ نہ ملی۔ یہاں پہنچے کہ یہاں ہو گئے۔ اس لیے آج ۱۱/۴۹ چہار شنبہ کی صبح کو آئے اور تمہارا پرچہ سوئے گا۔ کل کی ڈاک سے تمہارا کاؤٹ ۱۱/۴۹ کا پہونچا تھا۔ کل ہی اس کا جواب لکھ چکا ہوں۔ اس میں تم نے حضرت اقدس کی طبیعت اچھی نہیں تھی۔ اس لیے اس کے والے پرچہ کی شکایات سے نکرنا زیادہ نہیں جوا۔ حق تعالیٰ شاذ اپنے فضل و کرم سے حضرت اقدس کو صحت و قوت کے ساتھ ہم لوگوں کے سرور پر تائید قائم رکھے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب کا خط کئی دن ہوئے آیا تھا اور چونکہ انہوں نے حید لاہور کرنے کو لکھا تھا اس لیے اس کا جواب لاہور ہی کے پتہ سے لکھا تھا اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ انہوں نے حید سرگودھ کی۔ خط تو دیر سیران تک پہونچ ہی جاسکے گا۔ معافی جی کہ یہاں جویم کی تفصیل اس خط سے معلوم ہو کر حیرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شاذ اپنے فضل و کرم سے سرور وال واپس کرے

دے۔ بندہ کی طرف سے سلام سنون کے بعد عرض کر دیں کہ حبيب سے خبر سنی ہے
حق بھی ہے۔ دعاگو ہوں۔ فقط والسلام۔

ذکر
۱۴۱۲ھ

عزیز مہدی عبدالجلیل سلمہ کوٹلی پیٹ
ایمپریس روڈ - لاہور (سنٹرل پاکستان)



عزیز گرامی تقدہ عافکم اللہ یوسلمہ!

بعد سلام سنون۔ اس وقت مسرت نامہ مورخہ ۱۱ پونچھکر موجب مسرت
ہوا۔ لیکن حضرت اقدس کے نظام اجابت کے لیے قابو ہونے سے فکر ہے حتیٰ تعالیٰ
شفاء صحت تاسر عطا فرمائے۔ تمہاری کارڈ فاکٹر صاحب کے پاس بھیج دیا ہوں
کو اس میں اجابت کا مستند ذکر ہے۔ اس سے بھی تعلق ہو کہ کور قابو میں نہیں
کویا۔ انبیاء سے لاہور کی شدت گہنی کی خبریں سن کر فکر رہتا ہے لیکن حبيب
ساتھ ہی کور کے متعلق کوئی ایسی خبر سنی جاسے تو اور بھی فکر میں اضافہ ہو جاتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ گرمی منقہ قرہ سے یہاں بھی شدت سے ہو رہی
ہے اور میرے راجع پر تو ساقہ ضعف کی وجہ سے اس کا اثر ابھی زیادہ ہے بھائی
اکرام پریوں سے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ وہ گزشتہ سال والا مستند پھر غور کر آیا۔
حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کر دیں۔ مصوفی جی کے یہاں چوری کا تفصیلی
حال بھی اب تک معلوم نہیں ہوا۔ مکان میں نقب لگایا گیا یا کی صورت پیش
آئی۔ اللہ تعالیٰ مسرور مال ابلہ سے جلد والا دے۔ بہت ہی قلق ہے۔

راپور کا عید کا قصبہ سابقہ خط میں لکھ چکا ہوں اس کے لیے بھی دعا کی
درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

ذکر یا مظلوم
۱۴۱۲ھ محمد

عزیز مہدی عبدالجلیل صاحب سلمہ کوٹلی پیٹ
ایمپریس روڈ - لاہور (سنٹرل پاکستان)

عزیز علیہ السلام اللہ وسلم!

بعد سلام سنون، مسرت نامہ مورخہ ۱۵، ذی الحجہ کی دن کی تاخیر سے رات بعد
عش سپونج کرکاشت احوال ہوا، حضرت اقدس کی صحت کی خبر سے تو بہت مسرت
ہے۔ مگر اس گرمی کی شدت کے دوران کو کرسکے باور خواہ ہوئے سے بڑی
کلفت ہے۔ اخبارات میں خاص طور سے لاہور کی گرمی کے بعد بھارت کو خصوصیت
کے ساتھ تلاش کیا جاتا ہے اور جب اس کی خبریں ۱۱ - ۱۸ تک کی سنی جاتی
ہیں تو بڑی فکر ہو جاتی ہے۔

یہاں بھی اس سال خلاف معمول ایک عشرہ منہ گرمی نہایت شدید رہی مگر
رات ۲ بجے سے زورکے بارش کا سلسلہ شروع ہوا جو اس وقت ۸ بجے تک
تو بارش ہے جس سے ابھی خاصی ٹھنڈ ہو رہی ہے۔ برادر اکرام علیہ السلام کی شام
کو دہلی جا کر آئی وہ پیر کو واپس آئے مگر قصہ ہنوز روز اول ہے۔ متعلقہ
اصحاب میں سے کوئی نہ کوئی سید و سیاحات کی مٹا گشت میں جوتا ہے اس لیے
مبہور واپس آنا پڑتا ہے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنون کے بعد دعا کی درخواست۔ اگر
عزیز احسان و بان ہوں تو بعد سلام سنون تمہارا عید کے متصل کارڈ آیا تھا جو
ذاتی ذمہ سے لکھا تھا۔ اس میں والد کے پاس بیٹہ کے متعلق ہی سہا ہنود پوچھا
لکھا تھا۔ اس لیے اس کا جواب نہ لکھا گیا کہ ریمونڈ سے تو تم نے روانگی کبھی تھی۔
کس اور کاپتہ نہیں لکھا تھا اس کے بعد کہ کوئی نسخہ منسوخ نہیں آیا۔ اس لیے
عید کے بعد سے انتظار رہا۔ ابھی تک تو قمرانی کا بقیہ چل رہا ہے۔ تم جلد آ گئے
تو شرکت ہو ہی جائے گی۔ فقط والسلام

دکریا۔ چہار خفید

۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

عزیز ہادی علیہ السلام کو مٹھی ۴۱
دبیریں روٹی۔ لاہور و مغربی پاکستان



ساتھ ہی پڑھا گیا تھا۔

عزیز مرموی عبدالغنیصل صاحب سلمہ۔
کوٹلی، ایبٹ آباد، لاہور، دھڑ، پاکستان

ذکر: منہ معلوم
۱۳۰۹ھ، جمعہ



عزیز مرموی صاحب سلمہ

بعد سلام مستنون! آپ سون تھار کارڈ مؤرخہ پیر پٹیا تھا۔ اسی وقت اس کا جواب
مکمل دیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس اس کو بھیج رہا ہوں۔ کل ڈاکٹر
صاحب کے پاس سے وہ واپس آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہلایا ہے کہ جو گولیاں میں نے
سابقہ کارڈ میں تجویز کی ہیں، وہ امریکن گولیوں سے زیادہ اچھی ہیں۔ آج کی ڈاک سے ستر
نامہ مؤرخہ پیر پٹیا جسکی کثرت پر ڈاکٹر صاحب کے نام کا مضمون بھی ہے۔ یہ بھی بھیج رہا ہوں۔
آج کے کارڈ سے عذری کی تفصیل معلوم ہو کر تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں
رکھیں۔ یہاں بھی شب کو ایک طوفانی ہوا چلی گئی۔ اس کے کوئی نقصان کی خبر یہاں کی تو مشنی
میں، لیکن دوسرے شہروں کی جڑی سخت خبریں سنیں۔ وہ اخبارات میں پڑھیں۔ یہاں
اس کے بعد زور سے بارش ہوئی اور آہستہ ہوتے ہوئے صبح ۹ بجے تک رہی۔ بدھ
نوب ٹھنڈا رہا اور جو اوقات اس سے کم۔ کئی جمعہ کو کچھ گرمی رہی اور آج اس سے بھی زیادہ
حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ حافظ مقبول حسن صاحب
بہد سے آئے ہوئے ہیں۔ عدم کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں اور بھائی بدرستہ
ایک بول والے کل سے آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی سلام عرض کرتے ہیں۔ اخبارات سے کلچر
۱۰ جنوری کو بلا جواز بیڑی پہنچنے کی خبر ہے۔ حق تعالیٰ شانہ جلد حجاج کو بحیرت لائے۔ حال رقصہ
کے ساتھ گھنٹہ پانچ بجے ہی لیے پاسے، تیار کو بیان درساں ہے۔ اس وقت عصر کے بعد تھارا
نہیں جہد! کالکھا ہوا ڈاک۔ بہت تہذیب کرست جلد ملے۔ میں تہذیب پر سون ڈو ٹھنڈا کو لکھا۔
مگر تھاری کر امت ہے کہ پہنچ گیا۔ شاید صاحب سے من کے کاغذ کی تصفیقت کراؤں گا کہ وہ

فتار کے وقت آتے ہیں۔ وقت بہتیں نہیں فجر کی نماز اور وقت پڑھ کر سر جاتے ہیں۔ اور جاگنے کے بعد ملے جاتے ہیں؛ تاہم حقوق کی جلسے گئے۔ افشار اللہ۔

جہاں کلام سے اتفاق کر دیا ہے کہ کلمہ کو مٹنے کی کوشش کریں۔ غفلت و تشدد
ذکر یا غفلت ہر قسم سے مبرا ہو

۲۲/۹ء مسند

عزیز مسند!

بعد نام سنو۔ برسوں قبل کہ تمہارے مددگار ٹو ایکسٹنشن کی ٹوک ت۔
ایکسٹنشن کی پہونچے۔ ان دنوں کجاوہ اب پیرسوں میں ہی کو ہستی ایکسٹنشن
گٹھوہ کے پاکستان جا رہے تھے۔ جو پہلے بھی جا چکے تھے۔ ان کے ہتھ اسیال
کسیا۔ مع چارہ بان، تیار کیا کو کے کھد کو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ ہے، شاہ صاحب
کی خدمت میں آپ کے پرسوں کی کارڈ کی بنا پر آدمی دوسری گیا۔ ایکسٹنشن
تے نہیں۔ دوسری سرتبہ انہوں نے کہا کہ ویزا کا خد تو آیا تھا مگر وہ میں کہیں

رکھ کر بھول گیا۔ تاہم کر کے دوں گا۔ ان سے اتفاق کر دیا کہ جب وہ بھیجیں گے
انشاء اللہ اسیال کر دیا جائے گا۔ اگر برسوں ہی مل جاتا تو زیادہ اچھا تھا کہ رستی
حقیقت سے پہونچ جاتا۔ اب رکھیں گے کوئی مستعد تے۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ بڑی
کر دیا جائے۔ مگر یہاں اگر ہم کی صلاحت ٹو اک کی نہیں کہیں گے نہ ہو جائے۔

مقررہ وقت میں خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ٹو اکٹسٹنشن
کے پاس سے آپ کا دوسرا کارڈ بھی واپس آ گیا ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ ان جہاد
امریکن گوبیوں کا ابھی تجربہ نہیں جاتا ہے اس لیے کہ مقدار میں دی جائیں جن سے
دوسرے کی نسبت نہ آئے۔ ترقی کی ٹو اک سے تمہارے خط کی امید نہیں اس لیے کہ
برسوں ۲۲ کو ۱۹-۲۱ کے دو کارڈ مل گئے تھے۔ ۲۱ والا تو جلد قریب سے کہہ ۲۲

کو مل گیا۔ یہاں پر وہ۔ یہ پھر کبھی شرماء ہو گئی۔ غفلت و تشدد

تذکرہ اعظم مدرعہ
۱۳۲۹ھ - ۱۳۳۰ھ

حزیرام مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ کوٹھی ۲۱
ایمپریس ریلوے - لاہور (مغربی پاکستان)



مکرم خرم مدنیہ حکم

بعد سلام سفون - اس وقت گرائی نامہ سورخہ ۲۰ جون پہونگا کہ موجب سرت
ہوا - مژدہ عافیت سے سرت ہے اور کور کے ٹھیک کام دینے سے اور بھی
زیادہ سرت ہوئی - اس لیے کہ اس شباب گرمی میں موجب اس کے خراب ہونے
کی خبر پہونچتی ہے تو بڑا فکر ہو جاتا ہے - یہاں بعد اللہ غیریت ہے جو ہمیں
کافی تہلیل ہو گئی - تو خراب باکل نہیں - گرمی کی صورت یہ ہے کہ جب تو ترنگ
ہو جاتا ہے تو ایک سو دو دن کو ٹھنڈے ہو کر پھر گرمی عود کرتی ہے - گذشتہ پچھلے
شعب میں ۲ بجے ابتدائے بارش زور سے ہو کر اس کا سلسلہ صبح ۹ بجے تک
رہا - پھر بند ہو گئی اور دو دن اس کا اچھا اثر رہا - بعد سے پھر گرمی شروع ہو کر
کل برہ کی صبح کی نماز کے قبل کچھ اور آج شعب میں ۲ بجے بھی کچھ معمولی بارش
ہوئی - اس وقت اب خوب گھبراہٹ ہے، مگر بارش نہیں آجیس ہے میری بات
یہ ہے کہ جب کچھ ٹھنڈہ ہوتی ہے تو طبیعت ذرا اچھی رہتی ہے - جب گرمی کی
شدت ہوتی ہے تو ذرا بے سبب زیادہ اثر ہوتا ہے - حضرت اقدس کی خدمت
میں سلام کے بعد دعا کی درخواست - رات عطار الرحمن صاحب بھی تین چار دن سے
یہاں مقیم ہیں - عصر کے بعد روزانہ اور کبھی کبھی بعد صبح کو کھانا پر بھی آتے ہیں -

حزیرام مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام سفون - گرائی نامہ سورخہ ۱۹ جون دیر سے پہونچا - اب تو غالباً تم
مکان سے واپس آ ہی تھکے ہو گے - کئی دن سے رات عطار الرحمن صاحب یہاں مقیم
ہیں - شام کو عطار ہر خد ان کو بھی دکھایا جاتا ہے - ہسپتال انہوں نے بھی بتول
ان کے کوئی زور وارد خط لکھا ہے - علی میاں کا خط بھی آج آیا ہے - وسط جملاتی

نیک سہارنپور شہر نے جو سٹے لاجور نامہ لکھی ہے۔ حضرت اندلس کی خدمت میں اسلام کے بعد وحکی درخواست۔

مولا علیؑ کا یہی پیام آیا کہ جو آپ کے حق کے خلاف ہے، اگر میں نے جو گویاں لکھی تھیں ان میں جگہ پر تیر اور وعدہ اور آنکھ کے لیے مفید ہیں ان میں کو شرع کرادو۔ یہ بھی تھا کہ میرے خط کا جواب جلیل نے نہیں لکھا، جب حکیم ایسا س نے کہا کہ آپ کے خط میں آپ کے نام سے نقل قسموں پشت پر تھا تو کہا کیا یہ جواب ہوگی۔ فقط والسلام۔

تاریخ
۲۴
۱۰۸۱

پیشینہ پڑھو لاہور میں پڑھائی کرنا



عزیز محترم خاں قاسم اللہ شاہ

بعد سلام منوں۔ اس وقت سرت نامہ مورخہ ۲۵ یونیوٹی کر سرت ہوئی شرفہ بخیر واپس سے ہم سرت ہے اور اس سے طرہ کہ حضرت اندلس کی عافیت مزاج ہے۔ کلی بھائی تمہیں کے خط کی پشت پر ایک خط کا جواب لکھا، چاہوں۔ اس کے ختم پر ثابت ہیں اور اس کا یہی نام بھی ملتا تھا، تھا اس کے ختم پر ثابت ہے کہ اس میں بھی اس کے تعلق میں روپیہ، ان کا یہ نام بھی تھا، جو میں نے کل ہی اس میں مختصر لکھ دیا تھا۔ تو کٹر صاحب نے کہا کہ جو گویاں میں نے تجویز کی ہیں وہ امریکہ گویاں سے زیادہ مفید ہیں۔ نہ پریشر سمیٹ، انٹرنیٹ کے لیے خاص طور سے مفید ہیں۔ انہی کو شروع کرادو اور انہوں نے یہ بھی خلق کیا کہ جلیل نے میرے خط کا جواب نہیں دیا، اور جب حکیم ایسا قاسم نے یہ کہا کہ پرسوں کے موروثی جلیل کے خط کی پشت پر آپ کے نام پر ہر دستہ مضمون تھا، تو میں آپ کو پرسوں کے لکھی تھا تو انہوں نے کہا کیا یہ جواب ہوگی، فقط۔

اس کا مطلب یہ تو یہ ہے کہ براہ راست ان کے نام سے نہیں آیا یہ ہے کہ

مختصر تھا۔ میری رائے میں ایک کانڈ براہ راست ان کے تہ سے لکھ دیں۔
 حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ شمیم کے والد ششی
 عمر آخر رمضان میں حج کو گئے تھے۔ چینی سے عید کے دوسرے دن سوار ہوئے تھے
 کل دوپہر بحیرت سہارنپور واپس پہنچ گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے
 بعد قبول حج کی درخواست کرتے ہیں۔ مولانا جعفر علی صاحب کاتو کسی سے ابھی تک
 پتہ نہیں چلائے جانے کے بعد سے راپور کسی کے پاس ان کا خط آیا۔ قلمی طیب صاحب
 آج اسلامی جہاز سے بمبئی پہنچنے والے ہیں۔ مگر بحیرہ رحمت نونہ۔ دلوں کے لیے
 بحرِ حسرت کے اور کیا فقط واسطہ
 عزیزم مولوی عبدالجلیل سید، کوٹھی پٹ
 دیرس روڈ لاہور (مغربی پاکستان)
 نکر یا منظرِ علوم
 ۱۳۸۰ھ - ۶۱ - ۱۹۶۰ء
 محمد

۱۳۸۰ھ - ۶۱ - ۱۹۶۰ء

عزیزم عافا کہ شد وسلم !
 بعد سلام سنوں۔ پیسوں دے شفیق کو تمہارا کارڈ آیا تھا جس کا سچر وزہ جواب
 لکھ دیا۔ آج دوشنبہ ہے اور ٹوکل بہت دیر سے آئے گی۔ لیکن صبح ۸ بجے سے
 اس قدر شدت سے بارش ہو رہی ہے کہ کوئی کام نہیں ہو سکا۔ تو میں نے سوچا
 کہ تمہیں کارڈ ہی لکھ دوں۔ اگر ٹوکل میں خط آگیا تو اس پر اس کے متعلق کچھ اضافہ
 کروں گا۔ نہ آتا تو بھی لکھ دوں گا۔
 پیسوں بھائی اکرام نے تمہارے دیر کے مسئلہ میں جو خط عرضہ پواشاہ صاحب

ہوا کہ رات چودھری صاحب چار۔ چار۔ ہیں۔ اسی وقت بھائی اکرام نے دو روکے دیا
لیکن خلیفہ شیخ ندیم کے پاس تھا۔ اس لیے راؤ جی سے درخواست کی کہ وہ صبح چار میں
شرکیب ہوں۔ چنانچہ وہ آگئے اور صبح کی نماز کے بعد انہوں نے سبھی ملاحظہ فرمایا۔
سنا ہے کہ شاہ صاحب تو خط پر بہت ہی مسرور ہوئے لیکن اپنی حالت قم سے
کیا کہوں۔ اس قدر غصہ نہ ہوئی کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک
اور شاد و عطا بخشہ من الاموات کا شاید صدیق بن رہا ہوں۔ ایک منہ لٹک کر دینا
میں رہنے کو نہ نہیں چاہتا۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ساتھ لے جانے کو مباحی کے
سوا کچھ نہیں ہے۔ صرف اسی بعد پر زندگی ہے کہ شاید کسی وقت توبہ النصوح
اکم بہ فضل سے عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد
رعایا درخواست۔ بھائی اکرام اسی مسئلہ میں کل کو پھر روٹی مارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی
رحم فرمائے۔ چودھری صاحب کی دعا لگی کی خیر اذان کے ساتھ ہی سنی اور نماز کے
بعد معلوم ہوا کہ راؤ عطا الرحمن صاحب خط لے کر چلے گئے۔ فقط والسلام۔ یہاں
ابھی تک کوئی شرعی شہوت تو وہاں تک نہیں چلا۔ قرب و جوار میں سب جگہ ابھی کھینچا۔
حزین مولوی عبدالعظیم صاحب ملو
کوٹہ ۵۱۔ ایچ ایس بنگلہ لاہور و مغرب پاکستان

نوکیا خط ہر سوم
۲۰۱۲ء ۲۰۱۲ء



عزیز و عزیز خانہ کراچی
بعد سے مستوفی۔ لیکن آپ کا کوئی خط نہ ہوا میں دیا نہ رات کو پوسٹ میں نے خط
کھا تھا جس میں لکھا تھا کہ رات منبر کی نماز کے وقت راؤ عطا الرحمن آئے تھے اور
چودھری شریف کے رات بیٹھنے کو آپ کا وزیر اوکا فڈ لے گئے۔ ٹرک کل صبح راؤ جی سے
معلوم ہوا کہ چودھری صاحب نہیں گئے۔ یہ یہ معلوم ہوا کہ کریں؟
کل کی نماز سے دوپہر ۱۲ بجے کا خط آیا۔ انہوں نے بھائی اہلبین کی روٹی کے تعلق
عجیب سا نوٹ لکھا جس سے اندازہ لگائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ لیکن ہی مولوی

مغربی نماز کے وقت راتِ طاری میں یہ لوگ کھٹے کھٹے اُٹھ کر اس وقت چوبی نہایت صاحبِ بیمار پہنچے۔ گنگوہی بعدِ صبح وہاں پہنچ گئے کہ اس کا ترکھ پڑھیں۔ صبا کی کمرہ دہلی جاتے ہوئے میرے پاس رکھوا گئے۔ شکر الیحدہ بھی راتِ طاری میں سے یہ کہہ کر فرم گئے کہ آج راتِ عثمان صاحبِ بیمار ہے۔ میں اور ان کی ریت بھی یکے سے چلی اب اس میں کو آخر دور نہیں۔ ڈاک عثمان نے اب انہوں کو دیکھ کر کہا، تم گئے فقط۔ کل رات ڈاک سے قادیانی تفسیر خط راہو سے شہد آئی۔ ہر اہلِ تہذیب سے طوائف میں ڈاک کیا اس میں کشتہ ہند اور غنیمت کو مروجی لیلیٹ اسی کو شہادت ہمار غفلت دریغ بہت ہی سست حالت تکلیف مٹی گئی۔ ڈاک میں میرا بول تو ان میں دم شہد کو کچھ افغانہ اور شکل کو کچھ اور افغانہ لکھا تھا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں مسلمان کے بعد وصال۔ درخواست۔ مروجی عبداللہ اور مروجی بھی کچھ بیمار ہے۔ انھیں دریغ ہو کہ کسانیت زیادہ رہی۔ کل سیدیاو اس کے سوت ہیں۔ سلام بھی کرتے ہیں اور دعا کی درخواست سے کہتے ہیں کہ اس بیمار میں موت بہت زیادہ کی۔ اسی واسطے کیا مروجی فقط والسلام

چلو سے ہاں ابھی تکہ اتوار کی کچھ کو کچھ شریعت میں ہے۔ میرے راز پر تو میں نے کیا ہے شاید میرے لئے لوگ اپنی روزیہ۔ کچھ۔ ان کریں۔ تم نے کھلی کر یہاں تو روزیت نہیں۔ چونکہ کچھ میں ہوئی، اللہ جانے واقف ہوئی، یا جدید قانون کے تحت اجزیں تعلیمات کے بیان پر حق دیکھا گیا۔

مغربی مروجی عبداللہ، کمرہ کھلی ہے۔
 کمرہ مروجی عبداللہ، کمرہ کھلی ہے۔
 کمرہ مروجی عبداللہ، کمرہ کھلی ہے۔



مغربی مروجی عبداللہ، کمرہ کھلی ہے۔
 کمرہ مروجی عبداللہ، کمرہ کھلی ہے۔
 کمرہ مروجی عبداللہ، کمرہ کھلی ہے۔

سے صحت و قوت کے ساتھ اس مبارک سایہ کو تادیر قائم رکھے۔

کل بعد جبہ راؤ عطاء الرحمن صاحب کھانے میں شریک تھے۔ ان کو کچا تک کے خطوط دکھا دیے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ عبدالغفور نام کا کوئی شخص میرا صاحب کے یہاں کل تک تو رہے نہیں۔ تاہم وہ اس وقت میرا صاحب کے یہاں جا کر ان صاحب کی تحقیق کا ارادہ کر رہے تھے۔

کل علی میاں کے چچا صاحب سیتہ علیہ رحمۃ اللہ بھی کھنڈ سے آئے تھے۔ مگر انہوں نے مجھے تو پہلے خط میں یہ لکھا تھا کہ وہ ایک دو روز یہاں قیام کے بعد نامور جائیں گے مگر کل انہوں نے بیان کیا کہ وہ یہاں سے واپس چھوڑ لی جائیں گے اور وہاں کچھ قیام کے بعد لاہور جائیں گے۔ مولوی عبد اللہ صاحب کا پیام پریش کے متعلق مولوی عبد اللہ صاحب کو کارڈ دکھا دیا۔ بھائی الطاف صاحب کی ملازمت کی خبر سے نگرانی شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاقلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بھائی اکرم صاحب ابھی تک دہلی سے واپس نہیں آئے۔ آج ان کے مقدمہ کی تاریخ ہے۔ حق تعالیٰ شانہ فی خیر فرمائے بقدر پر سوز کو فالجی کا مہیا ہے۔ اخبارات میں لاہور کے کسی انصر کا اپنی مقررہ زبان کو لاہور پر ویش کے بعد میاں پوری کا زہر کھا کر خودکشی کرنے کا دل خراش قصہ موجب تعلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حل پر رحم فرمائے۔ اور مشائخ سے درگزر فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ بھائی الطاف سے بہ سلام مسنون عیادت فرمادیں۔ عارفی عبدالرحمن کل گزشتہ پورہ سے آئے تھے۔ آج رات پورہ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اس وقت حکیم عبدالرشید کابریلی سے خط آیا ہے کہ مولوی محمد رفیع منظر فکر سے یہاں آئے ہوں گے ہیں مگر وہیں بہت بڑی پتھری ہے جس سے سخت تکلیف ہے۔ دعا فرمادیں۔

کل جمعہ کو دیہات کے بہت سے لوگوں سے تحقیق کی گئی۔ یہاں قریب دھوار میں کہیں نہایت نہیں ہے اس لیے چارے یہاں تو ابھی تک دستیاب ہی کیا۔ حکم

سیدہ فاطمہ و السلام

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ

۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۰ء - مدظلہ پاکستان

تذکرہ اہل بیت علیہم السلام

۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۰ء - خفیہ



عزیز گزینی محمد مولوی محمد امجد علی صاحب مدظلہ

بعد از مدتی مدتی، فانیات نامہ مولانا شہید کا کچھ جلدیں رات شب چار شہر میں
ملا، یہ رات عافیت باطنہ میں حضرت اقدس کی نیرت سے مسرت ہے۔ وہ یہ ہے
کہ اس وقت کے پہونچنے تک بھائی الطاف صاحب سیف الدین سے قریبی کرانے
میں گئے۔ بعد کی طرف سے عیادت اور خدمت یہ مبارک باطنہ میں۔ رات میں
اسعد مدنی بعد عشاء صبح دینی اعلیٰ وغیرہ کے لئے مستورات کو اپنے والد کے ساتھ
کلکتہ گئے۔ مولوی اسعد صبح رات میں وہ بند چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں
سلام نکلتے کمر کر گئے۔ یہاں ماہر میں ابھی تک دو شہید کی یاد ہے۔ باوجود قریب و
جوار سے کافی تحقیقات کے ابھی وہی وہی کوئی راز سے نہیں جانتا۔ شیعوں کے
جیتنے کے لئے کلکتہ سے انوار کی ٹیم کا اعلان کرنا ہے۔ اس لیے ان کے متنازع میں
شہر میں شہید کی ٹیم ہے۔ روز الطیف ہے کہ کڑا کئی تک قطعی طور پر ان کے اعلان
سے کئی ترقی اور عدالت کی تاحی شد کی اطلاع پر چونکہ جہتی ہے۔ اس لیے آج ہے
مولوی اسعد نے بتایا کہ وہ یہ بند میں بھی ہی تھیں۔ پیش ہے کہ قریب میں انوار کی
ٹیم ہے۔ وہ روز الطیف میں وہ شہید کی جیسے ریت کا مطالعہ کرتے ہیں وہ ملتے نہیں
بھائی انوار میں پریموں شام رات سے وہیں رہا گئے۔ ماکہ نے کہا کہ کچھ جرات تو ضرور
کرنا ہوتے گا۔ اس کی اطلاع وہیں پہونچ جائے گی۔ خدا کرے کہ زیادہ نہ ہو۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا کی درخواست، بھائی انوار
صاحب کے یہاں والی سبب پختہ ہو جائے تو اس کا مختصر پتہ جو اس میں جوہر ہو سکے
یہاں وہ جہاتی سے لڑا کہ مار کے ملانے کی طرح اس کا شور ہے اگر وہ میری قوم پر ملو

کے ہاتھ میں گر پڑی ہوئی۔ اس پر ٹکڑی کر دکھانے میں تھکے ہوئے اور تھکے ہوئے۔ اٹنی
کے حساب۔ انہوں کی پیش گوئی سہا ہو گئی کہ وہ اپنا نام جو جاسے گی۔ انہوں کے اخبارات
میں بھی آ رہی ہوگی۔ یہاں کے اخبارات سب سے آ رہی ہے۔

عزیز محمدی عبد الجلیل۔ حیدر آباد۔
پیشہ نویس۔ رٹ۔ ہزارہ۔ سحرانی پکارتا ہے۔



عزیز محمدی قدر مولا عبد الجلیل صاحب سلمہ!

بعد سلام سفون۔ اس وقت تمہارے دفتر کاٹھ ایک سو سو روپے۔ محمد صاحب
حاجی محمد ابراہیم صاحب جس میں ان کے حج سے فرائض اور اس کا کارہ کے لیے انہوں
کا ذکر تھا۔ اگر وہ موجود ہوں تو زبانی ورنہ براہ کرم ایک کارٹ سے ان کی خدمت میں
دعاؤں کا بہت بہت شکر یہ اور حج کی مبارکباد بھی۔ یعنی تمہارے شاعر
اپنے فضل و کرم سے حج دریافت کر لی فرما کر دارین کی ترقیات کا ذکر۔ یہ بتا سکا۔
اور اس کا کارہ پر بجز احسان و رحمت سے کیا ہے اللہ تعالیٰ نے شاعر اپنے فضل و کرم
سے اپنی شایان شان اس احسان و عظیم کی بڑا سے تیر عطا فرما دے۔ آپ کا مضمون
بھی اسی کارٹ پر درود سی ایچ۔ چھ روپے کا ٹو دو روپے۔ محمد صاحب کے ساتھ ہی
پہنچا۔ روڈ عمارتیں تو یہاں نہیں ہیں۔ البتہ شاہ صاحب کی خدمت میں انشاء اللہ
دانت کو کسی کے ہاتھ ہر روز کارٹ رسالے اردوں گا۔

حضرت احمدی کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں حضرت
کے فقرہ کا جواب حضرت کی خدمت میں تو ہرگز پیش کیا نہیں ہے۔ البتہ ابلی ہے
مگر حضرت کے فقرے کا جواب ہمیں قہور کیسے دیتا ہوں۔
سب فرقہ میں بارش تبرک کی بار بار کی
عبادت نے کو چاہا مگر بے نتیجہ آیا۔

بعض باریں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ صیلا نے سے بھی نہیں بھولائی جاتیں۔ بھلائی

ہے کہ اگر چند روز تک خطوط نہ پہنچیں تو فکر نہ کریں۔ یہیں بھی معلوم نہیں تھا اسے
خطوط پہنچ سکیں گے یا نہیں۔ دوسرے جلد ہی سے ایک عریضہ اور بلا انتظار
کارڈ ارسال کر دوں۔ پھر تو نہ معلوم کب نوبت آوے۔ کل شام بے کُن کا بڑا بڑا
صاحب کو ایک ضروری سنی کارڈ کرنا تھا مگر شہر کے کسی ڈاک خانے نے قبول
نہیں کیا۔ اخبارات میں بھی جہر سے مٹی آرڈر وغیرہ کی بندش کا اعلان پہلے
آچکا تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں مسلم کے بعد دعا کی درخواست۔

حزب مملووی حبیبہ الجلیسل سلسلہ

ذکر کیا۔ خنبہ

کوٹلی پٹنہ بمبیس بند ڈوبورہ (ضربہ پاکستان)



عنایت فرمایم ملو!

بعد سلام مسنون۔ کل شام بہت تاخیر سے پہنچی۔ جس میں تہا بے وکلاڈ
موتہ لا، محرم پہنچے۔ کل تیار وہ جواب لکھنے کا نہیں تھا۔ نگہداشت عشا
کے بعد یہ معلوم ہوا کہ دن پھر کی مجلسوں اور مشوروں کے بعد یہاں کے ڈاکخانہ
والوں نے رات ۹ بجے یہ خط کیا کر میاں پڑتا نہیں ہے۔ اس لیے آج
علی الصباح خط لکھ رہا ہوں۔ مگر ڈاکوں کا ٹھہر کے وقت۔ آج کا منظر دیکھ کر
راؤ عطاء الرحمن صاحب بھی نہ دن سے یہاں ہیں اور آپ کے دونوں کارڈ رات
ہن کو دکھا دیے۔ جس میں ان کی اہلیہ کی آمد کا ذکر بھی تھا۔ نیز ایک کارڈ میں
حضرت اقدس کے پاؤں پر دم کا اثر لکھا تھا۔ اس کی وجہ سے آج اس کو
واٹر صاحب کے پاس بھیجے کا خیال تھا۔ مگر راؤ عطاء الرحمن سے رات معلوم
ہوا کہ کل کی ڈاک میں ڈاکٹر صاحب کے پاس ہی اس مصنون کا خط پہنچ چکا
ہے۔ اس لیے اس کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ایک روایت غیر مصدقہ رات جہلم کے
دریا کی طغیانی کی سنی ہے جس سے فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔
تمہارے خط میں مولوی یحییٰ صاحب کا سلام بھی پہنچا۔ ان کی خدمت میں

سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ ایک ضعیف سند روایت یہ ہے کہ ان کا
حلقہ مریدین اور خواجہ گاہ و نوروں حضرت اقدس سے نمبر پر ہیں۔ مگر روایت صحیح ہے
تو دوسری جزیں تفصیل کا شورہ ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے
بعد دعا کی درخواست۔

حضرت مولوی عبد العلیٰ صاحب سلمہ
کبھی میٹھی + امپریس روڈ لاہور (سفر پاکستان)
نوریا۔ نظام علوم
۱۶ محرم ۱۴۰۷ھ



عزیزم عافکم اللہ مستقر
بعد سلام مسنون۔ اخبار میں ان پڑتال نوکیلیں ہیں۔ لیکن

ٹواک کا نظام دوسرے مواضع کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ کل... پورہ۔
مدرسہ کی ڈاک چند غلطوہ ہے اور یہ تو ایک بھی نہ تھا۔ شاید نئی برٹش سنجاسنے
کے بعد سے عمر میر میں پہلے دن ہو گا کوئی ک کے دن ڈاک میں ایک بھی خط یا
اخبار وغیرہ نہ ہو۔ اب دیکھیں کہ ہدفی ڈاک کتنی ہے کئی سڑیوں کا نظام بھی
گڑبڑ ہے۔ اس لیے کل بعد عصر رات عطار الرحمن صاحب اپنی اہلیہ کے روئے کے
پے مار کا فارم لے گئے تھے۔ بھائی کرانہ سے لکھو آیا اور بعد مغرب دینے کا ارادہ تھا
میں تو مسجد چل گیا تھا اور دیر میں لٹنی ہوئی ہے۔ والیسی پر معلوم ہوا کہ وہ
مغرب کے بعد اس خیال سے حنوز کر گئے کہ وقت سے پہلے تو اس کا پونچنا
مشکل ہے۔ اس کے بعد یہ کار، جو ہوتا ہوگا وہ ہو چکے گا۔

میں نے خط میں اس ناگوارہ نے ایک اہم پناہ بعد وہی خانہ عبدالعزیز صاحب کے
ہم تہنیکہ کاڑ میں لکھا۔ مجھ پر تلبیا اس کا کل سے تھا تھا ہے امید ہے کہ تم نے
پہنچا دیا ہوگا۔ یہاں ایک۔ مارٹن پیش آیا کہ کل صبح کی نواں کے وقت وادہ شمیم کا
جو عہدہ سے جیاد بھی انتقال ہو گیا۔ حضرت اقدس رحمہم اور دیگر جناب سے اپنی
دعائی مغفرت اور احوال شواب کی درخواست ہے کہ نوروی ایس کی وجہ سے

ہے کہ ایک گروہ بالکل نکال دیا ہے۔ جس سے مرض توبہ نکل نہیں لیکن ضعف حد سے زیادہ اور نیند بالکل نثار ہو ہے۔ دوسرا خط بالکل شام مشرقی سے بھائی نہیں کا آیا کروہ ۱۰ جولائی کو بھائی سے لکھتے پہونچے جاتیں گے اور بھائی کا نام اللہ وغیرہ و نقا ۱۲ کو لکھتے پہونچیں گے۔ اور اس کے بعد سب اول نظام الدین اور اس کے بعد سارا پورہ پہونچیں گے۔ سارا پورہ کی کوئی طرف نہیں نکلی۔ راؤ عطاء الرحمن سارا پورہ ہی میں پہونچے وہاں چارواگیا، اکیٹے شدہ بتا گئے تھے، مگر کل اس کو ہتھی کر کے کچھ نثر جس کی بھی قیدیں نہیں بتائی گئی۔ آجکل بیٹن بارش کا بہت زور ہے،

لیکن اللہ کا شکر ہے کسی حادثہ کی کوئی اطلاع سننے میں نہیں۔ آج تکھنوں، نائے برائی وغیرہ کے متعلق سنا ہے کہ جانی مالی نقصانات بارش سے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ حضرت اللہ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں راؤ عطاء الرحمن صاحب کی خدمت میں صحت کی مبارک باد پرسوں کے خط میں حافظ عبد الغفر صاحب کی خدمت میں ایک اجہو نام لکھا تھا۔ دوبارہ اس لیے لکھا کہ لوگ کی گڑ بڑ کی وجہ سے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ خط پہونچا یا نہیں۔ خیال ہی رہے گا۔ فقط والسلام۔

معلوم نہیں لامی کی پیدائش کی اصلاح کا جو پرچہ مولوی ایسا کے پاس تھا وہ ساتھ ہے یا یہاں ہے میرے پاس اس کی نقل نہیں۔ اگر ان کے پاس ہو تو اس کی نقل ایک یہاں بھیج دیں۔ اصل دیکھیں، لکھیں رات میں کم ہو جائے یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا مہندی لٹاؤ باڈر سے ٹھٹھا ہوا ملے۔ بخار کی خبر سے بہت قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ صحت عطا فرمائے۔ جملہ ان خبریں یہاں بھی گئی دن سے سستی جا رہی ہیں۔ جڑا فسک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی رحم فرمائے۔ عطاء الرحمن صاحب حسب معمول بعد عصر آئیں گے۔ لغاتہ دکانوں کا۔

تذکرہ نظام الدین

حضرت مولانا

۱۹ محرم ۱۴۱۰ھ

کدھنی پتہ۔ ایسیر میں روضہ لاہور دھرم پالت بن



عزیز محترم ہمارا نام اللہ وسلم!

بعد سلام سنوں۔ کل جب کہ نماز کے وقت تیار ہوا تھا جو کسی دہلی مسافر کے ہاتھ پوڈ سے ڈال دیا تھا اور وہ ۱۱ محرم ۱۳۸۰ م میں ملا اور شام کو عصر کے وقت اس سے پہلا کارڈ صبر ۱۷ محرم دو شنبہ ملا۔ راول عطار مارچن کل شام آئے تھے اور دونوں ان کو دکھائے وہ اپنی الجیہ کو لینے کے لیے اس وقت تو خود ہی پیشکش جانے کا ہر رتیبہ کئے ہوئے تھے۔ مگر آج صبح بھی وہ آئے تھے معلوم ہوا کہ وہ خود تو گئے نہیں۔ مولوی عبدالسلام صاحب راولپوری جو آج کل سب حضرات کے میلان نہایت مستعد بلوچار سمجھے جاتے ہیں ان کو بھیج دیا تھا۔ وہ پیشکش پر ہمارے یہ خبر سن کر کہ گاڑی لیڈ ہے سو گئے اور مستورات اپنے بھائی کے ساتھ بخیریت گھر پہنچ گئیں۔ وہ صاحب جن کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں، جو مستورات کے ساتھ آئے ہیں وہ بھی صبح راولپور لڑائی کے ساتھ آئے تھے اور اس معاملہ پر مولوی جلیل اکوئی پیر۔ انھوں نے ہمارے پرچہ پکڑا اور انکار کیا، البتہ یہ کسا کہ مولوی عبدالمنان صاحب نے ایک گٹھہ خطوط کا ان کو دیا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ اس میں کس کس کے ہیں۔ ڈاک کے بھی ہیں۔ ویسے بھی مگر وہ سب سامان میں محفوظ رکھا ہے۔ کسی وقت وہ بھیج دیں گے۔ اگر ڈاک کے وقت سے پہلے پہنچ گئے تب تو قحط کی ڈاک سے جس جس کے ہوں گے۔ ورنہ کل اتوار ہے اور سوس ہی جوا جائے گا۔ کل جمعہ کے بعد سے یہاں بھی بارش کا زور بند ہوا ہے۔

مولوی یوسف صاحب، مولوی انعام صاحب وغیرہ کل اپنی کار سے ۹ بجے دہلی سے چل کر صبر کا ندھو پڑھا اور عصر کے وقت یہاں پہنچے۔ آج شام کو عشرت گڑ میں کوئی میلہ ہے اور کل کو جمعہ تھا۔ دونوں حضرات سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں اس پاکار کی طرف سے بھی سلام کے بعد دعا کی درخواست جملہ کے سیلاب کے بعد سے چھا دیں ان کا فکر تنہا ہے۔ صبح اطلاع فرما دیں حضرت اقدس کے متعلق ہمارے سابقہ پیروا نے خط میں کچھ فرمیں تھیں لیکن بوڑھ واسے لغات میں جو بعد کا ہے اور پہلے پہنچ گیا خیریت تھی۔ اس سے اطمینان ہوا

فقط والسلام

عزیز مہر علی محمد الجلیل سلطنت

۳۸۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان

تذکرہ خنبہ

۲۰ محرم ۱۳۸۰ھ



عزیز محترم عارف اکرم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ اس وقت تمہارے دو کارڈز موصول ہوئے ۲۱۔ محرم پہنچے
 زکوۃ عجل غل کے معرفت خطوط بعد عصر خنبہ کو مغرب کے قریب ملے تھے جس کی
 اطلاع بھائی بشیر مولوی احسان کے والدہ اس وقت جارہے تھے علی بیان
 کا ایک خط پر سون ملا تھا جس کا ذکر اسی دینی پرچہ میں کر دیا تھا۔ دوسرا اس وقت
 ۱۹ محرم کا لکھا ہوا ملا۔ لکھا ہے کہ ۱۵ جولائی کو لاہور کا پختہ ہوا تھا مگر یہاں
 بریلی میں جیس جیس ہوا۔ ہر وقت سیلاب کا خطرہ ہے اور یہ اندیشہ ہے کہ نہ معلوم مکہ
 دان کا محلہ کو کس وقت نہالی کرنا پڑ جائے کہ وہ چاروں طرف سے پانی سے گھرا
 ہوا ہے۔ زمین یہاں سے اٹھینا ہو جائے تو وہ ایک روزہ کھنڈ قیام کے بعد بار بار
 لاہور کا سفر ہوں گا۔ کل شنبہ کو لاہور عطا الرحمن بھی لاہور چلے گئے یہ مغرب اللہ اس
 کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

تذکرہ خنبہ

۲۰ محرم ۱۳۸۰ھ

عزیز محترم الحاج مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ

کوٹلی ۳۸۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان



عزیز گرامی قدر عارف اکرم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون۔ رات بعد دعا تمہارے دو کارڈز نور ۲۲ ۲۳ محرم پہنچے
 اس سے تعلق ہوا کہ میلہ کارڈ جس میں جناب الحاج حافظ عبد العزیز دام مجید کو اہم
 پیام تھا، انہیں پہنچا اور اس کے بعد کہ پہنچ گیا۔ اب تو مجھے بھی یاد نہیں براہ کرم میں
 جوش میں کیا کیا لکھ گیا تھا۔ اجمالی سامعین تو نہیں ہیں ہے مگر اب چونکہ وہ جوش

جو مرکز سے یہاں ملاقات کے لیے بعد نماز صبح آئے اور ان سے یہ علم یہ ہوا کہ ایک
مذاہب دینی راستہ پہنچ گئے، جن کا آپ انتظار کر رہے تھے تو اور بھی مزید انتظار کے
بدلے تقریباً صبح کی نماز سے اچانک گھڑ بیدار ہوئے اور رات بھر نماز میں فریادیں کرتے
تھے۔ ان کی وجہ سے واپس کے گھر میں گیا اور غلط طور پر بد نظریے۔ شاہ صاحب کے
نام کا خط بھی ان کے مکان پر بھیج دیا، کہیں وہ پہنچ جائیں۔ دوسرے دو خط آپ کا
اور مولوی عبدالنور صاحب کا کہ دونوں میں حضرت کے امراض کی تفصیل تھی، بھائی
اکرام کو دے دیے کہ آج جمعہ ہے۔ ۹ بجے وہ نوڈاکٹر صاحب سے مل کر دیکھا کہ
اکٹر صاحب نے کچھ فرمایا اور ڈاک سے پہلے جواب لگیا تو آج درجن کی کو اور سال
خدمت ہو گا۔ مگر مہتمم الحاج عبدالعزیز صاحب کے نام جو اہم یا ہر سال ہوا
تھا، بیٹے کو میں کل بھی لکھ چکا ہوں وہ ایک وقتی بندہ رہتا، اب مذہب جذبہ ہے نہ
دولہ۔ اجمالی مضمون ذہن میں ہے۔ مگر وہ بھی تھا صاحب نہیں ہے۔ اس لیے
مولیٰ سوختہ مقبرہ صاحب۔ تعجب ہے کہ وہ کہاں گم ہوا۔ وہی سے جو فقیر حضرت اقدس
کی کٹر لہیت آدمی کے سلسلہ میں آپ کو ہر چاہا اس کا تشاؤ و فقر ہے، جو حضرت
اقدس وقتاً فوقتاً شاہ صاحب اور راؤ صاحب کی طلب میں یہاں پہنچتے رہتے
ہیں۔ مثلاً بھائی اکرام صاحب کے یہاں جانے کے سلسلہ میں حضرت کا ارشاد کہ ان دونوں
کے انتظار میں ہوں۔ اس کے بعد ملے ہو گا

مولیٰ برکت سے ان کی خانگی نزاٹ پر درخواست کے سلسلہ میں دیے تو میں بھی
تیار ہوں ان دونوں کا انتظار ہے۔ مثلاً ان دونوں کو یہ پیام کہ جلد آ جاؤ، کہ یہ کا
تکار نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب فقرے یہاں وقتاً فوقتاً پہنچتے رہتے ہیں۔ ان پر راؤ
یہاں کے لوگ یہ استہزاء کر لیں کہ حضرت تو قسرت لہیت آدمی کے لیے تیار ہیں اور
اس کی تعمیر کوئی بے قراری سے کر دے تو اس کو حق غلط کہنا مشکل ہے۔ کل شام
فیض آباد کے حاجی جی یہاں آئے تھے۔ راؤ یار کے نام پر جو وزیر اعلیٰ بنو دیئے گئے
لکھو اکڑ گئے۔ وہ بھی شاہ صاحب وغیرہ کے ہزار حاضر کی کار بارہ کر رہے ہیں۔ راؤ

عظماۃ المؤمنین کی دن قیام کے بعد پرسوں رائے پور چلے گئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

اس میں تو جگہ نہیں رہی، علی میاں کے خط کا مضمون مولوی عبداللہ خان کے لئے کارڈ میں ملاحظہ فرمالیں۔

جمہ
نذریا۔ منظر علوم
۲۶ نومبر ۱۳۸۰ھ

عزیز محترم مولوی عبدالجلیل صاحب سکر
کوٹھی، ایچ۔ ایمریس روڈ، لاہور، مغربی پاکستان،



عزیز محترم مولوی جاوید صاحب سکر

عبد سلام سنوٹ، کچا کی ٹاک سے گرائی امر موہڑہ ۲۰ روبرو پہنچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا۔ رات عشا کے وقت تھراڈ سرائی کارڈ مورچہ ۲ سفر پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ یہاں کی آمد کا حال علوم ہوا۔ میرے خیال میں تو اس کو بلدی کرنا چاہیے تھی اور اخصاً ذکر الیتہ۔ بار بار جاننا مشکل ہوتا ہے۔ دنیا کے کام تو چلیج ہی رہتے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں جبروت بھی گزر جائے، غنیمت ہے خالیاً مولوی عبدالعزیز صاحب کو آپ نے پیام لکھ دیا ہوگا۔ خدا کرے کہ وہ میرے اس دخل و درمقولات پر ناراض نہ ہوئے ہوں۔ راکو عطا۔ الرحمن صاحب کئی دن سے آئے ہوئے تھے۔ پرسوں تو آئے تھے۔ کل بھی یہاں تھے۔ آج کی خبر نہیں رات کا خط ابھی تک ان کو نہیں دکھایا۔ اگر شام کو آئے تو رکھنا ہی نہ سکا۔ علی میاں کا کل ایک کارڈ آیا تھا۔ جو اس خط کے ساتھ دینے ہی برائے ملاحظہ ارسال ہے۔

آج بھی ایک اور صاحب کا خط کھنڈ سے آیا۔ لکھا ہے کہ علی میاں غیبت کی ٹراک میں بہت مشغول ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس سے جواب آیا کہ میں تو خود ہی کیا کو جا رہا ہوں یہ بھی کہا کہ وعدہ تو شاذ صاحب نے بھی سنا تھا جانے کا کہہ رکھا تھا۔

نذریا۔ ۲۶ صفر ۱۳۸۰ھ۔ مشغیہ

عزیزم خانہ کراہد و سلمہ :

میں سلام سنبھالو، آج کی ڈراک سے تمہارا کھڑبو بہت چلے شروع ہوا تھا اور یہ بھڑکھڑاواں ہوا، باری ۶۰ صغریٰ خند کو سپونچا، حافظ مقبول الہی کے متعلق چلے گئے پچھا جون کر ان کی خبر و سنا کے بعد مسجد میں مصافحہ کے وقت ہوئی۔ البتہ کل شب میں مولوی امداد صاحب کے ہاتھ پر چڑا اور سائی کیا تھا، اس راستہ میں تو صحبت سے محضرت آگئے، مگر سب کی اطلاع میں منسوب کے وقت مصافحہ ہی سے ہوئی۔ البتہ ڈاکٹر صاحب کی اطلاع پہلے سے تھی، مگر ان کے ہاتھ میں نے پرچہ بھیجا ان کی نشان کے خلاف سمجھا، حاجی عبداللطیف خٹن، باری نظام الدین جانتے وقت تو پرچہ کھنکھو کر لے گئے، مگر واپسی کا پتہ ہی نہ چلا، میں نے نظام الدین سے خط سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو مئی دن جو سے روانہ ہو چکے، علی مغرب کے وقت جب ان سے کھنکھو کیا تو کہنے لگے کہ اب الموعز کرنے آیا ہوں، اور ابھی جا رہا ہے۔ مغرب شاہ محاسب نے اپنے مکان پر پڑھنے کا وعدہ لے لیا، مغرب کی نماز کو جاتے ہوئے مولوی زہد صاحب سے سڑیل پر مصافحہ ہوا، یہاں حجاج کی واپسی کا زور ہے۔ آج محلہ کے بہت سے افراد جن میں اٹھارہ بھی ہے، آ رہے ہیں، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد وداعی ورنوارت۔ ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب کئی دن سے نہیں آئے، یہاں بارش کا سلسلہ اچھا نما چل رہا ہے۔ ون رات میں کسمبہ رنگ کی وقت انتہائی بہت ضرور ہو جاتی ہے اور جب شروع ہوتی ہے تو دوسری چمکوں کی جویں فرمائی بارش کی سننے کی وجہ سے ڈر گئے لگتے ہیں۔ آج کرم گشت تو جو ہی کئی غائب اب اگر صاحب کے یہاں یہ سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہوگا۔

یہ خط کل لکھا تھا مگر غلطی سے پڑ نہ سکا، عین دات پر ممان آگئے۔ ان میں مشغول ہیں ڈاک ڈال سکے، اور کل گئی، بعد مغرب تمہارا ۱۳ جولائی ۱۳ صفر کا کارڈ، اور اس وقت صبح کو بنگالی لکھا، علم کے ہاتھ ایک کا، پڑ چلا، اس سے بہت سرت

خیر تو میرا ہر شے سنا کر رہ گیا۔ مجھ پر اس کا اثر نہ پڑا۔ ابھی تشریف آورہ کی قبر
 ہے۔ آپ کے تھکے میں مہمانی افسل کا مسموم بھی بیٹھا تھا۔ جس سے ان کی بھینچ رہی تھی کہ
 ان کا زہر ہوا۔ مجھے تو یہ معلوم تھا کہ وہ بھی ملی ہیں۔ ان کی ضرورت نہیں بارش کے زور میں محسوس
 ہیں۔ بہر حال ان سے بھی سلام سنوں تو ہاں۔ غائبہ سے خط لکھ کر سوچنے پر غائبہ ان کا
 گھر جانے کا فیصلہ بھی ہو چکا ہو گا۔ آج کے عازر میں شاہ صاحب نے نام کا پرچہ بھی
 تھا اس وقت تو ان کے جانے کا وقت ہو گیا تھا۔ شام کو ان کا زہر پوچھا تو ان کا
 نام لے کر آگست دو شہر کو صبر کھی ہیں۔ ہمارے یہاں ہے۔ مولوی عبد الحق نے ۲۰
 نامی۔ آٹھ واسطوں۔
 کریا بظاہر علوم۔ ۲۰ شہر۔ ۲۰ شہر



عزیز جان کا کلمہ و شہر

بعد میں انہوں نے بعد شام سے نام موزوں کر لیا۔ یہ تو شہر کو رہا ہے۔ بہر حال
 ہوا۔ اس کے بعد کے حالات تو مہمانی انیس سے معلوم ہو چکے تھے۔ جو کہ ایک سے
 کتاب صبح کو یہاں پہنچے تھے۔ ان سے تیار کیا گیا تھا کہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ
 کہ جب تو یہ دایہ بھی ہو گی۔ بعد ان میں کہ آمد کی اطلاع میں جمعرات کے کاغذ
 میں کہ چہ تھا۔ میرا تو خیال تھا کہ انہوں نے اپنی آمد کا تاریخ بتا دیا۔ کہ رات معلوم
 ہوا کہ انہوں نے تاریخ نہیں دیا۔ بہر حال وہ جمعرات کی شب میں فطرت پر ہوئے
 گئے تھے۔ اور تمہارے سے اس ذاتی کاغذ کی بنا پر جو جنگی مولوی نے جب مانے
 تھے۔ ان کی طرف سے ایک شہر میں پہنچ دیا تھا۔ ان کے لئے اس وقت
 دوسرے آگئے تھے۔ ان کے پہلے پہنچے تھے اور میں جب کہ وہ دوسرے پہنچ گئے
 تھے۔ جمعرات تو صبح کی نماز میں ملاقات ہوئی تھی۔ دو کوئی کو مہمانی دینے
 میرا کہ ان کے لئے تھا۔ میں نے ان کا ذکر کر رہا تھا۔ اور دو روز وہاں قیام کے بعد نصف
 مولوی فہیم الدین صاحب خود تو آگئے تھے۔ مگر ان کے لئے نہ تھا۔ مولوی عبد الحنان
 آگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جہاں کو کہہ دیا تھا کہ وہ آگئے ہیں۔

تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرت اقدس نے تو اپنی عبادت خیرانہ کے علاوہ فرمایا
 کر آپس میں سمجھتے رہو، بھائی متین کا یہ پیام بھائی انیس نے باصلاحیت چوڑیا کر میں نے
 خوشی سے اجازت نہیں دی۔ مگر مجھے تو پہلے سے بھی روایت ملتی ہے کہ چوڑیا کر بھائی
 اکرم صاحب نے حضرت سے عرض کیا کہ چوڑیا کر کے بعد وہ بھی خوشی سے اجازت دیتے
 ہیں۔ اپنی نوادیکہ ہی دعا ہے کہ جو خیر بر اللہ لکھے شانہ و اپنے فعلی و کرم سے اس
 کے اسباب پیدا فرمائے اور حضرت اقدس کے دیاں قیام سے لوگوں کو زیادہ سے
 زیادہ متفتح فرمائے۔ فریدی صاحب سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ کوئی صاحب وہاں
 حضرت اقدس کی مفصل سوانح نگاری ہو سے نکلتے رہے ہیں۔ اگر یہ روایت صحیح
 ہے تو بہت زیادہ محرابِ سعادت ہے۔ خدا کرے کہ تاریخی حالات صحیح ہوں۔
 مفتی عزیز الرحمن کی بخودی کی طرح سے گویا بڑے موہ۔ راست لکھنؤ سے جو کہن آئے
 ہیں ان سے معلوم ہوا کہ علی میاں کا یہ پورٹ چند یورپ کے پوسٹ آفس تو پہنچا نہیں تھا۔
 وہ وقت اس کے منتظر ہیں اور روزانہ امیدوار۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام
 کے بعد ان کی درخواست ہے۔ یہ کارڈ بھائی متین کو بعد سے ہر مسنون و کما دیں۔

ابھی معلوم ہوا ہے کہ بھائی انیس صاحب علی شہدائے کرام کے بیچے میاں سے جا کر
 شہب کو میرٹھ قیام کر کے پوسٹ سے نظام الدین پونچھیں گے۔ نقطہ اسلام
 عزیزم مولوی عبدالحسین صاحب سلمہ
 کوٹلی، ایمپریل روڈ، لاہور، پاکستان

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالحسین صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے ۱۱ سفر کا مکنا ہوا کارڈ ملا۔ غرض عاقبت
 سے سہرت ہوئی۔ اس سے اور بھی زیادہ سہرت ہوئی کہ ڈاکٹر دیکھت علی صاحب سلمہ
 حضرت اقدس کی خدمت کو بہت اچھی بتایا ہے۔ حق تو لے شانہ اپنے فضل و کرم
 سے تاویل اس مبارک سایہ کو جا رہے ہیں۔ حضرت کی خدمت میں

سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مواہب اللہ صاحب کا خط آج کی ٹراک سے عین منورہ سے آیا ہے لکھا ہے کہ چند ہفتہ میں جمعہ والی ہے اور امید تو یہ ہے کہ ۱۲ اگست کا روز نماز میں مل جاسکے گا۔ جو ۲۰ کو بھی پہنچے گا۔ بھائی انیس کل اتوار کو دس بجے پیر پورہ ہونگے۔ شب کو نماز قیام کے بعد آج دینی کارادہ تھا۔ یہاں تک کہ بعد سلام مضمون اطلاع کریں۔

مقدونی حضرت عاقل علی اعزیز صاحب کا مضمون بھی آپ کے کارڈ پر آپ کے قلم سے پہنچ گیا۔ حق تعالیٰ شاء دارین کی ترقیات سے نوازے۔ حکیم محب الرحمن صاحب کو راپنور اطلاع کر دی تھی۔ وہ کل شام آگئے تھے۔ آج صبح بھائی اکرام سے ملاقات ہو گئی۔ آج کی ٹراک سے حکیم عبد الرشید کا خط بھی آیا ہے۔ لکھا ہے کہ میری وسعت صاحب کا ترجمہ دن بھر اچھا ہوتا جا رہا ہے۔

عزیز محترم مولوی عبد الجلیل صاحب سلام
کوٹلی ۱۵۔ دسمبر ۱۹۶۱ء۔ لاہور و ضلع پاکستان

۱۲۔ صفر ۱۴۰۲ھ

۱۳۸۱ھ - ۶۲ - ۱۹۶۱ء

عزیز گمان قدس عاقل اللہ وسلم!

ابدرم مضمون۔ یہ ناکارہ حسب معمول جمعہ کی نماز کے بعد راپنور حاضر ہوا۔ اگرچہ جمعہ کی صبح کو میری سن چکا تھا کہ جبریت سے حاضری ہے۔ میں اسے معمولی سمجھ رہا تھا لیکن جب چار بجے کے قریب میں یہاں پہنچا تو انسانی فکر ہوا۔ اس لیے کہ غفلت بھی بہت

شہید تھی بخار بھی ایک سو تین تھا معلوم یہ ہوا کہ حیرات کو بھی وہ بچے دوپہر سے اسی شدت سے شہید ہوا تھا اور جو کہ صبح کو چھ بجے سے اترنا شروع ہوا تھا۔ شب چہرے میں اسی غفلت میں پیشاب بھی کھل گیا۔ کپڑے بھی سب تر ہو گئے۔ کپڑے بہ لے گئے لیکن حضرت کو نہ پیشاب کا پتہ چلا اور نہ کپڑے بدلتے کا۔ میں تو جھوٹے دن اس منظر کو دیکھ کر حجرے میں چپ چاپ بیٹھ گیا تھا اور باوجود میرے منع کرنے کے حافظ عبد القیوم صاحب نے حضرت کے کان میں عرض کیا کہ وہ آگیا ہے۔ حضرت نے اچھا تو فرمایا: کد کچھ نہ فرمایا رات بھی یعنی شب شہر میں دو مرتبہ پیشاب تھلا ہوا جس کا حضرت کو احساس نہیں ہوا اور آج دوپہر تو دس بجے۔ تیرہ بجے الیہ ہر چکا کہ حضرت نے پینا سب کھا ادا کیا اور اٹھنے سے پہلے تھلا۔ ہو گیا۔ مجھ پر بتایا گیا کہ ٹو کٹر نے پیشاب آور دو وار دے رکھی ہے۔ جب بعد ٹھہرا کٹر صاحب آئے تو اسوں نے پیشاب آور دو وار دینے سے ٹوٹا کر کیا لیکن کٹر صاحب کو بخار ادا آنکھوں کے درم کے لیے جو کئی دن سے ہر دہی سے مذہب بتایا۔ صبح صبح سے بخار اترنا شروع تھا اور گھر کے بعد سے طبیعت بحمد اللہ بہت بحال ہے۔ کوکھ میں درد کی شکایت بھی کئی دن سے ہے۔ ڈاکٹر شریا جس کو آج ڈاکٹر فرست اپنے ساتھ:۔ نہ تھے ان کا خیال ہے کہ بخار کا دورہ دس دن کا شرہ ہے۔ جب تک درد نہ جائے۔ بروقت بخار کے دورے کا اندیشہ ہے۔ اس وقت مغرب کے بعد سارا رنوں سے آمدن نامک میں تمہارا کارڈ ملا۔ جو دو ٹیپا حیدر آباد کو دے دیا کہ صبح کو حضرت کو نادیں تم نے اس کارڈ میں میرے نام کا اضافہ رکھا ہے۔ اپنے نام دینے کی وجہ سے اہل معاصب محمد یوسف صاحب کے دوستی پر میرے میں بھی کھکھ چکا ہوں۔ مگر یہ کہ اور تو تمہارا تار دیر میں پوچھا۔ دوسرے یہ کہ میں حضرت کے متعلق سفرانہ عدم ہمارے بارے میں سہارنپور سے کیا کلمہ سکتا ہوں۔ بالیقہ یہ کوشش میں فیض پور کی کہ قیام بھی ہو سکتا۔ اس کو جلد از جلد انچونہ بھیج دیا۔ حضرت اقدس کے ارادہ مسند کے متعلق اب تک بھی میں کوئی نکتہ بات نہیں کر سکتا۔ ہر مرتبہ میں اپنی جانمیری میں اور اپنی طبیعت میں روزانہ کے متعارض اور شدید متعارض فقرے سن رہا ہوں۔ حضرت نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے ڈاکٹر کے کہنے

مے ملتوی نہیں کیا بلکہ میری حالت اس وقت ایسی تھی کہ مجھے اپنے پہونچنے کی امید نہ تھی۔
مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ جانہ صریح بھی اپنے دوست پڑے ہوئے ہیں۔ جنتی جی وہ ہیں
یہ وہاں دفن ہر جانوں کا۔ پھر خیال آیا کہ نہ معلوم کہاں چل دوں ہلوں ہی نفل ماری
ماری پھر سنگی وغیرہ وغیرہ۔ میں اعتوار کا کارڈ ہم، جنوبی کی صبح کہ جہادیاں کے
پتہ سے کچھ چکا ہوں۔ اس خط کے معلقہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں بھیجوں یہ خیالی ہے
کہ جانی زمین کے واسطے۔ یہ بھیجوں مگر وہ بھی دیکھ نہیں اور جہاں تم ہو وہاں کا پتہ
لکھ دوں۔ نقطہ واسطہ

عزیز کرامی قدس سرہی عبد الباقی سید بوسعت الحاج تہن احمد علیہ
۲۱۔ اپریل ۱۹۵۷ء۔ ماہور (مشرقی پاکستان)
۲۲۔ شول مشہد



عزیز مسلمان!

بعد سلام ستون۔ اسی وقت تمہارا نام از قعدہ کا کارڈ ملا۔ جس میں میرے ایک
خط نہ پہونچنے کا ذکر ہے۔ اس سے صحت حیرت اور تعجب ہے۔ میں خود کئی دن
سے اس پر متوجہ رہا تھا کہ حضرت کے اتوار سفر کے بعد سے میں چھ سات خط تمہیں
لا ہوا ہوا جہادیاں کے پتہ سے کچھ چکا ہوں۔ تم نے اب تک کسی خط کی بھی رسید
نہیں دی۔ میں نے حضرت اقدس کی مہلات کی نہایت تفصیل سے اطلاع دی۔
مولوی نہیں کی آمد اور ان کی گفتگو کا حال بھی مفصل کارڈ پر لکھا۔ مگر انہوں نے تم
تک کوئی نہ پہونچا۔ حضرت اقدس کی طبیعت آجکل ایسی چلی رہی ہے کہ جب
مضطرب ہوتا ہے تو نہایت خطرناک صورت ہر بات ہے اور جب طبیعت ہشاش
برجاتی ہے تو پھر یا معلوم ہوتا ہے کہ مرض ہے ہی نہیں۔ بندہ کا معمول رمضان بعد
سے یہی چل رہا ہے کہ مجھ کو جانا اور پیر کو آنا چاہتا ہے آج جا رہا ہوں۔ گذشتہ اتوار کو اس
قدر طبیعت خراب تھی کہ میں نے پیر کی واپسی ملتوی کر دی تھی لیکن پیر کی صبح طبیعت
بندہ نہ لکھ ہشاش تھی۔ اس کے بعد جو اطلاعات ہیں وہ یہ ہے کہ بدستور ہے جناب

ہندوں نے ان کو دیکھ کر مولویوں پر برسرنا شروع کر دیا اور حضرت اقدسؒ کا نام لے کر
 کہا کہ فلاں پر یہ سنا سب گئے ہیں، ان کے ساتھیوں نے چال چال کیا۔ یہ سب گور
 سختی سے انکار کر دیا، آپ لوگوں کو دینا دینا ہرگز مناسب نہیں دور وہ آپس پل
 آئے اور چٹکا ان کی۔ رشتہ است پر و نکاح دیا۔ اسے بظاہر باب و بار و دشوار ہے۔
 اس وقت مل جاتا تو عید کی قسطیں سے قند و عطا کتے تھے، میں نے ان سے کہہ
 کر اس ناکارہ کا خط لکھ کر باور دیا، صاحب کو سے کر و بارہ جائیں، شاید کوئی صورت
 نکل سکے، امید ہے کہ مومن جیل صاحب اپنے دلہن صاحب کو لے کر واپس آگئے
 ہوئے۔ ان کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام سنوں کہ دیں، ایک ضروری
 سر یہ ہے کہ منشی نور محمد مرقدہ کے اعزہ میں کوئی صاحب جو رفیق جہ و ناک کا کوٹہ
 جرنی پریشانی کا اور مولوی محمود صاحب کے حاضری سے اپنے بہت زیادہ، شرکاء آیا
 ہے، مگر قند کے بندہ نے اپنا پتہ بھی دیکھا، منشی صاحب نور محمد مرقدہ کی وجہ سے
 میرا دل ان کو تسلی کا خط لکھنے کو چاہتا ہے، اگر وہاں عاقبت ہوئے ہوں یا آپ کو
 پتہ معلوم ہو تو ان کو ایک کارڈ بندہ کی طرف سے لکھ دیں، مجھے ان کو پتہ لکھ
 دیں، ان کو یہ بھی لکھ دیں کہ غلط پتہ ضرور لکھنا چاہیے، حضرت اقدسؒ کی خدمت
 میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔

مکرمہ محترم مولوی عبد الوحید صاحب مولوی جناب صاحب جمہا، ذریعہ شکر و تحسین

۱۴۔ ایپریل ۱۹۷۰ء - لاہور - ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء (پاکستان)

۱۴ مئی ۱۹۷۰ء

پتہ مشخص



۸۲ | ۳ | ۶۳ - ۶۴ - ۵۹۲ | ۶

عزیز گزائی، قدر مولوی عبدالحامید صاحب سلمہ

یادہ نام مسنون، علی کی ٹوک سے یمن کا رٹ لیکر مسنونین افضل و ارجح کا دور
نہا رہا، ایک بارہ راستہ پاکستان سے مورخہ ۹ جون مولوی عبدالحامید کی وصی سے
قبیل کا فوری ہندی کا رٹ لکھی کے اور ایڈیٹر سے ڈیوایا ہوا سوئٹہ اور جون سنجانب
جہانی امن سے پہنچا۔

جہانی امن بعد نام مسنون، جہیل حکم کر رہی گئی، اگرچہ اپنی عقائد سے قبل
میں بہت دجہان سے کام لیا، اگر شروع ہی میرے فیصلہ لکھتے تو اتنی تاخیر نہ ہوتی اور
غدار سے دو قاصد جلال آبادی اتنے محل تھے کہ میری دریافت پر بھی انہوں نے اول تو یہ
کہہ دیا کہ میں سے نام کو کوئی خط نہیں، ڈاکٹر کے در، ان کو میں نے لیا یا رکھنا نہ چاہا
راکش میں بیٹھتے ہوئے انہوں نے اتفاق دیا، ہر حال محمود صاحب سے آپ کی بے سلسلہ
ہدایت کو بہانی عزیز کے سفوف خط کسی کو نہ دیں عجوبہ دیا، حضرت وقتہ کی یہ بیٹہ
سے بہت ہی مسرت ہیں، وقتہ قتلے مشائخ اپنے فیصلہ و نرم سے صحت و قوت کے
ساتھ اس دنیا کے سب کو تاویہ ہم کو جو ان کے سر پہ نہ لکھتے، فوراً ہی ان صاحب کا خط
کل لا، اسے اچھل کر دے دیں، کچھ تھک کر کھانا رکھیں اور شاہ صاحب کے بھی دیا کے لیے کوشش
تو جہادی ہے لیکن یہ کہ ہے، مولوی صاحب اور جن صاحب کی نہایت میں سلام و ستون،
برہوں شہر میں مولوی محمد نبی صاحب خط لکھی کا انتقال ہو گیا، مشائخ کو دن میں
بھینس سے مارا تھا، اس کی ضرب شدید سے رات ہی کو انتقال ہو گیا، اللہ تعالیٰ نہ نہ

منفرت فرمائے کہ حضرت اقدس مدنی کے خواہش میں تھے۔ جملہ اجناس کی خدمات میں سلام
منفون۔ فقط والسلام

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ کمال شبت یہاں
بارش کا قسط ہے جو کم خوب خوشگوار ہے۔

عزیز گرامی قدر مولوی فضل الرحمن صاحب سکر

بعد سلام منفون۔ کئی کئی دنوں سے تمہارے بہت مفصل بکا رڈ مورخہ ۶ رجون ملا۔
مجھے نہ تو انگریزی یا پنجابی میں شہادت ہے، نہ پتہ چلتا ہے کہ کب تھی۔ میرے یہاں
انگریزی تاریخ صرف اسی جگہ لکھنی ضروری ہے جہاں جلسہ وغیرہ یا حارثہ وغیرہ کی اطلاع
ہو کہ اس میں اختلاف روایت کی وجہ سے اشتباہ نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ تھو پسند
ہے نہ پتہ چلتا ہے کہ کب تھی اس کے واسطے بہت سی لکھنا پڑتا ہے۔ بہر حال مفصل
گرامی نامہ سے بہت سی سہرت ہوتی ہے کہ تاریخ و حالات تمہارے ہی خط میں چوتھے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس احسان عظیم کا نعم البدل اپنی شایان شان عطا فرمائے۔ چونکہ
یہ بہت مختص ہے اس لیے اسی وقت ڈاکٹر فرست سکے پاس بھیج رہا ہوں۔ ہمارے محترم
مولوی جلیل تو خداوند کی طرح سے یاد کرنے کا لحاظ رکھتے رہتے ہیں۔ عموماً واجبہ و حاسب مولانا
عبد اللہ خان صاحب کی محرمات کی تدبیر میاں گارہ جہان خواجہ صاحب کو اب۔ مگر مولوی جلیل اس
فی الدین حسنة دینی الاقرۃ سنتہ سے کیوں محروم ہیں حضرت اقدس کی خدمت میں سلام
کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی عبد اللہ خان صاحب شبت بھی سلام منفون۔ فقط

تذکرہ یا منیہ اسلام

عزیز مولوی عبد الجلیل و مولوی فضل الرحمن سلمہا

۵ نومبر ۱۳۰۶ء چچا رخصت

کوٹھی ملا یا پیرس روڈ۔ لاہور و مغربی پاکستان



بھڑے اندس سید ہی رسندی لازم مولانا کمال برکاتہ و انعام جلیلان من فیوض

و انوارہ و رقاہ فضیلہ الودیات اعلیٰ

بعد سلام منفون۔ حضرت اقدس کا دعا نامہ تعلیم عزیز جلیل پہنچا کر مزید

نمایاں جو جانتے تو دوا لگاتی جاتے۔ جو عزت کی شام کو زخم میں تکلیف زیادہ تھی اب اس کے بیان کے موافق تو اگر آج دوا بعد ہی گئی تو تین چار دن اس کے اچھا ہونے میں اور لگیں گے۔ لیکن اب تک کے مواعد سے خطرہ ہے۔ دھاک خستہ طور پر ہے اور ان سے زیادہ یہ یہ کار دوا کا محتاج ہے کہ ان کو تو یہ ایک جسمانی مرض ہے اور اس ناکارہ کو جسمانی کے علاوہ مدد عانی امراض نے گھیر رکھا ہے۔ فقط ذکر کیا
فیروز مرادی جلیل سلمہ! بعد سلام سنون حضرت اقدس کے

والا نامہ پر تمہاری چند سطور بھی پہونچیں۔ اور ڈاکٹر محمد امیر صاحب کی گفتگو بھی معلوم ہوئی۔ اس سلسلے میں تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکارہ کو تو کسی جزو پر اصرار نہیں جو تاویل ممکن تو ہے۔

تم جہاں چاہے رہو۔ خوش رہو۔ آباد رہو۔

ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ پاکستان جاتے وقت جناح مسمومہ اور غلیاں پیش آئیں وہ آئندہ نرا دوسرا اچھا ہے۔ میں نے برسوں ایک عذاب جس میں کئی خطوط تھے تمہیں لکھا۔ اس میں عزیز فضل مرحوم کے پرچہ میں حاجی نجم الدین کے بارے سے حضرت اقدس کے والد نامہ پر لکھ چکا ہوں۔ اگر جوالائی میں قصبہ نہیں ہے تو ان کو ضرور اطلاع کر دی جائے کہ وہ اپنے کے ارادہ سے آنے میں جلدی نہ کریں۔ ان کے خط سے معلوم ہوا کہ جلد ویزا کی سہی میں لکھ گیتے۔ فقط واسلام۔ ذکر کیا

حضرت اقدس کا یہ والد نامہ کل شنبہ کی شام کو مغرب کے وقت طرہ تھا۔ میں نے اذیت آج صبح ہی جواب لکھ دیا۔ شاید آج مکلف کی کوئی صورت بن جائے۔ عزیز مراد ہی عبد الجلیل سلمہ

۲۰ محرم ۱۳۸۲ھ

پیرس روڈ لاہور مغربی پاکستان



عزیزانِ اہلِ بند و منزلت مرادی جلیل سلمہ فضل مرحوم سلمہ!
بعد سلام سنون۔ آج کی ڈاک سے دو کارڈ اول الفکر مورخہ ۱ صفر جمعہ

ثانی الذکر بلا تاریخ کر عربی معلوم نہ ہوئی، انگریزی میزنی ٹیکسٹ نظامی سے دیکھی۔
 ایک وقت پہونچے۔ منیر اور عید کے اور جوڑ میٹھا ب اور آواز میں کوئی فرق نہ
 ہونے سے خلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مقدر فرما۔ تہ اور احوال و قوت عطا فرمائے۔
 مولوی وجہ کے اہل و عیال کی دلچسپی کی ایسی کیا جلدی تھی۔ تعلیمت تھا جتنا قیام
 حضرت اقدس کی خدمت میں ہو جاتا کہ ہر ماہ میں قیمتی ہے۔ تھوڑا سا ایک جمعہ ہوا
 ایک مولوی صاحب زبیر یو جلدی کی معرفت ڈاکٹر فرحت، کاسٹی برجہ رماں کی تھا۔
 اب تک کسی کے خط سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ پہونچا یا نہیں۔ اس وقت مولوی عبدالنہاں صاحب
 کے نام تھا، اگر پہونچنے کا وقت معلوم ہوتا تو وہ جلدوں صاحبوں کو بھی ہو گیا ہو گا۔ وہاں ڈاکٹرین کی کثرت
 کہ بار سے میں تو لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لیے کہ یہ تو اس کا کارہ کو جیسے سے
 مسلم ہے کہ وہاں ڈاکٹرین کی کثرت رہتی ہے۔ میں نے تو ہمیشہ اس کا بر ملا اقرار
 اعلیٰ کیا ہے جس کو اس میں خلاف ہو اس سے گفت کی ضرورت ہے۔ وہاں ڈاکٹرین
 حاضرین ڈاکٹرین۔ جب کی کثرت بلاترور مسلم ہے۔ اس میں تو کس بھی ضرورت یا مال نہیں
 ہوا۔ اگر اس کا کارہ کو خلاف ہے تو صرف اس یڑ میں کہ نہ ام کا نہ صاحب حضرت
 اقدس کی خواہش کا اتباع ہے۔ ذکر حضرت کو اپنے جذبات کے تابع بنانا وہ اس
 کے لیے ظاہری یا خفیہ تدابیر نہ۔ اسل نیاز مندانی یہ ہے کہ حضرت اقدس کی مشاکو
 پور کرنے کی سعی کی جائے۔ اس پر اپنی گندہ طبیعت سے قابو نہ ہونے پر ہر سوت کیا
 جاتے۔ اس کے خلاف سعی کا یہ کارہ شدت سے فائدہ ہے۔ ڈاکٹر علی الدین
 کئی دن ہوئے آئے تھے اور اتوار کو دوبارہ اگر وہ دن قیام کا وعدہ کر گئے تھے۔
 صاحب وندہ کل روپہر کے کھانے میں منتظر بھی نہ ہو سکے۔ مگر وہ نہ آئے آج
 سوانا عبدالعزیز صاحب مولانا عبدالصمیم صاحب اس وقت۔ بے زچہ
 سے آئے ہیں۔ دونوں یہاں قیام کا ارادہ ہے۔ یہ میں نے لکھ لکھا ہوں کہ مولوی
 عبدالملک کا تار بھی سے منگی کو پہونچنے کا آیا تھا۔ آج کی ڈاک سے پہونچا
 لکھا ہوا تھا۔ اس خط بھی ملا۔ وہاں پہونچ گئی، ترے تھے افسانہ کل منگل کو یہاں پہونچ

ہے ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب رائپوری اور راول محفوظ علی خان صاحب کو اطلاع کر دیں۔ خان صاحب کو ان کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا۔ بار بار رہنمائی کیا کرتے تھے۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب کی خدمت میں بعد سلام سسٹون ماہر تیورام کی تعزیت کر دیں۔ حادثہ کا علم تو حکیم محب الرحمن صاحب کے خط سے ان کو فاصل معلوم ہو ہی گیا ہوگا۔ سناؤں کے ساتھ اچھی طرح پیش کیا کرتے تھے۔ ان کا کام بھی چلا۔ تھے۔ حق تعالیٰ شاعر صاحب فاضلہ بہترین جزو عطا فرمائے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ صوفی برکت کے بہت تال سے واپسی کا حال معلوم ہوا۔ خدا کرے کہ صحت ہوگئی ہو۔ ان کی خدمت میں بھی سلام کے بعد عیادت کر دیں۔ ڈاکٹر عالم صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد حضرت اقدس کی تیمارداری میں انہماک کا شکریہ پیش کر دیں۔ گوان کو اس کی مرمت نہیں۔ مگر خدام کو فرض ہے کہ حضرت اقدس کی خدمت ہر خادم پر مستقل احسان ہے۔ فقط والسلام۔

زکریا بظاہر علوم
۱۷ صفر ۱۴۱۸ھ دہلی

عزیزان مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمن سلمہا
ملا نامبریں روڈ۔ لاہور (مغرب پاکستان)



عزیزان محترم مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمن سلمہا۔
بعد سلام سنو، آج کی ڈاک سے تم دونوں عزیزوں کے کارڈز مورخہ ۱۸ صفر
خفیہ ہو چکے۔ موجب منت و مسرت ہوئے۔ لیکن حضرت اقدس کے ضعف
اور آواز میں کوئی صحت کا اثر نہ ہونے کی مسلسل خبروں سے خلق بہت راندہ تعالیٰ
ہی اپنے فضل پر کم سے صحت کا ملہ عاجلہ مسترد اور قوت نامہ عطا فرمائے۔
کل دوپہر ۴ بجے کے یکسپرس سے راول محفوظ علی خان صاحب اور ان کا جائی نیز
مولوی عبدالحکیم اور قاری عبدالرحمن صاحب بغیر بیت مسافر پور پہونچ گئے۔
راؤ صاحبان تو آج صبح رائپور تشریف لے گئے ہوں گے۔ قاری عبدالرحمن صاحب

کاتاج یہاں قیام ہے، کل صبح راجپور کا دارا وہ کر رہے ہیں، حضرت اقدس کی خدمت میں سب سے سب سلام کھینے کا اصرار فرمایا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک خط مدینہ طیبہ سے اور ایک مکہ مکرمہ سے راجپور ارسال کیا تھا۔ یہاں ایک منجبتہ سے بارش کا درد شروع ہے۔ بعض اوقات تو بہت شدت سے ہوتی ہے۔ مولوی عبدالغفر نے مولوی عبدالقیوم بھی سہارنپور ہی ہیں۔ کل پنجشنبہ کو بعد ظہر واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ملا حظہ الرحمن اتوار کو آنے کا پختہ وعدہ کر کے اور یہ کہ کھانا بھی یہاں کھا میں گئے، گئے تھے۔ اتوار سے لے کر آج بدھ تک روز تہی انتظار رہا۔ آج تو خیال تھا کہ لاؤ جی کے استقبالی کی مد میں شاید آئیں۔ مگر ایک دوسرا سب کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔ ملا یعقوب علی صاحب حضرت کی خدمت میں سلام کھینے کو کل بعد عصر تھا تا کہ گئے تھے۔ اکثر بعد عصر تشریف لاتے ہیں اور ایک آمد سے دوسری آمد تک کے بعد خطوط ٹرے جاتا ہے پڑھ جاتے ہیں، حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کر کے بعد دعا کی درخواست۔ عزیز الرحمن بھی حضرت اقدس اور مولوی فضل الرحمن کی خدمت میں سلام کا تقاضا کرتے تھے۔ فقط والسلام۔

نکیر، مظاہر علم
داعفر، چہار شنبہ

عزیزان مولوی عبدالجلیل، مولوی فضل الرحمن ملگیا۔
علاء، ایمریس ملگ۔ راجپور، مغربی پاکستان



عزیز گرامی قدر مولوی عبدالجلیل ملگ!

بعد سلام سنوں، اس وقت لواک سے تمہارے تین کا پتہ مل رہا ہے ۱۲ تا ۱۴ مئی ایک وقت پر پہنچے، ان سے نمٹ کر اکثر فرحت کے پرچہ کے پہنچنے کا حال معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے جو دو تجویز کی تھی وہ وہاں نہیں ملی تو اس کا بدن تجویز ہوا۔ مجھے جہاں تک یاد ہے انہوں نے یہ خط لکھا تھا کہ اگر یہ روانہ ملے تو یہاں سے بھیج دی جائے۔ اصل میں یہ کام مولوی

عبداللہ ان صاحب کا تھا کہ وہ اس بدل کا نام بھی لکھتے جو جویر ہو گئے۔ مگر وہ اہل دیال میں مشغول ہیں۔ ان سے بعد اسلام مسنون کہ دیں گے تمہیں اس کے متعلق بالتفصیل ڈاکٹر صاحب کو براہ راست یا مجھے لکھنا چاہیے تھا تاکہ ڈاکٹر صاحب اس بدل کو بھی غور کر لیتے۔

یہاں ایک سہفتہ سے بارش کا زور شور ہے۔ بعض وقت قوررات کو کپڑا اوڑھنا پڑتا ہے۔ لیکن صیب بند ہوتی ہے تو خوب جیس ہوتا ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ فارسی عبد الرحمن صاحب آج صبح راجپور چلے گئے۔ مولوی عبدالعزیز مولوی عبدالمجید صاحب بھی اس وقت بعد خراجا رہے ہیں۔ صوفی برکت کی خیریت سے سرفرا ہے۔ سلام مسنون کے بعد افتاد پر مبارک باد دے دیں۔ ڈاکٹر عالم صاحب کی خدمت میں اور دیگر رفقاء و حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ مولوی امجد صاحب۔ فی اس وقت خط لکھنے کے بعد دیوبند سے آئے۔ لکھنؤ جا رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست۔ عزیز فضل الرحمن سلمہ سے سلام مسنون۔ آج کی ڈاک سے اس کا کوئی خط نہ تھا۔ فقط

مولانا غلطہ الرحمن کی واپسی کی اطلاع تو پہلے کر چکا ہوں۔ خطوط سے معلوم ہوا جو اکثر آئے رہتے ہیں کہ اصل۔ نس تو چلا گیا۔ مگر علاج نہ ہر ملی دواؤں سے ہوا۔ جس کی وجہ سے گرمی اور خشکی کا اثر بہت ہے۔ میند بھی نہ بہت آتی ہے۔ جلد نہ بھی بہت ہے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں بھی دعا کے لیے لکھا ہے۔ ڈاکٹر فرحت صاحب کے پاس آپ کے تینوں خط بھیجے تھے۔ ابھی ان کا پیام آیا ہے کہ میں نے چلے ہی لکھا تھا۔ میرے نزدیک ایک تہہ ایک سر سے ضروری ہے۔ جس طرح بھی بوجہ تمام سے کہ لیں۔ دوسرے یہ کہ اگر ڈاکٹر عالم صاحب تکلیف فرما کر زرا تفصیل سے تعین اور علاج کے متعلق مجھے لکھیں تو غور کا

زیر دو موقع ملے۔ ڈاکٹر محسن لاہور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کا ارادہ تو اسی درہم
تین دن کے اندر تھا مگر اب ان کا خیال ہے کہ چند روز تاخیر کریں اور ڈاکٹر
عالم صاحب کے خط کا انتظار کریں تاکہ جو دوا بخورہ ڈاکٹر فرحت دہاں نہیں
ملی وہ بھی لیتے جاویں اور تجویزیں لکھنے کے بعد کوئی دوا مناسب ہو تو
وہ بھی لیتے جاویں۔ فقط والسلام

ذکر: مظلوم علوم

۱۲ صفر ۱۴۲۲ھ پنجشنبہ

عزیز مولوی عبدالجلیل سندھ۔ ملا۔ ایمریس روڈ۔ لاہور۔ محترم پاکستان،

عزیزان مولوی عبدالجلیل مولوی فضل الرحمن سندھ:

بعد سلام سفوف۔ آج کی ٹوک سے تم دونوں عزیزوں کے کارڈ مولوی
خلیل کا ۱۲ صفر کا بہت جلدی اور مولوی فضل الرحمن صاحب کا ۱۳ صفر کا تاخیر
ہے۔ پونچے۔ حالات سے کچھ تعلق ہی ہوا۔ اس لیے کہ دونوں کے مشترک خطوط میں
حضرت اقدس کے اوپر صنعت کی نیا دلی کامالی موجب فکر و تشویش ہے۔ کل یا
پرسوں ایک کارڈ لکھا تھا جس میں ڈاکٹر فرحت صاحب کا یہ پیام لکھا تھا کہ
حضرت اقدس کا ایکسرے ضرور کر دیا جائے۔ اس کے بعد ان کا دوسرا پیام پہنچا
کہ ایکسرے مکان پر نہ کر دیا جائے بلکہ جس طرح ہو حضرت اقدس ہی کو ایکسرے
کے عمل پر تشریف بری کی تکلیف دی جائے کہ مکان پر ایکسرے صحیح نہیں ہوتا
اسی لیے سپلائی خراب ہو گیا تھا ان کا بیان ہے کہ غار کے اس طول کی وہ
ایکسرے بغیر معلوم ہوا دشوار ہے۔ سابقہ خط میں ڈاکٹر محسن کا یہ پیام بھی لکھا
تھا کہ وہ لاہور جانے والے ہیں۔ اگر ڈاکٹر عالم صاحب مفضل تجویز و تجویز وغیرہ
ڈاکٹر فرحت صاحب کو لکھ دیں اور کوئی دوا یا مساجد سے منگائی ہو تو اس کو بھی
لکھ دیں کہ محسن ساتھ لیتے جاویں۔ جو دوا ڈاکٹر فرحت نے تجویز کی تھی اور وہ
پاکستان میں نہ ملتی تھی اس کے متعلق تو وہ کہتے تھے کہ محسن لیتے جاویں گے

شاہ صاحب کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ وہ عزم سے شہد کو بہادر پورا دے
 ان میں پہلے رہتے ہیں۔ آج دوپہر کھانا نہ کئے وقت راولہ غلام الرحمن صاحب
 بھی پہنچ گئے۔ دوپہر دونوں عزیزوں کے کارڈ بھی ان کو دکھائے۔ پھر فضل الرحمن
 سلمہ کے کارڈ میں بوملہ کوتناقی الدنیا حسنہ کا کھانا دیا۔ وہ بھی ان کی بہنوں کی
 سمجھ میں آیا۔ نہ جانے کون سی کی نہ کھیل نہ کھیں کی نہ راولی نہ غامی کی بہت
 زور سےب نے ملی کراس پر لگا۔ نئے۔ نئے تو یہ سمجھنا چاہا کہ مولانا جلیل صاحب
 کے ایک۔ لڑکا اللہ تعالیٰ شانہ اور رحمت فرمایا۔ مگر ایسا ہوتا تو مولوی صلیل
 کے کارڈ میں جو ۱۶ کا ہے یہ ضرور بدنام بہر حال اس کی شرح کا انتظار ہے
 راولہ صاحب نے جرنل شاہ قزوین سے بھی غائب ٹیلیفون پر کوئی گفتگو کی ہے یہ موت
 تاریخ کے تعین کے بعد اپنی گاڑی کے کہہ کر بولڈر نکاسے آئے تو تیار ہیں۔ خالیا راولہ صاحب
 نے اپنے خدیج میں اس کو متصل کہہ دیا۔ ہو گا۔ راولہ صاحب کا بیان ہے کہ گزشتہ جمعہ کو
 جی اٹھماٹے کا کھانا چائے تھا مگر عید نہ پاسکا۔ اس لیے یہاں آیا ہوں کہ اس کو
 حضور راولہ کے ہی ہاؤس کا۔ حضرت احمدؑ کی خدمت میں سلام سنوں کے بعد دعا
 کی درخواست۔ آپ کی تحریر کے موافق پیرزادے صاحب اثر بیٹے سے۔ نئے
 جوں گے۔ شاہ صاحب کو ان کو اب تک نہ دکھانے کا بہت شکوہ ہے۔ بھلا لکھا

عزیزان مولوی عبد الجلیل مولوی فضل الرحمن سلمہ۔
 راولہ۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان۔
 ذکر کیا۔ بخیر معلوم
 ۱۸ صفر ۱۴۱۶ھ



عزیزان مولوی عبد الجلیل

بعد سلام سنوں۔ لکھی کی ڈال۔ سے کراچی نامہ سہ ماہیہ جو ہمارے یہاں
 کی تو کیمبرجین الاول تھی اس لیے کہ ہر کی شدت کی وجہ سے روایت میں ہوئی تھی
 دیاں کا حال معلوم نہیں آج دو شنبہ ہر رین الاول کو پہنچی کہ مودیہ سنت ہوا۔
 آپ حضرات کی بخیر رہی اور آپ کا کار۔ سے اور بقیہ رفتار کا کہہ دینے سے پہنچنا

نیچے مہدی جلیل کے خط سے اولاً اور عزیز خصل، الرحمن کے خط سے ثانیاً
مسلماً جو کئی تھی۔ یہاں پرسوں سے یہ خبر گشت کو رہی ہے کہ حضرت نے شاہ صاحب
کو یہ کھوایا ہے کہ مجھے ضعف بڑھتا جا رہا ہے اگر لے ہانا تو قریب ہی لے جاؤ۔
میں نے تو یہ پرچہ دیکھ نہیں مگر اس کی شہرت خوب ہے۔ کئی شب میں حاج خیر الدین
بوٹ باز میں آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس کی تحقیق کی۔ میں نے کہہ دیا کہ

میں نے ایسا کوئی پرچہ نہیں دیکھا۔ وہ کل صبح ہی شاہ صاحب کے پاس پہنچا ہوا
تھیں۔ شاہ صاحب نے تم کو کہا: اس وقت پہنچ جا رہا ہوں۔ رات کو عطار الرحمن
کو لے کر سہارنپور ہی آؤں گا، تم مغرب کے بعد مل لینا۔ وہ مغرب کے بعد دوبارہ
گئے اور اگر یہ بیان کرے کہ شاہ صاحب نے عطار الرحمن کو بلا دیا تھا۔ پہنچ ہی ہے
واپس ہو گئے اور یہ کہہ گئے کہ ابھی جانا مناسب نہیں۔ رات مبارکی صاحب بھی
اس روایت کو سن کر آئے۔ تھے تو انہوں نے بہت اصرار کیا کہ اگر تو کہے تو میں عطار الرحمن
کو ابھی لے کر آؤں اور اس کو لا کر جہیز صاحب کو ٹیلیفون کروں۔ میں نے کہہ دیا
کہ میں شاہ صاحب اور ان صاحب کی مصالح میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھتا۔
البتہ میرے پاس جو اطلاع آئی ہے اس کی نقل شاہ صاحب کے گوشل سے یا
براہ راست کارڈ سے رائے صاحب کو کر دیتا ہوں۔

مہذبہ مملکت خورشید خرواہ دہند

سہارنپور میں اب کی طرح گشت تو خوب ہے لیکن یاد میں کمی ہے۔ البتہ
دوسری جگہوں کی خبریں خوب آرہی ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے
بعد دھار کی درخواست کر دیں۔ آج کی ٹراک سے سیٹھ طاہر صاحب کا بھی ایک
کارڈ آیا تھا۔ آپ کا فہم سفر دریافت کیا تھا۔ آپ کا لاہور پہنچنا اور آپ کا
پتہ آج کو کچھ دینا۔ فقط والسلام۔

عزیز مہدی عبد الجلیل سلمہ!

مہذبہ مستون۔ آج کی ٹراک سے سہارا کا کارڈ بھی جہیز صاحب کا لکھا ہوا پہنچا

حضرت اقدس کے حالات سے فی الجملہ اطمینان ہوا۔ حق تعالیٰ شاذ اپنے فضل و کرم سے قوت بھی جلد عطا فرماوے۔

عزیز فضل الرحمن کا نفاذ جس میں ڈاکٹر عالم صاحب کی رپورٹ وغیرہ تھیں برسوں پہنچا تھا۔ اسی وقت ڈاکٹر فرحت کے پاس بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کل یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ سب چیزیں ڈاکٹر محسن کے ہاتھ میرے پاس کئی دن پہلے پہنچ چکی ہیں۔ یہاں کی سرگند شمت حل میاں کے نام لکھ چکا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔ مولوی یوسف صاحب کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر دیکھنے گیا تھا۔ اس نے کہا کہ اصل مرض تو بالکل جا تا رہا۔ یہ جو کچھ ہے زخم کا اثر ہے، جو انشا اللہ جلد ہی ہی نازل ہو جائے گا۔ حضرت اقدس سے ان کی صحت کے لیے بھی دعا کی درخواست کر دیں۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب کے متعلق پہلے خط میں حدیث حضرت اور ایصال ثواب کی درخواست پہلے خطوط میں کر چکا ہوں۔ مرحوم کی تسارا محمود حاضری کی بہت دنوں سے تھی مگر مقدر نہ ہو سکا کئی بار تاہینیں مقرر ہوئیں مگر علالت کی وجہ سے ملتوی ہوتی رہیں۔ فقط والسلام۔

مکرم عازم جناب الحاج ابراہیم علی صاحب و عزیز جلیل سلمہ ذکر کیا۔ مدونہ
۱۳۰۰۔ ایپریس مدوڈ۔ لاہور۔ مغربی پاکستان؟ ۲۔ ربیع الاول ۱۴۰۲



عزیز مولوی عبد الجلیل سلمہ!

عبد سلام مسنون۔ ایک مشترک کارڈ تمہارے اور عزیز مولوی عبد الوحید کے نام مبارکیاں کے چتر سے جھگ کو کھینچا تھا۔ ابھی تک تو کیا پہنچا ہوگا۔ آنے والوں کی قربانی تمہارا مدونہ کو تین چار دن قیام کے ارادہ سے لاہور آنا مسنون ہوا۔ اس لیے یہ خط لاہور دستی لکھ رہا ہوں۔ حادثہ کے متعلق تو کچھ لکھنا ہے محل ہے کہ یہ تو مٹی جون کے دوپہر میں یہ کہنا ہے کہ آفتاب نکل رہا ہے۔ البتہ اس

کا تعلق ضرور ہے اور اسے گا کہ حضرت اقدس سرہ کو اپنے شیخ کے پاس دفن
 کی جس قدر تڑپ۔ بے قراری متناقصی اور اس کا اندھا بہرہ راتی اور پاکستانی
 کے سامنے حضرت نے رتہ عاجزی و خضوع سے بار بار دو چار مرتبہ نہیں بیسوں
 مرتبہ کیا وہ پوری نہ ہو سکی۔ جب ان الفاظ کا تصور آتا ہے جو سینکڑوں مرتبہ
 مختلف مجالس میں مختلف اجنباب سے اس اکابر کے سامنے ہوئے تھے۔
 تو وہ بے اختیار موجاتا ہے۔ جہاں تک اپنی بے حس اور ناپاک طبیعت کا تعلق ہے
 اس کے لحاظ سے تو کچھ کہنا نہیں۔ اس لیے کہ حضرت کے شیخ قدس سرہ راغبوری
 اور ان کے اپنے شیخ اور باپ کے شیخ قدس سرہ گنگوہ میں آرام فرما رہے ہیں مگر
 اپنی نادانستی سے نہیں بھی حاضری کی توفیق نہیں ہوتی۔ حضرت کی بدولت راغبوری
 کی حاضری ہوتی رہی جو اب ختم ہے اور حافظ یعقوب صاحب کی والدہ محترمہ
 رحمۃ اللہ علیہا کی حیات تک گنگوہ کی حاضری بھر ہوتی رہی۔ اس کے بعد سے
 وہ بھی ختم ہے اور یہی وہ کیا سلسلہ کے گئے اکابر یہاں مختلف مقامات پر آرام فرما
 ہیں ان کے اعزازت کی زیارت اب تک کہیں عمر بھر میں نہ ہو سکی تو پھر حضرت رام
 کی ہی قبر مبارک پر حاضری کی کیا توقع تھی۔ اس لیے اس خاندان سے تو اگر خیالی عکس
 کنویں تو بنے نکل نہیں کہ ان سب اکابر کے ساتھ ایک حضرت ہی سے یہی قیامت
 میں اکٹھے ہونے کی۔ البتہ خود حضرت رح کی تمن کا خون چونے کا اثر طبیعت پر ضرور
 ہے۔ جہت حاجی مبین صاحب و بیانی افضل صاحب و مولانا عبد المجید صاحب
 بعد سلام سنون و مضمون و اسرار ان حضرات کو بھی یہ بقیہ غافلہ کراویں مصوفی
 صاحب و تشریف رکھتے ہوں تو بعد سلام سنون جناب کا رشتہ گرامی نامہ قاری
 شہید صاحب کی معرفت پہنچا تھا۔ اس کا جواب کارڈ سے باہر منزل لاہور کے پتہ
 سے ارسال کر چکا ہوں۔ خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔ آرزو صاحب و مولوی عبد اللہ اللہ
 گوہر آبادی کی خدمت میں سلام سنون۔

ذکر کیا ۱۴ مارچ ۱۴۲۲ھ سنہ ۱۴۲۲ھ ۱۴ مارچ ۱۴۲۲ھ

عزیز گرامی خدو کا نام اللہ و تکریم

شہیدہ رشیدہ کے بعد آج کی ڈاک سے تیارے ساس چھوٹا روضہ دار
 ربیع الاول و دشنبہ عین انتظار میں چھوٹے۔ یہ بھی اچھا ہی ہو گا سب یکے وقت
 پہنچ گئے۔ اگر حسب سابق ایک آدھ بجے میں سے رہ جائے۔ تو بڑی محنت ہوتی۔
 تفصیلی حالات مدام ہوئے۔ حالات نہ بار کی صبح میں سے منٹے شروع کر دیے۔
 اس لیے کہ بار کی صبح کو میر صاحب و خاتم صاحب اور اتوار کی صبح و بھائی انصاف اور
 پیر کی صبح کو قادی شہر آئے۔ جو اتفاقاً تم نے نکھیں جوڑ مشیروں اور مفتیوں
 کے فتوے کے باقی سب چھوٹ گئیں تھیں۔ البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ
 یہاں کے روایت کرنے والوں کا بیان یہ ہے کہ قادی شہر سے یہاں کا رازداد
 آسان تھا۔ اس بات کو پاکستانی لوگوں سے بھی رگ نقص کرتے ہیں۔ یہاں کے
 لوگ تو شفیق المسنون کہتے ہیں۔ یا سپورٹ اور تیز جانے کی وجہ سے یہاں کے ہاں
 کے لیے صرف ایک درخواست دینی پڑتی تھی اور وہاں کے جے اے سرور و عزیز
 نو بہا یا پڑاویں کی تفاسیل بھی لوگوں نے بتوائیں۔ ہر حال الخیر فی الواقع۔ اس
 کا حلق ضرور ہے۔ اور یہ ہے گا کہ قدرت اقدس کی ہمتا کی فتاحیں کو انہوں نے ہر
 بھائی اور پاکستانی کے سامنے بیسیوں مرتبہ فرمایا۔ پوری شہر کی ساس کا رو
 نے ایک خط تیار سے اور مولوی عبد اوجید کے نام مشترکہ جمعہ کے دن بھادریاں
 کے چتہ سے لکھا تھا۔ دو سڑوٹی پرچہ پرچہ بھنگل کو آج بھادریا۔ ایسہ ہے کہ ان کے
 ہوں گے۔ والد صاحب کی خدمت میں یہ سڑوٹی عبد اوجید صاحب سے مولوی
 عبد الرحمن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ اب تک کسی خط سے یہ سلام
 نہ بھاگوا راز صاحب کہاں ہیں تم نے بھی ان کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر تمہارے
 پاس ہوں تو سلام مسنون کے جد حریث کروں۔ عبد اللہ ان کو جو انوار سے بھی
 دینی ہوں تو سلام مسنون کے بعد مضمون واحد۔ عصارہ نزل کا پڑ نہیں چکا اگر کہاں
 ہیں۔ تعزیت کرنے والوں کے جو ہم سے عہدیت وقت شرعی کر رہے۔ آئیں۔ اگلے یوں

کہتے ہیں کہ واپچور میں تو کوئی ہے نہیں اس لیے یہ بیگماری جیسے ہی بھگتنی ہے
فلسطو اسلام۔

بگماریہ مت جناب مولانا عبدالحلیم صاحب معرفت ڈاکٹر محمد زکریا - جفلم شہر ۱۲۰۰ء سے مولانا
عبدالحلیم صاحب جھانویاں ضلع سرگودھا (پشیمانی پاکستان) ۱۹۸۲ء - ۱۹۸۳ء سے دہلی ریورز جی



عزیز مسٹر۔

بعد اسلام مسنون۔ تمہیں یہ سن کر بہت ہی حیرت ہوگی کہ میں ایک راست کو
علی گڑھ ہوا۔ ابوایہ کہ نصیر الدین علی گڑھی دو سال سے مجھ پر مسلط تھا کہ میں وہاں
کے ڈاکٹر کو جو بہت ہی مابہر سمجھا جاتا ہے آنکھیں دکھلاؤں کہ کئی دفعہ وہ جینے کی نیت
سے آکر واپس چلے گئے۔ میں یہ کہتا رہا کہ واپچور کی ہفتہ داری خانگی میں حق پڑے گا۔ میں
نہیں جاتا۔ حضرت کے پاکستان روانگی پر وہ مجھے بھی تھا۔ کچھ روز بعد جب میری سے
واپس آیا تو حضرت اقدس کی واپسی کے تذکرے شروع ہو گئے۔ میں نے اس کے
اصرار پر پھر یہ عذر کیا کہ معلوم نہیں حضرت کی واپسی کب ہو جائے گی۔ میں نہیں جانتا
لیکن دو سال کے بعد یہ سارے اعدا ختم ہو گئے اور ساتھ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ
مولانا یوسف صاحب بسلطہ تعزیت آنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور ان کے یہاں
بہت سا ہجوم شام، عراق، حجاز، نجد کے عربوں کا اور ان کے لیل میں تقریباً
لکھائی سو نفر نفاس الدین میں جمع ہیں۔ میں نے ان کو سختی سے روک دیا کہ ان سب کو
چھوڑ کر دنا بگرنہ مناسبت نہیں۔ میں ہی آنے کی کوشش کروں گا۔ اس وجہ سے مجھے
خود بھی توجہ چاہ رہا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی نماز کے بعد نصیر الدین کی کامیابی دہلی گیا اور
وہاں سے مشکل کی صبح کو علی گڑھ گیا اور بدھ کی صبح کو واپس دہلی آیا۔ وہاں جانا تو
بے کار رہی۔ اس لیے کوئی کڑھنے پہلے وعدہ کیا تھا کہ ایک دن میں فارغ کر دوں
گا۔ میں تیس وقت صرف دیکھتا تھا۔ مگر وہاں پہنچ کر اس کے کھانا کھین چار
دن دعا ڈال کر دیکھنے میں لگیں گے۔ میں بیکس دینی دو گوش بدھ کو دہلی اور حضرت

کو سہارا نہ پور پہونچ گیا۔ آج ۲۹ کو تمہارے تین کارڈ مسلسل مورخہ ۲۰ پر سچ لادول
 لے اور رات کی گاڑی سے علی میاں بھی پہونچ گئے۔ سلسلہ گھنٹے صبح کی چار
 کے بعد سے لے کر گیارہ بجے تک ان سے بھی ساری سرگزشت سنی۔ جو کچھ جوا
 اس میں منتشر ہیں بھی جو ہیں۔ لیکن حبيب مفتی حضرات آپ کے ساتھ ہی تو یہ
 ناکارہ تو اہل فتوحی میں سے بھی نہیں۔ اس سے گزشتہ پر تبصرہ تو یہی ناگفتہ
 آئندہ کے لیے ہر دست کسی قسم کا تفسیر قبر مبارک میں ہرگز مناسب نہیں۔ جیسا کہ
 علی میاں سے معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک تجویز ہے۔ یہ ہرگز مناسب نہیں۔ اس سے
 ہوں نہایت اہم یہ سننے کو تم اور مولوی وحید دونوں پنجاب کے ماحول سے بہت ہی زیادہ
 بہانا۔ سجادگی یا چائشینی کا واسطہ بھی نہ آنے دینا۔ جیسا کہ مولوی سید نورنگ بونگ کی تجویز
 سے علی میاں نے نکل کیا۔ یہ اپنے اکابر کے فرض کے بالکل خلاف ہے۔ من تواضع
 للہ رفد للہ۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی تمہارے سامنے ہے۔ جتنا اپنے کو
 شکر دے داتا ہی انشاء اللہ چیکو گئے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب
 کے ساتھ جو چیزیں پیش آگئی ہیں ان میں پنا ہے تصویر جو پنا ہے غلط فہمی اپنی طرف
 سے معافی میں اور استر میں کمر نہ چھوڑنا۔ ایسے موقع پر غلط روایات بہت پھیل
 کرتی ہیں جس کا ہمیشہ کا تجربہ ہے۔ اس کا بہت احتیاط کریں۔ میرے ساتھ اس
 قسم کے قصے بہت پیش آچکے۔ مجھ سے مولانا یوسف صاحب کے ایک مرید نے
 تقریب پیدا کرنے کے لیے جڑی لمبی چوڑی نیچے دار تقریر کے ذیل میں پاؤں دباتے
 ہوئے یہ کہا کہ حضرت جی آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت نہیں دیتے بہت
 مشکل سے چھپ کر آیا ہوں۔ میں نے خورا پاؤں مسکڑھنے کرتے رہے۔ یہ ہرگز
 مناسب نہیں کہ مولانا کی خوشنودی کے بغیر میاں آؤ۔ تیرے لیے نقصان دہ
 ہوگا۔ اب تو رات ہے۔ صبح سو پاتے پیتے ہی خور واپس چلا کر دیا۔ اس نوع
 کے بہت سے واقعات مجھ پر گذر چکے ہیں۔ تھیں عند اللہ تعالیٰ۔ مہن سے ابھی
 ملاقات نہیں ہوئی۔ علی میاں کی گفتگو کے بعد اب کسی سے گفتگو کی ضرورت

میں نہیں۔ اللہ صائب کی مولوی عبدالرحمن کی خدمت میں سلا م مسنون۔
 علی میاں آئی ہی کھٹو ہارے ہیں اس لیے کو عربوں کی ایک ہرجاوت
 کھلتی ہے یہاں کوئی بول سکتا ہے۔ اور کل کو کھٹو ہارے گی۔ فتوح واسلام
 عزیز محمد مہم مولوی عبدالوہید سکھرا

سفر سے واپس پر تھکا ہوا کارٹر ملا۔ حضرت نور الدین مرقدہ کے درمیان پرانی
 دنیا کا تاریک سر جان ابرجمل ہے۔ کھلی مرقی بات ہے، حضرت کے وہیں دفن پر
 تم نے اپنے اور سارے پاکستان کی طرف سے سب سرت اور شکریہ کا اظہار کیا
 وہ بھی طبعی اور فطری بات ہے۔ لیکن حضرت کی تمنا پوری نہ ہونے کی فطرت ضرور ہے۔
 اللہ تعالیٰ احاطہ فرمائے۔ حبیب وہ حضرت پر اتارے ہیں جو حضرت اقدس ہار ہار
 پاکستان رواں دواگی۔ کد وقت بھی لمحہ حیات سے ڈبا کرتے تھے تو غ

نکل جاتی ہیں سرور میں رہے ٹوٹے ہوئے ہیں

معدنات اٹل ہوتے ہیں۔ اپنی جگہ پر جوتے ہیں لیکن رنجی واقع میں چر بہا ہے
 حضرت کا انتقال بھی تو آخر تقدیر تھا اور اپنے مقد۔ وقت پر جو گیا۔ لیکن اس کے
 باوجود چائی کا قلعی سبھی کو۔ ہر ماں، انہر فی مارتی۔ جہاں تک اپنی ذات کا
 تعلق ہے۔ یہاں کہ موری جلیل کو اس سے پہلے شد میں مفصل کلمہ دیکھا ہوں کہ کچھ
 کہنے کا یہ امر ہی نہیں کہ حضرت کے شیخ مانپور میں اور ان کے اور میرے شیخ الشیخ
 اور شیخ ابوالد گندو میں آ رہا ہے۔ مگر پچھو کی حاضری حضرت رحمت اللہ علیہ
 کی وجہ سے ہوتی رہی اور نگدو کی تو بڑوں نہیں ہوتی۔ اس لیے کیا امید ہو سکتی تھی
 کہ یہ لپاک حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے مانپور گیا۔ جتنا تعلق ہے وہ حضرت
 رحمۃ اللہ علیہ کی تہا کی وجہ سے ہے۔ ایک صداقت ہے جو میری بات سچا کی کہ سند
 میں مولوی عطیہ کو کھد چھ ہوا۔ اس کو خاص طور سے تم بھی غور رکھنا ایک جلیل
 زیادہ میں تیار ہے کہتا ہوں۔ اس لیے کہ پاکستانی خطوط اور آئے واپس کی اپنی
 اس سلسلہ میں بنیل کی بہ نسبت تمہارے نزدیک گیا۔ بتائی جا رہی ہے۔ یہ بھی

ایک روایت ہے خدا کرے غلط ہو کہ تمہاری سوچو گی میں حضرت کی قبر پر پھول چڑھائے گئے اور تم نے سکوت کیا۔ مولوی سعید ڈونگہ بونگہ کی تجویز پر جلیل کی طرف سے شدت سے انکار موجب مسرت ہوا۔ حق تعالیٰ شاید تم دونوں کو اپنے غلط اور امن میں رکھے۔ کمروہات سے محفوظ رکھے۔ ترقیات سے نوازے۔ افسوس کہ اکابر سب ہی چل دیے اور کئے کی دم ٹیڑھی ہی رہی۔ فقط والسلام
ادھتیر شمیم سلام منوی۔

عزیز احمد مولوی عبد الغلیل دہلوی عبد الوحید علیا سرفراز لاہور
عبد الحمید صاحب۔ جھاریاں ضلع سرگودھ و سرحد پاکستان
۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
بقلم شمیم



عزیزم سلمہ!

بعد سلام سنون۔ عنایت نامہ مورخہ ۲۸ ربیع الاول پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تم نے لکھا کہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تو بھی سرگودھ والوں کی طرح سے خطا ہو رہا ہوگا۔ جہاں تک حضرت کی انتہائی خواہش پورا نہ ہونے کا تعلق ہے تو حسب تحریر علی میاں جو انہوں نے ٹھڈیاں سے واپسی پر لاہور سے مجھے لکھا تھا کہ یہ درخواست صدر مرتے تک ساتھ رہے گا۔ بعدہ کے خیال میں انہوں نے صحیح لکھا اور بہ صرف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ کی وجہ سے تھا۔ ورنہ اپنی حالت تو پہلے لکھ چکا ہوں کہ حضرت کے شیخ اودان کے بھی شیخ کے باوجود اس ناپاک کوراپور لنگوہ کی حاضری کی توفیق نہیں ہوتی۔ جہاں تک خفگی کا تعلق ہے سرگودھ والوں نے حضرت کے سامنے واقعات ہیں۔ اس سے مگر وہ متاثر ہوں بر محل ہے۔ اس ناکارہ کے پاس تو روایات ہی ہیں۔ تم نے لکھا کہ میاں لانے کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ اس صورت میں مجبوری اور خفگی لگا کوئی محل نہیں۔ وہ لوگ لکھتے ہیں کہ یہ غلط ہے میاں لا پاسپورٹ اور ویزا ہونے کی وجہ سے صرف ایک دو درخواست دینی پڑتی

بعد سلام مسنون - فہمون داہرہ

سندیل رحمتہ اللہ علیہ کے دو سال کے بعد تشریت کے تاروں خطوط اور آنے والوں کی کثرت بہت ترن و ری۔ مدد اب تک چل رہا ہے۔ مریخی جمیل ثانیہ ہفتی دو بند نے اپنے تشریتی خط میں یہ اشارہ لکھے تھے۔ جو میں نے اسی وقت اس کا روبرو تمہارے پاس بھیجنے کے لیے نقل کرا لیا ہے۔

شیخ عبد القادر آل عوشہ نواس۔ مسرتا چوں از نگاہ ما نبیندست
 اہل غیب از پے سال وفات۔ شیخ عبد القادر دو رقم بگفت
 ۸۲ ۱۲

عبد قادر چو رفت زبیر عالم۔ نظم روحانیہ ست شدہ برہم
 گفت اختر بین تار جہش۔ رفتہ سے آہ شد عالم
 عزیز مولوی عبد الجمیل مدد مسرتا چوں از نگاہ ما نبیندست
 مقام حیدریان۔ ضلع سرگودھا۔ (مغربی پاکستان)
 سر سید الشاہ ۱۶
 بقول خیرم



عزیز دوست

بعد سلام مسنون۔ کل کی ڈاک سے تمہارے تین کارڈز مورخہ ۱۲۔۱۱۔۱۳ و ۱۳۔۱۱۔۱۳
 ایک وقت پہنچے اور آج کی ڈاک سے لاہور سے رجسٹری بھی پہنچی گئی۔ لیکن آج
 کی ڈاک ایک شخص میں پہنچے ہوئے ہیں۔ ظہار نے کچھ شورش کر رکھی ہے۔ میں
 تو یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت قورائدہ مرتدہ کے سایہ سے محرومی کا اثر ہے۔ یہ حال
 مشغولی کی وجہ سے تمہارا کارڈ تو میں نے بھی پڑھ لیا اور بد عمر کی جنس میں خان
 صاحب وغیرہ احباب کو سنا بھی دیا۔ لیکن رجسٹری والے لفظ کہ میں تو خیر چکا
 ہوں۔ یعنی صاحب وغیرہ کو دکھانے کی فریبہ نہیں آئی۔ یہاں۔۔۔ میں تو کوئی
 استفسار نہیں کیا۔ میرے پاس آیا تھا۔ میں نے یہ کچھ دیا تھا کہ یہ ناکارہ ہفتی

نہیں ہے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ اب کوئی تفسیر نہ کیا جائے۔ اس کے بعد
 سے ان صاحب کا تو میرے پاس کوئی خط نہیں کیا۔ البتہ پاکستان کے مختلف
 مواقع سے۔ کراچی اور دوسرے شہروں سے حضرت کی خواہش پوری نہ کرنے
 پر رنج و قلق با غصہ کے خطوط آتے رہے۔ شاید کہ دیوبند سے کوئی استغفار
 منگایا گیا ہے لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی کہ کس نے منگایا اور کیا
 سوال تھا تاہنا ضرور معلوم ہوا کہ اس استغفار پر وہاں مستم حبیب وغیرہ نے کوئی شوری
 کیا تھا۔ مگر اس کی تفصیل معلوم نہ ہوئی۔ حق تعالیٰ شائد اپنے فضل و کرم سے
 اختلاف اور اشتقاق سے بچا کر آپس میں محبت پیدا فرمائے۔ فقط والسلام
 عزیزم مولوی عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 مقام جالندھار۔ خلع سرگودھا (مغربی پاکستان)
 اور حیر شیم، سلام مسنون قبول فرمائیں۔
 ۳۰ ریحان ۱۳۸۲ھ
 بقلم علامہ حسین



عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، طویل استغفار کے بعد، سی وقت تمہارا کارڈ پہنچا۔ میں بھی
 تمہارے خط کا ان پور سے بھی منتظر رہا۔ مگر وہ بغیر کسی سے مسرت ہوئی۔ مولانا عبد اللہ
 صاحب کے متعلق اور خطوط سے بھی یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ علاوہ بھاول پور میں گئے
 ہونے ہیں۔ چھوٹے پیر صاحب بھی رات رونا نہ ہو گئے ہوں گے۔ کل عصر کے بعد
 رخصت ہو کر گئے۔ بھائی الطاف بھی آج آیا ہے۔ کئی دن کے قیام کا ارادہ ہے۔ اس
 وقت میرے پاس موجود ہیں۔ تمہاری خدمت، طالع صاحب کی خدمت میں نیز مولوی
 وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہتے ہیں۔ بندہ کی طرف سے یتیموں کو
 سلام مسنون کہہ دیں۔ میں نے حسب وعدہ مولانا اسعد صاحب کو اور علی میاں
 اور مولانا یوسف صاحب کو ۸۰۰ روپے کی اخراج دی تھی۔ مولانا اسعد صاحب کل
 یہاں خود بھی آ گئے ہیں اور وعدہ کر گئے کہ ان تارکین کو خالی دیکھوں گا۔ علی میاں

کا اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔ مولانا یوسف صاحب کا سفر شرقی دس نومبر سے شروع ہو کر ۲۰ دسمبر تک، معلوم ہوا، جس کا نتیجہ بھی قلع ہے۔ ان کو یہی ہو گا۔ ان کا جو دشمنی و درفت گناہ کی کوشش کریں گے۔ بھائی کا تو صبح سے اصرار یہ ہے کہ میں تجھ بیٹے ہی آیا ہوں۔ فقط والسلام۔

عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ معرفت ڈاکٹر عبد الجلیل صاحب
مقام جھادریاں۔ ضلع سرگودھا و مغربی پاکستان؛
۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء
انعام شاہ حسین



عزیز مولوی

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت خط پہونچا۔ اس ناکارہ کا ارادہ۔ رد ہو کر
برسنور ہے۔ مگر جو سوچا تھا وہ نہ ہوا۔ اس لیے مولانا یوسف صاحب کی باتیں
مشرقی کے سفر کی ہیں ماس میں کروہ اور نوہرہ جو چاکر ۲۰ دسمبر کو واپس آئیں گے۔
اسی طرح جناب حافظ عبد العزیز صاحب کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ نومبر میں
آجی گئے۔ تب بھی ان کو کسی مقدمہ کی وجہ سے شروع دسمبر میں واپس جانا پڑی
ہے۔ پیسے سے ان کی آمدن تاریخ چند تو میر تقی میر یعنی گزشتہ ۱۰ دسمبر کا خط
سرگودھا سے آیا کہ وہ اپنی حافظ صاحب ۱۰ دسمبر سے پہلے نہیں آ سکتے۔ دیکھتے آنا ہوتا
ہے یا نہیں۔ البتہ علی میاں کو اور مولوی اسد کو بھی اطلاع کر چکا ہوں۔ مولوی اسد
نے تو وعدہ کر لیا ہے۔ علی میاں کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ وہ صاحب اردو عبد العزیز
سے سلام سنوں۔ ڈاکٹر عبد المجید صاحب کی خدمت میں بھی سلام سنوں۔
عزیز محمد ابراہیم صاحب سلمہ بعد سلام سنوں۔ تمہارے لیے بھی دعا کرتا ہوں
فقط والسلام۔

عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب سلمہ معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب
مقام جھادریاں۔ ضلع سرگودھا۔ و مغربی پاکستان؛
دھماکا لگائی ہو



عزیز مسنون!

بعد سلام سنون۔ کئی دن پہلے۔ پانچ سلسل کارڈ بیک وقت پہنچے تھے جو بھائی اکرام نے منائے۔ اس کے بعد مل میاں ملنے آگئے کہ وہ حجاز جا رہے ہیں۔ غالباً روزہ جو گئے ہوں گے۔ انہوں نے بھی پڑھے۔ کیونکہ عید کے بعد سے مقصد طلب نے بہت ہی سراٹھا رکھا ہے۔ نتیجہً وغیرہ فسادات پر نکلے ہوئے ہیں۔ اس لیے جواب کا وقت نہیں ملا۔ آج کی ٹاک سے لاہور کا لفاظی اور اس کے بعد کا کارڈ دونوں بیک وقت آج ہی پہنچے اور میں نے خود ہی آئینہ کی مدد سے پڑھے۔ حالات سے بہت غلطی اور فکر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے خیر کے اسباب پیدا فرمائے۔ تمہاری پریشانی سے بہت ہی تکلف ہے۔ ہم لوگ بھی مدرسہ کے قصہ کی وجہ سے سب لوگ انتشار میں ہیں۔ ایک ہفتہ سے ٹاک بالکل نہیں پڑھی گئی۔ کارڈ اور لفٹ کھول کر صرف یہ دیکھتا ہوں کہ کس کے ہیں اور کوئی بہت ہی اہم ہوتا ہے تو پڑھتا ہوں۔ تمہارے دفع انتشار کے لیے یہ منظور رکھو اور انہوں اور لٹی سے دھاکرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شہداء اپنے فضل و کرم سے خیر فرمائے۔ حضرت قدس سرہ کا جو وہم لوگوں کے لیے تو بڑا امن تھا حضرت کے وصال کے بعد ہر طرف انتشار ہی انتشار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ بجز دھاک کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ دوا صاحب، ربوبی عبد الوحید صاحب۔ قاضی صاحب کی خدمت میں سلام سنون۔ مولانا یوسف صاحب ۲۰ مارچ کو لاہور کے لیے روانہ ہوں گے۔ نقطہ حال سلام۔

عزیز گرامی قدر ربوبی عبد الحلیل سلمہ صرفت لکھنؤ عبد الوحید صاحب
مقام جھادریاں۔ ضلع مرگودہ (مغربی پاکستان)
تذکیر۔ منظر ہر طوم
۱۰ شوال ۱۳۸۶ھ
بقلم خواجہ غافل خٹک



عزیز مسنون!

بعد سلام سنون۔ حین انتظار میں ڈاک کارڈ پہنچا۔ جس میں تم نے حاکم

کے ٹھکانے پر پہنچے تمام حال تھا۔ لیکن اس ناکارڈ میں تمہارے فکر سے ایسے الفاظ
نکل گئے جو تمہارا سب سے اچھا اور سہارا تھا۔ اس کے بعد تمہاری حالت کا استفسار
کے گا۔ وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہیں۔

یہ سب سب کچھ پہنچا ہوا ہے کہ علی میاں بھی زکوٰۃ ادا کر گئے۔ وہ جاتے وقت
کلب پر ٹلی دے گئے تھے جس میں نوگوں کی وہ تھوڑی سی باتیں تھیں جو سوئے کے مواد
کے لیے بھیجی گئی۔ وہ پوٹلی رات سوانا یو۔ عجب صاحب نے اس کے ساتھ ساتھ دیکھی تھی کہ
مونا نے اسے دیا تھا کہ اگر تمہارے خلاف اسے نہ ہو سکتی تو تو انہیں عجب انتہائی کے حوالہ کر
دیں۔ آؤ تم کلب پر پہنچا دینے پر پوٹلی پر انضباطاً مونا نے دیا تھا۔ رسول بن
سے اطلاع کریں۔ اختلاف ہے۔ فقط دلائل سے۔ وادوں میں عجب انوکھا
صاحب کی خدمت میں سلام و ستور۔

تکریم: تکریم

فریاد ہوئی یہاں تک کہ وہ اس کے لیے عجب

وادیوں میں
تکریم: تکریم

جہاں میں۔ خلیج سرگودھہ دیکھ کر



فریاد ہوئی۔ مافا اور مونا

عجب سارا جوش تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ وہ شہر میں اور ایسے تھا تو مونا
مونا شہر میں کوئی ایک وقت ہے۔ مونا پر تعجب ہے کہ وہ ایسے جلد سے پہنچا۔
تمہارے نفاذ میں حضرت کا پہنچنا تھا۔ مونا علی میاں کی پوٹلی ونگ کا جو وہ چوکی
گئی یا نہیں۔ اس کی رسید ہے۔ جلد سے پہنچ کر یہ۔ اس سے قبل تھا۔ اسے جو صلی قبول
پہنچے۔ ان کے ہوا میں نے ہر روز دیکھا ہے۔ مونا سے بہت قدر تعلق اور شیخ
تہا۔ مونا میں اسے نفل نوا ہے۔ مونا سے مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔
مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔
مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔ مونا کا مونا ہے۔

عزیز مہاراجہ

بعد سلام مسنون۔ اس وقت کا ڈومور ۲۴ ذی الحجہ پڑھا۔ انیسویں میں
ایک دن میں ملے دیکھا۔ اگر تمہارے پاس ہو ورنہ مولانا محمد صاحب سے کہہ کر دیکھ
بجھواریں۔ ہر سو سے آئے محمد طائر مہاراجہ سلطان نوٹڈری آئے ہر سہ میں۔ وہ
مفتی زین العابدین صاحب کا خط اور دو تین پرچے انبیاءات کے جن میں ایک
نوٹڈری تھا باقی دیکھے ہر سہ تھے۔ آج رات مولوی عبداللہ دہلوی
جی پونجی گئے ہیں۔ صبح چائے میں ملاقات ہوئی تھی۔ کوئی بات جدت ایسی
نہیں ہوئی۔ وہ اپنی طویل بیماری کی وجہ سے کچھ اپنے کو باخبر ہی زیادہ
نہیں بتاتے۔ مولوی سعید صاحب ڈوگلا ایٹکا کا مضمون کسی اخبار میں یا مستقل
شائع ہوا۔ تو ضرور دیکھیں۔ قاضی صاحب سے سلام مسنون۔

عزیز مولوی عبدالحق صاحب دوسالہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

بقلم محمد نائل

مقام جھاریاں۔ ضلع سرگودھا۔ پنجاب۔ پاکستان



از حقہ سلام مسنون۔

عنایت فرمائے سلو۔

بعد سلام مسنون۔ آج ٹی ڈاک سے غلام فرید صاحب ملے جھاریاں سے
ایک لفافہ میں تین اخبارات کے مضمون بھیجے۔ یہ سکاڑا شروع تو ان کے نام
کیا تھا۔ مگر چونکہ ان کا پتہ لفافے پر نہ تھا اس لیے تمہارے نام لکھ رہا ہوں
اس لیے کہ انہوں نے انہیں میں تمہاری طرف سے تحویل حکم میں بھیجے کو لکھا تھا۔
اس لیے ہندو کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ شروع میں تو میں بہت
خوش ہوا کہ کوئی نئی چیز ہوئی مگر مٹھا۔ اس وقت کے ہی معلوم ہوا کہ یہ مینوں مضافین
تو پوسٹوں، طبو داخبا میں بندہ کے پاس آچکے تھے۔ مفتی زین العابدین نے
ساج محمد طائر مہاراجہ سلطان نوٹڈری کے ساتھ بھیجے تھے۔ وہ ہر سو سے یہاں آئے

ہوتے ہیں اس وقت ویو بند گئے ہیں۔ کل رات مولوی عبدالن دہلوی بھی
 یہاں پہنچے تھے آج صبح وہی گئے ہیں۔ آج کی ڈاک سے مولانا محمد صاحب
 کا ترجمہ قسیم برقی دلی ص ۲۲ تک کے پہنچا۔ اس سے پہلے بھی ایک
 فتویٰ آیا تھا جو مولوی رفیع صاحب نے لکھا تھا وہ حد تک کا تھا۔ ص ۱ سے
 ص ۱۱ تک کامیرے پاس نہیں پہنچا۔ اگر وہاں پہنچا ہوتا تو بھجوا دیں۔ ترجمہ جن صاحب
 کا نام اپنے سابقہ خط میں لکھا تھا۔ سلطان فاضل دہلوی کے ملازم۔ ان کا ترجمہ
 کوئی اخبار اب تک نہ پہنچا۔ والد صاحب کی خدمت میں او۔ مولوی رفیع صاحب
 کی خدمت میں سلام سنوں۔ فقط والسلام
 عزیز مولوی عبداللہ ص ۱۱ ص ۱۲ کے ترجمہ قسیم برقی دلی ص ۲۲ تک
 تمام جہ وریاں۔ ضلع سرگودھا بار مقرر ہو چکا ہے۔ (ن)
 عزیز مولوی رفیع صاحب



عزیز مولوی رفیع صاحب

بعد سلام سنوں۔ مکی دن ہوتے تھے۔ رستہ دو ٹھانے جن میں اخبارات
 کے تراشے تھے۔ ان پر پہنچے تھے۔ ان کی رسید محرزہ کچھ چکا مولوی نے تقریباً ایک
 دس روپے جو لکھا تھا کہ قسیم برقی کے ترجمہ کا دو دوا ص ۱۱ سے ص ۱۱ تک اور حضرت
 مجاہدین کا ترجمہ نہیں پہنچا۔ وہ اب تک بھی نہیں پہنچا۔ مولانا محمد صاحب کی خدمت
 میں بھی لکھا تھا وہاں سے بھی کوئی جواب یا اطلاع نہ ملے تھی۔ بھائی تاج محمد ملازم سلطان فاضل دہلوی
 تقریباً ایک مہینہ پہلے تھے۔ ایک شب دیوبند اور مین شہر دیوبند طوفان کے بعد رات
 لاہور واپس گئے ہیں۔ ان کے ہاتھ مجاہدین صاحب کے نام مولوی رفیع صاحب والا مستحق جس پر
 ایک توختی عزیز زمین مدنی و راونما بھٹو ضیف حضرت آدم مدنی نور اللہ مدنی کے تحت
 تھے۔ دوسرے مولانا سعد مدنی کے تحت تھے۔ بیجا ہے۔ پاکستانی اخبار، مدنی کا
 کسی صاحب نے لاہور سے بیجا ہے۔ وہ تو سازاوی مسئلہ ہے۔ عزیز صاحب نے لاہور
 کے نور شید، صاحب کا اپنا نظریہ کیا ہے۔ سابقہ خط میں چوکی شہر میں مولوی

بعد امتنان دہلوی کا لاہور سے اگر جبروت کو دہلی جانا لکھ چکا ہوں۔ اس فقرہ سے بہت ہی کلفت ہو رہی ہے اور اپنے سابقہ مشاغل کے جوم کے ساتھ اس سلسلہ کے پاکستانی خطوط نے اور بھی وقت ضائع کر رکھا ہے۔ جی تو اے شان! اپنے فضلی و کرم سے جلد اس قصہ کو ختم کر دے۔ والد صاحب و مولوی وحید صاحب کی خدمات میں سلام مسنون۔ خوب یاد آیا۔ قادی کے ضمیمہ پر تمہاری تحریر پسند نہیں آئی۔ مولانا عبد العزیز صاحب کا نام تمہاری تحریر میں نہ آنا چاہیے تھا اور یہ لفظ بھی سمجھتے تھے کہ کوئی مسلمان ان کے سوا ایسا نہیں کہہ سکتا۔

خط لکھنے کے بعد تمہارا کارڈ مورخہ ۱۳۳۱ ع م لگ گیا۔ غور شید صاحب کی گفتگو کا حال بھی جو تم نے انوائڈ لکھا، معلوم ہوا۔ کوئی تحقیقی بات معلوم ہو تو ضرور مطلع کریں۔ تمہارے اس خط پر بھی پالی بہت سا مگرا۔ نہ معلوم تین خط سے یہ کیا ہو رہا ہے جبری شک سے ناقص پڑ جا گیا۔ فقط والسلام۔

ذکر یا خطا بر معلوم

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

حزیرم مولوی عبد الباقی سید معرفت علی کٹر جلد العزیز صاحب

مقام حیدرآباد۔ ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان ۱



۱۳۸۳ھ - ۶۴ - ۱۹۶۳ء

حزیرم مسکون!

بعد مسنون مسنون۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد اسی وقت محبت نامہ مورخہ ۱۳۳۱ ع م پہنچا۔ مولوی انیس کے بیان کا حال معلوم ہوا۔ مگر اس کا محرک تمہارے کچھ نہ لکھا کہ کیا بات پیش

انبار یا تو کسی نے نکال لیا یا ٹھسلا ہونے کی وجہ سے خرو کل گئی۔ میں نے ان کو بھی مکھن سے کہ کاغذ فرازا یہ نگاہیں جس کے اندر اخبار لپٹے سکے۔ وار صاحب کی خدمت میں سلام سنون۔ خواجہ عبدالعزیز صاحب اور تاجی صاحب کی خدمات

تذکرہ - مظاہر علوم

۲۰۰۰ ع ۱۴۲۱ھ

بقلم محمد عقیل غفرلہ

میں سلام سنون۔ فقط والسلام
عزیز مولوی عبدالجلیل سلمہ سوخت خواجہ عبدالعزیز صاحب و قیوم
مقام جواد۔ یں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)



عزیز سلام

بعد سلام سنون۔ کئی دن سے تو راکوئی خط نہیں آیا۔ علی بابا اتوار کی دہر کو در مولوی منظور پیر کی شہ میں پہونچے۔ پیر کا دن ظہر سے عصر تک سوانج کے ایک شہنوں پر جس کو وہ نے کرائے تھے حویل محبت و گفتگو جوتی رہی۔ کچھ عادت و اضافہ بھی ہوا۔ یہ حضرات کل صبح چائے کے بعد رانچور گئے۔ عشا کے وقت واپسی ہوئی اور آج صبح چار بجے دیوبند کے شورانی میں پہنچ گئے۔

رانچور میں ہر چہستان لوگوں نے اصرار کیا کہ ہم اسی سلسلہ میں کوئی گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن ان حضرات نے اصرار کیا کہ ہمیں گفتگو کر لیں۔ پھر ظہر سے عصر تک بہت حویل تقریریں ہوئی جس میں زیادہ خطاب تو اس نامکارہ پر ہوتا کی کے سلسلہ میں۔ وہ وہ سے وہ یہ میں تم مضمرات پر اسی سلسلہ میں گردان بدعات شریعت ہوئی ہیں۔ قبر پر حویل پڑائے جاتے ہیں۔ نامندہ شرک تک پہونچنے کا قوی احتمال ہے۔ ان سے بچنے کے لیے انتقال تاجوت نہایت ضروری ہے۔ یہ نامکارہ ۱۹۶۹ء جو ان شہ کو دہلی کا راہہ کر رہا ہے۔ اگر وہاں کے قیام کا حویل ہو سکا تو فائیتا شہ تک قیام ہوگا۔ ورنہ اس سے پہلے واپسی جو جائے گی۔ وار صاحب

محمد تذکرہ

۲۰۰۰ ع ۱۴۲۱ھ

بقلم محمد عقیل غفرلہ

میں سلام سنون۔ فقط والسلام
عزیز مولوی عبدالجلیل سلمہ سوخت خواجہ عبدالعزیز صاحب
مقام جواد۔ یں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

عزیز گرامی قدر عارفانہ اللہ وسلم!

بہ سلام سنون - ۲۹ جون کو نظام الدین گیا اور حسب معمول جاتے ہی بیمار ہو گیا۔ اور اندازہ سے کہیں لڑاکہ۔ آنا شدید دوران سر ہوا اور اٹھنے کے قابل نہ رہا۔ دو تین دن کا ارادہ تھا، مگر ایک عشرہ میں آج واپس ہوا ہوں۔ اگرچہ خط لکھ رہے تھے کی صحت بالکل نہیں، لیکن تمہارے دفع استخفاف کی وجہ مختصر لکھوا رہا ہوں، بحیثیت کی ٹراک میں تمہارا ایک - کارڈ سوندرہ، مصفاہ ایک - لٹاؤ، موزوں ہر یکسہ وقت مل جانے سے قبل جو خطوط تمہارے اور بھائی متین کے ملے تھے، ان سب سے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ حادثہ چکا، مگر ان خطوط میں تم نے پھر یہ لکھا کہ ازواج صاحبہ کو شش کر رہے ہیں، دہلی کے قیام میں علی میاں کا ایک بہت زوردار خط تھا جس میں انھوں نے لکھا کہ اس مرتبہ سہارنپور اور دہلی کے قیام میں اندازہ سے کہیں تو اندل بستگی پیدا ہوگی۔ اس سے تو جلد از جلد کوئی دوسری تاریخ دہلی کے سفر کی متعین کر کے مجھے اطلاع دے۔ جلد از جلد تو میرے بس کا نہیں اس لیے، دھیرے دھیرے کر کے آیا ہوں اور آج ہی علی میاں کو بھی اس کی اطلاع کرتا ہوں کہ اگر کوئی مان تہ نگوں میں ان کے استعارہ ہوں تو اس کو متعین کر کے اطلاع دیں۔ گذشتہ سال راجپوت کا اجتماع، دھیرے دھیرے نہ آیا۔ خدا کیے پاس کا تعجب بہل ہو، قیام خوری اطلاع اس واسطے رہے کہ ہوں کہ تم بھی وزیرا کی کوشش کر رہے ہو۔ وزیرا کی دھیرے دھیرے اور اس میں نظام الدین ضرور کہیں، یعنی جی کا بھی گزرتا رہا تھا۔ جس میں انھوں نے شروع سردیوں میں سہارنپور آئے کو لکھا تھا۔ ان کو بھی کہنے کا ارادہ ہے کہ وہ شروع دھیرے دھیرے اور نظام الدین کا وزیرا ضرور لیں۔ والد صاحب اور مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام سنون، اذکاتیب الحمد للہ نیز سلام سنون قبول فرمائیں۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کی خدمت میں بھی سلام سنون فقط والسلام محمد احقر ایس نیرا نوی۔

بزرگ گرامی قدر مولوی عبدالجلیل صاحب برسات علیہ السلام علیہ السلام
 تمام جامدیاں - ضلع سرگودھا - دھیرے دھیرے پاکستان
 (دھیرے دھیرے - جلدی ۱۹۸۳ء)

حضرت سلیمان بعد سلام مسنون

اسی وقت میں انتظار میں تھا دایندی دالکا روڑ نور محمد ۱۴ صفر ۱۲۸۵ کو موجود چپا سرت ہوا۔
 اذری علی شاہ اپنے فضل و کرم سے اس قصہ کو جیدہ بنیاد سے۔ ایک نکل اسی فتویٰ کی وجہ سے جو عبدالسلام
 کی طرف سے استنفاہ ہوا تھا اور مولوی عبدالعزیز صاحب راستہ پوری سلمہ جواب لکھا تھا البتہ میں
 چپا تھا۔ مولوی عبدالعزیز صاحب کے نوپور استے پوری عزرات کا طرف سے بہت ہی زیادہ حد
 سے تجاوز سبب و شتم اور مذاہمت ہو رہی ہے۔ عبدالسلام بن پرہمونی کرلے کا ارادہ کر رہی ہے۔
 گورنمنٹ جود کوہن کی راستہ پوری جوتی تھی اور کئی کچا میں ہی سے جواب طلب کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ
 ہی رحم فرمائے۔

والد صاحب کے خدمت میں سلام مسنون۔ تمہارے مملکت پاکستانی سے جرمہ کی پرہمونی
 کے شیروں کے شکایت پر پڑی ہے اس لیے خاص طور سے احتیاط کی ضرورت ہے۔ تحفہ اسلام
 ذریعہ مظاہر العظم

بقلم قطب الدین، ۱۵ صفر ۱۲۸۵ھ

ڈاکٹر اجید عظیم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون
 وہ مشنہ کو تمہیں ایک کارڈ لکھا تھا۔ جس میں یہ خبر ہے اجماع نظام الدین کی اطلاع دی
 تھی۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ کل میل کو جس اسی وقت خط لکھ دیا ہوں۔ ابھی تک علی میاں کا کوئی جواب
 نہیں آیا۔ فقط

حضرت مولوی عبدالجلیل علیہ

یوسلٹ ڈاکٹر عبدالجید صاحب علیہ وسلم
 مقام جلدیہاں ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان)

حضرت مولوی عبدالجلیل علیہ

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت تمہارا مفصل نشانہ بدھ کا لکھا ہوا آج خنبہ کو

بہت جلد ہی مل گیا۔ لیکن وزیر کی مشکلات سے بہت کلفت ہوئی۔ یہ انکار دینا عا کرنا ہے۔ اشد جلی شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے، تم میں کراچی کا خطریاں نہیں پہنچنا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ اس قسم کے محکوم سے یہاں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ تاہم اس کے علاوہ بھی جو اخبارات اور محکوم میں سخت فضا ہے جس میں ان پر بھی بہت اشتعال ہے۔ حکومت پاکستان کا تاہم اس کے علاوہ جو اب اس کا سخت اختیار تھا۔ تاہم اس خط سے معلوم ہو کہ وہ انکار کیا دی۔ یہ صبح ہے کہ سفر اس ناکارہ کے لیے بہت مشکل ہے۔ مگر اب راپور نے یہ نکتہ سرالعین ہی ایک ایسی جگہ ہو گئی جہاں فاس دیں مائل ہے۔ یہی ہے میں ۲۰ جون کو گیا تھا۔ مگر متہ کر رہا جا کر بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ ایک سترہ تک نہ دلیس آسکا نہ کھانا کھا سکا۔

اب تو بہت سے حضرات سے دیکھا اور دیکھا ہے جو چکنا ہے۔ مگر اس کا بھی اس تاریخ پر دلی ہو چکے کو کھانے کے ہیں اور مضرت کاٹھن بھی تمہارے متعلق بھی میرا دل چاہتا ہے کہ دو چار دن غائب نہ رہیں گے۔ یہاں تو چاہتا ہے۔ آج رات کی کٹریں سے بھائی کریم، اسٹریٹ دو دنوں لاہور کا بارہ کر رہے ہیں۔ پہلے تو خیالی تھے کہ پرچہ امنی کے لئے بھیج دیں مگر چونکہ اس خط بہت جلد ہی چھوٹ گیا اس لیے خیالی ہوا کہ شاید یہ ان سے پہلے چھوٹ جائے۔ اس لیے ارسال ہے۔ شاید کہ آنیکل مولانا عبد العزیز صاحب، آزاد صاحب ہیں اس کے واسطے زین الدین صاحب مولوی عبد الرحیم صاحب، ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام بخون قدوہ اسلام

محمد زکی
۵۴۴
بسم اللہ

عزیز مولوی عبد العزیز صاحب ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب
مقام مجاہدیان صلیب سرخوہ ڈھول پور پاکستان



عزیز مصلح!

بعد سلام سفون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ مورخہ، صفر مہینہ از ماہور سپونہا
روزانے مل جانے سے مسرت ہوتی۔ تم نے کھانا کھانا اور کھانا کھانا ہے۔ شوق
آجائو۔ میرا قصد تو اس سے سب حضرات سے ملنا تھا اور جبکہ کھانا اور وہی کا بھی
مل گیا تو پھر کوئی اشکال نہیں ہے۔ شوق سے جب چاہے آجائو۔ والد صاحب،
مربوبی و حید صاحب، ڈاکٹر صاحب کی خدمات میں سلام سفون۔

اسی وقت ڈاک سے کارڈ ملا کہ۔ ۳۔ جونہ کی کی شام کو رات حسین علی خان صاحب
کا چوڑی پور میں انتقال ہو گیا۔ دھائی منقرت اور ایصال ثواب کی درخواست ہے
بڑے خالص، حضرت قدس سرہ سے بڑا غصہ بھی تعلق تھا۔ فقط و سلام۔

عزیز مربوبی عبد الجلیل سید بوسانت ڈاکٹر عبد الحمید صاحب مدنی صاحب
مقام مجاہدیان۔ ضلع سرگودھہ (ضلع پاکستان) ۱۰/۵/۷۰۔ حبشہ



باسمہ سبحانہ۔ عزیز مصلح! الحاج مربوبی عبد الجلیل سید بعد سلام سفون۔ اسی وقت قاضی صاحب
نے تمہارا دستخطی پرچہ حثایت کیا اور بہت ہی اچھے وقت پر پہنچا تو اس میں مناجات کہ علی میاں کے
نام کا بھی کوئی پرچہ تھا اور اسی وقت عبد الحفیظ بھڑے صاحب نے کہہ جا رہا تھا۔ علی میاں دو ہفتے
میاں بیام کے بعد دو ٹنڈہ کو کہ گئے ہیں اور وہاں سے ایک دو دن میں شام کے دورہ پر جانے لے
یوں۔ وہ پرچہ تو عبد الحفیظ کو دیدیا کہ علی میاں اگر وہاں نہ ہوں تو صدی کو دے دے اس لیے کہ علی میاں
دو دن کے لیے طاعت بھی جانیے والے تھے۔ تمہارے والد صاحب کی بیماری سے بہت تعلق ہے
اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بندہ کی طرف سے سلام سفون کے بعد عبادت
بھی کر دیں۔ ان کی تمہارے اور مربوبی عبد الحمید کی طرف سے روئے اقدس پر صلاۃ و سلام نام لے کر
بھی اور حضرت نور الدین مرقدہ کے اعتراف کے عنوان سے بھی پیش کرتا رہتا ہوں اور دعا
بھی کرتا رہتا ہوں۔ حضرت قدس سرہ کا آنکھ میں بھٹی جاتی ہیں جاسکتیں۔ تمہارا خواب بہت مبارک

ہے۔ انشاء اللہ اگر ہر کہ در خارج تعدادی طرفت متوجہ ہیں۔ آیات مذکورہ کا ترتیب، بعد مقدم میر علیا علیہ السلام سے ختم ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں بعض جگہ ناسخ آیات مقدم ہیں اور تسبیح مؤخر، بخلاف کہ معلوم ہوتا ہے نہایت حد تک یہ طرفت انشاء اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی بار بار حج و زیارت کی دولت سے نواہے۔ اور گو کہ کھڑا چکاہوں کہ صلوات و سلام تو تم نبیوں کی طرف سے پیش کرتا رہتا ہوں رسولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد صلوات و سلام کہ میں کہ تمہارا محبوب تاملہ قاضی صاحب نے دیا تھا اس کا جواب ان ہی کہ دے دیا۔ یہ ناگوار و تمہارے یکے بھی علم و حل اور ترقی کی دعائیں کرتا رہتا ہے۔ اس طرف تعالیٰ علیم ظاہرہ یا اللہ سے مال مال فرما دے۔ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

مولوی وحید صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون مضمون و لہر فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم بقیم حبیب اللہ صاحب مدظلہم
(بحکم حبیب مدظلہ)

عزیزم سلام بعد سلام مسنون

سی وقت تمہارا لارڈ پہنچا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اخبار میں دی گئی یہ مضمون آپ کا تھا، مگر کہیں نے وہ اخبار نہ بھیجا جس سے معلوم ہوتا کہ کھجور تہرہ ہی ہے۔ حضرت عاقلہ صاحب ایک ہفتہ ہوا سال سے روانہ ہو چکے ہیں معلوم نہیں دیں چلے گئے بعد اس سلسلے میں مزید کیا کاروائی ہوئی۔ جب حافظ صاحب پاکستان سے تشریف لائے تھے کہ معلوم ہوا تھا کہ آؤ صاحب بھی ایک دو روزیں آئے والے ہیں۔ اس کے بعد بھی کئی دفعہ ان کے آگے کا خبر پہنچی، مگر اب تو عاقلہ صاحب واپس تشریف لے جا چکے ہیں۔ اب تو آئے گا کیا اتنا ہی ہے۔ معلوم ہیں کہ وہیں مستقل برکے یا بڑے توسیع ہو رہی ہے۔ والد صاحب اور مولوی عبد الوحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

ڈاکٹر عبد المجید صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون
 ذکر انظار العلوم
 بتو قلمب الدین ۲۱ ۵ ھ

عزیزم مولوی عبدالکلیل
 معرفت ڈاکٹر عبد المجید مقام مجاہدیان
 ضلع سرگودھا



عزیزم صلیہ!

بعد سلام مسنون۔ تمہارا رشتی پرچہ پہونچا۔ مژدہ بغیر رسی سے مسرت ہوئی۔
 یہ حضرات شبِ ثقیف میں میل سے یہاں پہونچے۔ چونکہ مولانا یوسف صاحب
 کو راج کسی جلسہ میں جانا تھا اس لیے وہ توکل شام ہی روانہ ہو گئے۔ بقیہ سب
 حضرات یہاں مقیم ہیں۔ البتہ قاضی صاحب آج رات پہونچ گئے ہیں کو ان کے پاس
 رات کے پور کا دیر تھا۔ ان حضرات کے پاس نہیں تھا۔ بھائی افضل دود قاضی صاحب
 کل شب میں شاہ صاحب سے ملنے گئے تھے۔ وہاں عطاؤ الرحمن سے بھی ملاقات
 ہو گئی اور سنا ہے کہ طویل گفتگو ہوئی۔ مگر میرے پوچھنے پر بھی بھائی افضل نے کچھ
 بتایا نہیں۔ قاضی صاحب نے البتہ اتنا کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ زندہ آ گئے۔ اب
 ان حضرات کی واپسی پر تیس کچھ مفصل لکھیں گے۔ ابھی معلوم ہوا کہ ر. و سمیر کے
 اجتماع کی بدولت بھی بحث میں آئی۔ یہ سب حضرات شب کی شب میں میل سے واپسی
 کا ارادہ کر رہے ہیں۔ والد صاحب، مولوی وحید صاحب کی خدمت میں سلام مسنون
 ان کی عدم آمد سے غلغلو ہے امید ہے کہ ان کی البتہ مختصر اب بچر ہو جائے۔
 یہاں ذاتِ دولت نہیں ہوئی۔ آنا وہ صاحب ابھی تک ٹھیکہ نہیں گئے۔
 قطعہ والسلام

عزیز مہمانوں عبدالحی علی سید معرفت بنیاد علیہ الرحمہ صاحب
مقام جہانوریاں، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان
تذکرہ: ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء
تذکرہ: ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء



عزیز مہمانوں!

بعد سالار سنوں، اس وقت تمہارا زمانہ سرور تھا، شہنشاہ پوٹھو تھو، اس میں
نوازش بھی پہنچنے لگی۔ اگر پورا اشتہار ہوتا تو کیا وہ اچھا تھا۔ ورنہ کم سے کم نوازش تو
پورا ہونا چاہیے تھا۔ یہ سب سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں
حالات سے قافی ہوا۔ آزاد صاحب ابھی کہہ رہے تھے، راجپوتوں میں مقیم ہیں، حافظہ علیہ الرحمہ
صاحب کی آمد کی خبر، دل میں سرور ہو رہی تھی۔ پھر یہ سب سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں
کوکب کی تجویز ہے۔ سنا ہے تو اب امر حتمی بننے لگا ہے۔ والد صاحب کی خدمت
میں سب سے پہلے اس کی خبر ہوئی۔ اب تو ماہ مبارک سر پر آ گیا۔ اللہ جل شانہ کی رحمت سے نوازے
جائے۔ یہ سب سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں
میں تکلیف نہ ہو، عزت نہ رہے، یہ سب سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں

بنو ظہر

تذکرہ: ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء

۱۲۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء

عزیز مہمانوں عبدالحی علی سید معرفت بنیاد علیہ الرحمہ صاحب

مقام جہانوریاں، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان



عزیز مہمانوں!

بعد سالار سنوں، وہی وقت کا رہا تھا، شہنشاہ پوٹھو تھو، حافظہ صاحب کی آمد
آمد کی خبر تمام لوگوں میں پھیل گئی۔ خدا کرے یا میں وجہ آمد و رفت ہو گئی جس کا
اشعار ہے، جس کا کہن اگر آپ کا خط ماہ مبارک میں پہنچے تو بندہ کے جواب کا
انتظار نہ کریں۔ میں حافظہ صاحب کے پہنچنے کی اطلاع دے رہا ہوں، پھر یہ سب سبھی میں
پہنچ رہا ہے۔ یہ سب سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں پھیل رہا تھا۔ سبھی میں

شہیں۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ ماہ مبارک کی مشغولیت میں اس ناگوارہ کو بھی یاد کر لیں۔ رمضان کے قریب کا وجہ سے منہ غل کا ہجوم ہے۔
 مولانا یوسف صاحب دو غفر کر تشریف لائے
 تھے۔ آج واپس تشریف لے گئے۔ ان کے دوران قیام کی جگہ بھی بہت جمع
 ہے۔ ٹوکرہ صاحبہ کی خدمت میں سلام مسنون، فقط والسلام۔ یہو طلبہ اہلین
 عزیز گرامی قدر بروی عبد العلیں سے ہونا جنت کی اکثر عید بھی صاحب ذکر کیا۔ مظلوم
 مقام جد و دیار۔ ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان ۱۰۲۳



عزیز و مستور!

بعد سلام اور مسنون۔ تمہارا بڑا بیٹا چچا اور بھائی بالکل ٹھیک ہے۔
 کوئی تاریخوں کے اعتبار سے جاننا صاحب پہنچ گئے۔ آج سہا پتی قیام
 سے کل گورائے پور کا وارڈ ہے۔ جوتنا پرچار و دو دو کا اصرار سچائے فیکٹری
 کے ٹیس کو کرنا چاہیے تھا۔ بچوں کے خیر میں اتنا کی خبرت بہت تعلق ہے۔
 والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حفاظت فرمائے
 فقط والسلام۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

عزیز گرامی قدر بروی عبد العلیں، تحفہ ڈاکٹر عبد العلی صاحب۔
 مقام جد و دیار۔ ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان ۱۰۲۳



عزیز و مستور!

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت کا رو پونچا میرا سفر چچا اسی جگہ پر ہے جہاں
 قمر چچا ٹھہر گئے تھے۔ انہیں میں انفاق و سرفرو کی شدت سے مانگوں میں بہت
 زیادہ تکلیف۔ اس سے یہ نہیں کہہ جا سکتا کہ یہ شہر ہو سکے گا یا نہیں۔ تمہارے

میرے دل سے دعا کرتا ہوں۔ مگر خیر ہے قوائدہ جل شانہ! مقدّم فرمائے مولانا
عبد اللہ صاحب دھرم کوئی کے حادثہ سے بہت ہی تعلق ہوا۔ اللہ جل شانہ اپنے
فضل و کرم سے مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اللہ واک
ایک ایک ہو کر اٹھتے جا رہے ہیں۔ اللہ ہی جانے کیا ہوگا۔ والد صاحب اور مولوی
عبد الوہید کی خدمت میں سلام مستوفی۔ فقط والسلام۔

عزیز مولوی عبد الباقی سلمہ مؤلف کتب عبد العزیز صاحب
مقام جدیدین۔ خلیفہ سرگودھا و مظفر آباد پاکستان

محکمہ تحریر
۸۲۶۴



عزیز اہل حق و سچ

بعد سلام سنو! اس وقت تمہارا کارڈ مورخہ ۴ شوال پر پہنچ کر موجب مسرت
ہوا۔ میان جمعہ کی شام کو ابراہیم علیہ السلام کی شہادت آئی۔ شعبہ کو بعد ظہر
افتخار کا اعلان ہوا اور کیا شنبہ کو عید ہوئی۔ پرسوں عید عظیم مولانا ابو سنیہ صاحب
کی مجلس میں رانیپور حاضر ہوا تھا۔ اسی الصبح وہاں سیدہ گنگوہیہ اور عہد کے وقت
گنگوہ سیدہ والیسی ہوئی۔ وہ حضرات آج صبح دہلی روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ
مولانا ابو سنیہ صاحب کا جنازہ طیارہ ۲۹ مارچ کو بھی سے روانہ ہو گا۔ اگر اس
ناکارہ کی حالت ہی میں رہے تو اسی میں دعا کی تجویز ہے۔ حافظ عبد العزیز صاحب
یکم مارچ کو رانیپور سے چل کر ایک مہینہ کے لیے سنبھلی قشریہ لے جائیں گے
وہاں ۱۰ مارچ کو واپس آکر سیدہ صاحبہ۔ دہلی کا انڈیا میں سفر میں نہیں۔
نئی دہلی میں اس کو بھی داخل ہو کر مولوی عبد اللہ خان دہلوی آخر شعبان میں رانیپور
کے اردے سے آئے ہونے تھے۔ مگر اس کے بعد رانیپور نہیں گئے۔ حالانکہ میں
نے کئی دفعہ مشورہ بھی دیا۔ میرے ساتھ ایک شیب کے لیے گئے تھے۔ اب بھی
یہاں مقیم ہیں۔ اور حضرات دہلی رمضان میں آتے رہے۔ حافظ صاحب ان سے
تیم و وعدہ فرماتے رہے۔ مگر عید کے بعد سے وقت میں گنجائش نہ ہونے کا عند فرما

ہے ہیں۔ رمضان اللہ کا شکر ہے۔ بڑی محنت و عاقبت سے گذرا۔ مگر اس کے بعد سے انفعال اور تنہکان خوب ہے۔ مولوی عبدالوحید صاحب کی خدمت میں سلام سنوں۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بھی سلام سنوں۔ فقط والسلام عزیز گرامی قدس مولیٰ عبدالمیل صاحب معرفت ڈاکٹر عبدالحیہ صاحب رحمہ کریم بتم محمد متعب مقام جھاریاں۔ ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) ۱۷/۱۰/۷۷



حرم سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا۔ وزیر کی گزٹ سے بہت تعلق ہوا۔ ختی اٹالی خاتون اپنے فضل و کرم سے باجن وجوہ اس کی تکمیل کراوے۔ تم نے اپنے اور مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے آزاد صاحب والی روایت کی تردید کی اس سے مسرت ہوئی۔ اگر سہولت ممکن ہو تو مولوی محمد علی صاحب سے براہ راست آزاد صاحب کو بھی اس کی تردید لکھوادیں تاکہ ان کی غلط فہمی بھی دور ہو جائے۔ حضرت حافظ صاحب نے ماہ مبارک تورائے پور گزرا۔ ۱۷ مارچ کو دہاں سے چل کر ایک شب یہاں قیام کے بعد سنبھل تشریف لے گئے ہیں۔ پاکستانی رفقا کے علاوہ آزاد صاحب، مولوی عبدالمنان راجپوری بھائی الطاف وغیرہ حضرات بھی ساتھ ہیں۔ مولوی عبدالمنان صاحب دہلوی نے سال رمضان سہارنپور گزرا اور اب تک یہیں مقیم ہیں اور اس ناکارہ کی دعا لگی تک یہیں قیام کا ارادہ ہے اس وقت یہاں موجود ہیں ان کی طرف سے سلام سنوں۔ والد صاحب کی خدمت میں دونوں کی طرف سے سلام سنوں کے بعد درخواست دعا۔ مولوی عبدالحیہ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام سنوں۔ مولوی عبدالرحمن کے بھی رجوع کے بعد سے تین چار خط طلب دعا وغیرہ کے آئے۔ حافظ صاحب کا ارادہ ۱۷ مارچ کو سنبھل سے دہلی کا سجدہ و تعین دن قیام کے بعد پڑھنا چور جو کر لاہور کا ارادہ ہے۔ فقط والسلام۔

ذکر کیا۔ سلام ہر حرم

۲۳

تیم قطب الدین

عزیز مومنی عبد الباقی المعروف علی کو عبد الباقی صاحب دین و
 مقام جادریاں - ضلع سرگودھا درمنڈیا پاکستان



۱۳۸۴ھ - ۶۵ - ۱۹۶۳ء

عزیز مومنی

بعد سلام سفین . بالی کے بعد سے آئیں خط لکھنے کا بہت ہی تقاضا طبعی ہوتا
 پر وہاں مگر یہاں آنے کے بعد سے مکان ، صنعت ، وہانوں کا مجموعہ . اس سب کے ساتھ
 یہ کہ پانچ ماہ گزر جانے کی وجہ سے آنے ہی سہی بھی شروع کرنا پڑا کہ بخاری اب کس
 بند تھی . اس کی وجہ سے مکان اور بھی ہو جاتا ہے . آج رات حافظ صاحب بخاری
 کے پہونچ گئے . پہلے سے کوئی اطلاع نہیں تھی . یہاں کا مارا رات کو گیارہ بجے پہونچا
 البتہ وہی کا مارا کل صبح ۱۰ بجے مل گیا تھا . جس پر مومنی عبد الباقی المعروف علی
 کے والد شام پہونچ گئے تھے . ان سے رات کی آمد کی اطلاع ہو گئی تھی . یہاں
 کی خبر سے بہت تعلق ہوا . اللہ کا شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا . اللہ تعالیٰ
 آئندہ بھی محفوظ رکھے .

میں مومنی یوسف صاحب مشکلی کو راپور چند گفتگوں کے لیے گئے
 تھے . وہاں مولانا عبد الرحمن صاحب کی بھی زیارت ہوئی . کوئی گفتگو نہیں ہو سکی .
 ملاقات البتہ برابر رہی . والد صاحب ، مومنی عبد الوحید صاحب سے سلام
 سفین . قاضی صاحب کی خدمت میں سلام فقط والسلام . از حقیر شہید

سلام سنون۔ بقلم شمیم
 عزیز مہروری عبد الحلیل سلمہ نورالستغی کاظمہ عبد الحمید صاحب
 تمام مجاہدیاں۔ ضلع سرگودھا۔ دھڑائی پاکستان
 محمد زکریا، ملاحظہ علیہ
 ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ



عزیز مہروری! السلام
 بعد سلام سنون۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا۔ یہ نامکارہ سفر حجاز کے بعد
 سب تک مختلف امراض کا شکار رہے۔ اول دس پندرہ روز تک روزانہ حوا
 کا سلسلہ رہا۔ دوپہر کو کھانے کے بعد شروع ہوتی تھی۔ رات کو بارہ بجے کے بعد اترتی تھی۔
 بعض مرتبہ رات کو بھی نہ اترتی تھی۔ اس کے بعد سے دینی درو کا سلسلہ ایسے زور
 سے شروع ہوا کہ میں دن تک۔ اور بھی نہ جاسکا۔ نمازیں بھی اکثر کچے گھر میں پڑھتی
 پڑی۔ سیتی البتہ کسی دن ناظر نہ ہوا۔ کبھی گھر پر اور اکثر مدستہ میں کی مسجد میں بیٹھ کر
 پڑھتا رہا۔ اب انقدر ہے مگر ضعف زیادہ ہے۔ تم نے یہ کہا تھا کہ حضرت گنگوہی
 نور اللہ مرقدہ نے درود شریف میں بعد اکل معلوم لکھا ہے کہ کوئی کلام کیا ہے۔ وہاں
 ارادہ کیا کہ تم سے تذکرہ در شہید لے کر دیکھوں مگر وقت نہ ملا اس کا حوالہ تحریر
 کریں کہ کس جگہ ہے۔ علی میاں اپنی آنکھ کے سلسلے میں بھی گئے ہوتے ہیں۔ وہاں
 سے دلپسی پر دہلی ہوتے ہوئے ۹ ستمبر کو یہاں آئے کو کھا ہے۔ حافظ عبد العزیز
 صاحب اہل دہلی کے یار و نور پر گزشتہ غلبہ کو چند دن کے بیچے دہلی گئے ہیں۔
 والد صاحب، مہروری عبد الحمید صاحب اور خواجہ صاحب کو سلام سنون۔
 فقط والسلام۔ بقلم حامد

عزیز مہروری عبد الحلیل سلمہ معرفت خواجہ عبد الحمید صاحب
 تمام مجاہدیاں۔ ضلع سرگودھا۔ دھڑائی پاکستان
 محمد زکریا
 ۷۸ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ



عزیم سلوک!

بعد سلام مسنون۔ مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا موقوفہ اشغال اور اس کی تفصیل تو تم نے سن لی ہوگی۔ اور یہی سن لیا ہوگا کہ ان کا جنازہ ایک گھنٹہ پانچ منٹ میں لاہور سے پہلی پہنچ گیا۔ نہ تو پوسٹ مارٹم ہوا نہ عمل جراحی ہوا نہ کوئی دوا مہر کی گئی۔ پاکستان کے حکام نے بیکر دیا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ کس ملک کا ملکہ تھا کہ تابوت پر ہم ایک سیل لگا دیں گے جس کی دہرے سے جہد و تان والے تابوت کو نہیں کھول سکتے ورنہ احتمال بن کے معائنہ کا ہے اور اس واقعے نے ہمارے اہل فکر و شکلاست، مجبوریاں جو تم نے حضرت نور اللہ مرقہؒ کے تابوت کے سلسلے میں ہیں پڑھائی تھی اور تمہارے اعتماد پر ہم ساری دکانستیں ہم ساری طرف سے رہے اور تھے رہے ان سب کی تکذیب ہو گئی۔ بھیننے والے اس وقت بھی وہی افضل اور قریشی تھے جو اس وقت بھی تھے اور حضرت نور اللہ مرقہؒ کے موقع پر ان کے علاوہ حضرت کے خدام میں بڑے بڑے افسران بھی تھے۔ ان دونوں کا بیان یہ ہے کہ ہم سے تو حضرت کے وقت میں یہی کہ کیا کر ڈھڑیاں ملے شہ ہے اس کے خلاف کوئی بات قابل سماعت نہیں۔ اگرچہ حضرت قدس سرہ کی قضا کے خلاف حضرت کے جنازے کے دیکھو نہ آئے کہ جتنا قلق ہے اور جیشہ رہے گا۔ اتنا نہیں تو اس سے آدمائے تائی فلق مولوی یوسف کے جنازے کے منتقل ہونے کا ہوا۔ اس لیے کہ مجھے بعد میں مولوی انعام نے یہ بتایا کہ جب حضرت قدس سرہ کا واقعہ پیش آ رہا تھا اس وقت بار بار مولانا یوسف مرحوم نے مولوی انعام صاحب سے یوں کہا کہ اگر میرا انتقال سفر میں ہو جائے تو مجھے رہیں دفن کر دینا اگر ریل میں ہو جائے تو برابر کے اٹیشن پر اتار کر دہیں دفن کر دیجو۔ مجھے کہیں منتقل نہ کیجود۔ اگر مجھ اس کی جھل سے خبر ہو جاتی تو میں لاہور کے علاوہ کہیں کا مشورہ نہ دیتا۔ میرے پاس پہلا ٹیلیفون ساڑھے چار بجے حادثہ کا پہونچا۔ دوسرا ٹیلیفون ساڑھے پانچ بجے دفن کے متعلق میری رائے دریافت کرنے کا پہونچا۔ میں تو ہماری رطایات

پر یہ سٹہ شدہ مسجد رہا تھا کہ کوئی صورت نہیں۔ پھر بھی میں نے حضرت قدس سرہ کے جذبہ کے تحت یہ کسلا دیا تھا کہ اگر دہلی آنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہو تو اچھا ہے ورنہ رائیونڈ میں۔ ساڑھے گیارہ بجے تیسرا بیمنون ملا کہ جہاز کا انتظام ہو گیا۔ ایک بجے جنازہ چلا تو تین بجے نظام الدین پہنچ جائے گا۔ مگر وہ بجائے دو گھنٹے کے ایک گھنٹہ پانچ منٹ میں پہنچ گیا۔ البتہ روانگی میں تاخیر رہی اور

اس لیے پہونچا تو تین ہی بجے۔ مگر وہ بجے چل کر دہلی سے رانچرہ کے واسطے کار کا ریانہ سے زیادہ پانچ گھنٹے کا تھا اور بھائی اکرم کی کار کا تو تین ہی گھنٹے کا تھا اس لیے کہ میں اچھی کار میں دہلی سے ساہنپور تین گھنٹے میں پہونچتی ہوں۔ مقدرات کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ نہ سعادت کی تمنا ہو رہی ہوئی نہ عزیز یوسف مرحوم کی۔ ہرگز جنازہ کے مشغل ہونے کی اطلاع نظام الدین میں نہیں تھی وہاں حادثے کی اطلاع بھی سات بجے پہونچی۔ اس لیے حزنہ آروں منشی بشیر وغیرہ مجھے اطلاع کرنے اور مجھ سے ملنے کے واسطے آٹھ بجے وہاں سے کار میں چل کر ساڑھے گیارہ بجے یہاں پہونچے جب یہاں پہونچ کر ان کو جنازے کے دہلی جانے کی اطلاع ملی تو وہ میرے لے جانے پر مسر ہوئے۔ اور ایک بجے مجھے ساتھ لے کر چار بجے نظام الدین پہونچ گئے۔ جنازہ وہاں تین بجے پہونچ چکا تھا۔ چچا جان کے برابر غربی جالب بہت عظمت میں قبر کھودی گئی لیکن پختہ زمین تھی بہت دیر لگی۔ ساڑھے گیارہ بجے تدفین عمل میں آئی۔ کیونکہ پہلے ہم سے تو یہ کسلا دیا گیا تھا کہ آٹھ بجے قریب پہونچ جائے گی۔ اس لیے ساڑھے آٹھ پر نماز کا اعلان کر دیا تھا۔ پھر بھی قبر کے خنڈا میں ساڑھے نو پر نماز ہوئی۔ نماز کے بعد میں قبر میں دیر ہوئی ہی چلی گئی۔ یہ ناکارہ پیر کی صبح کو واپس آگیا۔ والد صاحب کی خدمت میں بعد سلام ستون درخواست دعا ہوئی وحید صاحب سے بھی سلام ستون۔ عزیزان مولیٰ نعیر و حکیم ایوب دہلوی کے اسلامی جنازے سے حج کو گئے۔ فقط والسلام

عزیز مہربانی عبداللطیف سید لکھنؤی اور مولانا محمد صاحب
مقام جہادریاں - ضلع سرگودھا و ضلع پاکستان
محمد کریم - شعبہ
۵ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۸۵ھ - ۶۶ - ۱۹۶۵ء

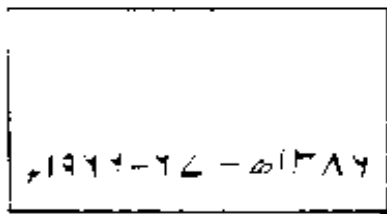
عزیز راجی تہ عافاکم اللہ وسئلہ

بعد سلام مغنون، اس ناکارہ انکی آمد نظام الدین کی کئی ماہ سے مل رہی تھی اس
وقت نشانی استہان کی وجہ سے جو کئی گزشتہ سے شروع ہوا ہے یہ ناکارہ کل بیچ
روزہ ہو کر گیارہ بجے نظام الدین ہو گیا۔ پوسوں مقام کی ٹوک میں تیار ہوئے مل تھا۔
وہاں تو پڑھنے کا وقت ہی نہ ملا۔ ساتھ ہی آیا تھا۔ یہاں پہونچ کر پڑھا۔ غرض عافیت
سے سرست ہوئی۔ نیا کو کی رسید سے ہی سرست ہوئی۔

یہاں پہونچ کر رات یہ عارضہ پیش آیا کہ عشاء کے قریب حضرت مولانا محمد رحمت
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دورہ پڑا۔ یہ دورہ کامرنا تو ان کو قہریم تھا۔ چاہا تو ان کے
زبانے میں بھی پڑا۔ مباح تھا۔ دوسری یوسف مرحوم کے بعد سے پڑھ گیا تھا۔ غرض ان
میں تو اس ناکارہ سے ملاقات نہ ہو سکی کہ یہاں کتنے لوگوں کا جھوم رہا۔ قہر کے
بعد آنکھ بیکہ پردہ کر کے حجرت میں سب مستورات کو بڈیا تھا۔ یہاں آئے ہی ان
کو دورہ پڑا اور دورہ پڑتے ہی پندرہ منٹ میں انتقال فرما گئیں۔ انشاء وانا لہ
ما جعون۔ رات کو بڑھائی بجے تہ نین عمل میں آئی۔ قاضی صاحب کو بھی اس حادثے
کی اطلاع کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ بڑے سہولت میں مغنون سے بھائی افضل کو

بھی اعلان کر دیں۔ مولانا محمد رضا صاحب کی علالت کی خبر سے بہت ہی قلق اور فکر ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کا مارے جلد استرجاع عطا فرماوے۔ ہند کی طرف سے یہ بھی سلام سنوں کے بعد عیادت کر دیں۔ یہ بھی ٹھکانے کو یہ ٹھکانہ آپ کے لیے دل سے امداد صحت کر رہا ہے۔ عزیزان مولانا افاضیہ الحسن۔ صاحب سلمہ و مولوی بارون صاحب سلمہ کی طرف سے سلام و سنوں۔ عزیزان اہل احسن بھی یہ سب سلام سنوں کرتا ہے۔ خواجہ عبدالجبار صاحب سے بھی سلام سنوں
آقا و السلام

عزیز مولوی عبداللہ صاحب سلمہ ابوساکنہ کٹر علیہ الرحمہ و کرامتہ علیہ السلام
صاحب رفیقہ منعم۔ مقام چناریں ضلع رگودہ (غربی بنگالہ) ۵۱۰۰
بشیر علی رحیم



عزیز مولانا

بعد سلام سنوں بہت دیر مل مرتے کے بعد اسی وقت تمہارا ڈیوٹی پوائنٹ
حاضرت نے سہرت جوتی۔ یہاں بھی بھائی علیہ الرحمہ غیریت ہے۔ لیکن یہ ناکارہ اپنے اس مرض
تعمیر کے علاوہ تقریباً ایک ماہ سے کمر اور سہ کے درمیان مبتلا ہے، جسمانی و بہت
نار بھی پیچ کر پڑھنی جوتی ہے اور بھتی بھی چار پانچ کچھ ایک کار مشین سے پڑھتا ہوتا ہے
تم نے کہا کہ اس سے پہلے ایکس کارڈ لکھا تھا۔ قریب میں تمہارا مونی خدانا بھیجا
نہیں۔ تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آتا جس کا میں اسی وقت جواب لکھوا تا ہوں۔

تلمیذی جلسہ سمجھا تھا، لیکن بعد میں ایک روایت درجہ کے جلسہ کے معنی، دوسری معنی کی سنی۔ شاید اسی دوسرے روایت کے ذکر کے بارے میں آپ نے مجھ غریب کو بلے خبر دیکھا۔ خبر نہیں میرے خط سے تمہیں ناؤ نہیں لگیا ہو گا۔ وہ اشتہار بھی ضرور بھیج دیں۔ مناسبہ کہ حضرت حافظ صاحب نے اتفاقاً سے چند لوگوں کو بلایا ہے جس کی بنا پر آج رات کو مولوی عتیق اور فضل الرحمن دل سے رد و ہو گئے۔ باب تک معلوم نہ ہوا کہ بعض لطافت ہے یا کہ لود چیز؟ روایات چلتی ہی رہتی ہیں۔

والد صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب سے سلام سنوں۔ تادم صاحب قریبی گستاخوں پر ناراض ہو گئے ہیں۔ میں نے عزیز احسان کے مکان کے سٹیل میں بلادہ بھی بہت کی تھی۔ بہر حال سلام سنوں کے بعد معافی کی درخواست پیش کر دی۔ کچھ دیر ہی ایسا ہے کہ مدت کی ہر چیز سے دھشت ہو جاتا ہے۔ اس دھشت میں نہ معلوم کیا کیا کچھ دیا۔ ڈاکٹر صاحب سے سلام سنوں۔

فقد السلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم احمد جادی النہدیہ مستطعمہ محمد



عزیزم سلمہ!

بعد سلام سنوں۔ اس وقت تمہارا کارڈ موبائل پر سوال پورے کر رہا ہے۔

سرت بوا یا ابھی عید جید کو برائی اور منہ دستان میں کسی جگہ کوئی اختلاف کی بس خبر نہیں سنی۔

۶۹ کا طالع صاف تھا مگر پانچ نظر نہیں آیا۔ ماہ مبارک کے بعد سے طبعیت خراب ہے۔

معلوم نہیں مکان ہے یا غیر مکان ہے کہ ماہ مبارک دو سال سے دار جدید کی مسجد میں

گھومتا ہے۔ وہاں کھانا، پینا، بیٹنا، قیلا، سور، ایک ہی جگہ رہتے ہیں۔ صرف پیشاب

کے لیے مسجد ہی کے دروازے میں دو تین قدم بیٹنا ہوتا ہے۔ بمبائی اکرام صاحب

ایک چھتے کے نیچے دیلی گئے ہوئے ہیں۔ والد صاحب، بمبائی عبدالنوحید اور بشرط

سہولت تانہی صاحب سے سلام سنوں کہہ دیں۔

عید کے دن علی یوں کے پاؤں میں تھریں کا درد بہت شدت سے ہوا۔ مگر

جواب میں آسانی ہے۔ البتہ اس میں دشمنی ہے کہ جو کارڈ میاں صاحب کے پاس موجود ہے وہ ۵ پیسے کا ہے اور مزید دشمنی یہ کہ آپ کے خط و کتابت کا اکثر عہد جمید کی معرفت ہی جاتے رہت اور وہ آج کل خود حج میں آئے ہوئے ہیں۔ مگر مکر میں تو تقریباً نصف ان سے ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے اپنا تھکاوٹ بھی اس مشن سے لڑا دیا تھا کہ سووی جیل کے خط ویر سے ہی معرفت جاتے ہیں۔ مگر یہ نیز اس کے بعد ان سے ملاقات نہیں ہوئی حالانکہ انہیں یہ صحت کے پیش نظر تھا۔ پہنچ جائیں گے یا نہیں۔ اللہ اکرے و عل جاکے عزیزان القامہ دہرون، مروتی، حمید، شہبازی، شہبازی، شہبازی اس وقت مجلس میں ہیں ان سب کی طرف سے سلام سنوں۔

آج سے یہاں مسجد نور میں تین دن تک تبلیغی اجتماع ہے۔ سب صاحب قریشی صاحب، افضل صاحب، بھائی عید، ابوبابہ و دیگر میاں موجود ہیں۔ اس وقت میرے پاس نہیں رہا یہ کام سلام سنوں پہنچا دیں گے۔ البتہ قاضی صاحب کی تین چار دن سے حاجت خراب ہے۔ وہ حرم شریف کی کمزور ایک۔ چند مہینے پر ہیں۔ یہاں نہیں آئے ہیں۔ آنت کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ایک دن تکلیف زیادہ تھی۔ اس کے بعد تھوڑا سا فوٹو آفا تو بکھڑکھڑا دیا وہ قمری صاحب کے گھر آئے ان کو دیکھنے سے روک رکھا ہے مان سے بھی انشاء اللہ سلام و دینام پہنچا دیں گا۔ والد بھی دینام و ایک کا علاج مینا کی زمین، ان کے بھائی انیس مہینے زمین، انہا بن صاحب و دیگر میاں موجود ہیں۔ سب خیریت میں ہیں۔ اس وقت اپنے تبلیغی مشاغل میں مشغول ہیں۔ عزیز بوا حسن بی بیار موجود ہیں۔ اس کی طرف سے بھی سلام سنوں۔ والد صاحب، بھائی و عید صاحب سے بھی سلام سنوں کہ وہ دن مزید پر بھی میری طرف سے سلام سنوں عرض کر دیں۔

یہاں سے ۲۶ اپریل کو قہار سے ہوائی جہاز سے۔ ونگ ہے۔ تجوز نور کو کراچی واپس کرے، مگر چونکہ ہم لوگوں کے پاس پورٹ سے پاکستان کا ٹکٹ لگایا ہے اس لیے قیام کی صورت مشکل ہے۔ بلکہ اس میں بھی دشمنی ہو رہی ہے کہ اس میں بھی براہ

اچھی ہو سکے گی۔ اس جیسے شگفتہ جدہ سے بھیجی، ایسی کا ہے۔ اگر خط لکھتے تو براہ
 رحمہ اللہ حسب فی خدمت میں سلام سنوں نے ہی ضرور مانگی درخواست اور تحریریں
 لکھیں۔ اگر کاتب سلام سنوں والا اس وقت، فقط والسلام
 عزیزم مولوی عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ صاحب
 تمام جہاں یار، ضلع سرگورہ، مغربی پاکستان، ۲۰ محرم ۱۳۸۹ھ جمات
 بقدر احسان



عزیزم سلام!

بعد سلام سنوں، اسی وقت تمہارا کالم مارا۔ مجھے بھی اس کا بہت تعلق ہے
 کہ بات ہی وقت تھا اور اس سے زیادہ تعلق اس کا ہے کہ بھڑیاں حاضر ہیں نہ
 ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ شاء۔ ولایت کے اسباب پیدا کرنا ہے۔ تمہاری، مکہ اشتیاق
 تو مجھے بھی ہے۔ مگر یہاں کی مشکلات طرفین کے لیے موجب وقت ہو رہی ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ہی سہولت پانے والا ہے۔ سفر سے واپسی کے بعد، سے طبیعت بہت
 زیادہ خراب ہے۔ اول تو میں مکان کا اثر سمجھتا ہوں، مگر اب تو طبیعت پر لحاظ
 روزانہ نہیں ہونے کی وجہ سے مکان بھی نہیں کہا جاسکتا۔ واللہ صاحب، وہی کچھ
 صاحب، جو کچھ اللہ العزیز صاحب اور بشرط ملاقات کا فی صاحب سے بھی سلام
 سنوں کہیں سوانح اللہ العزیز صاحب، عزیز ہارون بھی کل سے آئے ہوں۔ میں
 ان کا کلام سے سلام سنوں، فقط والسلام۔ بقدر احسان۔ یکرا، ۱۰ محرم ۱۳۸۹ھ
 عزیزم مولوی عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ صاحب تمام جہاں یار، ضلع سرگورہ۔



عزیزم سلام!

بعد سلام سنوں، اسی وقت مسرت نامہ مورخہ ۲۰ بیع اللہ تعالیٰ جون کو
 پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ کوئی جواب طلب بات اس میں نہیں ہے۔ جہز حکم دعا
 کے ہوئے کے بھی اللہ اور اللہ تعالیٰ میں دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شاکر ہو۔

اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ مگر وہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے
تم سے ملنے کو تو واقعی بہت جی چاہ رہا ہے مگر مقدرات کا کیا علاج ہے؟

شاہد کو آزاد صاحب کے برادر زادے بلال کا نکاح پیر جی عبدالغنی کی
لڑکی سے بہت دن ہوئے، ہوا تھا، گذشتہ دو شفیقہ کو اس کی رخصت ہوئی ہے۔
اور مشکل کو بہت زوردار ولیمہ آزاد صاحب کے یہاں وسیع پیمانے پر ہوا ہے۔
یہاں سے صابری صاحب، برادر خالصا جان وغیرہ خصوصی احباب کو بھی دعوتیں
دی گئیں تھیں۔ صابری صاحب کی کار میں ان سب کا جانا ملے ہوا تھا۔ پھر معلوم
نہیں کیا ہوا۔ ملاقات کی فہم نہیں آئی۔ آزاد صاحب بھی سنا ہے اس سلسلے میں
شادی کا سامان وغیرہ خریدنے لگی دفعہ آئے، ہم بڑے والیں چلے گئے۔ ملاقات کا
وقت نہیں مل سکا۔ سنا ہے کہ جدید محترمہ کا قیام کوٹھی میں ہے۔ یہاں آجکل
بارشوں کا خوب زور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ والد صاحب
مولوی عبدالوہید ڈاکٹر عبدالحمید سے سلام سنوں۔ مزور شریفہ پر بھی سلام عرض
کر دیں۔ بشرط سہولت قاری صاحب کی خدمت میں سلام سنوں فور خیریت
کہہ دیں۔ فقط والسلام بقلم عبدالرحیم

عزیز مولوی عبدالحمید صاحب علمہ معرفت ڈاکٹر عبدالحمید صاحب لکھا یہاں علم
مقام جھانوریاں - ضلع سرگودھا و مغربی پاکستان ۳۴ بجاری الاول ۱۳۷۷ھ



عزیز سید!

بعد سلام سنوں۔ اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا۔ شہرہ عافیت سے فخر سرت ہوئی۔
لیکن موانا محمد محمد صاحب نقشبندی کے عاثر احتمال سے واقعی رنج ہوا۔ اللہ والوں
کا وجود ختموں سے امن کا سبب ہو کر رہتا ہے۔ وہ ایک ایک ہو کر اٹھتے جاوے ہیں
اور شہرہ سادہ بڑھتا جا رہا ہے اور اس پر جتنے بھی حوادث پریشانیوں مسلط ہوں ہوں
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ کاغذ صاحب غالباً سیلون سے لپس

وعدہ صاحب اور مولوی وحید صاحب سے بھی سلام سنوں، ڈاکٹر عبدالحیہ صاحب
 سے بھی سلام سنوں، نقطہ السلام بقلم عبدالحیہ
 عزیز مولوی عبدالحیہ صاحب، معرفت ڈاکٹر عبدالحیہ صاحب، ڈاکٹر عبدالحیہ صاحب،
 مقام جھارپور، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان، لاہور، پاکستان



عزیز مولوی!

بعد سلام سنوں، پرسوں کی ڈاک سے تمہارے تین مسلسل سہارڈیک وقت بہت
 ہی اچھے وقت پر پہنچے، اس لیے کہ سہارڈیک کے تبلیغی اجتماع کے سلسلے میں علی میرا
 اور عزیز اقسام دونوں آئے جوئے تھے اور دونوں نے پڑھے۔ جہاں تک سہارڈیک کے
 جلسے کا تعلق ہے ہم اہل مدارس اس کا خلاف کر ہی نہیں سکتے، مگر ہرگز جلسہ میرے
 حضرت قدس سرف کی اسیل حکم میں ہمیشہ ہوتا رہا۔ اور اولیٰ العلوم و دین کا جلسہ تبار میں رہا
 پھر بدیش و جوہ سے بند ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت مدنی نور اللہ ترمذی نے غلط فہمی کے علم سے
 اس کو پھر پڑے انتہام سے جاری فرمایا۔ اکابر اہل مدارس کی نگاہ میں مدارس کے لیے
 جلسہ ضروری ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت رائے پوری نور اللہ
 مرقدہ کے ذوق کے باطل خلاف تھا۔ سب کو معلوم ہے کہ حضرت قدس سرف کی
 قرآن اور دینی مذاہر کے جلسے میں اپنی طبیعت کے خلاف صرف میری ولہاری میں
 ہوا تھی اور بیکار قادیان کا خیال ہے پنجاب بدعت گروہ ہے وہاں بہت جلدیافت
 کی طرف میلان ہو رہا آسان ہے۔ اس لیے تمہارے لیے بہت ضروری ہے کہ
 بہت احتیاط سے کام کر دے مبادا مصالح کی بجائے مفاسد کی طرف رخ ہو جائے
 تو یقیناً بہت نامناسب ہو گا۔ بالخصوص عورتوں کی شرکت بہت سے مفاسد کا ذریعہ
 جانے لگی۔ بھائی ابراہیم سے میری طرف سے بعد سلام سنوں کہ میں کہ بڑوں کی ناراضی سے
 نتیجہ نہ ہوتا چاہیے اللہ کے یہاں وہ ایسا اوقات موجب ترقی بن جاتی ہے مینوم
 نہیں کر رہے ہیں اس سے واپسی پر بھائی ابراہیم پھر دوبارہ سرگودھا گئے تو کیا ہوا؟ کہ اب

کے لیے ہم دس روپے اس سے سہولت خوش ہوا۔ انی چل کر شام کو قیامت سے تڑپا
 اور خان کی چیرائی کی خوشی سے سہولت سہولت ہوئی۔ اس نے کہا: اس بار سے یہ سہولت
 کو قیامت سے تڑپا۔ وہاں سے سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا



مرزیم قلند!

بہ سہولت سہولت۔ انی وقت سے سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا

مولوی عبدالحق صاحب دہلی تھیں۔ ان کے سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا

مرزیم قلند! سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا

مرزیم قلند!

بہ سہولت سہولت۔ انی وقت سے سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا
 سہولت سہولت ہوئی۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا۔ اور شام کو قیامت سے تڑپا

لوگوں کے تباہی پر بھی صورتوں میں پہچانی باقی۔ تو وہی میدانِ میراں تھم چکا ہے اور انہوں نے سیر پر سنا جاتا ہے کھانوں کی تھکن نہیں دیا کیونکہ زمانہ ہمارا پھر وہی میں گزارنے کو ہے۔ سب ہیں، تو ہم کوئی جاننے والا ملا تو تھا کہ ان کے لئے تصدیق و توثیق۔ فاضل صاحب نے کمال سے واپس آئے ہوئے ان کی خدمت میں سلام مسنونہ کے بعد دعا کی درخواست۔

اگرچہ یہاں ایک شام سے سردی کی دہر سے جا بگاڑا، مگر زودت ہے اس کے باوجود انعامِ الہی کی ضروریات کی بنیاد پر ہم تو یہ کوئی کسبت کے لیے دہلی کو وعدہ کر رہے ہیں میں مبادیات بھی جانتا ہے۔ - یہی ہے جو آئی کہ جو ہر مذہب و مکتب میں اس سے آج کل ۲۰ - ۳۰ - ۴۰ خطوط و عموماً اور سب سے اور تمام لوگوں کی آمدنی، اخلاص تو ۱۵ شعبان کے بعد آتے قی کی کثرت سے مل رہی ہے اس لیے اب تو بظاہر عجب سے پہلے اس کے لئے وقت نہیں ملے گا۔ - زمانہ یہ آپ بھی اس سے کار کے لیے کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں ہر وقت کامیاب کر دیں۔ - یہ ملا کہ بھی انشاء اللہ دنیاوی سے غافل نہیں رہے گا۔ - اللہ صاحب، مولوی حمید اور حمید سے سلام و تحنن کے ہیں۔ دعا کی درخواست۔ - مولوی صاحب اور فاضل صاحب سے خاص طور پر۔ - انشاء اللہ السلام بقول علامہ محمد عزیز مولوی عبد المجید صاحب مولانا صاحب صاحب انفاق لکھ کر۔ - کہ باخدا میرا موم عبد المجید صاحب مدظلہ العالی تمام جامعہ امان خاں خلع سکھ (انگریزی پاکستان) "شعبان، ۱۴۰۷ھ



عزیز و مخلص

بعد سلام مسنونہ۔ - اسی وقت محمد را کا رٹو میرزا بہ شوال مجاہد پہنچے اور موجب خدمت جوار میں۔ - مسرت ہوئی کہ انسانی خدمت کے باوجود جمہوریت کی پابندی ہوئی رہی۔ - اللہ تعالیٰ فرما دے قبول فرما دے۔ - انتقامت اور ترقیات سے نوازے۔ - خدائی خدمت میں توبہ آگاہ بھی تھا رہا تھا کہ یہ لکھ کر کچھ لکھ رہے ہیں بہت جلدی۔ - اپنے مشائخ میں میں دو چار دوستوں کے ساتھ کوئی نہیں پوتا تھا رہا رہے

رہنماں فریب پارہ تھے۔ بار بار دلیوی منور، مفتی محمود اور خاص احباب سے اظہار
 تعلق بھی کرتا رہا۔ کئی سال سے عادیہ پارک کا میلہ بہت ہی بڑھتا جا رہا ہے۔ زمیں
 اخیر میں ۴۰۰ سے زائد ہو گئے تھے۔ مدرسہ محمدیہ میں تو کئی سال سے جگہ نہیں رہتی
 اس لیے تین سال سے عادیہ پارک دارالطبع محمدیہ کی مسجد میں گذرتا ہے۔ ۲۹ کو
 سب محمول چلا گیا تھا۔ ۴۰ شوال جمعہ کو مجبوری کی وجہ سے آٹا پڑا۔ دن اس مرتبہ
 دیر میں آٹا بکاشیاں تھا اس لیے کہ مہمانوں کا بقیہ بہت باقی تھا۔ کھانے میں
 بھی دلیوی ہوت تھے اور مہمانوں کو وہیں سے درمختل کرتے تھے۔ وقت تھی۔ ملک
 عبدالغنی عبداللطیف کے والدین کی زمین سے یہاں قیو تھے۔ عزیز مراد، عبدالغنی، داکٹر وکیل
 صوفی، آبل، مدین، رحمان، شکیل جمعہ کے دن پہنچ گئے تھے اور مہمانوں کا عزیر
 سعدی، سلیمان، رمضان کو آگئے تھے۔ ۲۰ شوال کو دلیوی شریک تھے۔ وجہ سے دارالطبع
 جدید میں اس کا نکاح ہو گیا۔ کاتھولک لڑکے دسہار کو دلیوی ہم کو کھو دیا تھا کہ
 عید کی شام کو یہاں نہ گئے۔ چنانچہ سب حضرات آگئے تھے۔ عزیز سعدی مع
 انبیاء اور مہمانوں یا مین ۵ مار مجبوری کے ہوائی جہاز سے پہنچے تھے۔ دلیوی کا ارادہ کہ
 بہت ہے۔ پہلے یہ سب حضرات مکشوف کے اجتماع میں گئے۔ پھر کے میں۔ نکاح کو وہاں
 سے دلیوی پر باوجود میر سے بار بار منع کرنے کے ملی میاں بھی رہنماں کے اخیر عشرہ
 میں چار دن کے لیے آئے تھے اور صوفی منظور شروع رمضان میں۔ مولوی عبدالغنی
 راہ پوری نے چورسہ رمضان کا احکامات کیا اور آٹا کو صاحب نے اسے پہلے اس
 کا بڑا اعلیٰ ہو کر راہ پوری شافقاہ بالظن حال رہی۔ تانفی صاحب۔ عزیز احسان پتی
 آمد کی دلیوی ہی دلائے۔ وجہ مگر دلیوی کی مشکلات۔ پہلے تو مولوی عبدالغنی صاحب
 شافقاہ تھے میر شہزاد سے۔ ۱۰۰۰ صاحب کا کافی صاحب ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مستوفی۔

مولوی عبدالحمید صاحب سے بھی سلام مستوفی۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب

حریر مہدوی عبدالغنی سوز برساتی ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدظلہ شریف۔ بقدر محمد اسحاق
 مقام چاندویان، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان ۱۲۸۰ شوال ۱۴۰۰ھ



عزیز مسلمان

بعد اسلام مسنون، اسی وقت آپ کا خلع مانا، ضرورہ عافیت اور حالات سے
سرت جوتی تم کے شروع سوال میں یہ لکھا تھا کہ موسوی عبد اللہ ان کے مائے ہیں
ان کے ہاتھ تبا کو کو ایک ہے، صبح دیں باخلاق، بعد رمضان میں ایک بڑا بڑا تھا، اسی
وقت تمہارا نام اس پر لکھا کہ موسوی عبد اللہ ان کو دے دیا تھا، لکھا ان کے جانے کا ارادہ
تمہارے غفلت، حضور صحت تھا، اور بھی کر دیا تھا کہ تمہارے چلنے کوئی جانے والا ہے تو
اس کے ہاتھ صبح دیں، سلام میں گرفتاری کے ہاتھ انہوں نے صبح دیا، اپنے ہی ہاتھ سے
بانے کا ارادہ ہے، جانے کا ارادہ، تو وہ ضرور کر رہے ہیں، لیکن یہ معلوم نہیں کہ کب
وہ اس میں دو مشغول سے ملاقات کے، جیسے آج ہی، اور بار بار بریل وغیرہ کئی بجائوں کا
نام بتاتے تھے، اس بدوہ یوم کے لیے الوداع کے لیے گفتگو کرتے ہیں، یہاں
رمضان کے بعد سے سرائی کا نوید زور رہا، مشغوری اور چکر و زخمیر پر رہنا، یہی
بھی، حولی اور قریب رجوع میں، اس کے بھی خوب اثر ہے اس وجہ سے سرائی کا سلسلہ
خوب چلتا رہا، جس کا اثر خوب رہا، آج کچھ تسلی کی ہے، تمہارا بڑا بھائی کا نام
کو دکھلا دیا ہے، والد صاحب اور سہیلی وجہ صاحب کی خدمات، یہ اسلام مسنون
نیز، اگر عبد الجید صاحب سے بھی، ان صبی صاحب، ان فطرت کے آگے ہیں تو ان کی
خدمات میں سلام مسنون کے جذبات، مسابب کی عزت کی خبر سے تعلق ہے، ان کے
یہاں توشیح کا دستور نہیں، آپ ہی ان کی خوبیت سے طبع فرمادیں، حفظ و اسلام۔

نوریا، نظام، علوم
۱۶ ذی قعدہ، عظم، محمد، اسماعیل
۱۳۸۴ھ

عزیز، محمد، الجلیل، مسنون، مسابب، عبد الجید، صاحب
مقام، مجاہدین، صلی، سرگودھا، اجماع، پاکستان



عزیز مسلمان

بعد اسلام مسنون، اسی وقت مغرب کے قریب تمہارا کارڈ پہنچا، کوئی جواب طلب بات
میں، یہی محض تمہارے رفیع اشتیاق کے یہ فوری جواب لکھ رہا ہوں۔

مولوی عبدالمنان کے شروع سال میں بہت جلد پاکستان جلسے کا ارادہ کیا تھا۔
 ماہ مبارک میں ایک پڑاؤ تیار کیا گیا تھا وہ اسی وقت ان کے حوالہ کر دیا تھا کچھ دنوں
 تک تودہ قانونی اعداد بتاتا رہے۔ اب تودہ سب ہی پورے ہو گئے۔ اب معلوم
 نہیں کیا مافج ہے۔ آزاد صاحب کے ساتھ جی تیار ہو چکے گا اور کیا تھا۔ انھوں نے
 یہ غور بیان کیا کہ قمار آندہ یہ کیا کو مرند علی میاں وہ ساتھ ملے جا رہے ہیں اور ان کا
 ہی ان کا اپنا ہے۔ وہ اس سے تائد نہیں لے جا سکتے۔

فاطمی صاحب سے ملاقات ہو تو بعد سلام مسنون فرما دیں کہ بیرون عزیزم برفان
 نے تمہارا کلاڈ دکھایا تھا جو اس کے برقرار لیکن میں نے بھی ایک نکتہ سیر پر حکم
 کر س کے جو ذکر دیا تھا جو مایہ ہو چکا گیا۔ ایک نہ جی امیریت کو سیرین
 دیا۔ یہی کے تعلق پاکستان میں بہت کثرت سے مبالغہ کے ساتھ فیہ میں پہلی رہی
 ہیں۔ ملاحظہ کا مسئلہ تو عزمہ سے زیادہ وہ ہے لیکن کوئی نیا منہاں مجھے دیکھنا بہت
 تو اس کو وہ بہت نظر ملک بعد دو ستوں تک پہنچا دینا بہت بعض ممالک سے
 یہ خبر دیاں تک پہنچی ہیں کہ تیار یہ قریشی صاحب کو تیار دینا پڑا اور فیصلہ دیا کہ
 کثرت سے آ رہے ہیں۔ تمہیں اگر اس نوع کی خبر دے دوں تو بھی جگہ متاثر نہ ہوں
 بھی ان کو کم میں سے لیتے فرما دیں۔ ان کی ضرورت سے اور طبعی طرف سے سلام مسنون نقد
 اذ شاد مسنون

عزیز مولوی عبدالجلیل سید بوسالمت طر اکبر عبداللہ صاحب
 مقام جھادیان۔ ضلع سرگودھا (غفری یا گسٹہ ن) ،
 حداثہ شیخ نعمت شاہ
 ۱۰ مئی ۱۳۷۷ھ



۸۸۳ھ - ۶۹ - ۱۹۲۸ء

عزیزم سلام!

بعد سلام سنون۔۔۔ سی رقت بھائی متین کے خط سے تمہاری ہمیت مجمل طور پر تمہاری بینائی کا خدای معلوم ہو کر بہت ہی محرو و تعلق ہے۔ قریب میں تمہارا خط آیا تھا، اسی وقت اس کا جذبہ بھی کھلوا دیا تھا مگر اس میں تمہارا دل بیاری کا کوئی ذکر نہیں تھا اور ایسی مطلع فرادیں۔

علی میاں، تواریک شام کو آئے تھے۔ تین دن قیام کے بعد بعد کی شام کو کھنڈ واپس گئے۔ تین دن بہت ہی مشغولی کے گزرے۔ وہ اپنی جدید تصنیف لٹاٹے آئے تھے جس کے لیے مولانا حسین علی صاحب کے حالات میں تم نے بھی کوئی رسالہ بھیجا تھا۔ والد صاحب اور عزیز مولوی عبدالوحید سے سلام سنون۔ بشرط سہولت کاخی صاحب اور ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام سنون۔ فقط والسلام۔

عزیزم مولوی عبدالجلیل سلو بوسافت ڈاکٹر عبدالجید صاحب سلمہ، حضرت شیخ، لودیت صاحب شام جوادریاں، ضلع سرگودھا، دھنرلی پاکستان، ۲۰ صفر ۱۳۴۸ھ



عزیزم سلام!

بعد سلام سنون۔۔۔ یہ ناکارہ باوجود اپنی علامت کے سابقہ تجویز کے موافق جو شروع سال سے لے شدہ تھی، کہ سماپی امتحان پر حسب دستور نظام الدین جانا ہے صفر کے پہلے شنبہ کو سماپی امتحان کی تجویز تھی۔ اسی لیے کل صبح کی آذان کے وقت

میرزا خلیل یہ سب کہ شاید قاضی صاحب کو دی ہوگی۔ ان سے دریافت کر لیں۔ اس سے تعجب بھی ہوا اور تلقین بھی کر مولوی عبد اللہ ان راجپوری کی ڈیوٹیاں جانے کے بعد بھی تم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اب ان کو ایسی کیا محبت تھی۔ قاضی صاحب سے ملاقات ہو تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ نیز والد صاحب اعزیز مولوی عبد اللہ علیہ اور اگر اکثر عبد المجید صاحب سے سلام مسنون کر دیں۔ فقط والسلام۔

عزیز مولوی عبد اللہ خلیل سلمہ بواسطہ ڈاکٹر عبد المجید صاحب حضرت شیخ الحدیث صاحب مقام جہاد یان۔ منقہ سرگودھا (مغربی پاکستان) ۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۵ھ



عزیز گرامی قدر سلمہ!

بعد سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ۱۲ جولائی شعبہ کو بعض احباب کی ملاقات کیلئے دہلی گیا تھا اسے آج ۱۴ جولائی کو اسی وقت واپس آیا۔ وہ احباب بھی آج شام کو کرائی رائے روانہ ہو جائیں گے۔ مجھے یہاں کے جمعہ کے قیام کی اہمیت کی وجہ سے آج واپس آنا پڑا۔ تم لے عرصہ ہوا لکھا تھا کہ سوانح پر سنی دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے۔ میں نے وہ کتاب تو تقریباً دو ہفتہ ہوئے عزیز مولوی الخاتم کے ہاتھ دہلی بھیج دی تھی اس خیال سے کہ معلوم نہیں میرا نام ہو سکے گا یا نہیں لیکن چونکہ میرا بھی جانا ہو گیا اس لیے وہ کتاب میں نے غور ہی قاضی صاحب کی خدمت میں پیش کر دی

پہنچ گئی ہوگی۔ نہ بھیجی ہو تو عزیز مولوی احسان

رائے فٹ کے نام ایک کارڈ لکھ کر ان کو تلقین کر دیں کہ وہ بھی قاضی صاحب یا کسی اور کے ہاتھ تمہارے پاس بھیج دیں۔ تمہارے صنعت کا حال قاضی صاحب سے معلوم ہو کہ بہت فکر و تعلق ہے۔ یہ باتیں تو ستر سال کے بعد ہوا کریں۔ میرا ارادہ دودھ تو اس کے موافق ہے۔ اسی لیے صنعت بڑھتا جا رہا ہے اور امرائے میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تمہاری تو ابھی جوانی کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت و قوت عطا فرمائے۔ والد صاحب اور مولوی عبد اللہ خلیل سلمہ سے سلام مسنون۔ اگر صاحب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام۔ حضرت شیخ عظیم شاہ فخر ۲۱ رجب ۱۴۰۵ھ بخیریت۔ انعام سلام مسنون

حضرت مسنون

بعد سلام مسنون۔ اسی وقت محبت نامہ میرزاؔ آپؔ کی رسیدہ اہلین
جوا۔ قاضی صاحب کی محیرہ سی تو آپؔ پہلے کار میں گھس چکے تھے اور اس میں ان کا
بگال جانا بھی ٹھہرایا لیکن بندہ نے ان کے ہاتھ سوانح پر سنی بھیجی تھی اس کا کوئی
سے خط میں ذکر نہیں۔ حالانکہ میں نے بہت اہمیت سے ان کے ہاتھ میں یہ کد کڑی
تھی کہ بھائی عبدوہاب صاحب تو بے فکر سے ہیں، آپ کے ہاتھ میں دیتا ہوں بغیر
کرسے پہنچ گئی ہو۔

یہاں یہ عادیہ پیش کیا کہ ۲۳ جمادی الاول در شنبہ کی صبح کو مورانا منظور احمد
صاحب کا غوطہ اور تہہ بدعات کے بعد انتقال ہو گیا اور اسی ظن صبح کو وہ بچے
کا تدفین میرے اموں حکیم ابو بکر کا انتقال ہو گیا، ہر دو کے لیے حد مغفرت اور
ایصال ثواب کی تم سے بھی درخواست ہے اور والد صاحب اور عزیز عبد الوہاب
بھی۔ ہر دو کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد یہ نامہ بھی دعاؤں کا بہت لیا
نتاج ہے۔ ایک بات یہ بھی قابل استغفار اور تحقیق ہے کہ تاروی فتح محمد صاحب
دہلوی کے حضرت نور اللہ رواق سے اجازت بیعت ہے یا نہیں؟ چونکہ آجکل ان
کی دہلی میں کچھ مخالفت ہو رہی ہے اس لیے شدت سے انکار کیا جا رہا ہے اور
میرے علم میں براہ راست حضرت قدس سرہ کی طرف سے تو کوئی بات نہیں لیکن
حضرت کے بعد سے ان کا ہمارا جوتا اور لگوئی کا کثرت سے ان سے بیعت ہونا
کان میں پڑتا رہا۔

ایک بات اور بھی یاد آگئی، تقریباً دو ماہ ہوئے کان میں یہ پڑا تھا کہ چھوٹے
میر صاحب پر کوئی مقدمہ ہو گیا۔ مجھے تو ان کا بہتہ معلوم نہیں تھا۔ بھائی بشیر سے
پر تحقیق کر کے خط لکھا تھا مگر بعد میں کان میں پڑا کہ وہ مکان بھی اب ان کے پاس
نہ رہا کسی دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ کچھ معلوم ہو یا تحقیق کر سکیں تو ضرور مطلع
کریں۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی سلام مسنون اور قاضی صاحب بنگال سے واپس آ گئے

عزیز المصباح سرمدی عبد الجلیل صاحب بدیع السرائر المجلد ۱۰۱۰۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰ حضرت شیخ الحدیث صاحب
مقام جمادیون - ضلع سرگودھا - مغربی پاکستان (جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ)



عزیز المصباح

بعد سلام سنون اس وقت تمہارا کارڈ پہنچا جس سے جمادی اور زیادت
کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی کارڈ قلعے میں اپنے فضل و کرم سے صحت
کا نذر عائد تیرے عطا فرما دے۔ اپنی صحت سے خود کو محفوظ رکھنا ضروری مطلق کرتے رہیں کہ
طبیعت کو نکر اور خیال نگار سے گلا لیکن ماہ مبارک میں اس ناکارہ کے خطا کا اظہار
نہ کرنا۔ اس سے قبل تمہارے دورہ کے جلسہ کا اشتہار پور پڑھا تھا اس وقت بھی
ایک کارڈ نکلا تھا اور نذر پڑھ کر گین ہو گا اور اسید بنے کہ جلسہ خیر و عافیت کے
ساتھ ہو گیا ہو گا۔ کوئی اسپنڈیدہ بات پیش نہیں آئی مگر کی کہ تم نے اس خط میں
کوئی تذکرہ جلسہ کا نہیں کیا جس کا مجھے اشتہار تھا۔ وائد صاحب مولوی عبد الوحید
مستحب کی خدمت میں سلام سنون۔ لیکن وہ صاحب سے سلام سنون کہہ دیں۔ معلوم
نہیں مولوی عبداللہ صاحب کو جزاؤں کی آمد و رفت ہے یا نہیں؟ ان کا بھی
عزت کوئی غلط نہیں کیا۔ عزیز مولوی مسعود علی صاحب سلام سنون کہتے ہیں غلطی کا حکم
عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب بدیع السرائر المجلد ۱۰۱۰۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰ حضرت شیخ الحدیث صاحب
مقام جمادیون - ضلع سرگودھا - مغربی پاکستان (بیت جمادی ۱۳۸۸ھ)

عزیز مولوی عبد الجلیل صاحب بدیع السرائر

بعد سلام سنون۔ رمضان المبارک بالخصوص ختم رمضان پر شہد گشت بہت
بہی کار سے دریا کیمن دعا سے تمہارے لیے اور تمہارے والد صاحب اور اہل و عیال
اور عزیز و میہ واران کے اہل و عیال کے لیے دعا سے کسی وقت دریغ نہیں ہوا۔
اس وقت خط کی عجزی یہ پیش آئی کہ عید کی منب میں متعلقہ صاحب بارستہ ہیں

ان کے ہاتھ یہ کراچی میں ٹل جائے گا تو تمہیں وقت سے پہلے مل جائے گا۔
 قاضی صاحب کے خطوط سے فہم تو ضرور معلوم ہو چکا ہوگا، احتیاطاً
 میں بھی لکھ رہا ہوں کہ ۲۲ دسمبر کو جدہ سے سیٹیں ریزرو ہوئی ہیں۔ آگے کا نظام
 مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن میں نے قریشی صاحب کو یہ ضرور لکھ دیا ہے کہ پاکستان
 کے سفر میں اصل ڈیڑھ گھنٹے ہیں۔ اس کے لیے چار پانچ دن ضرور رکھیں۔ اس لیے
 ایک کارڈ ان کو لکھ کر یہ معلوم کر لیں کہ اس ناکارہ کی حاضری ڈیڑھ گھنٹے کی تجویز ہے
 اور زیادہ اہم یہ ہے کہ تم یہ مولوی وحید کراچی کا ارادہ بالکل نہ کریں۔ نظام تو مجھے
 معلوم نہیں مگر چونکہ دہلی کا راستہ کراچی کے سوا اور کوئی نہیں اور وہی مکہ لیے دوبارہ
 بھی کراچی آتا پڑے گا اس لیے میری صلاح تو یہ ہے کہ جتنے وقت بالکل قیام نہ
 ہو کسی طرح ہمدردی نہ لگی ہو جاوے۔ والد صاحب اور عزیز مولوی وحید اور
 خواجہ صاحب سے سلام منقول۔ غلط و اسلام۔ بقیہ محمد اسماعیل

عزیز الحاج مولوی عبدالحلیم سلمہ معروف ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب حضرت شیخ الحدیث صاحب
 مقام جباریان، ضلع سرگودھا، مغربی پاکستان ۱۲۸ رمضان المبارک (۱۳۸۸ھ)



عزیز محترم سلمہ

بعد سلام منقول۔ اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہارا تو عمر سے یہ کہتی
 خط بھی نہیں خلا، لیکن گذشتہ ہفتہ علی حیاں آئے تھے۔ تین دن یہاں قیام رہا پھر
 دہلی اچھو پال وغیرہ چلے گئے۔ انہوں نے آتے ہی تمہارے خط کو
 دریافت کیا میں نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں آیا تو انہوں نے تمہارے خط کے
 حوالے سے یہ اطلاع دی تھی کہ تم رمضان کے بعد دو چار دن کی تاخیر سے آئے والے ہو
 اس وقت سے تمہاری آمد کا برابر اشتیاق لگ رہا تھا۔ آج کے خط سے بہت ہی
 تسکین ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

اس ناکارہ کا حجاز نہ جانا بھی اس سال ملتوی ہے مولوی افہام صاحب تو

پرمسوں و نعمتیں خیر خیر سنی کہ راؤ عطا راہ زمین کو قلبی روز و پڑا ہے۔ اور ڈاکٹر کو رکھنے کے لیے آئے ہیں۔ اسی وقت اول شاہ صاحب کے یہاں پھر ڈاکٹر کو علی خان صاحب کے یہاں تعلق میں آؤں جیسے اس کے بعد حبيب کیں پتہ چلا تو ڈاکٹر برکت علی صاحب کے مکان پر آؤں جیسا۔ وہاں معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ تقریباً ۱۰ سال سے ہیں۔ ڈاکٹر محسن اب رشادہ سحر صاحب و غیرہ صاحب وہیں تھے معلوم ہوا دورہ تو ہوا تھا مگر طبیعت جلد ہی سنبھل گئی۔ اللہ تعالیٰ عزت و عافیت کے ساتھ رکھے کہ میرے محضرت کے جسم میں تعلق والوں میں ہیں۔ یہاں کی آمد و رفت تو کئی سال سے ہر سبب اجائی الطاف اور حاجی فقیر کو اللہ جزائے خیر دے۔ دونوں اکثر آتے رہتے ہیں۔ اس کا کارہ کی بھی اپنے امراض کی وجہ سے رہتے چور کی حاضری تقریباً ۱۰ سال ہو گئی۔ گزشتہ عید کے بعد حاضری ہوئی تھی پھر نو سبب میں آئی۔ جناب ڈاکٹر صاحب سے سلام منسوب کرویں۔ تحفظ و سلام۔

عزیز مولوی جلیل صاحب سلمہ محضرت جناب ڈاکٹر صاحب کو یہ دیکھو۔ حضرت عیسیٰ مدینہ صاحبہ منامہ چاہی یا۔ خطی سرگورہ۔ دیکھ لیا کہ سنہ ۱۴۰۱ھ

بقلم جلالہ



عزیز مولوی

بعد سنہ ۱۴۰۱ھ میں اسی وقت تمام شرط چوڑی اس سے بہت ہی قیمتی ہو گئی۔

تہا ابو جلال سلمہ۔ رشادہ و اللہ

مذہب شاد کسی وقت با حسن و سہ طمانتہ میری ہوسے مکمل صحت ازاد صاحب

یاد رہے پاکستان میں یہاں تک ہے۔ ایک قصبہ قیام کے بعد لاہور کا بازار ہے ایک

ڈوبہ مالو کا تھا۔ یہاں بھیجے گا۔ ڈاکٹر کی تھا، گراموں والے کہہ کر خدا کر رہا کہ

علی میاں کے اور میر تمہارے لیے نہیں۔ یہاں وہ آدھا میر میاں پنا ہے اور لیا وہ نے جان

نہیں دیتے۔ ایک ڈوبہ و خان میں تھا۔ اسے لینے مومن عبداللہ کو دے دیا تھا۔ حکم

نہیں وہ پہنچ بھی گیا یا نہیں۔ وہ رمضان کے بعد سے احباب سے اعلیٰ ملاقات کے
یہ سلسلہ سقار میں ہیں۔ وہ نکلے احباب سے اور اعلیٰ ملاقات کے لیے تبلیغی احباب
کے ساتھ گئے تھے اور واپسی میں کانپور آ کر گئے تھے۔ وہاں سے ان کا خط آیا تھا کہ
یہاں سے برآمدی وغیرہ ہوتے ہوئے ۱۵-۲۰ مئی میں پہنچ چکے۔ اس ناکارہ کی
جہیزت رمضان کے بعد سے خراب چل رہی ہے۔ وزارت کا مسئلہ بھی مجلس ہے
اور ایک ہفتہ سے جس کو بھی نہیں ملک رہی ہے۔ دو رکنی روز سے دوران سر کا مسئلہ
بھی ہے۔ قاضی صاحب اگر مقررے آگئے ہوں تو سنہ سنوں کے بعد دعا کی درخواست
کر دیں۔ والد صاحب و مولوی مجید اللہ صاحب و والد صاحب سے سلام سنوں
نقد و سلام۔ بھیم علی صاحب

حضرت شیخ الحدیث صاحب
۴ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ

عزیزم مولوی مجید اللہ صاحب، ذریعہ فکر و تدبیر صاحب
مقام جواہر دہلی۔ ضلع سرگودھا۔ وٹھری پکستان



۱۳۸۹ھ - ۷۰ - ۱۹۶۹ء

عزیزم سلمہ!

بعد از سلام سنوں۔ اس وقت تمہارا کاجڑ و تہہ ۱۰۰ کاجڑ و تہہ ۱۰۰ کاجڑ و تہہ ۱۰۰
ضعف و بیماری کی پھروں سے بہت بڑی فکر اور تعلق رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی
تحت علی فراہم ہے۔ والد صاحب اور مولوی مجید صاحب سے بھی اور والد صاحب
سے بھی سلام سنوں۔ نفی مجید صاحب کے والد مولوی بشیر صاحب

ہو گی اور وہ جین دن کہ یہ عقیام کے بعد اگر آپ کے یہاں کما وچہ ملی سکا تو انشاء اللہ تعالیٰ دھڑیاں حاضر ہوں گی
 کی تمنا تو بیٹہ رہتی ہے اور نہ ملی سکا تو پھر متھہ۔ علمیاں مولوی منظور بخش شعیان کو رابطہ کے اہتمام میں
 نہ آئے تھے۔ اس سے فریاد پر مدیہ پاک آئے ہوئے ہیں۔ میرے ساتھ کوہ الہی کا ارادہ پہلے
 برا بھی ملے تھیں کہ میرے ساتھ عزیزہ الہی جو یا میرا۔ یہ وہاں پران کی ہندو اپنی ہو۔ اس خط کے جواب
 کا نرا وہ ذکر کریں کہ اب رمضان ہے اور اس کے بعد مصلیٰ والیہ کا ارادہ ہے۔ والد صاحب اور عزیز
 میرا خیر و سعادت سے بھی صدمہ مستفون۔

یہ نکار دیکھتے ہیں: نور سب کے اہل و عیال کے لیے دل سے دعا کرتا ہے نور انشاء
 کرتا نکار اور عزیزہ احمدی پر حلاوت و سلام چلی کرنا کہتا ہے ڈاکٹر عبد الباقی صاحب سے بھی سلام سرور
 یہ نکار ان کے لیے بھی دعا کرتے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
 قلم محمد اسماعیل ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء

مکملہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء

بمقام ۱۰ شعبان ۱۳۸۹ھ

عزیزہ الخیرہ مولیٰ عبد الجلیل مولیٰ حضرت الحاج ڈاکٹر عبد الباقی صاحب مدظلہ
 مقام حجاز، میان مصلیٰ سرگودھا۔

۱۳۹۰ھ - ۷۱ - ۱۹۷۰ء

عزیزہ میرا

بعد سلام سنان، علی گڑھ میں خالی پڑھائیوں، اندر سے کوہ الہیوں میں پڑھی

دور کی مोजھتی ہے۔ پاکستان کے آخری سفر میں بہت ہی دوستوں کی طرف سے باخصوص رائے ونگ کے صاحب غنوں نے آپ جی حدودم پر امرار کیا اس وقت تو دامیر بھی نہ تھا کہ اس کے واسطے کوئی وقت نکال سکوں گا، لیکن یہاں خالی پڑا ہوں کوئی علمی کام نہیں ہے تو کیفیت ما اتفق قصے کھواتا خبر درخا کر دیتے مگر وقت بالکل نہیں عطا۔ براؤن گھنٹے بعد تو ایک فی کٹر اور ہر دس منٹ بعد کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد میرے کاتب کی طبیعت حاضر ہو تو عتقاً سادقت ملے۔ مجھے تماری خلافت تو براہ راست حضرت نور اللہ مرقدہ سے معلوم ہے، مگر عزت مولوی انیس الرحمن در حیا لوی کے متعلق پہلے سے تو میرے ذہن میں تھا مگر اس وقت میری طرف سے تشریہ آنے کے لیے مزید توثیق کی ضرورت ہے۔

غالباً سونامندھا صاحب لاکپور دہلوی نے بھی حضرت کے خفاہ کی ایک فرست بھی شائع کی تھی وہ میرے پاس موجود بھی ہے مگر انکھوں کی سفورق کی وجہ سے پتہ نہیں کہناں ہے، یہ بھی معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ تھا یا، اور انیس کا سہارنپور کا قیام ایک زمانے میں گذرا یا آگے بچھے، مجھے تو یہاں سے کہ تم مقدم تھے اور وہ بعد میں۔ اس کا جواب سہارنپور کے پتے پر لکھیں، معلوم نہیں یہاں سے کب روانگی ہو جائے۔ والدہ صاحبہ سے سلام سنون۔

مولانا محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی جلیبہ کے حادثہ انتخاب کا حال اتوا عزا نہیں کے خط سے معلوم ہوا تھا، اس کے نام تشریت لکھ دی تھی کہ مجھے سولوشن میڈیکل کالج پشاور میں تھا، بعد میں مولودھت کا بھی خط مل گیا تھا۔ ان کے پتہ پر اب خدا اکند چکا ہوں، اگر آپ خط لکھیں تو میرے دونوں خطوں کا تذکرہ کر دیجئے۔ فواک کا قصہ ایسا ہی بہت معلوم نہیں میرے خطوط میں سے کوئی سا پہونچا یا نہیں۔ والد صاحب مولوی صاحب اور قاضی صاحب وڈا کٹر صاحب سے بھی سلام سنون۔ حضرت شیخ محمد رفیع صاحب عزیز گرامی قدر مولوی عبد الحلیل صاحب بوساطت علامہ بناب مڑ کو ۲۰، ۲۱ دہی راشنی ۱۴۰۰ھ عبد المجید صاحب۔ مقام جہادریاں ضلع سرگودھا مغربی پاکستان؛ تعلیم عبد الرحیم

۹۱۳ھ - ۲ - ۱۹۷۱ء

مکرم و محکم مدنی حکم جہ سب سے مستحسن و محبوب تقدیر کیا ۹۱۳ھ میں۔ یہ تقریر اس پر
شدید اندر ہو گیا۔ ان میں تاہم وہ کہ سلسلہ میں دو بار دو چار رائے کا اظہار کروا دیا۔ مگر ہر مرتبہ
یہ تقریر اور تمہید بھی جواب دیا کہ میں تو اس میں چھٹا ہوں رائے کا اظہار نہیں ہوں۔ میں
اب اس کھانا میں کوئی نہیں چاہتا، مگر کارامہ باب کا احاطہ کر کے بعض اظہار بھی کر رہا ہوں۔ میں
سے جمع کر لیا ہے اس سے حدیث اقدس۔ اس پر وہی نور شریفہ سے تفسیر تعلق رکھنے والوں کا بعض
انہوں میں کی آنکھوں کے سامنے حدیث اقدس۔ اس میں وہی نور شریفہ سے تفسیر تعلق رکھنے والوں کا بعض
موجودہ احوال میں صاف ہو کر رہا کہ وہی نور شریفہ سے تفسیر تعلق رکھنے والوں کا بعض
یہ بھی کہ اگر یہ ارجح سے آتا ہے بھی اظہار کر دیا جائے تو موجودہ حالات میں اپنی سادہ رائے کا
مروتہ تھا بلکہ مزید زنگ پیدا ہو گیا۔ وہ مخصوص ہیں جو جہ سے کہ اس میں اس کا مشورہ طلب کرنا چاہیے۔
خداوند کے دیس میں یہ انہی کے لئے ہے جو خداوند کے متعلق یہ وار رہے کہ ان کے لئے انہی کے لئے
ان کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے
وہی نور شریفہ سے تفسیر تعلق رکھنے والوں کا بعض۔ انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے
کا تعلق ہے تفسیر تعلق رکھنے والوں کا بعض۔ انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے
نور شریفہ سے تفسیر تعلق رکھنے والوں کا بعض۔ انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے
پڑھنے کا اہم وقت نہ ہے اور اس کے بعد جس کا اظہار انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے
کو۔ انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے انہی کے لئے

علیہ وسلم کی اگر خواب میں زیارت ہو تو اجماع و حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہے اس کے بعد
 ۷۵۰ کا اس پر جانتے کہ اگر وہ سب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ارشاد فقیر شریعت کے خلاف
 ملے نہ اس پر عمل جانتے نہیں بلکہ اس کی تعبیر ضروری ہے۔ ایسی صورت میں مناسبات پر ظاہر شریعت کے
 خلاف کوئی حکم نہیں لگایا جاتا۔ تاکہ اور ایسی ہی شہوت پر جہیزت اقدس کے لئے پودنی قدس سرہ کے مشفق
 جہان تک مناسبات اور کثرت کا تعلق سے وہ بھی متعارف اور مختلف ہیں۔ دوستوں سے یہ چیزیں مخفی
 نہیں تھیں حضرت قدس سرہ نور اللہ مرقدہ کو اس یہ کار کے ساتھ جو خلق تھا اس کا بھی اتفاقاً ہی تھا وہیں
 اعتقالات تالوت کے مسئلہ میں پیش پیش ہوتا اور یہ بھی ان لوگوں سے مخفی نہیں جو تدفین کے موقع پر وہاں
 موجود تھے کہ حضرت قدس سرہ کو اعدائے دین کرنے کے سلسلہ میں اس ناکارہ نے عزیز جلیل سلوک کئے
 محنت و محنت کے جو اس کے پاس محفوظ ہیں اور اس کے اپنی محنت میں وہاں اور مدد و رہائی میں کوئیں نے جو
 اس وقت تک اس خلا سمجھ لیا تھا کہ میں نے مگر عزیز مولانا محمد رفیع صاحب کے اعتقالات تالوت پر وہ سب
 خط ثابت ہوئے۔ چنانچہ اس موقع پر پھر میں نے عزیز جلیل کو ڈانٹ کے خطوط لکھے تھے کہ تم نے جو ہزار
 بار وہ اس دولت کے جگہ جگہ سے تھے وہ سب عزیز مولانا محمد رفیع صاحب کے نفس تالوت نے عباد
 تصور کر دیئے۔ حضرت قدس سرہ کے رائے پر جو تبدیلی میں ہو غلام اس کے سہارا پر رہے کہ لاہور میں
 موجود تھے جناب مولانا محمد رفیع صاحب نے جو منہم کو چھوڑ کر (۱) وہ اس وقت وہاں موجود رہے اور غلام
 اپنا دیر لائے قشر بعیت لے گئے تھے) پتہ سب مجرم ہیں کہ جو آج زور کو کھل رہے ہیں اس وقت ان کی زبانیں
 کیمری گنگ جگہیں تھیں۔ لیکن اباب نے حضرت قدس سرہ کے بعد اس مسئلہ میں عزیز جلیل کے کثرت
 کہ نہا ہی ترجمہ چند کا غلام ہی۔ نہ روکا۔ دیا۔ قیوب۔ ہے کہ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب کے تالوت
 کے منتقل کرنے میں ایک شخص حافظ صدیقی فرج الدین نے تالوت ہائیں کہ تالوت دلی جائے بلینڈیں رہے گا مگر
 ان معزز حضرات میں سے کسی نے بھی اس وقت لب کوٹائی نہیں کی۔ یہ قصے کہ بڑے طویل ہیں اور عام
 لوگ اس سے کھنے کے ہیں بھی نہیں سگھ بھی اباب ان واقعات سے خوب واقف ہیں کہ ہر حال
 اس ناکارہ کے نزدیک دس برس مگر جاتے کے بعد کسی فرج بھی اباب ہائیں مناسب نہیں کہ عالم برزخ

کا حال کسی کو بھی معلوم نہیں۔ اس کے باوجود جو حضرات علماء کرام اس چیز میں بندہ کے موافق نہیں اس کا کار
 کو ان پر نہ کوئی اعتراض ہے اور نہ ان کے کوئی اختلاف ہے۔ اس لیے کہ بندہ کے یہاں پہلے اختلاف
 علماء قابلہ اتفاقات چیز نہیں، چنانچہ یہاں کہہ دوں کہ میں اب سے تیس سال پہلے جبکہ ایک ملائیس
 میں میرے دو مختار حضرت حکیم الامت حضرت تقویٰ اور حضرت شیخ الاسلام مدنی نور اللہ مرقدہ
 میرے یہ اختلاف تھا اور یہ ناگوارہ دونوں کا نیاز مند تھا اور دھروندوں حضرات کے خداؤں میں
 نہایت برتری پائی ہو رہی تھیں۔ اس وقت اس ناگوارہ نے ایک رسالہ الامتدال لکھا تھا جس کو دونوں
 اہلکار اور ان کے مخصوص مقام نے بہت پسند کیا تھا اور کثرت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے تھے کہ
 بہت ہی بروقت اور مفید ثبات ہوا۔ بعض احباب نے اس وقت اس کو طبع کر کے مفت
 تقسیم بھی کر دیا، لیکن علماء کے شرعی اختلاف کو ان کی طرف سے جرمیال کے قدام کی طرف سے ہر
 اس کو منازعت یا مخالفت کا ذریعہ بنانے کا بہت مخالفت ہے اور چونکہ مجھ سے
 پاکستانی خطوط سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ وہاں یہ مسئلہ علماء کے درمیان سے نکل کر عوام کی حد تک
 پہنچ گیا اور آپس میں منازعت کا ذریعہ بن گیا جس سے بہت رنج و قلق ہے۔ نیز فریقین کی کوشش
 میں بھی نامتو سبب افشا کا ایک دوسرے کی شان میں لکھے جا رہے ہیں جو اہل علم کی شان سے بہت
 بعید ہے۔ ان حضرات کی شاہد عالی میں یہ کہنا تو بالکل آفتاب کو چراغ دکھانا ہے کہ احادیث
 پاک میں فساد ذات الیہن کو حاکم قراء دیا گیا ہے اس لیے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کوئی چیز
 تحریر میں یا نظریہ میں ایسی نہیں آتی چاہے جس سے دوسرے فریق کے علماء کی اہانت ہو یا ہر
 نوع کے علماء کے قلعین کو دوسرے علماء کی شان میں بے ادبی یا اہانت کا موقع ملے یہ ناگوارہ ہر عالم کے
 لیے اپنی علمی تفتیش کے موافق اپنی رائے کے اظہار کا بالکل مخالف نہیں یہ یقیناً استفسار کے موقع جو دیتا
 ان کے نزدیک صحیح ہر اس کا اظہار ضروری ہے، لیکن اس کو منازعت کا ذریعہ ہرگز نہ بنانا چاہیے۔
 اس میں ہر فریق کے علماء کو اپنے ذرا اثر ٹھکان کی نگرانی کرنا بھی ضروری ہے کہ کلمہ راجع و کلمہ مستزل
 علی حدیث، تاکہ ان کے ذرا اثر ٹھکان سے دوسرے کی شان میں گستاخی کا کوئی نقطہ نہ نکلے۔ بلکہ

فانگوئیں میں جاہلیت کے اگر حضرت شیخ الاسلام، حضرت حکیم الامت حضرت شیخ الاسلام وافر
مراقبہ کے عہد امت، موجود آپس کے عقد الفت کے ایک دوسرے کا کتاب و احترام کو کتنے قہر
س کے دیکھنے والے قلمروں موجود ہیں۔ اس کے متعلق بھی یہ ناکادہ ہے یہ رسالہ کاغذی و لکھی کا
بندہ کے خیال میں اس موقع پر احباب کو یہ سارا اجتماع سے پہلے حجام میں سنا چاہیے
اس سلسلہ میں رسالہ قدام الدین کا مضمون بہت ہی معتدل ہے۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے شری
دے کر انہوں نے فریقین کے افواج کا انتظام کرتے ہوئے اقبال کا راستہ اختیار کیا۔ اس سلسلہ
لافتہ الہی کا یہ چکا چوں کہ اس سلسلہ کو اپنی کمالی و سبب فائز کے باوجود اپنے اپنے شیخ
حضرت سیدان پروری قدس سرہ سے ہیں بعض مسائل میں اختلاف رہا، لیکن اس پر پیر سے حضرت
سید قدس سرہ سے میرا اخراج کیا۔ یہ قدر با شہر اس سید کا کہ ناپاک دایہ میں حضرت قدس سرہ
کی طرف کوڑا نہ لگا کر خیال دیا، بلکہ حضرت قدس سرہ کی عظمت کو دوبارہ پیدا ہوا۔ آپ کی قیادت کو
میں پرستو رکھ دوں ہیں ورنہ فقہ قدام الدین طہری کے بعد اکیسواں اثر ہونا مجھے خود بھی معلوم ہے۔ دما
توفیق الہی باشرایعہ و کلمات و الیرایب

(جہزۃ القدس روانہ) محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی

۱۳۹۱ھ



وہ سید مسنون۔ اسی وقت غلامت نامہ چلا۔ شرف و فہرست سے
بہت بہتر تھا۔ پھر حضرت قدس سرہ کی کتاب سب کے کے خدمت کر کے اپنے کو بھی پینہ پڑھا
درعہ ام کو بھی آؤ پڑس جو حافظ صاحب نے اس سید کو تفسیر شایبہ اہتمام سے اٹھا کر لکھ
تے کہ پہلے تو طرح سے لکھ دیا۔ پھر کے دو جزاؤں میں قدیم مفسر کے ساتھ دوسری طرف
تیار، طبیب صاحب کے مفضل سیدان کو تائید میں حکومت واز کو بھیجا۔ لایس۔ تمام التیوں کو اوسط
امیر نے پاس منسلک کیا۔ دوسری تیسری تیسری۔ اس کا حال تھا کہ سے معذور ہوا تیسری

قسط تہارے پاس ہو تو بعد ہی جو حد قاضی صاحب فیروزہ سے جملہ بھیجا دو ملحق ان تعلیم یافتہ ان کا پرچہ سر
 یہاں کوئی نہیں پہنچا۔ ڈاک سے قرآن کا قنا بہت مشکل ہے۔ راستے و غم و مزہ و مسلمان کے پاس ایک
 یکسٹ میں جتنے مل سکتے ہیں انہیں کر کے اس پر پیلر تہ تک کر بھیج دے کہ وہاں سے نظام الدین کی آمد و رفت
 عرب، مہلین کو بہت ہے۔ ان کے ذریعہ سے آنا آسان رہے گا۔ وہ پرچہ نظام الدین کو بواسطہ
 سے میرے پاس مہولت سے بھیج سکتے ہیں، مگر اہم شرط یہ ہے کہ کس پیکٹ میں بند کرے، اس
 پر میرا پتہ واضح لکھ دیا جائے۔ بعد میں رسالہ حاجی یوسف و قاضی صاحب وغیرہ سے بھیجے، مگر ذرا
 قہر سے کہہ دیا کہ قاضی صاحب کے پاس پہنچا دیں۔ چونکہ کئی واسطوں سے پہنچتے ہیں۔ قاضی صاحب کو نام یاد نہیں
 رہا اس لیے میرے پاس تک نہیں پہنچا۔ حافظ صاحب کی بذریعہ جاری ہے لاہور پہنچا تو گذشتہ
 ہفتہ معلوم ہو گیا تھا کہ شنبہ کو انہوں نے عقد نام الدین کے دفتر کو رجسٹر تار و پاکیزہ سے دئے سے
 پہلے کئی حصوں قیامت کے خلاف نہ کھیں اور آواز کی صورت کو پیادہ سے دس بجے لاہور پہنچ گئے۔
 سید صاحب نام الدین کے دفتر میں گئے۔ یہ بھی خطرات معلوم ہوا کہ اب لاہور سے دھاک کا ادارہ
 ہے۔ انہوں نے جو خدائی ذریعہ دو میں اور میرے عزلی میں شامل کئے ہیں وہ لوگوں کو اس کے دکھانے کی ممانعت
 ہے۔ اپنے مخصوص احباب کو دیتے جانتے ہیں اور یہ تاکید کر دی جاتی ہے کہ مخالفین کو نہ دکھائیں۔
 مناسب کہ ان کے ذریعہ حکام اور حکام اس لوگوں کو بہت۔ تمام سے دستی پہنچا۔ یہ جارہے
 ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ عربی فتاویٰ و فتووں کیلئے قاضی صاحب بھی جارہے ہیں۔ فارسی مہذب صاحب کا مشعل
 فتویٰ اور اس کے بعد بیان تاکہ رقم نہ دینی دیا ہوگا۔ اس کو دوسرے حافظ صاحب کی بہت نام
 و خزانہ ہوئی۔ مجھ پر بھی دو متلون کا اصرار ہے کہ میں اپنے سابقہ دستخطوں کو نہ لکھوں۔ یہ میرے
 کے اور کوئی قلم نہیں لکھتا۔ مجھ پر بھی آتا نہیں کہ اس سر نو کوئی قلم لکھتا ہو نہ آج نہ آج کل۔ دن کو سننے
 ہوتے ہیں اور میں نے آج چاہے کہ بعد جو چیزیں بہت پاس نہیں خدام انہوں نے وہاں ملتی ہیں کہ
 التحریر النادر وغیرہ ان کے سوا لکھ رہے ہیں۔ وہ میں سے ایسا کر رہے ہیں۔ مولوی منظور
 صاحب لکھائی بھی ۲۰۲۰ دن ہوئے آئے تھے م دی ہیں۔ ہے۔ میں نے یہ سب چیزیں ان کو

دکھادی نہیں۔ بڑی جلی قاری فتح محمد بھی سہارن پور آئے ہوئے ہیں۔ ان فاضلہ پندہ صاحبہ نے یہ سب
 چیزیں میں نے کئے ہوئے کروں، مگر میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ جو ایک ہی عدد میں وہ تو نہیں آتا
 سنا کہ صاحبہ نے اپنے کے لیے آگے دیتے ہیں جو کھڑے ہیں کہ وہ دیتے ہیں انکار نہیں۔ انہوں نے
 حافظ صاحبہ کے جہود، ہمتاؤں، عمر اور عمر کی فکر کر سکتا ہوں، یا عمر بھی نہیں ہے۔ بعد کے پتے
 آئی ہو، مگر میں نے جو جو مفتی جیل صاحبہ، گو حافظ صاحبہ نے فاضلہ دکھادی، ممکن ہے کہ ان کی یا اس
 پہنچیں ہوں۔ اس لیے کہ یہاں ہندوستان میں ہم دونوں سے بھی فاضلہ صاحبہ ہیں۔ قاری فتح محمد نے بھی
 مدار میں اس طرح ۲۰۳ دن کے لیے ان کو رہا کر دیا تھا۔ والد صاحب، محمدی عبد اللہ صاحب
 قاضی صاحبہ کی فاضلہ صاحبہ میں سے ہیں۔ فاضلہ صاحبہ نے انکار اور انکار پر ہمیشہ
 کے ساتھ ساتھ اس پر یہ ہمت ہے اور میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا کہ وہ دیر سے ہو تو یہ منتظر رہا ہے
 کہ یقین تھا کہ ان کی گفتگو سے یہ فاضلہ صاحبہ اپنی زبان سے جو کہہ کر میں نے سنا
 انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس کو اور صاف کر دیا

تھا ہے۔ عزت کا۔ ہر بری شخص سے فاضلہ صاحبہ بہت زیادہ تھاپا اور ہلاک
 اس پر اپنے ہر جذبہ پر بند لگا کر دے

فقیر، اذکر

صبر و شجاعت، عفو و بردباری

عزیزہ الحاج محمدی عبد نہیں سسل

مدفونہ حافظہ محمدی، صاحبہ خانہ و مسجودہ بانی نسل محمدی

مصلحہ پاکستان



عزیزہ! بعد سلام بخون، اس وقت تمہارا نام محمدیہ ہے۔ آج شعلہ ۳۰ اگست
 کو پہنچا، جبکہ ختم الدین کی قبر کی قسط ۱۰، مجلس شریعہ کا شمار یہاں کہتے ہیں کہ یہ لوگوں کے
 جیسے کہ یہاں نہیں ہیں کہ ان میں سے بہت اب، ابھی کہ یہاں سے ہوا ہے، حافظہ صاحبہ کے

اس امر پر کہ تمام العین والے اپنے وہ قبضوں کی ترویج خود ہی خدام اللہ میں کریں اور انھوں نے
اس ختم کی تعمیل سے انکار کر دیا اس کے متعلق اگر کوئی تفصیلی روایت معدوم ہو تو ضرور یہ کہ
الحق کا معقول ابھی تک نہیں پرچہ پہنچا۔ سارا سال بیسین کی ضرورت میں کہ وہ ڈاک سے نہیں آ
سکتا۔ لہذا اس کا تراشہ لٹا دیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ خادہ علیہ السلام صاحب کا بیان نہ لکھا اب
تک نہ کو نہیں ملے۔ اس کا تو فوٹو پاکستان ہی میں شائع ہوا اور وہیں سے کثرت سے شائع کیا گیا ہے تو
قاری فتح محمد نے دیکھ لیا تھا اور دھکی کر واپس لے گئے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ اس کی نقل وہ آپ کے
پاس ایک (عصر) ہو بھیج چکے تھے اور اس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ جو اس لغاف میں بھرا ہوا
ہو۔ میں نے سون اسلٹن کو بھی کہا تھا کہ میرے بیانی لکھنے کی ایک نقل تمہارے پاس بھیج دیں۔
تغذیب ہے کہ تمہارے پاس نہیں پہنچی۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظہ عبدالعزیز صاحب نے اپنا بھی کوئی بیان نقل اس سلسلہ میں لکھا
جس سے فوٹو ہوا۔ اور یہ سلسلہ بہت کثرت سے شائع کیے ہیں انگریزی، سب تک اس
کا فوٹو اس کی نقل نہیں پہنچی۔ میں نے یہ سب اس کے متعلق خانی صاحب کو اور بعد کی ٹرسٹ رنگ
داروں کو بھی خبر لکھے کہ اس کی نقل یا فوٹو نہ ہا نہ توں بھی دیں، مگر ابھی تک نہیں ملی۔ مولانا ٹرسٹ
صاحب بنوری و خادہ علیہ السلام صاحب کے مابین تا کوئی خبر یہاں کے احباب کے شعیرہ امراء پر بالخصوص
مولانا شفیق علی صاحب کے شعیرہ امراء پر یہ ہیں۔ ان کو ایک خط لکھی ساتھ اس کے پرنٹ لکھ کر بھیجا تھا
جس کی نقل تاجی صاحب اور بھائی ٹرسٹ صاحب کے پاس بھی بھیج چکا ہوں۔ قاری فتح محمد

نے مجھے کہا تھا کہ وہ اس کی نقل تمہارے پاس بھیج چکے ہیں۔ میرے بیان کی ایک نقل اگر ملتی جلیں گے پاس
بھیج دو تو اور اچھا ہے۔ جس کے پاس تم بھیجنا پڑے۔ یہاں بھی قاری فتح محمد بڑے زور و ہوش ہیں اور جاہلی
نہواریں۔ صاحب۔ ان کی ساری دیکھ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ جو چیزیں ہر تہ سے پاس
نہیں ہوں ان کے لغاف میں بھیج دیا کریں کہ مکمل ہو جائے۔ اگرچہ میرے پاس دنیا کے
دو بیٹ بدمردوں کے برابر راستہ پہنچ گئے۔ سمجھ میں نہیں کیجے آگئے۔ واللہ صاحب اور

مجلس میں روزانہ ۲۰ مرتبہ اس کا ذکر ہوجاتا اسی لیے جب حضرت قدس سرہ کے وصال کے بعد نہیں گئے تو جو سب سے پہلا کارڈ لکھا اس کی ابتداء اس مصرعہ سے تھی

خ میری حسرتوں کا یکہ بے محول میرے دل میں تم سے غبارِ حجب

اس کے جواب میں تم نے کئی جگہ سربارک پر، گردن پر، موٹھوں پر شکاف اور دوا بنانے کا تذکرہ کیا اور یہ کہ حکام سے منظوری لینے میں دو دن صرف ہوجاتے اس وقت تک نیک نواہت کے جواب ہوجانے کا اندیشہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ اس پر میں نے لکھا تھا کہ تمہارے اعزاز کی وجہ سے اب تم پر کوئی الزام نہیں، لیکن جب عزیز مولانا یونس صاحب کے انتقالِ بلاوت پر کوئی چیز پیش نہ آئی اور سب مؤمن آدھ گھنٹہ میں ملے ہو گئے تو میں نے لکھا تھا کہ عزیز یونس صاحب کے بلاوت نے آپ کے سارے اعزاز بارودہ تم کو دیتے۔

(د) تمہارے سب سے پہلے کارڈ میں یہ لکھا کہ میں بابہ زبیری تاجاں اور تحریروں میں یہ فقرہ دیکھتا تھا کہ تو نے حضرت کی نشانہ کے خلاف کیا، مگر میں اس کو حقیر پر محسوس کرتا تھا کہ بڑا کو ایسا ہی کہنا چاہیے۔ اے یہ میرے خلق سے نیچے نہیں اترا آپ کو حضرت قدس سرہ کا نشانہ مبارک معلوم نہ ہو۔ یہ آپ کے متفرق کلامِ عدالت ہے، وہ جس کسی نے بھی حضرت قدس سرہ سے اپنے مشیخ قدس سرہ کا مقولہ سنا ہو گا وہ اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتا کہ حدیث کی نشانہ کیا ہے۔

(۴) تم نے اسی کارڈ میں لکھا کہ جب لاہور میں دلی ہو گئے کا ذکر ہوا تو میں نے حافظہ سے کہا کہ اصل فراموشی ہو جاتا تھا جب وہ نہیں تو پھر ڈھکیاں دفن ہوں۔ جب تمہیں حضرت کا نشانہ مبارک معلوم نہیں تھا تو پھر تم نے رائے پور کو اصل کیوں قرار دیا۔

(۵) تم نے کہا کہ حافظہ جلیل الرحمن صاحب کے علاوہ نہ تو مجھے کسی نے کہا اور نہ میری فکر کو شش کی۔ اس میں اتنا ججز تو صحیح ہے کہ ہندی لوگوں نے تم پر زور نہیں دیا جس کے متعلق میں بابا دانی سے بھی الزامی جواب دیتا ہوں کہ جو اصل وقت تھا سو وقت تو سب ملاحظہ ہے اب

دفن کے بعد پیش پر (ہونا جائز ہے) اصرار ہے لیکن اس وقت ڈاکٹر برکت علی صاحب کے صاحبزادے اکثر محسن نے بار بار اصرار کیا کہ یہ کیا سوچا ہے تو علماء زراعت نے یہ کہہ کر اس کو خاموش کر دیا کہ میں جلیل سے بابت کر چکا ہوں اور کسی سے بابت کرنے کی اب ضرورت نہیں، البتہ تمنا بلالام صحیح ہے کہ جلد ہی لوگوں نے اس وقت تردد نہیں دکھلایا۔ اگرچہ میرے نزدیک تو حضرت قدس سرہ کی غشا مبارک کے بعد کسی کے زور دکھلانے کی ضرورت نہیں تھی جو ہم سب کے نزدیک تو نہایت واضح ہے، مگر تم کہتے ہو کہ مجھے نشانہ معلوم نہ تھا۔ واللہ اعلم بالسرائر (۱) تم نے طریقہ کہا ہے کہ یہ دونوں الفاظ نفس مبارک کے متعلق اور یہ جلیل مانع نہیں بنے اب تک نہیں سنے تیر کی تحریر سے معلوم ہوا (۲)۔ اس میں تجھے اذن نفس مبارک کے متعلق تو میں ترید اس وقت بھی کر چکا ہوں اور اب بھی کرتا ہوں، لیکن دوسرے جڑ کے متعلق ابھی تک مجھے ذرا بھی اپنی یاد نہیں تیر وہ نہیں کہ جب حضرت قدس نور اللہ مرقدہ کو کوئی میں بیٹھے ہوئے خوشامد کر رہے تھے اور حافظ صاحب کو زہر وارہ بنا کر پاگل لپکتی آجاباب سے بدعت خواہ کی تھی کہ وہ مانع نہیں تو میں نے تمہارے ساتھ حضرت سے کہا تھا کہ اس جلیز سے کہہ دیجئے کہ یہ مانع نہ بنے، اصل مانع قرب بننا ہے جو پیچھے رہتا ہے۔ اس سے تم کو افسار ہو کر ہو جاتا ہے۔ قدس سرہ کے پاک تان سے جانے میں سب سے زیادہ محرک یہ تھا کہ تمہاری جوئی تھی اور ہوئی بھی چاہیے تھی۔ اس میں تم پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ تو قطری چیز ہے اور اسی سے بھی انکار نہیں کرتے ہمیشہ پیچھے رہتے تھے اور مانع دوسرا نہ ہو کر۔ تم تھے تم نے اپنے کارڈ فیرم میں خود اس کا اقرار کیا ہے کہ جب آزاد صاحب کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو آزاد صاحب لے اپنے خسرے میں بیٹھے ہوئے مجھے بلایا کہ حضرت نے اپنے واپس لانے کے لیے حافظ عبدالعزیز کو اور سردار بنایا ہے تو میں نے حاجی ابراہیم اور انیس الرحمان کو یہ برداشت کر لیا کہ اگر مولانا عبدالعزیز صاحب تمہارے سے واپس کے لیے لے جائیں گے چاہیں تو کوئی وعدہ نہ کرنا یہ کہہ دینا کہ واپس کوئی صاحب اور حاجی نہیں صاحب جب چاہیں گے جو جائے گی۔ انہ۔

(الف) یہ تمہاری پس پردہ کوشش نہیں تو اور کیا ہے (ج) جب تم کو یہ رہا ہے
 پہنچتی تھی کہ حضرت نے حافظ عبدالعزیز صاحب کو واپسی کا ذمہ دار بنایا ہے تو پھر تمہارے
 لیے کیا یہ مناسب تھا کہ حضرت کے حکم کو منسوخ کر کے صوفی صاحب یا حاجی شین پر رکھتے
 (ج) تمہاری سعادتمندی کا تعاضل تھا کہ جب تم کو آزاد صاحب کے ذریعہ حضرت کے پیغام کا
 علم ہو گیا تھا تو خود حضرت قدس سرہ کی نشانہ کی تکمیل میں کوشش کرتے۔

(د) تم نے کہا کہ روانگی سے پہلے میں نے عطار الرحمن سے کہا تھا کہ تم حضرت سے ملت
 کر لو اگر حضرت یہ فرمادیں کہ میں مجبوری سے جا رہا ہوں میرا دل نہیں چاہتا تو میں ان سب کو پس
 کر دوں۔ عطار الرحمن سے تو تمہاری گھنگو لا حال تو مجھے معلوم نہیں، لیکن تمہارا یہ کہنا کہ میں خوشی سے
 نہیں جا رہا ہوں مجبوری سے جا رہا ہوں بالکل صحیح ہے۔ حضرت تھیں پاکستان کے سفر سے فانی
 الذہن تھے بلکہ ارادہ نہیں تھا۔ رمضان سے کئی ما قبل جب صوفی صاحب کا نادر اپنی آمد کا آیا تو
 حضرت نے خود مجھے فرمایا تھا کہ اگر وہ دائیں تو اچھا ہے کہ وہ آکر پاکستان جاتے پھر اصرار کریں گے اور
 مجھے اتنا نہیں ہو گا۔ اب تو مجھے راستہ پر سے جانے کو دل نہیں چاہتا۔ چہاں حضرت کا وہ منہ
 نقل فرمایا۔ اس وقت جو میں پاکستان جاتے کا ذکر کرتا اس سے تم کو فراتے، لیکن جب تم نے
 اور مولوی عبدالوحید نے بھائی خلیل کی شفقت خلافت بیقراری اور تڑپ اور ان کا لب کہ جو نامختلف
 مجالس میں بار بار کیا تو حضرت تھیں سر نہ اس سید کا رے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا ایک ہی بھائی ہے
 اور وہ زندہ گئے آخری حال میں ہے۔ دل اس سے ملاقات کو بہت تڑپ رہا ہے۔ اگر ایازت ہو
 تو ہواؤں معلوم نہیں اس کو دیکھ سکوں گے کیا نہیں، تو میں نے عرض کیا کہ حضرت ضرور تشریف لے
 جائیں۔ اس پر حضرت نے ارادہ فرمایا تھا۔ اس کے بعد ہندو پاک والوں کی بڑی رس کشی ہوتی رہی۔
 اور حضرت قدس سرہ اپنی عادت شریف کے مطابق کہ ہر ایک کی دلاری کا بڑی شفقت سے اہتمام
 فرمایا کرتے تھے کبھی جاتے کبھی جاتے کا ارادہ ظاہر فرماتے رہے، مگر چونکہ اس کا ارادہ اس کے
 ذہن میں منتشر رہا کہ جاتے کا تھا اس لیے کسی مجلس میں یا نہائی میں جہہ نہ جاتے کو نہیں کہا۔

اجتہاد وانگي سے چند روز قبل جبکہ حضرت کی طبیعت دو جہد میں تھی اور سیلون میں جو کہ ملتوی ہو گیا تھا تو علی ای حال اور سولہ ماہ سلوہ صاحب لورہن دونوں سے زیادہ ڈاکٹر فریڈرک کے امر پر زندگی پر حضرت سے عرض کیا کہ پاکستان جانے سے قائل نہیں جبکہ حضرت کا بھی میلان ہے۔ لیکن اس وقت ڈاکٹر کی رائے یہ ہے کہ بڈریش خراب ہے اس لیے چند سے ملتوی فرما دیں جب "غذال" پر آجائے تو سفر فرمائیں کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ "حضرت اب تو بھائی کی وجہ سے میری طبیعت پر جانے کا اہتمام ہو رہی ہیں۔ اب تو حضرت اجازت دے دیں۔" انتشار اٹھ جائے تو کر بلدیں آجائیں گے۔ حضرت فکر فرمائیں۔ اس کے بعد تقریباً ۲۰۰ خطوط تھمارے ہی دست بہ مبارک کے حکمے ہوئے میرے فوٹو ان میں منسلک ہیں جس میں تم ہی حضرت کی طرف سے شاہ صاحب رحمہ اللہ کے بار بار ہور سے لے جانے کا اہتمام لکھتے رہے۔ ڈاکٹر محسن اور حاجی نجم الدین جب علیحدہ علیحدہ جانے کے لیے مصر ہوئے تو حضرت کا دونوں کو یہ جواب کہ جانے کو تو میرا بھی دل چاہ رہا ہے اور حاجی نجم الدین صاحب سے یہ امر کہ بخانے دہلی کے سہلن پور جائیں اور عطاء الرحمن وغیرہ کو بھی جس کی میری حالت گرتی جا رہی ہے چلنے جاؤ۔ یہ سب تمہارے علم میں نہیں ہو گا کیونکہ تم کو کٹھن باقیں یاد دلا سکتی ہیں اور دوسری طرف کی باتیں تمہارے قول کے موافق باشندہ الذم تمہارے علم میں نہیں آئیں۔ لیکن اس سبب کو تو دونوں طرف کی باتیں خوب معلوم ہوتی رہتی ہیں اور چونکہ اپنی ذاتی جذبہ اثر کے فضل سے حضرت کے طبی رجحان کے علم میں بھی نہیں ہوا۔ اس لیے کوئی سے بجز پر کسی اللہ کے فضل سے امر رہی نہیں۔

حضرت قدس سرہ کا شاہ مسعود اور عطاء الرحمن کے سے جانے کے لیے جانے پر مراد اسی قبیل سے تھا جس قبیل سے نابور لائپور کے احباب کو حضرت قدس سرہ آپس میں لڑنے دیتے تھے اور خود کبھی فیصلہ نہیں فرماتے تھے۔ عام لوگوں کو اس پر تردد اور اشکال بھی ہوتا تھا کہ حضرت قدس سرہ خود کیوں نہیں فرما دیتے۔ مگر کلدستہ کے برعکس کی مانگہ ماہی ہوتی ہے اس لیے میں تمہارے اس قول کی تردید نہیں کرتا کہ تم نے عطاء الرحمن سے چلنے کے لیے کہا ہو گا اور ضرور کہا ہو گا اور اس لیے کہ ہو گا کہ اس وقت حضرت قدس سرہ کا میلان بھائی کی بارہی کو مانتے کی خبر سنیچے پر ہو چکا تھا۔

(۷) تم نے ردوانگی سے ایک دن پہلے ہی حواست بتاتے ہوئے جو حضرت کی کشتی نعل کی مجھے اس سے نکال تیار۔ یہ باتیں سب اس وقت کی ہیں جب حضرت روانگی پہنچ کر چکے تھے۔ اور میں نے جو روایت نقل کی کہ حافظ صاحب کو تدارق قرآن آیا اور حمزہ سے مانع نہ بننے کا ارشاد میری درخواست پر ہوا تھا، یہ کوہست پہلے کی بات ہے جب تک کہ حضرت کے قلب مبارک نے جانا سے نہیں کیا تھا۔

(۸) تم نے لکھا کہ حافظ صاحب لائے کے ذمہ دہ بنے تھے یہ میری نے حضرت سے سنا حافظ صاحب سے اسے سنا، مگر یہ بات تو خواہ اس مجلس میں موجود تھا، البتہ قساری اس تحریر میں اشکال ضرور ہے کہ ملازمین تم خود اس کا اقرار مکمل نہیں ہو کہ آزاد صاحب نے اپنے کمرے میں بیٹھ کر تم سے کہا تھا کہ حافظ صاحب کو واپس لانے کا ذمہ دہ نہ لیا گیا ہے جس پر تم نے انہی الرحمن اور پخوان سے اپنی افاعت شجاری کہہ کر یہ کہہ دیا تھا کہ اگر حافظ صاحب تم سے کچھ نہ جانے کے متعلق کہیں تو وعدہ نہ کرتا۔

(۹) تم نے اپنے مکتوب میں مولوی انیس الرحمن صاحب کا پیام لکھا، اس کا منشا یہی ہے کہ میں تمہیں آیا۔ حضرت کا یہ ارشاد غریبانہ مجھے لالہ پر سے جاری میرے مرے کے بعد کو نہیں ہے جو گئے گا۔ مجھے تو اس روایت میں ذرا بھی تردد نہیں ضرور ارشاد فرمایا ہو گا۔ اس بلکہ اس سلسلہ میں میرے تو اپنے سے ہوتے رشاد امت شہادت کی یہی وجہ ہیں مجھے تو کوئی اشکال نہیں۔ (البتہ) حضرت کا اس حویل بیماری میں میں ترجیح کو کتنے برتے تھے اور حضرت کا قیام تقریباً ۳ ماہ مظاہر العلوم میں، ایک دو کئی شخصوں سے فرمایا کہ اگر یہ ایمان اشکال ہو جائے تو مرطافہ یعنی صاحب کے قدموں میں نہ کر دینا اب جب فائزہ کی کوئی میں حضرت کا قیام تھا تو کسی نے انہی نے نہ کہا کہ اگر یہ اشکال ہو جائے تو شہادہ صاحب کے برابر دفن کر دیں۔ (۱۰) ایک دفعہ میں نے خود سنا کہ اگر میرا استہ میں اشکال ہو جائے تو جان چھڑیں خلیہ صاحب کی قبر کے برابر دفن کر دینا، یہ جب امر فرمایا تھا جب سنت علامت میں یہی لہ کار لہ عیاض ہو کر پاکستان شریف لے جا رہے تھے، مگر میں نے انی سب روایات میں سے کسی سے بھی کسی جگہ

پر جمع عبارت کھوا دی۔

دوسری قسم میں میرا تو بے تک پہنچا نہیں جس کے معروضات پیش کر رہا ہوں۔ مگر
میں کوئی بات قیامی جواب نہیں دے سکتا۔ جب شعبان کے خطوط جرحی کیجے میں ان سے خاص
متعلق مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔ تم نے بہت سے خطوط کے الفاظ نقل کیے اور اس کے بعد
میں کہہ کر سب ارباب و اشراف میں کیا رائے ہے۔ اس کو مناسب سمجھ میں نہیں آیا میری رائے
آپ کے زیرِ بحث رہے۔ تم نے کہا کہ اگر خوش مبارک کے احاطہ میں آئے ہوئے
ہیں تو آمد و نابوت کے لئے کسی کو کوشش کر کے کو پا کر میں پاتا ہوں۔ یہ خیال تمہارا بالکل غلط ہے۔
اس لیے کہ خوش مبارک کی منتقلی کا مسئلہ لازمی ہے۔ پہلے سے تھا۔ اس کا تاوان لے کر کوئی
موجود لکھے اور جب تک کہ ایک خواب کھاتا دحضت و راضی ہوئے۔ اور تمہارے منہ
پر ایک تھپڑ مارا۔ اس کا جواب بھی میں نے دیا ہے کہ میں اپنے جذبات پر حضرت کے جواب میں
کو مقدم رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن انہیں کہ بعد میں ظاہر ہوا۔ اسے محتاط ہوں۔ چنانچہ اب
سے اس پر اس پہلے جواب دہانی قیامی شائع ہوئے تھے۔ ان پر بھی اس خط، اسے پیش کے عدم
جواز پر اس لیے کہ خط کے لئے ضروریات مانگو صاحب نے الفرقان میں اپنی محنت و حسن
نظم سے یہ شائع کر دیا تھا کہ بغیر ذکر یا کی رائے کو نہ بنالیں۔ و اب دوسری تحریر مولانا
مفتی رند صاحب ہی کے اصرار پر اس وجہ سے کہ فارسی بیب صاحب اور مولانا جو اس خط
نے اپنے ساتھ تھا، اسے رجوع کر لیا اور کوئی دیکھ۔ اسے میں کہ سب ظاہر نے اپنے ساتھ
قانون سے رجوع کر لیا مجھے منہ سے میری رائے سے صاحب کے نام تحریر کرنا پڑی جس کی نقل
۱۹۰۶ء کے واسطے کو بھیجی تھی اور عزیز احسان کو کھو دیا تھا۔ اس کی ایک نقل تمہیں یہ ہے۔
تقریباً ایک ہفتہ بعد اس کے رسید عزیز احسان سے خط سے دیکھ کر ایک نقل تمہارے پاس
بھیج دے میں میں اس کو کھانسی ہو کر اب میں نے نہ لکھا۔ اس میں یہ دعوات نمود سے کہ
چراغ کو بند کر لو۔ اس سے اس پر ہے کہ میں سے بعد میں وہ منکھ تھا اور اب اس پر
بعد تو اسے یہ دعویٰ تھا۔ ہرگز نہ دیکھ کر دیکھ کر اس طرح جانے میں۔ جس کو دیکھ

اس آخری بیان میں وضاحت سے لکھ چکا ہوں۔ جو نابالغ فرقان میں اور دہلی میں طبع بھی ہو گیا۔ لیکن طبع شدہ میرے پاس ابھی تک نہیں پہنچا اور ایک نکل یحیٰی کو مسافت گنگ وٹوں کے پاس بھی پہنچ چکا اور ایک مولانا کو مسافت صاحب بنوری کے پاس بھی پہنچ چکا۔

یہاں تک تمہارے ان گیارہ خطوط کا جواب تھا جو پہلے بغیر میں آئے اس کے بعد تعمیرات چارہ کھڑے ہو آئے۔ ایک ان میں الہ حب کا اور دوسرا ۱۴۱۱ھ حب کا اور تیسرا ۱۵۱۱ھ حب کے تم لے اتنی قطعی کی کتب کا میں مفہوم نہیں سمجھا۔ مختصر سی بات یہ تھی کہ فتنہ کا فاضل صاحب نے بہت مسخرہ کھٹا اور تم نے طویل میں پہلے ہی لکھ چکا کہ فتنہ کے لکھنے میں کاتب سے غلطی ہوئی کیونکہ اس وقت سب کے ذہنوں میں فتنہ تھی۔ جب یہ مضمون لکھا جا رہا تھا۔ بہر حال اس کی کوئی نئی تردید اور طبع ثانی کے لیے اصلاح بھی کر دی۔ دوسرا جو آپ کے ماسرے خطوط کا لپ ہا جا رہا ہے یہ ہے کہ آپ اور مضمون جی لکھنے میں تھے مجھے بھی اس پر اعتراضیں کہ وہ تو لہجہ جمع تھے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ حضرت نے سو فی جی کو صیغہ کا اور جاننا صاحب کو لکھنے کا وقتہ وار قرار دیا تھا اور میری کہنا کہ جلیں کو روکنے اصل واقعہ ہے کہ جو پس پردہ رہتا ہے۔ ماسرے میں آتا۔ اس میں بھی کوئی تردید نہیں رہے۔ چوتھے آخری خط میں یہ لکھا کہ دونوں روایتیں جو تو نے لکھی اگر وہ صحیح ہیں تو بندہ دکانوں کے لیے تیار نہیں۔ یہ تو اب اس سے بھی زیادہ ہی جاہل اس لیے کہ یہ سامان فتنہ فتنہ ساز کا ہے۔ تدقیق کے بعد فتنہ کا ترجمہ اب سے دس برس پہلے ہی خالی نہیں تھا اور اب دس برس بعد نکتہ الزام کا حال آپ کو جاننا قطعاً عبد العزیز کو معلوم ہو تو مجھے خبر نہیں اس ناکارہ کو تو آنکھوں کے جانے کے بعد فوق الزام کا حال بھی معلوم نہیں ہوتا۔ تم بار بار میرے خط میں یہ لکھتے ہو کہ وہ فتنہ روایتوں کا نکالنا جا رہا ہے۔ اس میں سے ایک کہ فتنہ کے مستحق ہے اور دوسری کا مصداق میرا اب تک نہیں سمجھا۔ اس لیے کہ تمہارے سابقہ خط میں تو نابالغ فرقان میں نابالغ فتنہ اس لیے معلوم نہیں وہ دوسرا واقعہ کیسے جس کو تم بار بار دو روایتیں لکھتے ہو۔

مفتی صاحب حافظہ عبد العزیز کے فتاویٰ کی نقل کر رہے ہیں۔ یہ بہت لمبا کام ہے اور مجھے اس کی اہمیت بھی نہیں۔ مجھے تو یہ خیال تھا کہ وہ مطبوعہ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ ہم لوگوں کو اس کے دکھانے کی اجازت نہیں، مگر ہمسایوں میں تو ایسا مشترک آدمی مل سکتا ہے جس کا تعلق حافظہ صاحب سے بھی اور تم لوگوں سے بھی جان پہچان ہو۔ تمہارے مرسلہ اخلافہ جس میں الحق کا مضمون بھی تھا اور تعلیم القرآن کے اوراق بھی تھے پہنچ گئے۔

ایک بات میں بہت غور ہیں ہوں اور فضا اس کا سمجھ میں نہیں آیا۔ تم سے بھی وضاحت کرنا ہر حال میں تمہارے قوسط سے فاضل عبد القادر صاحب و امجد محمد سے بھی کھرا غرا اس کٹش کمشنر کا پس منظر کیا ہے یعنی باطنی حیثیت سے یہ حادثہ کیوں پیش آ رہا ہے۔ میری کچھ کام نہیں رسے رہی۔ فاضل صاحب اس سلسلہ میں غور بھی فرمیں۔ تم سے یہ قانونی صاحب یا فقہر صاحب میں سے کسی نے خواب میں دیکھا ہو تو ضرور لکھیں۔ ان اسباب کے تو مکاشفات مناسبت جس سے وہ بہت سول کو مروجہ گرد رہے ہیں وہ بہت کمزورت سے اپنے لوگوں سے بیان کئے جاتے ہیں۔ مثلاً قلمی طیب صاحب، مولانا نوری و نجیرا کہ حضرت بہت تکلیف میں ہیں اور بار بار ان حضرات کو کشوف میں تاکہ فرماتے ہیں کہ مجھے جدی بیانی سے نکالو۔ اس کا منہ ابھی کچھ کچھ میں نہیں آیا۔ اس آخری مضمون کی بہت شہرت تو نہیں چاہتا، مگر فاضل صاحب اور مفتی ترین العابدین سے دریافت کر لے کو جی چاہتا ہے۔ چاہت تم ہی سے دریافت کر کے لکھو کہ حضرت قدس سرہ کے فعلی شان کے مناسب نہیں تھا۔ تمہارے ان آخری خطوط میں بار بار یہ غلط کرد و فوں روایتیں صحیح ہو تو قرین آئندہ مزاحمت چھوڑ دوں۔ صوبہ ہے، بلکہ لغو۔ مزاحمت چھوڑنے کا وقت تو وہ تھا جب تم انیسویں پر رہتے تھے اور اب جان کو نہایت ہوشیار رہے جو تمہاری قدیم عادت ہے فوراً ڈھالیں۔ مگر برائے کویہ جواب دے رہے تھے کہ اصل وارث بھائی ہیں وہ یہاں موجود نہیں۔ پرانے فضول کو اب دھڑلے کا ضرورت نہیں۔ نہیں اگر واقعی نشانہ بارک معلوم نہیں تھا تو معذوری سے لو اگر نشانہ بارک معلوم ہونے کے بعد تم نے ہوشیاری

پہلے آ رہا تھا۔ ست خطوط جہاد یہاں کے کسی ڈاکٹر کے ذریعہ جایا کرتے تھے۔ معلوم تھا کہ وہ یہاں نہیں۔
 عزیز مالحین مولوی عبدالغیل سلو
 نامہ ڈبڑیان، ڈاک خانہ بھادویان
 ضلع سرگرمہا۔



۱۳۹۸ھ - ۱۹۷۸ء

بہ صمدیانا

عزیز مالحین عبدالغیل سلو

تھانہ محبت نامہ مع اشتہار بر سر پہنچا۔ بہت سہرت ہوئی۔ کچھ تھانہ سے دوسرے کے چلنے کا
 اشتیاق ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ نہرو و عافیت کے ساتھ گزرتا ہو۔ نہرو سے لگاؤ میں دو
 پرچے ذیل مرحبہ کیے۔ تم نے ان کو دست دیا۔ ٹرٹ لکھا کہ اشتہار بر سر غلہ سے مولانا عبدالغیل کا نام
 لکھا گیا۔ یہ تو اذیل سے ہی معلوم ہے کہ مہتمم مولوی میرزا غیب علی پیر غلہ ان جی کو ہونا چاہیے۔ معلوم نہیں
 اس زمانہ میں مافکذا صاحب سرگرمہا تھے یا نہیں اور آئے جانے والوں پر بھیگر مولوی نہیں۔ تھانہ کی مکہ مولوی
 سے نقل ہے۔ اللہ تعالیٰ تین جمعہ و قوت کے ساتھ تیر روزہ سہرت رکھے اور اپنے وقت پر مہین
 خاتم کر دہشت سے مالا لہ کرے۔ اس سے بھ سہرت ہوئی کہ کچھ کی شادی ۲۰ مارچ کو ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ
 مبارک کرے۔ از اجین میں تھانہ سے پیدائش کر لادھان مولانا سے۔ تھانہ رنوایہ کچھ تھانہ کا مستحق
 نہیں۔ یہ تو واقعہ ہے۔ حضرت گنگوہیؒ نے حضرت نانوتویؒ کے دھمال کے بعد خواب دیکھا تھا کہ میرا
 فطرح محبت، نانوتویؒ سے ہو گیا۔ حضرت قدس سرہاؒ نے اس کا قیصر یہ دی تھی کہ حضرت نانوتویؒ کے کچھ

کا ہر ہوش تو اس کی گردباہوں میں اترتا تو یہ کھٹے کانیں جٹ، خود معرفت تو زیادہ مہم غم کے غمِ عالم قرار
اکثر اپنے حالات میں مجھ سے مشورہ کرتے ہی رہتے ہیں، اس سے کلج ہوا کہ تمام ہی افراد بھی یا اپنی
جس اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت عطا فرمائے، میری طرف سے سلام مسنون کئے بعد میں دست بردار رہیں، پھر
اقداس پر صافرہ مسلمہ پیش کر دینا، اور کوئی گناہم نے بھی اچالے کھریا۔

طاہرہ غلام فرید سے براہی سلام مسنون کر دیں۔

نقد و السلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب و ذ

۱۰ اپریل ۲۰۰۷ء ریشہ منورہ

وجہ: کمالہ ۱۱/۹/۲۰۰۷ء



باسمہ سبحانہ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مسنون!

میں وقت تمام دن سچے تمام سے عارفانہ سب سے پچھے قنوی حادب کے خطر سے معلوم
ہوا تھا دیکھے چکر تھا اپنے معرکہ نما اس لیے حسان کے واسطے سے مہر و قیدیں تھوڑی گویا، مجھے
تو خطو تھا کہ حدیث کی ڈانگہ ویریں پھینک دے، جس نے پہلے بھاریاں کے کسی ڈانگہ کے ذریعہ
خط لنگھایا کرتے تھے، مگر اس پر قبضے ڈانگہاں جی ڈانگہاں کھا، تمام دوش کے بند سے ہنر و نگر
درا ہوا، قصہ کیا کہ، یہ مسجد میں ماضی نہیں رہ رہی ہے، عید سے بہت غماز ہے، دروازے
میں فہرست ملے، اللہ تعالیٰ اگر وقت آگیا ہے قرص خاتمہ کی ولایت سے نوازے، وہ صحت
وقت ہی فرماتے، تمام سے جیسے شہداء کا مجھے بڑا مستحق ہے اور ہر ماں صیبا کا گھمبہ کہ
سنگا، ہوں، مگر تمہیں کبھی ترقی نہیں ہوتی کہ از خود صبح دو، حافظ صاحب تو اگر مرگود ہاں رہتے تب
بھی شرمیک نہیں رہتے، تمام سے بخار کی خبر سے بہت قلق ہوا اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرما
عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ تم سے بھی کرم سے لے، چھوٹے بچے کا ڈانگہ ہی ٹکر ہوا، راستہ، یہ تو دل میں

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۶۔ اکتوبر ۱۳۸۵ھ ہیرن پل

عزیز القیودہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ خود تمہارے بھائی کے ہاتھ بھیجنے کا ارادہ کیا تھا، مگر کھو جانے کے دوران میں ایسٹڈ کے کچھ آدمی لڑ گئے۔ ان کو دسے رہا ہوں۔

عزیز عبد الباقی صاحب

ڈیپٹی ان شریعت ڈکٹماء جھادریاں

ضلع سرگودھا۔



فریٹ فرمائے سن

بسمِ سلام سنون۔ اس وقت مولوی عبدالہامک صاحب کی سہرت
دستی پرچہ پنچاں خواب مبارک ہے۔ کسی تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔ اس میں افشاہ
اپنے وقت پر حبیب بھی جو حسن خاتمہ، مغفرت کی بشارت ہے حق تعالیٰ شہداء
اپنے فضل و کرم سے جیتے فرمائے۔

حضرت اقدس کی خدمت میں سلام کے بعد ہم کی درخواست کریں۔
اتنے سے مضمون کے لیے جانی خانہ کی ضرورت نہ تھی کارڈ میں کافی تھا۔

فقط ذکر!، نظام العلوم

۱۰۔ ختم اعجاز سنہ ۱۳۸۵ھ

عنایت فرمائے جناب انیس صاحب مکہ

”محکم برہم“ قصبہ دھاکھڑہ رائے پور

نصیح سہارن پور (ٹیول)

-

سلاسل طریقت

سلسلہ عالیہ حشیدیہ لڑکا امید نسو و ازیر قادیسیہ لعل و دیہ

- | | |
|--|--|
| ۱. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۲. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۲. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۳. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۳. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۴. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۴. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۵. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۵. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۶. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۶. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۷. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۷. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۸. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۸. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۹. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۹. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۰. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۰. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۱. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۱. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۲. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۲. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۳. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۳. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۴. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۴. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۵. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۵. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۶. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۶. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۷. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۷. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۸. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۸. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۱۹. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۱۹. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |
| ۲۰. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن | ۲۰. حضرت شاد حضرت مولانا شاد ابن حاکم بن |

سلسلہ عالیہ قادریہ قمیصیہ انداویہ شمسیہ

○ طلبہ القلاب حضرت غازی انداویہ صاحب	○ طلبہ شاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
○ حضرت میراجی عبدالرحیم شہید دلائی	○ حضرت سیاحی نور محمد چغتائی
○ حضرت مستید عبد الرزاق	○ حضرت مستید جمشید شاہ قمیسی
○ حضرت مستید محمد غوث	○ حضرت مستید عبد الحق
○ حضرت مستید شاہ محمد	○ حضرت مستید ابو محمد
○ حضرت مستید ابراہیم غزالی	○ حضرت مستید قلیچ اللہ خان
○ حضرت مولانا محمد منیر	○ حضرت مستید عبد الحق
○ حضرت مستید عبد القادر	○ حضرت مستید احمد قدسی
○ حضرت مستید یحییٰ زاهد	○ حضرت مستید عبد الواحد
○ حضرت مستید عبد الرزاق نقوی	○ حضرت مستید زین الدین
○ حضرت شیخ ابوسعید بخاری	○ حضرت شیخ حضرت میرزا محمد قادری
○ حضرت شیخ ابوالفرج طبریزی	○ حضرت شیخ ابوسعید علی اندکوی
○ حضرت شیخ ابوبکر شبلی	○ حضرت شیخ عبد الوہاب بن عبد الغنی قمیسی
○ حضرت مولانا سیدی	○ حضرت مولانا جعفر بن عبد
○ حضرت خواجہ داؤد نال	○ حضرت خواجہ معروف کرہی
○ حضرت خواجہ حسن بصری	○ حضرت خواجہ حبیب علی

○ حضرت امیر المومنین مستید علی بن ابی طالب کریم اللہ وجہ

شفیع الدین بن محمد العالین رحمہ اللہ بن سیدنا و مرادنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و ہیک و سلم
قمیہ اکثر اکثرا

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ افاغیہ اہلادیہ

- | | |
|--|--|
| ۱۔ قطب المصطفیٰ شہید غفرلہ | ۱۔ قطب المصطفیٰ شہید غفرلہ |
| ۲۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۲۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۳۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۳۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۴۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۴۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۵۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۵۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۶۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۶۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۷۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۷۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۸۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۸۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۹۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۹۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۰۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۰۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۱۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۱۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۲۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۲۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۳۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۳۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۴۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۴۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۵۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۵۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۶۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۶۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۷۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۷۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۸۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۸۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۱۹۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۱۹۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
| ۲۰۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی | ۲۰۔ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی |
- شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
- مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ولی اللہیہ امدادیہ

- ۱۔ حضرت شاہ حضرت سید احمد گنگوہی ○ قطعہ القضا بقضو مامی ادا و شریعتہ برکتی
- ۲۔ حضرت میرزا نور محمد بھنجدانی ○ حضرت سید احمد شہید دہلے بریلی
- ۳۔ حضرت شاہ عبد الغنی محدث دہلی ○ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی
- حضرت شاہ عبدالرحیم دہلی
- ۴۔ حضرت سید عبد اللہ اکبر آبادی ○ حضرت سید آدم بزرگی
- ۵۔ حضرت شیخ اکبر سہروردی مجدد المذنبانی ○ حضرت خواجہ محمد باقی باوند
- ۶۔ حضرت مولانا خواجہ یحییٰ بکھٹ ○ حضرت خواجہ درویشی بکھٹ
- ۷۔ حضرت سوزا محمد زباد ○ حضرت خواجہ عبید اللہ احمد
- ۸۔ حضرت سوزا معتدب چرتی ○ حضرت خواجہ عوار الدین عطار
- ۹۔ حضرت سید بہار الدین نقشبند ○ حضرت سید سیر کلال
- ۱۰۔ حضرت خواجہ محمد باساکی ○ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی
- ۱۱۔ حضرت خواجہ محمود اکبر نقوی ○ حضرت خواجہ عارف ریگرنی
- ۱۲۔ حضرت خواجہ عبد الغنی عبد وانی ○ حضرت خواجہ یوسف جدانی
- ۱۳۔ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی ○ حضرت امام ابو القاسم قشیری
- ۱۴۔ حضرت خواجہ ابو علی دقانی ○ حضرت خواجہ ابوالقاسم نصر آبادی
- ۱۵۔ حضرت خواجہ ابوبکر شہل ○ حضرت خواجہ جنسید بندانی
- ۱۶۔ حضرت خواجہ مراد شہل ○ حضرت خواجہ معروف شہل
- ۱۷۔ حضرت امام علی بیٹ ○ حضرت امام سوسنی کاشمیری
- ۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق ○ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر
- ۱۹۔ حضرت سلمان فارسی ○ فیض رسول اللہ
- ۲۰۔ شیخین الدینین رحمۃ اللہ علیہین امام حسین حضرت سیدہ و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و امیر المومنین

